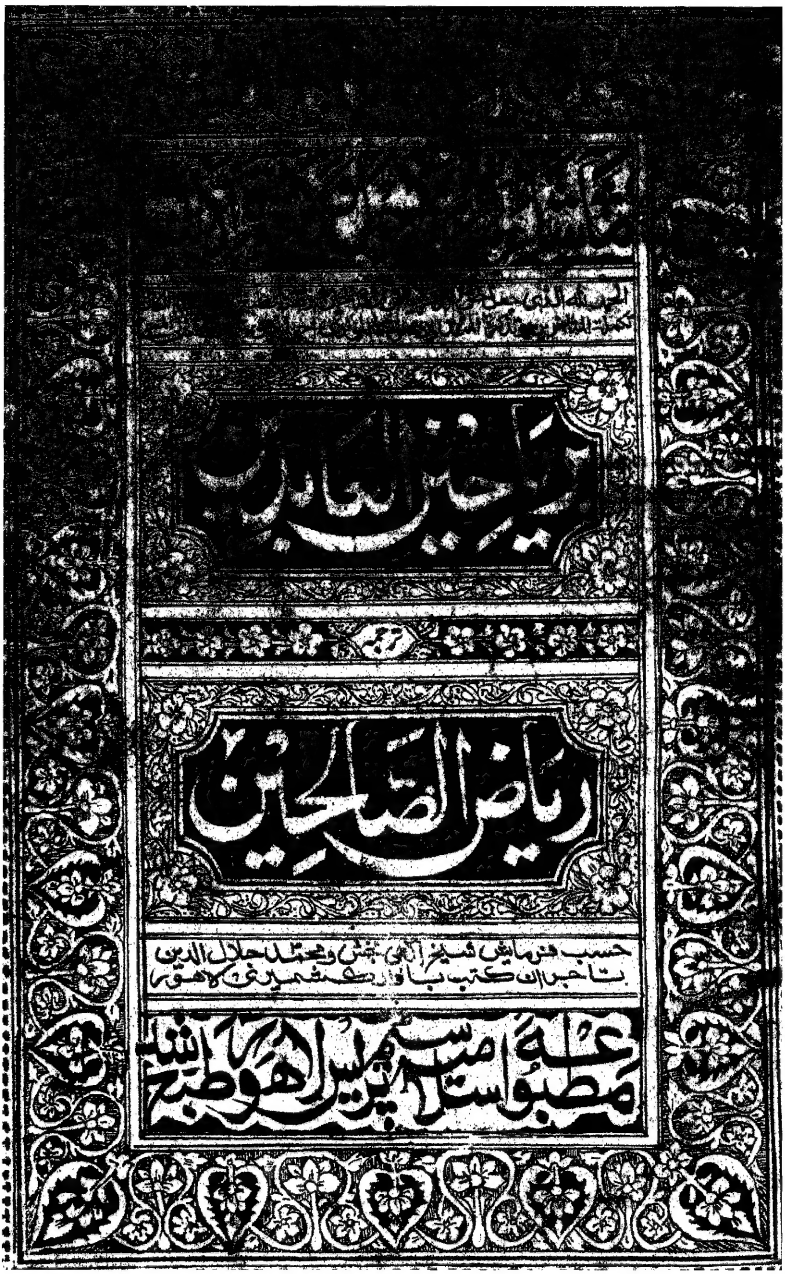
تفسیر احسن التفاسیر
ریاض الصالحین
حسب فرمائش شیخ الہی بخش و محمد جلال الدین
تاجران کتب بازار کشمیر عن لاہور
علیہ مطبوعہ استاد پریس لاہور

STATE

کتابوں کو

وہ ترمذی کی روایت میں ظہر میں آٹھ رکعت پڑھنے اور

کے ساتھ خاص ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساتھ نام اللہ کے

سب تعریف اس اللہ کو ہے جو ایسا ہے زبردست غالب بخشنے والا

والے صاحبوں دل اور آنکھوں کے اور بینائی دینے کو واسطے صاحبوں عقل اور عبرت کے لینے

اور ہمیشہ فکر کرنے اور پند لینے اور نصیحت پکڑنے میں

اپنی طاعت میں لگے رہنے کی اور بچاری کرنے کی واسطے گھر آرام کے اور بچنے کی آخیر میوہ جس سے ہمیشہ دل و دماغ تر و تازہ رہے اور مرتبہ پر سلامت

اور رعایت کرنے کی ایسا اور بہت سے احوالوں اور اطوار کے خوبی بیان کرتا ہوں میں اسکی بہت اچھی اور بہت سنوری اور

بہت جامع اور زیادہ تر گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے سوا اللہ کے جو احسان کرنیوالا بزرگ شفقت کرنیوالا عزیز ہے

گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا اور دوست اسکا اور بہت پیارا اور ہدایت کرنیوالا ظرف راہ

سیدھی کے اور بلانیوالا طرف دین سچے کے درود اور سلام اسکی اسپر اور

سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِ كُلٍّ وَّسَائِرِ الصَّالِحِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ

پیغمبروں کی آل اور باقی صالحوں پر اسکے پیچھے اسکے پس تحقیق فرمایا اللہ

تَعَالٰى وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ

تعالیٰ اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور آدمی کو مگر واسطے اسکے کہ عبادت کریں میری چاہتا ہوں میں انسے روزی

وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ وَهٰذَا نَصٌّ صَرِيْحٌ بِاَنَّهُمْ خُلِقُوْا لِلْعِبَادَةِ فَحَقٌّ عَلَيْهِمْ

اور نہیں چاہتا ہوں میں یہ کہ کھلاویں اور یہ حکم صریح ہے اوپر اسکے کہ انکی پیدائش واسطے عبادت کے ہوئی پس انپر لازم ہے

اَلْاِشْتِغَالُ بِمَا خُلِقُوْا لَهٗ وَالْاِعْرَاضُ عَنْ حُظُوْظِ الدُّنْيَا اِلَّا زَّهَادَةً فَتَاهِدْ

توجہ اوسی کام کی طرف جسکے واسطے پیدا کیے گئے ہیں اور اوپر موجب بے پرواہی کے دنیا کے فائدوں سے بے رغبتی کے ساتھ پس تحقیق یہ

نَفْسَكَ لَاَحَلَّ رَاحِلَةٍ وَّرَكِّبْ عَبُوْرًا مَّنْزِلَ حُبُوْرٍ وَّمَشْرَعَ اَنْصَافٍ وَّمَوْرِدَ

نفس کو بیشک سواری اچھا رہنے کی اور سوار ہو گذرنے کی نہیں مقام خوشی کا اور راستہ انصاف والا ہو نہیں وطن

رَوَامٍ فَلَهٰذَا كَانَ الْاِيْقَاظُ مِنْ اَهْلِهَا هُمُ الْعُبَّادُ وَاَعْقَلُ النَّاسِ فِيْهَا

جیسلی گاہ کے جانے والے اس گھر میں وہی عبادت کرنے والے ہیں اور زیادہ عقلمند لوگ اس دنیا میں

هُوَ الزُّهَّادُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

یہ زہد ہے اس فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوا اسکے نہیں کہ مثال زندگانی دنیا کی مانند پانی کے ہے جو اتارا ہم نے اس کو آسمان سے

فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰى اِذَآ اَخَذَتِ

پس ملکر ساتھ اسکے روئیدگی زمین کی اس چیز سے کہ کھاتے ہیں لوگ اور چار پائے یہانتک کہ جب پکڑ لی ہے

الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰهَآ اَمْرُنَا

زمین بناؤ اپنا اور زینت پکڑ لی ہے اور جانتے ہیں لوگ اسکے یہ کہ وہ قادر ہیں اوپر اسکے آتا ہے اسپر حکم ہمارا

لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

رات کو یا دن کو پس کر دیتے ہیں ہم اسکو کھیتی ہوئی گویا کہ نہ بستی تھی کل کو اسی طرح تفصیل بیان کرتے ہیں ہم

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ وَالْاٰيٰتُ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى كَثِيْرَةٌ وَلَقَدْ حَسُنَ

نشانیوں کو واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں اور آیات بہت ہیں اس مضمون میں اور البتہ اچھا کہا

لَقَآئِلٍ حَيْثُ قَالَ حَرَامٌ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطَنًا طَلَّقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتَنَا

کہنے والے نے جہاں کہ کہا تحقیق اللہ کے بندے ہیں دانا لوگ چھوڑ دیا جنہوں نے چھوڑ دیا دنیا کو اور ڈر گئے فتنوں سے

نَظَرُوْا فِيْهَا فَلَمَّا عَلِمُوْا اَنَّهَا لَيْسَتْ لِحَيٍّ وَّطَنًا جَعَلُوْهَا لَجَّةً وَّاتَّخَذُوْا

دیکھا اس میں پس جب جان لیا یہ کہ نہیں کسی زندہ کا وطن گردانا اسکو گھر اور بنایا

سویا کوئی

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِی الْاِخْلَاصِ وَالنِّیَّۃِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِی التَّوْبَۃِ

پہلا باب عبادت میں اخلاص اور نیت کرنے کے بیان میں دوسرا باب توبہ کے بیان میں

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِی الصَّبْرِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِی الصِّدْقِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ

تیسرا باب صبر کے بیان میں چوتھا باب سچ بولنے کے بیان میں پانچواں باب

فِی الْمُرَاقَبَۃِ اَلْبَابُ السَّادِسُ فِی التَّقْوٰی اَلْبَابُ السَّابِعُ فِی الْیَقِیْنِ وَ

مراقبہ کے بیان میں۔ چھٹا باب تقویٰ اور پرہیزگاری کے بیان میں ساتواں باب یقین اور

التَّوَکُّلِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِی الْاِسْتِقَامَۃِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِی التَّفَکُّرِ

توکل کے بیان میں آٹھواں باب استقامت کے بیان میں نواں باب تفکر کے بیان میں

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِی الْمُبَادَرَۃِ اِلَی الْخَیْرَاتِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ فِی

دسواں باب نیک کاموں کی طرف سبقت کرنے کے بیان میں گیارہواں باب

الْمُجَاھَدَۃِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرَ فِی الْحَثِّ عَلَی الْاِزْدِیَادِ مِنَ الْخَیْرِ فِی اَوَاخِرِ

مجاہدہ کے بیان میں۔ بارہواں باب آخر عمر میں نیک عمل بہت کرنے کے ترغیب میں۔

الْعُمُرِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ فِی بَیَانِ کَثْرَۃِ طُرُقِ الْخَیْرِ اَلْبَابُ الرَّابِعَ

تیرہواں باب نیک عملوں کی طریقوں کی کثرت میں چودھواں باب

عَشَرَ فِی الْاِقْتِصَادِ فِی الْعِبَادَۃِ اَلْبَابُ الْخَامِسَ عَشَرَ فِی الْمُحَافَظَۃِ عَلَی

عبادت میں میانہ روی کرنے کے بیان میں۔ پندرہواں باب نیک اعمال کی محافظت کرنے کے بیان میں

الْاَعْمَالِ اَلْبَابُ السَّادِسَ عَشَرَ فِی الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَۃِ عَلَی السُّنَنِ وَاٰدَابِھَا

سولہواں باب سنت اور اسکے آداب کی حفاظت کرنے کے بیان میں

اَلْبَابُ السَّابِعَ عَشَرَ فِی وُجُوْبِ الْاِنْقِیَادِ لِحُکْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْبَابُ

سترھواں باب اللہ تعالیٰ کے حکم کے انقیاد کے وجوب میں اٹھارہواں

الثَّامِنَ عَشَرَ فِی النَّھْیِ عَنِ الْبِدَعِ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ اَلْبَابُ التَّاسِعَ عَشَرَ

باب بدعتوں اور نئے کاموں سے نہی کے بیان میں۔ انیسواں باب

فِی مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً اَوْ سَیِّئَۃً اَلْبَابُ الْعِشْرُوْنَ فِی الدَّلَالَۃِ اِلَی الْخَیْرِ

اس شخص کے بیان میں جو رسم نیک یا رسم بد چلائے بیسواں باب نیکی اور ہدایت کی طرف

وَالدُّعَاءِ اِلَی الْھُدٰی اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ فِی التَّعَاوُنِ عَلَی الْبِرِّ

نیچے لانے میں اکیسواں باب نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی اعانت کرنے کے

وَالتَّقْوٰی اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ فِی النَّصِیْحَۃِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

بیان میں بائیسواں باب نصیحت کرنے کے بیان میں تیئسواں باب

فِی الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّہْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِی عُقُوْبَۃِ

نیکی کا امر کرنے اور برائی سے روکنے کے بیان میں۔ چوبیسواں باب اس شخص کے

مَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہٰی عَنِ الْمُنْکَرِ وَخَالَفَ قَوْلُہٗ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَ

عذاب کے بیان میں۔ جو لوگوں کو نیکی کا امر کرے اور برائے سے روکے اور خود اسپر عمل نہ کرے۔ پچیسواں

الْعِشْرُوْنَ فِی الْاَمْرِ بِاَدَاءِ الْاَمَانَۃِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ فِی

باب امانت کے ادا کرنے کے حکم میں چھبیسواں باب

تَحْرِیْمِ الظُّلْمِ وَالْاَمْرِ بِرَدِّ الْمَظَالِمِ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِی تَعْظِیْمِ

ظلم کی تحریم اور مظالم کے رد کرنے کے بیان میں۔ ستائیسواں باب

حُرُمَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ وَبَیَانِ حُقُوْقِہِمْ وَالشَّفَقَۃِ عَلَیْہِمْ اَلْبَابُ الثَّامِنُ

مسلمانوں کی عزت کی تعظیم اور ان کے حقوق اور انپر شفقت کرنے کے بیان میں اٹھائیسواں باب

وَالْعِشْرُوْنَ فِی سَتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالنَّہْیِ عَنْ اِظْہَارِہَا لِغَیْرِ

مسلمانوں کے عیب کی پردہ پوشی اور بلا ضرورت اسکو ظاہر کرنے سے نہی کے

ضَرُوْرَۃٍ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِی قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِیْنَ اَلْبَابُ

بیان میں۔ انتیسواں باب مسلمانوں کی حاجات پوری کرنے کے بیان میں تیسواں باب

الثَّلٰثُوْنَ فِی الشَّفَاعَۃِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی الْاِصْلَاحِ بَیْنَ

شفارش کرنے کے بیان میں۔ اکتیسواں باب لوگوں میں صلح کرنے کے

النَّاسِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی فَضْلِ ضَعَفَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْفُقَرَاءِ

بیان میں بتیسواں باب ضعیف اور حقیر اور گمنام مسلمانوں کی فضیلت کے

وَالْخَامِلِیْنَ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی مُلَاطَفَۃِ الْیَتِیْمِ وَالْبَنَاتِ

بیان میں تینتیسواں باب یتیم اور لڑکیوں

وَسَائِرِ الضُّعَفَۃِ وَالْاِحْسَانِ اِلَیْہِمْ وَالشَّفَقَۃِ عَلَیْہِمْ وَالتَّوَاضُعِ لَہُمْ

اور ضعیف و مسکین لوگوں پر ملاطفت و نرمی کرنے اور انپر احسان و شفقت کرنے اور تواضع کرنے کے بیان

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی الْوَصِیَّۃِ بِالنِّسَاءِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

چونتیسواں باب عورتوں کے باب میں وصیت کے بیان میں پینتیسواں باب

فِی حَقِّ الزَّوْجِ عَلٰی امْرَاَتِہٖ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی النَّفَقَۃِ عَلَی الْعِیَالِ

حاوند کے حق جو عورت پر ہیں اٹھیسواں باب بیان میں چھیسواں باب عیال پر خرچ کرنے کے بیان میں

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی الْاِنْفَاقِ مِمَّا یُحِبُّ وَمِنَ الْجَیِّدِ اَلْبَابُ

سینتیسواں باب جو مال پیارا اور عمدہ ہو اس سے خرچ کرنے کے بیان میں اڑتیسواں

اَلثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِیْ اَمْرِہٖ اَھْلَہٗ وَاَوْلَادَہٗ وَمَنْ فِیْ رَعِیَّتِہٖ بِطَاعَۃِ اللّٰہِ

باب اپنی اہل اور اولاد اور رعیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم کرنے

تَعَالٰی وَتَادِیْبِھِمْ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِیْ حَقِّ الْجَارِ وَالْوَصِیَّۃِ بِہٖ

اور ان کو ادب سکھانے کے بیان میں۔ انتالیسواں باب ہمسایہ کا حق اور اسکے حق کی وصیت کے بیان میں

اَلْبَابُ لْاَرْبَعُوْنَ فِیْ بِرِّ الْوَالِدَیْنِ وَصِلَۃِ الْاَرْحَامِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ

چالیسواں باب ماں باپ سے نیکی کرنے اور قرابتیوں سے میل ملاپ کرنے کے بیان میں اکتالیسواں

وَالْاَرْبَعُوْنَ فِیْ تَحْرِیْمِ الْعُقُوْقِ وَقَطْعِ الرَّحِمِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ

باب عقوق اور قطع رحم کی حرام کے بیان میں۔ بیالیسواں باب

فِیْ فَضْلِ بِرِّ اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَالْاَقَارِبِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

ماں باپ اور دوسرے قرابتیوں کے دوستوں سے نیکی کرنے کی فضیلت کے بیان میں۔ تیتالیسواں باب

فِیْ اِکْرَامِ اَھْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَ

رسول اللہ کی اہل بیت کی تعظیم و تکریم کے بیان میں چوالیسواں باب

الْاَرْبَعُوْنَ فِیْ تَوْقِیْرِ الْعُلَمَاءِ وَالْکِبَارِ وَاَھْلِ الْفَضْلِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ

علماء اور بزرگوں اور اہل فضل کی تعظیم کرنے کے بیان میں۔ پینتالیسواں باب

وَالْاَرْبَعُوْنَ فِیْ زِیَارَۃِ اَھْلِ الْخَیْرِ وَصُحْبَتِھِمْ وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنْھُمْ وَزِیَارَۃِ

نیک لوگوں کی زیارت کرنے اور ان کے صحبت کرنے اور اپنے واسطے دعا منگوانے اور فضیلت والے مکانوں کی زیارت

مَوَاضِعِ الْفَاضِلَۃِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِیْ فَضْلِ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ وَ

کرنے کے بیان میں۔ چھیالیسواں باب اللہ کو واسطے کسی سے محبت کرنے کی فضیلت

اِعْلَامِ الرَّجُلِ مَنْ یُحِبُّہٗ اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِیْ عَلَامَاتِ

اور جس سے آدمی محبت کرتا ہو سکو اپنی محبت کی اطلاع کر دینے کے بیان میں۔ سینتالیسواں باب

حُبِّ اللّٰہِ تَعَالٰی لِلْعَبْدِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِی التَّحْذِیْرِ مِنْ اِیْذَاءِ

بندہ کو اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی۔ اٹھتالیسواں باب پرہیز گاری اور مسکینوں

الصَّالِحِيْنَ وَالضَّعَفَةِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِيْ اِجْرَاءِ الْحُكَّامِ

کو اپنا ذمہ سے تحریر کے بیان میں۔ انچاسواں باب لوگوں کے ظاہر پر احکام جاری کرنے

النَّاسِ عَلٰى الظَّاهِرِ اَلْبَابُ الْخَمْسُوْنَ فِي الْخَوْفِ اَلْبَابُ الْحَادِيْ

بیان میں۔ پچاسواں باب خوف کے بیان میں۔ باب اکاون اسید

وَالْخَمْسُوْنَ فِي الرَّجَاءِ اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالْخَمْسُوْنَ فِيْ فَضْلِ الرَّجَاءِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ

باب باون امید کی فضیلت میں۔ باب ترپن

وَالْخَمْسُوْنَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ فِيْ فَضْلِ

خوف اور رجا کے جمع کرنے کے بیان میں۔ باب چون

الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَشَوْقًا اِلَيْهِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ فِيْ

اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اسکے شوق میں رونے کی فضیلت کے بیان میں۔ باب پچپن

فَضْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَفَضْلِ الْفَقْرِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ فِي

دنیا سے بے رغبت ہونے اور فقر کی فضیلت کے بیان میں۔ باب چھپن ہوگا

الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ الْعَيْشِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلٰى الْقَلِيْلِ مِنَ الْمَاْكُوْلِ وَحَثِّ النَّفْسِ

اور گذران سادگی کے بیان اور کھانے اور نفس کے خط سے تھوڑے پر اقتصار کرنے اور شہوات کے

تَرْكِ الشَّهَوَاتِ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ فِي الْقَنَاعَةِ وَالْعَفَافِ وَذَمِّ

ترک کرنے کے بیان میں۔ باب ستاون قناعت اور عفاف اور سوال کرنے کی مذمت کے

السُّؤَالِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ فِيْ جَوَازِ الْاَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ اَلْبَابُ

بیان میں۔ باب اٹھاون اگر بغیر سوال کرنے کوئی دیوے تو اس کو لینے کے جواز میں۔ باب

التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْاَكْلِ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَالتَّعَفُّفِ بِهٖ عَنِ

انسان اپنے ہاتھ سے کما کر کھانے کی ترغیب میں اور اپنی کمائی کے سبب سوال کرنے سے

السُّؤَالِ وَالتَّعَرُّضِ لِلْعَطَاءِ اَلْبَابُ السِّتُّوْنَ فِي الْكَرَمِ وَالْجُوْدِ وَالْاِنْفَاقِ

اور لوگوں کی عطا و بخشش سے تعرض کرنے سے منع جانے بیان میں۔ باب ساٹھواں بخشش اور سخاوت

مِنْ وُّجُوْهِ الْخَيْرِ اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالسِّتُّوْنَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبُخْلِ اَلْبَابُ

بھلوں میں خرچ کرنے کے بیان میں۔ باب اکسٹھ بخل سے نہی کے بیان میں باب

الثَّانِيْ وَالسِّتُّوْنَ فِي الْاِيْثَارِ وَالْمُوَاسَاةِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ فِي

باسٹھ ایثار اور ایک دوسرے کی غمخواری کے بیان میں۔ باب ترسٹھ

الشاکرین فی امور الاخرۃ والاستکثار مما یتبرک بہ الباب الرابع و
آخرت کے کاموں میں رغبت کرنے اور متبرک چیزوں کے استکثار کے بیان میں باب ۴۴ چھیالیسواں

والستون فی فضل الغنی الشاکر الباب الخامس والستون فی الموت وقصر
مالدار شکر گزار کی فضیلت کے بیان میں باب ۴۵ پینسٹھواں موت اور قصر امل کے بیان میں

الامل الباب السادس والستون فی زیارۃ القبور الباب السابع و
باب ۴۶ چھیاسٹھواں قبروں کی زیارت کرنے کے بیان میں

الستون فی کراھیۃ تمنی الموت الباب الثامن والستون فی الورع الباب
موت کی آرزو کرنے کی کراہت کے بیان میں باب اڑسٹھواں ورع و پرہیزگاری کے بیان میں باب ۶۹

التاسع والستون فی استحباب العزلۃ الباب السبعون فی الاختلاط
نیز بیان ہے عزلت و گوشہ گیری کے استحباب کے بیان میں باب ستر، جوان لوگوں سے

بالناس الباب الحادی والسبعون فی التواضع الباب الثانی و
میل جول رکھنے کے بیان میں۔ باب ۷۱ اکہتروان تواضع کے بیان میں باب ۷۲ بہتروان

سبعون فی تحریم الکبر والاعجاب الباب الثالث والسبعون
تکبر اور خود پسندی کی کھلم کھلا کے بیان میں باب ۷۳ تہتروان

فی حسن الخلق الباب الرابع والسبعون فی الحلم والاناۃ والرفق
خوش خلقی کے بیان میں باب چوہترواں حلم در آہستگی اور رفق کے بیان میں

الباب الخامس والسبعون فی العفو والاعراض عن الجاھلین الباب
باب پچھترواں نادانوں سے درگذر کرنے کے بیان میں باب ۷۶

السادس والسبعون فی احتمال الاذی الباب السابع والسبعون فی النصح
چھترواں باب دل دوست کرنے کے بیان میں باب ستتر واں جب

الذی تنتھک حرمات الشرع والانتصار لدین اللہ تعالیٰ الباب الثامن
شریعت کی حرمتیں توڑی جائیں تو اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کرنے کے بیان میں۔ باب ۷۸

والسبعون فی الامر بالرفق برعایاھم والشفقۃ علیھم الباب
باب ۷۹

التاسع والسبعون فی وجوب طاعۃ
باب اسی جس کا نام ہے

وُلَاةِ الْأُمُورِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةِ اللهِ الْبَابُ الْحَادِي وَالثَّمَانُونَ فِي اجْتِنَابِ

خدا تعالے کی نافرمانی نہو اس میں حاکموں کی فرمانبرداری کے وجوب میں۔ باب ۸۱ اکاسی حکومت سے

الْوِلَايَاتِ النَّهْيِ عَنْ سُؤَالِ الْإِمَارَةِ وَالْوِلَايَاتِ الْبَابُ الثَّانِي وَ

اجتناب کرنے اور امارت کا سوال کرنے سے نہی کے بیان میں باب ۸۲ بیاسی

الثَّمَانُونَ فِي حَثِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِي وَغَيْرِهِمَا مِنْ وُلَاةِ الْأُمُورِ عَلَى

بادشاہ اور قاضی وغیرہ وہا حکام کو

اتِّخَاذِ وَزِيرِ صَالِحٍ وَتَحْذِيرِهِمْ عَنْ قَرِينِ السُّوءِ الْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُو

وزیر صالح مقرر کرنے کی ترغیب دینے اور برے ہمنشین سے انکو ڈرانے کے بیان میں۔ باب ۸۳ تراسی

فِي النَّهْيِ عَنْ تَوْلِيَةِ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنْ طَلَبِ وِلَايَةِ الْبَابُ

جو شخص طالب ہو امارت کا اسکو امارت کے متولی کرنے کی نہی کے بیان میں باب ۸۴

الرَّابِعُ وَالثَّمَانُونَ فِي الْآدَابِ الْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّمَانُونَ فِي الْحَيَاءِ

چوراسی ادب کے بیان میں باب ۸۵ پچھیاسی حیا کے بیان میں

الْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّمَانُونَ فِي حِفْظِ السِّرِّ الْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُونَ

باب ۸۶ چھیاسی بھید کی حفاظت کرنیکے بیان میں باب ۸۷ ستاسی

فِي الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ الْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّمَانُونَ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى مَا اعْتَادَهُ

عہد کے وفا کرنیکے بیان میں باب ۸۸ اٹھاسی طبیعی پر آدمی کو عادت ہو گئی ہو اس کی محافظت کے

مِنَ الْخَيْرِ الْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُونَ فِي اسْتِحْبَابِ طِيبِ الْكَلَامِ وَمُلَاطَفَةِ

بیان میں باب ۸۹ نواسی ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی اور شیرین کلامی

الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ الْبَابُ التِّسْعُونَ فِي بَيَانِ الْكَلَامِ وَإِيضَاحِهِ الْبَابُ

کے استحباب کے بیان میں باب ۹۰ نوے کلام واضح اور روشن کرنیکے بیان میں باب ۹۱

الْحَادِي وَالتِّسْعُونَ فِي اصْغَاءِ الْحَدِيثِ لِجَلِيسِهِ الْبَابُ الثَّانِي

اکانوے اپنے پاس بیٹھنے والیکی بات بیطرف کان لگا کر سننے کے بیان میں باب ۹۲

وَالتِّسْعُونَ فِي الْوَعْظِ وَالِاقْتِصَادِ فِيهِ الْبَابُ الثَّالِثُ وَالتِّسْعُونَ فِي

بانوے وعظ کرنے اور اسمیں میانہ روی کرنیکے بیان میں باب ۹۳ تراسی

الْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ الْبَابُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُونَ فِي النَّدْبِ إِلَى إِتْيَانِ

وقار اور سکینہ کے بیان میں باب ۹۴ چورانوے نماز وغیرہ عبادت کے طرف

الصَّلٰوۃِ وَسَائِرِ الْعِبَادَاتِ بِوَقَارٍ وَّسَکِیْنَۃٍ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالتِّسْعُوْنَ

وقار اور سکینہ اور آہستگی سے جانے کے بیان میں۔ باب پچانوے

فِیْ اِکْرَامِ الضَّیْفِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ وَالسَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ فِیْ

مہمان کا اکرام کرنے کے بیان میں۔ باب چھیانوے اور ستانوے

اِسْتِحْبَابِ التَّبْشِیْرِ وَالتَّهْنِئَۃِ بِالْخَیْرِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالتِّسْعُوْنَ فِیْ

بشارت دینے اور مبارک باد دینے کے استحباب میں باب اٹھانوے

وَدَاعِ الصَّاحِبِ وَوَصِیَّتِهٖ عِنْدَ فِرَاقِهٖ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ فِیْ

اپنے دوست کو رخصت کرنے اور اس سے جدا ہونے وقت اسکو وصیت کرنے کے بیان میں۔ باب ننانوے

الْاِسْتِخَارَۃِ وَالْمُشَاوَرَۃِ اَلْبَابُ الْمِائَۃُ فِی الذَّهَابِ اِلَی الْعِیْدِ وَعِیَادَۃِ

استخارہ اور مشورہ کرنے کے بیان میں باب سو دان عید اور مریض کی عیادت

الْمَرِیْضِ وَنَحْوِهَا مِنْ طَرِیْقٍ وَّالرُّجُوْعِ مِنْ طَرِیْقٍ اٰخَرَ اَلْبَابُ الْحَادِیْ

وغیرہ کو ایک راستہ سے جانے اور دوسرے راستہ سے واپس آنے کے بیان میں۔ باب ایکسو ایک

بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ تَقْدِیْمِ الْیَمِیْنِ فِیْ کُلِّ مَا هُوَ مِنْ بَابِ التَّکْرِیْمِ اَلْبَابُ

جب جو کام تکریم و تعظیم کے باب سے ہو اسمیں دایاں تاتہ کے مقدم کرنے کے بیان میں۔ باب

الثَّانِیْ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ کِتَابِ اٰدَابِ الطَّعَامِ وَفِیْهِ اَبْوَابٌ اَلْبَابُ الثَّالِثُ

ایکسو دو سے کھانے کے ادب کے ذکر میں اور اس میں کئی باب ہیں۔ باب ایک سو تین

بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ اٰدَابِ الشُّرْبِ وَفِیْهِ اَبْوَابٌ اَلْبَابُ الرَّابِعُ بَعْدَ

پینے کے ادب کے بیان میں۔ اور اس میں کئی باب ہیں۔ باب ایکسو چار

الْمِائَۃِ فِیْ اٰدَابِ اللِّبَاسِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ اٰدَابِ

لباس کے ادب کے بیان میں۔ باب ایک سو پانچواں سونے

النَّوْمِ وَالْاِضْطِجَاعِ وَالْقُعُوْدِ وَالْمَجْلِسِ وَالْجُلُوْسِ فِی الرُّؤْیَا اَلْبَابُ السَّادِسُ

اور بسوبرسیت جانے اور بیٹھنے اور مجلس اور خواب کے بیان میں۔ باب ایک سو

بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ اٰدَابِ السَّلَامِ اَلْبَابُ السَّابِعُ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ کِتَابِ عِیَادَۃِ

چھٹا سو مرکے ادب کے بیان۔ باب ایکسو سانواں بیمار پرسی

الْمَرِیْضِ وَتَشْیِیْعِ الْمَیِّتِ وَالصَّلٰوۃِ عَلَیْهِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ کِتَابِ

اور میت کے رخصت کرنے اور سپرد نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں۔ باب ایکسو اٹھواں

اٰدَابُ السَّفَرِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ کِتَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

سفر کے اداب کے بیان میں ۔ باب ایکسو نواں قرآن کے فضائل کے بیان میں

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ الْوُضُوْءِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ

باب ایکسو دسواں وضو کی فضیلت کے بیان میں باب ایکسو گیارہواں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ الْاَذَانِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْ

اذان کی فضیلت کے بیان میں ۔ باب ایکسو بارہواں نماز کی فضیلت

الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَ

کے بیان میں ۔ باب ایکسو تیرہواں صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت سے بیان میں

الْعَصْرِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ الْمَشْیِ اِلَی الْمَسَاجِدِ اَلْبَا

باب ایکسو چودہواں مسجدوں کی طرف چلکر جانیکی فضیلت کے بیان میں باب

الْخَامِسُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ بَعْدَ

ایکسو پندرہواں نماز کو انتظار کرنیکے بیان میں ۔ باب ایکسو سولہواں

الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ اَلْبَابُ السَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی الْحَثِّ

جماعت کی نماز فضیلت کے بیان میں باب ایکسو سترہواں ستر

عَلٰی حُضُوْرِ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِیْ جَمَاعَةٍ اَلْبَابُ الثَّامِنُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ

اور عشا کی نماز کیلئے جماعت میں حاضر ہونیکی ترغیب کے بیان میں ۔ باب ایکسو اٹھارہواں فرض نماز پر محافظت

فِی الْمُحَافَظَةِ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ

پہلی صف کی فضیلت اور پہلی صفوں کے پورا کرنے اور برابر کرنے اور اپس میں ملکر کھڑی ہونیکے بیان میں

فِیْ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَتَتْمِیْمِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَتَسْوِیَتِهَا وَالتَّرَاصِّ فِیْهَا

باب ایکسو بیسواں فرائض کیساتھ سنن مؤکدہ پڑھنے کی فضیلت اور ان کے

اَلْبَابُ الْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ مَعَ الْفَرَائِضِ

وَبَیَانِ اَدَائِهَا وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهَا وَبَیَانِ اَقْدَارِهَا وَفِیْهِ اَبْوَابُ اَلْبَابُ

اداب کے بیان میں اور انکے متعلقات اور انکی مقدار کے بیان میں اور اسمیں کئی باب ہیں ۔ باب

الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ سُنَّةِ الْجُمُعَةِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُ

ایکسو اکیسواں جمعہ کی سنتوں کے بیان میں باب ایکسو باعیسواں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي التَّنَفُّلِ فِي الْبَيْتِ وَالْفَصْلِ بَيْنَ الْفَرِيضَةِ وَالنَّافِلَةِ اَلْبَابُ
باب ۱۲۳ — ایکسو تیئیسواں گھر میں نفل پڑھنے اور فرض نفل میں فصل کرنے کے بیان میں

الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي الْوِتْرِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ
باب ۱۲۴ — ایکسو چوبیسواں وتر اور اسکے متعلق مسائل کے بیان میں

وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي صَلٰوةِ الضُّحٰى وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا اَلْبَابُ الْخَامِسُ
باب ۱۲۵ — پچیسواں نماز ضحی اور اسکے متعلقات کے بیان میں

وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَ
باب ۱۲۶ — ایکسو چھبیسواں تحیۃ المسجد کے بیان میں

الْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوءِ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَ
باب ۱۲۷ — ستائیسواں وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کے بیان میں

الْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ اَلْبَابُ
باب ۱۲۸ — اٹھائیسواں جمعہ کے دن کی فضیلت اور اسکے متعلقات کے بیان میں

الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ
باب ۱۲۹ — ایکسو انتیسواں شکر کے سجدوں کے بیان میں

وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ اَلْبَابُ الثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ
باب ۱۳۰ — ایکسو تیسواں قیام اللیل کے بیان میں

فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيحُ اَلْبَابُ الْحَادِي وَالثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ
باب ۱۳۱ — ایکسو اکتیسواں رمضان کے قیام میں اور وہ تراویح ہے

فِي فَضْلِ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا اَلْبَابُ الثَّانِي وَالثَّلٰثُونَ
باب ۱۳۲ — ایکسو بتیسواں لیلۃ القدر اور اسکے متعلقات کے بیان میں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ وَخِصَالِ الْفِطْرَةِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُونَ
باب ۱۳۳ — ایکسو تینتیسواں مسواک کرنیکی فضیلت اور فطرت کی خصلتوں کے بیان میں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَأْكِيدِ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ وَبَيَانِ فَضَائِلِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا اَلْبَابُ
باب ۱۳۴ — زکوٰۃ کے واجب ہونے کی تاکید اور اسکے فضائل اور متعلقات کے بیان میں

الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ الصِّيَامِ وَفَضَائِلِهِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ
باب ۱۳۵ — ایکسو پینتیسواں روزوں اور اسکے فضائل اور متعلقات

وَالسُّحُوْرِ وَاَنْوَاعٍ كَثِيْرَةٍ وَفِيْهِ اَبْوَابٌ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ

اور سحری کھانے اور انواع کثیرہ کے بیان میں۔ اور اسمیں کئی باب ہیں باب ۱۳۵ ایکسو پینتیسواں

الْمِائَةِ فِيْ كِتَابِ الْاِعْتِكَافِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ

اعتکاف کے بیان میں باب ۱۳۶ ایکسو چھتیسواں

فِيْ كِتَابِ الْحَجِّ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ

حج کے بیان میں باب ۱۳۷ ایکسو سینتیسواں جہاد

وَفَضْلِ الشُّهَدَاءِ وَبَيَانِهِمْ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ وَفِيْهِ اَبْوَابٌ اَلْبَابُ

اور شہیدوں کی فضیلت اور انکے بیان اور متعلقات کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں باب ۱۳۸

الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ الْعِتْقِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْ

ایکسو اڑتیسواں غلام آزاد کرنے کی فضیلت کے بیان میں باب ۱۳۹ ایکسو انتالیسواں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْمَمْلُوْكِ اَلْبَابُ الْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ

مملوک سے احسان کرنے کی فضیلت کے بیان میں باب ۱۴۰ ایکسو چالیسواں

فِيْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقَّ مَوَالِيْهِ اَلْبَابُ

اُس غلام کی فضیلت کے بیان میں جو اللہ تعالیٰ کا حق اور اپنے مالک کا حق ادا کرے۔ باب ۱۴۱

الْحَادِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ وَهُوَ

ایکسو اکتالیسواں ہرج یعنے اختلاط اور فتنوں کے ظہور کے وقت عبادت کرنیکے

الْاِخْتِلَاطُ وَالْفِتَنُ اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ

فضیلت کے بیان میں باب ۱۴۲ ایکسو بیالیسواں خرید و فروخت

السَّمَاحَةِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْاَخْذِ وَالْعَطَاءِ وَحُسْنِ الْقَضَاءِ وَالتَّقَاضِيْ

اور بیچنے دینے کیوقت میں سماحت کرنیکی فضیلت کے اور قرض کو اچھی طرح سے ادا کرنے اور اچھی طرح سے تقاضا کرنے اور

وَاِرْجَاحِ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ كِتَابِ

ماپنے تولنے کیوقت باب اور قول کو رجحان دینے کی فضیلت کے بیان میں۔ باب ۱۴۳ ایکسو تینتالیسواں علم کے

الْعِلْمِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ كِتَابِ حَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ

بیان میں باب ۱۴۴ ایکسو چوالیسواں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرنے

شُكْرِهٖ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ كِتَابِ الصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ

کے بیان میں باب ۱۴۵ ایکسو پینتالیسواں رسول

فہرست مضامین

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ کِتَابِ

اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے بیان میں باب ایکسو چھیالیسواں

الْاَذْکَارِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهَا وَبَیَانِ اَنْوَاعِهَا وَاَوْقَاتِهَا وَغَیْرِ ذٰلِكَ وَفِیْهِ اَبْوَابٌ

ذکر اور اسکے متعلقات اور اسکے اقسام اور اوقات وغیرہ کے بیان میں۔ اور اس میں کئی باب ہیں

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ کِتَابِ الدَّعَوَاتِ وَفِیْهِ اَبْوَابٌ

باب ایکسو سینتالیسواں دعاؤں کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ کَرَامَاتِ الْاَوْلِیَاءِ وَفَضْلِهِمْ

باب ایکسو اڑتالیسواں ولیوں کی کرامتوں اور انکی فضیلت کے بیان میں

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ کِتَابِ الْاُمُوْرِ الْمَنْهِیِّ عَنْهَا

باب ایکسو انچاسواں ان کاموں کے بیان میں جن سے منع کیا گیا ہے

اَلْبَابُ الْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ تَحْرِیْمِ الْغِیْبَةِ وَالْاَمْرِ بِحِفْظِ اللِّسَانِ

باب ایکسو پچاسواں غیبت کے حرام ہونے اور زبان کو اس سے بچانے

وَتَحْرِیْمِ سَمَاعِهَا وَبَیَانِ مَا یُبَاحُ مِنْهَا اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ

اور غیبت کے سننے کی حرمت اور غیبت مباح کے بیان میں باب ایکسو اکاون

الْمِائَةِ فِیْ تَحْرِیْمِ النَّمِیْمَةِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ تَحْرِیْمِ

چغلی کی حرمت کے بیان میں باب ایکسو باون لوگوں کی باتیں

نَقْلِ الْحَدِیْثِ وَکَلَامِ النَّاسِ اِلَی وُلَاةِ الْاُمُوْرِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ

حکام کے پاس بیان کرنے کی تحریم کے بیان میں باب ایکسو ترپن

بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ ذَمِّ ذِیْ الْوَجْهَیْنِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ

دو رویہ آدمی کی مذمت کے بیان میں باب ایکسو چون

تَحْرِیْمِ الْکَذِبِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ مَا یُبَاحُ مِنْ

جھوٹ کی تحریم کے بیان میں باب ایکسو پچپن اس جھوٹ کے بیان میں

تَکْذِیْبِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی الْحَثِّ عَلَی التَّثَبُّتِ

جو جائز ہے باب ایکسو چھپن اس امر کی ترغیب میں کہ آدمی جو بات

فِیْمَا یَرْوِیْهِ وَیُحَدِّثُ بِهِ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ غَلَطِ

روایت کرے اور حکایت کرے تو تحقیق اور ثبوت کو پہنچ کر کہے باب ایکسو ستاون

شَهَادَةِ الزُّوْرِ وَتَحْرِيْمِهَا اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ

جھوٹی گواہی کی برائی اور حرام ہونے کے بیان میں باب ایک سو اٹھاون ۱۵۸ انسان

لَعْنِ اِنْسَانٍ بِعَيْنِهٖ اَوْ دَابَّةٍ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ

معین آدمی یا جانور پر لعنت کرنے کی حرمت کے بیان میں باب ایک سو انسٹھ ۱۵۹

جَوَازِ لَعْنِ اَصْحَابِ الْمَعَاصِيْ غَيْرِ الْمُعَيَّنِيْنَ اَلْبَابُ السِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ

گنہگاروں غیر معینوں پر لعنت کرنے کے جواز میں باب ایک سو ساٹھ ۱۶۰

تَحْرِيْمِ سَبِّ الْمُؤْمِنِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَسَبِّ الْاَمْوَاتِ وَالنَّهْيِ عَنْهُ اَلْبَابُ

مؤمن کو ناحق برا کہنے اور مرے ہوئے کو برا کہنے کی حرمت کے بیان میں باب

الْحَادِيْ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ النَّهْيِ عَنِ الْاِيْذَاءِ اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالسِّتُّوْنَ

ایک سو اکسٹھ ۱۶۱ کسی کو ایذا دینے سے نہی کے بیان میں باب ایک سو باسٹھ ۱۶۲

بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ النَّهْيِ عَنِ التَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ وَالتَّقَاطُعِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَ

ایک دوسرے سے بغض رکھنے اور ایک دوسرے کی طرف پشت کرنے اور ایک دوسرے سے جدا رہنے کی نہی کے بیان میں باب

السِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ الْحَسَدِ وَالنَّهْيِ عَنْهُ اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِ

ایک سو پینسٹھ ۱۶۵ حسد کی حرمت میں اور اس سے منع کے بیان میں باب ایک سو چھیاسٹھ ۱۶۶

السِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ النَّهْيِ عَنِ التَّحَسُّسِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ

کسی کے عیب کی جستجو کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایک سو پینسٹھ ۱۶۷ مسلمان

الْمِائَةِ فِيْ النَّهْيِ عَنْ سُوْءِ الظَّنِّ بِالْمُسْلِمِيْنَ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ

کے ساتھ بدظنی کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایک سو چھیاسٹھ ۱۶۶

الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ اِحْتِقَارِ الْمُسْلِمِيْنَ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ

مسلمانوں کی حقارت کرنے کی حرام ہونے کے بیان میں باب ایک سو سڑسٹھ ۱۶۷

فِيْ اِظْهَارِ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ وَالنَّهْيِ عَنْهَا اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ

مسلمان کے رنج پر خوشی ظاہر کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸

الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ الطَّعْنِ بِالْاَنْسَابِ الثَّابِتَةِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ

لوگوں کی نسبیں جو ثابت ہیں انہیں طعن کرنے کی حرمت کے بیان میں باب ایک سو انہتر ۱۶۹

بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ وَالْخِدَاعِ اَلْبَابُ السَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ

دغا اور فریب کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایک سو ستر ۱۷۰

فِي تَحْرِيمِ الْغَدْرِ الْبَابُ الْحَادِي وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الْمَنِّ

غدر کے حرام ہونے کے بیان میں باب ایکسو اکہتر کسی کو بخشش وغیرہ کرکے

بِالْعَطِيَّةِ وَنَحْوِهَا الْبَابُ الثَّانِي وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ

احسان جتانے کی تحریم کے بیان میں باب ایکسو بہتر اور

الِافْتِخَارِ وَالْبَغْيِ الْبَابُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الْمُخَالَفَةِ

سرکشی کرنے سے انہی کے بیان میں باب ایکسو تہتر تین دن سے زیادہ

بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ الْبَابُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي

مسلمانوں میں بھرائی رہنے کی حرمت کے بیان میں باب ایکسو چوہتر

النَّهْيِ عَنْ تَنَاجِي اثْنَيْنِ دُونَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ إِلَّا لِحَاجَةٍ الْبَابُ

دو آدمی کو بدون تیسرے کے اذن کے راز گوئی کرنے کی انہی کے بیان میں مگر حاجت کے لیئے باب

الْخَامِسُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ تَعْذِيبِ الْعَبْدِ وَالدَّابَّةِ

ایکسو پچہتر غلام اور چوپائے اور موزنہ کو بغیر سبب شرعی کے دکھ

وَالْمَرْأَةِ وَالْوَلَدِ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ الْبَابُ السَّادِسُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ

دینے سے انہی کے بیان میں باب ایکسو چھہتر۔

الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ التَّعْذِيبِ بِالنَّارِ لِحَيَوَانٍ حَتَّى النَّمْلَةِ وَنَحْوِهَا الْبَابُ

جاندار چیزوں کو آگ کا عذاب کرنے سے انہی کے بیان میں یہانتک کہ چیونٹی اور مانند اسکے کو باب

السَّابِعُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ الْبَابُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُونَ

ایکسو ستتر مالدار کو قرض ادا کرنے میں دیر کرنے کی تحریم میں باب ایکسو اٹہتر

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كَرَاهَةِ الْعَوْدِ فِي الْهِبَةِ الْبَابُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَأْكِيدِ

بخشش کرکے پھر واپس کر لینے کی کراہیت کے بیان میں باب ایکسو اناسی

تَحْرِيمِ مَالِ الْيَتِيمِ الْبَابُ الثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الرِّبَوَا

یتیم کے مال کی تحریم کی تاکید کے بیان میں باب ایکسو اسی ربا

الْبَابُ الْحَادِي وَالثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ الْبَابُ

کی تحریم کے بیان میں باب ایکسو اکاسی ریا کی تحریم کے بیان میں باب

الثَّانِي وَالثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيمَا يَتَوَهَّمُ أَنَّهُ رِيَاءٌ وَلَيْسَ هُوَ رِيَاءً الْبَابُ

ایکسو بیاسی جس کا کرنا جائز جس میں ریا کا وہم کیا جائے اور حقیقت ریا نہ ہو باب

الثالث والثمانون بعد المائة فی تحریم النظر الی الاجنبیۃ والامرد الحسن

ایکسو تراسی اجنبی بیگانی عورت اور بے ریش لڑکوں خوبصورت کی طرف شہوت سے دیکھنے کی تحریم کے بیان میں

الباب الرابع والثمانون بعد المائة فی تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ

باب ایکسو چوراسی اجنبی عورت سے خلوت کرنے کی حرمت کے بیان میں

الباب الخامس والثمانون بعد المائة فی تحریم تشبہ الرجال

باب ایکسو پچاسی مردوں کو عورتوں سے

بالنساء والنساء بالرجال الباب السادس والثمانون بعد المائة

اور عورتوں کو مردوں سے مشابہت کرنیکی تحریم کے بیان میں باب ایکسو چھیاسی

فی النہی عن التشبہ بالشیطان والکفار الباب السابع والثمانون بعدہ

شیطان اور کافروں سے مشابہت کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو ستاسی

المائۃ فی نہی الرجل والمرأۃ عن خضاب الشعر بالسواد الباب الثامن

مرد اور عورت کو صرف سیاہ خضاب کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو

والثمانون بعد المائة فی النہی عن القزع وہو حلق بعض الرأس دون

اٹھاسی سر کے بال کچھ منڈوانے اور کچھ نہ منڈوانے سے نہی کے بیان

بعض الباب التاسع والثمانون بعد المائة فی تحریم وصل الشعر و

میں باب ایکسو نواسی بالوں سے بال گانتھنے اور روشم اور وشر کی

الوشم والوشر الباب التسعون بعد المائة فی النہی عن نتف الشیب

حرمت کے بیان میں۔ باب ایکسو نوے سفید بالوں کے اکھاڑنے سے نہی کے بیان میں

الباب الحادی والتسعون بعد المائة فی کراہۃ الاستنجاء بالیمین

باب ایکسو اکانوے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے اور داہنا ہاتھ فرج کو

ومس الفرج بالیمین الباب الثانی والتسعون بعد المائة فی کراہۃ

لگانے کی کراہیت کے بیان میں باب ایکسو بانوے ایک جوتا پہنکر

المشی فی نعل واحد وکراہۃ لبس النعل والخف قائما الباب الثالث

چلنے پھرنے اور کھڑے ہوکر جوتا اور موزہ پہننے کی کراہت کے بیان میں باب

والتسعون بعد المائة فی کراہۃ ترک النار فی البیت عند النوم ونحوہ

ایکسو تراسنوے سونے وغیرہ غفلت کے وقت گھر میں آگ چھوڑنے کی کراہت کے بیان میں

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی النَّهْیِ عَنِ التَّکَلُّفِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ

باب ایکسو چورانوے تکلف سے نہی کے بیان میں باب ۱۹۵ ایکسو پچانوے سے

وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی تَحْرِیْمِ النِّیَاحَةِ عَلَی الْمَیِّتِ وَلَطْمِ الْخَدِّ وَنَحْوِهَا

میت پر نوحہ کرنے اور رخسارہ وغیرہ پیٹنے کی تحریم کے بیان میں

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی النَّهْیِ عَنْ اِتْیَانِ الْکَهَّانِ وَ

باب ایکسو چھیانوے کاہنوں اور

الْمُنَجِّمِیْنَ وَالْعَرَّافِ وَاَصْحَابِ الرَّمْلِ وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصٰی وَالشَّعِیْرِ اَلْبَابُ

نجومیوں اور عرّاف اور رملوں وغیرہم کے پاس جانے سے نہی کے بیان میں باب

السَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی النَّهْیِ عَنِ التَّطَیُّرِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَ

ایکسو ستانوے بدشگونی سے نہی کے بیان میں باب ایکسو

التِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی تَحْرِیْمِ تَصْوِیْرِ الْحَیَوَانِ فِی بِسَاطٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ ثَوْبٍ

اٹھانوے بچھونے یا پیسہ یا کپڑے میں جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت کے بیان میں

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی تَحْرِیْمِ اتِّخَاذِ الْکَلْبِ اِلَّا

باب ایکسو ننانوے کتے اور شکار یا جانوروں کی حفاظت کے سوا کتا رکھنے کی حرمت

لِصَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ اَوْ مَاشِیَةٍ اَلْبَابُ الْمِائَتَانِ فِی کَرَاهَةِ تَعْلِیْقِ الْجَرَسِ فِی الْبَعِیْرِ

کے بیان میں باب دوسو اونٹ وغیرہ پر گھنٹی کے گلے میں

وَکَرَاهَةِ اسْتِصْحَابِ الْکَلْبِ وَالْجَرَسِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی

گھنٹی یا کتے کی کراہت کے بیان میں اور کتا یا گھنٹی کو سفر میں ساتھ رکھنے کی کراہت کے بیان میں باب دوسو ایک

کَرَاهَةِ رُکُوْبِ الْجَلَّةِ لِلْحَجِّ وَهِیَ الْبَعِیْرُ اَوِ النَّاقَةُ الَّتِیْ تَاْکُلُ الْعِذْرَةَ اَلْبَابُ

حج پر سرکش اونٹنی کے سوار ہونے کی کراہت میں اور جملہ ۵۹ اونٹ اونٹنی جو گوبر کھاتی ہے باب

الثَّانِیْ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی النَّهْیِ عَنِ الْبُصَاقِ فِی الْمَسْجِدِ وَالْاَمْرِ بِدَفْنِهٖ عِنْدَ

دوسو دو مسجد میں تھوکنے کی ممانعت کے بیان میں اور پاک چیزوں سے مسجد کو پاک رکھنے کے

[illegible] مائتین فی کراهة الخصومة فی المسجد

[illegible] (اور اس میں)

[illegible] مائتین فی [illegible] والشراء [illegible] الرابع بعد

[illegible] کے بیان میں باب دو سو چار

الْمِائَتَيْنِ فِي نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ غَيْرَهُمَا مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ عَنْ

چار لہسن یا پیاز وغیرہا جو بدبودار چیز کھانے والے کو — اس کی بدبو زائل ہونے سے پہلے

دُخُولِ الْمَسْجِدِ بِقَبْلِ زَوَالِ رَائِحَتِهِ الْبَابُ الْخَامِسُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ

مسجد میں داخل ہونے سے ممانعت کے بیان میں — باب دوسو پانچ امام کے خطبہ پڑھنے

حَلْقِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ الْبَابُ السَّادِسُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي

کی حالت میں جمعہ میں جمعہ کے دن امام کی صورت بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں — باب دوسو چھ ۲۰۶

نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ عَنْ أَخْذِ شَيْءٍ مِنْ شَعْرِهِ

جو شخص عشرہ ذی الحجہ آجائے اور وہ قربانی کا ارادہ کرتا ہے تو قربانی کرنے سے پہلے بال

وَأَظْفَارِهِ حَتَّى يُضَحِّيَ الْبَابُ السَّابِعُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ

اور ناخون کتروانے سے نہی کے بیان میں — باب دوسو سات مخلوق کی قسم کھانے

بِمَخْلُوقٍ كَالنَّبِيِّ وَالْكَعْبَةِ وَالْمَلَكِ وَالسَّمَاءِ وَغَيْرِهَا الْبَابُ الثَّامِنُ

کی کے بیان میں جیسا پیغمبر اور کعبہ اور ملائکہ اور آسمان وغیرہا کی قسم کھانا — باب دوسو

بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْيَمِينِ الْكَاذِبَةِ عَمْدًا الْبَابُ التَّاسِعُ

آٹھ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانے کی تشدید حرمت کے بیان میں — باب دوسو نو ۲۰۹

بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي نَدْبِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

جو شخص کسی شے پر قسم کھائے پھر اس محلوف علیہ کا غیر اسکو بہتر معلوم ہو تو اسکو

أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ الْمَحْلُوفَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُكَفِّرُ عَنْ يَمِينِهِ الْبَابُ الْعَاشِرُ بَعْدَ

مستحب ہے کہ قسم توڑ کر محلوف کرلینے پھر قسم کا کفارہ ادا کرے — باب دوسو ۲۱۰

الْمِائَتَيْنِ فِي الْعَفْوِ عَنْ لَغْوِ الْيَمِينِ وَأَنَّهُ لَا كَفَّارَةَ فِيهِ الْبَابُ الْحَادِي

لغو قسم کی معافی اور اسمیں کفارہ لازم نہ آنے کے بیان میں — باب

عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ كَثْرَةِ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا

دوسو گیارہ خرید و فروخت میں بہت قسم کھانے کی کراہت کے بیان میں اگرچہ سچا ہی ہو

الْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ أَنْ يَسْأَلَ الْإِنْسَانُ بِوَجْهِ اللّٰهِ

باب دوسو بارہ اس امر کی کراہت کے بیان میں کہ آدمی اللہ کے نام پر بہشت کے سوا

غَيْرَ الْجَنَّةِ الْبَابُ الثَّالِثَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ قَوْلِ شَاهَنْشَاهْ

سوال کرے — باب دوسو تیرہ — بادشاہ وغیرہ اسا کو شاہنشاہ

لِلسُّلْطَانِ وَغَيْرِهِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُخَاطَبَةِ

کہنے کی تحریم میں باب دوسو چودہ فاسق اور مبتدع اور اسکے مثل کو

اَلْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ وَنَحْوِهِمَا بِسَيِّدٍ وَنَحْوِهِ كَالْبَابُ الْخَامِسَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ

سید وغیرہ تعظیم کے الفاظ سے خطاب کرنے کی ممانعت میں باب دوسو پندرہ ۲۱۵

فِي كَرَاهَةِ سَبِّ الْحُمَّى اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ

بخار کو برا کہنے کی کراہت میں باب دوسو سولہ ہوا کو برا کہنے سے

الرِّيحِ اَلْبَابُ السَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ سَبِّ الدِّيكِ اَلْبَابُ

مخالفت کے بیان میں۔ باب دوسو سترہ مرغ خانگی کو برا کہنے کی کراہت میں باب

الثَّامِنَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا اَلْبَابُ

باب دوسو اٹھارہ مطرنا بنوء کذا کے کہنے سے نہی کے بیان میں

التَّاسِعَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ يَا كَافِرُ اَلْبَابُ الْعِشْرُونَ

باب دوسو انیس مسلمان کو کافر کہنے کی تحریم میں

بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْفُحْشِ وَبَذَاءِ اللِّسَانِ اَلْبَابُ الْحَادِي وَ

باب دوسو بیس بدگوئی اور بدزبانی سے نہی کے بیان میں

الْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ التَّقْعِيرِ فِي الْكَلَامِ بِالتَّشَدُّقِ وَتَكَلُّفِ

دوسو اکیس تکلف سے کلام فصیح اور تعمیق کرنے کی

الْفَصَاحَةِ وَغَيْرِهَا اَلْبَابُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ

کراہت کے بیان میں باب دوسو بائیس تعمیق

قَوْلِ خَبُثَتْ نَفْسِي اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ

نفسی کہنے کی کراہت کے بیان میں باب دوسو تیئیس امور کا نام کرم رکھنے کی

تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ

کراہت کے بیان میں باب دوسو چوبیس عورت

وَصْفِ مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ لِرَجُلٍ لَا يَحْتَاجُ إِلَى ذَلِكَ إِلَّا لِغَرَضٍ شَرْعِيٍّ كَنِكَاحٍ وَ

کسی خوبیان مرد کے پاس یہ حاجت بیان کرنے سے بھی کہ بیاہ کیلئے نکاح وغیرہ غرض شرعی کیلئے بیان کرنا ممنوع

نَحْوِهِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ

بیان باب دوسو پچیس ۲۲۵ دعا میں

فہرست

فِي الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ بَابُ لَا يَجْزِمُ بِالطَّلَبِ اَلْبَابُ السَّادِسُ

اللہم اغفر لی ان شئت کہنے کی کراہت میں بلکہ عزم کیجئے سے دعا مانگا کرے۔ باب

وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ قَوْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ اَلْبَابُ

دوسو چوبیس ماشاء اللہ وشاء فلاں کہنے کی کراہت کے بیان میں باب

السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

دوسو ستائیس عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنیکی کراہت کے بیان میں

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ تَحْرِيْمِ امْتِنَاعِ الْمَرْاَةِ عَنْ

باب دوسو اٹھائیس جب خاوند عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلاوے تو بلا عذر نہ کرے

فِرَاشِ زَوْجِهَا اِذَا دَعَاهَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا عُذْرٌ شَرْعِيٌّ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَ

باب عورت کو نہ آنیکی شرعی عذر کے بیان میں

الْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ تَحْرِيْمِ صَوْمِ الْمَرْاَةِ تَطَوُّعًا وَّزَوْجُهَا حَاضِرٌ

دوسو انتیس جب خاوند گھر میں موجود ہو تو عورت کو نفلی روزہ بغیر اذن خاوند کے نہ رکھنے کی تحریم کے

لَا يُرِيْدُ ذٰلِكَ اَلْبَابُ الثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ تَحْرِيْمِ يَوْمِ رَفْعِ الْمَاْمُوْمِ اَلْبَابُ

بیان میں باب دوسو تیس رکوع اور سجدہ میں امام سے پہلے مقتدی

مِنَ الرُّكُوْعِ اَوِ السُّجُوْدِ قَبْلَ الْاِمَامِ اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ

کا سر اٹھانے کی تحریم کے بیان میں باب دوسو اکتیس ۲۳۱

الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْخَاصِرَةِ فِي الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ الثَّانِيْ

نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے کی کراہت کے بیان میں باب

وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَنَفْسُهُ تَتُوْقُ

دوسو بتیس جب کھانا حاضر ہو اور جی کھانا چاہتا ہو

اِلَيْهِ اَوْ مَعَ مُدَافَعَةِ الْاَخْبَثَيْنِ وَهُمَا الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَ

اسکو بھوکر یا باخانہ اور بول آئے اسکو بند کرکے نماز پڑھنے کی کراہت کے بیان میں باب

الثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

دوسو تینتیس نماز میں آسمان کی طرف آنکھ اٹھانے سے نہی کے بیان میں

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

باب دوسو چونتیس نماز میں بلا عذر دائیں بائیں التفات کرنے کی

بغیر عذر الباب الخامس والثلثون بعد المائتین فی النہی عن الصلوۃ
کراہت کے بیان میں باب دو سو پینتیس بڑوں کیطرف نماز پڑھنے سے ممانعت
الی القبور الباب السادس والثلثون بعد المائتین فی تحریم الزور ونحوہ
بیان باب دو سو چھتیس ۲۳۶ نمازی کے آگے سے تذلیل کی تحریم کے بیان میں
المصلی الباب السابع والثلثون بعد المائتین فی کراہۃ شروع المأموم فی نافلۃ
باب دو سو سینتیس مؤذن کی اقامت میں شروع ہونیکے بعد مقتدی کے نفل شروع کرنے کی کراہت کے
بعد شروع المؤذن فی اقامۃ الصلوۃ الباب الثامن والثلثون بعد المائتین فی
بیان میں باب دو سو اڑتیس جمعہ کے دن روز سے اور اسکی رات کو نماز سے خاص کرنے کی کراہت
کراھۃ تخصیص یوم الجمعۃ بصیام ولیلتہ بصلوۃ الباب التاسع والثلثون بعد
میں باب دو سو انتالیس ۲۳۹ روزہ وصال کی تحریم کے
المائتین فی تحریم الوصال فی الصوم الباب الاربعون بعد المائتین فی
بیان میں باب دو سو چالیس ۲۴۰ بیٹھنے کی تحریم کے
تحریم الجلوس علی القبر الباب الحادی والاربعون بعد المائتین فی النہی
بیان میں باب دو سو اکتالیس ۲۴۱ قبر کو چونہ پختہ کرنے
عن تخصیص القبر والبناء علیہ الباب الثانی والاربعون بعد المائتین فی
اور اوسپر مکان بنانے سے نہی کے بیان میں باب دو سو بیالیس ۲۴۲
تغلیظ اباق العبد عن سیدہ الباب الثالث والاربعون بعد المائتین فی
غلام کا اپنے مولی سے بھاگ جانیکی سخت پر کے بیان میں باب دو سو تینتالیس ۲۴۳
تحریم الشفاعۃ فی الحدود الباب الرابع والاربعون بعد المائتین
حدود میں شفاعت کرنے کی تحریم کے بیان میں باب دو سو چوالیس
فی النہی عن التغوط فی طریق الناس ومواردہ الباب الخامس والاربعون
لوگوں کی راہ اور پانی کے گھاٹوں میں قضاء حاجت کرنے سے نہی کے بیان میں باب ۲۴۵ دو سو
بعد المائتین فی النہی عن البول فی الماء الراکد الباب السادس
پینتالیس ۲۴۵ ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنے سے نہی کے بیان میں باب
والاربعون بعد المائتین فی کراھۃ تفضیل الوالد بعض اولادہ علی بعض
دو سو چھیالیس ۲۴۶ باپ کے حبہ میں اپنی اولاد میں سے بعض کو زیادہ دینے کی کراہت کے

فِی لِحْیَۃِ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی تَحْرِیْمِ اِحْدَادِ

بیان میں باب دوسو سینتالیس عورت کو کسی میت پر

اَلْمَرْاَۃِ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِھَا اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا اَیَّامٍ

تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی حرمت میں مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی تَحْرِیْمِ بَیْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِ

باب دوسو اڑتالیس شہری کو بیچنے کو دیہاتی پر

وَتَلَقِّی الرُّکْبَانِ وَالْبَیْعِ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْہِ وَالْخِطْبَۃِ عَلٰی خِطْبَتِہٖ اِلَّا اَنْ یَّاْذَنَ

بیچنے اور تلقی رکبان اور بھائی کے سودے پر سودا کرنا اور اسکے خطبہ پر خطبہ کرنے کی حرمت میں مگر یہ کہ وہ اذن دیدے

اَوْ یَرُدَّ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی النَّھْیِ عَنْ اِضَاعَۃِ

یا رد کرے باب دوسو انچاس مال کو کسی ایسی چیز میں

الْمَالِ فِیْ غَیْرِ وُجُوْہِہِ الَّتِیْ اَذِنَ الشَّرْعُ فِیْھَا اَلْبَابُ الْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ

خلاف کرنے کے نہی کے بیان میں جہاں شریعت نے اذن نہ دیا ہو باب دوسو پچاس ۲۵۰

فِی النَّھْیِ عَنْ اَلْاِشَارَۃِ اِلٰی مُسْلِمٍ بِسِلَاحٍ وَنَحْوِہٖ اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالْخَمْسُوْنَ

ہتھیار وغیرہ سے مسلمان کیطرف اشارہ کرنے سے نہی کے بیان میں باب دوسو اکاون

بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی کَرَاھَۃِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا لِعُذْرٍ

اذان ہوچکنے بعد بلا عذر مسجد سے نکل جانے کی کراہت کے بیان میں

اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی کَرَاھَۃِ رَدِّ الرَّیْحَانِ لِغَیْرِ

باب دوسو باون بلا عذر خوشبودار کھاس یا پھول کے رد کرنے کی کراہت کے

عُذْرٍ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی کَرَاھَۃِ اَلْمَدْحِ فِی الْوَجْہِ

بیان میں باب دوسو تریپن جسکی خود بینی وغیرہ کا خوف ہو

لِمَنْ خِیْفَ عَلَیْہِ مَفْسَدَۃٌ مِّنْ اِعْجَابٍ فِیْ نَحْوِہٖ وَجَوَازِہٖ لِمَنْ اَمِنَ ذٰلِکَ فِیْ

اسکے روبرو اسکے مدح کرنے کی کراہت میں اور جسکے حق میں اعجاب وغیرہ سے امن ہو اسکے روبرو اسکی مدح کرسکنے

حَقِّہٖ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی کَرَاھَۃِ الْخُرُوْجِ مِنْ بَلَدٍ

جواز میں باب دوسو چون جس شہر میں وبا

وَقَعَ فِیْہِ الْوَبَاءُ فِرَارًا مِّنْہُ وَکَرَاھَۃِ اَلْقُدُوْمِ عَلَیْہِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ

پھیلی ہو اس سے بھاگ جانے کی اور باہر سے اس میں آنے کی کراہت کے بیان میں باب

الخمسون بعد المائتين في التغليظ في تحريم الشعر الباب السادس والخمسون بعد

دو سو پچاس حدیثوں کی تحریم کی تغلیظ میں باب ۲۵۶ دو سو چھپن

بعد المائتين في النهي عن المسافرة بالمصحف الى بلاد الكفار خيف وقوعه بايديهم

قرآن ساتھ لیکر کفار کے شہروں کی طرف سفر کرنے سے نہی کے بیان میں جب دشمن کے ہاتھ میں اسکے آجانیکا خوف ہو۔ باب

العدد والباب السابع والخمسون بعد المائتين في تحريم استعمال اواني الذهب والفضة

دو سو ستاون باب چاندی سونے کے برتنوں کو کھانے پینے وغیرہ کاموں میں استعمال کرنے کی

في الاكل والشرب والطهارة وسائر وجوه الاستعمال الباب الثامن والخمسون بعد

تحریم کے بیان میں باب دو سو اٹھاون ۲۵۸

المائتين في تحريم لبس الرجل ثوبا مزعفرا الباب التاسع والخمسون بعد

مرد کو زعفران کا رنگا ہوا کپڑا پہننے کی حرمت میں باب دو سو انسٹھ ۲۵۹

المائتين في النهي عن صمت يوم الى الليل الباب الستون بعد المائتين في

دن سے رات تک چپ رہنے سے نہی کے بیان میں باب دو سو ساٹھ

تحريم الانتساب الى غير ابيه وتوليه الى غير مواليه الباب الحادي و

اپنے باپ کے غیر کی طرف اپنے نسب بیان کرنے اور اپنے موالی کے غیر کو اپنا مولی بنانے کی تحریم کے بیان میں باب

الستون بعد المائتين في التحذير من ارتكاب ما نهى الله تعالى عنه او

دو سو اکسٹھ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی منہیات کے

رسوله صلى الله عليه وسلم الباب الثاني والستون بعد المائتين فيما

ارتکاب سے تحذیر کے بیان میں باب دو سو باسٹھ اس بیان میں

يقوله او يفعله مرتكب منهيا عنه الباب الثالث والستون بعد

کہ جو شخص کسی کام منہی عنہ کا مرتکب ہو جائے تو اسکو کیا کہنا چاہیے۔ باب ۲۶۳ دو سو

المائتين في كتاب المنثورات والملح الباب الرابع والستون بعد

تریسٹھ منتشر فقرات اور نکتہ دار مضامین کے احادیث کے بیان میں باب دو سو ۲۶۴

المائتين في كتاب الاستغفار الباب الخامس والستون بعد

پینسٹھ استغفار کے بیان میں باب دو سو پینسٹھ ۲۶۵

المائتين في بيان ما اعد الله للمؤمنين في الجنة

ان نعمتوں کے بیان میں جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے بہشت میں تیار کی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِی الْاِخْلَاصِ وَاِحْضَارِ النِّیَّۃِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَعْمَالِ وَالْاَقْوَالِ

پہلا باب سب اعمال اور اقوال اور احوال ظاہر و مخفی میں

وَالْاَحْوَالِ الْبَارِزَۃِ وَالْخَفِیَّۃِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ

اخلاص اور احضار نیت کے بیان میں ف اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ان کو یہی حکم ہوا ہے

مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ

کہ بندگی کریں اللہ تعالیٰ کی نرمی کر کر اوسکے واسطے ایکطرف ہوکر اور کھڑی کریں نماز اور دیویں زکوٰۃ اور یہی ہے راہ

الْقَیِّمَۃِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی بَلَّغْنَاکُمْ مَّا اَرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَیْکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِیْنَ لَکُمْ

مضبوط لوگوں کی۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایئوں کے حق اور نصیحت خدا کو نہیں پہونچتے لیکن تمہارا

اَلتَّقْوٰی مِنْکُمْ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ

نفع ہی اوسکو پہنچتا ہے ف اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کچھ تمہارے جی میں ہے اگر تم اوسکو مخفی رکھو

اَوْ تُبْدُوْہُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

یا ظاہر کرو تم خدا تعالیٰ اوسکو جانتا ہے ف امیر المومنین ابی حفص عمرؓ بیٹے خطاب کے وہ بیٹے

نُفَیْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ رِیَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِیِّ

نفیل کے وہ بیٹے عبد العزیٰ کے وہ بیٹے رباح کے وہ بیٹے عبد اللہ کے وہ بیٹے قرط کے وہ بیٹے رزاح کے وہ بیٹے عدی کے

ابْنِ کَعْبِ بْنِ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبِ الْقُرَشِیِّ الْعَدَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ

وہ بیٹے کعب کے وہ بیٹے لوی کے وہ بیٹے غالب کے قریش میں عدوی تھے نسب کے فرمتے ہیں کہ بیٹھے خود سنا تھا کہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سب عمل نیتوں کیساتھ ہیں ہر آدمی کو وہی ملے گا۔ جو اوسنے

مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗٓ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَآ اَوِ امْرَاَۃٍ یَّنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗٓ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ

عمل کرنے میں نیت کی ہوگی جس شخص کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوگی تو اوسکی ہجرت اللہ رسول کیطرف منعقد ہوگی اور

ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَآ اَوِ امْرَاَۃٍ یَّنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗٓ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلٰی

جو ہجرت دنیا کے حاصل کرنے کو ہوگی یا کسی عورت کے نکاح کرنیکے واسطے ہوگی تو اوسی چیز کیطرف ہجرت ہوگی جسکیطرف ہجرت ہوگی علماء

صِحَّتِہٖ وَاِمَامَا الْمُحَدِّثِیْنَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ

نے اتفاق کیا ہے اس حدیث کے صحیح ہونے پر اس حدیث کو دو امامون حدیث کے نے ایک کی نسبت ابو عبد اللہ اور اسکا نام محمد بن اسماعیل

صفحوں کا نقشہ ہے ۱۲ ف ۳ یعنے عمل میں تمہاری جو نیت ہوگی خدا تعالےٰ اوسکا دینا ہے

ابن برد زبہ الجعفی البخاری وابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری

وہ بیابرد زبہ کا جعفی قبیلہ میں سے بخاری کا بسنے والا اور دوسرا قشیری کا بیت ابو الحسن ہے نام کا مسلم ہو وہ بیٹا ہے حجاج کا

النیسابوری رضی اللہ عنہما فی کتابیہما اللذین ہما اصح الکتب المصنفۃ

نیسابور کا راضی ہو جیو اللہ تعالیٰ ان دونو سے اپنی اپنی کتاب میں جو تمام کتب مصنفہ میں سے زیادہ صحیح ہے

وعن ام المؤمنین ام عبد اللہ عائشۃ رضہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ

اور ام المؤمنین ام عبد اللہ رضے اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم غزو جیش الکعبۃ فاذا کانوا بیداء من الارض یخسف

علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہے لشکر یعنی لشکر کعبہ سے لڑنے کو آوے گا جب بیداء میں پہونچیگا تو پھٹے

باولہم واخرہم قالت قلت یا رسول اللہ کیف یخسف باولہم واخرہم وفیہم

اور پہلی رہے سب زمین میں دھس جائینگی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلعم پہلی اور پچھلی لشکر جلا لگی سی چلیگا علیہ

اسواقہم ومن لیس منہم قال یخسف باولہم واخرہم ثم یبعثون علی

اور عین بازار میں اور جو نہ لوگ ہونگے فرمایا سب زمین میں دھسا جاویگے پھر اپنی نیتوں پر اٹھائے

نیاتہم متفق علیہ ہذا لفظ البخاری وعن عائشۃ رضہ قالت قال

گوا ٹھائے جاوینگے یہ روایت بخاری اور مسلم دونو میں ہے اور لفظ مسلم کے ہیں اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ نہ کوئی ہجرت ہے بعد فتح مکہ کے یعنی مکہ سے ہجرت کرنا نہیں رہا کیونکہ وہ دارالاسلام ہو گیا لیکن نیت نیک کرنی اور جہاد کرنے کا ثواب حاصل کرنا درست ہے تو اور

فانفروا متفق علیہ ومعناہ لا ہجرۃ من تلک لانہا صارت دار اسلام

تم اوسکے حکم کی اطاعت کرو اور جہاد کی تیاری کر کے چلو اور مشقق علیہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں ہے ہجرت کہ جسکے ساتھ ہجرت کرنا ہو لا اسلام ہو گیا ہے

وعن ابی عبد اللہ جابر بن عبد اللہ الانصاری قال کنا مع النبی صلی

ابی عبد اللہ جابر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فقال ان بالمدینۃ لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم

وسلم کے ساتھ لڑنے کو گئے اپنے فرمایا کہ مدینہ میں کچھ آدمی ہیں کہ سیر کرتی اور قطع منازل میں تمہارے ساتھ ہیں

وادیا الا کانوا معکم حبسہم المرض وفی روایۃ الا شرکوکم فی الاجر رواہ مسلم

ان کو بیماری نے پیچھے رہنے سے روک لیا ہے اور ایک میں ہے کہ اجر میں تمہارے شریک ہیں روایت کی بیٹھے ہے

وروی البخاری عن انس رض قال رجعنا من غزوۃ تبوک مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انس رضی نے انس رضہ سے اسطرح روایت کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ہمراہ جنگ تبوک سے واپس آتے تھے۔

فہرست کتاب

ریاض الصالحین

ترجمہ ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ ہر رکا حکم قیامت تک ہے گا ۱۲

فَقَالَ اِنَّ اَقْوَامًا خَلَّفْنَا بِالْمَدِیْنَۃِ مَا سَکَنَّا شِعْبًا وَّلَا وَادِیًا اِلَّا وَھُمْ مَعَنَا حَبَسَھُمُ

کہ آپنے فرمایا کہ بیٹھے لوگوں کو ہم مدینے میں پیچھے چھوڑ آئے ہیں بسبب عذر کے وہ لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکے جس کی وجہ سے ہم

الْعُذْرُ وَعَنْ اَبِیْ یَزِیْدَ مَعْنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ الْاَخْنَسِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَھُوَ وَ

نے اوکی جہاں سے نکلے ہیں ابی یزید معن بن یزید بن الاخنس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور یہ معن اور

اَبُوْہُ وَجَدُّہٗ صَحَابِیُّوْنَ قَالَ کَانَ اَبُوْ یَزِیْدَ اَخْرَجَ دَنَانِیْرَ یَتَصَدَّقُ بِھَا

اسکا باپ اور دادا اسکے صحابی ہیں معن کہتا ہے کہ میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقہ کرنے کو نکالے

فَوَضَعَھَا عِنْدَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُھَا فَاَتَیْتُہٗ بِھَا فَقَالَ وَاللّٰہِ

اور مسجد میں ایک آدمی کے پاس لاکر رکھے میں نے وہ دینار لیلئے اور باپ کے پاس لایا باپ نے مجھے کہا اللہ کی قسم ہے

مَا اِیَّاکَ اَرَدْتُ فَخَاصَمْتُہٗ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَکَ مَا

میرے تیرا ارادہ کرکے نہیں نکالے میں جھگڑتا ہوا اوسکو رسول اللہ صلعم کے پاس لایا حضرت صلعم نے میرے باپ کو فرمایا

نَوَیْتَ یَا یَزِیْدُ وَلَکَ مَا اَخَذْتَ یَا مَعْنُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ

اے یزید تیرے نیتے اوسکا ثواب ہو گیا جو تو نے لیا اے معن تو نے لیلیا وہ تیرا ہو گیا متفق علیہ بخاری و مسلم

سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَالِکِ بْنِ اُھَیْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُھْرَۃَ بْنِ کِلَابِ

سعد بن ابی وقاص مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن

بْنِ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبِ بْنِ لُؤَیِّ الْقُرَشِیِّ الزُّھْرِیِّ اَحَدِ الْعَشَرَۃِ الْمَشْھُوْدِ لَھُمْ بِالْجَنَّۃِ

مرۃ بن کعب بن لوی قرشی زہری ان چودہ دس مردوں میں سے ہے جنکے بہشت کی گواہی دی گئی ہے

قَالَ جَاءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ

بیان کرتا ہے کہ میں حجۃ الوداع میں سخت بیمار ہو گیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو

اَشْتَدَّ بِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰی وَاَنَا ذُوْ مَالٍ

تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم آپ دیکھتے ہیں کہ میں سخت بیمار ہوں اور میں مالدار ہوں

وَلَا یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَۃٌ لِّیْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ

اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے تو تہائی مال میں سے صدقہ کروں حضرت نے فرمایا نہیں میں نے پھر

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ

صدقہ کرنے دو آپنے فرمایا تہائی مال میں سے صدقہ کردو میں نے پھر گزارش کی کہ مال کی تہائی صدقہ کردوں فرمایا ہاں تہائی خیرات کے لیئے

کَثِیْرٌ اَوْ کَبِیْرٌ اِنَّکَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَھُمْ عَالَۃً یَّتَکَفَّفُوْنَ

بہت یا بڑا ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ جائے بہتر ہے اس سے کہ تو انکو محتاج چھوڑ مرے کہ لوگوں سے مانگتے

النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا

پہنچا کر کھاتے ہیں اور جو کچھ تو خرچ کرتا ہے اللہ کی رضامندی کیلئے ضرور اس کا ثواب ضرور پاویگا یہاں تک کہ جو لقمہ تو اپنی جورو کے

تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ

منہ میں ڈالیگا اوسکا بھی تجھے اجر ملیگا سعد کہتے ہیں میں نے عرض کی کیا یا رسول اللہ کیا میں یہاں پیچھے رہ جاؤنگا اپنے اصحاب سے

تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ

جانیکے بعد جو عمل اللہ کی رضامندی کیلئے تو کریگا ضرور اوسکے سبب تیرا درجہ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور شاید تو

أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي

پیچھے رہا جائیگا یہاں تک کہ لوگ تجھ سے نفع پاوینگے اور ضرور دوسرے لوگ تجھ سے ضرر پاوینگے اور تو اے اللہ تمام میرے اصحاب کی ہجرت کو

هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ

اور نہ پہلے پاؤں کو الٹے پھریں پر۔ لیکن سعد بن خولہ بڑا محتاج ہے راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

صلعم اوسکے مکہ میں فوت ہونے کی بابت ترحم کرتے تھے متفق علیہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

ابْنِ صَخْرٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَامِكُمْ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسم

وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَبْدِ اللهِ

اور صورتوں کو نہیں دیکھتا لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے روایت کی یہ مسلم نے ابو موسیٰ عبد اللہ

ابْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ

ابن قیس اشعری کہتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کو کسی نے پوچھا کہ ایک شخص

يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ

کبھی حمیت سے لڑتا ہے اور کبھی دکھلاوے کیلئے لڑتا ہے اور کبھی بہادری کیلئے ایسوں کو کسی لڑائی میں سبیل اللہ ہے۔

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي

کہ جو شخص اس لیے لڑائی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو جائے اوسکی لڑائی

سَبِيلِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ

فی سبیل اللہ ہے۔ روایت کی ابو بکرہ نفیع بن الحارث الثقفی نے سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو مسلمان تلوار بن کو کر ایک دوسرے کے قتل کرنیکے ارادہ سے سامنے آویں تو قاتل اور مقتول

النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيصًا

دوزخ میں ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ قاتل بسبب قتل کرنے کے دوزخی ہوا مقتول کا کیا حال ہے کہ دوزخی ہوا فرمایا کہ

عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

قتل کرنے پر حریص تھا۔ متفق علیہ ف ابو ہریرہ رضؓ روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ جَمَاعَةً تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ بِضْعًا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جماعت میں آدمی کو نماز پڑھنے کا ثواب گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے بیس اور

وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى

کئی درجے زیادہ ہوتا ہے۔ اور یہ اسلیے ہے کہ جب کوئی اچھی طرح وضو کرکے اور اسی طرح مسجد کو

الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ

نماز پڑھنے کے ارادہ سے جاتا ہے تو ہر نماز کے سوا کسی دوسرے کام کو نہ جاتے تو جتنے قدم چلکر جاتا ہے مسجد میں داخل ہونے تک

لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ

ہر ایک قدم کی عوض اوسکو ایک درجہ ملتا ہے اور ایک گناہ بخشا جاتا ہے جب مسجد میں داخل ہوا تو جبتک مسجد میں

فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِيَ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ

نماز کی خاطر بیٹھا رہیگا نماز ہی میں شمار کیا جائیگا۔ اور جب تک نماز پڑھکر اوسی جگہ بیٹھا رہیگا۔

مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ

فرشتے اوسکے لئے دعا مانگتے رہینگے کہتے ہیں اے اللہ اس شخص کو رحمت کر اے اللہ اوسکو بخشدے

اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ

اے اللہ اوسپر رجوع کر یہ دعا اوسوقت تک مانگتے رہتے ہیں جبتک اوسی جگہ بیٹھے رہے کیونکہ اگر اٹھکر جائیگا تو دعا موقوف ہوجائیگی لفظ

مُسْلِمٍ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَزُهٗ هُوَ بِفَتْحِ الْبَاءِ وَبِالْهَاءِ وَبِالزَّايِ

مسلم کے ہیں آپکا قول ینہزہ ساتھ فتحہ یا اور ہا کے اور ساتھ زا کے ہے یعنے

وَبِنُهْضَةٍ وَعَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضؓ عَنِ

نکالی اسکو اور ابی العباس عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رضؓ سے روایت ہے کہ

رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَّبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ اِنَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ

اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّاٰتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا

حسنات اور سیات لکھی ہیں پھر انکا بیان کردیا پس جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس نیکی کو عمل میں نہ

ہ کا ذکر بطور مثال کے ہوا ہے اور مراد سب متبصیار ہیں جو قتل کیلئے بنائے گئے ہوں اور اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ اس لعنت میں بیچنے والے

كَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا

اللہ تعالیٰ اپنے پاس اوسکو کامل نیکی لکھتا ہے۔ اور اگر نیکی کا ارادہ کرکے اوسکو عمل میں لائے اللہ تعالیٰ اوسکو

اللّٰهُ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَاِنْ هَمَّ

اپنے پاس دس نیکی سے سات سو ہلکہ اضعاف کثیرہ تک لکھتا ہے اور اگر بدی کا

بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً وَاِنْ هَمَّ بِهَا

ارادہ کیا مگر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس اوسکو کامل نیکی لکھتا ہے اور اگر بدی کا ارادہ کرکے

فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً ۔ متفق علیہ ۔ وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اوسکو عمل میں لاوے تو اللہ تعالیٰ اوسکو ایک ہی بدی لکھتا ہے۔ متفق علیہ ۔ وَ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عمر رضؓ بیان کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے سنا

يَقُوْلُ اِنْطَلَقَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اٰوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ

آپ فرماتے تھے کہ پہلے لوگوں میں سے تین آدمی کہیں سے نکلے اور ایک بارات کذارنے کو وہ ایک غار میں جا اتر

فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَا يُنْجِيْكُمْ

ایک پتھر پہاڑ سے غار کے منہ پر گر پڑا اوس سے غار کا منہ بند ہو گیا تب انہوں نے ایک دوسرے کو کہا کہ اس پتھر سے

مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمُ اللّٰهُمَّ

نجات کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی مگر یہ کہ اپنے نیک اعمال کو یاد کرکے خدا تعالیٰ سے دعا مانگو ایک اون میں سے کہنے لگا کہ اے اللہ میرے

كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا

ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میں اونسے پہلے کبھی نہ کھاتا اور دودھ نہ آپ پیتا کرتا تھا اور نہ گھر میں اطفال وغیرہ کو پلایا کرتا تھا۔

فَنَاٰى بِيَ طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمْ اَرُحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا

ایک روز میں درختوں کی طلب میں دور چلا گیا اور سے دو تو میرے آنیسے پہلے سو گئے میں اونکے لیئے دودھ دوہ کر لایا

فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا

تو انکو سوتے دیکھ کر کنارا ہو رہا اب اونکو جگانا مناسب نہ سمجھا اور دوسروں کو بھی نہ پلا سکا

فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ وَالصِّبْيَةُ

غرضکہ اسی حالت میں پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے اونکے جاگنے کا منتظر کھڑا رہا اور میرے لڑکے

يَتَصَاعَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ فَعَلْتَ

میرے قدموں کے پاس روتے تھے یہانتک کہ صبح ہو گئی وہ بیدار ہوئے اور انہوں نے اپنا دودھ پیا۔ اے اللہ اگر تو نے یہ کام

ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ

یہ کام تیری خوشی کیلئے کیا ہے تو یہ پتھر دور کر دے

شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهُ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ

پھر دوسرا بولا کہ اے اللہ مجھے چچا کی بیٹی سے

كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَفِي رِوَايَةٍ كُنْتُ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ

سب سے زیادہ محبت تھی اور ایک روایت میں ہے کہ میں اوس سے بہت محبت رکھتا تھا جیسا مرد عورتوں سے بہت محبت رکھا کرتے ہیں

فَأَرَدْتُهَا عَلَى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي

یعنے اوسکے وصل کی خواہش کی اوس نے انکار کیا یہانتک کہ ایک قحط سالی میں جب بہت محتاج ہوگئی تو میرے پاس آئی میں نے

فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ

اوسکو ایک سو بیس دینار وصل کی شرط پر دیدیئے

حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ

اوسنے منظور کر لیا

اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَ

تاکہ جب میں اوپر قادر ہو گیا اور ایک روایت میں ہے جب میں اوسکے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ گیا تو اوس نے مجھے کہا

أَتْرُكَ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ

دیدیا جو اوسکو دیئے تھے وہ بھی چھوڑ دیئے۔ اے اللہ تعالے اگر میں نے یہ عمل تیری خوشی کو کیا ہے

فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ

تو ہمارا رستہ کھول دے

مِنْهَا وَقَالَ الثَّالِثُ اللّٰهُمَّ اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ وَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ

پھر تیسرا بولا کہ اے اللہ میں نے کچھ مزدور لگائے تھے

رَجُلٍ وَّاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ

اور اونکو مزدوری دیدی ایک شخص مزدوری پہونچ کر چلا گیا پس میں نے اوسکی مزدوری بڑھائی تاکہ اوس سے بہت مال بڑھ گیا

فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَدِّ لِي أَجْرِي فَقُلْتُ كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ

پس وہی شخص بعد ایک مدت کے میرے پاس آیا اور کہا اے بندہ خدا کے میری مزدوری پھیر دے میں نے اوسکو کہا کہ جو تو دیکھتا ہے

أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي

اونٹ گائے بکری غلام سب تیری مزدوری کے ہیں وہ بولا اے بندہ اللہ کے تو مجھ سے ہنسی نہ کر

فقلت لا اسئلہ عن شیء ابدا فاخذہ کلہ فاستاقہ فمر بی ترا منہ شیء اللھم

میں نے کہا میں تجھ سے کبھی ہرگز کچھ نہ مانگوں گا پھر وہ سب کو ہانک کر لیجا رہا تھا میں سے مجھ کو اس نے کچھ دیا

ازلت فعلت ذلک بتغاء وجھک فافرج عنا ما نحن فیہ فانفجت

اگر یہ کام تو نے میری رضا کے لئے کیا ہے تو یہ پتھر دور کر دے

فخرجوا یمشون متفق علیہ الباب الثانی فی التوبۃ قال العلماء

چل دیئے متفق علیہ دوسرا باب توبہ میں ہے علماء کہتے ہیں

التوبۃ واجبۃ من کل ذنب فان کانت المعصیۃ بین العبد وبین

گناہ سے توبہ کرنی واجب ہے اگر گناہ حق اللہ تعالیٰ کا تھا

اللہ تعالیٰ لا یتعلق بحق آدمی فلھا ثلثۃ شروط احدھا ان یقلع عن

اور اگر کسی کے حق سے اس کو کچھ تعلق نہیں تو اس سے توبہ کرنے کی تین شرطیں ہیں ایک یہ کہ گناہ سے

المعصیۃ والثانی ان یندم علی فعلھا والثالث ان یعزم علی ان لا یعود

اور دوسرے گناہ پر نادم اور پشیمان ہو تیسرے آئندہ کو پکا ارادہ کرے کہ پھر یہ گناہ ہرگز نہ

الیھا ابدا فان فقد احد الثلثۃ لم تصح توبتہ وان کانت المعصیۃ تتعلق

کرونگا اگر ان تین شرطوں میں سے ایک بھی نہ ہوگی تو توبہ صحیح نہ ہوگی اور اگر گناہ آدمی کے

بادمی شروطھا اربعۃ ھذہ الثلثۃ وان یبرئ من حق صاحبھا

حق سے ہے تو اوپر کی تین شرطوں میں تیسری شرط اور چوتھی یہ کہ اوس سے برأت حاصل کرے مثلاً اگر

فان کانت مالا او نحوہ ردہ الیہ وان کانت حد قذف نحوہ مکنہ

مال ہے تو اوسکو واپس دے دے اگر تہمت وغیرہ کی ہے تو اوسکو اپنے نفس پر

منہ او طلب عفوہ وان کانت غیبۃ استحلہ منھا ویجب ان یتوب من جمیع الذنوب

قدرت دے یا اوس سے معاف کرا لے اور اگر غیبت ہو تو اوس سے بخشوا لے اور تمام گناہوں سے توبہ کرنی واجب ہے اگر

فان اقتصر بعض ما صحت توبتہ عند اھل الحق من ذلک الذنب وبقی علیہ باقی

توبہ کرے تو ان گناہوں سے توبہ صحیح ہے اور جن گناہوں سے توبہ نہیں کی اوسکے ذمہ باقی رہتے ہیں

وقد تظاھرت دلائل الکتاب والسنۃ واجماع الامۃ علی وجوب التوبۃ

اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے توبہ کا واجب ہونا ثابت ہے

قال اللہ تعالیٰ وتوبوا الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مسلمانو تم سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تمکو مراد حاصل ہو

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے مومنو اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان

اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

والو پھرو اللہ تعالیٰ کی طرف خالص دل سے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ خدا کی قسم ہے کہ میں دن میں استغفار اور توبہ ستر بار سے

مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنِ الْاَغَرِّ بْنِ یَسَارٍ الْمُزَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ

زیادہ کرتا ہوں، روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے اور اغر بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کی روایت کرتے ہیں

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور اس سے مغفرت مانگو شک میں ان میں

اَتُوْبُ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ

سو بار توبہ کرتا ہوں، روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور ابی حمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ

خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سَلَّمَ اَللّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ اَحَدِکُمْ سَقَطَ عَلٰی بَعِیْرِہٖ وَقَدْ

سلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ مومن کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے اس شخص سے جو کہ اپنا اونٹ جنگل میں

اَضَلَّہٗ بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ

کھویا پھر وہ اونٹ کہ اپنے اونٹ کو شہر میں آکر ملا متفق علیہ، اور مسلم کی ایک روایت میں ہے اللہ زیادہ خوش ہوتا ہے بندہ کی توبہ پر کہ

عَبْدِہٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ اَحَدِکُمْ کَانَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ

اس شخص سے جو اس بندہ سے خوش ہوتا ہے جو کہ اس شخص کی سواری جنگل میں اس کے کھانے پینے کی چیزیں لیکر سوار ہوا پھر

فَانْفَلَتَتْ مِنْہُ وَعَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاَیِسَ مِنْھَا فَاَتٰی شَجَرَۃً فَاضْطَجَعَ

گم ہو گئی اور اسکی سواری گم ہو گئی اور اس کا کھانا اور پانی اور اسکی امید بھی کہ اب اسکو نہ ملے گی پھر وہ آیا

فِیْ ظِلِّھَا قَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذَا ھُوَ بِھَا قَائِمَۃً عِنْدَہٗ

اسی حالت پر کہ اپنی سواری سے ناامید ہو گیا ہے درخت کے سایہ میں لیٹا ہوا ہے اچانک کیا دیکھتا ہے کہ

فَاَخَذَ بِخِطَامِھَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ

وہی سواری اس کے پاس کھڑی ہے

خطأ من شدة الفرح وعن أبي موسى عبد الله بن قيس الأشعري رضي الله عنه

فرحت کی شدت سے ایسے غلط کے الفاظ بولدیئے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله يبسط يده بالليل ليتوب مسيء النهار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنیوالا توبہ کرلے

ويبسط يده بالنهار ليتوب مسيء الليل حتى تطلع الشمس من مغربها

اور پھیلاتا ہے اپنا دن کو اپنا ہاتھ پھیلا کر تاکہ رات کو گناہ کرنیوالا توبہ کرے یہاں تک کہ سورج کی طلوع کرنے مگر اسی طرح جیسا کہ پہلے گزرا

رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت کی یہ مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

من تاب قبل أن تطلع الشمس من مغربها تاب الله عليه رواه مسلم

کہ جو شخص توبہ کرے سورج کے مغرب سے نکلنے سے پہلے تو بہ کریگا اللہ اسکی توبہ قبول فرمادیگا۔ ۲۴ روایت کی یہ مسلم نے

وعن أبي عبد الرحمن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما عن النبي صلى الله

ابی عبدالرحمن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عليه وسلم قال إن الله عز وجل يقبل توبة العبد ما لم يغرغر رواه الترمذي

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ کو قبول کرتا ہے جبتک غرغرہ نہ کرے اسکو روایت کی یہ

الترمذي وقال حديث حسن وعن زر بن حبيش رحمه الله قال أتيت

ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے زر بن حبیش نے کہا کہ میں

صفوان بن عسال رضي الله عنه أسأله عن المسح على الخفين فقال ما جاء بك

صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کے پاس دو موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پوچھنے کو آیا صفوان نے مجھے کہا کہ تو کس کام کو آیا ہے

يا زر فقلت ابتغاء العلم فقال إن الملائكة تضع أجنحتها لطالب العلم

میں نے کہا علم کے طلب کرنے کو اس نے کہا کہ فرشتے اپنے بازو علم کے طلب کرنے والے کے لئے رکھتے ہیں

رضا بما يطلب فقلت إنه قد حاك في صدري المسح على الخفين بعد الغائط

یہ دیکھکر کہ جو وہ طلب کرتا ہے اسپر خوش ہوتے ہیں کہا کہ پاخانہ کے بعد موزوں پر مسح کرنے میں کھٹکتا ہے

والبول وكنت امرأ من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فجئت أسألك

اور پیشاب کے بعد میں سے ہے

هل سمعته يذكر في ذلك شيئا قال نعم كان يأمرنا إذا كنا سفرا أو مسافرين

کہا تو نے اس بارے میں رسول اللہ سے کچھ سنا ہے کہا ہاں رسول اللہ ہمکو فرمایا کرتے تھے کہ سفر میں یا فرمایا کہ مسافرین

اَنْ لَّا یَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَھُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَۃٍ لٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ

یعنی دن اور تین رات مدت ہے نہ نکالا کرے موزہ اور خفین کو مگر جنابت کی حالت موزہ اتار کر غسل کرنا چاہیے پھر

وَّنَوْمٍ فَقُلْتُ ھَلْ سَمِعْتَہٗ یَذْکُرُ فِی الْھَوٰی شَیْئًا قَالَ نَعَمْ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

میں نے اوسکو کہا کہ تو نے محبت کے باب میں کچھ حضرت سے سنا ہے کہ بیان کرتے تھے اوس نے کہا کہ ہاں ہم ایک سفر میں تھے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَبَیْنَا نَحْنُ عِنْدَہٗ اِذْ اَنَادَاہُ اَعْرَابِیٌّ بِصَوْتٍ لَّہٗ جَھْوَرِیٍّ

وسلم کے ساتھ ہو کہ ناگاہ ایک اعرابی نے بہت بلند آواز سے

یَا مُحَمَّدُ فَاَجَابَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ صَوْتِہِ ھَاؤُمْ فَقُلْتُ

یا محمد کہکر پکارا، اپنے اوسکو ویسا ہی بلند آواز سے پکار کر کہا کہ آ گے ا تو میں نے اوسکو

لَہٗ وَیْحَکَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ فَاِنَّکَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ

کہا افسوس ہے آواز آہستہ کر کہ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے اور

نُھِیْتَ عَنْ ھٰذَا فَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَغْضُضُ قَالَ اَعْرَابِیٌّ اَلْمَرْءُ یُحِبُّ الْقَوْمَ

تو اس سے منع کیا گیا ہے اوس نے جواب دیا اللہ کی قسم آواز پست نہ کرونگا اعرابی نے کہا کہ آدمی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے اور ابھی

وَلَمَّا یَلْحَقْ بِھِمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

اوسنے نہیں ملا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن آدمی اپنے ملنے والے پیاروں کے ساتھ ہوگا پھر

فَمَا زَالَ یُحَدِّثُنَا حَتّٰی ذَکَرَ بَابًا مِنَ الْمَغْرِبِ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ عَرْضِہٖ اَوْ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ

سول اللہ صلعم نے مجھے ذکر کرتے رہے حدیث کے دروازہ کا ذکر کرو مغرب کے دروازہ کا کہ کس قدر اوسکی چوڑان کا یا یوں کہا کہ سوار اوس دروازہ کی

فِیْ عَرْضِہٖ اَرْبَعِیْنَ اَوْ سَبْعِیْنَ عَامًا قَالَ سُفْیَانُ اَحَدُ الرُّوَاۃِ قِبَلَ الشَّامِ

عرض کو چالیس یا ستر برس میں طے کر سکتا ہے۔ کہا سفیان راوی نے وہ طرف شام کے ہے

خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَۃِ لَا یُغْلَقُ

اوس دروازہ کو خدا تعالےٰ نے اوسدن پیدا کیا ہے جب زمین اور آسمان پیدا کئے ہیں توبہ کے لیے ہمیشہ کھلا رہتا ہے کبھی

حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَغَیْرُہٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

وہاں سے جو بند کیا جاویگا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن

صَحِیْحٌ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

صحیح ہے ابو سعید سعد بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلے امتوں میں ایک آدمی تھا۔ اوس نے ننانوے خون کیے تھے۔

فَسَأَلَ عَنْ عَلِيمٍ أَهْلَ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً

پھر اُسنے لوگوں سے پوچھا کہ زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے لوگوں نے اُسکو ایک راہب کا پتہ بتلایا وہ شخص اُس راہب کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ننانوے

وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ

خون کئے ہیں میرے لئے توبہ کی کوئی شکل ہے راہب نے جواب دیا نہیں اُس شخص نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو خون پورے کر کے پھر زمین کے لوگوں سے

عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ

دریافت کیا بڑا عالم کون ہے لوگوں نے اسکو ایک عالم بتلا دیا۔ اُس نے اُس عالم سے آکر پوچھا کہ میں نے سو خون کئے ہیں میرے لئے

لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا

توبہ ہے اُس عالم نے جواب دیا کہ توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے

وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ تَعَالَى فَاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى

جا جا اور وہیں لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو وہاں جا کر اُنکے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بندگی کر اور اپنی زمین کی طرف واپس مت

أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَا

آ کیونکہ وہ زمین بری ہے۔ وہ شخص اُس علاقے کے لئے چل دیا۔ جب وہ آدھا راستہ اپنے طے کر لیا تو اُسکو موت آگئی

خْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ

اور رحمت کے ملائکہ اور عذاب کے ملائکہ میں تنازع ہوا رحمت کے ملائکہ نے کہا

تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ

وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر آیا ہے اور عذاب کے ملائکہ نے کہا کہ اسنے کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ پس ایک فرشتہ

مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى

آدمی کی صورت میں اُنکے پاس آیا اور دونوں کو ناپنے کا حکم کر دیا اور یہ مقصد تھا کہ اُنکو معلوم ہو جائے کہ کس کو فاصلہ زمین پہنچانے والی زمین سے

أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ

کتنا زیادہ ہے۔ جو کہ اُسکا ہونا تھا اور یہ اللہ کا علم تھا کہ کون سی زمین قریب ہے۔ جب انہوں نے دونوں طرف کی زمین ناپی تو وہ زمین کہ جانے کا ارادہ کیا تھا اُسکے نزدیک نکلا

فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِي رِوَايَةٍ فَنَأَى بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَكَادَ أَنْ يَذْهَبَ

پس وہ رحمت کے فرشتے اُسکی روح قبض کر لے گئے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نیک

الصَّالِحَةِ أَقْرَبُ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ فَأَوْحَى اللَّهُ

کی طرف

تَعَالَى إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَقَالَ قِيسُوا فَوَجَدُوهُ

ایک بالشت نزدیک پہنچا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس

الی هذه اقرب بشیر فغفر له وفی روایة فنماء صدره نحوها وعن

ایک بالشت نزدیک تھا اور دوسرے گناہ معفور ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ اٹھنے اپنا سینہ اوسکی طرف کر لیا تھا عبداللہ بن کعب

عبد الله ابن کعب بن مالک وکان قائد کعب من بنیه حین عمی قال

بن مالک سے مروی ہے اور کعب جب نابینا ہو گیا تھا تو یہ عبداللہ اوسکا قائد تھا عبداللہ کہتا ہے

سمعت کعب بن مالک یحدث حدیثه حین تخلف عن رسول الله صلی الله علیه

کہ میں نے اپنے باپ کعب بن مالک سے سنا تھا جب کعب تبوک نہ گئے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم فی غزوة تبوک قال کعب لم اتخلف عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

سے اپنا قصہ بیان کرتا تھا تو کہتا تھا کہ میں کسی غزوہ میں سوا غزوہ تبوک اور بدر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

فی غزوة غزاها قط الا فی غزوة تبوک غیر انی قد تخلفت فی غزوة بدر

سے پیچھے نہیں رہا تھا

ولم یعاتب احدا تخلف عنه انما خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور بدر سے پیچھے رہنے والوں سے کسی کو عتاب نہیں ہوا ہر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور

والمسلمون یریدون عیر قریش حتی جمع الله بینهم وبین عدوهم

مسلمان قریش کے قافلہ کا ارادہ کر کے نکلے تھے اللہ تعالیٰ نے بغیر وعدہ کے انکو اور دشمنوں کو

علی غیر میعاد ولقد شهدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة العقبة

جمع کر دیا اور میں لیلۃ العقبہ کے میں جب ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی تھی

حین توافقنا علی الاسلام وما احب ان لی بها مشهد بدر وان کانت بدر

آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اگرچہ لوگوں میں لیلۃ العقبہ سے بدر کا چرچا تھا

اذکر فی الناس منها وکان من خبری حین تخلفت عن رسول الله صلی الله علیه

بدر میں حاضر ہونا لیلۃ العقبہ میں حاضر ہونے سے زیادہ مجھ پسند نہیں اور میرا حال جب میں غزوہ تبوک سے پیچھے رہا تھا تو یہ ہے کہ

وسلم فی غزوة تبوک انی لم اکن قط اقوی ولا ایسر منی حین تخلفت عنه

جیسا اس

تلک الغزوة والله ما جمعت قبلها راحلتین قط حتی جمعتهما فی تلک الغزوة

غزوہ میں تھا اور اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں سواری کے کبھی جمع نہ تھے مگر اس غزوہ میں دو اونٹنیاں سواری کے لئے میرے پاس تھیں

ولم یکن رسول الله صلی الله علیه وسلم یرید غزوة الا ورّی بغیرها حتی

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے کرتے تھے تو اور ہی کیا کرتے حتی

ریاض الصالحین سے مراد ہے
لیڈر الفقہ
از حضرت مولانا الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم
الادب المفرد سے مراد ہے
کل تین سو اور ایک حدیث ہیں
ترجمہ اردو
ترجمہ اردو
کیلئے فائدہ مند ہے
مناسب کیا ہے
دو سال کی
پہلے سال ۱۸۰ روپے
سال شمار ہی ہیں

كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ

غزوہ ہو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سخت گرمی میں غزوہ کا ارادہ کیا اور سفر

سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا وَّاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا

دراز اور جنگل کو جو شکر جو ہوئے اور بہت دشمنوں کیساتھ کہ بیشمار طیار ہو گئی اسلیے مسلمانوں کو پہلا ارادہ ظاہر سنا دیا کہ غزوہ کی

اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

طیاری کا سامان کریں اور انکو اپنے قصد سے اطلاع کرے اور اوسوقت مسلمان لوگ آپکے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرٌ لَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ

ساتھ اس قدر بہت تھے کہ کسی یاد رکھنے والے کی کتاب جمع نہ کر سکتی تھی

قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهٗ مَا لَمْ

کعب کہتے ہے کہ نہایا کہ آدمی غیبتی ہونے کا ارادہ کرے مگر

یہی ظن کیا جاتا تھا کہ وہ غیبتی رہیگا جب تک

يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ

اوسکے حق میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے وحی نازل نہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ کا ارادہ ایسے موسم میں کیا تھا

حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَاِنَّا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ میوے اور چھاؤں بہت معلوم ہوتی تھی اور میرا دل انکی میلان ان چیزوں کیطرف بہت تھا پس رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهٗ فَاَرْجِعُ وَلَمْ

صلعم نے طیاری کر دی اور مسلمان آپکے ساتھ تھے اور میں بھی طیاری کی خیال میں آتا تھا اور کچھ بھی نہ کرتا اور

اَقْضِ شَيْئًا وَّاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ اَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُّ فَلَمْ يَزَلْ

پھر جاتا تھا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ مجھے قدرت ہے جب چاہوں طیاری کر لوں لگاتار یہہ خیال

ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مجھے تہلکہ دیتے جاتا تھا کہ لوگ طیار ہو گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَّالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِيْ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ

سلم اور مسلمانوں نے کوچ کر دیا اور میں نے بھی طیاری نہ کی تھی نہیں پہر لیا

فَرُحْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا وَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى حَتَّى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ

دو پہر پھر آیا اور کچھ بھی نہ کر سکا اسیطرح آج کل کرتے پیچھے دیر ہوتی گئی اور لوگ کوچ کر گئے اور غزوہ کا وقت

الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِيْ فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدِّرْ

گذر گیا پس میں نے ارادہ کیا کہ کوچ کروں اور جا ملوں افسوس ہے کہ میں کر لیتا مگر میرے لیے یہ کام مقدر نہ تھا۔

ذٰلِكَ لِي فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کوچ کے بعد لوگوں میں جاتا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِي أَنِّي لَا أَرَى لِي أُسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ

تو مجھے اس بات کا غم ہوتا تھا کہ میں اپنے لئے کوئی حالت نہیں دیکھتا مگر ایسے شخص کی حالت جو نفاق میں مقہور یا ہوا ہو یا

أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ایسے شخص کی حالت جو ضعفاء میں سے ہو جنکو اللہ تعالیٰ نے معذور رکھا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ

علیہ وسلم نے تبوک میں پہونچنے تک مجھے یاد نہیں فرمایا تھا کہ ایک دن تبوک میں آپ لوگوں میں بیٹھے تھے کہ فرمایا کعب

بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي

ابن مالک کو کیا ہوا ایک آدمی نے بنی سلمہ میں سے کہا یا رسول اللہ صلعم اسکو دو چادروں نے اور دونوں کندھوں کی طرف دیکھنے

عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا

نے روکا لیا معاذ بن جبل نے سنکر کہا کہ تو نے بری بات کہی اللہ تعالیٰ کی قسم یا رسول اللہ

عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ

اسپر خیر کے سوا دوسری حالت کوئی نہیں دیکھی آپ خاموش رہے کہ ناگاہ ایک آدمی

عَلٰى ذٰلِكَ رَأٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سفید پوش سراب میں آپ کو نظر آیا آپنے دیکھ کر فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي

اللہ کرے وہ ابو خیثمہ ہی ہو پس وہی نکلا اور وہ شخص تھا۔

تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ

جو ایک صاع خرما صدقہ لایا تھا اور منافقوں نے اسپر طعنہ کیا تھا کعب کہتا ہے کہ جب مجھے یہ خبر ملی کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَثِّي فَطَفِقْتُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس پہونچے آتے ہیں مجھے غم نے تنگ کیا اور میں

أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلَّ

جھوٹ بولنے کا ارادہ کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ ایسی بات کہوں کہ آپکے غصہ سے بچ جاؤں اور اپنی برادری کے ہر عقلمند سے

ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ

اسمیں اعانت کا طلبگار رہا جب مجھ سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں

فَقَدْ مَا ذَاحَ عَنِّيْ لَبَاطُلُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنِّيْ لَمْ اَنْجُ مِنْهُ بِشَيْءٍ اَبَدًا فِيْهِ كَذِبٌ

اُسی وقت مجھ سے یہ کذب دور ہو گیا اور میں نے جان لیا کہ آپ کے روبرو کچھ بھی بچتے کی صورت نہ ہو گی

فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ وَصَبَّحْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ اِذَا

پس میں نے سچ بولنے کا ارادہ پختہ کر لیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الصباح مدینہ میں آ پہنچے اور جب آپ سفر سے

قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ

تشریف لاتے تو اول مسجد میں تحویل فرمایا کرتے تھے آپ مسجد میں دو رکعت نماز پڑھتے ہی اور لوگوں کے ملاقات کیلئے وہاں

ذٰلِكَ جَآءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ وَكَانُوْا بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ

ہی بیٹھ گئے پس مخلفین لوگ آئے اور سوگند کھا کھا کر اپنے تخلف کا عذر کرنے لگے اور یہ لوگ اسی سے

رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ اِلَى

کچھ زیادہ تھے پس رسول اللہ صلعم نے ان کا ظاہر قبول فرمایا اور ان سے بیعت لی اور ان کے لیے استغفار کیا اور انکے باطن

اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ

اللہ تعالیٰ کے سپرد فرمائے سو میں حاضر ہوا تو آپ مجھے دیکھ کر غضبناک آدمی کی طرح تبسم فرمایا اور مجھے کہا آگے آ مین

فَجِئْتُ اَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ

سلام کہہ آپکے آگے بیٹھ گیا پس آپ نے مجھے فرمایا کہ تو کس سبب پیچھے رہ گیا کیا تو نے

ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ

سواری خرید نہیں لی

مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنِّيْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ لَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا

نہیں بینے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم مجھے خدا تعالےٰ کی قسم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سوا کسی دنیا دار آدمی کے

وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ

روبرو ہوتا تو خدا تعالےٰ مجھے کلام میں ایسی فصاحت عطا کی ہوتی کہ آپ دیکھتے کہ میں عذر بیان کر کے اس کو غصہ سے نکل جاتا

عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ وَاِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ

لیکن میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج جھوٹ بول کر آپ کو خوش بھی کر لونگا

عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِيْ مِنْ عُذْرٍ وَاللّٰهِ

تو عنقریب خدا تعالیٰ آپ کو مجھ پر غضبناک کر دے گا اور اگر آج میں نے آپکے روبرو سچ کہا تو بیشک آپ مجھ پر

مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

تخلف پر وقت بھی سے بھی قوی اور خوش گذران تھا۔ آپ نے فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم اما ھذا فقد صدق فقم حتی یقضی اللہ فیک و
کہ اللہ کرے ابو اور چلا جا تاکہ خدا تعالیٰ تیرے حق میں فیصلہ کرے و اور نبی سلم ہیں سے تجھے
تا رجال من بنی سلمۃ فاتبعونی وقالوا لی واللہ ما علمناک اذنبت
آدمی میرے پیچھے ہو لئے اور مجھ سے کہنے لگے خدا تعالیٰ ہی قسم ہے ہم نہیں جانتے کہ تو نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو
ذنبا قبل ھذا لقد عجزت فی ان لا تکون اعتذرت الی رسول اللہ صلی
آج تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ویسے ہی عذر کیوں نہ کیے
اللہ علیہ وسلم بما اعتذر الیہ المخلفون فقد کان کافیک ذنبک استغفار
جیسے دوسرے تخلفوں نے کیے تیرے گناہ کے لئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک قال فواللہ ما زالوا یؤنبونی حتی اردت
رسول اللہ صلعم کا استغفار تیرے گناہ کے لئے کہنا مجھ پر اللہ کی قسم ہے کہ وہ اس پر مجھ کو ملامت کرتے ہوئے کہنے لگے یہاں تک کہ ارادہ کر لیا کہ لوٹ
ان ارجع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکذب نفسی ثم قلت لھم ھل
کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں اپنے پہلی تقریر کو تکذیب کروں پھر میں نے اوروں سے پوچھا کہ اس کام میں میرے ساتھ کوئی
لقی ھذا معی من احد قالوا نعم لقیہ معک جلدان قالا مثل ما قلت فقیل
اور بھی ہے انہوں نے کہا ہاں دو آدمی نے تیری جیسی تقریر کی ہے اور ان کو بھی رسول اللہ
لھما مثل ما قیل لک قال قلت من ھما قالوا مرارۃ بن ربیعۃ العامری
صلعم نے ویسا ہی فرمایا ہے جیسا تجھے فرمایا ہے اکر میں نے کہا وہ دو کون کون ہیں لوگوں نے کہا ایک مرارہ بن ربیعہ عامری اور
وھلال بن امیۃ الواقفی قال فذکروا لی رجلین صالحین قد شھدا
دوسرا ہلال بن امیہ واقفی وہ دو آدمی صالح کا نام لیا کہ بدر میں
بدرا فیھما اسوۃ قال فمضیت حین ذکروھما لی ونھی رسول اللہ صلی
حاضر ہوئے تھے اور جن کی اقتدا کرنا چاہیئے تھا کہتا ہے جب انہوں نے میرے روبرو ان دونوں کا ذکر کیا تو میں چلا گیا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن کلامنا ایھا الثلاثۃ من بین من تخلف عنہ قال
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تینوں تخلفین میں سے ان تین آدمی سے کوئی کلام نہ کرے کہتا ہے کہ لوگ
فاجتنبنا الناس وقال تغیروا لنا حتی تنکرت لی فی نفسی الارض
چنانچہ اجتناب کرنے لگے یا کہا کہ لوگ ہمیں متغیر ہو گئے تھے کہ وہ زمین بھی مجھے بدلی معلوم دینے لگی
فما ھی بالارض التی اعرف فلبثنا علی ذلک خمسین لیلۃ فاما
گویا وہ زمین ہی دہ نہیں جسکو میں پہچانتا تھا پس ہم پچاس رات اسی حال میں مبتلا رہے اور

صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ شَابًّا

دونوں میرے ساتھیوں نے عاجز ہو کر اپنے گھروں میں بیٹھ کر رونا شروع کیا اور میں جوان

أَقْوَمُ وَأَجْلَدُهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا

دلیر تھا بازاروں میں پھرتا تھا اور نماز میں حاضر ہوتا تھا کسی

يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي

مجھ سے کوئی کلام نہ کرتا تھا اور میں نماز کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو السلام علیکم کہتا اور دیکھتا کہ

مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ

سلام کے جواب میں آپ کے لب مبارک نے حرکت کی ہے یا نہیں پھر میں رسول

أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ

اللہ صلعم کی طرف کنکھیوں سے دیکھتا ہوں کہ نماز پڑھتے ہیں اور مجھ پر اگر میری طرف دیکھتا ہوں جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تو آپ میری طرف نظر کرتے ہیں

نَحْوِي أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ

اپنی طرف دیکھتا ہوں تو آپ مجھ سے پھیر لیتے ہیں جب مسلمانوں کی جفا مجھ پر بہت ہو گئی تو ایک دن میں

حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا ابو قتادہ میرے چچا زاد بھائی تھا اور میرے اوس سے بہت محبت ہی باغ میں گیا میں نے

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ

اوسکو السلام علیکم کہا مگر اوسنے سلام کا جواب نہ دیا میں نے ابو قتادہ سے کہا اے ابو قتادہ میں تجھے اللہ کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ تجھے معلوم ہو کہ میں اللہ

هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ

اور رسول اللہ سے محبت کرتا ہوں وہ خاموش رہا اور مجھ کچھ جواب نہ دیا میں نے پھر اوسکو قسم دیکر کہا وہ خاموش ہی رہا میں نے تیسری دفعہ قسم دے کر کہا

فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ

تو اوسنے مختصر کہا کہ اللہ اور رسول صلے اللہ صلعم خوب جانتے ہیں یہ سنتے ہی میری آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے اور اسیطرح دیوار سے ہو کر نکل آیا

حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ أَهْلِ

میں بازار میں چلا جاتا تھا۔ کہ ایک آدمی شام کے لوگوں میں سے جو مدینہ میں

الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ

غلہ خرید کر لیجانے آئے تھے کہتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتلا دے لوگوں نے

النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ

میری طرف اشارہ کر دیا یہ شامی آدمی میرے پاس آیا اوسنے مجھے غسان کے حاکم کا خط دیا

وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ

اور چونکہ میں لکھا پڑھا تھا میں نے وہ خط پڑھا اس میں لکھا تھا اما بعد سو کہ مجھ کو پہونچی ہے کہ تیرے صاحب نے تجھ پر

جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ

ظلم کیا اور خدا تعالیٰ نے تجھے ذلیل ہونے کی جگہ نہیں کیا تو ہمارے پاس چلا آ ہم تیری پوری مدد کریں گے پھر خط پڑھ کر میں نے دل میں

فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا وَهٰذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَّرْتُهَا حَتَّى

خیال کیا کہ یہ بھی ایک قسم بلا کی کفار کی طرف سے ہمارے حق میں ہوگئی پھر میں نے اس خط کو تنور میں جلا دیا جب اس

إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ فَإِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حال کو چالیس روز ہو گئے تو ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ

علیہ وسلم کا یہی ہوا آیا اور مجھے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو اپنی عورت سے

امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ فَقَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا

علیحدہ ہو جائیں سو نے کہا کہ آیا میں طلاق دیدوں کو فرمایا ہے یا کیا ہوں کہا طلاق کو نہیں فرمایا ہے صحبت سے منع فرمایا ہے

وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ

اور دوسرے دو میرے یاروں کو بھی یہی کہلا بھیجا میں نے اپنی عورت کو کہا کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے

حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ تَعَالَى فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ

فیصلہ کا حکم نہیں آتا تو اپنے ماں باپ کے گھر چلی جا اور ہلال بن امیہ کی عورت نے رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ

صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ہلال بن امیہ بوڑھا نا کارہ ہے اسکا کوئی

لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ فَقَالَتْ

نہیں کیا آپ اسکی اجازت دیتے ہیں مجھ کو فرمایا میں نہیں بلکہ وہ تجھ سے مباشرت نہ کرے سو نے عرض کی کہ خدا

إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ

تعالیٰ کی قسم ہے وہ اس کام کے لائق ہی نہیں جب سے یہ واقعہ ہوا ہے اس حال میں مبتلا ہوا ہر روز ہمیشہ

إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

وہ روتا ہی رہتا ہے پھر کسی لوگوں نے مجھے کہا کہ تو بھی اپنی عورت کی بابت رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ

علیہ وسلم سے اجازت طلب کر جیسے ہلال کی عورت نے اپنے اوپر کی خدمت کرنے کا اون نے ہوا ہے میں نے کہا

لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ

اگر میں اس میں آپ سے عرض کروں معلوم نہیں آپ کیا جواب دیں

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَلِيلٌ

جب میں اجازت مانگوں اور میں جوان آدمی ہوں تو کہ دس رات

يَدَاكَ عَشْرٌ لَيَالٍ ثُمَّ كُلُّ لَيْلَةٍ خُمَسُورٌ لَيْلَةً مِنْ حِينِ نَهَى عَنْ كَلَامِنَا

اور گذر گیہیں اور ہمارے اس حال کو پچاس رات ہو گئی

ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا

پچاسویں رات کی صبح کو میں فجر کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر پڑھ کر اوسی

أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ

حالت میں بیٹھا تھا جیسے خدا تعالے نے قرآن میں ہماری حجرتی ہے اور میرا دم بسبب غم کے بند ہو رہا تھا اور

عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى سَلْعٍ يَقُولُ

زمین باوجود کی بیش کے مجھ پر تنگ ہو رہی تھی کہ میں نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ پہاڑ سلع پر

بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ

باواز بلند کہہ رہا تھا کہ اے کعب میں مالک تجھ کو بشارت ہو میں سنتا ہی سجدہ میں گرپڑا اور جان لیا کہ خدا تعالے کی طرف سے

قَدْ جَاءَ فَرَجٌ فَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا

کشایش آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھتے ہی لوگوں کو ہماری توبہ کے

حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ

قبول ہونے کی خبر دی لوگ ہمکو مبارکباد دینے میں مشغول ہو گئے اور دو نو میری باریوں کے پاس یہی

مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قِبَلِي وَأَوْفَى عَلَى

بشارت دینے والے ہیں پھر ایک آدمی گھوڑا دوڑا کر میری طرف آیا اور ایک آدمی نے بنی اسلم میں سے پہاڑ پر چڑھ کر

الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ

دوڑ کی تو گھوڑے کی سوار سے پہلے ہی جو وہ شخص جسکی آواز سنی تھی میرے پاس آیا

يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا

میں نے اپنے دو کپڑے اوتار کر بشارت کے عوض میں اوسکو پہنا دیئے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہو کہ اوس روز میرے پاس انہی کپڑے تھے

يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ أَتَأَمَّمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

جو دوسرے اور میں نے دو کپڑے عاریۃً لیکر پہن لیے اور رسول اللہ صلے

اللّٰہ علیہ وسلم یتلقی الناس فوجا فوجا یھنئونی بالتوبۃ ویقولون لی

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونیکا ارادہ کرکے چلا اسمیں بھی شغے اور توبہ کی قبولیت کی بہت خوشخبری سنائی گئی تھی

لتھنئک توبۃ اللّٰہ علیک حتی دخلت المسجد فاذا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ

بھائی ہو اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ قبول فرمائی ہے اتنے میں مسجد میں پہنچا وہاں کیا دیکھتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم جالس حولہ الناس فقام طلحۃ بن عبید اللّٰہ یھرول حتی صافحنی

کے گرد مجمع ہے

اقول طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ دیکھکر کھڑا ہوگیا اور دوڑکر مجھسے مصافحہ کیا اور

وھنانی واللّٰہ ما قام رجل من المھاجرین غیرہ فکان کعب لا ینساھا

تہنیت دی واللہ مہاجرین میں سے اوسکے سوا دوسرا میری خاطر کوئی کھڑا نہیں ہوا کعب طلحہ کے اس کام کو ہمیشہ

لطلحۃ قال کعب فلما سلمت علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال وھو

یاد کیا کرتا تھا کعب کہتے ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آن کر سلام کیا اوس وقت آپکا

یبرق وجھہ من السرور ابشر بخیر یوم مر علیک منذ ولدتک امک

چہرہ مبارک خوشی سے دمکتا تھا آپنے فرمایا مجھے بشارت ہو ویسے دن تمامی عمر سے جو ہر دن اس دن سے بہتر نہیں آیا

فقلت امن عندک یا رسول اللّٰہ ام من عند اللّٰہ قال لا بل من عند اللّٰہ و

میں نے آنحضرت کی بزرگ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کیطرف سے فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے اور

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سر استنار وجھہ حتی کان وجھہ

تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی کیوقت بالیارہ روشن ہو جایا کرتا تھا کہ گویا

قطعۃ قمر وکنا نعرف ذلک فلما جلست بین یدیہ قلت یا رسول

چانند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس حالت کو پہچانتے تھے میں نے آپکے سامنے بیٹھکر گذارش کی کہ یا رسول اللہ

اللّٰہ ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللّٰہ والی رسولہ فقال

میری توبہ میں سے ہے کہ میں اپنا مال صدقہ کردوں

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم امسک علیک بعض مالک فھو خیر لک

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ مال اپنے پاس رکھ لے کہ یہ بہتر رہیگا میں بہتر ہے میں نے عرض کی

فقلت انی امسک سھمی الذی بخیبر وقلت یا رسول اللّٰہ ان اللّٰہ تعالیٰ انما

کہ خیبر کے غنیمت میں سے جو حصہ مجھے حاصل ہوا ہے اپنے لئے رکھتا ہوں میں نے یہ عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے

انجانی بالصدق وان من توبتی ان لا احدث الا صدقا ما بقیت

میرا صدق کے سبب کچھ نجات دی ہے یہی میری توبہ میں سے ہوگا کہ آئندہ کو میں اپنی زندگی میں بجز سچ کے سوا کوئی بات نہ کروں گا

فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ

مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ جس دن سے میں نے یہ بات رسول اللہ صلعم سے عرض کی ہے

ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيْ اللّٰهُ

اُس دن سے کسی مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے ایسا انعام نہیں کیا جیسا صدق کی مجھے انعام کیا ہے

وَوَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مُّنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اُس دن سے آجتک بھی جھوٹ نہیں کہا اور امید ہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ کو بھی بچائے۔

اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَا بَقِيَ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

جھوٹ سے محفوظ ہی رکھے گا کعب کہتے ہے کہ خدا تعالیٰ نے اللہ

تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

مہربان ہوا نبی پر اور مہاجروں پر اور مدد دینے والوں پر جنہوں نے پیروی اُسکی کی بیچ وقت سختی کے

حَتّٰى بَلَغَ اَنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ

یہانتک کہ پہنچے شفقت کرنیوالا مہربان تک اور اُن تین شخص پر جنکو پیچھے رکھا تھا یہانتک کہ جب تنگ ہوگئی اُن پر

عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ حَتّٰى بَلَغَ اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا

زمین باوجود اسکے کشادہ ہے اور تنگ ہوگئی انہوں پر اپنی جان یہانتک کہ سمجھے اُنہوں نے اللہ سے

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ وَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ

اور ہو ساتھ سچوں کے یہ کہا اس حال میں نازل فرمائی ہے کعب کہتا ہے واللہ جس دن سے میں مسلمان ہوا

هَدَانِيَ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہوں اس سے بڑھکے کوئی نعمت مجھے اللہ تعالیٰ نے انعام نہیں فرمائی

وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ

کہ میں آپکے روبرو جھوٹ نہیں بولا کہ ہلاک ہو جاتا جیسے جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے بیشک اللہ تعالیٰ نے

لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اُنْزِلَ الْوَحْيُ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَيَحْلِفُوْنَ

جھوٹ بولنے والوں کو قرآن میں ایسا برا کہا ہے کہ کسیکو نہ کہا ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم

بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ

وہاں اُنکے پاس جاؤ گے تو تمہارے روبرو اللہ کی قسمیں کھا بیٹھیں گے تاکہ تم اُنسے اعراض کر جاؤ تو تم اعراض کر جاؤ تحقیق وہ پلید ہیں اور اُنکا

جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا

دوزخ ہے بدلہ اُن کاموں کے جو کرتے تھے یہ قسمیں کھائینگے تمہارے واسطے تاکہ تم اُنسے خوش ہو جاؤ اگر تم اُنسے خوش بھی ہو جاؤ

عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ لَنَا خُلِّفْنَا أَيُّهَا

تو اللہ تعالیٰ ایسے کبھی خوش نہیں ہوتا کعب نے فاسقوں سے خوش نہیں ہوتا کعب کہتا ہے کہ ہم تینوں آدمی

الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

ان لوگوں سے جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

حَلَفُوْا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا

قسمیں کھا کر عذر کیا اور رسول اللہ صلعم نے ان کا عذر قبول کر لیا اور ان سے بیعت لی اور ان کے لئے استغفار کیا پھر ہمارے اور رسول اللہ صلعم نے

حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا

تاکہ خدا تعالیٰ نے خود فیصلہ فرمایا اسی حال میں ہم کو چھوڑے رکھا اور اللہ تعالیٰ پر کیا ہے ان تین آدمیوں کے جو پیچھے چھوڑے گئے

لَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخْلِيْفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ إِيَّانَا وَ

اور اس آیت میں غزوہ سے ہمارے تخلف کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف تخلف کرنے والوں اور عذر کرنے والوں سے چھٹے

إِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ

عذر کرنے والوں کو قبول کرنے سے ہماری توبہ کا تاخیر کرنا مراد ہے متفق علیہ ہے اور ایک

رِوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةٍ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ

روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو جمعرات کے دن چڑھائی فرمائی تھی اور

كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا

یہ آپکو محبوب تھا کہ جمعرات کے دن نکلا کریں، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ سفر سے جب تشریف لاتے تھے تو دن

نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ

کو ہی تشریف فرما ہوتے تھے جب آتے تو پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھ کر وہاں ہی بیٹھ جاتے

وَعَنْ أَبِيْ نُجَيْدٍ بِضَمِّ النُّوْنِ وَفَتْحِ الْجِيْمِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ

راوی حدیث (راستہ بتانے والے اور رہبر بننے کے) عمران بن حصین خزاعی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ جہینہ میں سے جو زنا سے حاملہ تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی

وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ

اور کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر زنا کی حد لازم ہو گئی آپ مجھ پر حد قائم کریں رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِيْ

اللہ صلعم نے اس کے ولی کو بلوا کر فرمایا کہ اس سے احسان کر اور جب حمل وضع کر لے تو میرے پاس حاضر کر

فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ فَصَلَّى عَلَيْهَا

اس عورت نے ایسا ہی کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کو رجم کیا گیا پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی

فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ زَنَتْ

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس عورت کا جنازہ پڑھتے ہیں جس نے زنا کیا ہے

قَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ

آپ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ ستر آدمی مدینہ کے باشندوں پر تقسیم کر دی جائے

وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تو کافی ہو جائے کیا تو نے کوئی کام اس سے افضل بھی دیکھا ہے کہ اس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے لیے قربان کر دی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابن عباس اور انس مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ

کہ اگر ابن آدم کو ایک سونے کا بھرا ہوا میدان مل جائے تو پسند کرے گا کہ اس کے لیے دو میدان ہوں اور اور کسی

فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

چیز سے اس کا منہ نہ بھرے گا مگر مٹی سے اور اللہ تعالیٰ توبہ کرتا ہے توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دو آدمی کے حال پر ہنستا ہے

إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللهِ

ایک آدمی دوسرے کو قتل کرتا ہے پھر دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں ایک اللہ کے راستے میں لڑائی کرتا ہے

فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُسْتَشْهَدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پھر قتل کیا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول کرتا ہے پس مسلمان ہو کر شہید کیا جاتا ہے متفق علیہ

الْبَابُ الثَّالِثُ فِي الصَّبْرِ

تیسرا باب صبر کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَقَالَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو صبر کرو ہمیشہ رہو اور مقابلہ میں مضبوطی کرو اور لگے رہو یہ اور

تَعَالَى وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ

اللہ تعالیٰ نے البتہ ہم آزمائیں گے تم کو ایک قدرے اور بھوک سے اور

وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ

اور مالوں سے اور جانوں

وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ ۝ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ

اور پھلوں کے نقصان سے اور بشارت دے صبر کرنے والوں کو ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پورا دیئے جائیں گے صبر کرنے والوں کو اون کے اجر

بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَقَالَ تَعَالٰى وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ هُمْ

بغیر حساب کے ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ ہمیشہ ہے صبر کرنے والوں کے ساتھ ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ ساتھ ہے ان لوگوں کے

وَقَالَ تَعَالٰى وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۝ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ

اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے صبر اور نماز سے مدد حاصل طلب کرو ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے البتہ ہم ضرور آزمائیں گے تم کو ضرور آزمائیں گے تاکہ ہم

الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۝ وَالْاٰيٰتُ فِى الْاَمْرِ بِالصَّبْرِ وَبَيَانِ فَضْلِهٖ

جہاد کرنیوالوں کو ظاہر کر دیں تم میں سے اور صبر کرنیوالوں کو اور ہم ظاہر کر دیں تمہاری باتوں کو ۔ اور آیتیں ہیں صبر کرنے کے حکم میں اور صبر کرنے کی فضیلت

كَثِيْرَةٌ مَعْرُوْفَةٌ ۝ وَعَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِىِّ رض

بہت ہیں معروف ہیں ۔ اور ابو مالک حارث بن عاصم اشعری سے مروی ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طہارت آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ

تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَ

کہنے کا ثواب میزان کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں کا ثواب یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے

الْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِيَآءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ

درمیان بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تیرے نفع کی دلیل

لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ ۝ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَآئِعٌ نَّفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا ۝ رَوَاهُ

ہے اور تیرے اوپر عمل کیا جاتا ہے ۔ ہر آدمی صبح کو اٹھتا ہے پھر بیچ ڈالتا ہے اپنی جان کو پھر آزاد کرتا ہے اسکو یا ہلاک کرتا ہے اسکو

مُسْلِمٌ ۝ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِىِّ رض اَنَّ نَاسًا مِّنَ

روایت کیا ہے مسلم نے ۔ اور ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری سے مروی ہے کہ انصار میں سے

الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَ

بعض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر مال مانگا حضرت نے دیا انہوں نے پھر مانگا حضرت نے پھر دیا

اَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ اَنْفَقَ كُلَّ شَىْءٍ بِيَدِهٖ مَا يَكُنْ عِنْدِىْ

یہاں تک جو کچھ اسکے پاس مال موجود تھا تمام ہو گیا تب فرمایا کہ جو کچھ میرے پاس مال ہوگا

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ ۝ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ ۝ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ

يُغْنِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ

پھر اللہ بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص مصیبت اور بلا میں صبر کریگا تو خدا اوسکو صبر والا بنا دیگا تو خدا اوسکو ایسا بے پرواہ صابر کر دیگا اور کسی کو بہتر اور کشادہ

الصَّبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي يَحْيَى صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

صبر سے کوئی نعمت نہیں ملی متفق علیہ۔ ابو یحییٰ صہیب بن سنان سے روایت ہے کہ رسول اللہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کا عجیب حال ہے بیشک اوسکا سب حال اوسکے لیئے بہتر ہے اور

وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ

یہ بات مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں اگر اوسکو خوشی ہو تو شکر کرے تو اوسکے حق میں بہتر ہے اور اگر

أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ

اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو یہی اوسکے حق میں بہتر ہے متفق انس رضی سے مروی ہے کہ جب نبی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہوئے اور موت کی تکلیف آپ پر غالب ہوئی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا

عَنْهَا وَاكَرْبَ أَبَتَاهُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ

نے کہا ہائے سختی ہے باپ کے رسول اللہ نے فرمایا آج کے بعد تیرے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی جب رسول اللہ فوت ہوگئے تو فاطمہ نے کہا

يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ

اے باپ میرے قبول کیا اسنے حکم رب اپنے کا جب بلایا اسنے اے باپ میرے بہشت فردوس ہے جگہ اسکی اے باپ میرے جبریل کو خبر موت اسکی کی کرتی ہوں

نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رض أَطَابَتْ نَفْسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ

جب اپکا جسم مبارک دفن کیا تو کہا فاطمہ رضی نے لوگوں کو کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنے پر تمہارے دلوں نے کسطرح

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

پڑا روایت کی یہ بخاری نے ابی زید اسامہ بن زید ابن حارثہ رسول

ابْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِبِّهِ وَابْنِ حِبِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اللہ سے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کئے ہوئے اور آپکے پیارے اور آپکے پیارے کے بیٹے رضی سے مروی ہے

قَالَ أَرْسَلَتْ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِي قَدِ احْتُضِرَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے آپکو کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا نزع کی حالت میں ہے

فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَ

آپ اسوقت ہمارے ہاں تشریف لاویں آپنے سلام کے بعد کہلا بھیجا کہ بیشک اللہ کی ہے وہ چیز جو لوسنے لی اور اسکی ہے جو اوسنے عطا کی اور

كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ

اوسکے نزدیک ہر ایک چیز کی مدت مقرر ہے تجھکو مناسب ہے کہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے اوسنے دوبارہ پیغام دیکر کہلا بھیجا۔

لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَ

کہ آپ ضرور ہی تشریف لاویں آپ تشریف لیگئے اور سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

زید بن ثابت اور کچھ اور آدمی آپکے ساتھ تھے وہ لڑکا اوسی حالت میں اٹھا کر آپکے پاس حاضر کیا

وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ نَافِعَةً فِي حَجْرِهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ

گیا آپنے اوسکو گود میں بٹھالیا اور اسکا دم مضطرب اور جیسے پرانا مشک ہوتا ہے اوسکی طرح کپکپی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے سعد نے کہا

سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذَا فَقَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا آپنے فرمایا یہ رحمت ہے کہ خدا تعالے نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور ایک روایت میں ہے

وَفِي رِوَايَةٍ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

اپنے بندوں میں سے جن لوگوں کے دلوں میں چاہا پیدا کرتا ہے اور خدا تعالے اپنے بندوں میں سے رحمت کرنیوالوں پر ہی رحمت کرتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَى تَقَعْقَعُ تَتَحَرَّكُ وَتَضْطَرِبُ وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللهُ

متفق علیہ۔ اور تقعقع کے معنے ہیں تحرکت کرنا تھا اور ہلتا تھا صہیب رضی اللہ

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمسے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اوسکے

وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا

پاس ایک ساحر تھا جب ساحر بوڑھا ہوگیا تو اوسنے بادشاہ کو کہا کہ میں بوڑھا ہوگیا ہوں تو میرے پاس ایک لڑکا بھیجدے

أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ وَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ

جسکو میں سحر سکھاؤں بادشاہ نے ایک لڑکا سحر سیکھنے کو اوسکے پاس بھیجدیا جس رستے لڑکا سحر کے پاس جایا کرتا تھا اوس رستہ پر ایک راہب رہتا

فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ وَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ

لڑکا اوسکو دیکھکر ایکدو دفعہ اوسکے پاس بیٹھ گیا اور اوسکے کلام سنی اور آئندہ کو جب ساحر کے پاس جاتا تو اوس درویش کے پاس بیٹھتا اور

فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ

ساحر بہت دیر جیچے اوسکو مارتا تھا لڑکے نے ایکدن راہب کے پاس اس امر کی شکایت کی راہب نے کہا کہ جب تجھکو ساحر کا خوف ہوا کرے

فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى

تو اوسکو کہدیا کر کہ مجھے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے ڈر ہو تو کہدیا کر کہ مجھے ساحر نے روک لیا تھا وہ لڑکا اسی طور

ذٰلِكَ إِذَا أَتَى عَلَى دَآبَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ

کیا کہ ایک دن وہ راستہ میں جاتا ہوا کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڑا بھاری جانور ہے بہت بڑے نے راستہ میں لوگ رکے ہوئے ہیں اس لڑکے نے اوسکو دیکھکر کہا کہ آج

أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ

میں امتحان کرتا ہوں کہ ساحر افضل ہے یا راہب اوسنے ایک پتھر اٹھا کر میں یہ کہا کہ یا اللہ اگر راہب کا کام

أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّآبَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا

ساحر کے کام سے زیادہ تجھ کو پسند ہے تو اس چوپایہ کو قتل کردے تاکہ لوگوں کا رستہ کھل جائے یہ کہکر

فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيْ بُنَيَّ

پتھر مارا اور اوسکو قتل کر دیا اور لوگ اپنے اپنے رستہ چلے گئے اور اوسنے راہب کے پاس اسکا ذکر کیا راہب نے اوسکو کہا بیٹا

أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَإِنِ

اب تو مجھ سے افضل ہوا میں دیکھتا ہوں کہ تو بڑے مرتبہ کو پہنچیگا ہے اور تو عنقریب ابتلا کیا جائیگا اگر تو گرفتار ہو گیا تو میرا نام

ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ

نہ لینا اور وہ لڑکا مادر زاد اندھے اور مجذوم کو تندرست کیا کرتا تھا اور لوگوں کی سب بیماریوں کی دوا کیا کرتا۔

سَائِرَ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ

اتفاقاً بادشاہ کا ایک مصاحب کہ نابینا ہو گیا تھا یہ خبر سنکر بہت سے تحائف لیکر لڑکے کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ

فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي قَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى

اگر تو مجھے تندرست کردے تو یہ مال سب تیری تدبیر ہے لڑکے نے کہا میں کسیکو تندرست نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بانچو فضل سے تندرستی عطا کرتا ہے اگر تو

فَإِنْ آمَنْتَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى دَعَوْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ پر ایمان لائے تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرونگا خدا تعالیٰ تجھے شفا عطا کریگا وہ پر اللہ پر ایمان لایا اللہ تعالیٰ نے اوسکو شفا عطا کر دی

فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ بَصَرَكَ

وہ بادشاہ کے دربار میں پہنچا جس پر بیٹھنا لائق تھا بیٹھ گیا بادشاہ نے اوسکو کہا کہ تجھے کس نے بینا کر دیا اوسنے

قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ

کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کوئی دوسرا رب بھی ہے اوسنے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے بادشاہ نے اوسکو

يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيْ بُنَيَّ قَدْ

اوسکو انواع عذاب میں مبتلا کیا اور پوچھا کہ تجھے یہ طریقہ کس سکھلایا بالآخر مجبور ہو کر اوسنے لڑکے کا نام لیدیا اوسی وقت لڑکا حاضر کیا گیا بادشاہ نے

بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي

تو سحر میں ایسا کامل ہو گیا ہے کہ مادر زاد اندھوں اور سفید داغوں وغیرہ کو تندرست کرتا ہے اوسنے کہا میں کسی کو تندرست نہیں کرتا۔

إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَرُلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ

اللہ تعالیٰ سب کو تندرست کرتا ہے بادشاہ نے اوسکو نواعذاب میں گرفتار کرکے بہت عذاب دیا یہاں تک کہ اوسنے بتلایا جب راہب کو بلاکر لائے اور

فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ

بتلایا گیا اوسکو کہ تو اپنے دین سے پھر جا راہب نے نہ مانا بادشاہ نے آرہ منگواکر اوسکے سر پر رکھوایا اور

فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى

چیر واکر اوسکو دو ٹکڑے کردیا پھر وزیر کو بلوایا اور کہا کہ تو اپنے دین سے پھر جا اوسنے انکار کیا

فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ

بادشاہ نے اسیطرح اوسکو چیر واکر دو ٹکڑے کروا دیا پھر لڑکا حاضر کیا اور اوسکو کہا

لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ

کہ تو اپنے دین سے پھر جا لڑکے نے انکار کیا بادشاہ نے اوسکو سپاہیوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اسکو فلاں پہاڑ کی

كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا

چوٹی پر لے جاکے اگر اسنے دین سے پھر جائے بہتر ورنہ

فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ

اوسکو وہاں سے گرادو سپاہی اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر چڑھ کر لڑکے نے دعا کی یا رب تو جسطرح چاہے انکی شرارت سے مجھے کفایت فرما

فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ

پہاڑ کو ایسا زلزلہ آیا کہ سپاہی سب گر گئے اور لڑکا صحیح وسلامت بادشاہ کے پاس آپہنچا بادشاہ نے کہا تیرے یار

أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا

کہاں رہے لڑکے نے کہا اللہ تعالیٰ نے اونکی شرارت سے مجھے کفایت کی بادشاہ نے پھر اور سپاہی متعین کرکے کہا کہ اوسکو

بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ وَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ

کشتی میں سوار کرکے سمندر کے درمیان لے جاویں اگر اپنے دین سے پھر گیا بہتر ورنہ اس کو سمندر میں

فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا

پھینکدیں سپاہی اوسکو لیگئے جب وہاں پہنچے تو لڑکے نے دعا کی یا اللہ تو جسطرح چاہے انکی شرارت سے مجھے کفایت کر کشتی الٹ گئی اور سب کے سب

وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمُ

اور لڑکا بادشاہ کے پاس آحاضر ہوا بادشاہ نے کہا لڑکے سے بار کیا ہوئے اوسنے کہا خدا تعالیٰ نے اونسے

اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ

مجھے کفایت کی پھر لڑکے نے بادشاہ کو کہا کہ تو مجھے قتل نہیں کرسکتا جب تک میرے کہا کہ سے بادشاہ نے کہا

مَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا

وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ لوگوں کو ایک میدان وسیع میں جمع کرا وے مجھے سولی پر چڑھا کر میرے ترکش میں سے ایک تیر لے کر

مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ

بسم اللہ رب الغلام کہہ کر مجھے تیر مار

ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَ

جب تو یہ کام کریگا میں قتل ہو جاؤں گا بادشاہ نے میدان وسیع میں لوگ جمع کئے اور

صَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ

اوسکو سولی پر چڑھا کر اوس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا

ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ

اور بسم اللہ رب الغلام کہہ کر اوسکو مارا تیر اوس کی کنپٹی میں لگا لڑکا

يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ

اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھکر مرگیا سب حاضرین دیکھتے ہی کہہ اوٹھے آمنا برب الغلام کہیں بادشاہ کو کہا گیا

لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ

کہ جس کام سے تو ڈرتا تھا وہی تجھپر نازل ہوا لوگ مسلمان ہو گئے

فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأُضْرِمَ فِيهَا النِّيرَانُ وَقَالَ مَنْ

بادشاہ نے حکم دیا کہ ہر محلہ کی سڑی پر خندقیں کہودی جاویں حسب الحکم بادشاہ کے خندقیں کہودی گئیں اور بادشاہ نے حکم دیا

لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتِ

کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے اوسکو خندق میں گرا دیجاویں پھر اوسکو کہا جاتا کہ تو اپنے تئیں خود بخود گرا دے اوسکی تعمیل میں مشغول تھے کہ ایک

امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهْ

عورت گود میں لڑکا حاضر کیگئی عورت آگ میں گرنے سے ڈر کر رک گئی لڑکا بولا اے ماں صبر

اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ذِرْوَةُ الْجَبَلِ أَعْلَاهُ وَهِيَ بِكَسْرِ الذَّالِ

کر تو حق پر ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ ذروہ ذال معجمہ کے زیر اور پیش سے

الْمُعْجَمَةِ وَضَمِّهَا وَالْقُرْقُورُ بِضَمِّ الْقَافَيْنِ نَوْعٌ مِنَ السُّفُنِ وَالصَّعِيدُ هُنَا

ذروۃ الجبل پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں۔ اور قرقور دونو قاف مضموم سے کشتی کے ایک قسم کا نام ہے صعید

الْأَرْضُ الْبَارِزَةُ وَالْأُخْدُودُ الشُّقُوقُ فِي الْأَرْضِ كَالنَّهْرِ الصَّغِيرِ وَأُضْرِمَ

زمین صاف میدان اخدود زمین میں جو نہر کیطرح گہڑے کھودے جاویں اضرم

أُوقِدَ وَانْكَفَأَتْ أَيِ انْقَلَبَتْ وَنَقَاعَسَتْ تَوَقَّفَتْ وَجَبُنَتْ وَعَنْ أَنَسٍ

جلائی گئی انکفأت یعنے الٹ گئی اور نقاعست یعنے اوسنے توقف کیا اور کم دل ہوگئی۔ انس رضؓ سے روایت ہے

قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو قبر پر روتے دیکھکر فرمایا کہ اللہ تعالے سے ڈر اور

اصْبِرِي فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ

صبر کر وہ آپ کو کہنے لگی کہ تو مجھ سے دور ہو جا تجھے میری جیسی مصیبت نہیں پہنچی اور اوسنے آپکو نہ پہچانا تھا لوگوں نے

لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ

اوسکو کہا کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے یہ بات سنکر نبی صلعم کے دروازہ پر آئی وہاں

تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

دربان نہ تھے رسول اللہ صلعم کو اوسنے کہا کہ میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا آپنے فرمایا کہ صبر پہلے صدمہ کیوقت ہوتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ أَنَّ

متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اپنے لڑکے پر رو رہی تھی ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ

حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ بہشت کے سوا میرے ایماندار بندے کا

عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ

کوئی بدلا نہیں جبکہ میں نے دنیا کے لوگوں میں سے اوسکا پیارا لے لیا پھر اوسنے ثواب کی امید پر صبر کیا روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

بخاری نے عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ اوس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وبا کا

الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ

حال پوچھا آپنے اوسکو بتایا کہ یہ عذاب تھا کہ اللہ تعالے نے بھیجتا ہے جسپر چاہتا ہے سو خدا تعالے نے اوسکو

اللهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ فِي الطَّاعُونِ فَيَمْكُثُ

ایماندارون کیواسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کسی وبا میں گرفتار ہو جائے اور وہ وہاں ہی

فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ

رہا اسے شہر سے نکلنے کے ثواب کی امید پر صبر کرے دلمیں یقین رکھتا ہو کہ وبا کا صدمہ ہرگز نقدیر الٰہی کے اوسکو نہ پہونچیگا تو اسکو

مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

تو بیشک کے برابر ثواب ملیگا روایت کی یہ بخاری نے انس رضؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل قال اذا ابتلیت عبدی

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ وہ فرماتے تھے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو دو نوں آنکھوں سے کی

بحبیبتیہ فصبر عوضتہ منہما الجنۃ یرید عینیہ رواہ البخاری وعن

مصیبت میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اون دو نو کی عوض اوسکو جنت عطا کرتا ہوں روایت کی اسکو بخاری نے اور

عطاء بن ابی رباح رض قال قال لی ابن عباس رض الا اریک

عطاء بن ابی رباح رض کہتا ہے کہ مجھے عبداللہ بن عباس رض نے کہا کہ میں مجھے ایک

امرأۃ من اہل الجنۃ فقلت بلی فقال ہذہ المرأۃ السوداء اتت النبی

عورت اہل جنت میں سے دکھلاؤں میں نے کہا کہ ہاں دکھلا اوسنے ایک عورت کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ عورت سیاہ فام ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت انی اصرع وانی اتکشف فادع اللہ تعالیٰ

صلعم کے پاس آئی اور کہا کہ مجھے مرگی کی مرض ہے اور اسوقت میں ننگی ہوجاتی ہوں آپ میرے لیے اللہ تعالےٰ سے دعا کیجئے

قال ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک

آپنے فرمایا اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اللہ تجکو صحت عطا کردیوے

فقالت اصبر فقالت انی اتکشف فادع اللہ ان لا اتکشف فدعا لہا

اوسنے عرض کی کہ میں صبر کرتی ہوں مگر آپ دعا کیجئے کہ اوس حالت میں میرا بدن منکشف نہو آپنے اوسکے لیے دعا فرمائی

متفق علیہ وعن ابی عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود رض قال کانی

متفق علیہ ابی عبدالرحمن عبداللہ بن مسعود رض کہتا ہے کویا میں

انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء صلوات اللہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جب آپ انبیاء رض میں سے ایک نبی کی حکایت کرتے تھے

وسلامہ علیہم ضربہ قومہ فادموہ وہو یمسح الدم عنہ ویقول

کہ اوس کی قوم نے اوسکو مار کر خون آلودہ کردیا اور وہ اپنے چہرہ مبارک سے خون پونچھتا تھا اور

اللہم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون متفق علیہ وعن ابی سعید و

کہتا تھا اے اللہ میری قوم کو بخشدے کہ یہ لوگ انبیا کی قدر نہیں جانتے ۔ متفق علیہ ۔ ابو سعید اور ابو ہریرہ سے مروی ہے

ابی ہریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو کوئی مرض نہیں پہنچتی اور نہ ماندگی اور نہ رنج سے

وصب ولا ہم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ

اور نہ ہم اور نہ حزن اور نہ ایذا اور نہ غم تاکہ کانٹا ہو اوسکے تک جائے مگر خدا تعالےٰ اوسکے

بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْوَصَبُ الْمَرَضُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

گناہوں کا کفارہ کرتا ہے متفق علیہ۔ اور وصب بیماری کو کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَقُلْتُ يَا

عنہ بیان کرتا ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپکو تپ چڑھا ہوا تھا پس میں نے کہا یا رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ أَجَلْ إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ

آپ کو بڑا سخت تپ چڑھ رہا ہے آپنے فرمایا کہ مجھے ایسا بخار ہے جیسا دو آدمی کو ہو

مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ

یعنے گزارش کی اسلیے کہ آپ کو دوچند اجر ملتا ہے آپنے فرمایا ہاں کوئی مسلمان نہیں کہ اوسکو

أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا مُتَّفَقٌ

کانٹے یا اوس سے زیادہ کا دکھ پہنچے مگر اوسکے گناہ اوس سے گرجاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گرجاتے ہیں متفق

عَلَيْهِ وَالْوَعْكُ مَغْثُ الْحُمَّى وَقِيْلَ الْحُمَّى وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

علیہ اور وعک اصل میں زہردار چیز کے رگڑنے کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا بخار کو اور ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصَبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَضَبَطُوْا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس سے خدا تعالیٰ بہلائی کا ارادہ کرتا ہے وہ اللہ تعالے سے مصیبت بھیجتا ہے یا جاتا ہے روایت کی بخاری نے اور یصب

يُصَبْ بِفَتْحِ الصَّادِ وَكَسْرِهَا وَعَنْ أَنَسٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

صاد کی فتحہ اور کسرہ دونوں سے ضبط کیا ہے انس رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا

نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسیکو موت کی ہرگز تمنا نہ کرے اور اگر ضرور کرنی ہی ہو

فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ

تو اس طرح کہا کرے یا اللہ جبتک میرے حق میں زندگی بہتر ہو تب تک مجھے زندہ رکھ اور جب میرے حق میں موت ہونا بہتر ہو تو مجھے موت کر

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلٰى

متفق علیہ ابو عبد اللہ خباب بن الارت رضہ سے مروی ہے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهٗ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر کو بالیں لیئے ہوئے تھے ہم نے آپکی پاس کفار کی ایذا رسانی کی شکایت کی

تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُوْ لَنَا فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهٗ

اور عرض کیا آپ ہمارے لیئے اللہ تعالیٰ سے نصرت کیوں نہیں مانگتے اور ہمارے لیئے دعا کیوں نہیں کرتے آپنے فرمایا کہ تم سے پہلے انسانوں میں جو مرد حال ہوتا تھا آدمی دفن کرنے کیلیئے

فِي الْأَرْضِ فَيَجْعَلُ فِيهَا ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ وَ

اور

يُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ مَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ

اور کنگھیوں سے کھینچا جاتا ہے کہ گوشت کے نیچے ہڈی تک ہوتا ہے پھر بھی یہ تکلیف اور سختی دین سے نہ روکتی تھی

وَاللَّهِ لَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا

پھر اللہ کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دین کو ایسا کامل کریگا کہ صنعاء سے حضرموت تک اونٹ کا سوار امن سے سیر کرے گا

يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ

اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کریگا اور اپنی بکریوں پر بھیڑیے کا خوف ہوگا لیکن تم جلدی کرتے ہو سلہ روایت کی یہ بخاری نے اور ایک

فِي رِوَايَةٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً وَعَنِ ابْنِ

روایت میں ہے اور وہ یہ کہ نبی ہوئے تکیہ لگائے ہوئے اور ہم مشرکوں سے سخت رنج پہونچی تھی

ابن

مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا

مسعود رضی بیان کرتا ہے کہ حنین کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم کرتے میں

فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ

بعض بعض کو بہت مال عطا کر دیا جیسا اقرع بن حابس کو سو اونٹ اور ایسا ہی عیینہ بن حصن کو

مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى نَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ

عطا فرمایا اور عرب کے اشراف میں سے کئی آدمی کو عطا کیا اور انکو تقسیم میں دوسروں سے برگزیدہ کر لیا ایک آدمی نے

رَجُلٌ وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ اللَّهِ فَقُلْتُ

یہ حال دیکھکر کہا کہ اللہ کی قسم ہے اس تقسیم میں عدالت ملحوظ نہیں میں نے کہا

وَاللَّهِ لَأُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ

واللہ میں رسول اللہ صلعم کو خبر کر دونگا میں رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور آپ کو اوسکے قول کی خبر دی

فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ

رسول اللہ کا چہرہ ایسا متغیر ہو گیا کہ چہرہ مبارک پر صرف سیہ سرخی آگئی پھر آپنے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول عدالت نہ کریگے

وَرَسُولُهُ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ فَقُلْتُ

تو دوسرا کون عدالت کریگا پھر آپنے فرمایا کہ خدا تعالیٰ موسیٰ پر رحم کرے کہ اوسکو اس سے بھی زیادہ رنج پہونچے تھے تو اوسنے صبر ہی کیا تھا میں نے کہا

لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ بَعْدَهَا حَدِيثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَوْلُهُ كَالصِّرْفِ هُوَ بِكَسْرِ

اب میں کبھی آپکے پاس اس طرح کی بات نہ لاؤنگا متفق علیہ اور صرف صاد مہملہ کے

الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ وَهُوَ صُبْغٌ اَحْمَرُ وَعَنْ اَنَسٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

انس رضہ سے مروی ہے رسول اللہ زبیر سے ایک رنگ سرخ ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِى الدُّنْيَا

صلعم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو دنیا میں کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلا کرتا ہے

وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِىَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور جب اللہ اپنے بندہ سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو بسبب گناہ کے جس عذاب کا وہ مستحق ہوتا ہے دنیا میں وہ عذاب اس سے روک لیتا ہے تاکہ قیامت کو پورا

وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ

سزا دے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جزا کی عظمت بلا کی عظمت کے موافق ہوتی ہے اور جب

اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِىَ فَلَهُ الرِّضٰى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ

اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت و پیار کرتا ہے تو اسکو کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلا کرتا ہے جو شخص راضی ہوا اللہ کی رضا ہے اور جو شخص ناراض ہوا

رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِىْ

روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا کہ حدیث حسن ہے انس رضہ بیان کرتا ہے کہ ابو طلحہ کا

طَلْحَةَ يَشْتَكِىْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِىُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ مَا

بیٹا بیمار تھا ابو طلحہ گھر سے نکلا کہ وہ لڑکا فوت ہوگیا جب ابو طلحہ واپس گھر میں آیا تو پوچھا کہ

فَعَلَ ابْنِىْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ وَهِىَ اُمُّ الصَّبِىِّ هُوَ اَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ

لڑکا کیسا ہے ام سلیم لڑکے کی ماں نے کہا کہ پہلے سے اب آرام میں ہے یہ کہہ کر

الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِىَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ

کھانا حاضر کیا جب کھانا کھا چکا تو عورت سے جماع کیا جب جماع سے فارغ ہوا تو عورت نے کہا کہ لڑکے کو دفن کرو ابو

اَبُوْ طَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَعَرَّسْتُمُ اللَّيْلَةَ فَقَا

طلحہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آکر خبر دی آپنے فرمایا آج رات تم نے جماع کیا ہے اور اسنے کہا

نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِىْ اَبُوْ طَلْحَةَ اِحْمِلْهُ حَتّٰى

ہاں کیا ہے آپنے فرمایا اے اللہ تو انکے لئے برکت دے پس اوسکی عورت نے لڑکا جنا انس کہتا ہے ابو طلحہ نے مجھ سے کہا کہ اسکو اوٹھا کر

تَاْتِىَ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ مَعَهٗ بِتَمَرَاتٍ فَقَالَ مَعَهٗ شَىْءٌ

رسول اللہ صلعم کے پاس لے چل اور کچھ چھوارے بھی اوسکے ساتھ بھیجے آپنے فرمایا کہ اسکے ساتھ کوئی شے ہے

قَالَ نَعَمْ مَعَهٗ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ

اوسنے کہا ہاں چھوارے ہیں رسول اللہ صلے اللہ وسلم نے چھوارے اپنے منہ میں چبائے اور پھر

أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نکال کر اسکے منہ میں ڈالدیئے اور اسکا نام عبد اللہ مقرر فرمایا متفق علیہ

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے ابن عیینہ بیان کرتا ہے کہ ایک انصاری کہتا ہے کہ میں نے

تِسْعَةَ أَوْلَادِهِمْ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْآنَ يَعْنِي مِنْ أَوْلَادِ عَبْدِ اللهِ الْمَوْلُودِ وَفِي

اوسکی اولاد سے (یعنے اس عبد اللہ کی اولاد سے جسکا یہاں ذکر ہے) نو لڑکے دیکھے ہیں کہ سب نے قرآن شریف پڑھا ہوا تھا اور مسلم

رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ اِبْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوا

کی ایک روایت میں ہے کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا ام سلیم کے پیٹ سے تھا وہ فوت ہوگیا ام سلیم نے اپنے گھر کے سب لوگوں کو روک دیا کہ میرے

أَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أُحَدِّثُهُ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً

سوا کوئی اس کی موت کی ابو طلحہ کو خبر نہ کرے جب ابو طلحہ گھر آیا تو پہلے ام سلیم نے رات کا کھانا اوسکے آگے حاضر کیا۔

فَأَكَلَ وَشَرِبَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَتْ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَقَعَ

جب کھا پیچکا فارغ ہوا تو اوسنے پہلے سے زیادہ زیور وغیرہ سے اپنی آرائش کی ابو طلحہ نے اوس سے

بِهَا فَلَمَّا أَنْ رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ

جماع کیا جب عورت نے دیکھا کہ کھانے وغیرہ سے فارغ ہوگیا تو اوسکو کہا کہ اگر کوئی

لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ فَلَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ

شخص کسیکو کوئی چیز عاریتاً دے پھر جب وہ مالک اپنی چیز طلب کرے تو اوسکو جائز ہے کہ واپس نہ دیوے

قَالَ لَا فَقَالَتْ فَاحْتَسِبْ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ تَرَكْتِنِي حَتَّى إِذَا تَلَطَّخْتُ

اوسنے کہا نہیں عورت نے کہا تو اپنے بیٹے پر صبر کر راوی کہتا ہے کہ ابو طلحہ بہت غصہ ہوا اور کہا کہ جب میں جنابت میں آلودہ ہوگیا۔

ثُمَّ أَخْبَرْتِنِي بِابْنِي فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو اب تو نے اوسکے موت کی خبر کی یہ کہکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا

فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللهُ فِي لَيْلَتِكُمَا

اور حال بیان کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالے تمہاری رات برکت والی کرے

قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ وَ

راوی کہتا ہے وہ عورت حاملہ ہوگئی اور رسول اللہ صلعم کے ساتھ سفر میں تھے تاکہ جب آپ سفر سے

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا

مدینہ کو واپس آئے اور جب آپ سفر سے آیا کرتے تھے تو رات کو شہر میں داخل نہ ہوا کرتے تھے

طُرُوقًا فَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ وَ

جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو اوسکو دردِ زہ شروع ہوا ابو طلحہ اس سبب سے اوسکے پاس رُک گیا اور

انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف لے چلے راوی کہتا ہے ابو طلحہ نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے

إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخُلَ

کہ میرے دل کو اس سے خوشی ہے کہ میں آپکے ساتھ ہی مدینہ سے نکلوں اور جب مدینہ میں داخل ہوں

مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرَى تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَحْدَلَ اللّٰهُ

تو آپکے ساتھ ہی داخل ہوں اور یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں اس سبب سے رُکی گیا ہوں اسوقت ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ جو درد مجھ ہوتا تھا

كُنْتُ أَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا

اب نہیں ہوتا اب تو ہمی چل پس ہمنے اوسیوقت وہاں سے کوچ کردیا جب مدینہ میں پہونچ گئے تو پہر اوسکو دردِ زہ شروع ہوا اور لڑکا تولد ہوا

فَقَالَتْ لِي أُمِّي يَا أَنَسُ لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ

میری ماں نے مجھے کہا کہ اے انس اس لڑکے کو دودھ کوئی نہ دے تاکہ اسکو رسول اللہ صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاجب صبح ہوئی تو میں اوس لڑکے کو آپ کے پاس لایا

وَسَلَّمَ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور آخر تک حدیث ذکر کی ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ

وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت

عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالصُّرَعَةُ بِضَمِّ الصَّادِ وَفَتْحِ الرَّاءِ وَأَصْلُهُ عِنَاءُ

اپنی جان پر قابو رہے۔ متفق علیہ اور صرعۃ ساتھ ضمہ صاد اور فتحہ راء کے اور رعب کے استعمال ہیں۔

الْعَرَبِ مَنْ يَصْرَعُ النَّاسَ كَثِيرًا وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ

اس لفظ کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو کشتی میں دوسروں کو بہت گراوے اور سلیمان بن صرد بیان کرتا ہے کہ میں

جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ وَأَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے اور ایک کا چہرہ

وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ

سرخ اور گردن کی رگیں پھول گئیں تھیں اوسوقت آپنے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں

كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اگر یہ شخص زبان سے اوس کلمہ کو کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ

تو اوسکا غصہ دور ہو جائے لوگوں نے اوسکو کہا کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ تو اعوذ باللہ

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ

من الشیطان الرجیم پڑھ۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے معاذ بن انس سے مروی ہے کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اوسوقت غصہ نہ ناوے جس وقت اوس کو غصہ چلانے کی قدرت ہو

اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُورِ

تو خدا تعالے اوسکو مشتمل کمبدن خلقت کے روبرو اوسکو بلا کر فرماویگا کہ تو حور عین میں سے جو کسی چاہتا ہے

مَا شَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ

پسند کرلے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا

ہریرہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ مجھے وصیت کریں آپنے فرمایا کہ غضب مت کر

تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ

پس بار بار عرض کیا اوس شخص نے آپنے فرمایا غضب مت کر روایت کی یہ بخاری نے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن مرد اور عورت کے نفس

وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

اور اولاد اور مال میں ہمیشہ مصیبت رہا کرتی ہے تاکہ قیامت کو جب اللہ تعالے کے روبرو جاویگا تو اوسپر کوئی گناہ نہ ہوگا روایت کی یہ ترمذی اور کہا

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ

حدیث حسن صحیح ہے ابن عباس بیان کرتا ہے کہ عیینہ ابن حصن

فَنَزَلَ عَلٰى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ

اپنے بھتیجے حر بن قیس کے ہاں آکر اوترا اور حر عمر رض کے مقربوں میں سے تھا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ رض وَمُشَاوِرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا

اور عمر رض کے مصاحب اور مشاور قرار ہو اکرتے تھے چاہے بڑے ہوں

وَشُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيرِ

خواہ جوان عیینہ نے اپنے بھتیجے کو کہا کہ اس امیر کے دربار میں تیری عزت ہے

فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ

تو بھتیجے نے اس کے پاس جانے کا اذن طلب کیا۔ اس نے عمرؓ سے اذن مانگا عمرؓ نے اذن دیدیا جب عیینہ دربار میں آیا تو بولا کہ اے خطاب کے بیٹے

فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ فِينَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ رضی حَتّٰى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ

واللہ نہ تو ہمیں کوئی عطا دیتا ہے اور نہ تو ہم میں عدالت کرتا ہے عمرؓ یہ سنکر غضبناک ہوئے اور ارادہ کیا کہ اس سے لڑائی کرے

بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حر نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ

وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ

علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ عفو کو اپنی عادت کر اور نیکی کا امر کر اور جاہلوں سے اعراض کر اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے واللہ

وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ

جب حر نے یہ آیت پڑھی تو عمرؓ نے اس سے تجاوز نہ کیا اور کتاب اللہ سنکر عمرؓ بہت ہی توقف کیا کرتا تھا روایت کی

الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا

بخاری نے۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کو فرمایا

سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا

کہ میرے بعد کچھ خود غرضی (کو تقدیم) ہوگی اور ایسے کام ہونگے جو تمکو بُرے معلوم ہونگے یاروں نے کہا یا رسول اللہ پھر آپ ہمکو حکم کیا کرتے ہیں

قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہے اوسکو ادا کیجو اور اپنا حق خدا سے مانگیو متفق علیہ

وَالْأَثَرَةُ الِانْفِرَادُ بِالشَّيْءِ عَمَّنْ لَهُ فِيهِ حَقٌّ وَعَنْ أَبِي يَحْيَى أُسَيْدِ بْنِ

اور اثرہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز میں کسیکا حق ہو حقدار کو محروم کرکے خود تنہا حاکم آپ ہی المتصرف ہو جائے یا جسکو چاہے دیدے ابو یحییٰ اسید

حُضَيْرٍ رضی أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ

بن حضیرؓ بیان کرتا ہے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ صلعم کو کہا آپنے جیسا فلاں شخص کو عامل بنایا ہے ویسا ہی مجھے بھی عامل

فُلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

بنائیں آپنے فرمایا کہ تم میرے بعد دیکھوگے اثرہ کو پس صبر کرو تاکہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأُسَيْدٌ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَحُضَيْرٌ بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ مَضْمُومَةٍ وَضَادٍ

متفق علیہ اور اسید ساتھ ضمہ ہمزہ کے ہے اور حضیر ساتھ حاء مہملہ مضموم کے اور ضاد

مُجْمِعَةٍ مَفْتُوحَةٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی

اور ضد مفتوحہ لفظے والے کے ہے اور حقیقت امر اللہ ہی خوب جانتا ہے ابو ابراہیم عبداللہ بن ابی اوفی

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهِ الَّتِیْ

رضی اللہ عنہما بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمن سے مقابلہ کے

لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰی اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِیْهِمْ فَقَالَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ

بعض دنوں میں انتظار کیا یہانتک کہ سورج مائل ہو گیا اوسوقت آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو

لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَ

دشمن سے مقابلہ کی آرزو مت کرو اور خدا تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو اور جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو اور

اعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

جان لو کہ بہشت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَ

اے اللہ قرآن کے نازل کرنیوالے اور بادل کے چلانیوالے اور لشکروں کے ہزیمت دینے والے ان کو ہزیمت دے اور

انْصُرْنَا عَلَیْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ

ہماری مدد کر۔ متفق علیہ اور اللہ تعالیٰ کے توفیق ہے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِی الصِّدْقِ

چوتھا باب صدق کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ اور

وَقَالَ فِی الصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَقَالَ تَعَالٰی فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ

فرماتا ہے اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور فرمایا ہے اگر اللہ تعالیٰ سے سچ بولتے

لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاَمَّا الْاَحَادِیْثُ فَالْاَوَّلُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض عَنِ

تو انکے حق میں بہتر ہوتا اور اس مضمون کی حدیثیں بہت ہیں پہلی یہ ہے ابن مسعود رض سے روایت ہے

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو ہو کی جاتا ہے اور نیکی بہشت میں

اِلَی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ

پہونچاتی ہے اور آدمی سچ بولا کرتا ہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولنا۔

يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى

ناراتی کو پہنچاتا ہے اور ناراتی دوزخ میں پہونچاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولا کرتا ہے یہانتک

يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الثَّانِي عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

کہ خدا تعالے کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے سلے متفق علیہ دوسری حدیث ابو محمد حسن بن علی

ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يَرِيبُكَ

ابن ابی طالب بیان کرتا ہے کہ مجھے یاد ہے کہ رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ چھوڑ دے سلے اوس چیز کو جس میں تجھے شک ہو

إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَالْكَذِبَ رِيبَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور اختیار کر اُس چیز کو جسمیں شک نہو کہ صدق ایمان اور تسکین ہے اور کذب شک اور گمان ہے روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَوْلُهُ يَرِيبُكَ هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّهَا وَمَعْنَاهُ اتْرُكْ مَا

اور کہا حدیث صحیح ہے اور اسکے معنے یہ ہیں کہ جس چیز کے

تَشُكُّ فِي حِلِّهِ وَاعْدِلْ إِلَى مَا لَا تَشُكُّ فِيهِ الثَّالِثُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ

حلال ہونے میں تجھے شک ہو اوسکو چھوڑ دے اور جسمیں شک نہو اوسکو اختیار کر تیسری حدیث ابو سفیان صخر بن

حَرْبٍ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ فِي قِصَّةِ هِرَقْلَ قَالَ هِرَقْلُ فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ

حرب، سے حدیث طویل میں ہرقل روم کے بادشاہ کے قصہ میں مروی ہے کہ ہرقل نے ابو سفیان کو کہا کہ

يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا اللَّهَ

نبی صلعم تمکو کیا امر کرتے ہیں ابو سفیان کہتا ہے کہ میں نے اوس کو جواب دیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو فرماتے ہیں اللہ تعالے

وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَ

وحدہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اوسکا شریک مت بناؤ اور باپ دادوں کا کہنا چھوڑ دو اور ہمکو نماز پڑھنے سلے ۵۳ اور سچ بولنے

الصِّدْقِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الرَّابِعُ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ وَقِيلَ

اور صدقہ دینے اور حرام سے احتراز اور قرابتیوں سے ملاپ کرنے کا امر کرتے ہیں متفق علیہ چوتھی حدیث ابو ثابت یا

أَبِي سَعِيدٍ وَقِيلَ أَبِي الْوَلِيدِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَهُوَ بَدْرِيٌّ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ابو سعید یا ابو الولید سہل بن حنیف بدری رض سے مروی ہے کہ نبی صلے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالے سے شہادت صدق سے مانگتا ہے خدا تعالے اوسکو شہید دن کے مرتبہ

الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْخَامِسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض

کو پہنچا دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر ہی فوت ہو، روایت کی یہ مسلم نے پانچویں حدیث ابی ہریرہ سے مروی ہے

ہم کو عفاف کی بہتری میں اور صدق و صلاح اور سلام جبکہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار چیزوں میں سب مکارم اخلاق کا ذکر کر دیا ہے اسلئے کہ

ذہنی مرتبے ہیں: کمالات کو حاصل کرنا امر کرتے ہیں اور رسالت سے متعلق ہیں اسلئے کہ انبیاء علیہم السلام کی تقدیس بشریہ کی تکمیل کی جاتی ہے اسی ازبک

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک نبی نے

وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ

غزوہ کا ارادہ کیا اور اپنی قوم کو حکم کیا کہ میرے ساتھ الرائی کرنیکو وہ شخص نہ نکلے جسنے نکاح کیا ہے اور عورت سے

اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَّلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا اَحَدٌ

مقاربت کا ارادہ کرتا ہے اور ابھی مقاربت نہیں کی اور نہ وہ شخص جسنے گھر بنایا ہے اور چھت نہیں ڈالی۔ اور نہ جسنے

اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّهُوَ يَنْتَظِرُ اَوْلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ

بکری یا اونٹنی حاملہ خریدی ہو اور اوسکی اولاد کا انتظار کرتا ہے پس وہ جہاد کیلئے نکلا اور عصر کی

الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ

نماز کیوقت یا عصر کے نزدیک قریب شہر کے جا پہنچا پس سورج کو کہا کہ تو بھی خدا تعالیٰ کی حکم کا تابع ہے اور میں بھی خدا تعالیٰ کی حکم کا تابع ہوں اے اللہ

احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَآئِمَ فَجَآءَتْ يَعْنِي النَّارَ

اسکو روک کہ پس سورج روکا گیا تاکہ خدا تعالیٰ نے وہ شہر نبی کو فتح کردیا پس نبی نے غنیمتیں جمع کیں اور انکے جلانے کو

لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ

آگ آئی مگر آگ نے اونکو نہ جلایا نبی نے لوگوں کو فرمایا کہ کسی نے تم میں خیانت کی ہے ہر ہر قبیلہ میں سے ایک ایک آدمی آکر مجھ سے بیعت کرو۔

فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ فَلَزِقَتْ

پس ایک آدمی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چمٹ گیا نبی نے اونکو فرمایا کہ تمنے خیانت کی ہے وہ لوگ گائے کے سر کی مقدار سونا حاضر لائے

يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَآءُوْا بِرَاْسٍ مِّثْلِ رَاْسِ

پس دو آدمی یا تین آدمی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چمٹ گیا نبی نے اونکو فرمایا کہ تمنے خیانت کی ہے وہ لوگ گائے کے سر کی مقدار سونا حاضر

بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهَا فَجَآءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَآئِمُ لِاَحَدٍ

لائے نبی نے وہ سونا غنائم میں رکھدیا آگ آئی اور سب کو جلا گئی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسے پہلے کسی نبی کو غنیمت حلال نہیں ہوئی

قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَآئِمَ لَمَّا رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا مُتَّفَقٌ

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارا ضعف اور عجز دیکھکر ہمارے لیے حلال فرمایا متفق

عَلَيْهِ الْخِلْفَاتُ بِفَتْحِ الْخَآءِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ جَمْعُ خَلِفَةٍ وَّهِيَ النَّاقَةُ

علیہ خلفات ساتھ خا معجمہ کے اور کسرہ لام کے جمع ہے خلفۃ کی اور وہ حاملہ

الْحَامِلُ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اونٹنی ہے ابو خالد حکیم بن حزام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم البیعان بالخیار مالم یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لھما فی بیعھما
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بائع اور مشتری جبتک سودا کو ہٹکی جس سے متفرق نہیں ہوئے ہیں تو وقت تک انکو اختیار رہتا ہے اگر ان سب دونوں نے سچ کہا اور
وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعھما متفق علیہ۔
اور اگر دونوں نے چھپایا اور جھوٹ بولے تو انکے سودے کی برکت زائل کیجاتی ہے متفق علیہ

الباب الخامس فی المراقبۃ

باب پانچواں مراقبہ کے بیان میں ۵۲

قال اللہ تعالیٰ وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین وقال تعالیٰ وھو معکم ایما کنتم وقال
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور بھروسا کر اوس زبردست رحم والے پر جو دیکھتا ہے تجکو جب تو اوٹھتا ہے اور نمازیوں میں تیرا پھرنا اور فرمایا وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں ہو اور فرمایا
تعالیٰ ان اللہ لا یخفی علیہ شیء فی الارض ولا فی السماء وقال تعالیٰ ان ربک لبالمرصاد وقال تعالیٰ یعلم خائنۃ الاعین وما
ہے بیشک اللہ پر کوئی شے مخفی نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں اور فرمایا ہے تیرا رب لگا ہے گھات میں اور فرمایا ہے جانتا ہے آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ
تخفی الصدور وقال تعالیٰ فی الباب کثیر معلومۃ واما الاحادیث
دلوں میں مخفی ہے اور اسباب میں آیتیں بہت ہیں مشہور ہیں اور حدیثیں یہ ہیں

فالاول عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن جلوس عند
پہلی حدیث عمر بن الخطاب رضہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی سامنے سے آیا جسکے کپڑے بہت ہی
الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی
سفید اور بال بہت ہی سیاہ تھے مجلس میں آیا نہ اوسپر سفر کا کچھ نشان دیکھا اور نہ ہمیں سے کوئی اوسکو پہچانتا تھا۔
جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے گھٹنے آپکے گھٹنوں سے ملاکر اور اپنے دونوں ہاتھ
علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام فقال رسول اللہ صلی
اپنے دونوں رانوں پر رکھکر بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلعم کو کہا کہ آپ مجھے اسلام کی حقیقت بتائیں رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم الاسلام ان تشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول

مدینہ منورہ کے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ کی توحید اور محمدؐ کی رسالت کی دل سے گواہی دے

اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت

اور نماز کو قائم کرے اور مال کی زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور اگر تجھے سفر کرنے کی طاقت ہو۔

الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن

کو بیت اللہ کا حج کرے تو وہ شخص بولا کہ تو نے سچ فرمایا ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ آپ سے پوچھتا ہے اور پھر آپ کی تصدیق کرتا ہے پھر بولا کہ آپ

الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر و

ایمان کے بارے میں کہ کہئے تو فرمایا کہ تو اللہ اور اس کے ملائکہ اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور

تؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان

تقدیر کو بھلی ہو یا بری بولا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا کہ آپ مجھے احسان کیا ہے

قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یرئک قال فاخبرنی

حضرت صلعم نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو خدا کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اس کو دیکھ رہا ہے اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو وہ تجھ کو دیکھتا ہے بولا کہ مجھ کو

عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن

قیامت کا حال بتلایئے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جس سے پوچھا جاتا ہے وہ پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا پھر بولا کہ آپ اسکے

امارتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان ترئ الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء

کچھ ہی بتلا دیں آپ نے فرمایا کہ لونڈی اپنے مالک اور مالکن کو جنے اور ننگے پاؤں ننگے بدن محتاج بکریاں

الشاء یتطاولون فی البنیان ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال یا عمر

چرانے والوں کو تو دیکھے گا کہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں پھر وہ آدمی چلا گیا کچھ دیر بعد آپ نے مجھے فرمایا کہ اے عمر

اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبریل اتاکم

تو جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا شخص کون تھا میں نے عرض کی اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ جبریل تھا تمہارے

یعلمکم امر دینکم رواہ مسلم ومعنی تلد الامۃ ربتہا ای سیدتہا

تعلیم کرنے کو آیا تھا روایت کی یہ مسلم نے۔ اور تلد الامۃ ربتہا کے معنے یہ ہیں کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی یعنے لونڈیوں کی

ومعناہ ان تکثر السراری حتی تلد لامۃ السریۃ بنتا لسیدہا وبعلہا

کثرت ہو جائیگی یہانتک کہ لونڈی اپنے مولے کے لئے لڑکی جنیگی اور مولے کی

السید فمعنی السیدۃ وقیل غیر ذلک والعالۃ الفقراء وقولہ ملیا ای

لڑکی معنے اوسکے مالک ہوگی اور اسکے سوا اور بھی تاویلیں کہی ہیں۔ اور عالۃ فقراء کو کہتے ہیں اور ملیا یعنے

زماناً طویلاً وکان ذلک نلاثا الثانی عن ابی ذر جندب بن جنادۃ و

زمانہ طویل (اور یہ تین روز تھے) دوسری حدیث ۱۷ ابوذر جندب بن جنادہ اور

ابی عبد الرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ

ابو عبد الرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم قال اتق اللہ حیثما کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا و

علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو جس جگہ ہوا کر اللہ سے ڈرتا رہا کر اور اگر تجھ کو کوئی برا کام ہو جائے تو اسکے بعد نیک کام کر کہ اس نیکی

خالق الناس بخلق حسن رواہ الترمذی وقال حدیث حسن الثالث

خوش خلقی سے پیش آیا کر رواہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے تیسری حدیث

عن ابن عباس قال کنت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال

۱۸ ابن عباس بیان کرتا ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا کہ آپ نے فرمایا

یا غلام انی اعلمک کلمات احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ

اے لڑکے میں تجھے کچھ باتیں تعلیم کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر اللہ تعالیٰ تجھے یاد رکھیگا تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر

تجاھک اذا سالت فاسال اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان

اسکو سامنے پائیگا جب تو سوال کریگا اللہ تعالیٰ ہی سے کیا کر جب تو اعانت طلب کریگا اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کیا کر اور جان لے

الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ

کہ اگر سب لوگ متفق ہو کر چاہیں کہ تجھے نفع پہنچائیں تو اسی قدر نفع پہنچا سکینگے جس قدر اللہ تعالیٰ نے

اللہ تعالیٰ لک وان اجتمعت علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد

تیرے لیے لکھا ہوگا اور اگر مجتمع ہو کر چاہیں کہ تجھے کچھ ضرر پہونچائیں تو اسی قدر پہنچا سکینگے جسقدر اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے

کتبہ اللہ تعالیٰ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف رواہ الترمذی

مقدر کیا ہوگا قلمیں اٹھا لی گئیں اور کتابیں خشک ہو گئیں روایت کی یہ ترمذی نے

وقال حدیث حسن صحیح وفی روایۃ غیر الترمذی احفظ اللہ تجدہ امامک

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور ترمذی کے سوا دوسری کتابوں میں روایت ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر تو اسکو اپنے آگے

تعرفہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ واعلم ان ما اخطاک لم یکن

تو وسعت کی حالت میں اللہ کو پہچان وہ تجھے شدت و تنگی کی حالت میں پہچانیگا اور جان لے جو چیز تجھے نہیں ملی وہ تجھے

لیصیبک وما اصابک لم یکن لیخطئک واعلم ان النصر مع الصبر وان

اللہ کے علم میں ملنے ہی نہ تھی اور جو تجھے ملی وہ تجھ سے خطا کرنیوالی نہ تھی اور جان لے کہ نصرت صبر کے ساتھ ہے اور

ہو کو ایک سمجھ رہا ہو کوئی نہیں جس سے اعانت طلب کی جائے اور یہ کلام ایک تعین کے موافق ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ایک عاجز ہے جب تک اللہ

الفرج مع الکرب وان مع العسر یسرا الرابع عن انس قال انکم لتعملون

تنگی رنج و تکلی کے ساتھ ہو اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے چوتھی حدیث انس کہتا ہے کہ تم ایسے عمل کرتے ہو

اعمالا ھی ادق فی اعیننا من الشعر کنا نعدھا علی عھد رسول اللہ

کہ وہ تمہارے نظروں میں بال سے باریکتر ہیں ہم ان کو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من الموبقات رواہ البخاری وقال الموبقات المھلکات

صلے اللہ علیہ وسلم کہ موقوت نہلکات سے شمار کیا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے اور بخاری رحمتے کہا کہ موبقات سے مراد نہلکات ہے

الخامس عن ابی ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان

پانچویں حدیث ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالی یغار وغیرۃ اللہ تعالی ان یاتی المرء ما حرم اللہ علیہ متفق

اللہ تعالے غیرت کرتا ہے ۵۲ اور اللہ تعالی کی غیرت یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جو اللہ تعالے نے اسپر حرام کیا ہے متفق

علیہ والغیرۃ بفتح الغین واصلھا الانفۃ السادس عن ابی ھریرۃ

علیہ۔ اور غیرت ساتھ فتح غین کے اصل میں ننگ اور عار کو کہتے ہیں چھٹی حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہے

انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ثلاثۃ من بنی اسرائیل

کہ اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتا تھا کہ بیان کرتے تھے کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل میں سے تین آدمی

ابرص واقرع واعمی اراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص

ایک سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا نابینا کا ارادہ کیا کہ ان کی آزمائش کرے تو ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا پہلے فرشتہ سفید داغ والے کے پاس آیا

فقال ای شیء احب الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب

اور کہا کہ تجھے کونسی چیز زیادہ محبوب ہے اسنے کہا رنگ خوب اور بدن کا چمڑا زیبا ہو

عنی الذی قد قذرنی الناس فمسحہ فذھب عنہ قذرہ واعطی لونا

جسے لوگ مجھے معیوب جانتے ہیں دور ہو جائے فرشتے نے اسپر ہاتھ ملا اور اسکی مرض جاتی رہی اور اسکو اچھا رنگ

حسنا قال فای المال احب الیک قال ابل او قال البقر شک الراوی

اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا تجھے کونسا مال بہت پسند ہے اونٹ یا گائے راوی نے شک کیا ہے

قال فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ لک فیھا فاتی الاقرع فقال

اسنے فرمایا اسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی پھر اسی واسطے آئین برکت دی پھر گنجے کے پاس آیا اور کہا

ای شیء احب الیک قال شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی قذرنی

تجھے کون چیز بہت پسند ہے اسنے کہا اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب لوگ

النَّاسُ شَيْئًا فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ

مجھ سے کہتا ہے میں فرشتہ نے اسکو سر پر ہاتھ ملا اسکی مرض جاتی رہی اور اچھے بال نکلے اور پوچھا کہ تجھے کونسا مال بہت پسند ہے اسنے

إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأَعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا فَأَتَى الْأَعْمَى

کہا گائے اسکو گابھن گائے ملی اور فرشتے نے کہا خدا تعالیٰ تیری مال میں برکت کرے اور یہ اندھا بینا کے پاس آیا اور کہا

فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ النَّاسَ فَمَسَحَهُ

تجھکو کونسی چیز بہت پسند ہے اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ میں روشنی دے تو میں اسکے سب لوگوں کو دیکھوں فرشتے نے اسپر ہاتھ ملا

فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً

خدا تعالیٰ نے اسکو روشنی دی فرشتے نے کہا تجھے کونسا مال بہت پسند ہے اوسنے کہا بکری اسکو گابھن

وَالِدًا فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ

سو اونٹنی اور گابھن بھائی اور بکری ابھی جنی پھر ہتے ہتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہوگئی اور کجی کی جنگل بھر سے بیل ہوگئے

وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ

اور اندھے کی جنگل بھر بکریاں ہوگئیں پھر مدت کے بعد فرشتہ سفید داغ والے کے پاس اپنی مالی صورت بنا کر

رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ

گیا میں محتاج ہوں سفر میں میرے سب اسباب کٹ گئے سو آج منزل پر پہنچنا مجھ کو ممکن نہیں بجز اللہ خدا کے

ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا

پھر تجھ سے مسکین کرم کی میں تجھ سے مانگتا ہوں اوسکے نام پر جسنے تجھکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دے تو میرے

أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ

سفر کا انتظام کر دی کہ میں وطن پہنچ جاؤں آخر جواب یہ کہ میرے ذمہ حقوق بہت ہیں فرشتہ نے کہا گویا میں تجھکو پہچانتا ہوں تو بدرد اغ اور مالا تھا سب

يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا

لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے تو فقیر تھا خدا تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اوسنے جواب دیا کہ یہ مال میں نے باپ دادا سے

عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ

جو پشتہا پشت کے بڑے سردار تھے فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھکو ویسا ہی کر دے جیسا تھا پھر فرشتہ نے کہا پھر فرشتہ گنجے کے

فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ

پاس اسکی صورت اور شکل میں آیا اور اس سے ویسا ہی کہا جیسا سفید داغ والے کو کہا تھا اسنے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا سفید داغ والے نے دیا تھا

هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ

فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو خدا تعالیٰ تجھکو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا اور پھر اندھے کے پاس اپنی صورت اور شکل میں آیا

وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ

گیا اور کہنے لگا میں مسکین مسافر ہوں سفر میں میرے سب اسباب تمام ہو گئے اور کچھ باقی نہیں رہا

فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً

آج اللہ تعالیٰ کی مدد سے پھر تیری مدد سے پہنچ سکتا ہوں میں اُس ذات پاک کے قدر پوچھ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے بینائی عطا کی اور بکری

اَتُبَلِّغُنِيْ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ

دے تاکہ میرے سفر کا انتظام کر لوں اس نے کہا بیشک میں نابینا تھا خدا تعالیٰ نے مجھے بینائی عطا کی جس قدر تیری خوشی ہو اس مال میں سے لے جا

وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَمْسِكْ

اور جتنا تیرا جی چاہے چھوڑ جا آج جتنا تو لینا چاہے گا میں تجھ کو ہرگز منع نہ کروں گا فرشتے نے کہا تو اپنا مال

مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ

اپنے پاس رکھ صرف تمہارا امتحان کیا گیا تھا اللہ تعالیٰ تجھ سے خوش ہوا اور دونوں تیرے یاروں پر غضبناک ہے متفق علیہ

عَلَيْهِ وَالتَّاؤَةُ الْعَشْرَاءُ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الشِّيْنِ وَبِالْمَدِّ هِيَ الْحَامِلُ قَوْلُهٗ

اور التاؤۃ العشراء کا لفظ ساتھ ضمہ عین اور فتح الشین اور الف ممدودہ کے ہے گابھن اونٹنی کو کہتے ہیں اور قول آپ کا

اَنِّيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَتْحُ مَعْنَاهُ تَوَلِّيْ نِتَاجَهَا وَالنِّتَاجُ لِلنَّاقَةِ كَالْقَابِلَةِ لِلْمَرْاَةِ

انی اور روایت میں فتح ہے بچہ جننے کے وقت جچہ گری کی اور نتاج کا استعمال اونٹنی میں ہے جیسا کہ قابلہ کا استعمال عورت میں ہے

وَقَوْلُهٗ وَلَدُهَا هُوَ بِتَشْدِيْدِ اللَّامِ اَيْ تَوَلِّيْ وِلَادَتِهَا وَهُنَّ يُعَنِّيْنَنِيْ

اور یہ قول آپ کا لام کے تشدید سے بچہ جننے کے وقت جچہ گری کی اور وہ اس جچہ گری کے ہم معنے ہے جو اونٹنی کے حق میں

النَّاقَةُ فَالْمُوَلِّدُ وَالنَّاتِجُ وَالْقَابِلَةُ بِمَعْنًى لٰكِنْ هٰذَا فِي الْحَيَوَانِ وَذَاكَ

استعمال ہوتا ہے عرض کہ مولد اور ناتج اور قابلہ ہم معنے ہیں لیکن لفظ قابلہ کا انسان کی قسم سے مخصوص ہے اور مولد و ناتج ان غیر طرح پر

لِغَيْرِهٖ كَقَوْلِهٖ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ وَهُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ اَيِ الْاَسْبَابُ

اور یہ قول آپ کا منقطعت بی الحبال ساتھ حا بغیر نقطہ کے اور با ایک نقطہ کے مراد اس سے اسباب ہے اور یہ قول

سَبَبٌ وَقَوْلُهٗ لَا اَجْهَدُكَ مَعْنَاهُ لَا اَشُقُّ عَلَيْكَ فِيْ رَدِّ شَيْءٍ تَاْخُذُهٗ وَتَطْلُبُهٗ

آپ کا لا اجہدک کا مطلب اس سے یہ ہے کہ میں تجھ پر کبھی نہیں گراں ہوں گا کسی چیز کو واپس کرنے میں کہ تو لے لیوے اور مانگے میرے

مِنْ مَالِكَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ لَا اَحْمَدُكَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمِيْمِ وَمَعْنَاهُ لَا

مال سے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں ہے لا احمدک ساتھ حا مہملہ اور میم کے مطلب اس سے یہ ہے کہ میں

اَحْمَدُكَ بِتَرْكِ شَيْءٍ تَحْتَاجُ اِلَيْهِ كَمَا قَالُوْا لَيْسَ عَلَى طُوْلِ الْحَيَوٰةِ نَدَمٌ اَيْ عَلٰى

تیری تعریف نہیں کرتا اس بات پر کہ تو چیز کا محتاج ہے کسی طرف سے جو محتاج ہو اس کو پھر وہی جیسا کہ عرب نے کہا ہے کہ زندگی کی طوالت پر کچھ افسوس نہیں ہے مرنے کے طول

فَوَاتِ طُوْلِهَا السَّابِعُ عَنْ اَبِیْ یَعْلٰی شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

نہ ملنے پر کچھ افسوس نہیں ساتویں حدیث ابو یعلی شداد بن اوس سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ آدمی دانا ہے جو اپنے نفس سے محاسبہ کرتا رہے اور موت کے مابعد کیلئے عمل کرے اور وہ شخص

اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ قَالَ

عاجز ہے جو نفس کی خواہش کے تابع ہو اور اللہ تعالیٰ پر لمبی لمبی امیدیں رکھے نفس کی ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور

التِّرْمِذِیُّ وَغَیْرُہٗ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَعْنٰی دَانَ نَفْسَہٗ حَاسَبَھَا الثَّامِنُ عَنْ

ترمذی وغیرہ علماء نے کہا ہے کہ دان نفسہ کا معنی ہے حساب کرے نفس سے آٹھویں حدیث

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کے اسلام کی

الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَغَیْرُہٗ التَّاسِعُ عَنْ

خوبی سے ہے کہ مالا یعنی کلام کو ترک کرے روایت کی یہ ترمذی وغیرہ نے نویں حدیث

عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُسْأَلُ الرَّجُلُ فِیْمَ ضَرَبَ امْرَاَتَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ

عمر رضی سے مروی ہے کہ نبی صلیم نے فرمایا کہ نہ پوچھا جاوے آدمی کو کس سبب سے اوس نے اپنی عورت کو مارا ہے روایت کی یہ ابو داؤد وغیرہ نے

دَاوٗدَ وَغَیْرُہٗ اَلْبَابُ السَّادِسُ فِی التَّقْوٰی

وغیرہ نے چھٹا باب تقوے کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَقَالَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا اور فرمایا ہے

اللّٰہُ تَعَالٰی فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَھٰذِہِ الْاٰیَۃُ مُبَیِّنَۃٌ لِلْمُرَادِ مِنَ الْاُوْلٰی

ڈرو اللہ سے جسقدر تم کو طاقت ہو اور یہ آیت پہلی آیت کی مراد کو بیان کرتی ہے

وَقَالَ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا وَ

اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور کہو بات مضبوط اور

الْاٰیَاتُ فِی الْاَمْرِ بِالتَّقْوٰی کَثِیْرَۃٌ مَعْلُوْمَۃٌ وَقَالَ تَعَالٰی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ

آیات تقوے کے امر میں بہت زیادہ معلوم ہیں اور فرمایا ہے جو شخص اللہ سے ڈرے

یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَقَالَ تَعَالٰی اِنْ تَتَّقُوا

اللہ تعالیٰ اسکیلئے نکلنے کا راستہ پیدا کرتا ہے اور اسکو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اوسکو گمان نہ ہو۔ اور فرمایا ہے اگر تم اللہ سے

اللّٰهُ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم میں فیصلہ اور امتیاز پیدا کر دے گا تمہارے گناہ اور تم کو بخشے گا اور اللہ بڑا

الْعَظِيْمِ وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ

فضل کرنیوالا ہے۔ اس باب میں آیتیں بہت ہیں معلوم و مشہور ہیں اور احادیث یہ ہیں

فَالْاَوَّلُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ

پہلی حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ لوگوں میں سے بزرگتر کون ہے

قَالَ اَتْقَاهُمْ فَقَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ فَقَالَ فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنُ

آپنے فرمایا جو متقی ہیں سب سے زیادہ ہو لوگوں نے عرض کی کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے آپنے فرمایا یوسف اللہ کا نبی

نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ

اللہ کے نبی کا بیٹا اللہ کے نبی کا بیٹا اللہ کے خلیل کا بیٹا انہوں نے کہا ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے آپنے فرمایا تم

مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا

کیا عرب کے اصل سے مجھے پوچھتے ہو جو لوگ جاہلیت میں بہتر ہیں وہی اسلام میں بہتر ہیں جب

فَقِهُوْا اِسْتَفْقَهَ عَلَيْهِ فَقِهُوْا بِضَمِّ الْقَافِ عَلَى الْمَشْهُوْرِ وَحُكِيَ كَسْرُهَا اَيْ عَلِمُوْا

دین شریعت کے اچھا سمجھ لیں تو اچھا سیکھ لے علیہ۔ فقہوا قاف کے ضمہ سے مشہور ہے اور کسرہ بھی آیا ہے یعنے جب شریعت

اَحْكَامَ الشَّرْعِ الثَّانِيْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

کے احکام کا علم کو حاصل ہو گیا۔ دوسری حدیث ابوسعید خدری رضہ سے مروی ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا شیریں و سبز رنگ ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم کو دنیا میں خلیفہ کیا ہے

فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ

پس تمکو دیکھتا ہے کہ تم اپنے کو طور عمل کرتے ہو تم دنیا سے ڈرو اور عورتوں سے ڈرو کہ بیشک اسرائیل میں اول فتنہ

كَانَتْ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الثَّالِثُ عَنِ ابْنِ

عورتوں کے سبب ہوا ہے روایت کی یہ مسلم نے تیسری حدیث ابن

مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى

مسعود سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر زبان مبارک سے یہ کلمہ کہتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت

وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ الرَّابِعُ عَنْ اَبِيْ طَرِيْفٍ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

اور پرہیزگاری اور پاکدامنی اور بے پروائی مانگتا ہوں روایت کی یہ مسلم نے چوتھی حدیث ابوطریف عدی بن حاتم

الطائی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من

طائی رضؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے جو شخص کسی

حلف علی یمین ثم رای اتقی للہ منہا فلیات التقوی رواہ مسلم والبخاری

کسی امر پر قسم کھائے پھر اوسکو معلوم ہو جائے کہ اس امر کے غیر میں تقویٰ زیادہ ہے تو جسکام میں تقویٰ زیادہ ہو وہی کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے

عن ابی امامۃ صدی بن عجلان الباہلی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ

حدیث ابو امامہ صدیؓ بن عجلان باہلی رضؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع فقال اتقوا اللہ وصلوا خمسکم و

وسلم کو سنا تھا کہ آپ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے کہ اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور پانچ نمازیں ادا کرو اور

صوموا شہرکم وادوا زکوۃ اموالکم واطیعوا امراءکم تدخلوا جنۃ ربکم

رمضان کے روزے رکھو اور مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امیروں کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے

رواہ الترمذی فی اخر کتاب الصلوۃ وقال حدیث حسن صحیح

ترمذی نے کتاب الصلوٰۃ کے آخر میں یہہ حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ حدیث حسن صحیح ہے

الباب السابع فی الیقین والتوکل

ساتواں باب یقین اور توکل کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ ولما رای المؤمنون الاحزاب قالوا ہذا ما وعدنا

فرمایا اللہ تعالےٰ نے جب مسلمانوں نے لشکروں کو دیکھا تو بولے یہہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا ہم کو

اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ وما زادہم الا ایمانا وتسلیما

اللہ تعالیٰ نے اور اسکے رسول نے اور سچ کہا اللہ نے اور اسکے رسول نے اور اس سے ہمکو اور بڑا ایمان اور اطاعت

وقال تعالیٰ الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم

اور فرمایا ہے جسے لوگ جنکو لوگوں نے کہا کہ بہت لوگ تمہارے مقابلہ کو جمع ہوئے ہیں تم اوسسے ڈرو اوسکا

فزادہم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ و

ایمان زیادہ ہوا اور انہوں نے کہا کہ ہمکو اللہ کافی ہے اور بہت اچھا وکیل ہے پس انہوں نے اللہ سے نعمت اور

فضل لم یمسسہم سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم وقال

فضل جسمیں کچھ برائی نہ پہونچی اور اللہ کی خوشنودی کے تابع ہوئے اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور فرمایا ہے اور

تعالیٰ وتوکل علی الحی الذی لا یموت وقال تعالیٰ وعلی اللہ فلیتوکل

توکل کر اوس زندہ پر جسکو موت نہیں اور فرمایا ہے اور اللہ ہی پر

المؤمنون وقال تعالیٰ فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب

مومنین توکل کریں، اور فرمایا ہے جب تو عزم کرے تو اللہ پر توکل کر بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے

المتوکلین والآیات فی الامر بالتوکل کثیرۃ معلومۃ وقال تعالیٰ

محبت کرتا ہے۔ اور آیتیں توکل کے ساتھ امر کرنے کی بہت مشہور ہیں اور فرمایا ہے حق

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ای کافیہ وقال تعالیٰ انما المؤمنون

شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے وہ اسکو کافی ہے۔ اور فرمایا ہے مومن وہ لوگ

الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم

جنکے سامنے رو برو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاوے تو انکے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انپر اسکی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان

ایمانا وعلی ربھم یتوکلون والآیات فی فضل التوکل کثیرۃ معروفۃ

زیادہ ہوا اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اور توکل کی فضیلت میں آیتیں بہت ہیں

واما الاحادیث فالاول عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ

اور حدیثیں بہت ہیں۔ پہلی حدیث۔ ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم عرضت علی الامم فرایت النبی ومعہ الرھط والنبی

علیہ وسلم نے فرمایا کہ امتیں میرے سامنے کی گئیں پیغمبر کو دیکھا ایک بیچ دیکھا کہ اسکے ساتھ دس آدمی سے کم تھے اور

ومعہ الرھیط والنبی ومعہ الرجل والرجلان والنبی ولیس

ایک دیکھا کہ اسکے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اور ایک نبی دیکھا کہ اسکے ساتھ ایک دو آدمی تھے اور ایک نبی دیکھا کہ اسکے ساتھ کوئی بھی نہ

معہ احد اذ رفع لی سواد عظیم فظننت انھم امتی فقیل لی ھذا موسی

ہمارے نبی تنہا معلوم ہوئے تھے۔ پھر بڑی جماعت جب نظر آئی میں سمجھا کہ یہ میری امت ہے مجھے جواب دیا گیا کہ یہ موسے

وقومہ ولکن انظر الی الافق فنظرت فاذا ھو سواد عظیم فقیل لی

اور اسکی قوم ہے لیکن تو افق کی طرف دیکھ میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت مجھے نظر آئی پھر مجھے کہا گیا کہ یہ دوسری

انظر الی الافق الآخر فاذا ھو سواد عظیم فقیل ھذہ امتک ومعھم

طرف دیکھ۔ دوسری طرف بھی ایک بڑی جماعت مجھے نظر آئی پھر مجھے کہا گیا کہ یہ تیری امت ہے اور ان کے ساتھ ستر

سبعون الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب ولا عذاب ثم نھض فدخل

ہزار ایسے ہیں کہ بلا حساب بلا عذاب جنت میں داخل ہونگے پھر رسول اللہ صلے اٹھ کھڑے ہوئے تم اور تمہارے نشریف لے

منزلہ فخاض الناس فی اولئک الذین یدخلون الجنۃ بلا حساب ولا عذاب

گئے اور پھر ان جنتیوں میں بلا حساب و عذاب داخل ہونے والوں کے بیان میں بحث کرنے لگے

فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

کسی نے کہا شاید وہ لوگ ہونگے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے ہیں اور

قَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ

کسی نے کہا شاید وہ لوگ ہونگے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا اور لوگ کچھ کچھ کہتے رہے

فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کیا تذکرہ کرتے ہو۔

فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى

لوگوں نے سب حال آپ کو سنا دیا آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہونگے جو نہ منتر و افسون کرتے ہیں اور نہ کسی کو پھونکتے ہیں اور نہ شگون لیتے ہیں اور

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي

اپنے رب پر توکل کرتے ہیں عکاشہ بن محصن نے کھڑے ہو کر گذارش کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ مجھے ان میں سے کرے

مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ

آپ نے فرمایا تو ان میں سے ہے پھر ایک اور آدمی نے کھڑا ہو کر کہا کہ آپ دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی انہیں سے کرے آپ نے

فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الرَّهْطُ بِضَمِّ الرَّاءِ تَصْغِيرُ رَهْطٍ وَ

فرمایا عکاشہ یہ دعا تجھ سے پہلے لیکر چلا گیا بخاری اور مسلم نے رہیط ساتھ ضمہ راء کے تصغیر ہے رہط کی اور

هُمْ دُونَ عَشَرَةِ أَنْفُسٍ لَا فَوْقَ النَّاجِيَةُ وَالْجَانِبُ وَعُكَّاشَةُ بِضَمِّ الْعَيْنِ

وہ دس آدمی سے کم کو کہتے ہیں اور فوق کندھے اور گوشہ کو کہتے ہیں اور عکاشہ ساتھ ضمہ عین کے اور

وَتَشْدِيدِ الْكَافِ وَتَخْفِيفِهَا وَالتَّشْدِيدُ أَفْصَحُ التَّالِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

تشدید کاف کے ہے اور تخفیف لکھنے کے اور تشدید زیادہ فصیح ہے دوسری حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی

أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اللہ میں تیرے لئے اسلام لایا اور تجھ پر

آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ

ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری اعانت سے اعداء کے ساتھ خصومت کرتا ہوں اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں اس سے کہ تو مجھے گمراہ کرے تو ہی زندہ ہے کہ کبھی نہیں مرتے اور جن اور

الْإِنْسُ يَمُوتُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ التَّالِثُ

آدمی مرتے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور یہ مسلم کے لفظ ہیں اور بخاری نے اسکا اختصار کیا ہے تیسری حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَیْضًا قَالَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ قَالَہَا

ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تھے تو اس وقت انہوں نے حسبنا اللہ

اِبْرَاہِیْمُ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَقَالَہَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالُوْا اِنَّ

ونعم الوکیل کہا تھا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہا تھا جب لوگوں نے آپ کو کہا تھا

النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْہُمْ فَزَادَہُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ

کہ لوگ تمہارے لیے جمع ہو کر آئے ہیں تم انسے خوف کرو تو انکا ایمان زیادہ ہوا اور انہوں نے بکثرت اللہ تعالے کا فی ہے اور وہ اچھا

الْوَکِیْلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کَانَ اٰخِرُ قَوْلِ

کارساز ہے روایت کی یہ بخاری نے اور بخاری کی ایک روایت میں ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام

اِبْرَاہِیْمَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَلرَّابِعُ

آگ میں ڈالے گئے تھے تو اُن کا آخر قول یہ تھا یعنی جیسے اللہ ونعم الوکیل والا چوتھی حدیث ابو ہریرہ رضی سے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ

مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہت لوگ ایسے بہشت میں داخل ہونگے کہ اُن کے دل

اَفْئِدَتُہُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ قِیْلَ مَعْنَاہُ مُتَوَکِّلُوْنَ وَقِیْلَ قُلُوْبُہُمْ رَقِیْقَۃٌ

پرندوں کے دلوں جیسے ہونگے روایت کی یہ مسلم نے بعضوں نے کہا ہے کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ پرندہ کی طرح توکل کرنے والے ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ دل

اَلْخَامِسُ عَنْ جَابِرٍ رضی اَنَّہٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ

نرم ہونگے پانچویں حدیث جابر رضی سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں نجد کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ تھا

فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَہُمْ فَاَدْرَکَتْہُمُ الْقَائِلَۃُ

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو میں بھی ساتھ تھا ایک جنگل جھاڑیوں والے میں آپ کو

فِیْ وَادٍ کَثِیْرِ الْعِضَاہِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ وَّتَفَرَّقَ النَّاسُ

دوپہر ہوگئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ببول کے درخت کے نیچے نزول فرمایا اور لوگ درختوں کے سایہ

یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ فَعَلَّقَ بِہَا

میں متفرق ہو کر اترے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس درخت کے نیچے اترے تھے آپ نے تلوار

سَیْفَہٗ وَنِمْنَا نَوْمَۃً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَا وَاِذَا

اس درخت سے لٹکا دی اور ہم سب سو گئے ناگاہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو آواز دی جب ہم آئے تو

عِنْدَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا اخْتَرَطَ عَلَیَّ سَیْفِیْ اَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَھُوَ

ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا میں سویا پڑا تھا کہ یہ شخص میری تلوار مجھ پر کھینچکر کھڑا ہوگیا میں بیدار ہوا تو تلوار

فِي يَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ

اسکے ہاتھ میں لگائی ہوئی تھی اور اسنے مجھ سے کہا کہ اب مجھ سے تجھکو کون بچائیگا میں نے تین بار کہا کہ اللہ بچائیگا اور آپنے اسکو کچھ سزا نہ دی بخاری

عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ

کی اور مسلم۔ اور ایک روایت میں ہے جابر رضؓ کہتا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع میں ہم آپکے ساتھ گئے جب

فَاِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ

ہم درخت سایہ دار کے نیچے آئے تو ہمنے وہ درخت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے چھوڑ دیا۔ ایک آدمی

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ

مشرکوں میں سے آیا اور آپکی تلوار جو درخت سے معلق تھی اسنے وہی نکال لی اور کہا تو مجھ سے

فَقَالَ تَخَافُنِيْ فَقَالَ لَا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبُوْ بَكْرٍ رَوَاهُ

ڈرتا ہے بولے کہا نہیں پھر اسنے کہا اب مجھ سے تجھکو کون بچا سکتا آپنے کہا اللہ اور ابوبکر اسمٰعیلی اپنی

سَمٰعِيْلِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقَالَ اللّٰهُ فَقَصَّطَ السَّيْفُ مِنْ

صحیح میں اس طرح روایت کرتا ہے کہ اسنے کہا اب مجھ سے تجھکو کون بچا سکیگا آپنے کہا اللہ پھر اسکے ہاتھ سے تلوار گر گئی

يَدِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تلوار لے کر فرمایا کہ اب مجھ سے تجھکو کون بچائے گا اسنے کہا کہ

فَقَالَ كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ

تو بہتر تلوار لینے والوں میں سے ہو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی توحید اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اسنے کہا نہیں مگر میں

اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَاَتٰى

عہد کرتا ہوں کہ تجھ سے لڑائی نہ کروں گا اور جو لوگ تجھ سے لڑائی کرینگے انکی ہمراہی بھی نہ کروں نگار رسول اللہ نے اسکو چھوڑ دیا وہ

اَصْحَابَهٗ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِّنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ قَوْلُهٗ فَقَفَلَ اَيْ رَجَعَ وَالْعِضَاهُ اَلشَّجَرُ

اپنے یاروں کے پاس آیا اور انکو کہا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو سب لوگوں سے بہتر ہے قفل کہتے ہیں پھرا اور عضاہ درخت

الَّذِيْ لَهٗ شَوْكٌ اَلسَّمُرَةُ بِفَتْحِ السِّيْنِ وَضَمِّ الْمِيْمِ اَلشَّجَرَةُ مِنَ الطَّلْحِ وَهِيَ الْعِظَامُ مِنْ

خاردار کو کہتے ہیں سمرہ سین کی زبر اور میم کی پیش سے درخت خاردار میں سے جو بڑا

شَجَرَةِ الْعِضَاهِ وَاخْتَرَطَ السَّيْفَ اَيْ سَلَّهٗ وَفِيْ يَدِهٖ صَلْتًا اَيْ مَسْلُوْلًا وَهُوَ

ہو اسکو کہتے ہیں یعنے کھینچا اور اخترط السیف یعنے تلوار کو میان سے نکالا اور فی یدہ صلتا یعنے ننگی تلوار اور صلتا ساتہ

بِفَتْحِ الصَّادِ وَضَمِّهَا اَلسَّادِسُ عَنْ عُمَرَ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

فتح صاد اور ضمہ اسکے ہے چھٹی حدیث عمر رضؓ کہتا ہے کہ میں نے سنا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ

علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر پورا پورا توکل کرو تو تم کو ایسا رزق دیا جاوے جیسا پرندوں کو دیا جاتا ہے

تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ مَعْنَاهُ

کہ دن نکلتے بھوکے جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر آتے ہیں روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے معنے اس حدیث کا یہ ہے کہ

تَذْهَبُ أَوَّلَ النَّهَارِ خِمَاصًا أَيْ ضَامِرَةَ الْبُطُونِ مِنَ الْجُوعِ وَتَرْجِعُ آخِرَ النَّهَارِ بِطَانًا

دن کے شروع میں جب نکلتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پیٹ پیٹھ سے لگا ہوا ہے بھوک کے اور دن کے آخر میں جب لوٹتے ہیں تو پیٹ بھرے ہوئے۔

أَيْ مُمْتَلِئَةَ الْبُطُونِ سَارِحٌ عَنْ أَبِي عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ

پیٹ پیٹھ سے بھرے ہوئے آتے ہیں ساتویں حدیث براء بن عازب سے مروی ہے کہ کہا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فلانے جب تو رات کو بچھونے پر لیٹے تو اس وقت کہا کر اے اللہ میں نے

إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ

اپنا نفس تیری سپرد کیا اور اپنا منہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا کام تیرے سپرد کیا اور تیرے اپنی

ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ

پشت کو تیری طرف تجھی کیا تیری رغبت اور تیرے خوف کر کے اور تیرے سوا کوئی ملجا اور منجا نہیں میں ایمان لایا

بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ لَيْلَتَكَ

اس کتاب پر جو تو نے نازل کی اور پیغمبر پر جو تو نے بھیجا اگر یہ کلمات کہہ کر تو رات میں مرجائیگا۔

مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي

تو فطرت پر مریگا اور اگر تو صبح کرے گا تو بھلائی حاصل ہوگی متفق علیہ ہے بخاری اور مسلم نے اور صحیحین کی ایک روایت میں

الصَّحِيحَيْنِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ

براء سے یوں مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنی خواب گاہ میں

مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ

جائے تو وضو کر جیسا نماز کیلئے وضو کیا کرتا ہے پھر داہنی پہلو پر لیٹ جا

وَذَكَرَ نَحْوَهُ ثُمَّ قَالَ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ مُتَّفَقٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

اور منہ سے کلمات مذکورہ کہا کر پھر فرمایا کہ یہ کلمات اپنے سب کلام سے پیچھے کہا کر۔ متفق علیہ ہے حدیث ابوبکر صدیق

الصِّدِّيقِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ

بن عامر بن عمرو بن کعب بن

سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ

سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قرشی تیمی ہے رضی اللہ

عَنْهُ وَهُوَ وَأَبَوَاهُ وَأُمُّهُ صَحَابِيَّةٌ رضی قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ وَنَحْنُ

عنہ اور وہ اور اسکا باپ اور ماں سب صحابی ہیں وہ کہتا ہے کہ میں غار میں مشرکوں کے قدموں کو

فِي الْغَارِ وَهُمْ عَلَى رُؤُسِنَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ

دیکھتا تھا جس وقت وے ہمارے سر پر تھے میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف نظر کرے

لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الثَّانِي

تو ضرور ہمکو دیکھ لے آپ نے فرمایا کہ تیرا کیا گمان ہے اے ابوبکر دو شخص سے تیسرا اللہ ہے۔ اس کی یہ پہلی روایت اور مسلم نے۔ دوسری حدیث

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ الْمَخْزُومِيَّةِ

ام المؤمنین ام سلمہ رضہ سے مروی ہے اور انکا نام ہند ابو امیہ حذیفہ کی بیٹی مخزومیہ ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلا کرتے تھے تو ایسا کہا کرتے تھے بسم اللہ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا

عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ

اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری ساتھ اس سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا لغزش کروں یا لغزش کرایا

أُجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا بِأَسَانِيدَ

یا مجھ سے جاہلانہ معاملہ کیا جائے۔ حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی وغیرہما نے صحیح اسناد

صَحِيحَةٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ الْعَاشِرُ

سے ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔ دسویں حدیث

عَنْ أَنَسٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا

انس رضہ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص گھر سے نکلتے وقت

خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ

کہا کہ بسم اللہ توکلت علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اسکو کہا جاتا ہے تو ہدایت کیا گیا

وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ

اور تو کفایت کیا گیا اور تو بچا یا گیا ہے اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے لفظ

وَغَيْرُهُمْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ زَادَ أَبُو دَاوُدَ فَيَقُولُ يَعْنِي الشَّيْطَانَ

وغیرہم نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ابوداؤد رحمہ نے زیادہ کیا پس کہتا ہے شیطان دوسرے

۴۷
شرح ازدن ۵۲

لِشَيْطَانٍ اٰخَرَ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ كُفِيَ وُقِيَ وَهُدِيَ وَعَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ

شیطان کو کہتا ہے جو آدمی کفایت کیا گیا اور بچایا گیا ہو تو ہدایت کیا گیا ہو تو تیرا اس کو کیا کر سکتا ہے۔ انس رضؓ بیان کرتا ہے کہ

كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ایک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا اور

وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

دوسرا کمایا کرتا تھا تو محنت کرنے والے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھائی کی شکایت کی آپ نے

لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ يَحْتَرِفُ وَيَكْتَسِبُ وَيَتَسَبَّبُ

اسکو جواب میں فرمایا کہ شاید تو اسکی طفیل رزق دیا جاتا ہو روایت کی اس کو ترمذی نے استناد صحیح سے بخاری کی شرط پر

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِي الْاِسْتِقَامَةِ

آٹھواں باب استقامت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا

اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب کو فرمایا ہے تو استقامت کر جیسا تجھے حکم کیا گیا ہے۔ اور فرمایا ہے جن لوگوں نے کہا

رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر انہوں نے اپر استقامت کی اوپر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم کچھ خوف نہ کرو اور نہ

وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور جس جنت کا تم کو وعدہ کیا گیا ہے اسکی بشارت لو اور ہم دنیا اور آخرت میں تمہارے

وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ

دوست ہیں اور بہشت میں تمہارے لیے وہ چیزیں موجود ہیں جو تمہارے جی خواہیں کریں اور تمہارے لیے ایسی وہ چیزیں موجود ہیں جن کو تم

غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا

اللہ بخشنے والا مہربان کی طرف سے تمہارے لیے مہمانی ہے۔ اور فرمایا ہے جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر انہوں نے استقامت کی

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اوپر کچھ خوف نہیں اور نہ وہ غمناک ہونگے یہ لوگ جنتی ہیں جنت میں ہمیشہ رہیں گے

جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَعَنْ اَبِيْ عَمْرٍو وَقِيْلَ اَبِيْ عَمْرَةَ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضؓ

ان عملوں کے عوض جو انہوں نے دنیا میں کمائے۔ ابو عمرو اور کہا گیا ہے ابو عمرہ سفیان بن عبد اللہ رضؓ سے روایت ہے

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَيْرَكَ

کہا کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے اسلام میں آپ ایسی بات فرمائیں کہ آپکے سوا کسی کو مجھے پوچھنے کی حاجت نہ رہے

قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ

آپ نے فرمایا کہ تو آمنت باللہ کہہ پھر اسپر مستقیم ہو جا روایت کی یہ مسلم نے ۔ ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَنْ يَّنْجُوَ اَحَدٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میانہ روی اختیار کرو اور اللہ کی عبادت پر استقامت کرو اور جان لو کہ کوئی تم میں سے عمل کے سبب

مِّنْكُمْ بِعَمَلِهٖ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ

ہرگز نجات نہ پائے گا لوگوں نے کہا اور نہ آپ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اور نہ میں مگر یہ کہ خدا تعالے اپنی رحمت اور فضل میں

بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْمُقَارَبَةُ اَلْقَصْدُ الَّذِيْ لَا غُلُوَّ فِيْهِ وَ

مجھے مستور و مستغرق کرلے روایت کی یہ مسلم نے ۔ مقاربہ میانہ روی ہے جسمیں

لَا تَقْصِيْرَ وَالسَّدَادُ الْاِسْتِقَامَةُ وَالْاِصَابَةُ وَيَتَغَمَّدَنِيْ يَلْبَسُنِيْ وَيَسْتُرُنِيْ

کمی نہ ہو اور سداد استقامت اور اصابت سے اور یتغمدنی کے معنے مجھے چھپالے

قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَى الْاِسْتِقَامَةِ لُزُوْمُ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالُوْا وَهِيَ مِنْ جَوَامِعِ

علماء نے کہا ہے استقامت سے اللہ کی عبادت کو اپنے ذمہ لازم کرنا مراد ہے کہتے ہیں اور یہ جوامع

الْكَلِمِ وَهِيَ نِظَامُ الْاُمُوْرِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ

الکلم سے ہے اور یہ امور کا انتظام ہے وباللہ التوفیق

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِي التَّفَكُّرِ فِيْ عَظِيْمِ مَخْلُوْقَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ

نواں باب اللہ تعالے کی مخلوق کی عظمت میں فکر کرنی اور

فَنَاءِ الدُّنْيَا وَاَهْوَالِ الْاٰخِرَةِ وَسَائِرِ اُمُوْرِهَا وَتَقْصِيْرِ النَّفْسِ وَتَهْذِيْبِهَا

دنیا کے فنا ہونے اور آخرت کے ہول وغیرہ کے اور نفس کی تقصیر اور اسکی تہذیب

وَحَمْلِهَا عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ

اور نفس کو استقامت پر ترغیب دینے کے بیان میں کہو میں تو ایک ہی نصیحت کرتا ہوں تم کو کہ

تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

اٹھ کھڑے ہو اللہ کے کام پر دو دو اور ایک ایک پھر فکر کرو اور فرمایا ہے بیشک آسمان اور زمین اور

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ

رات دن کے اختلاف میں دانائوں کیلئے نشانیاں ہیں جو یاد کرتے ہیں

اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْاٰيَاتِ وَ

اور کہتے ہیں اے ہمارے رب تو نے یہ عبث نہیں بنایا تو پاک ہے ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے آیتوں کے آخیر تک اور

قَالَ تَعَالٰى اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ

فرمایا ہے بھلا کیا نہیں نگاہ کرتے اونٹوں پر کیسے بنائے ہیں اور آسمان پر کیسا

رُفِعَتْ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ فَذَكِّرْ

بلند کیا ہے اور پہاڑوں پر کیسے کھڑے کیے ہیں اور زمین پر کیسی صاف بچھائی ہے سو تو سمجھا

اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ تَعَالٰى اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا الْاٰيَةَ وَ

پھر کام یہی ہے سمجھانا۔ اور فرمایا ہے کیا زمین میں چلے پھرے نہیں پس نظر کریں الآیۃ اور

الْاٰيَاتُ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ وَمِنَ الْاَحَادِيْثِ الْحَدِيْثُ السَّابِقُ

آیتیں اس مضمون کی بہت ہیں اور حدیثوں میں سے ایک یہ حدیث سابق ہے

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

دانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے محاسبہ کرے اور موت کے بعد کیلئے عمل کرے

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِى الْمُبَادَرَةِ اِلَى الْخَيْرَاتِ وَحَثِّ مَنْ تَوَجَّهَ

دسواں باب خیرات و نیک اعمال کی طرف مسابقت کرنی اور جو شخص نیک عمل پر

لِلْخَيْرِ عَلَى الْاِقْبَالِ بِالْجِدِّ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ تَرَدُّدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاسْتَبِقُوا

توجہ کرے اسکی ترغیب میں کہ بلا تردد نیک عمل کیطرف دل سے متوجہ ہو جائے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے خیرات کی طرف

الْخَيْرَاتِ وَقَالَ تَعَالٰى وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

سبقت کرو۔ اور فرمایا ہے مسارعت کرو اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف جسکا عرض آسمان اور زمین کے

وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

برابر ہے پرہیزگاروں کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اور احادیث میں سے پہلی یہ ہے ابوہریرہ رضی سے مروی ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَسَتَكُوْنُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اندھیری رات کے ٹکڑوں جیسے فتنوں کے آنیسے پہلے اعمال صالحہ کیطرف

فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِىْ كَافِرًا وَيُمْسِىْ مُؤْمِنًا

مبادرت و سبقت کرو وہ فتنے ایسے ہونگے کہ آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جاویگا اگر شام کو مومن ہوگا تو صبح

يُّصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ الثَّانِىْ عَنْ اَبِىْ

کافر ہو جاویگا اپنے دین کی دنیا کے اسباب کے عوض فروخت کر دیگا روایت کی اسکو مسلم نے۔ دوسری حدیث ابو

بکسر السین المهملة وفتحها عقبة بن الحارث رضی قال صلیت وراء النبی صلے
اساتھ زیر سین بے نقطہ کے اور اسکی زبر کے عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ پڑھے مدینہ میں ہم نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم بالمدینة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطی رقاب الناس الی
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصر کی نماز پھر ہی آپ نماز سے سلام پھیر کر جلدی اوٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے
بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج علیهم فرای انهم قد عجبوا من
چلتے ہوئے کسی کو لغزش پہنچے آپکی جلدی دیکھکر لوگ گھبرگئے پھر آپ جلدی واپس آئے اور دیکھا کہ لوگ آپ کی جلدی کر جانے سے
سرعته فقال ذکرت شیئا من تبر عندنا فکرهت ان یحبسنی فامرت بقسمته
تعجب کرتے ہیں آپنے فرمایا مجھے یاد آیا تھا کہ ایک ٹکڑا چاندی یا سونے کا گھر میں پڑا ہے مجھے مکروہ معلوم ہوا کہ مجھے روکے رکھے تو حکم کیا
رواه البخاری وفی روایة له کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقة فکرهت
تقسیم کرنے کا اس کو بخاری نے اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ پیچھے فرمایا میں گھر میں صدقہ میں سے ایک ٹکڑا چاندی یا سونے کا چھوڑ آیا تھا مجھے مکروہ معلوم ہوا
ان یاتینه التبر قطعة من ذهب او فضة الثالث عن جابر رضی قال قال رجل
کہ رات بھر پڑا رہے تبر سونے اور چاندی کے ٹکڑا کو کہتے ہیں تیسری حدیث۔ جابر رضی سے روایت ہے کہ احد کے دن ایک آدمی
للنبی صلی اللہ علیه وسلم یوم احد ارایت ان قتلت فاین انا قال فی الجنة
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ مجھے بتائیں کہ اگر میں قتل ہوگیا تو میں کس جگہ جاؤنگا آپنے فرمایا جنت میں اسکے ہاتھ
فالقی تمرات کن فی یده ثم قاتل حتی قتل متفق علیه الرابع عن ابی هریرة رضی
میں کچھ چھوہارے تھے یہ بات سنتے ہی اُسنے ہاتھ سے پھینک دیئے پھر بڑی لڑائی کی کہ اسی میں قتل ہوگیا متفق علیہ چوتھی حدیث کہ ایک
قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ ای الصدقة
آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کونسا صدقہ اجر میں
اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی
بڑا ہے آپنے فرمایا کہ اس صدقہ کا بڑا اجر ہے جو تو نے ایسے حال میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور تجھے حرص بخل ہو تو فقر سے ڈرتا ہو اور
ولا تمهل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان
اور تو اس وقت تک مہلت دے کہ جب روح حلقوم میں آجائے تو کہنے لگے یہ چیز فلانے کی ہوئی اور یہ فلانے کی حالانکہ وہ مال آجکل ہی فلانے کا ہو چکا
متفق علیه الحلقوم مجری النفس والوری مجری الطعام والشراب الخامس
نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے حلقوم سانس کے نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور وری کھانے پینے کے داخل ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں پانچویں حدیث انس
عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اخذ سیفا یوم احد فقال من
سے روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا کہ کون شخص

يَأْخُذُ مِنِّي هٰذَا فَيَبْسُطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا أَنَا فَمَنْ يَأْخُذُهُ
مجھ سے یہ تلوار لیتا ہے صبح کے ناشتہ پیسلائے ہر ایک آدمی کہتا ہے کہ میں لونگا میں لونگا آپ نے فرمایا کہ اسکا حق ادا کرنے پیسلے

بِحَقِّهِ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ رض أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ
کون لیتا ہے یہ سنکر لوگ رک گئے ابو دجانہ نے کہا میں اسکا حق ادا کرنے کیلئے اسکو لینے والا ہوں اُسنے تلوار لیکر اُس سے

هَامَ الْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اسْمُ أَبِي دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ قَوْلُهُ أَحْجَمَ
مشرکوں کے سر توڑ ہی ڈالے روایت کی مسلم نے ف نام ابی دجانہ کا سماک بن خرشہ ہے قول راوی کا احجم

الْقَوْمُ أَيْ تَوَقَّفُوا وَفَلَقَ بِهِ أَيْ شَقَّ وَهَامُ الْمُشْرِكِينَ أَيْ رُءُوسُهُمُ السَّادِسُ
القوم اسکا معنے ہے توقف کیا اور فلق کا معنے ہے توڑا اور ہام المشرکین سے مراد سر ان کے ہیں چھٹی حدیث

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ
زبیر بن عدی رض سے روایت ہے کہ ہمنے انس بن مالک کے پاس اُن تکالیف کی شکایت کی جو ہم کو حجاج سے پہنچتی تھی

فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا
انس رض نے کہا تم صبر کرو بیشک جو زمانہ اُسکے بعد آئے گا وہ اس سے بھی برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب کی ملاقات

رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ السَّابِعُ عَنْ أَبِي
کرو گے یہنے یہہ بات تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے روایت کی یہ بخاری نے ۔ ساتویں حدیث ۔ ابو

هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا
ہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سات چیز سے پہلے نیک اعمال کیطرف سبقت کرو

هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ غِنًى مُطْغِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا
تم نہیں انتظار کرتے مگر فقر کی جو تم کو سب کچھ فراموش کرا دینے والا ہے یا دولتمندی کی جو سرکش بنا دینے والی ہے یا بیماری کی جو جڑ صدر کرنے والی ہے

مُفْنِدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ
بیحس کر دینے والا بڑھاپہ یا موت کو جو جلدی کھینچنے والی ہے یا دجال کو جو برا غائب ہے جسکا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کو اور قیامت

أَدْهٰى وَأَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ الثَّامِنُ عَنْهُ أَنَّ
بڑی سخت اور بڑی تلخ ہے یہ ترمذی نے روایت کی اور کہا حدیث حسن ہے ۔ آٹھویں حدیث ۔ اسی سے مروی ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ
خیبر کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ علم میں ایسے شخص کو دونگا ۔ کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ عُمَرُ رض مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ
محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے ہاتھ پر فتح کریگا عمر رض نے کہا کہ مجھے سرداری کی خواہش کبھی نہیں ہوئی مگر اس روز

فتساورت إليها رجاء أن أدعى لها فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن
میرے جی میں آیا کہ شاید مجھے عطا ہونے میں ہی اس امید پر تاک کر گئے اور سوچا کہ آپ کے سامنے ہو کر کہاں پیش ہی علم کیسے طلب کیا جاؤں مگر آپ نے علی بن
أبي طالب فأعطاه إياها وقال امش ولا تلتفت حتى يفتح الله عليك فسار
ابی طالب کو بلا کر علم عطا کیا اور اسکو فرمایا کہ جا اور کسی طرف التفات نہ کر تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ کو عطا کرے و لحوظ نے پس علی رض
علي شيئا ثم وقف ولم يلتفت فصرخ يا رسول الله على ماذا أقاتل الناس
تھوڑا سا چلکر کھڑا ہو گیا اور التفات نہ کیا پس رسول اللہ صلعم کو آواز سے پکار کر کہا کہ میں ان لوگوں سے کس بات پر قتال کروں اسپے
قال قاتلهم حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فإذا
فرمایا کہ تو انسے لڑائی کر یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اسکی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود سچا نہیں اور بیشک محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں جب انہوں نے
فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على
یہ کام کر لیا تو انہوں نے اپنی جانیں اور مال مجھ سے بچا لیے مگر اسکے حق کیساتھ اور انکا حساب اللہ پر
الله رواه مسلم بقوله فتساورت هو بالسين المهملة أي وثبت مقلعا
ہے روایت کیا مسلم نے بقول عمر رض کا فتساورت ساتھ سین مہملہ کے یعنے کودکر انکی طرف جہاں تک کے لیے

الباب الحادي عشر في المجاهدة

ماشر کھڑا گیارہواں مجاہدہ میں یعنے عبادت اور دین میں کوشش اور محنت کے بیان میں

قال الله تعالى والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا وإن الله لمع
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سر جا پہنچائینگے انکو اپنی راہیں اور بیشک اللہ ساتھ ہے
المحسنين وقال تعالى واعبد ربك حتى يأتيك اليقين وقال
نیکی والوں کے اور فرمایا ہے اور تو اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھے موت آجاوے - اور فرمایا ہے
تعالى واذكر اسم ربك وتبتل إليه تبتيلا أي انقطع إليه وقال تعالى
پنے رب کا نام یاد کر اور سب سے اسکی طرف منقطع ہو جا - یعنے یکطرف ہو جا اور فرمایا ہے
فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره وقال تعالى وما تقدموا لأنفسكم من
جو شخص ایک ذرہ نیکی کرے گا اسکو دیکھ لے گا - اور فرمایا ہے اور جو بھیجو گے اپنے واسطے
خير تجدوه عند الله هو خيرا وأعظم أجرا وقال تعالى وما تفعلوا من
کوئی نیکی اسکو اللہ کے پاس پاؤ گے بہتر اور ثواب میں زیادہ - اور فرمایا ہے اور جو نیکی تم کرو گے
خير فإن الله به عليم والآيات في الباب كثيرة معلومة وأما الأحاديث فكثيرة جدا

اللہ تعالیٰ اسکو جانتا ہے - اور اس باب کی مضمون میں آیات بہت ہیں اور حدیثیں بھی بہت ہیں - پہلے حدیث

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ

قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ

فرماتا ہے جو شخص میرے دوست سے عداوت کرے میں اسکو لڑائی کا اعلام و اطلاع کرتا ہوں اور میرا بندہ کسی شے کے ساتھ

اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی

میرا تقرب پیدا کرنے میں جو مجھے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ ہمیشہ میری نفل عبادت کے ذریعہ سے طلب کرتا ہے

اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ

یہاں تک کہ اسکو دوست رکھتا ہوں جب میں اسکو دوست رکھتا ہوں تو اسکا کان ہو جاتا ہوں جس سے سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور

وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَ

ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے اور اسکا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسکو دیتا ہوں اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو

لَاُعِیْذَنَّہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اٰذَنْتُہٗ اَعْلَمْتُہٗ بِاَنِّیْ مُحَارِبٌ لَہٗ اسْتَعَاذَنِیْ یُؤْ

میں اسکو ضرور پناہ دیتا ہوں روایت کی اس بخاری نے۔ آذنتہ یعنی میں اسکو خبر کرتا ہوں کہ میں اس سے لڑائی کرنیوالا ہوں

بِالنُّوْنِ وَالْبَاءِ الثَّانِیْ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْہِ

دوسری حدیث انس رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں نبی صلعم اپنے رب سے

عَنْ رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا

روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جب بندہ میری طرف ایک بالشت بھر نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ بھر نزدیک ہو جاتا ہوں

وَاِذَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَاِذَا اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً

اور جب میری طرف ہاتھ بھر نزدیک آتا ہے تو میں اس کی طرف ایک گز بھر نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب میری طرف چلکر آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑتا ہوا جاتا ہوں

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ الثَّالِثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

روایت کی اس بخاری نے تیسری حدیث۔ ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ

فرمایا ہے کہ دو نعمتوں میں بہت لوگ خسارہ میں ڈالے گئے ہیں ایک تندرستی دوسرا فراغت۔

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ الرَّابِعُ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ

روایت کی اس بخاری نے چوتھی حدیث۔ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو

یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاہُ فَقُلْتُ لَہٗ لِمَ تَصْنَعُ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اتنی دیر قیام کرتے تھے کہ آپکے دونوں قدم بسبب کثرت قیام کے پھٹ جاتے تھے ایک دفعہ میں نے عرض کی کہ جب آپکے گناہ پہلے پچھلے سب بخشے گئے ہیں۔

وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا

تو پھر آپ اتنا زیادہ تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں نہ بندہ شکر کرنے والا بنوں

شَكُورًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَهُوَ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ

یہاں تک کی یہ بخاری اور مسلم نے یہ بخاری کے لفظ ہیں اور صحیحین میں مغیرہ بن شعبہ کی روایت

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ الْخَامِسُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اسی کی مثل ہے۔ پانچویں حدیث۔ عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ جب عشرہ آتا تو رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَى اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ

صلے اللہ علیہ وسلم رات کو زندہ کرتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بیدار کرتے اور عبادت میں کوشش کرتے اور تہ بند مضبوط کر کے باندھتے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْمِئْزَرُ الْإِزَارُ وَهُوَ

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے عشرہ سے پچھلا عشرہ رمضان کا مراد ہے اور میزر تہ بند کو کہتے ہیں اور یہ

كِنَايَةٌ عَنِ اعْتِزَالِ النِّسَاءِ وَقِيلَ الْمُرَادُ تَشْمِيرُهُ لِلْعِبَادَةِ يُقَالُ شَدَدْتُ

عورتوں سے کنارہ کرنے سے کنایہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عبادت کی طرف متوجہ ہونا مراد ہے کہا جاتا ہے اس کام کے لئے

لِهٰذَا الْأَمْرِ مِئْزَرِي أَيْ تَشَمَّرْتُ وَتَفَرَّغْتُ لَهُ السَّادِسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

میں نے اپنا تہ بند اونچا کر لیا اور اسکے لئے میں فارغ ہو گیا۔ چھٹی حدیث۔ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ

کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوی اور طاقتور ایماندار بہتر اور بہت پیارا ہے خدا تعالیٰ کو

مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ

ضعیف و سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار میں خواہ قوی ہو خواہ ضعیف بہتری ہے حرص کر تا اپس جو تجھے نفع دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر

وَلَا تَعْجَزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ

اور اپنا عجز ظاہر مت کر اور اگر تجھے کوئی رنج کر کوئی مصیبت پہونچے تو یہ مت کہا کر کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا لیکن

قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یوں کہا کر کہ یہ خدا تعالیٰ نے تقدیر میں لکھا تھا اور اسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطان کے کام کا دروازہ کھولنا ہے روایت کی یہ مسلم نے

السَّابِعُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِا

ساتویں حدیث۔ اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوزخ شہوات اور لذات میں

لشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حُفَّتِ

مخفی کیا گیا ہے اور جنت مکارہ اور تکلیف میں مخفی کی گئی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ

بدل رحمت وھو بمعناہ ای بینہ وبینہا ھذا الحجاب فاذا فعلہ دخلہا

عرض رحمت ہے اور بمعنے رحمت کے آئی ہے یعنے میں اور آپ میں یہ حجاب ہے جب اس کو کرے گا تو اندر داخل ہو جاؤں گا۔ ف

الثامن عن ابی عبد اللہ حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ قال صلیت مع النبی

آٹھویں حدیث۔ ابو عبد اللہ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فافتتح البقرۃ فقلت یرکع عند المائۃ

ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورۃ بقرہ شروع کی میں نے خیال کیا کہ سو آیت پڑھ کر رکوع کریں گے آپ پڑھتے

ثم مضی فقلت یصلی بہا فی رکعۃ فمضی فقلت یرکع بہا ثم افتتح النساء

چلے میں نے خیال کیا کہ ایک رکعت میں سورت ختم کریں گے پس آپ گزرے میں نے کہا سارے سورۃ پڑھ کر رکوع کریں گے آپ پڑھتے

فقراہا ثم افتتح آل عمران فقراہا یقرأ مترسلا اذا مر بایۃ فیہا تسبیح

رہے اسکو ختم کیا سورت آل عمران شروع کر دی اور آہستہ آہستہ پڑھتے تھے جس آیت میں تسبیح کا ذکر آتا تھا

سبح واذا مر بسؤال سأل واذا مر بتعوذ تعوذ ثم رکع فجعل یقول فی

تسبیح کرتے اور جہاں سوال آتا سوال کرتے اور جہاں تعوذ آتا آپ اعوذ پڑھتے پھر آپ نے رکوع کیا اور رکوع میں

رکوعہ سبحان ربی العظیم فکان رکوعہ نحوا من قیامہ ثم قال سمع

سبحان ربی العظیم کہتے رہے اور آپ کا رکوع قیام کی مثل تھا پھر سمع اللہ

اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ثم قام قیاما طویلا قریبا مما رکع ثم سجد

لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہا پھر دیر تک کھڑے رہے رکوع کے قریب دیر تک قیام کیا پھر سجدہ کیا

فقال سبحان ربی الاعلی فکان سجودہ قریبا من قیامہ رواہ مسلم

پس سبحان ربی الاعلی کہا اور آپ کا سجدہ قیام کے قریب تھا روایت کی اس کو مسلم نے

التاسع عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ

نویں حدیث۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی صلے اللہ

علیہ وسلم لیلۃ فما زال قائما حتی ھممت بامر سوء قیل وما ھممت بہ

علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ برابر کھڑے رہے حتی کہ میں نے برا ارادہ کیا گیا پوچھا لوگوں نے کہ کیا ارادہ کیا تو نے کہا ارادہ کیا میں نے

قال ھممت ان اجلس واذرہ متفق علیہ العاشر عن انس رضی اللہ

کہ بیٹھ جاؤں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دوں متفق علیہ دسویں حدیث۔ انس رضی اللہ

عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یتبع المیت ثلث اھلہ ومالہ

عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیچھے جاتی ہیں میت کے تین چیزیں جاتی ہیں پیچھے اس کے بھائی بند دوسرا مال

وعمله فيرجع اثنان ويبقى واحد يرجع اهله وماله ويبقى عمله متفق عليه

پس عمل تو واپس آتے ہیں اور ایک اسکے ساتھ رہتا ہی اپنی جان اور مال واپس آتے ہیں اور عمل اسکے ساتھ رہتا ہی متفق علیہ ہے

الحادی عشر عن ابن مسعود رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله

گیارہویں حدیث۔ ابن مسعود رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہشت

علیه وسلم الجنة اقرب الى احدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك رواه البخاری

تمہارے جوتی کے تسمہ سے زیادہ تمہارے نزدیک ہے اور دوزخ بھی ایسا ہی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے

الثانی عشر عن ابی فراس ربیعة بن کعب الاسلمی خادم رسول الله صلی الله

بارہویں حدیث۔ ابو فراس ربیعہ بن کعب اسلمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم سے

علیه وسلم ومن اهل الصفة رضی قال کنت ابیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم

روایت ہے اور یہ شخص اصحاب صفہ میں سے ہے کہا کہ میں آپ کے پاس رات کو رہا کرتا تھا۔

فاتیته بوضوئه وحاجته فقال سلنی فقلت اسالک مرافقتک فی الجنة

اور وضو کا پانی وغیرہ آپ کی حاجت ظاہر کیا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ تو مجھ سے سوال کر کہا کہ میں جنت میں آپ کا ساتھ چاہتا ہوں

فقال او غیر ذلک قلت هو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرة السجود رواه

آپ نے فرمایا کچھ اور مانگ پہلے کہا کہ یہی چاہتا ہوں تو فرمایا سجدہ کی کثرت سے اپنی نفس پر میری اعانت کرو روایت کی یہ مسلم نے

مسلم الثالث عشر عن ابی عبد الله وقیل ابو عبد الرحمن ثوبان بن

تیرہویں حدیث ابو عبد اللہ یا ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجدد

بجدد مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیے ہوئے غلام سے مروی ہے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

الله علیه وسلم یقول علیک بکثرة السجود فانک لن تسجد لله سجدة الا

کو کہتے سنا تھا کہ تجھ کو بھی آئندہ کو اپنے پر لازم کر کہ جو سجدہ تو اللہ تعالے کو کرے گا اللہ تعالے اس کی برکت

رفعک الله بها درجة وحط عنک بها خطیئة رواه مسلم الرابع عشر

سے تیرا ایک رتبہ بلند کریگا اور تیرا ایک گناہ دور کریگا روایت کی یہ مسلم نے چودھویں حدیث

عن ابی صفوان عبد الله بن بسر الاسلمی قال قال رسول الله صلی الله

ابو صفوان عبد اللہ بن بسر اسلمی سے مروی ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

علیه وسلم خیر الناس من طال عمره وحسن عمله رواه الترمذی وقال حدیث

فرمایا ہے وہ آدمی سب سے بہتر ہے جسکی عمر دراز ہوا اور عمل نیک ہوں یہ روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ بُسْرٌ بِضَمِّ الْبَاءِ وَبِالسِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ الْخَامِسُ عَشَرَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ

حسن ہے بسر با کی ضمہ اور سین مہملہ سے پندرہویں حدیث انس رضی اللہ عنہ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَابَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ

سے روایت ہے کہ میرے چچا انس بن النضر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی سے غائب رہا بایں لڑائی میں شامل نہ ہو سکا اسنے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنِ اللّٰهُ اَشْهَدَنِيْ قِتَالَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں پہلی لڑائی سے جو آپ نے مشرکوں سے کی غائب رہا مجھے تم ہو کہ اگر اللہ تعالے نے

الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ

مشرکوں کی لڑائی میں مجھے حاضر کیا تو خدا تعالے تو کو دیکھلا دیگا میں کیسی لڑائی کرونگا پھر جب احد کا دن ہوا تو مسلمان شکست ہو گئی پس کہا اس

اَللّٰهُمَّ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ اَصْحَابَهٗ وَاَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ

یعنے نصر نے یا اللہ جو کام انہوں نے یعنے میرے ساتھیوں نے کیا بھاگ گئے ہیں میں اس کام کا تجھ سے عذر کرتا ہوں اور جو انہوں نے

هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ بْنَ

یعنے مشرکوں نے کیا ہے اس سے تیری بیزاری ظاہر کرتا ہوں پھر انس بن نضر آگے بڑا تو سعد بن معاذ اسکے سامنے آیا پس کہا اے سعد بن

مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ فَقَالَ سَعْدٌ

معاذ جنت (یعنے طالب جنت ہوں) قسم ہے نضر کے رب کی بیشک مجھے احد کیطرف سے جنت کی باس آتی ہے سعد نے کہا

فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ قَالَ اَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا وَثَمَانِيْنَ

یا رسول اللہ جیسے کوشش کی ہے مجھے اسکی طاقت نہیں انس کہتا ہے کہ ہم نے اسکے بدن پر کچھ اسی زخم

ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ اَوْ طَعْنَةً بِالرُّمْحِ اَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ

تلوار یا نیزہ یا تیر کے دیکھے اور وہ قتل ہوا پڑا تھا اور مشرکوں نے

بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا عَرَفَهٗ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهٗ بِبَنَانِهٖ قَالَ اَنَسٌ كُنَّا نَرٰى اَوْ نَظُنُّ

اسکو مثلہ کیا تھا پس ہم سے کسی نے اسکو نہیں پہچانا مگر اسکی بہن نے اسکی انگلیوں سے اسکو نعت کر لیا انس کہتا ہے ہم خیال کرتے

اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهٖ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا

کہ یہ آیت یعنے رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ الخ اسی اور اسکی مثل مومنوں کی شان میں

عَاهَدُوا اللّٰهَ اِلٰى اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ رُوِيَ بِضَمِّ الْبَاءِ وَفَتْحِ الرَّاءِ

نازل ہوئی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ قولہ لیرین اللہ یائی ضمہ اور را کی سرہ سے

اَيْ لَيُظْهِرَنَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ وَرُوِيَ بِفَتْحِهِمَا وَمَعْنَاهُ ظَاهِرٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

یعنے اللہ تعالے یہ لوگوں پر ظاہر کر دیگا اور دونوں فتح سے بھی کہا ہے اور اسکے معنے ظاہر ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے۔

السادس عشر عن ابی مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری البدری رضی

سولہویں حدیث ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت

اللہ عنہ قال لما نزلت آیۃ الصدقۃ کنا نحامل علی ظہورنا فجاء رجل فتصدق

ہے کہ جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی اس وقت ہم اپنی پشت پر بوجھ اوٹھا کر مزدوری کیا کرتے تھے پس ایک آدمی آیا اور بہت سا بوجھ

بشیء کثیر فقالوا مرائی وجاء رجل اخر فتصدق بصاع فقالوا ان اللہ لغنی

صدقہ کیا لوگوں نے (یہ منافقوں نے) کہا یہ ریاکار ہے اور دوسرا آیا اور ایک صاع صدقہ کیا لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اسکے

عن صاعہ ھذا فنزلت الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات

صاع سے غنی ہے پروا ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات

والذین لا یجدون الا جھدھم الآیۃ متفق علیہ ونحامل بضم النون وبالحاء

والذین لا یجدون الا جھدھم الآیۃ۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور نحامل دونوں مضموم اور حاء مہملہ سے ہے

المہملۃ ای یحمل احدنا علی ظہرہ بالاجرۃ فیتصدق بھا السابع عشر

یعنے ہم لوگ اپنی پشت پر بوجھ اوٹھا کر مزدوری حاصل کرکے صدقہ کرتے تھے سترہویں حدیث

عن سعید بن عبد العزیز عن ربیعۃ بن یزید عن ابی ادریس الخولانی

روایت ہے سعید بن عبد العزیز سے وہ روایت کرتا ہے ربیعہ بن یزید سے وہ ابو ادریس خولانی سے

عن ابی ذر جندب بن جنادۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وہ ابو ذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

فیما یروی عن اللہ تبارک وتعالی انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی

اللہ تعالے سے خبر دیتے ہیں کہ فرماتا ہے اے میرے بندو میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کیا ہے

نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ

اور تم پر بھی ظلم حرام کیا ہے تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو اے میرے بندو تم سب بھٹکے ہوئے ہو مگر جسکو میں راہ بتلاؤں

فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی

تم مجھ سے ہدایت مانگو کہ تم کو نیک راہ بتلاؤں اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو میں کھلایا تم مجھ سے کہنا مانگو کہ

اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی

تم کو کھلاؤں اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں پہنایا تم مجھ سے لباس مانگو کہ تم کو پہناؤں اے میرے بندو

انکم تخطئون باللیل والنہار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم

تم دن رات گناہ کیا کرتے ہو اور میں سب گناہ بخشتا ہوں تم مجھ سے بخشش مانگو کہ تم کو بخشوں

يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا

اے میرے بندو تم کبھی مجھ کو ضرر نہیں پہنچا سکتے کہ مجھ کو ضرر پہنچا دو اور کبھی مجھ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے کہ مجھ کو کچھ فائدہ پہنچا دو اے میرے

عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ

بندو اگر تم پہلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم میں سے ایک بڑے متقی پرہیزگار دل والے کی مثل ہو جاویں تو میری

مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ

تو بھی اور پرہیزگاری میری سلطنت میں کچھ زیادہ نہ ہوگی اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی

وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا

اور جن تم میں سے ایک بڑے گناہگار دل والے کی مثل ہو جاویں تو بھی سب کا فسق اور گناہگاری میری بادشاہی میں کچھ نقصان

يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ

اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان میں کھڑے ہوں اور مجھ سے اپنے اپنے سوال

فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا

کریں اور میں ہر ایک آدمی کو اس کی مانگی چیز کو دوں تو بھی یہ دینا اس سے کچھ نہ گھٹا دے جو میرے پاس ہے مگر جیسے سوئی

يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا عَلَيْكُمْ

کھانی ہو جبکہ اس کو سمندر میں ڈبویا جائے اے میرے بندو یہ تمہارے ہی عمل ہیں جنکو تمہارے لئے شمار کرتا رہتا ہوں

ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا

پھر تم کو ان اعمال کا بدلا دوں گا سو جو شخص بہتر پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اسکی کمائی کو ضائع نہ کیا اور جو اسکے سوا برا بدلہ پاوے

يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

تو وہ اپنی جان کے سوا کسی کو ادلا نہ دیوے کہ اسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا ابو سعید کہتا ہے کہ جب ابو ادریس یہ حدیث سنایا کرتا تھا تو گھٹنوں

جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرُوِّيْنَا عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

کے بل بیٹھ جایا کرتا یہ روایت کی مسلم نے اور امام احمد بن حنبل رح سے روایت ہے

قَالَ لَيْسَ لِاَهْلِ الشَّامِ حَدِيْثٌ اَشْرَفُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

اہل شام کے پاس اس حدیث سے اشرف کوئی حدیث نہیں

اَلْبَابُ الثَّانِيْ عَشَرَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْاِزْدِيَادِ مِنَ الْخَيْرِ فِيْ اَوَاخِرِ الْعُمُرِ

بارہواں باب اخیر عمر میں نیک اعمال کے زیادہ کرنے کی ترغیب میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں نصیحت پکڑنے والا نصیحت پکڑ سکے اور کیا تمہارے پاس ڈرانے والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْمَحْفُوْظُ مَعْنَاهُ أَوْ لَمْ نُعَمِّرْكَ سِتِّيْنَ سَنَةً

ابن عباسؓ نے اور محفوظ یہ ہے کہ اسکے معنی اطرح کے ہیں کیا ہم نے تم کو ساٹھ برس کی عمر نہیں دی تھی

وَيُؤَيِّدُهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ سَنَذْكُرُهُ إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقِيْلَ مَعْنَاهُ كَمَّلْنَا لَكَ عُشْرَةً

اور ان معنوں کی تائید میں ہم عنقریب ایک حدیث ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اٹھارہ برس

سَنَةً وَقِيْلَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَهُ الْحَسَنُ وَالْكَلْبِيُّ وَمَسْرُوْقٌ وَنُقِلَ عَنِ

مراد ہیں اور بعضے چالیس برس کہتے ہیں حسنؒ اور کلبیؒ اور مسروقؒ کا یہی قول ہے اور ابن عباس رضؓ سے

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَيْضًا وَنُقِلَ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ كَانُوْا إِذَا أَبْلَغَ

بھی یہ مروی ہے وسےؒ اور علماء نے نقل کیا ہے کہ مدینہ کے لوگ جب

أَحَدُهُمْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً تَفَرَّغَ لِلْعِبَادَةِ وَقِيْلَ هُوَ الْبُلُوْغُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَجَاءَكُمُ

چالیس برس کی عمر کو پہنچتے تو عبادت کیلئے فارغ ہو کر بیٹھ جایا کرتے وقیل بعضوں نے بالغ ہونیکا وقت مراد لیا ہے اور قولہ وجاءکم النذیر

النَّذِيْرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْجُمْهُوْرُ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اسکی تفسیر میں ابن عباس اور جمہور کہتے ہیں کہ ڈر سنانیوالے سے نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَقِيْلَ الشَّيْبُ قَالَهُ عِكْرِمَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَأَمَّا

وسلم مراد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ بڑھاپا مراد ہے عکرمہؒ اور ابن عیینہؒ وغیرہما کا یہی قول ہے۔ لیکن

الْأَحَادِيْثُ فَالْأَوَّلُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

صحیح تین یہ ہیں پہلی حدیث ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلٰى امْرِءٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتّٰى بَلَّغَ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ الْعُلَمَاءُ

اس بندے کو اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی عمر کو پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اوسکے لئے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا وہ بیہقی کی یہ بخاری نے علماء نے

مَعْنَاهُ لَمْ يَتْرُكْ لَهُ عُذْرًا إِذَا أَمْهَلَهُ هٰذِهِ الْمُدَّةَ يُقَالُ أَعْذَرَ الرَّجُلُ إِذَا بَلَغَ

اسکے معنی اسطرح بیان کئے ہیں کہ جب آدمی کو اللہ تعالیٰ نے اسقدر مہلت دی اب اسکا عذر مسموع نہ ہوگا۔ جواب

الْغَايَةَ فِي الْعُذْرِ الثَّانِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ رضؓ

اعذر الرجل اسوقت کہتے ہیں جب آدمی کا عذر ختم ہو جاوے دوسری حدیث ابن عباس سے روایت ہے کہ عمر رضؓ مجھے

يُدْخِلُنِيْ مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا

بدری بڈھوں کے ساتھ اپنی مجلس میں داخل کیا کرتا ہے اور اوجہ یہ تھی کہ اس کو کمسن جانتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ تو اسکو ہمارے

مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِّثْلُهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَانِيْ ذَاتَ يَوْمٍ

ساتھ کیوں بلایا کرتا ہے اوہ تو ہماری بچوں کی برابر ہے عمرؓ نے کہا یہ جہاں سے تم جانتے ہی ہو پس ایک دن اوسنے مجھے بلایا

فَأَدْخَلَنِي مَعَهُمْ فَمَا رُئِيتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي

اور اپنی ساتھ مجلس میں داخل کیا پس میں یہی خیال کرتا تھا کہ مجھے اوسکے دکھلانیکے لیے بلایا تھا عمر رضؓ نے کہا کہ

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ

اوپر ارشاد نصر اللہ والفتح کے معمول میں ہم کو حکم ہوا ہے کہ جب ہماری نصرت کیجائے تو اللہ تعالیٰ کی

إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِي آكَذَلِكَ

حمد کریں اور اوس سے مغفرت مانگا کریں اور بعضے خاموش رہے اور کچھ نہ بولے۔ عمر رضؓ نے مجھے کہا کیا تو بھی اسیطرح

تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ

کہتا ہے میں نے کہا نہیں تب اوسنے کہا پھر تو کیا کہتا ہے میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رسول اللہ صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ قَالَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَذٰلِكَ عَلَامَةُ

علیہ وسلم کو اپنی وفات کی خبر دی ہے فرمایا ہے کہ جب اللہ کی نصرت اور فتح آئی تو یہ تیری اجل کی

أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا

علامت ہے تو اوسوقت اپنے رب کی حمد اور اوس سے مغفرت طلب کر تو وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے عمر رضؓ نے کہا میں بھی یہی

إِلَّا مَا تَقُولُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الثَّالِثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا

جانتا ہوں جو تو نے کہا روایت کی یہ بخاری نے۔ تیسری حدیث عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہا

صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ

کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کے نازل ہونیکے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ وَالْفَتْحُ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہر نماز میں سبحانک ربنا وبحمدک اللھم اغفر لی کہا کرتے تھے متفق علیہ

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ

اور صحیحین میں اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے

أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

رکوع اور سجدہ میں سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی

مَعْنَى يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ أَيْ يَعْمَلُ مَا أُمِرَ بِهِ فِي الْقُرْآنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

اکثر کہا کرتے تھے۔ متاول القرآن کے معنی یہ ہیں یعنے قرآن میں جو فسبح بحمد ربک واستغفرہ میں آپکو امر کیا گیا ہے

رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اوسپر عمل کرتے تھے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

فوت ہونے سے پہلے سبحانک وبحمدک استغفرک واتوب الیک بہت کہا کرتے تھے

قَالَتْ عَائِشَةُ رض قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْکَلِمَاتُ الَّتِیْ اَرَاکَ اَحْدَثْتَهَا

عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ میں جو آپ کو دیکھتی ہوں کہ اب کہا کرتے

تَقُوْلُ قَالَ جُعِلَتْ لِیْ عَلَامَةٌ فِیْ اُمَّتِیْ اِذَا رَاَیْتُهَا قُلْتُهَا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ

ہو آپ کچھ فرمایا میری امت میں ایک علامت کی گئی ہے جب میں اسکو دیکھوں تو یہ کلمات کہا کروں اذا جاء نصر اللہ والفتح

وَالْفَتْحُ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ مِنْ

آخر تک اور ایسی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ

سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہا کرتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ

اللّٰهِ اَرَاکَ تُکْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فَقَالَ

میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہتے ہو آپ نے فرمایا

اَخْبَرَنِیْ رَبِّیْ اَنِّیْ سَاَرٰی عَلَامَةً فِیْ اُمَّتِیْ فَاِذَا رَاَیْتُهَا اَکْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ

مجھے میرے رب نے خبر دی ہے کہ میں اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا جب وہ علامت دیکھوں تو سبحان اللہ

اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فَقَدْ رَاَیْتُهَا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہوں بیشک دیکھ لی ہے وہ علامت دیکھ لی ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح

فَتْحُ مَکَّةَ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ

یعنی مکہ کی فتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک

وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًا اَلرَّابِعُ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ

واستغفرہ انہ کان توابا چوتھی حدیث انس سے روایت ہے کہ کہا تحقیق اللہ عزوجل نے

الْوَحْیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ حَتّٰی تُوُفِّیَ اَکْثَرَ مَا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر کمی وفات سے پہلے وحی متواتر بھیجی یہانتک کہ آپکا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ وحی

کَانَ الْوَحْیُ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اَلْخَامِسُ عَنْ جَابِرٍ رض اَنَّ اللّٰهَ عَنْهُ قَالَ قَالَ

بہ نسبت سابق کے بہت نازل ہوئی متفق علیہ پانچویں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر بندہ جس حال پر مریگا اسی پر اوٹھایا جائیگا ۱۲ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ فِی بَیَانِ کَثْرَةِ طُرُقِ الْخَیْرِ

تیرہواں باب طرق خیر کی کثرت کے بیان میں

بقرع ۲۶ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ وَقَالَ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو نیکی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اوسکو جانتا ہے اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے

بقرع ۲۷ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَقَالَ تَعَالٰی فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا

اور جو کچھ تم بھلائی کرتے ہو اللہ تعالیٰ اوسکو جانتا ہے اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے جو شخص ایک ذرہ کی مقدار نیکی کرے گا اوسکو دیکھ لیگا

یَّرَهٗ وَقَالَ تَعَالٰی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَالْاٰیَاتُ فِی الْبَابِ کَثِیْرَةٌ

اور فرمایا ہے جو شخص نیک عمل کریگا اوسی کو اوسکا عوض ملیگا، اور آیات اس مضمون میں بہت ہیں،

وَاَمَّا الْاَحَادِیْثُ فَکَثِیْرَةٌ جِدًّا وَهِیَ غَیْرُ مُنْحَصِرَةٍ فَنَذْکُرُ طَرَفًا مِّنْهَا

اور احادیث نہایت ہی بہت ہیں کہ محصور نہیں ہوسکتی ہم اون میں سے تھوڑی سی ذکر کرتے ہیں

فَالْاَوَّلُ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا

پس پہلی حدیث ابوذر جندب بن جنادہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِهٖ قُلْتُ

یارسول اللہ صلعم کونسی عبادت میں عمل کی کہا رسول اللہ صلعم نے اعمال میں سے افضل ہی ہے کہ فرمایا اللہ پر ساتھ ایمان اور اوسکی راہ میں جہاد کرنا میں نے عرض کی

اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَکْثَرُهَا ثَمَنًا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ

کہ کونسی گردن افضل ہے کہ فرمایا جو نفیس ہو مالکوں کو بہت پیارا اور بہت قیمتی مول ملا ہو میں نے عرض کی اگر یہ کام میں نہ

اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ

کرسکوں آپنے فرمایا کسی عاجز کاریگر کی اعانت کرو یا کسی کمزور کی جس سے کام درست نہ ہوسکے مدد کریں میں نے عرض کی یارسول اللہ اگر مجھ میں بعضے

ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ تَکُفُّ شَرَّکَ عَنِ النَّاسِ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ مِّنْکَ

عمل کرنے کی طاقت نہ ہو فرمایا لوگوں نے اپنی شرارت روک لی کہ یہ کام تجھ سے اپنے

عَلٰی نَفْسِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ الصَّانِعُ بِالصَّادِ الْمُهْمَلَةِ هٰذَا هُوَ الْمَشْهُوْرُ وَرُوِیَ

نفس پر صدقہ ہے متفق علیہ، صانع سادہ صاد مہملہ کے یہی مشہور ہے اور ایک روایت میں

ضَائِعًا بِالْمُعْجَمَةِ اَیْ ذَا ضَیَاعٍ مِّنْ فَقْرٍ اَوْ عِیَالٍ وَنَحْوِ ذٰلِکَ وَالْاَخْرَقُ الَّذِیْ

ضائع ضاد معجمہ کے ہے یعنے بوجھ والا فقیری اور عیال اور مانند اسکے کے اور اخرق وہ ہے

لَا یُتْقِنُ مَا یُحَاوِلُ فِعْلَهُ الثَّانِیْ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ

جو اچھا کسب اپنی طرح نہ کرسکے دوسری حدیث ابوذر رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یصبح علی کل سلامی من احدکم صدقۃ فکل

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کے ہر ایک عضو پر صدقہ لازم ہے ہر

تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ

تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے اور ہر تکبیر

صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ ویجزی من ذلک

صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور لوگوں کو برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب اعمال کی

رکعتان یرکعہما من الضحی رواہ مسلم السلامی بضم السین المہملۃ و

عوض صبح کی دو رکعت نماز چاشت کفایت کرتی ہے ۱۲ روایت کی یہ مسلم نے سلامی ساتھ ضمہ سین مہملہ

تخفیف اللام وفی الیتیم ہی المفصل الثالث عنہ قال قال رسول

اور تخفیف لام اور فی الیتیم کے جوڑ کو کہتے ہیں یہ تفسیر ہے حدیث اوسی سے مروی ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اعمال امتی حسنہا وسیئہا فوجدت

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی نیک اور بد عمل میرے سامنے کئے گئے اونکے نیک اعمال میں

فی محاسن اعمالہا الاذی یماط عن الطریق ووجدت فی مساوی اعمالہا

اذی جو راستہ میں سے دور کی جائے مجھے نظر آئے اور اونکے بد اعمال میں

النخاعۃ تکون فی المسجد لا تدفن رواہ مسلم الرابع عنہ ان ناسا قالوا

تھوک کا بلغم جو مسجد میں آکر دفن نہ کیا جائے مجھے معلوم ہوئی روایت کی یہ مسلم نے جو اوسی حدیث سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے

یا رسول اللہ ذہب اہل الدثور بالاجور یصلون کما نصلی ویصومون

رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ دولتمند لوگ تو بہت ثواب حاصل کر لیتے ہیں جیسی ہم نماز پڑھتے ہیں وہی یہ بھی پڑھتے ہیں اور روزہ

کما نصوم ویتصدقون بفضول اموالہم قال ولیس قد جعل اللہ لکم

رکھتے ہیں جیسا ہم روزہ رکھتے ہیں اور اپنی حاجت سے بچی ہوئی مالوں کو صدقہ کرتے ہیں آپنے فرمایا کیا اللہ تعالے نے تم کو وہ نہیں دیا جو تم صدقہ کرو

ما تصدقون بہ ان بکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ

البتہ ہر ایکبار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے

صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ

اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور برے کام سے روکنا

وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ ایاتی احدنا شہوتہ

صدقہ ہے اور تمہارے جماع کرنے میں صدقہ ہے آنحضرت نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت کا کام کرے

وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَكَذَلِكَ

اور اوسمیں بھی اوسکو ثواب ہوگا۔ حضرت مرتے فرمایا بھلا بتلاؤ اگر اپنی شہوت کو حرام میں رکھتا تو اوسپر عذاب ہوتا تو اسی طرح

إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِالْبَاءِ الْمُثَلَّثَةِ الْأَوْطَاطِ

جب اوس شہوت کو حلال میں رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا۔ رواہ مسلم کی یہ مسلم نے — وِزْر بکسر ثا مثلثہ سے اموال کے معنی ہیں

وَاحِدُهَا وَتْرٌ الْخَامِسُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسکا واحد وتر ہے — پانچویں حدیث — اوسی سے مروی ہے کہ مجھے نبی صلعم نے فرمایا

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ تو کسی نیک کام کو حقیر مت سمجھ اگرچہ اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملاقات کرنی ہو۔ — روایت کی یہ مسلم نے

السَّادِسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے — فرمایا ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ

ہر روز جسمیں آفتاب نکلتا ہے آدمیوں کے ہر ایک ہڈی اور ہر ایک — جوڑ پر صدقہ ہے

تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا

انصاف کرنا دو شخصوں میں خیرات ہے آدمی کی مدد کرنی اوسکی سواری میں سوار ہو اوسکو سواری پر چڑھا دینا یا اوسکا اسباب

أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ

اوسکے جانور پر اوٹھا دینا خیرات ہے اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہے اور ہر ایک قدم

تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہے اور تکلیف دینے والی چیز کو رستہ میں سے دور کرنا خیرات ہے۔ — متفق علیہ اور

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

مسلم نے یہ حدیث عائشہ سے روایت کی ہے — عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے — کہ ہر آدمی بنی آدم سو ساٹھ ۳۶۰ — جوڑ پر

مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ وَحَمِدَ اللهَ وَهَلَّلَ اللهَ وَسَبَّحَ اللهَ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ وَعَزَلَ

پیدا کیا گیا ہے جو شخص تین مرتبہ اللہ اکبر اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور استغفر اللہ کہے — اور

حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ

پتھروں کے رستہ میں سے پتھر یا کانٹا یا ہڈی اسی قدر شمار میں دور کرے یا اسی قدر — نیکی کا امر کرے

وَنَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عِنْدَ الْاِسْتِبَّيْنِ وَالثَّلٰثَمَائَةِ فَاِنَّهُ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ حَرَمَ

یا برابر سے روکے تو وہ اوس روز چلیگا اور اوسنے اپنا نفس دوزخ کی آگ سے

نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ السَّابِعُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

دور کیا ہوگا۔ ساتویں حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کو یا شام کو مسجد کیطرف جائے اللہ تعالےٰ اوسکے لئے جنت میں صبح شام کی

غَدَا اَوْ رَاحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلنُّزُلُ مَا يُهَيَّأُ لِلضَّيْفِ اَلثَّامِنُ مِنْ

مہمانی تیار کرنا ہے۔ متفق علیہ۔ نزل کھوت اور رزق الحد الوس چیز کو کہتے ہیں جو مہمان کیلئے تیار کی جاتی ہے آٹھویں حدیث ابو

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا

ہے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے مسلمان عورتو تم میں سے کوئی

تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ اَلْفِرْسِنُ

اپنی پڑوسن کی ملاقات نہ کرے اگرچہ بکری کا پاؤں ہی ہو۔ متفق علیہ۔ جوہری نے کہا ہے کہ فرسن اونٹ سے

مِنَ الْبَعِيْرِ كَالْحَافِرِ مِنَ الدَّابَّةِ قَالَ وَرُبَّمَا اسْتُعِيْرَ فِي الشَّاةِ اَلتَّاسِعُ عَنْهُ

ایسا ہے جیسا دوسرے جانوروں سے حافر اور نے کہا ہے کہ اکثر بکری کے پاؤں کے معنوں میں بھی مجازاً بولا جاتا ہے نویں سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایمان کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ جزو ہے

شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

اون میں سے لا الٰہ الا اللہ کہنا سب سے افضل ہے اور رستہ میں سے ایذا دینے والی چیز دور کرنی سب سے ادنی ہے اور حیا

وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلْبِضْعُ مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَى التِّسْعَةِ بِكَسْرِ

ایمان کی جزو ہے متفق علیہ۔ اور بضع تین کی کسر سے

الْبَاءِ وَقَدْ تُفْتَحُ وَالشُّعْبَةُ اَلْقِطْعَةُ اَلْعَاشِرُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور کبھی فتحہ بھی آتی ہے تین سے نو تک ہوا اور شعبہ جزو کو کہتے ہیں دسویں حدیث ابو سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ

نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی رستہ میں چلا جاتا تھا کہ اوسپر قوت سے پیاس نے غلبہ کیا ایک کنوان

بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَّلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ

دیکھا کہ اوسمیں اوترکر اوسنے پانی پیا جب پانی پی کر نکلا تو ایک کتا اوس کو نظر آیا زبان نکالی ہوئے مارے پیاس کے چھپڑ کھا رہا ہے۔

فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّي

اوسنے دل میں خیال کیا کہ پیاس نے جیسا میرا حال کیا تھا ویسا ہی اس کا بھی حال ہو رہا ہے

فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ

کنوئیں میں اترکر اپنا موزہ پانی سے بھر کر موزہ کو دانتوں سے پکڑ کر اوپر کنوئیں سے نکل کر کتے کو پانی پلایا خدا تعالیٰ نے

اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ

اس عمل کی برکت سے اوسکو بخشدیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کو چوپایوں میں بھی اجر ہے فرمایا ہر جاندار سے

رَطْبَةٍ أَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَأَدْخَلَهُ

نیکی کرنا ہیں اجر ہے۔ متفق علیہ۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے اوسکا عمل قبول کرکے اوسکو بخشدیا اور جنت میں داخل کیا

الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ

اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک کتا کنوئیں کے گرد پھرتا تھا اور قریب تھا کہ پیاس اوسکو قتل کردے بنی اسرائیل

إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَغُفِرَ لَهَا

کی بدکار عورتوں میں سے ایک بدکار عورت نے اوسکو دیکھا اور اپنا موزہ نکال کر اوسسے کنوئیں سے پانی پلایا اس عمل کی برکت سے وہ عورت بخشی گئی

بِهِ الْمُوقُ الْخُفُّ وَيُطِيفُ يَدُورُ حَوْلَ رَكِيَّةٍ وَهِيَ الْبِئْرُ الْحَادِي عَشَرَ

موق موزہ کو کہتے ہیں۔ اور یطیف بمعنی بدر یطف پھر رہا ہے۔ رکیہ کے معنے کنواں گیارہویں حدیث اوسی

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے ایک آدمی کو بہشت میں سیر کرتا دیکھا

فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي

اس عمل کے ثواب میں کہ ایک درخت رستہ میں مسلمانوں کو ایذا دیتا تھا اوسنے وہ درخت کاٹ کر اوسکی ایذا سے مسلمانوں کو بچایا روایت کی یہ مسلم نے اور ایک

رِوَايَةٍ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا

روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے رستہ پر ایک درخت کی شاخ دیکھی اوسنے کہا کہ میں اوسکو مسلمانوں کے

عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي

رستہ سے ہٹادوں کہ اوسکو ایذا نہ دے اس عمل کی برکت سے وہ شخص بہشت میں داخل کیا گیا اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی رستہ میں چلا

بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

جاتا تھا اوسنے رستہ میں ببول کا کانٹے کی شاخ دیکھ کر رستہ سے پیچھے کردی خدا تعالیٰ نے اوسکا یہ عمل قبول کرکے اوسکو بخشدیا

الثَّانِي عَشَرَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ

بارہویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سنوار کر وضو کرے

فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں حاضر ہو کر خاموش بیٹھ کر خطبہ سنے اوسکے دونوں جمعہ کے مابین کے گناہ

وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلثَّالِثَ عَشَرَ عَنْهُ

اور تین دن زیادہ کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور جس شخص نے کنکر کو ہاتھ لگایا اوسنے لغو کام کیا مسلم نے تیرہویں حدیث

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ

اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مسلمان یا مومن وضو کرتا ہے

فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ

اور منہ دھوتا ہے تو اوسکے منہ سے سب گناہ جو آنکھوں سے بد نظر کی تھی پانی کے ساتھ یا

مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا

پانی کے پچھلے قطرہ کیساتھ نکل جاتے ہیں اور جب اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تو اوسسے سب گناہ نکل جاتے ہیں جن کو ہاتھ سے پکڑا تھا

يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ فَاِذَا غَسَلَ

کیا تھا پانی گرنے کے ساتھ یا پانی کے پچھلے قطرہ کے ساتھ اور جب اپنے دونوں پاؤں

رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى

دھوتا تو نکل جاتے ہیں سب گناہ جنکو اپنے دونوں پاؤں سے چلکر کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے پچھلے قطرہ کیساتھ یہانتک

يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلرَّابِعَ عَشَرَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے روایت کی یہ مسلم نے چودھویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے

رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَآئِرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْخَامِسَ عَشَرَ

رمضان تک درمیان کے گناہ معاف کرنیوالے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے روایت کی یہ مسلم نے حدیث

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ

اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں تم کو نہ بتلاؤں وہ چیز جس سے خدا تعالیٰ گناہوں کو

بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ

مٹاتے ہے اور درجے بلند کرتے ہے صحابہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ضرور بتلائیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ سختی و دقتوں میں

عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

پورا پورا وضو کرنا اور مسجدوں کیطرف کثرت سے آمد و رفت کرنی اور ایک وقت کی نماز کے بعد دوسرے وقت کی نماز کا انتظار کرنا

فذلکم الرباط فذلکم الرباط رواہ مسلم السادس عشر عن ابی موسیٰ

یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے سولہویں حدیث ابو موسے

الاشعری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی البردین دخل

اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دو نمازیں ٹھنڈی پڑھے جنت میں

الجنۃ متفق علیہ البردان الصبح والعصر السابع عشر عنہ قال قال

داخل ہوگا۔ متفق علیہ بردان سے مراد صبح اور عصر کی نماز ہے ستارہویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض العبد او سافر کتب لہ مثل ما کان

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا وہ اپنے

یعمل مقیما صحیحا رواہ البخاری الثامن عشر عن جابر رض قال قال

وطن میں اور صحت کی حالت میں کرتا تھا روایت کی یہ بخاری نے۔ اٹھارہویں حدیث جابر رضا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ رواہ البخاری ورواہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک بھلی بات بھلائی کا سر چشمہ ہے روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی یہ

مسلم من روایۃ حذیفۃ رض التاسع عشر عنہ قال قال رسول اللہ

مسلم نے حذیفہ رضا سے انیسویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منہ لہ صدقۃ

نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کوئی درخت لگائے مگر کہ جو چیز اوس سے کھائی جاوے گی سو اسکے لیئے خیرات ہوگی

ولا یرزؤہ احد الا کان لہ صدقۃ رواہ مسلم وفی روایۃ لہ فلا یغرس

اور جو نہیں کہ جو بری عادت اوسکے لئے خیرات ہوگی اور نقصان کریگا کوئی اس درخت کو مگر کہ مالک کیلئے اسطرح خیرات ہوگی روایت کی یہ مسلم نے اور اوسی کی ایک

المسلم غرسا فیاکل منہ انسان ولا دابۃ ولا طیر الا کان لہ صدقۃ الی

روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگاوے تو ہم حیوان یا چوپایہ یا پرندہ جو پھل اوسے کھائے قیامت تک لگانے والے

یوم القیمۃ وفی روایۃ لہ لا یغرس مسلم غرسا ولا یزرع زرعا فیاکل منہ

کیلئے صدقہ ہوگا اور اوسی کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگاتا ہے یا زراعت کاشت کرتا ہے اوس میں سے انسان

انسان ولا دابۃ ولا شیء الا کانت لہ صدقۃ وروایۃ جمیعہا من روایۃ انس قولہ

یا چوپایہ یا کوئی اور شے کھائے تو اوسکے لیئے صدقہ ہوتا ہے اور دونوں روایتیں بخاری مسلم نے اس حدیث کو انس سے روایت کیا ہے

یزرؤہ ای ینقصہ العشرون عنہ قال اراد بنو سلمۃ ان ینتقلوا

یزرؤہ کا معنے ہے کہ کرتا ہے اسکو بیسویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ بنی سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب

قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّهُ قَدْ

مکانوں پر پر ہوں یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو آپنے انکو فرمایا مجھے خبر لگی ہے

بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ

کہ تم مسجد کے قریب مکانوں پر منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ ہمنے

اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ

یہ ارادہ کیا ہوا آپنے فرمایا کہ اے بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں سکونت کرو تمہاری قدم رکھتے جانیکے اے بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں سکونت کرو تمہارے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَيْضًا مَعْنَاهُ

روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ تمہارا ایک قدم رکھنا تمکو درجہ ملتا ہے۔ اور بخاری نے یہ مضمون

مِنْ رِوَايَةِ اَنَسٍ رض وَبَنُوْ سَلِمَةَ بِكَسْرِ اللَّامِ قَبِيْلَةٌ مَعْرُوْفَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَ

انس رض سے روایت کیا ہوا ہے بنو سلمہ لام کی کسرہ سے انصار میں سے ایک قبیلہ معروف ہے اور

اٰثَارُهُمْ خُطَاهُمُ الْحَدِيْثُ وَالْعِشْرُوْنَ عَنْ اَبِي الْمُنْذِرِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ

آثارہم کا معنے نشان قدم ان کیلئے انیسویں حدیث ابو منذر ابی بن کعب سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ

کہ ایک شخص کا گھر مسجد سے ایسا دور تھا کہ مجھے معلوم نہیں کہ کسی اور آدمی کا گھر اوسکے گھر سے زیادہ مسجد سے دور ہو اور اوسکی کوئی نماز مسجد سے

صَلٰوةٌ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْ فَقُلْتُ لَهٗ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ

غائب ہوتی تھی پس اوسکو کہا گیا یا میں نے اوسکو کہا کہ تو ایک گدھا سواری کیلئے خرید لے کہ اندھیری اور گرمی میں اوسپر سوار ہو کر آیا کرے

فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُّكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ

اوسنے کہا مجھے خوش نہیں آتا کہ میرا گھر مسجد سے قریب ہو میں چاہتا ہوں کہ میرے مسجد کی طرف چلکر جانا

اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور واپس گھر کو آنا لکھا جاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ الرَّمْضَاءَ

کہ تیرے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سب جمع کر دیئے ہیں روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے تحقیق واسطے تیرے ہے وہ چیز کہ تو نے بچنا

اَلْاَرْضُ الَّتِيْ اَصَابَهَا الْحَرُّ الشَّدِيْدُ وَالْعِشْرُوْنَ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ

کی رمضاء اوس زمین کو کہتے ہیں جسکو سخت گرمی پہنچی ہو بیسویں حدیث ابو حمید

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُوْنَ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چالیس

خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا

خصلتوں میں اونچی سب سے اعلیٰ وہ عطیہ ہے بکری کا اپنی بکری عاریۃً دینا کہ کسی کا وہ ایسا عامل عمل کرے ہر ایک خصلت میں اونچی جلیل ہے

وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْمَنِيحَةُ

اور سچا جانے اسکے وعدہ کو سچا جان کر مگر کہ خدا تعالیٰ اسکو بہشت میں داخل کرے گا ف روایت کی بخاری نے منیحہ

أَنْ تُعْطِيَ إِيَّاهَا لِيَاكُلَ لَبَنَهَا ثُمَّ يَرُدَّهَا إِلَيْهِ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ

یہ کہ دودھ والی کسے کو دیوے تو وہ دودھ پی کر واپس کر دیوے تیئیسویں حدیث

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عدی بن حاتم رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا

يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا عَنْهُ قَالَ قَالَ

کہ فرماتے تھے کہ دوزخ کی آگ سے بچاؤ کرو اگرچہ ایک خرما کے ٹکڑے کے ساتھ ہو سکے متفق علیہ اور دونوں کی ایک روایت میں ہے اسی راوی سے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایسے طور سے کلام کرے گا

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ

کہ کوئی ترجمان درمیان نہ ہوگا جس سے ہر ایک اپنی داہنی طرف نظر کریگا تو اوسکو عمل نظر آویں گے جو اسنے آگے بھیجے ہونگے اور جب بائیں طرف

فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا

دیکھیگا تو اوسکو وہی عمل دکھائی دیں گے جو اوسنے آگے بھیجے ہونگے اور جب آگے دیکھیگا تو اوسکو اپنے سامنے دوزخ کی آگ نظر آئے گی

النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ عَنْ

پس تم آگ سے بچو ایک خرما کے ٹکڑے کے ساتھ ہو سکے جسکو وہ بھی میسر نہ ہو سکے تو شیریں کلامی سے جواب دینا اوسکے لیے بجائے صدقہ کے ہے

أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى

انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے

عَنِ الْعَبْدِ إِذَا أَكَلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبُ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

اوس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھائے تو الحمد اللہ کہے اور جب کچھ پیئے تو الحمد للہ کہے ف۲

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْأَكْلَةُ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَهِيَ الْغَدْوَةُ أَوِ الْعَشْوَةُ الْخَامِسُ وَ

روایت کی اسکو مسلم نے اکلہ ساتھ فتح ہمزہ کے مراد اس سے صبح یا شام کا کھانا ہے پانچویں حدیث

الْعِشْرُونَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسے رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ یَعْمَلُ بِیَدَیْهِ فَیَنْفَعُ

فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ ہے اوسنے کہا اگر اوسکو کچھ دستیاب نہو فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرکے اپنے

نَفْسَهٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ قَالَ یُعِیْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ

نفس کو نفع پہونچاوے اور صدقہ بھی دیوے اوسنے کہا اگر اسکو اسکی طاقت نہو فرمایا مدد پہونچاوے مصیبت زدہ کی اعانت کرے

قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ قَالَ یَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِ الْخَیْرِ قَالَ اَرَاَیْتَ

اوسنے کہا آپ فرماویں کہ اگر اسکی یہی طاقت نہو فرمایا نیکی کا امر کرے اوسنے کہا

اِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ یُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اگر یہ کام بھی نہ کرے فرمایا خرابی اور بدی کرنے سے بدرجہا بہتر ہے کہ اوسکے لیے یہی صدقہ ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ فِی الْاِقْتِصَادِ فِی الطَّاعَةِ

چودھواں باب عبادت میں میانہ روی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی طٰهٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی وَقَالَ تَعَالٰی یُرِیْدُ

فرمایا اللہ تعالےٰ نے پہنچے اسواسطے نہیں اتارا ہم نے قرآن کہ تو محنت میں پڑے اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ

آسانی کا ارادہ کرتا ہے اور تم کو تکلیف دینے کا ارادہ نہیں کرتا اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَهَا اِمْرَاَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ هٰذِهٖ

رسول اللہ صلعم اونکے ہاں تشریف لائے اوسوقت اونکے پاس ایک عورت بیٹھی تھی رسول اللہ صلعم نے پوچھا کہ یہ کون ہے عائشہ رضہ نے کہا کہ یہ فلانی ہے

فُلَانَةُ تُذْكَرُ مِنْ صَلٰوتِهَا قَالَ مَهْ عَلَیْكُمْ بِمَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا یَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰی تَمَلُّوْا

کہ ذکر کیا جاتا ہے اوسکی نماز کا آپنے فرمایا بس تمکو مناسب ہے کہ اپنی طاقت کے موافق بندگی کیا کرو بس اللہ کی قسم ہے کہ خدا تھکتا نہیں تمکو تھکنا چاہیے

وَکَانَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَیْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهٗ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَمَعْنٰی لَا یَمَلُّ اللّٰهُ لَا یَقْطَعُ ثَوَابَهٗ عَنْكُمْ وَجَزَآءَ اَعْمَالِكُمْ وَیُعَامِلُكُمْ مُعَامَلَةَ

آپکو وہ عبادت پسند تھی جو ہمیشہ کیجاوے پھر عبادت کرنے والا ادا وہ مت کرے متفق علیہ اور معنے

الْمَلِّ حَتّٰی تَمَلُّوْا فَتَتْرُكُوْا فَیَنْبَغِیْ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ الدَّوَامَ عَلَیْهِ

ملال کے نہیں ہوتی یعنے تمہارا ثواب منقطع نہیں کرتا اور نہ تمہارے اعمال کی جزا منقطع کرتا ہے اور ملال دینے کے معنے ختم سے

لِیَدُوْمَ ثَوَابُهٗ لَكُمْ وَفَضْلُهٗ عَلَیْكُمْ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ

معاملہ نہیں کرتا یہانتک کہ تم تھک جاؤ اور اوس عمل کو چھوڑ دو پس تمکو مناسب ہے کہ اس عمل کو پکڑو جسپر مداومت کرسکو

تاکہ اوسکا ثواب اور فضل تمہارے لیئے ہمیشہ ہوتا رہے انس رضہ سے روایت ہے

ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ

تین آدمیوں نے رسول اللہ صلعم کے گھر آکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے آپکی عبادت کا

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا وَقَالُوا أَيْنَ نَحْنُ مِنَ

حال پوچھا جب اُنکو آپکی عبادت کی خبر دی گئی تو انہوں نے اوسکو تھوڑا تصور کیا اور کہا کہ ہم کہاں اور

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ

نبی صلعم کہاں آپکے گناہ اگلے اور پچھلے سب بخشے گئے ایک بولا

أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ أَبَدًا وَلَا أُفْطِرُ

کہ میں ہمیشہ تمام رات نماز پڑھا کرونگا، اور دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ برابر روزے رکھا کرونگا

وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے کنارہ کرونگا اور کبھی نکاح نہ کرونگا اوسکے پاس رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا وَاللهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ

علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا تم ہی ہو جو ایسی ایسی باتیں کہتے ہو سنو اللہ کی قسم ہے کہ میں تم سے بہت زیادہ

لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ

اللہ سے ڈرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح

رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

بھی کرتا ہوں اور جو شخص میری سنت سے منہ پھیرے وہ میری امت میں سے نہیں متفق علیہ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْمُتَنَطِّعُونَ الْمُتَعَمِّقُونَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تشدد کرنیوالے ہلاک ہوگئے یہ کلمہ آپنے تین بار زبان مبارک سے فرمایا روایت کی یہ مسلم نے

الْمُتَشَدِّدُونَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ التَّشْدِيدِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یعنی جو بیجا طور خدا اور رسول نے عبادات میں تشدد کرتے ہیں۔ ابو ہریرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

قَالَ إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَ

کہ دین آسان ہے اور جو شخص دین میں تشدد کرتا ہے وہ مغلوب ہو جاتا ہے اور لفظ تسدید کو مضبوط پکڑو اور میانہ روی اختیار کرو

أَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور بشارت لو اور اول دن کے اور آخر دن کے اور پچھلی رات میں عبادت کرو یہ بڑا غنیمت طلب کرو روایت کی یہ بخاری نے

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ الْقَصْدَ

اور اوسکی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ صراط مستقیم کو مضبوط پکڑو اور میانہ روی پکڑو اور اول دن اور آخر دن کے اور پچھلی رات عبادت کرو میانہ روی

القصد تبلغوا قوله الدين هو مرفوع على ما لم يسم فاعله وروي منصوبا و

میانہ روی پکڑو تم مقصد کو پہنچ جاؤ گے قولہ الدین ہو مرفوع ہے علی کے مرفوع ہونے اور یبلغ کے روایت میں منصوب بھی آیا ہے اور

روي عن بشاد الدين احد وقوله صلى الله عليه وسلم الا غلبه اي غلبه

روایت کیا گیا ہے بشاد الدین احد بھی روایت کیا گیا ہے اور قولہ صلعم الا غلبہ یعنے دین کے احکام

الدين فعجز ذلك المشاد عن مقاومة الدين لكثرة طرقه والغدوة سير

اوسپر غالب آجاتے ہیں اور یہ المشاد کہ یعنی الدین کی مقاومت و دافعت کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے بسبب کثرت رستوں ماوسکے کے اور غدوہ پہلے

اول النهار والروحة اخر النهار والدلجة اخر الليل وهذا استعارة وتمثيل

پہر چلنے کو کہتے ہیں اور روحہ دوپہر کے پیچھے چلنے کا نام ہے اور دلجہ پچھلی رات کو کہتے ہیں اور یہ استعارہ اور تمثیل ہے

ومعناه استعينوا على طاعة الله عز وجل بالاعمال في وقت نشاطكم و

اور اسکے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالے کی عبادت ہر قسم اپنے نشاط و آرام کے وقت

فراغ قلوبكم بحيث تستلذون العبادة ولا تسأمون وتبلغون مقصودكم

اول کے فراغت کیوقت اعانت طلب کیا کرو تاکہ تمکو عبادت میں لذت حاصل ہو اور تم کو ماندگی نہ ہو اور اپنے مقصود کو پہنچ جاؤ۔

كما ان المسافر الحاذق يسير في هذه الاوقات ويستريح هو ودابته

جیسا کہ ماہر مسافر انہیں وقتوں میں چلتا ہے اور آپکو اور اپنی سواری کے چوپایہ کو دوسرے

في غيرها فيصل مقصوده بغير تعب والله اعلم وعن انس رضي الله عنه

وقتوں میں آرام دیتا ہے اسلیئے بلا رنج مقصد کو پہنچ جاتا ہے واللہ اعلم انس سے روایت ہے

قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم فاذا حبل ممدود بين الساريتين فقال

کہ رسول اللہ صلعم تشریف لائے وہاں دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی تھی آپنے

ما هذا الحبل قالوا حبل لزينب فاذا فترت تعلقت به فقال النبي صلى

پوچھا کہ یہ رسی کیسی ہے لوگوں نے کہا کہ یہ رسی زینب نے باندھی ہے جب عبادت کرتے کرتے تھک جاتی ہے تو یہ رسی سہارا لیتی ہے آپنے فرمایا

الله عليه وسلم حلوه ليصل احدكم نشاطه فاذا فتر فليرقد متفق عليه

یہ رسی کھول دو تم کو لازم ہے کہ نشاط کیوقت نماز پڑھا کرو جب وہ تھک جاوے تو استراحت و آرام کیا کرو۔ متفق علیہ

وعن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا

عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب

نعس احدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم

تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہوا اونگھنے جاوے تو اسکو مناسب ہے کہ سو لے جاوے تاکہ نیند اوسکے دور ہو جاوے اسلیئے کہ جب تم میں سے کوئی

إذا صلى وهو ناعس لا يدري لعله يذهب يستغفر فيسب نفسه متفق

اونگھتا ہوا نماز پڑھے تو نہیں جانتا کہ شاید استغفار کی جگہ اپنے نفس کو گالیاں دے متفق

عليه وعن أبي عبد الله جابر بن سمرة رضي الله عنهما قال كنت أصلي مع

علیہ۔ ابو عبداللہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول

النبي صلى الله عليه وسلم الصلوات فكانت صلوته قصدا وخطبته قصدا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھا کرتا تھا آپکی نماز بھی میانہ ہوا کرتی تھی اور آپ خطبہ بھی میانہ پڑھا کرتے تھے روایت کی

رواه مسلم قوله قصدا أي بين الطول والقصر وعن أبي جحيفة وهب بن

یہ مسلم نے یعنے طول اور قصر کے درمیان ہوا کرتی تھی۔ ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ رضہ سے روایت ہے

عبد الله رضه قال آخا النبي صلى الله عليه وسلم بين سلمان وأبي الدرداء فزار سلمان

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء کو ایک دوسرے کے بھائی بنایا تو سلمان ایک بار

أبا الدرداء فرأى أم الدرداء متبذلة فقال لها ما شأنك قالت أخوك أبو الدرداء

ابو الدرداء کی ملاقات کو اوسکے مکان پر گیا دیکھا کہ ام الدرداء کی عورت تبذل صورت میں ہے سلمان نے اسکو کہا تیرا کیا حال ہے وہ بولی کہ تیرے

ليس له حاجة في الدنيا فجاء أبو الدرداء فصنع له طعاما فقال له كل فإني صائم

بھائی ابو الدرداء کو دنیا کی کچھ حاجت نہیں ابو الدرداء آیا اور سلمان کیلئے اوسنے کھانا طیار کیا اور کہا کہ تو کھالے میں روزہ سے

قال ما أنا بآكل حتى تأكل فأكل فلما كان الليل ذهب أبو الدرداء يقوم فقال له

سلمان نے کہا کہ جب تک تو نہ کھائے میں نہیں کھاؤنگا پس دونوں نے کھانا کھایا جب رات ہوئی تو ابو الدرداء نماز کو کھڑا ہوا سلمان نے اوسکو کہا کہ سو جا

فنام ثم ذهب يقوم فقال له نم فلما كان من آخر الليل قال سلمان قم الآن

وہ سو گیا پھر اوٹھ کر نماز کو کھڑا ہوا سلمان نے پھر کہا کہ سو جا وہ سو گیا جب پچھلی رات ہوئی تو سلمان نے اسکو کہا کہ اب اوٹھ پس دونوں نے نماز پڑھی

فصليا جميعا فقال له سلمان إن لربك عليك حقا وإن لنفسك عليك حقا و

پھر سلمان تیرے رب کا تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے اور تیری عورت کا بھی تجھ پر حق ہے

لأهلك عليك حقا فأعط كل ذي حق حقه فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال

تو ہر ایک حقدار کا حق ادا کیا پھر ابو الدرداء نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آکر اسکا ذکر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

النبي صلى الله عليه وسلم صدق سلمان رواه البخاري وعن أبي محمد عبد الله

فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا روایت کی یہ بخاری نے ابو محمد عبداللہ

ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال أخبر النبي صلى الله عليه وسلم أني

ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے اوسنے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ میں

أَقُولُ وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

میں کہتا ہوں کہ جب تک زندہ رہونگا دن کو روزہ رکھونگا اور رات کو نماز پڑھا کرونگا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي

صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو نے ایسا کہا ہے میں نے عرض کی کہ میری ماں باپ آپ پر

أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ

فدا ہوں اس میں نے بیشک کہا ہے آپ نے فرمایا کہ تجھے اسکی طاقت نہیں تو روزہ بھی رکھا کر اور افطار بھی کیا کر اور سویا کر اور نماز بھی پڑھا کر

وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ

اور ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر کیونکہ حسنات اجر میں دس گنے کیے جاتے ہیں اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مثل ہے

الدَّهْرِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ

میں نے عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا کہ ایکدن روزہ رکھا کر اور دو دن افطار کر

قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ

گذارش کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا کہ ایکدن روزہ رکھا کر اور ایک دن افطار کیا کر یہ

دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَفِي رِوَايَةٍ هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ

داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب روزوں سے بہتر ہیں اور ایک روایت میں افضل روزوں کی ہیں میں نے

فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا کہ مجھے اس سے افضل کی طاقت ہے آپ نے فرمایا

لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ آكُلُ وَثَلَّثْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَهَا رَسُولُ

کہ اس سے افضل کوئی نہیں اور مجھ سے تین دن قبول کر لینے جو رسول اللہ صلعم نے فرمائے تھے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي وَفِي رِوَايَةٍ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ

اپنے مال اور عیال سے زیادہ مجھ پیارے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا کیا مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تو

تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ

دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز پڑھتا ہے میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ ایسا نہ کر کبھی روزہ رکھ کبھی افطار بھی کر سو جایا کر

وَنَمْ وَقُمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ

اور رات کو نماز بھی پڑھا کر کیونکہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے اور تیری عورت کا تجھ پر حق ہے اور تیری

حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ

زیارت کرنے والوں کا تجھ پر حق ہے اور تجھ کافی ہے کہ تو ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرے کہ ہر

بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرُ أَمْثَالِهَا فَإِذَا أَدْرَكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَشُدِّدَتْ فَشُدِّدَ عَلَيَّ

کہ ہر نیکی دس گنی ہوجایا کرتی ہے پس اس حساب سے صیام الدہر کا ثواب ہوجاتا پس مجھ پر تشدد کیا گیا سے بنے

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ صُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ

عرض کی یا رسول اللہ میں اسکی قوت دیکھتا ہوں آپنے فرمایا کہ داؤد نبی کی مانند روزہ رکھا کرو اس سے زیادہ مت کرو بنے

قُلْتُ فَمَا كَانَ صِيَامُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ بَعْدَ

عرض کی کہ داؤد نبی کے روزے کیسے تھے آپنے فرمایا نصف الدہر - پس عبد اللہ جب

مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ

بوڑھا ہوگیا تو کہا کرتا تھا کاش میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کرلیتا - اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے

أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ

فرمایا کہ میں خبر دیا گیا کہ تو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور رات کو قرآن پڑھتا ہے میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ اور

وَلَمْ أُرِدْ بِذٰلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ

میں اس سے بھلی کا ارادہ کرتا ہوں آپنے فرمایا کہ داؤد نبی کی مثل روزہ رکھا کرو وہ لوگوں سے زیادہ عبادت کرنے والا تھا -

النَّاسِ وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ

اور ہر مہینے میں ایک قرآن ختم کیا کرو میں نے گذارش کی کہ یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا

قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ

بیس دن میں قرآن ختم کیا کرو میں نے عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا دس دن میں

فِي كُلِّ عَشْرٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ

ختم کیا کرو بنے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا ہر

سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ فَشُدِّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ وَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہفتہ میں ختم کیا کرو اور اس سے زیادہ مت کرو بنے تشدد کیا مجھ پر تشدد کیا گیا اور نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمُرٌ قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ

وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو نہیں جانتا شاید خدا تعالےٰ تیری عمر زیادہ کرے میں اب جیسا

لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی عمر کا ہوگیا ہوں جب میں بوڑھا ہوگیا تو اب مجھے محبوب دکھائی دیتا ہے کہ میں

نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَفِي رِوَايَةٍ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کرلیتا - اور ایک روایت میں ہے آپنے فرمایا تیرے فرزند کا تجھ پر حق ہے اور ایک روایت میں ہے

لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ ثَلٰثًا وَّفِیْ رِوَایَۃٍ اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی صِیَامُ دَاوٗدَ

آپ نے تین بار فرمایا جو ہمیشہ روزہ رکھے اس کے روزے ہی نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ داؤد کے روزے خدا تعالیٰ کو سب روزوں سے زیادہ محبوب ہیں

وَاَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی صَلٰوۃُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ

اور داؤد کی نماز خدا تعالیٰ کو سب نمازوں سے زیادہ محبوب ہے وہ آدھی رات سویا کرتے تھے اور رات کا تیسرا حصہ نماز پڑھا کرتے تھے

ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَکَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا وَّلَا یَفِرُّ اِذَا لَاقٰی وَفِیْ رِوَایَۃٍ

اور چھٹا حصہ سویا کرتے تھے اور ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوجاتا تو بھاگتے نہ تھے اور ایک روایت میں آیا ہے

قَالَ اَنْکَحَنِیْ اَبِیْ اِمْرَاَۃً ذَاتَ حَسَبٍ وَّکَانَ یَتَعَاھَدُ کَنَّتَہٗ اَیْ اِمْرَاَۃَ وَلَدِہٖ فَیَسْاَلُھَا

وہی کہتے ہیں کہ میرے باپ نے ایک شریف عورت سے میرا نکاح کر دیا اور میری بیوی کی خبر گیری کیا کرتے تھے۔ پس اوس عورت سے خاوند کا

عَنْ بَعْلِھَا فَتَقُوْلُ لَہٗ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَّجُلٍ لَمْ یَطَاْ لَنَا فِرَاشًا وَّلَمْ یُفَتِّشْ لَنَا کَنَفًا

حال پوچھا کرتے تھے وہ عورت ان سے کہتی بہت خوب آدمی ہے سارا دن بھوکے پیاسے گزارتا ہے جب سے ہم اوسکے پاس آئے ہیں ہمارے

مُنْذُ اَتَیْنَاہُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِکَ عَلَیْہِ ذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حال کی کچھ تفتیش نہیں کرتا جب اس حال کو دیر ہو گئی تو اوسنے نبی صلعم کے پاس اسکا ذکر کیا آپنے

اَلْقَنِیْ بِہٖ فَلَقِیْتُہٗ بَعْدُ فَقَالَ کَیْفَ تَصُوْمُ فَقُلْتُ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ وَکَیْفَ تَخْتِمُ

فرمایا اسکو میرے پاس بھیجدو پھر جب میں خدمت میں حاضر ہوا تو آپنے فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھا کرتا ہے میں نے عرض کی ہر روز فرمایا ختم کس طرح کیا کرتا ہے

قَالَ کُلَّ لَیْلَۃٍ وَّذَکَرَ نَحْوَ اَسْبُوْعٍ وَکَانَ یَقْرَاُ عَلٰی بَعْضِ اَھْلِہِ السُّبُعَ الَّذِیْ یُقْرَاُہٗ

میں نے گذارش کی ہر رات ختم کرتا ہوں اور سب حال کہہ سنایا جیسا گذر چکا کہا اوسی نے اور جو منزل رات کو پڑھا کرتا تھا۔ دن میں اپنے

بَعْضَہٗ مِنَ النَّھَارِ لِیَکُوْنَ اَخَفَّ عَلَیْہِ بِاللَّیْلِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّتَقَوّٰی اَفْطَرَ

اہل میں سے بعض کو سنا لیا کرتا تھا تاکہ رات کو آسان ہو جائے اور جب قوت حاصل کرنے کا ارادہ کرتا تو کر لیتا

اَیَّامًا وَاَحْصٰی صِیَامَ مِثْلِھِنَّ کَرَاھَۃَ اَنْ یَّتْرُکَ شَیْئًا فَارَقَ عَلَیْہِ النَّبِیَّ صَلَّی

دنوں افطار کرتا اور افطار کے دنوں کو شمار میں رکھتا اور اسکو ناپسند رکھتا کہ کسی چیز کو جسپر ہمیشہ کرتا رہا ہو ترک کر دے جس طرح سے پر نبی صلے اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ ھٰذِہِ الرِّوَایَاتِ صَحِیْحَۃٌ مُعْظَمُھَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَقَلِیْلٌ مِّنْھَا

علیہ وسلم سے انہوں نے مفارقت کی ہے اوپر سے کچھ ترک کر ہو جاتی ہے یہ سب روایتیں صحیح ہیں اور انمیں سے اکثر صحیحین میں ہیں اور ان روایتوں میں سے تھوڑی

فِیْ اَحَدِھِمَا وَعَنْ اَبِیْ بَعْجٍ حَنْظَلَۃَ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاُسَیِّدِیِّ الْکَاتِبِ اَحَدِ

ہیں جو دونوں میں سے ایک میں ہوں ابو بعج حنظلہ بن ربیع اسیدی کاتب سے روایت ہے

کُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِیَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ

جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھا کہا اوسنے ایکبار ابو بکر مجھ سے بمرتبہ میں ملا اور مجھ سے

كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ قُلْتُ

پوچھا کہ اے حنظلہ تو کیسا ہے میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہو گیا اوسنے کہا سبحان اللہ تو کیا دیکھتا ہے بیٹھے کہا

نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَأَنَّا

(جب) ہم رسول اللہ صلعم کے پاس ہوتے ہیں آپ ہمکو بہشت اور دوزخ کا ذکر سناتے ہیں گویا ہم

رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ

دیکھتے ہیں جب ہم آپ کے پاس سے چلے آتے ہیں عورتوں اور اولاد

وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّا

اور مال اسباب میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت باتیں بھول جاتے ہیں ابو بکر رضہ نے کہا واللہ ہمارا

لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

البتہ یہی حال ہے ہم دونو یہی تذکرہ کرتے کرتے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیٹھے کہا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا آپ نے فرمایا

وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ

یہ کیا بات ہے میں نے عرض کی کہ ہم آپکے پاس ہوتے ہیں آپ ہمکو بہشت اور دوزخ کا ذکر سناتے ہیں گویا

عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا

ہم اپنی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں پھر جب آپکی خدمت سے چلے جاتے ہیں عورتوں اور لڑکوں اور مال اسباب میں مشغول ہو جاتے ہیں

كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ

ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر

تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ

تم اس حالت پر کہ جس حالت میں ہوتے ہو اوسی حال پر ہمیشہ قائم رہا کرو اور ذکر الٰہی میں مشغول رہا کرو تو فرشتے تمہارے بچھونوں پر اور

وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ

راستوں میں تم سے مصافحہ کیا کریں لیکن اے حنظلہ کوئی ساعت ایسی ہوتی ہے اور کوئی ایسی یہ بات آپنے تین بار فرمائی رواہ مسلم نے

(الضیعات بکسر التاء والاسید بضم الهمزة وفتح السين وبعدها ياء

(الضیعات بکسر التاء والاسید بضم الهمزة وفتح السين وبعدها ياء

مشددة مكسورة وقوله عافسنا هو بالعين والسين المهملتين اى عالجنا

مشددة مكسورة وقوله عافسنا هو بالعين والسين المهملتين اى عالجنا

تشریح ہوا والی کہتے ہیں اور یہ قول حنظلہ کا عافسنا سے عین اور سین بے نقطہ کے یعنے مشغول ہوئے ہم

وَلَا عِبْنَا وَالضَّيْعَاتُ الْمَعَايِشُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

اور کھیلے اور ضیعات اسباب معیشت ہے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایکبار نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ

علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا آپکو نظر پڑا آپنے اوسکا حال لوگوں سے پوچھا لوگوں نے کہا اسکو ابو اسرائیل کہتے ہیں انہوں نے نذر

أَنْ يَقُومَ فِي الشَّمْسِ وَلَا يَقْعُدُ وَلَا يَسْتَظِلُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَيَصُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ

مانی ہے کہ دھوپ میں کھڑا رہیگا اور کبھی نہ بیٹھے گا اور نہ سایہ طلب کریگا اور نہ کسی سے کلام کریگا اور ہمیشہ روزہ رکھا کریگا آپنے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اسکو کہدو کلام کرے اور سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے روایت کی اسکو بخاری نے

الْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْأَعْمَالِ

پندرہواں باب اعمال کی محافظت کرنیکے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا نہیں ترس ہیک آیا وقت واسطے اون لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں یہ کہ ڈریں دلہائے اونکے واسطے یاد کرنیکے اللہ کی اور جو

مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ

اترا ہے حق سے اور نہوں اون لوگوں کی مانند کہ دیگئی ہی کتاب اس سے پہلے اون پر مدت

فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَقَالَ تَعَالَى وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ

پس سخت ہوگئے اونکے دل اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمنے پیچھے بھیجا عیسیٰ بن مریم کو اور دیا ہمنے اوسکو انجیل

وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا

اور کی ہمنے اون لوگوں کے دلوں میں جو ہوئے تابع اوسکے نرمی اور مہربانی اور ابہوں نے آپ پیدا کی ترک دنیا کی ہمنے نہیں لکھا اون پر

عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ

مگر طلب کرنی انہوں نے خوشنودی اللہ کی پھر نہ نباہ سکے اوسکو جیسا حق تھا نباہنے کا پس دیا ہمنے اون لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اونمیں سے اونکا بدلہ اور بہت اونمیں سے نافرمان ہیں

وَقَالَ تَعَالَى وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا وَقَالَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہ ہو تم مانند اوسکی جو توڑ ڈالتی ہے سوت اپنا مضبوط کرنیکے بعد ٹکڑے ٹکڑے اور فرمایا ہے اور عبادت کر اپنے رب کی

حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَمِنْهَا مَا رَوَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ

یہانتک کہ آوے تجکو موت اور احادیث میں سے ریکہ دلیل سے حدیث کی روایت ہے کہ عائشہ

عَنْهَا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ وَفِي لَفْظٍ بِهِ

کان احب الدین الیہ جو ہمیشہ کرے صاحب اوسکو اور ایک لفظ میں ہے

ہمیشہ ۱۲ ہزار صلوٰۃ الضحیٰ

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ

عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص رات کے وظیفہ کو ترک کر کے

مِنَ اللَّيْلِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا

سو جائے یا اسمیں سے کچھ پڑھ سکا وظیفہ پڑھ چکے اگر اوسکو فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے تو گویا اوسنے

قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي

رات کو ہی پڑھا اس روایت کی یہ مسلم نے اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے کہ اوسنے کہا کہ مجھے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا اے عبداللہ تو فلانے شخص کی مثل مت ہو جو پہلے رات کو اٹھکر پڑھا کرتا تھا

فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پھر اوسنے اچھا پڑھنا ترک کر دیا متفق علیہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ اگر کسی

إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مرض یا غیر کے سبب سے رسول اللہ صلعم سے رات کی نماز فوت ہو جاتی تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیا کرتے تھے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ فِي الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَآدَابِهَا

سولھواں باب سنت اور اوسکے آداب کی محافظت کے امر میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَقَالَ تَعَالٰى

اللہ تعالے فرماتا ہے جو کچھ تم کو دیوے رسول اسکو لو اور جس چیز سے تم کو رسول روک دے اوس سے رک جاؤ اور فرمایا اللہ تعالے نے اور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوٰى ذُو مِرَّةٍ

اپنے نفس کی خواہش سے نہیں بولتا وہ نہیں مگر وحی جو بھیجی جاتی ہے اوسکو سکھلایا ہے سخت قوتوں والے نے صاحب قوت نے

فَاسْتَوٰى وَقَالَ تَعَالٰى قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

پس پورا نظر آیا۔ اور فرمایا تو کہہ اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تم سے اللہ محبت کرے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَقَالَ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور فرمایا البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے پیغمبر رسول خدا کی پیروی اچھی واسطے

لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَقَالَ تَعَالٰى فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

اوس شخص کے جو امیدوار رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے دن کی اور فرمایا ہے پس تیرے رب کی قسم ہے یہ لوگ مومن نہ ہوں گے

حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ

یہانتک کہ حاکم بنا لاویں تجھکو اوس چیز میں جسمیں جھگڑیں اپنے پیغمبر اپنے حکم سے اپنے حق میں پھر نہ پاویں

وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى

بیگانگی نہ با دین

وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا وَقَالَ تَعَالٰى فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَ

اور خوب طرح حرف لے مان لیں، اور فرمایا ہے پھر اگر تم کسی چیز میں آپس میں جھگڑو پس پھیر دو اوسکو اللہ اور

الرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَاهُ إِلَى

رسول کیطرف اگر تم اللہ اور آخرت کے ساتھ ایمان لاتے ہو علماء نے کہا ہے اسکے معنی یہہ ہیں یعنے

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ تَعَالٰى مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَقَالَ

قرآن اور حدیث کیطرف اور فرمایا اللہ تعالے نے جسنے تابعداری کی رسول کی پس تحقیق اسنے تابعداری کی اللہ کی اور فرمایا

تَعَالٰى إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ وَقَالَ تَعَالٰى فَلْيَحْذَرِ

تحقیق تو سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے جو راہ اللہ کی ہے اور فرمایا چاہیے کہ ڈریں

الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

وے لوگ جو خلاف کرتے ہیں اوسکے حکم سے اس سے کہ پہونچے اونکو فتنہ یا پہونچے اونکو عذاب درد دینے والا

وَقَالَ تَعَالٰى وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ

اور فرمایا یاد کرو جو کچھ پڑھا جاتا ہے تمہارے گھروں میں آیتیں اللہ کی

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور حکمت کی اور اس باب میں آیات بہت ہیں اور رہیں حدیثیں پس پہلی حدیث ابی ہریرہ رضہ سے مروی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم مجھے چھوڑ دو جبتک میں تم کو چھوڑے رکھوں تمسے پہلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں

مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ

کہ اپنے نبیوں پر سوال اور اختلاف بہت کیا کرتے تھے جب میں تمکو کسی چیز سے منع کروں تو

فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ

اوس سے اجتناب کرو اور جب میں تم کو کوئی امر کروں

مَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الثَّانِي عَنْ أَبِي نُجَيْدٍ بْنِ الْعِرْبَاضِ

تو جہانتک تم کو طاقت ہو اوسکی تعمیل کرو متفق علیہ ابو نجید عرباض

بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن ساریہ رضہ سے روایت ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو

مَوْعِظَةً بَلِيغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقُلْنَا

موعظت بلیغ فرمائی کہ اوس سے دل ڈر گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہم نے عرض کی

يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا قَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ

یا رسول اللہ گویا یہ وداع کرنے والے کی نصیحت ہے آپ ہمکو وصیت فرمائیے آپنے فرمایا میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى

سمع اور طاعت کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تمپر غلام حبشی امیر ہو جائے اور جو شخص زندہ رہیگا بہت

اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا

اختلاف دیکھیگا تم میری سنت اور خلفاء راشدین ہدیٰ مین کی سنت کی متابعت کرو اور اسکو

عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ

دانتوں سے خوب مضبوط کرکے پکڑو اور نئے کاموں سے دور رہو کہ ہر بدعت گمراہی ہے روایت کی یہ

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ النَّوَاجِذُ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ

ابوداؤد اور ترمذی نے اور ترمذی نے اسکو حدیث حسن صحیح کہا ہے۔ نواجذ ساتھ ذال نقطے والے کے

الْأَنْيَابُ وَقِيلَ الْأَضْرَاسُ الثَّالِثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

کچلیاں بعض نے کہا ڈاڑھ کو کہتے ہیں۔ تیسری حدیث ابوہریرہ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہونگے مگر جسنے انکار کیا

قِيلَ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى رَوَاهُ

کہا گیا یا۔ اس نے کہا کہ جسنے میری پیروی کی بہشت میں داخل ہوگا اور جسنے میرا کہنا نہ مانا جنت سے انکار کیا روایت

الْبُخَارِيُّ الرَّابِعُ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ وَقِيلَ أَبِي إِيَاسٍ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَكْوَعِ رضہ

بخاری نے۔ چوتھی حدیث ابومسلم اور کہا گیا ہے ابوایاس سلمہ بن عمرو بن الاکوع رضہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بائیں ہاتھ سے کھانا آپنے اوسکو فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا اوسنے

فَقَالَ لَا أَسْتَطِيعُ فَقَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ

کہا نہیں سکتا تو نہ سکے فرمایا تو نہ سکے پھر نہ اٹھا سکا اسکو تکبر نے اس سے روک رکھا تھا وہ شخص اپنے ہاتھ کو اپنے

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضہ قَالَ سَمِعْتُ

اور ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا تھا

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اپنی صفوں کو ضرور برابر کرو یا اللہ تمہارے دلوں میں۔

بین وجوھکم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مخالفت ڈال دے گا متفق علیہ۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بھا القداح حتی اذا رای انا قد عقلنا عنہ

ہمارے صفوں کو ایسا برابر کیا کرتے گویا اونسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے یہانتک کہ آپ جان گئے کہ ہم صفوں کو برابر کرنا اچھے سمجھ گئے ہیں

ثم خرج یوما فقام حتی کاد ان یکبر فرای رجلا باد یا صدرہ فقال عباد

پھر ایک روز آپ نکلے جب کھڑے ہوکر تکبیر کہنے کو ہوئے تو ایک آدمی آپ کو نظر آیا کہ اوسکی چھاتی آگے کو نکلی ہوئی ہے آپنے فرمایا ہے

اللہ لتسون بین صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم السادس

اللہ کے بندو تم اپنی صفوں کو برابر کرو۔ یا اللہ تمہارے دلوں کو مخالف کردے گا۔ ہمعنی حدیث

عن ابی موسی رضی قال حترقت بیت بالمدینۃ علی اھلہ من اللیل فلما حدثت

ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں رات کو ایک گھر کو آگ لگ گئی اور گھر والے اوس میں جل گئے جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشانھم قال ان ھذہ النار عدو لکم

رسول اللہ صلعم کے پاس اونکا حال ذکر کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے

فاذا نمتم فاطفؤھا عنکم متفق علیہ السابع عنہ قال قال رسول

تم اوسکو سوتے کیوقت بجھا دیا کرو۔ متفق علیہ۔ ساتویں حدیث ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول خدا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مثل ما بعثنی اللہ بہ من الھدی والعلم کمثل

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو ہدایت کی باتیں اور علم خدا تعالےٰ نے مجھکو دیکر بھیجا ہے وہ مثل

غیث اصاب ارضا فکانت منھا طائفۃ طیبۃ قبلت الماء فانبتت الکلا والعشب

ابر کے ہے کہ ایک زمین میں برسا اوس زمین میں اسکے ایک قطعہ بہت خوب تھا اوسنے پانی کو قبول کیا اور گھاس اور

الکثیر وکان منھا اجادب امسکت الماء فنفع اللہ بھا الناس فشربوا

انگوری خوب اوگائی اور ایک قطعہ اوسمیں سے سخت تھا اوسنے پانی کو تھہ رکھا اللہ تعالےٰ نے اوس سے لوگوں کو نفع پہونچایا لوگوں نے اوس سے

منھا وسقوا وزرعوا واصاب طائفۃ منھا اخری انما ھی قیعان لا تمسک

خود پیا اور چوپایوں اور زراعت کو پلایا اور ایک قطعہ صاف میدان تھا اوسنے پانی

ماء ولا تنبت کلاء فذلک مثل من فقہ فی دین اللہ ونفعہ ما بعثنی

تھہ رکھا اور نہ گھاس اوگائی یہ مثال اوس شخص کی ہے جو اللہ کے دین میں سمجھدار ہوگیا اور اللہ نے اسکو نفع پہنچایا اوس چیز سے

اللہ بہ فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل ھدی اللہ الذی

جو مجھکو دیکر بھیجا ہے پس اوسنے خود علم حاصل کیا اور لوگوں کو سکھایا اور اوس شخص کی مثال ہے جسنے سر اوٹھا کر اسکی طرف نظر ہی نہ کی اور

الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فَقْرٌ بِضَمِّ الْفَاءِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَقِيلَ بِكَسْرِهَا

اللہ تعالیٰ نے تجھے دیکر بھیجا ہے اور سکو قبول کیا۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے فقر مشہور یہ ہے کہ فاء کے ضمہ کے ساتھ ہے بعض نے کہا ہے کہ کسرہ کے ساتھ ہے

أَيْ صَارَ وَفِيهَا الْإِيثَارُ مِنْ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

یعنے عام ہوا آٹھویں حدیث جابرؓ سے مروی ہے کہا رسول

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور تمہاری مثال اوس شخص کی مثل ہے کہ اوس نے آگ جلائی پس ٹڈی اور

وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَ

پروانے اوسمیں گرنے شروع ہوئے اور وہ اونکو آگ میں گرنیسے روکتا ہے اور میں بھی تمہاری کمروں کو پکڑ کر آگ میں گرنیسے روکتا ہوں

أَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْجَنَادِبُ نَحْوُ الْجَرَادِ وَالْفَرَاشُ هَذَا

اور تم پر بڑی سختی میری ہاتھوں سے نکلے جاتے ہو۔ روایت کی یہ مسلم نے جنادب ٹڈی کی مانند ہوتا ہے اور فراش یہ بھی

هُوَ الْمَعْرُوفُ الَّذِي يَقَعُ فِي النَّارِ وَالْحُجَزُ جَمْعُ حُجْزَةٍ وَهِيَ مَعْقِدُ الْإِزَارِ وَ

مشہور جانور ہے جو آگ میں پڑتا ہے (بقیہ پروانہ) اور حجز حجزۃ کے ہے اور جگہ باندھنے تہبند کی اور

السَّرَاوِيلِ لِلنَّاسِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ

پاجامہ کی ہے نویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے انگلیوں

الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّهَا الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور کہا تمکو برتن چاٹنے کا حکم کیا اور فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ برکت کونسے میں ہے روایت کی یہ مسلم نے

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا

اور اوسی کی ایک روایت میں ہے کہ جب تم سے کسیکا لقمہ ہاتھ سے گرجائے تو اوسکو اوٹھالے اور جو مٹی وغیرہ

مِنْ أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى

اوسکو لگ گئی ہو دور کرکے لقمہ کو کھالے اور شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور چاٹنے سے پہلے

يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ

ہاتھ کو رومال سے نہ پونچھے کہ وہ نہیں جانتا کہ اوسکے کونسے طعام میں برکت ہے اور اوسی کی ایک روایت ہے کہ

الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ

شیطان ہر کام میں تمہاری ساتھ حاضر ہوتا ہے تاکہ طعام کھانیکے وقت بھی حاضر ہوتا ہے

فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى فَلْيَأْكُلْهَا

جب تم میں سے کسیکے ہاتھ سے لقمہ گرجائے تو اوس سے مٹی وغیرہ جو لگ جائے دور کرکے کھالیا کرے۔

وَلَا يَدَعُهَا لِلشَّيْطَانِ الْعَاشِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ

اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے دسویں حدیث ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکبار ہمکو بہت سے ہو کر وعظ سنائی پس فرمایا اے لوگو تم خدا تعالیٰ کے روبرو جمع کئے

تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا

جینگے یعنی بے خفتہ کئے جمع کئے جاؤگے جیسا پہلے پہل بار پیدا کیا تھا ویسا ہی پھر اعادہ کرینگے یہ وعدہ ہے ہم جسکو ہم

فَاعِلِينَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پورا کرنیوالے ہیں خبردار سب مخلوقات میں سے پہلے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائیگا

وَسَلَّمَ أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ

خبردار میری امت میں سے کچھ آدمی داہنی طرف لیجائینگے اور اونکو بائیں ہاتھ والوں میں پکڑا جائیگا میں عرض کرونگا

يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ

اے رب یہ میرے اصحاب ہیں مجھے کہا جائیگا تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے پیچھے کیا بدعتیں نکال لی ہیں میں

الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ

بندہ صالح کی مانند جواب دونگا جب تک میں اونکے درمیان رہا تو اونکا حال جانتا تھا الخ العزیز

الْحَكِيمُ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

الحکیم تک پھر مجھے کہا جائیگا کہ یہ لوگ تیرے پیچھے سے مرتد ہوتے چلے گئے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ غُرْلًا أَيْ غَيْرَ مَخْتُونِينَ الْحَادِي عَشَرَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ اللّٰهِ

متفق علیہ غرلا یعنے بغیر ختنہ کیے گئے گیارہویں حدیث ابو سعید عبد اللہ

ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ

بن مغفل رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خذف سے نہی فرمائی ہے اور کہا ہے کہ یہ

لَا يُقْتَلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ

نہ شکار مارتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کرتا اور ہاں مگر آنکھ پھوڑتا ہے اور دانت توڑتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ قَرِيبًا لِابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ

متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ ابن مغفل کے ایک رشتہ دار نے اوسکے روبرو یہ کام کیا ابن مغفل نے اسکو منع کیا اور کہا کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ صَيْدٌ وَلَا تُنْكَأُ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہی کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ شکار نہیں مارتا اور اس شخص نے پھر وہی کام کیا۔

فَقَالَ أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ عُدْتَ تَصْنَعُ

ابن مغفل نے اوسکو کہا کہ میں تجھکو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلعم نے اس کام سے نہی کی ہے تو پھر وہی کام کرتا ہے

لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا الثَّانِي عَشَرَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

میں تجھ سے کبھی کلام نہ کرونگا۔ یازدہم یہ حدیث عابس بن ربیعہ رضہ سے روایت ہے

رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ يَعْنِي الْأَسْوَدَ وَيَقُولُ

کہ میں نے عمر بن خطاب رضہ کو دیکھا کہ حجر اسود چومتے تھے اور کہتے تھے کہ میں

إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے مجھے نفع و ضرر نہیں پہونچا سکتا اگر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھتا تو میں کبھی تجھکو نہ چومتا متفق علیہ

الْبَابُ السَّابِعَ عَشَرَ فِي وُجُوبِ انْقِيَادِ لِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالَى

ستارہواں باب فیہ بیان واجب ہونے تابعداری کرنیکے واسطے حکم اللہ تعالے کے

وَمَا يَقُولُهُ مَنْ دُعِيَ إِلَى ذٰلِكَ وَأَمْرٍ بِمَعْرُوفٍ وَنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ

اور جو بات کا بیان جو کہے اوسکو وہ شخص جو بلایا جاوے طرف حکم اللہ کے اور حکم کیا جاوے ساتھ نیکی کے یا منع کیا جاوے برائی سے اور فرمایا

اللّٰهُ تَعَالَى فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا

اللہ تعالے نے پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہیں ایمان لاوینگے یہانتک کہ وہ تجھکو منصف کرینگے کہ جھگڑا پڑیگا درمیان ان کے پھر نہ

يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا وَقَالَ تَعَالَى إِنَّمَا

پاویں تنگی اپنے جی میں سے کہ حکم کرے تو اور مان جاویں مان لینے کر اور فرمایا

كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا

سزاوار نہیں کہ اہل ایمان مسلمانوں کی جبوقت بلاوے جاتے ہیں طرف اللہ کی اور رسول اسکے کی تو کہ حکم کرے درمیان ان کے یہ کہ کہیں

سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَفِيهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ حَدِيثُ

سنا ہمنے اور مانا ہمنے اور یہ لوگ وہی ہیں جو فلاح پانیوالے۔ اور انمیں بعض احادیث سے حدیث

أَبِي هُرَيْرَةَ الْمَذْكُورِ فِي أَوَّلِ الْبَابِ قَبْلَهُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ فِيهِ

ابو ہریرہ کی ہے جو مذکور ہے شروع باب میں پہلے اسکے اور سوا اسکے اور احادیث بھی اس میں ہیں

أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو ہریرہ سے روایتا ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ

للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم اور تخفوہ یحاسبکم

بِہِ اللّٰہُ الْاٰیَۃَ اِشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْ

بہ اللہ الآیۃ نازل ہوئی تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر گران و سخت گذری

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَکُوْا عَلَی الرُّکَبِ فَقَالُوْا اَیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ کُلِّفْنَا

آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل آکر بیٹھ گئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو اون عملوں کی

مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِیْقُ الصَّلٰوۃَ وَالْجِہَادَ وَالصِّیَامَ وَالصَّدَقَۃَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ

تکلیف دی گئی تھی جسکے کرنیکے ہمکو طاقت ہے جیسے نماز اور جہاد اور روزے اور صدقے اور اب

عَلَیْکَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَلَا نُطِیْقُھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُرِیْدُوْنَ

آپ پر یہہ آیت نازل ہوئی ہے جسکی ہم طاقت نہیں رکھتے آپنے فرمایا تم چاہتے ہو

اَنْ تَقُوْلُوْا کَمَا قَالَ اَھْلُ الْکِتَابَیْنِ مِنْ قَبْلِکُمْ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا بَلْ قُوْلُوْا

کہ ویسا ہی بولو جیسا پہلے دونو کتابوں والوں نے ولا تقولوا یقولوا سمعنا وعصینا بلکہ تم کہو

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فَلَمَّا اقْتَرَاَھَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ

سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر جب قوم نے یہ آیت پڑھی اور ان کی

بِھَا اَلْسِنَتُھُمْ اَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْ اَثَرِھَا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَ

زبانیں اس سے نرم ہوگئیں اللہ تعالیٰ نے اسکے پیچھے یہ آیت نازل فرمائی رسول ایمان لایا اسپر جو اوسکی طرف اوسکے رب سے نازل

الْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ

ہوئی اور مومن بھی اوسپر ایمان لائے سب اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اوسکی فرشتوں پر اور اوسکی کتابوں پر اور اوسکی رسولوں پر اور ہم اوسکے رسولوں

رُّسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِکَ

فرق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا ہمنے سنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اور تیری طرف ہی پھر کر آنا ہے جب اونہوں

نَسَخَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ

تو اللہ تعالیٰ نے اوسکو منسوخ فرماکر یہ آیت نازل فرمائی اللہ تم کسیکو تکلیف نہیں دیتا مگر اوسکی طاقت پر اوسیکے لیئے ہے جو اوسنے کمایا

وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا

اور اوسی پر ہے جو اوسنے کمایا اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا ہم خطا کریں تو ہمکو اخذ مت کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہاں (یعنی ایسا ہی ہمنے کیا)

تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

اور ہم پر بوجھ مت ڈال جیسا تونے ہمسے پہلوں پر بوجھ ڈالا فرمایا ہاں اے ہمارے رب اور ہم پر ایسا بوجھ مت ڈال

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ، قَالَ نَعَمْ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ

جسکی ہم کو طاقت نہیں فرمایا ہاں اور ہم کو عفو کر اور مغفرت کر اور ہم پر رحمت کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو

مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کافروں پر ہماری مدد کر فرمایا ہاں روایت کی اس کو مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ مِنْ عَشْرٍ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِدَعِ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ

اٹھارہ باب ان باب بدعتوں اور نئے کاموں سے نہی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ وَقَالَ تَعَالٰى مَا فَرَّطْنَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے اور فرمایا ہم نے نہیں چھوڑا

فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ وَقَالَ تَعَالٰى فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى

کتاب میں کچھ چیز اور فرمایا ہے اگر کسی امر میں باہم تنازع کرو تو

اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اَيِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ تَعَالٰى وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا

اللہ اور رسول کیطرف یعنی قرآن اور حدیث کیطرف اور فرمایا یہ میرا رستہ ہے سیدھا

فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَقَالَ تَعَالٰى قُلْ

اسکے تابعدار ہو جاؤ اور بہت رستوں کے تابعدار مت ہو کہ تم کو اللہ تعالیٰ کے رستہ سے متفرق کر دینگے اور فرمایا ہے تو کہہ

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَالْاٰيَةُ

اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے تابعدار ہو جاؤ اللہ تم کو دوست رکھیگا اور تمہارے گناہ بخشدے گا۔ اور اس مضمون میں

فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ فَنَقْتَصِرُ عَلٰى طَرَفٍ مِنْهَا وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا

آیتیں بہت معلوم ہیں اور حدیثیں بھی بہت اور مشہور یہاں عائشہ رضی سے مروی ہے کہ

وَهِيَ مَشْهُوْرَةٌ فَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

جو شخص اس ہمارے دین میں نئی بات نکالے جو اس میں سے نہیں وہ بات مردود ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

روایت میں ہے جو شخص ایسا عمل کرے جسپر ہمارا امر نہیں وہ رد ہے جابر رضی سے مروی ہے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ

کہ رسول اللہ صلعم جب خطبہ پڑھا کرتے تھے تو آپکی دونوں آنکھیں سرخ ہو جایا کرتی تھیں۔

وعلا صوته واشتد غضبه حتى كأنه منذر جيش يقول صبحكم ومساكم
اور بولی آواز بلند ہو جاتی اور آپکا غصہ سخت ہو جاتا گویا آپ کسی لشکر سے ڈرانے والے ہیں کہتے کہ صبح کیوقت وہ تمکو آجائیگا اور شام کیوقت آجائیگا

ويقول بعثت أنا والساعة كهاتين ويقرن بين إصبعيه السبابة
اور فرماتے ہیں اور قیامت ان دونوں کی مثل ہیں اور انگلی سبابہ

والوسطى ويقول أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدي
اور وسطے کو ملاتے اور فرماتے اما بعد بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ

هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق ہے اور بدترین کاموں سے محدثات ہیں اور سب بدعت

ضلالة ثم يقول أنا أولى بكل مؤمن من نفسه من ترك مالا فلأهله
گمراہی ہے پھر فرماتے ہیں ہر مومن سے اوسکے نفس کے زیادہ نزدیک ہوں جو شخص مال چھوڑ کر مرجائے وہ اسکے وارثوں کا ہے اور جو شخص

ومن ترك دينا أو ضياعا فإلي وعلي رواه مسلم وعن العرباض بن سارية
اپنے ذمہ قرض چھوڑ کر مرے یا اہل کو چھوڑ جائے وہ میرے ذمہ ہے اور مجھ پر ہے اسوقت کی پرورش کرنے عرباض بن ساریہ سے مروی ہے

رضي الله عنه حديثه السابق في باب المحافظة على السنة
وہ حدیث جو محافظت علی السنۃ کے باب میں گذر چکی ہے

الباب التاسع عشر فيمن سن سنة حسنة أو سيئة
انیسواں باب اوس شخص کے بیان میں جو رسم نیک یا بد نکالے

قال الله تعالى والذين يقولون ربنا هب لنا من أزواجنا وذرياتنا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب دے ہمارے عورتوں اور اولاد سے

قرة أعين واجعلنا للمتقين إماما وقال تعالى وجعلناهم أئمة
آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمکو متقیوں کا امام کر اور فرمایا ہے اور ہمنے انکو امام بنایا

يهدون بأمرنا وعن أبي عمرو جرير بن عبد الله رضي قال كنا في صدر
جو ہمارے امر سے لوگوں کو ہدایت کرتے۔ ابو عمرو جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم دن پہلے کے

النهار عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه قوم عراة مجتابي النمار
وقت رسول اللہ صلعم کے پاس تھے کہ آپکے پاس کچھ لوگ ایسے آئے جو بدن سے ننگے اونکے کپڑے پہنے

أو العباء متقلدي السيوف عامتهم من مضر بل كلهم من مضر فتمعر
تھے دونوں کندھوں میں لٹکائے ہوئے اکثر مضر سے تھے بلکہ سب مضر سے تھے اونکا حال دیکھکر

وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوگیا آپ گھر میں آئے پھر

خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا

گھر سے نکلے اور بلال کو فرمایا اذان و اقامت کہو پھر نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا خطبہ میں فرمایا اے لوگو اپنے رب سے

رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

ڈرو جسنے تم کو ایک جان سے پیدا کیا آخر تک ان اللہ کان علیکم

رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الْحَشْرِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ

رقیبا۔ اور دوسری آیۃ سورت حشر کے آخر کی ہے یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ہر ایک آدمی خیال کرے

مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ

کہ اوسنے قیامت کیلئے کیا ہے لوگوں نے دینار اور درہم اور کپڑے اور گیہوں اور

بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ

چھوہاروں کے صاع عرصہ قیمت دیدیے تاکہ آپنے فرمایا اگر چھوہارا کا ایک ٹکڑا ہو تو وہی صدقہ کرو ایک انصاری ایک ایسی بڑی تھیلی لایا

كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ

کہ اوسکا ہاتھ اوسکے اٹھانے سے عاجز تھا۔ پھر لوگ متواتر صدقہ لانے لگے تاکہ

كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کپڑے اور غلہ کے دو انبار میں نے دیکھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ

يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي

فرحت سے درخشان طلا ہو گیا گویا سونا چمکتا تھا پھر آپنے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں

الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ

رسم نیک نکالے اوسکو اوسکا اجر ملے گا۔ اور اسکے بعد جو شخص اوسپر عمل کریگا اوسکو ملے گا

اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ

اور عمل کرنیوالوں کے اجر میں بھی نقصان نہ ہوگا اور جو شخص اسلام میں بری رسم نکالے اوسکا

عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ

گناہ اوسپر ہوگا اور جو لوگ اوسکے بعد اوسپر عمل کرینگے اونکا گناہ بھی اوسپر ہوگا اور اونکے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہوگا روایت کی یہ

مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ مُجْتَابِي النِّمَارِ هُوَ بِالْجِيْمِ وَبَعْدَ الْاَلِفِ بَآءٌ مُّوَحَّدَةٌ وَالنِّمَارُ

مسلم نے۔ قولہ مجتابی النمار ساتھ جیم کے اور الف کے بعد کے ساتھ اک نقطہ والی بار ہے اور نمار

جَمْعُ نُمْرَةٍ وَهِيَ كِسَاءٌ مِنْ صُوفٍ مُخَطَّطٌ وَمَعْنَى مُجْتَابِيهَا لَابِسِيهَا قَدْ خَرَقُوهَا

جمع ہے نمرہ کی اور وہ صوف کی بنی ہے مخطط اور معنے مجتابیہا کا پہننے والے انکو بیچ میں سے چیر کر

فِي رُؤُسِهِمْ وَالْجُوبُ الْقَطْعُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ

اپنے سروں میں ڈال رکھا تھا اور جوب کاٹنے کو کہتے ہیں اور یہی لغت مذکور ہے اس قول اللہ تعالیٰ میں وثمود الذین جابوا الصخر

بِالْوَادِ أَيْ نَحَتُوهُ وَقَطَعُوهُ وَقَوْلُهُ تَمْرُهُ هُوَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ أَيْ تَغَيَّرَ

بالواد یعنے تراشا تھا اور کاٹا تھا اور یہ قول جریر کا ہے جو تمرہ سانہ عین مہملہ کے ہے یعنے متغیر ہوا

قَوْلُهُ رَأَيْتُ كُومَيْنِ بِفَتْحِ الْكَافِ وَضَمِّهَا أَيْ صَبِرَتَيْنِ وَقَوْلُهُ كَأَنَّهُ مُدْهِنَةٌ

اور یہ قول اسکا رایت کومین کو ماوین ساتھ فتح کاف اور ضمہ اسکے کے یعنے دو ڈھیر اور قول اسکا کانہ مدہنہ

هُوَ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَفَتْحِ الْهَاءِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ قَالَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَغَيْرُهُ

یہ ساتھ نقطے والے اور فتحہ ہا اور ساتھ ہا ایک نقطے والے کہا قاضی عیاض وغیرہ علما نے اسی طرح کہا ہے

وَصَحَّفَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالَ دِهْنَةٌ بِالْمُهْمَلَةِ وَضَمِّ الْهَاءِ وَالنُّونِ وَكَذَا

اور بعض نے اس لفظ کو بدلا ہے اور کہا ہے دہنۃ ساتھ دال مہملہ کے اور ضمہ ہا کے اور نون کے اسی طرح کہا ہے

ضَبَطَهُ الْحُمَيْدِيُّ وَالصَّحِيحُ الْمَشْهُورُ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْمُرَادُ بِهِ عَلَى الْوَجْهَيْنِ الصَّفَا

ضبط کیا ہے حمیدی نے اور صحیح اور مشہور پہلا ہی ہے اور مراد اس سے دونوں صورتوں میں صفا ہے

وَالِاسْتِنَارَةُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روشنی ہے اور ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ

فرمایا ہے کہ کوئی آدمی کسیکو ظلم سے قتل کرے تو آدم کے پہلے بیٹے پر اوسکے خون کا

مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حصہ ہوتا ہے اسلیئے کہ قتل کی رسم پہلے اوسی نے ڈالی ہے متفق علیہ

الْبَابُ الْمَنْهِيُّ عَنِ الْمُشْتَرَكِ فِي الدَّلَالَةِ عَلَى الْخَيْرِ وَالدُّعَاءِ إِلَى

یہ ان باتوں کے بیان میں ہے جو دلالت دینے میں بھلائی پر اور بلانے ہدایت یا ضلالت کیطرف

هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ وَقَالَ تَعَالَى ادْعُ إِلَى

بلانے کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے بلا طرف پروردگار اپنے کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَقَالَ تَعَالَى وَ

اپنے رب کے رستہ کی طرف حکمت سے اور اچھی نصیحت سے اور بحث کر ان سے بہتر طریقہ سے اور فرمایا ہے اور

تعاونوا علی البر والتقوی وقال تعالی ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر

بر اور تقوی پر ایک دوسرے کی اعانت کرو۔ اور فرمایا اور تم میں سے ایک جماعت نیکی کیطرف بلایا کرے

وعن ابی مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری البدری رضی اللہ عنہ قال

ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضہ سے روایت ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ

کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نیکی بتلادے اوسکو اوس نیکی کرنے والوں کی مثل اجر ملتا ہے

رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

روایت کی یہ مسلم نے و ابوہریرہ رضہ سے روایت کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم قال من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص

وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہدایت کیطرف بلاوے اوسکو اوسکی متابعت کرنیوالوں کی مثل اجر ملتا ہے اور اونکے

ذلک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثام

اجر سے کچھ کم نہیں ہوتا اور جو شخص ضلالت کیطرف بلاوے اوسپر اوسکی متابعت کرنے والوں کے برابر گناہ

من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامہم شیئا رواہ مسلم وعن ابی العباس سہل

ہوتے ہیں اور اونکے گناہوں سے کچھ کم نہیں ہوتا روایت کی یہ مسلم نے ابوالعباس سہل

ابن سعد بن الساعدی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

ابن سعد ساعدی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ

خیبر کے دن فرمایا کہ میں کل کو نشان اسکے لشکر کو دونگا کہ اللہ تعالی اوسکے ہاتھ پر فتح کریگا وہ شخص اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے

ویحبہ اللہ ورسولہ فبات الناس یدوکون لیلتہم ایہم یعطاہا فلما

اور اللہ اور رسول اوس سے محبت رکھتے ہیں پس اوسی رات کو اس بات کا باہم تذکرہ کرتے رہے کہ کل کو نشان کسکو ملتا ہے جب

اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یرجو ان یعطاہا

صبح ہوئی تو سب لوگ نشان کے ملنے کی امید پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے

فقال این علی بن ابی طالب فقیل یا رسول اللہ ہو یشتکی عینیہ

آپنے فرمایا علی بن ابی طالب رضہ کو کہاں ہیں کہا گیا یہ سنے کہ وہ یا رسول اللہ شکایت رکھتے ہیں اپنی آنکھوں کی

قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ

فرمایا آنحضرت صلعم نے پس بھیجو کیسکو طرف اونکے کہ بلا لاؤ اونکو پس لائے گئے علی رضہ آپنے اوسکی آنکھ میں لب مبارک دیا۔

وَدَعَا لَهُ فَبَرِئَ حَتّٰى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ

اور اسکے لئے صحت کی دعا کی وہ فوراً ایسا تندرست ہوگیا کہ گویا اسکو کچھ درد ہی نہ تھا۔ آپنے اسکو نشان عطا کیا علی رضی نے عرض کی

اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ

کہ یا رسول اللہ میں انسے یہانتک لڑائی کرتا رہوں کہ وہ لوگ ہمارے مثل مسلمان ہوجائیں فرمایا آہستہ چلے جاؤ اور گذر اوپر نرمی اور آہستگی اپنی کے

حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ

یہانتک کہ اوترے تو انکی زمین میں پس پہر انکو اسلام کیطرف بلا اور اسلام میں جو اللہ تعالے کے حقوق ان اوپر واجب

حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ

ہیں انکو سکھلا اگر اللہ تعالے تیری سبب ایک آدمی کو ہدایت کرے تو یہ کام تیرے لیے سرخ رنگ

يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ يَدُوْكُوْنَ اَيْ يَخُوْضُوْنَ وَيَجِدُّوْنَ فِيْ قِتَالِهٖ

اونٹوں سے بہتر ہیں۔ متفق علیہ قولہ یدوکون یعنے بحث اور گفتگو کرتے تھے اور قتال رسول اللہ صلعم کا

عَلٰى رِسْلِكَ بِكَسْرِ الرَّاءِ وَيُفْتَحُ اَيْ بِالْكَسْرِ اَفْصَحُ وَعَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ

علی رسلک سانہ کسرہ راء اور فتحہ اسکے دونوں لغت ہیں اور کسرہ زیادہ فصیح ہے انس رضی سے روایت ہے کہ

فَتًى مِّنْ اَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِيَ مَا اَتَجَهَّزُ بِهٖ

ایک جوان اسلمی نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد میں شامل ہونیکا ہے مگر میرے پاس جہاد کا سامان کچھ نہیں

قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

آپنے فرمایا کہ تو فلانے شخص کے پاس جا کر اوسنے جہاد کا سامان طیار کیا تھا مگر وہ بیمار ہوگیا اوس جوان نے اوسکے پاس جاکر کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اَعْطِنِي الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ

صلعم نے تجھے سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جہاد کا سامان جو تو نے طیار کیا ہے وہ مجھے دیدے اوسنے

قَالَ يَا فُلَانَةُ اَعْطِيْهِ الَّذِيْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَلَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَا

اپنی عورت کو کہا کہ جو سامان میں نے طیار کیا ہے اسکو دیدے اور کوئی چیز رکھ نہ لیوے پھر اللہ کی قسم ہے کہ تو اوسمیں سے کوئی چیز

تَحْبِسِيْنَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

نہ رکھیو کہ اللہ تعالی تیرے لئے اسمیں برکت کرے گا۔ روایت کی ہے مسلم نے

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ فِي التَّعَاوُنِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

اکیسوان باب نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی معاونت کرنیکے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَالْعَصْرِ اِنَّ

فرمایا اللہ تعالی نے ایک دوسرے کی معاونت کرو نیکی اور پرہیزگاری پر۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے عصر کی قسم ہے بیشک

الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ

انسان خسارہ میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور ایک دوسرے کو حق

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رح كَلَامًا مَعْنَاهُ أَنَّ النَّاسَ أَكْثَرُهُمْ

وصیت کی قال امام شافعی رح نے ایک کلام کہا ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ اکثر لوگ

فِي غَفْلَةٍ عَنْ تَدَبُّرِ هٰذِهِ السُّورَةِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

اس سورت میں فکر کرنے سے غفلت میں ہیں ابو عبدالرحمن زید بن خالد

الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ

جہنی رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے

غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا مُتَّفَقٌ

رستہ میں لڑائی کرنے کو لڑائی کا سامان بھیجدے گویا وہ خود فی سبیل اللہ جہاد کیا اور جو شخص غازی کے پیچھے اسکی اہل کی خبر گیری نیک

عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ ابوسعید خدری رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ

علیہ وسلم نے کئی لحیان پر جو ہذیل میں سے تھے ایک لشکر بھیجا فرمایا کہ دو مردوں سے

كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

ایک مرد کو چلنے اور اجر میں دو اشخص شریک ہونگے روایت کی ہے مسلم نے ابن عباس رضی اللہ

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ

عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کو پھر اونٹوں کے سوار ملے آپنے فرمایا

مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ

کون لوگ ہیں انہوں نے کہا مسلمان ہیں پھر انہوں نے آپکو پوچھا کہ تم کون ہو آپنے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں پھر ایک عورت نے

امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

اپنا بچہ اٹھا کر پوچھا کیا اس بچہ کا حج ہے آپنے فرمایا ہاں ہے اور تجھ کو اجر ملیگا روایت کیا ہے اور احمد ابوبکر نے

مُوسَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

موسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے

الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ وَأُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا

فرمایا ہے کہ خزانچی مسلمان امانت دار جو خرچ کرے جو کچھ اوسکو حکم کیا ہے

طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَدَفَعَهٗ اِلَى الَّذِيْ اَمَرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پس جسقدر امر کیا گیا ہے اپنے نفس کی خوشی سے جسکے لئے امر کیا گیا ہے، وہ مکمل پورا پورا اعطا کردے تو وہ بھی صدقہ کرنیوالوں میں سے شمار ہوگا متفق علیہ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ وَضَبَطُوا الْمُتَصَدِّقِيْنَ بِفَتْحِ الْقَافِ وَصَمِّ

اور ایک روایت میں ہے جو وہ دیتا ہے پھر کہ حکم کیا گیا ہے اور متصدقین نشیہ کے صیغہ اور قاف کے صیغہ سے

كَسْرِ النُّوْنِ عَلَى التَّثْنِيَةِ وَعَكْسِهٖ عَلَى الْجَمْعِ وَكِلَاهُمَا صَحِيْحٌ

ضبط کیا گیا ہے اور دونوں صحیح ہیں

اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالْعِشْرُوْنَ فِي النَّصِيْحَةِ

باب بائیسواں بنصیحت میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ وَقَالَ تَعَالٰى اِخْبَارًا عَنْ نُوْحٍ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام کیطرف سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَعَنْ هُوْدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ

خبر دیتا ہے اور میں تمکو نصیحت کرتا ہوں اور ہود علیہ السلام کیطرف سے خبر دیتا ہے اور میں تم کو

اَمِيْنٌ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ عَنْ اَبِيْ رُقَيَّةَ تَمِيْمِ بْنِ اَوْسٍ

امانت کرنیوالا امانت دار ہوں اور احادیث میں اول یہ ہے ابی رقیقہ تمیم بن اوس

الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

داری سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے دین نصیحت ہے ۳ مرتبہ

قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ

ہم نے عرض کی کسکے لئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کیلئے اور اسکی کتاب اور رسول کیلئے اور مسلمانوں کی ائمہ کیلئے اور عام مسلمانوں کیلئے دینا کہا یہ

مُسْلِمٌ اَلثَّانِيْ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ

مسلم نے دوسری حدیث جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ کہا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ کے ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی

مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلثَّالِثُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرنے پر بیعت کی متفق علیہ تیسری حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تم میں کوئی ایمان دار نہیں ہوتا تاکہ جو چیز اپنے نفس کیلئے دوست رکھتا ہے وہی اپنے بھائی کیلئے دوست رکھے متفق علیہ

اللہ کی نافرمانیوں سے مخالفوں سے دوستوں سے دوستی کرے اور انکی سنت کو زندہ کرے اور لوگوں میں انکی سنت کو مشتہر کرے مختصراً

اَلبَابُ الثَّالِثُ وَالعِشرُونَ فِی الْاَمرِ بِالْمَعرُوفِ وَالنَّهیِ عَنِ الْمُنکَرِ

تیئیسواں باب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلْتَکُن مِّنکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُونَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے کہ نیکی کی طرف بلاویں اور نیکی کا امر کیا کریں

وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنکَرِ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَقَالَ تَعَالٰی کُنتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ

اور برائی سے نہی کیا کریں اور یہی لوگ مراد کو پہونچنے والے ہیں اور فرمایا تم ہو بہتر

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنکَرِ وَقَالَ تَعَالٰی

امتوں سے جو پیدا ہوئی ہیں لوگوں میں حکم کرتے ہو اچھی بات پر اور منع کرتے ہو ناپسند سے اور فرمایا

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِینَ وَقَالَ تَعَالٰی وَالْمُؤْمِنُونَ

عفو کو اپنی عادت کر اور نیکی کا امر کر اور جاہلوں سے منہ پھیر لے اور فرمایا مومن مرد

وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَّاْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنکَرِ

اور مومن عورتیں ایک دوسرے کی دوست ہیں نیکی کا امر کرتے ہیں اور برائی سے نہی کرتے

وَقَالَ تَعَالٰی لُعِنَ الَّذِینَ کَفَرُوا مِنْ بَنِیٓ اِسْرَآءِیلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ

اور فرمایا لعنت کی گئی منکروں نے بنی اسرائیل میں سے داؤد کی زبان پر

وَعِیسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوا وَّکَانُوا یَعْتَدُونَ کَانُوا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ

اور عیسیٰ مریم کے بیٹے کی زبان پر اس سے کہ گنہگار رہے اور حد سے نہ نکلتے آپس میں منع نہ کرتے تھے

مُّنکَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا کَانُوا یَفْعَلُونَ وَقَالَ تَعَالٰی وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ

بری کام سے جو کر رہے تھے کیسا برا کام ہے جو کرتے تھے اور فرمایا اور تو کہہ حق تیرے رب سے ہے

فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ وَقَالَ تَعَالٰی فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ

جس کا جی چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے اور فرمایا تو کھلا کھلا سنا دے جس چیز کے لئے تو کو امر کیا گیا ہے

وَقَالَ تَعَالٰی اَنْجَیْنَا الَّذِینَ یَنْهَوْنَ عَنِ السُّوٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِینَ ظَلَمُوا

اور فرمایا ہم نے بچا لیا ان کو جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑا گنہگاروں کو

بِعَذَابٍۭ بَئِیسٍۭ بِمَا کَانُوا یَفْسُقُونَ وَالْاٰیٰتُ فِی الْبَابِ کَثِیرَۃٌ مَّعْلُومَۃٌ

برے عذاب میں بوجہ اس کے کہ نافرمانی کرتے تھے اور اس مضمون میں آیتیں بہت اور معلوم ہیں

وَاَمَّا الْاَحَادِیثُ فَالْاَوَّلُ عَنْ اَبِی سَعِیدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ

اور حدیثیں اس میں جو ذکر کی جاتی ہیں۔ پہلی حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ

کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ جو شخص تم میں سے برا کام دیکھے

بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ

اسکو ہاتھ سے بدلوے اگر طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے بدا سمجھے اور یہ شخص

اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلثَّانِيْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ضعیف تر ایمان والا ہے روایت کی یہ مسلم نے ۔ دوسری حدیث ابن مسعود رضا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ سے پہلے اللہ تعالے نے کوئی بھی مبعوث نہیں کیا کہ

كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ

اوسکی امت میں سے اوسکے مددگار اور اصحاب بنلے ہیں جو اوسکی سنت کو پکڑیں اور اوسکے امر کی

بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ

پیروی کریں پھر اونکے بعد نالائق پیدا ہوئے ہیں جو کہتے ہیں جو خود نہیں کرتے اور کرتے ہیں وہ کام جو

مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ

اونکو امر نہیں کیا گیا جو شخص اونکے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو شخص زبان سے اونکے ساتھ جہاد کرے

فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ

وہ مومن ہے اور جو دل سے اونکے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے اور اوسکے سوا ایک

الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلثَّالِثُ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ عُبَادَةَ ابْنِ

رائی کے برابر ایمان نہیں روایت کی یہ مسلم نے ۔ تیسری حدیث ابو الولید عبادہ

الصَّامِتِ رضا قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَ

ابن صامت رضا سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تنگی اور

الطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا

آسانی اور خوشی اور رنج میں سمع اور طاعت کا عہد کیا اور یہ عہد کیا کہ

نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ بُرْهَانٌ

اگر ہم کو اور غیرہ سے ہمارا حق ہم کو دینے اور اس پر صبر کریں اور یہ کہ خلافت کے کام میں اوسکے لائقوں سے تنازع نہ کریں گے مگر یہ کہ تم دیکھو

وَعَلٰى اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور یہ کہ ہم ہر جگہ حق کہا کریں اور اللہ تعالے کے حکم میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں ۔ متفق علیہ

اَلْمَنْسَطُ وَالْمَكْرَهُ بِفَتْحِ مِيمِهِمَا أَيْ فِي السَّهْلِ وَالصَّعْبِ وَالْأَثَرَةُ الْاِخْتِصَاصُ

منسط اور مکرہ سامنہ فتح دونوں میموں کے یعنے آسانی اور سختی میں اور اثرہ مشترکی

بِالْمُسْتَرَكِ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهَا بَوَّابًا بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَبَعْدَهَا وَاوٌ ثُمَّ

چیز جس کو مل کر لیتے ہیں اور اسکا بیان گذر چکا اور البواب ضاد معجمہ کے ساتھ بروزن کتاب کے دربان ہے

اَلِفٌ تَحَاءٌ مُهْمَلَةٌ أَيْ ظَاهِرُهَا لَا يَحْتَمِلُ تَأْوِيلًا الدَّارِمِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ

الف ہے پھر حاء مہملہ ہے یعنے ظاہر میں تاویل نہ ہوسکے چوتھی حدیث نعمان بن

بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ فِي

بشیر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ

اللہ تعالیٰ کے حدود کے قائم کرنے والے اور ان میں واقع ہونے والے کی مثال ایسی مثال ہے جیسا کہ کچھ لوگ کسی کشتی پر سوار ہوئے

اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا وَكَانَ الَّذِينَ فِي اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ

بعضے اوپر والے حصے میں اور بعضے نیچے والے حصے میں تھے پینے کو

مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا

پانی لیتے وقت اوپر والوں پر گذرتے تھے تو انہوں نے خیال کیا کہ اگر ہم اپنے حصے میں سے کشتی کو پھاڑ لیں اور پانی لیا کریں اور اوپر والوں کو ایذا نہ دیا کریں تو بہتر ہے

فَاِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا اَرَادُوا اَهْلَكُوا جَمِيعًا وَاِنْ اَخَذُوا عَلَى اَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَّوْا

اگر وہ انکو اسی حال پر چھوڑ دیں اور انکا ارادہ سمجھ کر انکو نہ روکیں تو سب مارے جائینگے اور اگر انکے ہاتھ پکڑ لیں تو سب کے سب بچیں

جَمِيعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَلْقَائِمُ فِي حُدُودِ اللّٰهِ تَعَالَى مَعْنَاهُ الْمُنْكِرُ لَهَا الْقَائِمُ

بچ جائینگے روایت کی بخاری نے۔ القائم فی حدود اللہ تعالےٰ کا معنے منکر ان کا قائم

فِي نَحْوِهَا وَاَلِ النَّهَارِ وَالْمُرَادُ بِالْحَمْدِ وَدُعَائِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْتَهَمُوا اقْتَرَعُوا

حرکت کرنے والے ہیں اور مراد بالحمد دعا سے مراد منہی عنہا ہیں اور استہموا قرعہ ڈالا

اَلْخَامِسُ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ اُمِّ سَلَمَةَ هِنْدِ بِنْتِ اَبِي اُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ

پانچویں حدیث ام المومنین ام سلمہ ہند ابو امیہ حذیفہ کی بیٹی سے روایت ہے

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم پر امیر ہونگے

اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ

امراء کہ تم بعض افعال کو پسند کرو گے اور بعض کو ناپسند کرو گے جس نے انکار کیا وہ بری ہوگیا اور جس نے

تَرْضَى وَتَابَعَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ

اور جو انکے کاموں سے خوش ہو اور انکی متابعت کی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم انسے لڑائی نہ کریں آپنے فرمایا نہ جبتک تم میں نماز قائم کریں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعْنَاهُ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ إِنْكَارًا بِيَدٍ وَلَا لِسَانٍ فَقَدْ

روایت کی اسکو مسلم نے اسکے معنے یہ ہیں کہ جو شخص اپنے دل سے کراہت کرے اور ہاتھ اور زبان سے انکار کرنیکی اوسکو طاقت نہ ہو وہ

بَرِئَ مِنَ الْإِثْمِ وَأَدَّى وَظِيفَتَهُ وَمَنْ أَنْكَرَ بِحَسَبِ طَاقَتِهِ فَقَدْ سَلِمَ

گناہ سے بچ گیا اور اوسنے اپنا وظیفہ ادا کردیا اور جو اپنی طاقت کے موافق انکار کرے وہ بھی معصیت سے بچ گیا

مِنْ هٰذِهِ الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَتَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِي أَسَاءَ

اور جو اوسکے فعل سے خوش ہو کر اونکے تابع وہ عاصی ہے پوری حدیث

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ الْحَكَمِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ

ام المؤمنین ام الحکم زینب بنت جحش رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ

صلے اللہ علیہ وسلم بیقراری کے حالت میں اونکے ہاں لا الہ الا اللہ ویل للعرب

مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَ

من شر قد اقترب الخ کہتے ہوئے تشریف لائے کہ سخت عذاب قریب آیا ہے عرب کو لوگوں کیلئے آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سا حلقہ کھل گیا ہے اور

حَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا

حلقہ بنایا اپنے انگوٹھے اور اوسکے متصل کی انگلی کو حلقہ کرکے دکھلایا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ باوجود اسکے کہ ہم میں

الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ السَّابِقُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

صالحون لوگ موجود ہیں پھر بھی ہم ہلاک ہو جائینگے آپنے فرمایا ہاں جب خباثت بہت ہو جائے متفق علیہ سابق ابو سعید

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ

خدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے رستوں میں بیٹھنے سے

فِي الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا

احتراز کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو مجالس میں باتوں کیلئے بیٹھنا ضروری ہے

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ

آپنے فرمایا اگر تم کو مجالس میں بیٹھنا ایسا ہی ضروری ہے تو رستہ کا حق

حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ

ادا کیا کرو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ رستہ کا حق کیا ہے آپنے فرمایا آنکھ نیچے کرنا اور ایذا دینے والی چیز کو روکنا اور سلام

السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنکر متفق علیہ الثامن عن ابن

کا جواب دینا اور نیکی کا امر کرنا اور برائی سے روکنا متفق علیہ آٹھویں حدیث ابن

عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای خاتما من

عباس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں انگشتری

ذهب فی ید رجل فنزعه فطرحه وقال یعمد احدکم الی جمرة من

سونے کی دیکھی آپ دیکھتے ہی اوسکے ہاتھ سے نکالکر پھینک دی اور فرمایا کہ تم میں سے ایک آگ کی چنگاری

نار فیجعلها فی ید فقیل للرجل بعد ما ذهب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ہاتھ میں لینے کا قصد کرتا ہے جب رسول اللہ صلعم تشریف لیگئے تو لوگوں نے اوس شخص کو کہا

وسلم خذ خاتمک انتفع به قال لا واللہ لا اخذه ابدا وقد طرحه رسول

کہ تو اپنی انگشتری اوٹھالے اور اوس سے نفع حاصل کر اوسنے جواب دیا نہیں مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے جب رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم التاسع عن ابی سعید الخدری البصاری

اللہ صلعم نے اوسکو پھینکدیا اب میں اسکو کبھی ہاتھ نہ لگاؤنگا۔ روایت کی یہ مسلم نے نویں حدیث۔ ابوسعید خدری بصری سے روایت ہے

ان عائذ بن عمرو دخل علی عبید اللہ بن زیاد فقال ای بنی انی سمعت

ان عائذ بن عمرو رضہ عبید اللہ ابن زیاد کے پاس آیا اور اوسکو مخاطب کرکے کہا کہ اے لڑکے میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان شر الرعاء الحطمة فایاک ان تکون

رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے بدترین چرواہے حطمہ ہیں تو احتراز کر کہیں اونمیں سے

منهم فقال له اجلس فانما انت من نخالة اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و

نہ ہو جائے ابن زیاد نے اوسکو کہا کہ بیٹھ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں بمنزلہ سیوس ہے

سلم فقال وهل کانت لهم نخالة انما کانت النخالة بعدهم وفی غیرهم

عائذ نے کہا کہ کیا نہیں سیوس اوسکے بعد اور اوسکے پیچھے ہوا

رواه مسلم العاشر عن حذیفة رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیہ

روایت کی یہ مسلم نے دسویں حدیث حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

وسلم قال والذی نفسی بیده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر

وسلم نے فرمایا ہے مجھ اوس ذات پاک کی قسم ہے کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا امر کیا کرو اور برائی سے نہی کیا کرو

او لیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عقابا منه ثم تدعونه فلا یستجاب لکم

یا عنقریب بھیجے اللہ تعالیٰ تم پر عذاب اپنی طرف سے پھر تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو گے تو تمہاری دعا قبول نہ ہوگی

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ الْحَادِي عَشَرَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے گیارہویں حدیث ابو سعید

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ

خدری رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بادشاہ ظالم کے روبرو

عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

عدل کی بات کہنی بہترین جہاد ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الثَّانِي عَشَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْبَجَلِيِّ الْأَحْمَسِيِّ رَضِيَ

بارہویں حدیث ابو عبداللہ طارق بن شہاب بجلی احمسی سے مروی ہے

اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکاب میں پاؤں رکھا تھا تو اچانک ایک آدمی نے

الْغَرْزِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

پوچھا کونسا جہاد افضل ہے آپ نے فرمایا کہ ظالم بادشاہ کے روبرو سچ کہنا روایت کی یہ نسائی نے

بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ الْغَرْزُ بِغَيْنٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ رَاءٍ سَاكِنَةٍ ثُمَّ زَاءٍ وَهُوَ رِكَابٌ

اسناد صحیح سے غرز بغین معجمہ مفتوحہ کے پھر راء ساکنہ کے پھر زاء کے اور وہ رکاب ہے

كُورُ الْجَمَلِ إِذَا كَانَ مِنْ رَحْلٍ وَخَشَبٍ وَقِيلَ لَا يُخَصُّ بِجِلْدٍ وَخَشَبٍ

اونٹ کے زین کا جب وہ لکڑی یا کپڑے سے ہو اور بعض نے کہا چمڑے اور لکڑی سے خاص نہیں

الثَّالِثَ عَشَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تیرھویں حدیث ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ

کہ بنی اسرائیل میں پہلے جب یہ نقصان داخل ہوا تھا کہ آدمی دوسرے کو ملتا

فَيَقُولُ يَا هَذَا اتَّقِ اللهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ

اور کہتا اے فلانے تو اللہ سے ڈر اور یہ کام جو تو کرتا ہے چھوڑ دے کہ یہ کام جس حال میں ہیں پھر دوسرے دن جب

وَهُوَ عَلَى حَالِهِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ

اوسکو اوسی حال میں دیکھتا تو منع نہ کیا وہ اسکے ساتھ کھانے پینے بیٹھنے میں اوسکے ساتھی ہو جاتا

فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ ثُمَّ قَالَ لُعِنَ الَّذِينَ

جب انہوں نے ایسا کیا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اونکے دل یکسان کر دیئے پھر کہا یہ آیت پڑھی۔

كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا

داؤد اور عیسے بن مریم کی زبان پر لعنت کی گئی بسبب اسکے

عَصَوا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا

کہ گناہ کرتے تھے اور شریعت کی حد پر قائم نہ رہتے تھے جو گناہ کرتے تھے اوس سے ایکدوسرے کو روکتے نہ تھے وہ لوگ برا کام کرتے تھے

يَفْعَلُونَ تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ

تو اونمیں سے بہتوں کو دیکھیگا کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں برا ہے جو اونکے نفسوں نے اونکے لیئے آگے بھیجا ہے

إِلَى قَوْلِهِ فَاسِقُونَ ثُمَّ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ

فاسقون تک آپنے یہہ آیت پڑھی پھر فرمایا اللہ کی قسم تم کو ضرور نیکی کا امر کرو اور ضرور بدی سے منع کرو اور ضرور

وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا

ظالم کا ہاتھ پکڑو اور اوسکو حق کیطرف پھیر کر لاؤ اوسکو حق پر بند کرو یا اللہ تعالے

أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

تمہارے دلوں کو ایکدوسرے سے ٹکرا دیگا یعنے تمہارے دلوں کو فساد وتنہ میں مبتلا کردیگا پھر اللہ تم کو لعنت کریگا جیسے اونکو لعنت کی آیت کی پہ ابو

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ هَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے یہہ ابوداؤد کے لفظ ہیں۔ اور ترمذی کے لفظ یہہ ہیں رسول اللہ صلے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل معاصی میں مبتلا ہوگئے علماء نے اونکو منع کیا

فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ

وے نہ رکے۔ علماء بھی اونکے ہمنشین ہوگئے اور کھانے پینے میں اونکے ساتھ شامل ہوگئے پس خدا تعالے نے اونکے دل

بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا

ایکسان کردیئے اور بسبب اونکے عصیان اور حد پر قائم نہ رہنے کے خدا تعالے نے

وَكَانُوا يَعْتَدُونَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ

داؤد اور عیسی بن مریم کی زبان پر اونکو لعنت کی آپ کیہہ لگائے ہوئے تھے جب یہ ذکر کرنے لگے یہانتک پہنچکے تو اوٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا

لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطُرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا تَأْطِرُونَهُمْ أَيْ تَعْطِفُونَهُمْ

مجھے اوس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم اونکو حق کیطرف پھیرو یہ قول آپکا تاطرونہم یعنے پھیر کر لاؤ انکو

وَلَتَقْصُرُنَّهُ أَيْ لَتَحْبِسُنَّهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ قَالَ

اور لتقصرونہ یعنے البتہ روکوگے اسکو یہ دونوں حدیث ابوبکر صدیق رضہ سے روایت ہے کہ کہا

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ

کہ اے لوگو تم یہہ آیت پڑھتے ہو اے (ایمان) والو تم اپنے نفسوں کا فکر کرو

لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

جب تم خود ہدایت پر ہو گئے تو جو لوگ گمراہ ہونگے وہ تمکو کچھ ضرر نہ کرینگے اور میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ

يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ

آپ فرماتے تھے کہ لوگ جب ظالم کو ظلم کرتا دیکھیں اور اوسکے ہاتھ نہ پکڑیں تو عنقریب

يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ

اللہ تعالےٰ اپنے عذاب عام نازل کریگا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اسانید صحیحہ سے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ عُقُوْبَةِ مَنْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ

چوبیسواں باب امر معروف اور نہی منکر کے کرنیوالے کی عقوبت کے بیان میں

اَوْ نَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ وَّخَالَفَ قَوْلُهٗ فِعْلَهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ

جب اوسکا فعل اوسکے قول کے مخالف ہو۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کیا تم لوگوں کو

بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وَقَالَ

نیکی کا امر کرتے ہو اور اپنے اپنے نفسوں کو فراموش کیا ہے حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم عقل نہیں کرتے اور فرمایا

تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ

اے ایمان والو تم کیوں امر کرتے ہو اوس کام کا جو تم خود نہیں کرتے اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت

اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى اِخْبَارًا عَنْ شُعَيْبٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

غصب کی بات ہے کہ تم کہو وہ کام جو تم خود نہیں کرتے۔ اور خدا تعالےٰ نے شعیب علیہ السلام سے خبر دی ہے

سَلَّمَ وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَا اَنْهٰكُمْ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ زَيْدٍ اُسَامَةَ بْنِ

اور میں ارادہ نہیں کرتا کہ میں تم سے مخالف ہو کر وہ کام کروں جو تمکو اوس سے نہی کرتا ہوں۔ ابو زید اسامہ بن

زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

زید بن حارثہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا

سَلَّمَ يُقَوْلُ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ

کہ فرما رہے تھے قیامت کے دن ایک آدمی حاضر کیا جائیگا اور دوزخ میں گرایا جائیگا وہاں اوسکے پیٹ میں سے انتڑی

بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ فِي الرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ

نکل پڑیگی اور وہ اوسکے گرد اسطرح پھریگا جیسا گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے لوگ اسکو دیکھکر جمع ہو جائینگے

فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَالَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ

اور کہینگے اے فلانی تجھ کیا ہوا کیا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کیا کرتا تھا وہ جواب دے گا

بَلَى كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ

کہ ہاں میں لوگوں کو نیکی کا حکم کیا کرتا تھا اور خود وہ کام نہیں کرتا تھا اور لوگوں کو برائی سے منع کیا کرتا تھا اور خود وہ کام کر لیا کرتا تھا متفق علیہ

تَتَدَلْدَقُ هُوَ بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَمَعْنَاهُ تَخْرُجُ وَالْأَقْتَابُ الْأَمْعَاءُ وَاحِدُهَا قِتْبٌ

تدلدق ساتھ دال مہملہ کے یعنے نکلینگے اور اقتاب آنتوں کو کہتے ہیں مفرد اوسکا قتب ہے

الْبَابُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ فِي الْأَمْرِ بِأَدَاءِ الْأَمَانَةِ

پچیسواں باب امانت کے ادا کرنے کے حکم کے بیان میں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا

اللہ تعالے نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالی تمکو حکم کرتا ہے کہ امانتوں کو انکے مالکوں کے پاس پہونچا دو

وَقَالَ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ

اور فرمایا ہمنے دکھائی امانت آسمانوں کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ

أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا وَعَنْ

اوسکو اٹھائیں اور اوس سے ڈر گئے اور اوسکو انسان نے اٹھا لیا اوسکو انسان نے بیشک ہے بڑا بے انصاف نادان

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منافق کی

ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ مُتَّفَقٌ

تین نشانی ہیں جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اوسکے پاس امانت رکھی جاوے تو خیانت

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ

علیہ اور ایک روایت میں ہے اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور زبان سے کہے کہ میں مسلمان ہوں حذیفہ ابن

الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ

یمان سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو دو باتیں سنائی تھیں

قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ

اون دونوں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسرے کے دیکھنے کا منتظر ہوں آپنے ہم کو فرمایا تھا امانت مردوں کے

قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ

دلوں میں نازل ہوئی پھر قرآن نازل ہوا پس انہوں نے قرآن اور سنت سے علم حاصل کیا پھر

حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ

آپنے امانت کے اوٹھ جانیکا ذکر کیا اور فرمایا کہ امانت کی صفت یہ ہو جائیگی جب بیدار ہوگا تو امانت کی صفت دو سکے

قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ

دل سے بالکل نکلی ہوئی اور اوسکا اثر داغ کی مثل رہجائیگا پھر دوسری بار سو جائیگا پھر اوسکے دل سے امانت قبض کی جائیگی

فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا

اور اسکا اثر لفظ کی مثل باقی رہجائیگا جیسا تو انگارا اپنے پاؤں پر لڈھا دے اوس سے نقطہ سا ابھر آئیگا پھر جاتا رہیگا تو اوسکو ابھرا ہوا دیکھے

وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ فَيُصْبِحُ النَّاسُ

اور اوسکے درمیان کچھ نہیں پھر آپنے کنکر یکر اپنے پاؤں پر لڈھا کر کے دکھلایا پھر لوگ باہم خرید و فروخت کرینگے

يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ

اور کوئیں ایسا ہوئی ہوگا جو امانت ادا کرے تاکہ کہا جایا کرے گا کہ بنی فلان میں

رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ مَا أَظْرَفَهُ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ

ایک معتمد امانت دار ہے تاکہ تعریف کی کہا جایگا کہ فلاں شخص کیسا بہادر ہے مثلاً بہادر تا دہوشیار ہے فلاں بڑا عقلمند ہے حالانکہ وہ رائی کے دل میں

مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ

ایک رائی کے دانہ کی برابر ایمان نہو گا اور بیشک مجھ پر ایک زمانہ یہ ہے کہ میں اوس میں ہر کسی سے لین دین

بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا

کیا کرتا تھا اگر مسلمان ہوگا تو اوس اعتماد پر کہ وہ اپنے دین کے خیال سے میرا حق کو واپس کریگا اور اگر نصرانی یا یہودی ہوگا

لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا

تو اوسکے حاکم پر اس سے میرا حق دلوا دیگا لیکن اب تم میں سے کسی پر اعتماد نہیں رہا میں تم میں سے کسی سے لین دین نہیں کرتا مگر فلاں فلاں سے

متفق علیہ قَوْلُهُ جَذَرٌ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَإِسْكَانِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ أَصْلُ الشَّيْءِ

متفق علیہ یہ قول آپکا جذر ساتھ فتحہ جیم اور سکون ذال معجمہ کے ہے اور وہ جڑ کو کہتے ہیں

وَالْوَكْتُ بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقُ الْأَثَرُ الْيَسِيرُ وَالْمَجْلُ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَإِسْكَانِ

اور وکت ساتھ تا دو نقطوں والی کے تھوڑے اثر کو کہتے ہیں اور مجل ساتھ فتحہ میم اور سکون

الْجِيمِ وَهُوَ تَنَفُّطٌ فِي الْيَدِ وَنَحْوِهَا مِنْ أَثَرِ عَمَلٍ وَغَيْرِهِ قَوْلُهُ مُنْتَبِرًا أَيْ مُرْتَفِعًا

جیم کے ہاتھ وغیرہ میں کام کاج سے چھالا پڑ جانیکو کہتے ہیں قولہ منتبرا ابھرنے والی چیز کو کہتے ہیں

قَوْلُهُ سَاعِيهِ الْوَالِي عَلَيْهِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قولہ ساعیہ والی علیہ حذیفہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ

کہا دونوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا

فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

مومن کھڑے ہونگے تاکہ بہشت ان سے نزدیک کی جاوے پس آدم ؑ کے پاس جاکر

فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ

اپنے باپ سے کہیں گے اے ہمارے باپ ہمارے لیے بہشت کھلوا دو حضرت آدم کہینگے کہ پہلے تم کو باپ کے گناہ نے بہشت سے

اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوْا اِلٰى ابْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ

نکالا ہے میں اس کام کے لائق نہیں تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ آپ نے فرمایا ہے کہ

اِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِّنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوْا اِلٰى

ابراہیم ؑ کے پاس جاؤ کہینگے ابراہیم ؑ کہینگے میں اس درجہ کے لائق نہیں میں اسکے پیچھے پیچھے خلیل تھا تم

مُوْسٰى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ

موسیٰ کے پاس جاؤ جسکو خدا تعالیٰ نے کلام کی ہے پھر وہ کہیگا موسیٰ میں اس کام کے لائق نہیں۔

اذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ

تم جاؤ عیسیٰ کلمۃ اللہ و روح اللہ کے پاس جاؤ عیسیٰ کہینگے کہ میں اس عہدہ کے لائق نہیں

فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ

پھر وہ محمد صلعم کی خدمت میں حاضر ہونگے میں آپ کھڑے ہوجائینگے آپکو شفاعت کا اذن مل جائیگا اور امانت اور رحم بلائے جائینگے یہ دونوں پلصراط کے

الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ

دہنے بائیں کھڑے ہوجائینگے پس تم میں سے پہلا برق کی مانند گذر جائیگا میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں برق کی مانند کونسی شے ہے

الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ

چلتی ہے آپنے فرمایا تم نے نہیں دیکھی کہ کسطرح گذر جاتی ہے اور پھر آتی ہے آنکھ جھپکنے میں پھر ہوا کی چال پھر پرند کی

الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ

چال اور آدمی کے دوڑنے کی چال اونکو اونکے اعمال لیجا ینگے اور تمہارا نبی پلصراط پر کھڑا ہوا کہہ رہے ہونگے

رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجَزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ وَحَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ لَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ

اے میرے رب سلامت رکھ سلامت رکھ۔ تاکہ بندوں کے اعمال عاجز ہوجائینگے اور آدمی کو چلنے کی طاقت نہ رہے گی

اِلَّا زَحْفًا وَفِيْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَّاْمُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ

پلصراط کے دونوں کنارے کانٹوں کی لٹکائی ہوئی ہونگے جنکو حکم ہوگا اوسکو پکڑ لینگے

فَيَخْدُوشُ نَاجٍ وَمَكْدُوسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْ

بعضے اور کے زخمی ہو کر اگر میں پڑنے سے نجات پا لینگے اور بعض کو ٹانگ یا ہاتھ پکڑ کر آگ میں ڈال دینگے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں

جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ وَرَاءَ وَرَاءَ هُوَ بِالْفَتْحِ فِيهِمَا

جہنم کا گہراؤ ستر برس کی راہ ہے روایت کی اس کو مسلم نے قول آپکا وراء وراء یہ دونوں کے فتحہ کے ساتھ ہے

وَقِيلَ بِالضَّمِّ بِلَا تَنْوِينٍ فِيهِمَا مَعْنَاهُ لَسْتُ بِتِلْكَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ

اور بعض نے ضمہ کے ساتھ بغیر تنوین کے کہا ہے یعنے میں اس بلند مرتبہ کا نہیں ہوں

وَهِيَ كَلِمَةٌ تُذْكَرُ عَلَى سَبِيلِ التَّوَاضُعِ وَقَدْ بَسَطْتُ مَعْنَاهَا فِي شَرْحِ

اور یہ کلمہ بطریق تواضع ذکر کیا جاتا ہے اور میں نے شرح مسلم میں اسکے معنے

صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَعَنْ أَبِي خُبَيْبٍ بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ عَبْدِ اللَّهِ

کھولے ہیں روایت ہے ابو خبیب سے خاء معجمہ کے عبد اللہ

ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي

ابن زبیر سے کہ جنگ جمل کے دن زبیر رضی کھڑے ہو کر مجھے بلایا

فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ

میں اسکے پہلو میں جا کھڑا ہوا اسنے مجھے کہا اے بیٹا آج نہ قتل کیا جائیگا مگر ظالم یا

مَظْلُومٌ وَإِنِّي لَا أَرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي

مظلوم اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں آج مظلوم قتل کیا جاؤنگا اور مجھے اپنے قرض کا بڑا

لَدَيْنِي أَفَتَرَى دَيْنَنَا يُبْقِي مِنْ مَالِنَا شَيْئًا ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ بِعْ مَالَنَا وَ

غم ہے تیرے خیال میں کیا ہمارا مال قرض سے کچھ بچ جائیگا پھر کہا اے بیٹا ہمارا مال فروخت کر کے

اقْضِ دَيْنِي وَأَوْصَى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ

قرض ادا کر اور ثلث کی وصیت کی اور عبد اللہ بن زبیر کے بیٹوں کے واسطے

يَقُولُ ثُلُثُ الثُّلُثِ أَثَلَاثًا فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَاءِ

تہائی کی وصیت کی کہا زبیر نے تہائی کو بھی ایک حصہ دو تین حصے میں سے تمہارے بیٹوں کیلئے ہے اور اگر قرض سے کچھ مال

الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لِبَنِيكَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ

بچ رہا تو اسکی تہائی تیرے لڑکوں کو وصیۃ دیجائے۔ کہا ہشام راوی نے کہ بعضے بیٹے عبد اللہ

قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٍ وَعَبَّادٍ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ

ابن زبیر کی عمر بیس برس ہو گئی تھی اس دن زبیر کے بعضے بیٹوں سے جو خبیب اور عباد تھے اور زبیر کے ان دنوں میں نو

بَنِيْنَ وَتِسْعَةَ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ يُوْصِيْنِيْ بِدَيْنِهٖ وَيَقُوْلُ يَا

بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ عبداللہ کہتا ہے کہ مجھے قرض کے ادا کرنے کی وصیت کرتا تھا اور کہتا تھا

بُنَيَّ اِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَوْلَايَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا

اے بیٹا اگر تو قرض میں سے کچھ ادا نہ کر سکے تو میرے مولیٰ سے مدد مانگیو۔ عبداللہ کہتا ہے کہ مجھے قسم ہے

دَرَيْتُ مَا اَرَادَ حَتّٰى قُلْتُ يَا اَبَتِ مَنْ مَّوْلَاكَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا

میں نہ سمجھا کہ باپ کا مطلب کیا ہے حتیٰ کہ میں نے کہا کہ تیرا مولیٰ کون ہے اوسنے کہا کہ اللہ۔ عبداللہ کہتا ہے مجھے قسم ہے

وَقَعْتُ فِيْ كُرْبَةٍ مِّنْ دَيْنِهٖ اِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهٗ

کہ اوسکا قرض ادا کرنے میں مجھے کوئی تکلیف نہ آئے مگر میں نے کہا ہے زبیر کے مولیٰ اوسکا قرض ادا کر

فَيَقْضِيْهِ قَالَ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَمْ يَدَعْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِلَّا اَرَضِيْنَ

پس خدا تعالیٰ ادا کی کوئی نہ کوئی سبیل نکال ہی دیتا تھا وہ کہتا ہے کہ زبیر قتل ہو گیا اور درہم دینار اوسنے کچھ نہ چھوڑا مگر کچھ زمینیں چھوڑیں

مِنْهَا الْغَابَةَ وَاِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارَيْنِ

جن میں سے ایک غابہ نامی [illegible] اور گیارہ حویلی مدینہ میں اور دو حویلی بصرہ میں اور دو

بِالْكُوْفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَاِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ

کوفہ میں اور ایک مصر میں اور اوس کا قرض اسطور کا تھا کہ لوگ اوسکے پاس

كَانَ يَاْتِيْهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهٗ اِيَّاهُ فَيَقُوْلُ الزُّبَيْرُ لَا وَلٰكِنَّهٗ سَلَفٌ

مال ودیعت کے طور رکھنے کو لیکر آتے تھے زبیر اونکو کہا کرتا کہ ودیعت نہیں یہہ میرے ذمہ قرض ہوا

اِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ اِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةً وَّلَا خَرَاجًا وَّلَا

ایسے کہ مجھے ضائع ہو جانیکا خوف ہے اور وہ کہیں امارت کا متولی نہیں ہوا تھا اور نہ اوسنے کبھی زرت اور نہ خراج اور نہ

شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ غَزْوٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ

کسی دوسری صورت سے مال حاصل کیا تھا صرف یہہ صورت تھی کہ رسول اللہ صلعم اور ابوبکر اور

عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَسَبْتُ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ

عمر اور عثمان رضہ کے ساتھ جہاد میں شامل رہا کرتا تھا عبداللہ کہتا ہے کہ میں نے اوسکے قرض کا

فَوَجَدْتُّهٗ اَلْفَيْ اَلْفٍ وَّمِائَتَيْ اَلْفٍ فَلَقِيَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللّٰهِ

حساب کیا تو بائیس لاکھ نکلا حکیم بن حزام عبداللہ

ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ كَمْ عَلٰى اَخِيْ مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهٗ وَقَالَ مِائَةُ اَلْفٍ

ابن زبیر سے ملا اور پوچھا کہ اے بھتیجے میرے بھائی کا قرض کسقدر ہے عبداللہ کہتا ہے میں نے مخفی رکھا اور کہدیا کہ ایک لاکھ

فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللّٰهِ مَا أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ هٰذَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَرَأَيْتَكَ

حکیم نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ تمہارے مال اسقدر قرض کی گنجائش نہیں رکھتے عبداللہ نے کہا

إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْنِ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ مَا أَرَاكُمْ تُطِيقُونَ هٰذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ

اگر بائیس لاکھ ہو حکیم نے کہا میں نہیں دیکھتا کہ تم کو اسکی طاقت ہو اگر تم قرض کے ادا کرنے سے

عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُونِي قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ قَدْ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ

عاجز ہو جاؤ تو مجھ سے اعانت طلب کرو عبداللہ کہتے ہیں کہ زبیر نے غابہ

وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ

خریدا تھا ایک لاکھ ستر سے عبداللہ نے سولہ لاکھ کو فروخت کر دیا پھر

فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ شَيْءٌ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ

لوگوں میں منادی کر دی کہ زبیر پر جس شخص کا قرض ہو وہ غابہ میں ہمارے پاس آجائے عبداللہ

ابْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُ مِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ إِنْ شِئْتُمْ

ابن جعفر آیا اور زبیر کا اوسکا چار لاکھ قرض تھا ابن جعفر نے عبداللہ بن زبیر کو کہا کہ اگر تم چاہو

تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ

تو میں تم کو چھوڑ دوں عبداللہ نے کہا نہیں اوسنے کہا اگر تم چاہو تو اوسکے ادا کرنے میں تاخیر کر دو

إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

عبداللہ نے کہا نہیں اوسنے کہا میرے لئے ایک قطعہ علیحدہ کر دو عبداللہ نے کہا

لَكَ مِنْ هٰهُنَا إِلَى هٰهُنَا فَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ وَ

یہانسے یہانتک پس عبداللہ نے غابہ میں سے بعض فروخت کر کے اوسکا سب قرض ادا کر دیا اور

بَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ

سارے سے چار حصے بچ رہے پھر عبداللہ معاویہ کے پاس آیا اور اوسوقت اوسکے پاس عمرو بن

عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ كَمْ قَوَّمَتِ

عثمان اور منذر بن زبیر اور ابن زمعہ بیٹھے تھے معاویہ نے اوسکو کہا کہ غابہ کی

الْغَابَةَ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ مِنْهَا قَالَ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ

کیا قیمت ہوئی اوسنے اپنی حصہ ایک لاکھ معاویہ نے کہا اوسمیں سے کیا باقی رہا اوسنے کہا سارے چار

وَنِصْفٌ فَقَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخَذْتُ مِنْهَا بِمِائَةِ أَلْفٍ

چھٹے منذر بن زبیر نے کہا اوسمیں سے ایک حصہ ربیع ماتر کہ میں نے خرید کیا اور

قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَدْ اَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ

عمرو بن عثمان نے کہا ایک حصہ ایک لاکھ کو میں نے خریدا۔ اور ابن زمعہ نے کہا

قَدْ اَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمْ بَقِيَ مِنْهَا قَالَ سَهْمٌ قَالَ

ایک حصہ ایک لاکھ کو میں نے خریدا معاویہ نے کہا اب کتنا باقی رہا اوسنے کہا ڈیڑھ حصہ باقی ہے معاویہ نے کہا وہ

قَدْ اَخَذْتُهُ بِخَمْسِيْنَ وَمِائَةِ اَلْفٍ قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيْبَهُ

میں نے ڈیڑھ لاکھ کو خریدا کہا اور عبداللہ بن جعفر رضؓ نے اپنا حصہ

مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ اَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ الزُّبَيْرُ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ قَالَ بَنُوْ الزُّبَيْرِ

چھ لاکھ کو معاویہ کے پاس فروخت کر دیا جب ابن زبیر رضؓ اوسکے قرض کے ادا کرنے سے فارغ ہوا تو زبیر رضؓ کے بیٹوں نے کہا

اِقْسِمْ بَيْنَنَا مِيْرَاثَنَا قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى اُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ اَرْبَعَ

اب تو میراث ہم پر تقسیم کر دے اوسنے کہا واللہ میں تم پر تقسیم نہ کرونگا تاکہ چار برس تک حج کے دنوں میں

سِنِيْنَ اَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَلْنَقْضِهِ فَجَعَلَ كُلَّ

منادی کردوں کہ زبیر کے ذمہ جسکا قرض ہے وہ ہم سے آکر ادا کرے پس ہر

سَنَةٍ يُنَادِيْ بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضٰى اَرْبَعُ سِنِيْنَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ وَرَفَعَ

سال حج کے دنوں میں منادی کرتا رہا جب چار سال گذر گئے تو اوسنے تمام مال داروں کو بانٹ دیا

الثُّلُثَ وَكَانَ لِلزُّبَيْرِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَاَصَابَ كُلَّ امْرَاَةٍ اَلْفُ

اور زبیر کی چار عورتیں تھیں ہر ایک کو بارہ

اَلْفٍ وَمِائَتَا اَلْفٍ فَجَمِيْعُ مَالِهِ خَمْسُوْنَ اَلْفَ اَلْفٍ وَمِائَتَا اَلْفٍ رَوَاهُ

لاکھ ملا پس اوس کا تمام مال ۵ کروڑ دو لاکھ تھا روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ وَالْاَمْرِ بِرَدِّ الْمَظَالِمِ

چھبیسواں باب ظلم کی تحریم اور مظالم کے واپس کرنے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ وَقَالَ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کوئی نہیں ظالموں کا دوست اور کوئی شفاعت کرنے والا جسکی بات مانی جائے اور فرمایا ہے

وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَمِنْهَا حَدِيْثُ

اور ظلموں کا کوئی دوست نہیں اور نہ مددگار۔ اور حدیثیں بہت ہیں اوسمیں سے ہے

اَبِيْ ذَرٍّ الْمُتَقَدِّمُ فِيْ اَوَّلِ كِتَابِ الْمُجَاهَدَةِ وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

ابوذر کی حدیث جو باب المجاہدہ کے اخیر میں گذر چکی ہے جابر رضؓ سے روایت ہے کہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ظلم سے ڈرو بیشک ظلم قیامت کے دن اندھیرے

الْقِیٰمَۃِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَھُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا

ہونگے اور بخل سے بچو کہ بخل نے ہلاک کیا اون لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے اوسکو برانگیختہ کیا انہوں نے

دِمَآءَھُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

خون کئے اور حرام کو انہوں نے حلال سمجھا رواہ مسلم ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقَادَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حقداروں کے حقوق ضرور ادا کئے جائینگے تاکہ

لِلشَّاۃِ الْجَلْحَآءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَآءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ کُنَّا

بیشک لی بکری کے اوس بکری کو جسکے سینگ نہیں سینگ والی بکری سے بدلا جاویگا رواہ مسلم ابن عمر رضہ سے کہا انہوں نے کہ ہم

نَتَحَدَّثُ عَنْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَظْھُرِنَا وَلَا

حجۃ الوداع کی باتیں کیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہوتے تھے اور ہم

نَدْرِیْ مَا حَجَّۃُ الْوَدَاعِ حَتّٰی حَمِدَ اللّٰہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ

جانتے نہ تھے کہ حجۃ الوداع کیا ہے تاآنکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و

اَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ ذَکَرَ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَاَطْنَبَ فِیْ ذِکْرِہٖ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ

ثنا کی پھر مسیح دجال کا ذکر مبالغہ سے بیان کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے جو

مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَہٗ اَنْذَرَہٗ نُوْحٌ وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ یَخْرُجُ

نبی بھیجا ہے اوسنے اپنی امت کو اوس سے ڈرایا ہے نوح نے اوس سے ڈرایا اور اوسکے بعد دوسری انبیاؑ نے ڈرایا جو دجال

فِیْکُمْ فَمَا خَفِیَ عَلَیْکُمْ مِّنْ شَاْنِہٖ فَلَیْسَ یَخْفٰی عَلَیْکُمْ اَنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ

تم میں نکلیگا پس جو کچھ اوسکی شان تم پر مخفی ہے تو مخفی نہیں کہ تمہارا رب

بِاَعْوَرَ وَاِنَّہٗ اَعْوَرُ عَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ اَلَا اِنَّ اللّٰہَ

کانا نہیں اور اوسکے داہنی آنکھ کانی ہے گویا اوسکی آنکھ انگور کا دانہ ہے اُبھرا ہوا اللہ تعالےٰ نے

حَرَّمَ عَلَیْکُمْ دِمَآءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا

تمہارے خون اور مال حرام کئے ہیں مثل حرمت اس دن تمہارے کے اس شہر تمہارے میں

فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰھُمَّ اشْھَدْ ثَلٰثًا وَیْلَکُمْ

اس مہینے تمہاری میں خبردار کیا میں نے پہنچا دیا لوگوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا یا اللہ گواہ رہیو تین دفعہ تم کو

أَوْ وَيْحَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

ارے تم کو دیکھو میرے بعد پھر مشرک ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگ جاؤ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ

روایت کی بخاری نے اور مسلم نے اسکا بعض روایت کیا عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک بالشت بھر کسی زمین ظلم سے پھینن لے

مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم

زمینوں میں سے اوسکی گردن میں سات زمین کا طوق ڈالا جائیگا متفق علیہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب پکڑتا ہے پھر اوسکو نہیں چھوڑتا پھر آپ نے آیت پڑھی اور ایسے ہی

أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ مُتَّفَقٌ

تیرے رب کی پکڑ ہے جب کہ وہ بستیوں کو ظلم کرتے ہوئے پکڑتا ہے بیشک اوسکی پکڑ سخت دکھ دینے والی ہے متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

علیہ روایت ہے معاذ رضؓ سے کہ مجھ کو بھیجا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ

تو فرمایا کہ تو اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جاتا ہے پہلے اوکو اسبات کی طرف دعوت کر کہ گواہی دیں اسکی

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اگر انہوں نے تیری اس بات کو مان لیا تو اوکو خبر کر

اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا

کہ اللہ تعالےٰ نے اوپر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر اونہوں نے تیری یہ بات

لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ

مان لی تو اوکو خبر کر کہ اللہ تعالےٰ نے اونپر صدقہ فرض کیا ہے کہ اونکے مالداروں سے لیکر

فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَ

اونکے فقیروں کو دیا جاوے گا اگر انہوں نے تیری یہ بات بھی مان لی تو اونکے عمدہ مالوں سے احتراز کر اور

اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

مظلوم کی دعا سے خوف کر کہ اوسکی دعا میں اور اللہ تعالےٰ میں کچھ پردہ نہیں متفق علیہ

وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ

ابو حمید عبد الرحمن بن سعد ساعدی رضہ سے روایت ہے

اَسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہٗ اِبْنُ اللُّتْبِیَّۃِ

کہ نبی صلعم نے ایک آدمی کو قبیلہ ازد میں سے جسکو ابن لتبیہ کہا جاتا ہے

عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ اِلَیَّ فَقَامَ

صدقہ تحصیل کرنے کو عامل مقرر فرمایا جب وہ صدقہ تحصیل کرکے لایا تو اوسنے کہا کہ یہ مال تمہارا ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ دیا گیا ہے پس رسول

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ

اللہ صلعم نے منبر پر کھڑے ہوکر اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْکُمْ عَلَی الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِی اللّٰہُ فَیَاْتِیْ فَیَقُوْلُ

امابعد میں تم میں سے ایک آدمی کو عامل بناتا ہوں اون چیزوں کا جنپر اللہ تعالیٰ نے مجھے متولی بنایا ہے پھر وہ آکر کہتا ہے

ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا ھَدِیَّۃٌ اُھْدِیَتْ لِیْ اَفَلَا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ حَتّٰی

یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے تو وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھ جاتا تاکہ

تَاْتِیَہٗ ھَدِیَّتُہٗ اِنْ کَانَ صَادِقًا وَاللّٰہِ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّہٖ

اگر سچا ہے تو اوسکو کہر بیٹھے کو ہدیہ آجایا کرے واللہ تم میں سے اگر کوئی کچھ ناحق لے گا

اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَحْمِلُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَلَاَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْکُمْ لَقِیَ اللّٰہَ یَحْمِلُ بَعِیْرًا

تو قیامت کے دن اوس شخص کو اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا اور میں پہچانونگا تم میں سے اوس شخص کو

لَّہٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَۃً لَّھَا خُوَارٌ اَوْ شَاۃً تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رُاِیَ بَیَاضُ

کہ اونٹ آواز کرتے ہوئے یا گائے بولتی ہوئی یا بکری بیکارتی ہوئی کو اٹھائے ہوئے نہ کہ سامنے حاضر ہوگا پھر رسول اللہ صلعم نے دونوں ہاتھ اوٹھائے

اِبْطَیْہِ فَقَالَ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا یا اللہ کیا میں نے احکام پہنچا دیئے متفق علیہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ عِنْدَہٗ مَظْلِمَۃٌ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے ذمہ اپنے بھائی کے کوئی ایسی چیز ہو

لِاَخِیْہِ عِنْ عِرْضِہٖ اَوْ مِنْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَّا یَکُوْنَ

جو ظلم سے اوسکی ہو اوسکی بیعزتی کی ہو یا کوئی اور شے ہو۔ اوسکو لازم ہے کہ دنیا میں اوس سے معاف کرالے اور اپنے ذمہ کو اوس سے بری

دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْھَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِہٖ وَاِنْ

دینار ہوگا نہ درہم اگر اوسکے عمل صالح ہونگے تو اوسکے حق کی مقدار اسکے اعمال میں سے عوض دلایا جائے گا اور اگر

لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

عمل صالح نہ ہونگے تو خطاء کے گناہ اوس پر ڈالے جائینگے۔ روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے

هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى

جو چھوڑ دے اون سب کو جنسے خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ متفق علیہ اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر ایک شخص مقرر تھا اوسکو کرکرہ کہا جاتا تھا وہ فوت ہوگیا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً

علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے پس لوگ اوسکی طرف نظر کرنے گئے سو سچ مچ ایک عبا چرا لی تھی

قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ النَّبِيِّ

جو اوسنے اسباب میں سے چرا لیا تھا بخاری نے روایت کی یہ۔ ابوبکر نفیع بن حارث سے روایت ہے کہ فرمایا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ زمانہ گھوم کر آگیا ہے مثل اوس صورت کے جسدن پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ

آسمانوں اور زمین کو برس بارہ مہینے کے ہے اونمیں سے چار حرام ہیں تین

ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَ

ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور رجب مضر کا جو جمادی الاخری اور

شَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ

شعبان کے درمیان ہمیشہ کونسا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ و رسول خوب جانتے ہیں آپ خاموش ہوئے یہانتک کہ ہم خیال کیا کہ آپ

سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا

اسکا کوئی اور نام رکھینگے آپنے فرمایا کیا ذوالحجہ نہیں ہے ہم نے کہا ہاں ہے آپنے فرمایا یہ کونسا شہر ہے

قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ

ہم نے کہا اللہ و رسول خوب جانتے ہیں آپ خاموش ہوئے یہانتک کہ ہم خیال کیا کہ آپ اسکا کوئی اور نام رکھینگے آپنے فرمایا

أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ

کیا یہ بلدہ نہیں ہمنے کہا ہاں ہے آپنے فرمایا یہ کونسا دن ہے ہمنے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ خاموش رہے۔

حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ

یہانتک کہ ہمنے ظن کیا کہ اسکا کوئی اور نام رکھہ دینگے آپنے فرمایا یہ یوم النحر نہیں ہمنے کہا ہاں ہے

فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا

آپنے فرمایا کہ تمہارے خون اور مال اور عزت تمپر حرام ہیں مثل حرام ہونے اس دن کے اس

فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ

شہر میں اس مہینہ میں اور تم عنقریب اپنے رب کی ملاقات کروگے اور خدا تعالیٰ تم سے تمہارے اعمال پوچھیگا

أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ

خبردار میرے بعد تم ایسے منکر نہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگ جاؤ خبردار ہو

الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ

حاضرین غائبوں کو پہونچادیں شاید بعض ان لوگوں تک سے جنکو کوئی حکام پہونچاوے بعض سننے والے سے زیادہ

مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یاد رکھنے والا ہو پھر آپنے فرمایا خبردار میں نے احکام پہونچا دیے ہمنے کہا ہاں آپنے فرمایا اے اللہ تو گواہ ہو متفق علیہ

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ رضہ حارثی رضہ سے روایت ہے کہ رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کا حق قسم کہا کر چھین لیگا بیشک

أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا

اللہ تعالیٰ نے اوسکے لیے دوزخ واجب کردی اور بہشت اوپر حرام کی ایک آدمی نے کہا ہی رسول اللہ اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو۔

يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

آپنے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ٹہنی ہو روایت کی یہ مسلم نے روایت ہے۔

عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عدی بن عمیرہ رضہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ

سنا کہ فرماتے تھے جس سے ہم جس شخص کو کوئی عمل پر مقرر کریں پھر وہ ایک سوئی یا سوئی سے زیادہ ہم سے چھپاوے تو وہ

غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي

خیانت ہی قیامت کے دن اوسکو لیکر خدا تعالےٰ کے سامنے حاضر ہوگا۔ ایک شخص سیاہ فام انصار میں سے کہتا ہیں

أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ

اوسکو دیکھتا ہوں کہڑا ہوکر کہنے لگا یا رسول اللہ اپنا عمل مجھ سے واپس کرو آپنے فرمایا تجھے کیا ہوا اوسنے کہا میں نے آپ کو

تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ

ایسی ایسی باتیں کرتے سنا ہے آپنے فرمایا ہاں میں بھی ایسا ہی کہتا ہوں کہ جس شخص کو ہم عامل بنائیں اوسکو لازم ہے کہ

بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کچھ تھوڑا بہت جو کچھ ہو حاضر کرے جو کچھ اوسمیں سے اوسکو دیا جاوے لیلیوے اور جس سے روکا جاوے رُک جاوے روایت کی مسلم نے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ

عمر بن خطاب رضؓ سے روایت ہے کہ جسبر کے دن

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ وَفُلَانٌ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے ایک جماعت آکر کہنے لگی کہ فلانا شہید ہے اور فلانا

شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شہید ہے تا ایک شخص آدمی پر گذرے اوہوں نے اوسکا نام لے کر کہا کہ فلانا شہید ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

نہیں میں نے اوسکو بسبب خیانت کرنے اوپر چور لنے ایک چادر یا ایک کمل کے دوزخ کی آگ میں دیکھا ہے روایت کی مسلم نے۔ ابو

قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ رضؓ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ

قتادہ حارث بن ربعی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا

فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

پیچھے صحابہ کے پس ذکر کیا واسطے اونکے یہہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان اللہ لانا کیا تحقیق سب عملوں سے افضل ہیں

فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَتُكَفِّرُ

ایک آدمی نے کہڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ آپ فرمیئے اگر میں فی سبیل اللہ مارا جاؤں تو میرے

عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ

گناہ کا کفارہ ہو جاسکتے آپنے فرمایا ہاں اگر تو اللہ کی

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

راہ میں مارا گیا درحالیکہ صبر کرنے والا حالانکہ نیت کرنیوالا حالانکہ سامنے رہنے والا پیٹھ نہ دینے والا پھر آپنے فرمایا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت قال ارأیت ان قتلت فی سبیل اللہ
تو نے کس طرح کہا اوسنے عرض کی آپ فرمایئے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں

اتکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم وانت
تو میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا آپنے فرمایا ہاں اور حالیکہ تو

صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبرئیل قال لی ذلک
صبر کرنیوالا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی طلب کرنیوالا اچھائی سامنے کرنیوالا ہو پیٹھ پھیرنیوالا نہ ہو مگر قرض کہ جبرئیل نے مجھے یہ کہا ہے

رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
روایت کی یہ مسلم نے ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درہم
علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے لوگوں نے کہا ہمارے میں مفلس وہ ہے جسکے پاس نہ درہم ہو

لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ
اور نہ کچھ مال اسباب ہو آپنے فرمایا میری امت میں سے قیامت کے دن وہ شخص مفلس ہوگا جسنے دنیا میں نماز

وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ہذا وقذف ہذا واکل مال ہذا
اور روزے اور زکوٰۃ ادا کی ہو اور کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا

وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیعطی ہذا من حسناتہ وہذا من حسناتہ
اور کسی کا خون کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا پس اسکے حسنات اس کو اور اوسکو دیجائینگے

فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاہم فطرحت
اگر اوس کے نیک اعمال لوگوں کے حقوق ادا کرنے سے پہلے ہی تمام ہوگئی تو اوسکے گناہ

علیہ ثم طرح فی النار رواہ مسلم وعن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا ان
اسکے سر پر ڈال کر دوزخ کی آگ میں گرایا جائیگا روایت کی یہ مسلم نے ام سلمہ رضہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما انا بشر مثلکم وانکم تختصمون
رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے جیسا آدمی ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے فیصل کرانے کو لاتے ہو اور شاید

الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ نحو ما
تم میں سے بعضے اپنی دعوے کے ثبوت میں اپنی خوش بیانی کے سبب حجت خوب بیان کرنیوالا ہو پس میں اوسکا بیان سنکر اوسکے لئے

اسمع فمن قضیت لہ بحق اخیہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار متفق
حکم کردوں جس شخص کو دوسرے کا حق میں فیصلہ میں دونوں بیانکے میں اگر کسی کا کچھ اوسکو کاٹ کر دلوا دوں ہوں تو

عَلَيْهِ الْحَسَنَ اَیْ اَعْلَمَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

الحسن یعنے اچھی تحقیق کو خوب جاننے والا ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن ہمیشہ دین کی طرف سے کشادگی میں رہتا ہے جبتک کہ نا پہنچے

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَامِرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ امْرَاَةُ حَمْزَةَ

روایت ہے خولہ بنت ثامر انصاریہ رضہ سے حمزہ رضہ کی بی بی نے

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا

کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرما رہے تھے کہ بہت آدمی

يَّخُوْضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اللہ کے مال میں سے ایسا ناحق تصرف کرتے ہیں جسمیں ان کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ قیامت کے دن ان کو لئے دوزخ ہے حدیث کی بخاری نے

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ تَعْظِيْمِ حُرُمَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ

ستائیسواں باب مسلمانوں کی حرمتیں

وَبَيَانِ حُقُوْقِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالرَّحْمَةِ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ

اور حقوق اور اوپر شفقت اور رحمت کرنیکے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے جو شخص

يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ يُّعَظِّمْ

اللہ تعالی کی حرمات کی تعظیم کرے اللہ کے نزدیک اوسکے لئے یہہ کام بہتر ہے اور فرمایا اور

شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ وَقَالَ تَعَالٰى وَاخْفِضْ

جو شخص اللہ تعالے کے احکام کی تعظیم کرے وہ یہہ دلوں کے تقوی سے ہے اور فرمایا تو مومنوں کیلئے

جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ

اپنے بازو بچھا دے اور فرمایا جو شخص کسی نفس کو بغیر کسی قصاص کے

اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا

یا بغیر فساد کے زمین میں قتل کرے گویا اوسنے سب آدمی قتل کر دیئے اور جو شخص اوسکو زندہ رکھے

اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

گویا اوسنے سب آدمی زندہ رکھے ابی موسی رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن ایکدوسرے کیلئے دیوار کی طرح ہے کہ اوسکا بعض دوسرے بعض کو

بعضا متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مضبوط کرتا ہے۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

من مر فی شیء من مساجدنا او اسواقنا ومعہ نبل فلیمسک او

کہ جو شخص ہماری مسجدوں یا بازاروں میں گذرے اور اوسکے پاس تیر ہوں اوسکو لازم ہے کہ بند کرے یا

لیقبض علی نصالہا بکفہ ان یصیب احدا من المسلمین منہا شیء متفق

ڈبے سے اوسکی نوک پکڑ کے واسطے بچاؤ کر لینے کے اس سے کہ کسی مسلمان کو تیر کی نوک زخمی کر جائے۔ متفق

علیہ وعن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما قال قال رسول

علیہ نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمنین فی توادہم وتراحمہم وتعاطفہم

اللہ صلعم نے فرمایا کہ مومن ایک دوسرے سے دوستی کرنے اور ترحم کرنے اور عطوفت کرنے میں ایک بدن کی مثل

مثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسہر

ہیں جسکا ایک عضو بدن میں سے بیمار ہو جاتا ہے تو باقی بدن کے اعضاء بیخوابی اور

الحمی متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قبل النبی صلی

تپ میں شریک ہو جاتے ہیں متفق علیہ۔ روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم الحسن بن علی رضی اللہ عنہما وعندہ الاقرع بن حابس

علیہ وسلم نے حسن بن علی رضہ کو بوسہ دیا۔ اور اوسکے پاس اقرع بن حابس موجود تھا۔

فقال الاقرع ان لی عشرۃ من الولد ما قبلت منہم احدا فنظر الیہ

اقرع نے کہا کہ میرے دس فرزند ہیں میں نے کبھی کسیکو بوسہ نہیں دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من لا یرحم لا یرحم متفق علیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف دیکھکر فرمایا کہ جو رحم نہ کرے وہ رحم نہیں کیا جاتا متفق علیہ

وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قدم ناس من الاعراب علی

روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کچھ گنوار لوگ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اتقبلون صبیانکم فقالوا نعم

رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ تم اپنے لڑکوں کو بوسہ دیا کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں

فقالوا لکنا واللہ ما نقبل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او املک

اسکے بدلے اللہ کی قسم ہے ہم تو بوسہ نہیں دیتے رسول اللہ صلعم نے فرمایا

إِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اگر خدا تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت نکالدی ہو تو سمجھے کیا اختیار ہو کہ تمہارے دلوں میں رحمت ڈالدے متفق علیہ اور جریر بن عبداللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگوں پر

النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ إِنَّ

رحم نہ کرے اللہ تعالیٰ اوسپر رحمت نہیں کرتا۔ متفق علیہ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو چاہیے کہ نماز ہلکی پڑھا کرے

فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ

کیونکہ انمیں کمزور اور بیمار اور بوڑھے ہوتے ہیں اور جب کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جسقدر چاہے

مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَذَا الْحَاجَةِ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ

وہ دراز کرلیا کرے متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اور جسکو حاجت والے ہوتے ہیں۔ اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہ کہا

إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ

بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عمل کو چھوڑ دیا کرتے تھے حالانکہ آپکو اوس

يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

عمل کا کرنا محبوب ہوتا ہے اس خوف سے کہ اوسکو کرنے لگ جائینگے پھر اون پر فرض ہو جائیگا۔ متفق علیہ۔ اور

عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ

اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے لوگوں کو صوم وصال سے رحمۃً اوپر ترس کرکے منع کیا

فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَ

لوگوں نے کہا آپ صوم وصال رکھتے ہیں فرمایا کہ میری اور تمہاری ایک جیسی حالت نہیں۔ مجھکو میرا رب کھانا کھلاتا ہے اور

يَسْقِينِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ يَجْعَلُ فِي قُوَّةٍ مِنْ أَكْلٍ وَشُرْبٍ

پانی پلاتا ہے۔ متفق علیہ۔ یعنے مجھمیں کھانے پینے کی قوت پیدا کردیتا ہے

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

ابو قتادہ حارث بن ربعی رضؓ سے روایت ہے کہ کہا کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأُرِيدُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نماز کو کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں

أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ

کہ نماز لمبی کروں پھر سنتا ہوں لڑکے کا رونا تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں واسطے مکروہ جاننے اس بات کی کہ اوسکی ماں پر

عَلَى أُمِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

تکلیف ڈالوں فقط روایت کی بخاری نے اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے صبح کی فقط پس وہ تو بیچ ذمہ

اللَّهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ

اللہ کے ہے پس نہ طلب کرے تجھ سے اللہ واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پس وہ جسکو کہ طلب کرے واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے

يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

پکڑیگا اوسکو پھر گرائیگا اوسکو اوندھا منہ اوسکے دوزخ کی آگ میں روایت کی یہ مسلم نے ابن عمر رضی سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے اور نہ

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ

اوسکو پہنچائے فقط جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں ہو اللہ تعالیٰ اوسکی حاجت روائی میں ہوتا ہے اور جو شخص مسلمان کی کوئی رنج و دکھ کو

عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اللہ تعالیٰ قیامت کے رنجوں میں سے اوسکے رنج دور کریگا اور جو شخص مسلمان پر پردہ ڈالے قیامت کو خدا تعالیٰ اوسپر پردہ ڈالے گا۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

متفق علیہ اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ

نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خیانت کرے اوسکی اور نہ جھوٹ بولے اوس سے اور نہ ترک مدد کرے اوسکی

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوَى هَهُنَا بِحَسْبِ

مسلمان کے سب اشیاء مسلمان پر حرام ہیں آبرو اور مال اور خون اس کا تقویٰ یہاں ہے آدمی کے لئے

امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

بہی برائی کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی حقارت کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا

حسن ہے اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے سے حسد مت کرو

وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَ

اور تناجش مت کرو اور ایک دوسرے سے بغض مت رکھو اور ایک دوسرے کی طرف پشت مت کرو اور تم میں کوئی دوسرے کی سودا پر سودا مت کرے

كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ

اللہ کے بندے اور ایک دوسرے کے بھائی ہو جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ ظلم کرے اور نہ بے مدد کرے اور نہ حقیر جانے اور تقویٰ یہاں

التَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيرُ إِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ

ہے اور تین مرتبہ اپنی سینہ کی طرف اشارہ کیا آدمی کیلئے یہی برائی کافی ہے۔

أَخُو الْمُسْلِمِ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ مسلمان بھائی کی حفاظت کرے ہر چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے اور اسکا خون اور اسکا مال اور اسکی عزت سب حرام ہے روایت کی اس کو

النَّجْشُ أَنْ يَزِيدَ فِي ثَمَنِ سِلْعَةٍ يُنَادِي عَلَيْهَا فِي السُّوقِ وَنَحْوِهِ وَلَا غَرَضَ

نجش اس کو کہتے ہیں کہ بازار وغیرہ میں کوئی چیز بیچی ہو اور دوسرا کوئی اوسکو خریدتا ہو۔ دوسرا یہ نیت خریدنے کے صرف

لَهُ فِي شِرَائِهَا بَلْ يَقْصِدُ أَنْ يَغُرَّ غَيْرَهُ وَهٰذَا حَرَامٌ وَالثَّانِي أَنْ يَعْرِضَ عَنْ

اوسکو فریب دینے کو اوسکی قیمت بڑھا دے یہ حرام ہے۔ تدابر یہ ہے کہ آدمی دوسرے بھائی سے منہ پھیرے اور اوس سے

الْإِنْسَانِ وَهَجْرَهُ وَيَجْعَلَهُ كَالشَّيْءِ الَّذِي وَرَاءَ الظَّهْرِ وَالدُّبُرِ وَعَنْ

مفارقت کرے یا بیچنے اوسکو اوس چیز کی مثل جو پیٹھ کے پیچھے گرائی گئی ہو اور روایت ہے انس رضہ سے

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى

وہ روایت کرتے ہیں نبی صلعم سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جبتک کہ جو چیز

يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اپنے نفس کو محبوب رکھتا ہو وہی چیز اپنے مسلمان بھائی کے لئے دوست رکھے متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْصُرُهُ

وسلم نے فرمایا ہے کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ ایک آدمی نے عرض کی اے رسول اللہ

إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ

وہ مظلوم ہو تو میں اوسکی نصرت کروں آپ فرمائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو اوسکی مدد کس طرح کروں آپنے فرمایا کہ تو اوسکو ظلم سے

الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

منع کرے کہ یہی اسکی مدد ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے حق مسلمان پر پانچ ہیں

السَّلَامِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا۔ اور جنازہ پر حاضر ہونا۔ اور دعوت قبول کرنی اور چھینکنے والے کا جواب دینا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ إِذَا لَقِيتَهُ

متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان کے حق میں مسلمان پر چھ چیزیں ہیں جب تو اس سے ملاقات کرے

فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ

تو اسلام علیکم کہہ اور جب تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے خیر خواہی چاہے تو اس کی پس خیر خواہی کر جب چھینکے اور

فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ وَعَنْ أَبِي عُمَارَةَ

پھر الحمد للہ کہے پس جواب اس کا دے اور جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کر اور جب مر جائے تو اس کے جنازہ کے پیچھے جا ابو عمارہ

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو

بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ

سات چیزوں کا امر کیا اور سات چیزوں سے ہمکو نہی کی ہمکو بیمار پرسی کی جنازہ کے پیچھے جانے اور چھینکنے والے کے جواب دینے اور

الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَ

دعوت قبول کرنے والے کی اور مظلوم کی مدد اور دعوت کرنے والی کی اجابت اور سلام کے افشاء کرنے کا ہم کو حکم کیا۔ اور ہم کو سونے کی

نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ أَوْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

انگشتریاں یا انگشتری بنانے سے اور چاندی کے برتن میں پانی پینے اور سرخ زین پوش بنانے اور

وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

قسی اور اطلس و دیباج پہننے سے منع فرمایا۔ متفق علیہ اور ایک روایت

رِوَايَةٍ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ لِمُبَاشَرَةِ مُشَاةٍ مِنْ تَحْتُ فَصْلٌ

میں پہلے سات میں گم شدہ چیز کی تعریف کرنی آئی ہے۔ مباشرہ ساتھ پاؤں کے دو نقطوں والی یہ والف سے

الْأَلِفِ وَتَاءٍ مُثَلَّثَةٍ بَعْدَهَا وَهِيَ جَمْعُ مَيْثَرَةٍ وَهِيَ شَيْءٌ يُتَّخَذُ مِنْ حَرِيرٍ وَنَحْوِهِ

اور تاء مثلثہ نقطوں والی کے آگے الف کے میثرہ کی جمع ہے اور وہ ایک قسم کی گدی ہوتی ہے ریشم سے بناتے ہیں اور روئی وغیرہ سے

قُطْنًا أَوْ غَيْرِهِ وَيُجْعَلُ فِي السَّرْجِ وَكُورِ الْبَعِيرِ وَيَجْلِسُ عَلَيْهِ الرَّاكِبُ وَالْقَسِّيِّ

اونٹ کو پھر کر اونٹ اور گھوڑے کے عمدہ زین پر کاتے ہیں اور سوار اوسپر بیٹھتا ہے اور قسی

بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ الْمُشَدَّدَةِ وَهِيَ ثِيَابٌ تُنْسَجُ مِنْ حَرِيرٍ

قاف کی فتحہ اور سین مہملہ مشددہ کی کسرہ سے ایک کپڑا ہے کہ ریشم

وَكِتَابِ مُخْتَلِطِينَ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ تَعْرِيفُهَا

اور کتاب کو ملا کے بیٹھنے میں انشاد ضالہ سے مراد مشہور کرنا اسکا ہے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ فِي سَتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَ

اٹھائیسواں باب مسلمانوں کے چھپانے پردہ ڈالنے میں اور

النَّهْيِ عَنْ اِشَاعَتِهَا لِغَيْرِ ضَرُورَةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ

بلا ضرورت اوسکے مشہور کرنے سے نہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لوگ چاہتے ہیں

اَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ اٰمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَ

کہ رچ جاوے بدکاری کا ایمان والوں میں اونکو دکھ کے مارے دنیا اور آخرت

الْاٰخِرَةِ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ

کوئی بندہ کسی بندہ پر پردہ پوشی نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوسکی پردہ پوشی کرے گا روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ

مسلم نے اوسی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ فرماتے ہے تجھے خبر ہی

اُمَّتِي مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ اَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ عَمَلًا

تمام امت معاف ہے بجز علانیہ کرنے والوں اور مجاہرہ میں سے ہے کہ آدمی

بِاللَّيْلِ ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ

رات کو کوئی عمل کرتی ہو پھر کرتا ہو اللہ تعالیٰ نے اوپر پردہ ڈال رکھا ہے پھر دن کو لوگوں کو کہے اے فلانے میں نے رات

كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سَتْرَ اللّٰهِ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ

کو ایسا ایسا عمل کیا تھا حالانکہ رات کو اوپر پردہ ڈال رکھا تھا پس صبح کو اوٹھے اللہ کا پردہ ڈالا ہوا منکشف کر دیا۔ متفق

عَلَيْهِ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ

علیہ اوسی سے روایت ہے وہ روایت کرتا ہے نبی صلعم سے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے اوسکا زنا ظاہر ہو جائے تو اوسکو زنا کی حد لگائی جائے اوسکو اور نہ عار

وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ الثَّانِيَةَ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ

دلائی جائے اوسپر پھر اگر دوسری بار زنا کرے پھر اوسکو حد لگائی جائے اور تثریب نہ کیجائے۔ پھر اگر تیسری بار زنا کرے

الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلتَّثْرِيبُ التَّوْبِيخُ وَعَنْهُ قَالَ

تو اوسکو فروخت کر دے اگرچہ ایک رسی بال سے بنی ہوئی اوسکی قیمت میں ملی تثریب جھڑکنا ہے۔ متفق علیہ۔

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

کہ ایک شخص نبی صلعم کے سامنے حاضر کیا گیا کہ اوسنے شراب پی ہی ع آپنے فرمایا کہ اسکو مارو کہا ابو ہریرہ نے

فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَمِنَّا الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا

کہ ہم میں سے کوئی اوسکو ہاتھ سے مارتا تھا اور کوئی جوتی سے مارتا تھا اور کوئی کپڑے سے اوسکو مارتا تھا جب وہ

انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا

پھر کر چلا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے اوسکو کہا کہ تجھے اللہ خوار کرے آپنے فرمایا ایسا مت کہو تم اسپر

عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

شیطان کی اعانت مت کرو۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِينَ

اٹھیسوان باب مسلمانوں کی حاجت روائی کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم بھلی کرو شاید تم کو نجات حاصل ہو۔ ابن عمر رض سے روایت ہے۔

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوس پر ظلم کرے

وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ

اور نہ اوسکو ہلاکت میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں ہو اللہ تعالیٰ اوسکی حاجت روائی میں ہوتا ہے اور جو شخص مسلمان

مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ

کے رنج کو دور کریگا خدا اللہ قیامت کے رنجوں میں سے اوسکا ایک رنج دور کریگا اور جو شخص

مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مسلمان پر پردہ ڈالے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوسپر پردہ ڈالیگا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ

کہ جو شخص مومن سے دنیا کے رنجوں میں سے کوئی رنج

الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ

دور کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے رنجوں میں سے اوسکے رنج دور کریگا اور جو شخص تنگدست پر آسانی کرے

يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ اوسکو دنیا اور آخرت میں آسانی کریگا۔ اور جسنے پردہ ڈالا مسلمان پر پردہ ڈالیگا اللہ دنیا میں

وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ وَمَنْ سَلَكَ

اور آخرت میں ۔ اور اللہ تم بندہ کی اعانت میں ہوتا ہے جبتک بندہ اپنے بھائی کی اعانت میں ہوتا ہے ۔ اور جو شخص علم کی طلب

طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ

میں سفر کرے اللہ تعالیٰ اوسکے لئے بہشت کیطرف جانے کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور نہیں جمع ہوتی کوئی قوم کسی

فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ اِلَّا نَزَلَتْ

گھر میں اللہ کے گھروں میں سے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور باہم دوسکا درس کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے

عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ

اون پر تسکین نازل کی ہے اور رحمت اونکو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اونکو احاطہ کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے

فِیْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اون لوگوں میں جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اونکا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کو قیامت کے دن عمل پیچھے کر دیگا اوسکو نسب کی شرافت آگے نہ کر

اَلْبَابُ الثَّلَاثُوْنَ فِی الشَّفَاعَةِ

تیسواں باب شفاعت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّكُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا وَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو شخص نیک سفارش کرے گا ۔ وہ اس سے حصہ پائے گا

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰی جَلِیْسِهٖ فَقَالَ اشْفَعُوْا

جب کوئی حاجتمند آتا تھا آپ اپنے پاس بیٹھنے والوں کیطرف توجہ کرکے فرماتے تھے کہ تم لوگ سفارش کرو تم کو اجر

تُؤْجَرُوْا وَیَقْضِی اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ مَا اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ

ملیگا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو کام چاہا ہے اپنے نبی صلعم کی زبان پر جاری کیا ہے ۔ متفق علیہ ۔ اور ایک

رِوَایَةٍ مَّا شَاءَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قِصَّةِ بَرِیْرَةَ

روایت میں ہے جو چاہا ہے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بریرہ

زَوْجُهَا قَالَ قَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِیْهِ قَالَتْ

اور اوسکے خاوند کے قصہ میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بریرہ کو کہا کہ اگر تو اوسکی طرف رجوع کرلے اوس نے کہا

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْمُرُنِیْ قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

یا رسول اللہ آپ مجھ امر کرتے ہیں آپنے فرمایا نہیں میں شفاعت کرتا ہوں اوسنے عرض کی پھر اوسکی حاجت نہیں روایت کی اسکو بخاری نے

اَبْوَابُ الْحَادِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی الْاِصْلَاحِ بَیْنَ النَّاسِ

باب تینتیسواں لوگوں میں صلح کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰھُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَۃٍ اَوْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بہت سی اکثر مشورت میں بھلائی نہیں مگر جو شخص صدقہ کا

امر کرے

مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ وَقَالَ تَعَالٰی وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ۝

حکم کرے یا نیک کام بتلاوے یا لوگوں میں اصلاح کا حکم کرے اور فرمایا ہے اور صلح بہتر ہے

وَقَالَ تَعَالٰی فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّمَا

اور فرمایا ہے ڈرو اللہ سے اور صلح کراؤ آپس والوں میں صلح کراؤ۔ اور فرمایا ہے کہ

الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

مومن بھائی ہیں تم اپنے بھائیوں میں صلح کراؤ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہر ایک عضو پر

صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَ

ہر روز جس میں سورج نکلتے صدقہ ہے دو

انصاف کرنا دو شخصوں میں صدقہ ہے اور

یُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِہٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْھَا اَوْ یَرْفَعُ لَہٗ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ

آدمی کی مدد کرنا اس کی سواری میں اوس کو سواری پر چڑھا دینا یا اوس کا اسباب اوس پر اٹھا کر لدوا دینا خیرات ہے اور نیک بات جو تم کہو اول

وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَبِکُلِّ خُطْوَۃٍ تَمْشِیْھَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَ

یا لا الٰہ الا اللہ کہنا بھی خیرات ہے اور ہر ایک قدم جو نماز کیواسطے چلے خیرات ہے اور

تُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ مَعْنٰی یَعْدِلُ بَیْنَھُمَا

تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہے متفق علیہ یعدل بینہما کا معنے

یُصْلِحُ بَیْنَھُمَا بِالْعَدْلِ وَعَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ

ان دونوں میں عدل سے صلح کراوے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی سے روایت ہے

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ وہ شخص

لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَنْمِیْ خَیْرًا اَوْ یَقُوْلُ خَیْرًا مُتَّفَقٌ

جھوٹا نہیں جو دو آدمی میں ملاپ کرا دیوے نیک بات کہے یا اپنی طرف سے جوڑے نیک ملاپ کیواسطے متفق

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ زِيَادَةٌ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا

علیہ اور مسلم کی روایت میں زیادہ ہے وہ بیان کرتی ہے کہ میں نے انکو لوگوں کی باتوں میں سے کسی سنتے میں

يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ يَعْنِي الْحَرْبَ وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثَ

مخصوص دیتے نہیں سنا مگر تین میں یعنے لڑائی میں اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے میں اور

الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

مرد جو اپنی عورت سے باتیں کرتا ہے اور عورت جو اپنے مرد سے باتیں کرتی ہے۔ روایت ہے عائشہ رضہ سے

قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ

کہ رسول اللہ صلعم نے کسی آواز جھگڑنے والوں کی جو دروازہ میں

عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ

بلند آواز سے ہو کر رہے تھے اور میں سے ایک دوسرے سے قرض میں سے کچھ چھوڑنا چاہتا اور نرمی کرنیکا سوال کرتا تھا اور وہ دوسرا

يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

کہتا تھا بخدا اللہ کی قسم ہے میں نہ کروں گا رسول اللہ صلعم اور سلم اونکے پاس تشریف لائے اور فرمایا

أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ

کہاں ہے وہ شخص جو قسم کھاتا ہو کہ نیکی نہ کریگا اوسنے کہا یا رسول اللہ میں ہوں اور وہ میرے لئے وہی ہے

أَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مَعْنَى يَسْتَوْضِعُهُ يَسْأَلُهُ أَنْ يَضَعَ عَنْهُ بَعْضَ دَيْنِهِ

جو چاہے متفق علیہ یستوضعہ کے معنے مانگتا تھا اس سے کہ کچھ قرض اسکو چھوڑ دے

وَيَسْتَرْفِقُهُ يَسْأَلُ الرِّفْقَ وَالْمُتَأَلِّي الْحَالِفُ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ

ویسترفقہ یعنے نرمی چاہتا تھا اور متالی یعنے قسم کھانیوالا ابو العباس سہل ہیں

بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ

سعد ساعدی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی

أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ بنی عمرو بن عوف میں باہم کچھ نزاع ہے آپ کچھ آدمی ساتھ لے کر

وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اونکی صلح کرانے کو تشریف لیگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں رک گئے

وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ

اور نماز کا وقت آگیا بلال ابوبکر کے پاس آیا اور کہا۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَجَاءَ لِلنَّاسِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیر ہو گئی ف اور نماز کا وقت آ گیا کیا تو لوگوں کو

فَقَالُوْا نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ اَبُوْبَکْرٍ فَکَبَّرَ وَکَبَّرَ

نماز پڑھا سکتا ہے۔ ابوبکر نے کہا ان اگر تو چاہتا ہے بلال نے اقامت کہی اور ابوبکر آگے بڑھے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی

النَّاسُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ فِی الصُّفُوْفِ حَتّٰی قَامَ

تکبیر کہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفوں میں چلے آئے تا کہ پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے

فِی الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِی التَّصْفِیْقِ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ لَا یَلْتَفِتُ فِیْ صَلٰوتِہٖ

پس لوگ تالی بجانے لگے تصفیق یعنی مرد جب کسی کام میں مشغول ہو جائے اور عورت کے لئے تالی بجانا مقرر ہے اور ابوبکر نماز میں التفات نہیں کرتے تھے

فَلَمَّا اَکْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِیْقَ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جب لوگوں نے تصفیق بہت کی تو اوسنے التفات کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

فَاَشَارَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ اَبُوْبَکْرٍ یَدَیْہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ

رسول اللہ صلعم نے اشارہ کیا کہ نماز پڑھا پس ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھا کر اللہ تعالےٰ کی حمد کی

وَرَجَعَ الْقَہْقَرٰی وَرَاءَہٗ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

اور پیچھے پاؤں پھرا تا کہ صف میں آ کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ

علیہ وسلم نے آگے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں کیطرف منہ پھیر کے فرمایا کہ اے لوگو

مَالَکُمْ حِیْنَ نَابَکُمْ شَیْءٌ فِی الصَّلٰوۃِ اَخَذْتُمْ فِی التَّصْفِیْقِ اِنَّمَا التَّصْفِیْقُ

کیا ہوا تم کو جب کوئی چیز پیش ہوتی ہے تم نماز میں تو تم تالی بجانے لگتے ہو تالی بجانا عورتوں کے لئے

لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یَسْمَعُہٗ اَحَدٌ

مقرر ہے جب تم کو کوئی امر نماز میں پیش آ جایا کرے تو سبحان اللہ کہا کرو اسلئے کہ سبحان اللہ کو سنکر

حِیْنَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِلَّا اِلْتَفَتَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ

ہر کوئی التفات کرتا ہے اے ابوبکر جب میں نے تجھے اشارہ کیا

حِیْنَ اَشَرْتُ اِلَیْکَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَا کَانَ یَنْبَغِیْ لِابْنِ

تجھے لوگوں کے نماز پڑھانے سے کس چیز نے منع کیا تھا۔ ابوبکر نے عرض کی کہ

اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یُّصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ

ابوقحافہ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائی۔ متفق

عَلَيْهِ مَعْنَى حَبَسَ أَمْسِكُوهُ لِيُضَيِّفُوهُ

علیہ معنی حبس کے یعنی پکڑو اس کو لوگوں نے اسلئے روکنا چاہا تاکہ آپکی ضیافت کریں

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُونَ فِي فَضْلِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِينَ وَالْفُقَرَاءِ

بتیسواں باب ضعیف اور فقیر اور غیر مشہور مسلمانوں کی فضیلت کے بیان میں

وَالْخَامِلِينَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ

اور گمنام اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تھام رکھ آپکو اوگوں کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو

بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمُ الْآيَةَ

صبح و شام طالب ہیں اوسکے منہ کو اور نہ دوڑیں آنکھیں تیری اونکو چھوڑ کر تمنا میں دنیا کی زینت کی آخر آیت تک

وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

روایت ہے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کیا میں تمکو اہل جنت کی خبر نہ دوں ہر ضعیف جسکو لوگ ذلیل سمجھتے ہوں

لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ

اگر اللہ پر قسم کہا کہ تو اوسکی قسم کو پوری کرے۔ کیا نہ خبر دوں میں تمکو دوزخیوں کی ہر سخت کو جھگڑالو باطل پر جمنے کو شیخی والا اکڑ کر چلنے والا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْعُتُلُّ الْغَلِيظُ الْجَافِي وَالْجَوَّاظُ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ

متفق علیہ عتل یعنے سخت طبیعت ظلم کرنیوالا اور جواظ فاسا تشدید کے ساتھ وہ ہے

وَبِالظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ الْجَمُوعُ الْمَنُوعُ وَقِيلَ الضَّخْمُ الْمُخْتَالُ فِي مَشْيَتِهِ وَ

اور ظاء نقطے والے کے ساتھ جمع کرنیوالا بخیل اور بعض نے کہا موٹا اترا کر چلنیوالا اپنے چال میں اور

قِيلَ الْقَصِيرُ الْبَطِينُ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

بخیل نے کہا پست قد بڑے پیٹ والا ابو العباس سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ

کہ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک شخص کا کوئی جی چاہا کہ ایک آدمی وہاں سے گذرا آپنے پاس بیٹھے والے سے

عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَ

پوچھا کہ اس جانیوالے کی شان میں تیری کیا رائے ہے اوسنے کہا یہ لوگوں میں شرافت والا ہے و

اللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ

اللہ لائق ہے کہ اگر خطبہ کرے تو نکاح کیا جاوے اگر سفارش کرے تو سفارش قبول کیجاوے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلے اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش رہے پھر ایک اور آدمی وہاں سے گذرا اپنے اونٹنی کو فرمایا

مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا

کہ تیری رائے میں یہ شخص کیسا ہے اونٹنی عرض کی کہ یہ شخص فقیر مسلمانوں میں سے ہے

حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا يُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْمَعَ

لائق ہے کہ اگر خطبہ کرے کوئی اس سے نکاح نہ کرے اور اگر سفارش کرے کوئی اوسکی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کوئی بات کہے تو اوسکی بات

لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ

سنی نہ جائے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر اوس جیسوں سے زمین پُر ہو جائے تو یہ شخص اون سب سے بہتر

هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ حَرِيٌّ هُوَ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ

ہے۔ متفق علیہ۔ یہ قول آپ کا بھی ساتھ حا اور کسرۂ راء اور تشدید یاء کے

اَيْ حَقِيْقٌ وَقَوْلُهٗ شَفَعَ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

یعنے لائق ہے اور قول اسکے شفع ساتھ فتحۂ فا کے ہے اور ابی سعید خدری رضے سے روایت ہے رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ

عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت اور دوزخ آپس میں جھگڑے ہوئے دوزخ نے

النَّارُ فِيَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فِيَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَ

کہا مجھ میں جبار اور متکبر لوگ ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھ میں ضعیف اور

مَسَاكِيْنُهُمْ فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَاِنَّكِ

مسکین ہونگے اللہ تعالیٰ نے اوسکا فیصلہ کیا اور فرمایا تو بہشت میری رحمت ہے جسکو میں چاہونگا تجھ سے رحمت کرونگا

النَّارُ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور دوزخ کو فرمایا تو آگ ہے عذاب میرا تیرے ساتھ میں جسکو چاہونگا عذاب کرونگا اور تم دونوں کا پُر کرنا میرے ذمہ ہے روایت کی اسکو مسلم نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے اوس نے نقل کی رسول اللہ صلعم سے کہ آپنے فرمایا

اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ السَّمِيْنُ الْعَظِيْمُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ

قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آویگا خدا تعالےٰ کے نزدیک مچھر کے پر کی برابر اوس کی قدر ہوگی

يُتَّفَقُ عَلَيْهِ وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا

متفق علیہ اوسی سے روایت ہے کہ ایک عورت سیاہ فام یا ایک جوان کوڈی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی یا کرتا تھا۔

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عنہا او عنہ فقالوا مات البارحۃ فقال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوسکو کئی دن نہ دیکھا اوسکے حال سے آپنے لوگوں کو پوچھا لوگوں نے کہا وہ تو رات کو مر گیا آپنے فرمایا
افلا کنتم اٰذنتمونی فکانہم صغروا امرہا او اثرہ فقال دلونی علی
تم نے مجھے کیوں نہ خبر کی گویا لوگوں نے اوسکو حقیر تصور کیا تھا۔ آپنے فرمایا مجھے اوسکی قبر تبلاؤ
قبرہ فدلوہ فصلی علیہا ثم قال ان ہذہ القبور مملوۃ ظلمۃ علی اہلہا
لوگوں نے تبلا دی آپنے اوپر جنازہ کی نماز پڑہی پھر فرمایا کہ یہ قبریں قبروں والوں پر اندھیرے سے پر ہیں
وان اللہ تعالی ینورہا لہم بصلوتی علیہم متفق علیہ وقولہ تقم ہو بفتح
اور اللہ تعالی میری نماز پڑہنے سے اونکے لئے روشن کر دیتا ہے۔ روایت کی بخاری نے یہ قول اسکا تقم کے ساتھ
التاء وضم القاف ای تکنس والقمامۃ الکناسۃ واذنتمونی بمد الہمزۃ
تا اور ضمہ قاف کے یعنے جھاڑو دیتی تھی اور قمامہ کوڑے کو کہتے ہیں آذنتمونی ساتھ مد ہمزہ کے
ای اعلمتمونی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب اشعث
یعنی کیوں اطلاع نہیں دی مجھکو اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے بہت پراگندہ بالوں والے خاک سے آلودہ
اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ رواہ مسلم وعن
لوگوں کے دروازوں سے پہرائے گئے کہ اگر اللہ پر قسم کہا ہیں تو اللہ تعالی قسم پوری کر دیوے یہ روایت کی ہے مسلم نے اسامہ رضہ سے
اسامۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قمت علی باب
روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ میں بہشت کے دروازہ پر کہڑا ہوا تھا
الجنۃ وکان عامۃ من دخلہا المساکین واصحاب الجد محبوسون غیر
اور جو لوگ اوس میں داخل ہوئے اکثر مسکین تھے فقیر اور دولت مند لوگ روکے گئے تھے
ان اصحاب النار قد امر بہم الی النار وقمت علی باب النار فاذا
دوزخ والوں کو دوزخ میں لیجانے کا حکم ہو گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازہ پر جا کہڑا ہوا
عامۃ من دخلہا النساء متفق علیہ والجد بفتح الجیم الحظ والغنی وقولہ
اکثر اوس میں داخل ہونے والیں عورتیں تھیں متفق علیہ۔ الجد ساتھ فتحہ جیم کے حصہ اور غنی کے اور یہ قول آپ کا
محبوسون ای لم یؤذن لہم بعد فی دخول الجنۃ وعن ابی ہریرۃ رضی
روکے ہوئے تھے یعنے ابھی اون کو بہشت میں داخل ہونیکا اذن نہیں ہوا تھا ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یتکلم فی المہد الا ثلثۃ
کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جھولے میں کلام نہیں کیا تین لڑکوں نے

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ

ایک عیسےٰ ابن مریم نے اور جریج والے لڑکے نے اور جریج ایک آدمی عابد تھا اوسنے ایک

صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ

جھوپڑا بنایا تھا اور اوس میں رہتا تھا ایکروز اوسکی ماں اوسکے پاس آئی اوسوقت وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا اے جریج تو نے

يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ

کہا ہا رب میری ماں اور نماز پس نماز میں مشغول ہوا اور اوسکی ماں واپس چلی گئی جب دوسرا

الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي

روز ہوا تو پھر آئی اور وہ نماز میں مشغول تھا ماں نے کہا اے جریج اوسنے کہا اے میرے رب میری ماں اور میری نماز

فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي

پر ہوا تو پھر گئی اور نماز میں مشغول ہو گیا تو اوسکی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی سو اوسنے پکارا کہ اے

فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتْ

جریج تو اوسنے کہا کہ اے میرے رب میری ماں اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ ہوا تو اوسکی ماں نے کہا اے

اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ

اللہ موت امت دے جبتک یہہ زنا کار عورتوں کے منہ نہ دیکھ لے بنی اسرائیل میں

جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ

جریج اور اوسکی عبادت کا بہت چرچا ہوا اور ایک عورت زانیہ اوس زمانہ میں حسن میں ضرب المثل تھی اوس عورت نے بنی اسرائیل کو کہا کہ اگر تم کہو تو میں اوسکو فتنہ

فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ

وہ اوسکے سامنے ہوئی مگر جریج نے اوسکی طرف التفات نہ کی وہ ایک بکری چرانے والے کے پاس آئی جو اوسکی خلوت کی پاس رہا کرتا تھا۔

فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ

اور اوس بکری چرانیوالے کو اپنے تئیں پیش کر دیا اور اوس نے زنا کیا وہ حاملہ ہو گئی جب اوسنے لڑکا جنا تو کہا کہ یہہ لڑکا جریج کا ہے

جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ وَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ

لوگ سنتے ہی اوسکے پاس پہنچے اور اوسکو صومعہ سے نکالکر صومعہ منہدم کر دیا اور اوسکی مارپیٹ میں شروع ہوئے اوسنے کہا

مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ بِهِ مِنْكَ قَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ

تم مجھے کیوں مارتے ہو لوگوں نے کہا کہ تو نے فلانی زانیہ عورت سے زنا کیا ہے اور تجھ سے اوسکو لڑکا پیدا ہوا ہے اوسنے کہا لڑکا کہاں ہے

فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ

لوگ لڑکے کو لائے جریج نے کہا کہ تو مجھے چھوڑ دو تا کہ میں نماز پڑھ لوں اوسنے نماز پڑھی اور لڑکے کے پاس آکر اوس کی

فِي بَطْنِهٖ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ اَبُوْكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِيْ فَاقْبَلُوْا عَلَيْهِ

کر اے لڑکے تیرا باپ کون ہے لڑکے نے کہا کہ فلانا راعی ہے پس لوگ جو بیچ کر گر پڑے

يُقَبِّلُوْنَهٗ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ وَقَالُوْا نَبْنِيْ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ

اور اوسکو چومتے تھے اور تبرکا اوسکے بدن کو ہاتھ لگاتے تھے اور کہتے تھے ہم تیرا صومعہ سونے سے بنا دیتے ہیں اوسنے کہا

لَا اِعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوْا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهٖ

نہیں تم مٹی سے ویسا ہی پھر بنا دو جیسا تھا پس لوگوں نے ویسا ہی بنا دیا اور ایک روز ایک لڑکا اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا۔

فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَّشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ اُمُّهٗ اللّٰهُمَّ

کہ ایک سوار خوش شکل گھوڑے پر چڑھا ہوا وہاں سے گذرا اوسکی ماں نے اوس سوار کو دیکھ کر دعا کی کہا اللہ

اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ

میرے بیٹے کو اسکی شکل بنا لڑکے نے پستان چھوڑ کر اوس سوار کی طرف نظر کی اور کہا

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهٖ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ

یا اللہ تو مجھے اس جیسا مت کر یہ کہکر پھر اپنی ماں کی چھاتی پر چپکا سا دودھ پینے لگا ابو ہریرہ نے کہا کہ گویا میں

فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَهٗ بِاِصْبَعِهٖ

حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر

السَّبَّابَةِ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَّهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَ

کہ کلمے کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو پکڑے ہوئے مارتے ہوئے وہاں سے گذرے اور اوسکو کہتے تھے

يَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ اُمُّهٗ

کہ تو نے زنا کیا تو نے چوری کی ہے اور وہ لونڈی حسبی اللہ ونعم الوکیل کہتی تھی اوسکی ماں نے دعا کی یا اللہ

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا

میرے بیٹے کو اس جیسا مت کر لڑکے نے دودھ چھوڑ کر اوس لونڈی کی طرف نظر کی اور کہا یا اللہ تو مجھے اس لونڈی کی مثل کر

فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ

پس وہاں ماں اور بیٹے میں کلام ہوئی ماں نے کہا کہ آدمی خوش شکل چلا جاتا دیکھ کر میں نے دعا کی کہ یا اللہ

اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهٗ فَقُلْتَ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ

میرے بیٹے کو اسکی مثل کر تو نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے اس جیسا مت کر اور اس لونڈی کو

يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا

مار پڑتی زنا اور چوری کی تہمت کرتے دیکھکر بیٹے نے دعا کی کہ یا اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا مت کر

فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتَ

تو نے کہا کہ یا اللہ تو مجھے اس کی مثل کر لڑکے نے ماں کو کہا کہ وہ آدمی بڑا جبار ظالم تھا میں نے دعا کی

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَإِنَّ هٰذِهٖ يَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ

یا اللہ تو مجھے اس جیسا متکبر نہ بنا اور اس لونڈی کو کہتے تھے کہ تو نے زنا کیا اور تو نے زنا نہیں کیا تھا اور لوگ کہتے تھے تو نے چوری کی

وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمُوْمِسَاتُ بِضَمِّ

اور اوس نے چوری نہیں کی تھی پیٹے دعا کی کہ یا اللہ تو مجھے اسکی مثل کر یہ متفق علیہ موسات ساتھ ضمہ

الْمِيْمِ الْأُوْلٰى وَإِسْكَانِ الْوَاوِ وَكَسْرِ الْمِيْمِ الثَّانِيَةِ وَبِالسِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ

میم پہلے اور سکون واو اور دوسرے میم کے کسرہ اور ساتھ سین مہملہ کے

وَهُنَّ الزَّوَانِيْ وَالْمُوْمِسَةُ الزَّانِيَةُ وَقَوْلُهُ ذَابَّةٌ فَارِهَةٌ بِالْفَاءِ أَيْ

بدکاری کرنیوالیاں کہتے ہیں اور موسہ ایک بدکاری کرنیوالی اور قول اسکا دابہ فارہۃ ساتھ فا کے یعنی تیز رو

حَاذِقَةٌ نَفِيْسَةٌ وَالشَّارَةُ بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَتَخْفِيْفِ الرَّاءِ وَهِيَ الْجَمَالُ الظَّاهِرُ

اور عمدہ اور لفظ شارۃ کا ساتھ شین معجمہ اور تخفیف راء کے اور مراد اس سے ظاہری خوبصورتی ہے

فِي الْهَيْئَةِ وَالْمَلْبَسِ وَمَعْنٰى تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ أَيْ حَدَّثَتِ الصَّبِيَّةُ وَحَدَّثَهَا

چال اور لباس میں ہوتی ہے اور تراجعا الحدیث سے مراد یہ ہے کہ بات کی ماں نے لڑکے سے اور لڑکے نے ماں سے اور اللہ خوب جانتا ہے

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ الْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِيْ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيْمِ وَالْبَنَاتِ وَ

تینتیسواں باب یتیم اور لڑکیاں اور

سَائِرِ الضُّعَفَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْمُنْكَسِرِيْنَ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِمْ وَالشَّفَقَةِ

ضعیف اور مساکین اور عاجزوں سے نرمی کرنی اور اونسے احسان کرنے اور ان پر شفقت کرنی

عَلَيْهِمْ وَالتَّوَاضُعِ مَعَهُمْ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور انکے ساتھ تواضع کرنی اور انکے لیے بازو بچھانے کے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ

اور مومنوں کیلئے بازو بچھا دے اور فرمایا ہے اور اپنے تئیں ساتھ رکھ

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ

اونکے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہیں اونکے منہ کے اور نہ دوڑ

عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَقَالَ تَعَالٰى فَأَمَّا الْيَتِيْمَ

تیری آنکھیں اونسے دھوکہ کر تلاش کر دنیا کی زندگی کی اور فرمایا پس لیکن یتیم

فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَقَالَ تَعَالٰی اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ

تو جھڑک کر اور سائل کو مت جھڑک اور فرمایا ہے تو نے دیکھا وہ جو جھٹلاتا ہے

بِالدِّیْنِ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ

انصاف ہونا سو وہی ہے جو دھکیلتا ہے یتیم کو اور نہیں تاکید کرتا کھانے پر مختاج کے

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّۃَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ

علیہ وسلم کے ساتھ تھے مشرکوں نے آپ کو کہا کہ انکو روک دے

ھٰؤُلَاءِ لَا یَجْتَرِءُوْنَ عَلَیْنَا وَکُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِّنْ ھُذَیْلٍ

ہم پر جرأت نہ کریں گے اور تھا میں اور ابن مسعود اور ایک آدمی قبیلہ ہذیل سے

وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّیْھِمَا فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

اور بلال اور دو آدمی اور رہے میں نام نہیں لیتا۔ پس رسول اللہ صلعم کے جی میں آگئی

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَہٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَطْرُدِ

وہ بات جو اللہ تعالیٰ نے منظور چاہی۔ پس اپنے جی میں وہ بات لائے سو وقت خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور مت ہانک دے

الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہیں منہ اس کا روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ ھُبَیْرَۃَ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو مُزَنِیٍّ الْمُزَنِیِّ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ

اور ابو ہبیرہ عائذ بن عمرو مزنی مزنی سے روایت ہے اور یہ شخص بیعت الرضوان والوں میں سے ہے

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَتٰی عَلٰی سَلْمَانَ وَصُھَیْبٍ وَبِلَالٍ

کہ ابو سفیان سلمان اور صہیب اور بلال

فِیْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰہِ مِنْ عَدُوِّ اللّٰہِ مَاَخَذَھَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ

پھر ہم کے پاس سے کہ ڈالا انہوں نے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی تلوار دین اللہ کے دشمن سے اپنا حق پورا نہ لیا ابو بکر نے اون کو کہا کہ تم

رضی اَتَقُوْلُوْنَ ھٰذَا لِشَیْخِ قُرَیْشٍ وَسَیِّدِھِمْ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قریش کے سردار کو ایسے کہتے ہو یہ بات اونکو کہہ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آن کر

فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّکَ اَغْضَبْتَھُمْ لَئِنْ کُنْتَ اَغْضَبْتَھُمْ لَقَدْ

جس کی کہ انہوں نے ابو سفیان کو بلا لایا ہے آپنے فرمایا اے ابو بکر شاید تو نے اونکو غصہ ناک کیا ہے اگر تو نے اون کو غصہ ناک کیا تو

أَغْضَبْتُ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ يَا أُخَيَّةُ أَغْضَبْتُكُمْ فَقَالُوا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ

تو اپنے رب کو تو نے غضبناک کیا ہے پھر ان کے پاس آکر عذر کیا اور کہا اے بہنو میں نے تمکو غصہ کیا ہے تو انہوں نے کہا نہیں اے بھائی تجھ کو

لَكَ يَا أَخِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ وَأَخْذُهَا أَيْ لَمْ تَسْتَوْفِ حَقَّهَا مِنْهُ وَقَوْلُهُ

بخشے یہ روایت مسلم نے ہے قول اسکا ماخذ اسے یعنے اس کی مہر نہیں لی اور یہ قول اسکا ہے

يَا أَخِي رُوِيَ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الْخَاءِ وَتَخْفِيفِ الْيَاءِ وَرُوِيَ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ

بھی ایک روایت میں ساتھ فتح ہمزہ اور کسرہ خاء اور سکون یا کے ہے اور ایک روایت میں ساتھ ضمہ ہمزہ کے

وَفَتْحِ الْخَاءِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اور فتح خاء اور تشدید یا کے روایت سہل بن سعد رضہ سے ہے کہ کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں اور یتیم کی خبر گیری کرنے والا بہشت میں اسطور ہونگے

وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَافِلُ الْيَتِيمِ

اشارہ کیا سبابہ اور وسطی سے اشارہ کیا اور دونوں کو کھول دیا روایت کی یہ بخاری نے وکافل الیتیم

الْقَائِمُ بِأُمُورِهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

یعنے یتیم کا خبر گیر ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یتیم کی خبر گیری کرنیوالا یا یتیم غیر قرابتی کی خبر گیری کرنیوالا میں اور وہ بہشت میں ان دو کی مثل ہونگے

وَأَشَارَ الرَّاوِي وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهُ

اور مالک بن انس راوی نے سبابہ اور وسطی کے ساتھ اشارہ کیا روایت کی یہ مسلم نے یہ قول آپکا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمُ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ مَعْنَاهُ قَرِيبُهُ أَوْ لَا جَنْبِيٌّ مِنْهُ

صلعم الیتیم لہ او لغیرہ یعنے یتیم قرابتی کا ہو یا اجنبی کا خبر گیری کرنیوالا ہو

فَالْقَرِيبُ مِثْلُ أَنْ يَكْفُلَهُ أُمُّهُ أَوْ جَدَّتُهُ أَوْ أَخُوهُ أَوْ غَيْرُهُمْ مِنْ قَرَابَتِهِ

پس قریب مثلاً ان اپنے فرزند یتیم کی خبر گیری کرے یا دادی نانی یا بھائی یا انکے غیر قرابت داروں میں سے خبر گیران ہو

أَعْلَمُ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ

اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ مسکین وہ نہیں جو

التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ

ایک دو کھجور اور ایک دو لقمے کھاتے مارا مارا پھرتا ہے مسکین وہ ہے جو تعفف کرے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى

متفق علیہ۔ اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے مسکین وہ نہیں جو ایک دو

النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ

لوقمہ کے لئے لوگوں کے پاس آتا ہے لیکن وہ شخص مسکین ہے

الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ

جو اتنا مال نہیں پاتا کہ اسکو سوال سے بے پروا کر دے اور نہ وہ ایسا ہوشیار ہے کہ لوگ اسکو محتاج سمجھ کر اسکو صدقہ دیں اور نہ وہ کھڑا

النَّاسَ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَ

اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیوہ عورتوں اور مسکین کے لئے کوشش کرنیوالا مثل اس

الْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ الَّذِي لَا يُفْتِرُ وَكَالصَّائِمِ

شخص کے ہے جو اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کرنیوالا ہو اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپنے فرمایا تھا اور مثل اس شخص کے ہے جو عبادت کو نہ چھوڑے کہ نیوالا ہو اور نہ چھوڑے

الَّذِي لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

روزہ کو جو افطار نہیں کرتا متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا

کھانا طعام ولیمہ کا ہے کہ جو شخص اوسکے کھانیکو آوے اوسکو منع کیا جاوے اور جو اوسکے کھانے سے انکار کرے اوسکو اوسکی طرف بلایا جاوے

وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ

اور جو شخص دعوت قبول نہ کرے اللہ اور رسول کے بے فرمانی کی یہ مسلم نے اور صحیحین

فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ لَبِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ

کی ایک روایت میں ہے ابو ہریرہ رضہ سے اوسکے قول سے برا ہے طعام

الْوَلِيمَةِ تُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَتُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ

ولیمہ کا جسکے لیئے بلائے جاویں اور فقیر چھوڑے جاویں اور انس رضہ سے روایت ہے کہ نبی

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرتا ہے تاکہ وے دونوں بالغ ہو جاویں

جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هَكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ جَارِيَتَيْنِ

قیامت کے دن میں اور وہ ایسے ہونگے اور اپنے انگلیاں ملائیں یہ روایت کی مسلم نے چار تیں سے مراد

أَيْ بِنْتَيْنِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ وَ

دو لڑکیاں ہیں روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ میرے ہاں ایک عورت آئی اور

مِنْهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا
اسکے ساتھ دو لڑکیاں تھیں وہ اسنے مانگتے تھے میرے پاس ایک خرما کے سوا اور کچھ نہ تھا میں نے وہی اوسکو
إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ
دیدیا اوس عورت نے وہ خرما دونوں لڑکیوں میں بانٹ دیا اور آپ اوسمیں سے کچھ نہ کھایا پھر اوٹھ کر چلی گئی جب ہی
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ
صلعم گھر تشریف لائے تو میں نے آپکو اوسکا حال سنایا آپنے فرمایا جو کوئی لڑکیوں کو لئے
الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ
مبتلا کیا جائے اور وہ اوسنے احسان کرے تو وے لڑکیاں تو اوسکے لئے پردہ دار ہو جائینگی یہ متفق علیہ روایت
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا
ہے عائشہ رضہ سے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اوسنے دو لڑکیاں اوٹھائی ہوئی تھیں میں نے اوسکو
فَأَطْعَمْتُهَا ثَلٰثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلٰى فِيهَا تَمْرَةً
تین خرما دیئے اوسنے ایک ایک دونو لڑکیوں کو دیا اور ایک اپنے مونہہ میں
لِتَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا
ڈالنے کا ارادہ کیا کہ لڑکیوں نے اوس سے وہ بھی مانگ لیا اوسنے اوسکے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دیدیا
بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
اپنے اوسکے حال سے تعجب کیا اور یہ حال رسول اللہ صلعم
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ
کے پاس ذکر کیا آپنے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ نے اس عمل کے سبب بہشت اوسکے لئے واجب کر دیا یا اوسکے سبب اوسکو آگ سے آزاد
النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ
کر دیا روایت کی یہ مسلم نے ابی شریح خویلد بن عمرو خزاعی رضہ سے روایت ہے کہا کہ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اسی معنے میں دو ضعیفوں کا حق ضائع کرنے سے تجھ پر بھیجتا اور جرم ہونا آپ ہوں
حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَمَعْنَى أُحَرِّجُ أُلْزِمُ الْحَقَّ الْحَرَجَ وَ
روایت کی یہ نسائی نے ساتھ اسناد جید کے اور معنے احرج کے یہ ہے کہ لازم کرتا ہوں میں حرج اور
هُوَ الْإِثْمُ مَنْ ضَيَّعَ حَقَّهُمَا وَاحِدٌ مِنْ ذٰلِكَ تَحْذِيرًا بَلِيغًا وَأَزْجُرُ
حرج سے مراد گناہ ہے جو اسکے ساتھ ضائع کرے حق ان دونو کا اور ڈراتا ہوں میں اس سے ڈرانا بلیغ کا اور زجر دیتا ہوں

عَنْهُ زَجْرًا اَكِيْدًا وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اس سے زجر مؤکد اور مصعب بن ابی وقاص سے روایت ہے

قَالَ رَاٰى سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ سعد نے خیال کیا کہ اوسکو دوسروں پر جو اوس سے کم ہیں فضیلت ہے تو صلعم نے فرمایا

وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا

کہ تم نصرت کیجاتے نہیں کیجاتے اور تم رزق نہیں دیجاتے مگر اپنے ضعفا کے طفیل روایت کی یہ بخاری نے

مُرْسَلًا فَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ تَابِعِيٌّ وَرَوَاهُ الْحَافِظُ اَبُوْ بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ

مرسلا اسلئے کہ مصعب بن سعد تابعی ہے اور حافظ ابوبکر برقانی نے اپنی

فِيْ صَحِيْحِهٖ مُتَّصِلًا عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرٍ رَضِيَ

صحیح میں اس حدیث کو مصعب سے اوسکے باپ سے متصل روایت کیا ہے اور روایت ہے ابوالدرداء عویمر رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِبْغُوْنِيْ فِي

کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے مجھے اپنے

الضُّعَفَاءِ فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

ضعیفوں میں طلب کرو کہ تم اپنے ضعیفوں کے طفیل نصرت کیجاتے ہو اور رزق دیجاتے ہو روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد جید سے

بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ ۝ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِيْ وَصِيَّةٍ بِالنِّسَاءِ

چونتیسواں باب عورتوں سے نیکی کرنیکے وصیت میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا

خدا تعالے نے فرمایا ہے اور عورتوں کے ساتھ نیکی سے معاشرت کرو اور فرمایا ہے تم عورتوں میں عدالت کرنیکی طاقت

اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ

نہیں رکھتے اگرچہ تم اوسکی حرص کرو سو پس بالکل ایک طرف رغبت مت کرو کہ دوسری کو معلقہ کی مثل چھوڑ دو اور اگر اصلاح

وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اور تقوی کرو بیشک اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ عورتوں سے نیکی کرنے کی وصیت مجھ سے قبول کرو

فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ

اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے اور ہر پسلی میں زیادہ کجی اوپر کے طرف میں ہے اگر تو اوسکو

تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج ہی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتوں کے حق میں متفق علیہ اور

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ

صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی مثل ہے اگر تو اوسکو سیدھی کرے تو توڑ دیگا اور اگر اوس سے نفع اوٹھانا چاہے

بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ

تو کجی کی حالت میں اوس نفع اوٹھا لیگا - اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے

لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ

ایک طریق پر تو کبھی نہیں رہیگی اگر تو اوس سے نفع اوٹھانا چاہے تو کجی کی حالت میں نفع اوٹھا سکیگا

وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَ

اور اگر تو اوسکو سیدھی کریگا تو توڑ دیگا اور اوسکو طلاق دینا ہے یہ قول آپکا عوج جو ساتھ فتح عین کے

الْوَاوِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن بسرہ رضی سے روایت ہے کہ اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو

يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خطبہ پڑھتے سنا تھا اور آپنے اوسنی اور اوس شخص کا ذکر کیا جسنے اوسکے پاؤں کاٹ دیئے تھے آپ نے فرمایا

إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ

جبکہ اٹھ کھڑا ہوا وہ بڑا بدبخت تھا اوس اونٹنی کے لئے ایک آدمی عزت دار شریر اپنی قوم میں بڑے رتبہ والا پھر آپنے عورتوں کا ذکر کیا اور

فَوَعَظَ فِيهِنَّ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا

حق میں نیکو نصیحت فرمائی پھر فرمایا کہ بعضے تم میں سے ارادہ کرتے ہیں پس اپنی عورت کو ایسا مارتے ہیں جیسا کہ کوئی غلام کو مارتا ہے شاید

مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ

اوس سے ہم بستر ہو پھر آپنے لوگوں کو نیکو گوزی ہنسنے میں نصیحت کی اور فرمایا کہ تم ایسے کام سے کیوں ہنسی کرتے ہو - جو خود

مِمَّا يَفْعَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْعَارِمُ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالرَّاءِ هُوَ الشِّرِّيرُ الْمُفْسِدُ

وہی وہ کام کرتے ہو۔ متفق علیہ - اور عارم ساتھ عین مہملہ اور راء کے یعنے بہت شریر فسادی

وَقَوْلُهُ انْبَعَثَ أَيْ قَامَ بِسُرْعَةٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور یہ قول آپکا انبعث جلدی سے کھڑا روایت ہے ابوہریرہ رضی سے کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا

رسول اللہ صلعم نے کہ مومن آدمی مومن عورت سے بغض نہ رکھے اگر ایک عادت اوسکی بری معلوم ہو۔

رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ وَقَالَ غَيْرَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لَا يَفْرَكْ هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ

دوسری عادت خوش فعل ناپسند معلوم ہوگی یا غیر کہا راوی حدیث کی یہ مسلم نے یہ قول آپکا لا یفرک ساتھ فتح یا اور سکون فار

وَإِسْكَانِ الْفَاءِ وَفَتْحِ الرَّاءِ مَعْنَاهُ يُبْغِضُ يُقَالُ فَرِكَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَفَرِهَا

اور فتحہ لاکے ہے یعنے بغض نہ رکھے کہا جاتا ہے فرکت المراۃ زوجہا و فرہا ساتھ کسرہ

بِضَمِّ الزَّاءِ يَفْرَكُهَا بِفَتْحِهَا أَيْ أَبْغَضَهَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ

زا کے اور ضم راء اسکا مفتوح حرا فعین ہے یعنے مبغوض رکھا اسکو اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے عمرو بن احوص جشمی رضی سے

الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ بَعْدَ

روایت ہے کہ اوس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں سنا تھا

أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ

کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نصیحت اور وعظ کے بعد فرماتے تھے کہ عورتوں کے حق میں میری نیک وصیت

خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ

مان لو عورتیں تمہاری قیدی ہیں تم بجز اسکے اور کسی شے کے مالک نہیں مگر یہ کہ

إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَ

بدکاری ظاہر کریں اگر یہ کام کریں تو خواب گاہ میں اون سے علیحدہ کی کرو اور اون کو ایسا

اضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلَا إِنَّ

مارو کہ بہت سخت نہ پھر اگر وے تمہارے مطیع ہو جائیں تو اونکو ایذا دینے کیلئے بہانہ اور عذر تلاش نہ کرو خبردار تمہارا

لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ

حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا حق تم پر تمہارا حق اون پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر

فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ

ایسے شخص کو جسکو تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے گھروں میں ایسے شخص کو آنیکی اجازت نہ دیں جسکو تم ناپسند کرتے ہو خبردار اونکا تم

أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

پر حق یہ ہے کہ پہنے اور کھانے میں تم اون پر احسان کرو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِيحٌ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوَانٍ أَيْ أَسِيرَاتٌ جَمْعُ عَانِيَةٍ بِالْعَيْنِ

حسن صحیح ہے۔ یہ قول صلعم کا عوان یعنے قیدوالیاں جمع ہے عانیۃ ساتھ عین

الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ الْأَسِيرَةُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ شَبَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اہملہ کے اور وہ قیدوالی اور عانی قیدوالا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ دی

المرأة فی دخولها تحت حکم الزوج بالاسیر والضرب المبرح هو الشدید

عورت کو ساتھ قید ہی کے ہے جو داخل ہونے اسکے کے حکم خاوند میں اور ضرب مبرح سخت مارنے کو

ویقوله صلی الله علیه وسلم فاتقوا الله فی النساء فانهن عندکم عوان

کہتے ہیں اور یہ قول صلعم کا اتقوا اللہ فی النساء یعنے ڈرو خدا سے

لا یملکن لانفسهن شیئا اخذتموهن بامانة الله واستحللتم فروجهن بکلمة الله

عورتیں اپنے واسطے کچھ اختیار نہیں رکھتیں تم نے ان کو اللہ کی امانت سے لیا ہے اور اللہ کے کلمہ سے

فلکم علیهن ان لا یوطئن فرشکم احدا تکرهونه فان فعلن ذلک فاضربوهن

تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونے پر کسی کو جس کو تم ناپسند کرتے ہو اگر ایسا کریں تو مارو

ضربا غیر مبرح ولهن علیکم رزقهن وکسوتهن بالمعروف رواه مسلم

ان کو مار نہ ایسی کہ نشان پڑ جائے اور تم پر ہے ان کا کھانا اور کپڑا دستور کے موافق روایت کیا اس کو مسلم نے

وعن معاویة بن حیدة رضی الله عنه قال قلت یا رسول الله ما حق زوجة احدنا

اور معاویہ سے بہز بن حکیم نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ ہماری عورتوں کا حق ہم پر

علیه قال ان تطعمها اذا طعمت وتکسوها اذا اکتسیت ولا تضرب الوجه

کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تو آپ کھانا کھائے تو اوسکو کھلائے اور جب تو کپڑا پہنے تو اوسکو پہنائے اور منہ پر نہ مارے اور

ولا تقبح ولا تهجر الا فی البیت حدیث حسن رواه ابوداود وقال معنی

اوسکو برا نہ کہے اور اوس سے جدائی نہ کرے مگر گھر میں رہے حدیث حسن ہے روایت کیا اسکو ابوداود اور کہا کہ

لا تقبح لا تقل قبحک الله وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول

قبح سے مراد لا تقل قبحک اللہ ہے ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

الله صلی الله علیه وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا وخیارکم

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں میں سے کامل ایمان میں وہ شخص ہے جسکا خلق خوب ہو اور تم میں سے بہتر وہ شخص ہے

خیارکم لنسائهم رواه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن ایاس

جو عورتوں سے بہتر برتاؤ بہتر کرے روایت کیا یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ایاس

ابن عبد الله بن ابی ذباب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله

ابن عبد اللہ بن ابی ذباب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

علیه وسلم لا تضربوا اماء الله فجاء عمر رضی الله عنه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم

علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی کی کنیزوں کو مت مارو پس عمر رضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

فقال ذئرن النساء علی ازواجهن فرخص فی ضربهن فطاف بال رسول

اور بیان کیا کہ عورتیں اپنے خاوند پر دلیر ہوگئی ہیں آپ نے اوسکے مارنے کی اجازت دیدی پس رسول

الله صلی الله علیه وسلم نساء کثیر یشکون ازواجهن فقال رسول الله صلی

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر آکر بہت عورتوں نے اپنے خاوند کے مارنے کی شکایت کی رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُونَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ يَشْتَكِينَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستر عورتوں نے ہمارے پاس آکر اپنے خاوند وں کی

ازواجهن ليس اولئك بخياركم رواه ابوداود باسناد صحيح قوله

شکایت کی ہے یہ لوگ تم میں سے بہتر نہیں روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے یہ قول اسکا ذکرن

ذئرن هو بذال معجمة مفتوحة ثم همزة مكسورة ثم راء ساكنة ثم

ساتھ ذال معجم مفتوح کے پھر ہمزہ مکسورہ کے پھر راء ساکنہ پھر نون کے

نون اى اجترأن قوله اطاف اى احاط وعن عبد الله بن عمرو بن العاص

یعنے دلیر ہوگئیں یہ قول آپکا اطاف یعنے دلیر ہوگئیں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی سے روایت ہے

رضى الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدنيا متاع و

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا متاع ہے اور دنیا کی

خير متاعها المرأة الصالحة رواه مسلم

بہتوں متاع عورت صالحہ ہے روایت کی یہ مسلم نے

الباب الخامس والثلثون فى حق الزوج على امرأته

پینتیسواں باب مردوں کے حق کے بیان میں جو عورتوں پر ہے

قال الله تعالى الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على

فرمایا اللہ تعالے نے مرد حاکم ہیں عورتوں پر اسواسطے کہ بڑائی دی ہے اللہ نے

بعض وبما انفقوا من اموالهم فالصلحت قانتات حافظات للغيب

ایک کو ایک پر اسواسطے کہ خرچ کیا انہوں نے اپنے مال پر جو نیک خصلتیں ہیں خبردار رہی کرتہاں ہیں پیٹھ پیچھے

بما حفظ الله واما الاحاديث فمنها حديث عمرو بن الاحوص السابق

اللہ کی خبردار رہی سے۔ لیکن حدیثیں پس اونکیں کی عمرو بن الاحوص کی حدیث ہے جو اس سے پہلے

فى الباب قبله وعن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول

باب میں گذر چکی ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہا کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم اذا دعا الرجل امرأته الى فراشه فلم تاته

اللہ صلعم نے کہ جب آدمی اپنی عورت کو اپنے بچھونے کیطرف بلاوے اور وہ عورت اوسکے بلانے سے اوسکے پاس نہ جاوے اور

فبات غضبان عليها لعنتها الملئكة حتى تصبح متفق عليه وفى

خاوند اوپر رات بھر غصہ رہے تو اوس عورت پر صبح ہونے تک ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔ متفق علیہ اور ایک

روایۃ لھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے

بیدہ ما من رجل یدعو امرأتہ الی فراشہ فتابی علیہ الا کان الذی

ہاتھ میری جان ہے کوئی مرد اپنی عورت کو بچھونے کیطرف نہیں بلاتا اور وہ اسے انکار کرتی ہے مگر ہوتا ہے وہ

فی السماء ساخطا علیہا حتی یرضی عنہا وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ اوس عورت پر غضبناک جبتک کہ خاوند اوس سے خوش نہیں ہوتا اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

ایضا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرأۃ ان تصوم و

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کسی عورت کو حلال نہیں کہ نفل روزہ رکھے جب اوسکا خاوند گھر میں موجود ہو تو بدون

زوجہا شاہد الا باذنہ ولا تاذن فی بیتہ الا باذنہ متفق علیہ و

اسکے اذن کے۔ اور نہ رکھے اور گھر میں بدون اذن خاوند کے کسیکو اپنیکا اذن نہ دے متفق علیہ اور

ہذا لفظ البخاری وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ

یہ لفظ بخاری کے ہیں اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی صلعم نے

وسلم قال کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ والامیر راع والرجل راع

کہ تم سب چرانیوالے ہو اور تم سب اپنی رعیت سے پوچھے جاؤگے اور امیر راعی ہے اور مرد اپنے گھر

علی اہل بیتہ والمرأۃ راعیۃ علی بیت زوجہا وولدہ فکلکم راع وکلکم

والوں پر چرانیوالا ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور اوسکے اولاد کی نگہبان ہے پس سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت

مسئول عن رعیتہ متفق علیہ وعن ابی علی طلق بن علی رضی اللہ عنہ

سے پوچھے جاؤگے متفق علیہ۔ ابو علی طلق بن علی رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعا الرجل زوجتہ لحاجتہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مرد اپنی عورت کو اپنی حاجت کیلئے بلائے

فلتاتہ وان کانت علی التنور رواہ الترمذی والنسائی وقال الترمذی

تو عورت کو لازم ہے کہ اوسکے پاس جائے اگرچہ وہ تنور پر ہو روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور ترمذی نے کہا

حدیث حسن صحیح وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے

قال لو کنت آمر احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجہا

فرمایا ہے اگر میں کسیکو امر کرتا کہ کسیکو سجدہ کرے تو عورت کو امر کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ام سلمہ رضہ سے روایت ہے

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی عورت مر جائے اور اوسکا خاوند اوس سے

رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ

راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوتی ہے روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے معاذ

مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي

ابن جبل رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دکھ نہ دیوے کوئی

امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ

عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے اسکی حوروں میں سے دوسری عورت جو دکھ دیتی ہے

اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اللہ غارت کرے تجھ کو اوسکو اپنے پاس تو تیری ہی دی ہوئی ہے تو ہے عنقریب تجھ کو مفارقت کرکے ہمارے پاس آجاویگا روایت کی اس کو ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ

اور کہا حدیث حسن ہے روایت ہے اسامہ بن زید رضہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ

صلعم نے کہ نہیں چھوڑا میں نے پیچھے کوئی فتنہ مردوں کو ضرر دینے والا انہیں جیسا عورتیں ہیں

متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ

چھتیسواں باب عیال پر خرچ کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ باپ پر ضرور ہے کہ کھانا اور کپڑا دے ساتھ معروف کے اور

قَالَ تَعَالَى لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ

فرمایا ہے کہ چاہیئے کشائش والا اپنی کشائش کے موافق خرچ کرے اور جسپر رزق تنگ ہے وہ خرچ کرے

مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا وَقَالَ تَعَالَى وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ

جسقدر اللہ تعالیٰ نے اوسکو دیا ہے اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اوسیقدر جو اوسکو دیا ہے اور فرمایا ہے جو کچھ خرچ کرو گے

فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

پس اللہ تعالیٰ بدل دیویگا اوسکا ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ و دینار انفقتہ فی رقبۃ و دینار تصدقت

اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک دینار ہے کہ تو خرچ کرے اللہ کی راہ میں اور ایک دینار ہے کہ تو خرچ کرے اوس کو غلام آزاد کرنے میں اور ایک دینار ہے کہ تو

علی مسکین و دینار انفقتہ علی اھلک اعظمھا اجرا الذی انفقتہ علی اھلک

مسکین کو اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اپنے اہل پر بہت بڑا ہے اجر ان دینار میں جو تو نے خرچ کیا اپنے اہل پر

رواہ مسلم و عن ابی عبد اللہ و یقال ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجدد مولی

روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے ابو عبد اللہ اور کہا گیا ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجدد مولی رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل دینار ینفقہ الرجل

اللہ صلعم سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ کرے اسکو

دینار ینفقہ علی عیالہ و دینار ینفقہ علی دابتہ فی سبیل اللہ و دینار ینفقہ علی اصحابہ فی

اپنے عیال پر کہ اوپر دینار کہ خرچ کرے اسکو اپنی جانور پر کہ اللہ کی راہ جہاد کے لئے اور دینار کہ خرچ کرے اسکو اوپر یاران اپنے کے اس حال میں کہ وہ جہاد

سبیل اللہ رواہ مسلم و عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قلت یا رسول اللہ ھل لی اجر فی بنی

اللہ میں روایت کی اسکو مسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ یا رسول اللہ صلعم کیا ہے میرے واسطے ثواب بیچ خرچ کرنے میرے اوپر بچوں ابی سلمہ کے کہ خرچ کروں اوپر

ابی سلمۃ ان انفق علیھم و لست بتارکتھم ھکذا انما ھم بنی فقال نعم لک اجر ما انفقت علیھم متفق

ابی سلمہ یہ کہ خرچ کروں اوپر ان کے اور نہیں چھوڑتی میں ان کو اوپر ہر حال کے کہ وہ میرے بیٹے ہیں آپ نے فرمایا ہاں تجھ کو ثواب ہے اوپر خرچ کرنے کے تو اوپر ان کے متفق علیہ

علیہ و عن سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فی حدیثہ الطویل الذی قدمنا ذکرہ فی اوائل الکتاب فی

ابن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے حدیث طویل میں جو کہ شروع کتاب میں ذکر باب النیۃ میں ہم بیان کر چکے ہیں یہ کہ

باب البشارۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ و انک لن تنفق نفقۃ تبتغی بھا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو خرچ نہ کرے گا اللہ تعالیٰ کی رضامندی

وجہ اللہ الا اجرت بھا حتی ما تجعل فی فی امرأتک متفق علیہ و عن ابی مسعود

کہ مگر ملے گا اوسکا تجھ کو یہاں تک کہ جو لقمہ تو اپنی بیوی کے موہ میں ڈالیگا اوسکا بھی تجھ کو اجر دیا جائیگا متفق علیہ ابو مسعود

البدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انفق الرجل

بدری رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آدمی خرچ کرے اپنے

علی اھلہ نفقۃ یحتسبھا فھو لہ صدقۃ متفق علیہ و عن عبد اللہ

اپنے عیال پر کچھ خرچ کرتا ہے وہ اوسکے لئے صدقہ ہے متفق علیہ اور عبد اللہ

ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

کافی ہے آدمی کو یہی گناہ کا کہ جسکا قوت اسکے ذمہ ہو اسکو ضائع کرے حدیث حسن صحیح ہے روایت کی یہ اور داؤد وغیرہ نے اور

وَغَيْرُهٗ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ بِمَعْنَاهُ قَالَ كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَّمْلِكُ

مسلم نے اپنی صحیح میں اسکا مضمون روایت کیا ہے کہا ہے آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ جسکی روزی اوسکے ذمہ ہو اوسکو بند کرے

قُوْتَهٗ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ

قوت اسکا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر روز

يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا

جسمیں بندے صبح کو دو فرشتے اترتے ہیں ایک دعا کرتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنیوالے سخی کو عوض

خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

دے بدلا دے اور اے اللہ بخیل کو اجاڑی نقصان دے متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے۔ کہ فرمایا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَاَبْدَاُ بِمَنْ تَعُوْلُ

صلے اللہ علیہ وسلم کہ ہاتھ اوپر والا کا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور پہلے اون کو دے جو تیرے عیال میں ہوں

وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ

اور بہتر صدقہ وہ ہے جو بنی سے دے ہو اور جو شخص عفت طلب کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ عفیف کریگا اور جو شخص غنی ہونا چاہے

يُغْنِهِ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اللہ تعالیٰ اوسکو غنی کریگا روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِي الْاِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ وَمِنَ الْجَيِّدِ

اس بیسویں باب میں مال پیاری اور عمدہ کی خرچ کرنیکے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم نیکی کو نہ حاصل کروگے جبتک کہ تم خرچ کرو اوس مال سے جو تم کو پیارا ہے۔ اور فرمایا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

اے ایمان والو تم خرچ کرو اپنے کمائی میں سے طیب پاکیزہ مال اور اون چیزوں سے جو پیدا کی ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالے ہیں

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَعَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

اور تم اوسمیں سے خبیث اور ناکارہ مال کے خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو۔ انس رضہ سے روایت ہے کہا

اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ اَحَبُّ

کہ ابو طلحہ رضہ مدینہ میں انصار میں سے بہت مالدار تھے اور مال کھجوروں کے اور سب مال سے

أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مال سے بیر حا اور سو کو بہت محبوب تھا اور وہ مسجد کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ

علیہ وسلم اوس میں تشریف لیجا یا کرتے تھے اور میٹھا خوشگوار پانی پیا کرتے انس رضی نے کہا کہ جب

الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

یہ آیت تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون نازل ہوئی تو ابو طلحہ رضی نے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ

اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے ہرگز نہ پہونچو گے بھلائی کو

حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ

یہانتک کہ خرچ کرو اچھی چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور بیر حا مجھے تمام مال میں سے زیادہ محبوب ہے وہ میں نے صدقہ کیا

لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ

میں ہونے کے ثواب اور ذخیرہ ہونے کی اللہ تعالے سے امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ جہاں آپکو

اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ

اللہ تعالے سمجھائے اوسکو خرچ کیجئے آپنے فرمایا یہ مال نفع والا ہے یہ مال نفع والا ہے

وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ

اور میں نے سن لیا جو تو نے کہا اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تو اوسکو اپنی قرابت والوں میں تقسیم کردے ابو طلحہ رضی نے کہا

أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یا رسول اللہ میں اسی طرح کرتا ہوں پھر ابو طلحہ نے اپنے اقارب اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا ۱۲ متفق علیہ

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ رَابِحٌ وَرُوِيَ فِي الصَّحِيحَيْنِ رَابِحٌ وَرَايِحٌ بِالْيَاءِ

یہ قول صلے اللہ علیہ وسلم کا مال رابح بھی مروی ہے رابح اور رایح کے معنے نفع

الْمُوَحَّدَةِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ أَيْ رَابِحٌ عَلَيْكَ نَفْعُهُ وَبَيْرُحَاءَ حَدِيقَةُ نَخْلٍ

موحدہ اور یا مثناہ کے یعنے آنیوالا ہے نفع اس کا تجھ پر بیرحا کھجور کا باغ ہے

وَرُوِيَ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَفَتْحِهَا

مروی ہے ساتھ کسرہ با اور فتح اسکے کہ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُونَ فِي وُجُوبِ نَفَقَةِ أَهْلِهِ وَأَوْلَادِهِ

اڑتیسواں باب اس بیان میں ہے کہ آدمی پر واجب ہے کہ اپنی اہل اور اولاد

الْمُمَيِّزِينَ وَسَائِرَ مَنْ فِي رَعِيَّتِهِ بِطَاعَةِ اللهِ تَعَالَى وَنَهْيِهِمْ عَنْ

سمجھ والوں کو اور اپنی سب رعیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا امر کیا کرے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی

الْمُخَالَفَةِ وَتَأْدِيبِهِمْ وَمَنْعِهِمْ عَنِ ارْتِكَابِ مَنْهِيٍّ عَنْهُ قَالَ اللهُ تَعَالَى

مخالفت سے اذکو نہی کرے اور اونکو تادیب کرنا اور اونکو منہیات کے ارتکاب سے روکتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور اپنے گھر کے لوگوں کو نماز کا حکم کر اور تو خود بھی اس پر صبر کر۔ اور فرمایا ہے اے ایمان والو۔

قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ

بچا جاؤ اور اپنی اہل کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہا

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

حسن بن علی رضہ نے صدقہ کے چھوہاروں میں سے ایک چھوہارا لیکر موںہہ میں ڈال لیا رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ مُتَّفَقٌ

صلعم نے فرمایا اس اسکو پھینک دے تو نہیں جانتا کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے متفق

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَقَوْلُهُ كِخْ كِخْ يُقَالُ بِإِسْكَانِ

علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ صدقہ ہمکو حلال نہیں اور یہ قول آپکا کخ کخ کہا جاتا ہے سکون خاء کے

الْخَاءِ وَكَسْرِهَا بِكَسْرِهَا مَعَ التَّنْوِينِ وَهِيَ كَلِمَةُ زَجْرٍ لِلصَّبِيِّ عَنِ اسْتِقْذَارٍ

خاء سے اور ایک لغت میں ساتھ کسرہ خاء کے منون اور یہ کلمہ جھڑک کا ہے چھوٹے بچے کیلئے برے کام سے

وَكَانَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَبِيًّا وَعَنْ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

اور حسن رضہ اس وقت لڑکے تھے۔ اور ابو حفص عمر بن ابی سلمہ

رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ

ربیب النبی صلعم رضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پروردہ سے روایت ہے کہ اوس نے کہا میں

غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ

رسول اللہ صلعم کی گود میں لڑکا تھا اور کھانے کے وقت میرا ہاتھ برتن میں ہر طرف پھرتا تھا۔

فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللهَ تَعَالَى وَكُلْ بِيَمِينِكَ

آپنے مجھے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے ٥ اور اپنے داہنے ہاتھ سے

وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَتَطِيشُ تَذْهَبُ

اپنے آگے سے کھا پس اسکے بعد ہمیشہ کھانا کھاتے میں میری یہی عادت رہی ہے متفق علیہ

فِي نَوَاحِي الصَّحِيفَةِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

فی نواحی الصحیفۃ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ

اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سب نگہبان ہو رعیت کے اور تم سب سے اپنی رعیت کے حال سے پوچھ جاؤ گے امیر نگہبان ہے اور

وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ

اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور آدمی اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور عورت

رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَ

اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھی جائیگی اور نوکر خادم اپنے آقا کی مال کا نگہبان ہے اور اپنی

مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ

رعیت سے پوچھا جائیگا پس تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا متفق علیہ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ

شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نقل کی اپنے باپ سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ

کہ تم اپنی اولاد کو جب سات برس کے ہوں تو نماز کا حکم کرو اور جب دس برس کی عمر کے ہوں تو ان کو نماز کی بابت

عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

مارو اور ان کے سونے کی جگہ علیحدہ کر دو فقط حدیث حسن ہے ابوداؤد نے اسناد حسن سے روایت کی ہے

وَعَنْ أَبِي سَبْرَةَ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

ابی سبرۃ بن معبد جہنی رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ لِسَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لڑکوں کو جب سات برس کے ہوں تو نماز سکھلاؤ اور جب دس برس کے ہوں

لِعَشْرِ سِنِينَ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

تو مار کر نماز پڑھاؤ یہ روایت کی ابوداؤد اور ترمذی نے اور اس نے کہا حدیث

حَسَنٌ وَلَفْظُ أَبِي دَاوُدَ مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلٰوةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ

حسن ہے اور لفظ ابی داؤد کا یہ ہے حکم کرو لڑکے کو جب پہنچے سات برس کو

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُونَ فِي حَقِّ الْجَارِ وَالْوَصِيَّةِ بِهِ

اڑتیسواں باب ہمسایہ کے حق اور اوسکے حق کی وصیت کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ سے احسان کرو اور

بِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْ

قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور ہمسایہ قرابت والوں اور ہمسایہ اجنبی

جَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ

اور پاس کے رفیق اور راہ کے مسافر اور غلام جو تمہارے ہیں اس کی تردد ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ دونوں نے کہا کہ رسول

قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی

اللہ صلعم نے کہ جبرئیل مجھے ہمسایہ کے حق کی ہمیشہ وصیت کیا کرتا تھا تا کہ میں نے خیال کیا کہ اوسکو

ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

وارث بنا دیگا۔ متفق علیہ۔ روایت ہے ابوذر رضہ سے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَۃً فَاَکْثِرْ مَآءَھَا وَتَعَاھَدْ جِیْرَانَکَ

صلعم نے مجھے فرمایا ہے اے ابوذر جب تو شوربا پکائے تو اسمیں پانی بہت کر دے اور اپنے ہمسایوں کی خبر گیری کر

رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِیْ

روایت کی ہے مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ ابوذر رضہ نے کہا مجھے میرے خلیل صلعم نے وصیت کی ہے

اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَکْثِرْ مَآءَھَا ثُمَّ انْظُرْ اَھْلَ بَیْتٍ مِّنْ جِیْرَانِکَ فَاَصِبْھُمْ مِّنْھَا

کہ جب تو شوربا پکائے زیادہ پانی مت کر دے پھر اپنی پڑوسیوں کے گھر کی طرف نظر کر پس اون سے

بِمَعْرُوْفٍ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نیکی کر اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَّا رَسُوْلَ

قسم خدا کی ایمان نہیں رکھتا خدا کی قسم ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی ایمان نہیں رکھتا لوگوں نے کہا کون شخص ہے یا رسول اللہ

اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ لَا

جو ایمان نہیں رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہے جسکے رنجرسانی اور تکلیفات سے ہمسائے امن میں نہیں رہتے متفق علیہ اور مسلم کی روایت میں ہے

یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ اَلْبَوَائِقُ الْغَوَائِلُ وَالشُّرُوْرُ وَ

جس شخص کے شرارتوں اور تکلیفات سے ہمسائے امن میں داخل نہ ہوگا بوائق فساد اور شرارتیں ہیں

عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ

اوسی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے مسلمان عورتوں

تم اپنی

جَارَتِهٖ وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پڑوسن کی خفگی مت کیا کر و اگرچہ بکری کا پائو سی ہو متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ

علیہ وسلم نے ہمسایہ ہمسایہ کو اس سے منع نہ کرے کہ اوسکی دیوار میں لکڑی گاڑے پھر ابو

هُرَيْرَةَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضی نے کہا کیا سبب ہے کہ تم کو اس سنت سے اعراض کرتے دیکھتا ہوں اللہ کی اسکو تمہارے کندھوں میں مارون گا متفق علیہ

وَرُوِيَ خَشَبِهٖ بِالْاِضَافَةِ وَالْجَمْعِ وَرُوِيَ خَشَبَةً بِالتَّنْوِيْنِ عَلَى الْاِفْرَادِ قَوْلُهٗ

اور مروی ہے خشبہ ساتھ اضافت اور جمع کے اور مروی ہے خشبۃ ساتھ تنوین کے مفرد قول اس کا

مَالِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا يَعْنِيْ عَنْ هٰذِهِ السُّنَّةِ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مالی اراکم عنہا یعنی اس سنت سے اور اوسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ

وسلم نے جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو شخص

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر

الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ

ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ نیک بات کہا کرے ورنہ خاموش رہے متفق علیہ ابو شریح خزاعی رضی سے

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے اوسکو چاہیے کہ اپنے

الْاٰخِرِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهٖ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ

ہمسایہ سے احسان کرے اور جو شخص اللہ اور دن پچھلے پر ایمان رکھتا ہو اپنے مہمان کی عزت کرے

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو نیک بات کہا کرے یا چپ رہے روایت کی یہ مسلم نے

بِهٰذَا اللَّفْظِ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهٗ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

ان لفظوں سے اور بخاری نے اسکا بعض ذکر کیا ہے اور عائشہ رضی سے روایت ہے کہ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

علیہ وسلم کی خدمت میں گذارش کی کہ یا رسول اللہ میرے دو ہمسایہ ہیں میں ہدیہ کسکو بھیجا کروں آپ نے فرمایا جسکا دروازہ تیرے دروازہ سے نزدیک ہو اسکو

رواہ البخاری وعن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ

روایت کی اس کو بخاری نے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاصحاب عند اللہ خیرھم لصاحبہ وخیر الجیران

صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین یاروں کا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے یار سے بھلی کرے اور بہترین پڑوسیوں کا

عند اللہ خیرھم لجارہ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے پڑوسی سے بھلائی کرے روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الباب الاربعون فی بر الوالدین وصلۃ الارحام

باب چالیسواں ماں باپ سے بھلی کرنے اور قرابت والوں سے ملاپ کرنے کے بیان میں

قال اللہ تعالی واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا

اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور بندگی کرو اللہ کی اور کسی شے کو اس کا شریک مت کرو اور والدین سے احسان کرو

وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب و

اور نزدیکی اقربا اور یتیموں اور مسکینوں اور پڑوسی قرابت والے اور پڑوسی اجنبی اور یار کے رفیق اور

الصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم وقال تعالی واتقوا اللہ الذی تساءلون

مسافر اور مملوک اور غلام کے ساتھ احسان کرو اور فرمایا اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے واسطہ دیتے ہو آپس میں

بہ والارحام وقال تعالی والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل

اور خبردار ہو ناتوں سے اور فرمایا اور جو لوگ ملاپ کرتے ہیں اس سے جس سے ملاپ کرنے کا اللہ نے امر کیا ہے

الآیۃ وقال تعالی ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا وقال تعالی

الآیۃ اور فرمایا اور ہم نے انسان کو بھلی کرنے کا حکم کیا ہے اور فرمایا

وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا الی قولہ ولا تنہرھما وقل لہما قولا

اور تیرے رب نے حکم کیا کہ اس کے سوا کسی عبادت مت کرو اور والدین سے احسان کرو اگر ایک تیرے روبرو

الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لہما اف ولا تنہرھما وقل لہما قولا

دونو ایک بڑے سے ہو جائیں تیرے روبرو تو ان کو اف مت کہو اور ان کو مت جھڑک اور ان کو ادب کی

کریما واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمہما کما

بات کہہ اور جھکا ان کے آگے کندھے عاجزی کرکر پیار سے اور کہہ اے رب ان پر رحم کر جیسا

ربیانی صغیرا وقال تعالی ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا

پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا اور فرمایا اور ہم نے تاکید کیا انسان کو اوسکی ماں باپ کیواسطے پیٹ میں رکھا اوسکو اوسکی ماں نے تکلیف تکلیف کر

عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

تک کر اور دودھ چھوڑنا اوسکا دو برس میں کہ حق مان لے میرا اور اپنے ماں باپ کا روایت ہے ابوعبد الرحمن

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب عملوں میں سے کونسا

الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ

عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے آپنے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی میں نے عرض کی کہ پھر کونسا عمل محبوب ہے آپنے فرمایا ماں باپ سے نیکی کرنی میں نے

قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

پھر کونسا عرض کی کہ پھر کونسا آپنے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ کرنا۔ متفق علیہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ سے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا

روایت ہے کہ آپنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کرسکتا مگر اس صورت میں کہ اگر باپ کسی کا مملوک ہو جاوے۔

فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو خریدار اوسکو جو یہ کرآزاد کرے۔ رواہ مسلم اور اوسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے اوسکو چاہئے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے اوسکو چاہئے

الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ مُتَّفَقٌ

کہ اچھی بات منہ سے نکالے یا چپ رہے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو چاہئے کہ نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے متفق علیہ ہے

عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ

اور اوسی سے روایت ہے کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ تعالیٰ جب مخلوق کے پیدا کرنے سے

حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ

فارغ ہوا تو رحم نے کھڑا ہو کر کہا کہ یہ مقام اوسکا ہے جو قطع رحمی سے فریاد چاہے۔

قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى قَالَ

خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ میں اوس سے ملوں جو تجھ سے ملے اور اوس سے کاٹوں جو تجھ سے کاٹے فرمایا نے کہا بیشک راضی

فَذٰلِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ

یہ تیرے لئے ہے پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھ لو تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے کہ اگر تم

عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِينَ

حاکم ہو زمین میں فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وے ہیں۔

لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم متفق عليه وفي رواية البخاري فقال

اللہ نے جسے ملایا مجھ کو ملاؤ نگا میں اسکو اور جسے کاٹا مجھ کو کاٹو نگا میں اسکو رحمت اپنی سے اور اوسی سے روایت ہے کہا کہ ایک آدمی نے

الله تعالى من وصلك وصلته ومن قطعك قطعته وعنه قال جاء رجل

رسول اللہ صلعم کے پاس آکر سوال کیا کہ کون آدمی زیادہ مستحق اس امر کا ہے کہ میں اوس سے

الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله من احق الناس بحسن

صحابتي قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال

مصاحبت نیک کروں آپنے فرمایا کہ تیری ماں اوسنے کہا پھر کون ہے آپنے فرمایا تیری ماں اوس نے کہا اوس سے بعد کون ہے آپنے فرمایا

ثم من قال ابوك متفق عليه وفي رواية يا رسول الله من حق بحسن

کون ہے آپنے فرمایا تیرا باپ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یا رسول اللہ حسن

الصحبة قال امك ثم امك ثم امك ثم ابوك ثم ادناك ادناك والصحابة بمعنى

صحبت کا زیادہ مستحق کون ہے آپنے فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر وہ جو قرابت میں تجھ سے زیادہ نزدیک ہو پھر زیادہ نزدیک اور صحابۃ

الصحبة وقوله ثم ابالك هكذا وهو منصوب بفعل محذوف وفيه ثم بر بالك

کا لفظ ساتھ صحبت کرنے کے ہے اور یہ قول کہ ثم ابالک ایسا ہی ہے اور منصوب ہے ساتھ فعل کے محذوف یعنی چاہیئے کہ تو احسان کرے اپنے باپ سے اور ایک

وفي رواية ثم ابوك وهذا واضح وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

روایت میں ثم ابوک ہے اور اسی سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

قال رغم انف ثم رغم انف ثم رغم انف من ادرك ابويه عند الكبر

کہ ذلیل ہوا خاک میں ملا پھر خاک میں۔ طالبے اپنے ماں باپ کو یا ایکو یا دونوں کو بوڑھاپے میں پایا

احدهما او كليهما فلم يدخل الجنة وعنه ان رجلا قال يا رسول الله

ایکو یا دونوں کو بوڑھاپے میں پایا اور داخل نہ ہوا جنت میں اوسی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں

ان لي قرابة اصلهم ويقطعوني واحسن اليهم ويسيئون الي واحلم عنهم

کہ میں اونسے سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برادری کا حق کاٹتے ہیں اور میں اونسے احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں اور میں اونسے درگذرتا

ويجهلون علي فقال لئن كنت كما قلت فكانما تسفهم المل ولا يزال

ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کرتے ہیں فقال لئن کنت الخ اگر تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا تو گویا تو انکو گرم راکھ کھلاتا ہے اور ہمیشہ

معك من الله ظهير عليهم ما دمت على ذلك رواه مسلم وتسفهم بضم

تیرا ایک طرف سے مدد گار ایک فرشتہ رہیگا کہ تجھ کو اونپر غالب کریگا جبتک تو اس حالت پر رہیگا۔ روایت کی اسکو مسلم نے اور تسفهم ساتھ ضمہ

التاء وكسر السين المهملة وتشديد الفاء والمل بفتح الميم وتشديد اللام

تا کے اور کسرہ سین مہملہ اور تشدید فا کے اور لفظ مل ساتھ فتح میم اور تشدید لام کے اور وہ

وهو الرماد الحار اى كانما تطعمهم الرماد الحار وهو تشبيه لما يلحقهم

گرم راکھ ہے یعنے جیسا کہ کھلاتا ہے تو ان کو گرم راکھ اور یہ تشبیہ ہے اوس گناہ سے

من الاثم لما يلحق اذا الرماد الحار من لا اثم له على هذا الحسن اليهم

جو ان کو حاصل ہوتا ہے ساتھ اس درد کے جو انکو حاصل ہوتا ہے اور اس محسن کے ذمہ کچھ نہیں لیکن

لكن يناله اثم عظيم بتقصيرهم فى حقه وادخالهم الاذى عليه والله

انکو حاصل ہوتا ہے بڑا گناہ بسبب قصور کے اسکے حق میں اور بسبب ایذا دینے کے اسکو اور اللہ خوب جانتا ہے

اعلم وعن انس رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من

اور روایت ہے انس رضہ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی دوست رکھے

احب ان يبسط له فى رزقه ويسأله فى اثره فليصل رحمه متفق عليه ومعنى

یہ کہ اوسکا رزق فراخ ہو اور عمر میں درازی ہو تو اپنی ناتے کو ملاوے متفق علیہ معنے

يسأله فى اثره اى يؤخر له فى اجله وعمره وعنه قال كان ابو طلحة

یسأل فی اثرہ کا یعنے اسکی اجل اور عمر میں درازی ہوگی اور اسی سے روایت ہے کہا کہ ابو طلحہ

اكثر الانصار بالمدينة مالا من نخل وكان احب اموالة اليه بيرحاء و

مدینہ میں انصار میں سے بہت مالدار تھے اور مال کھجوروں نہیں اور سب مال سے بیر حاء اوس کو بہت محبوب تھا اور

كانت مستقبلة المسجد وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخلها

وہ مسجد کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوس میں تشریف لے جایا کرتے تھے

ويشرب من ماء فيها طيب فلما نزلت هذه الاية لن تنالوا البر حتى

اور میٹھا خوشبو والا پانی پیا کرتے انس رضہ نے کہا کہ جب لن تنالوا البر حتی

تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

تنفقوا مما تحبون نازل ہوئی تو ابو طلحہ رضہ نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ یا

رسول الله ان الله تبارك وتعالى يقول لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما

رسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما

تحبون وان احب اموالى الى بيرحاء وانها صدقة لله تعالى ارجو برها

تحبون اور بیر حاء مجھے تمام مال میں سے زیادہ محبوب ہے وہ بیٹھے اللہ صدقہ کیا میں اوسکے ثواب

وذخرها عند الله تعالٰی فضعها یا رسول الله حیث اراک الله فقال رسول

اور ذخیرہ ہونے کی اللہ تعالٰی سے امید رکھتا ہوں یارسول اللہ جہاں آپکو اللہ تعالٰی نے سمجھایا ہو اوسکو خرچ کیجئے آپنے فرمایا

الله صلی الله علیه وسلم بخ ذلک مال رابح ذلک مال رابح وقد سمعت ما

یہہ مال نفع والا ہے یہہ مال نفع والا ہے اور میں نے سن لیا جو

قلت وانی اری ان تجعلها فی الاقربین فقال ابو طلحة افعل یا رسول الله

تو نے کہا اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تو اوسکو اپنی قرابت والوں میں تقسیم کردے ابوطلحہ نے کہا یارسول اللہ میں

فقسمها ابو طلحة فی اقاربه وبنی عمه متفق علیه وسبق بیان الفاظه فی

اسی طرح کرتا ہوں پھر ابوطلحہ نے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا متفق علیہ اور اسکا بیان الفاظ

باب الانفاق مما یحب وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله

باب الانفاق فی مما یحب میں گذر چکا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے

عنهما قال اقبل رجل الی نبی الله صلی الله علیه وسلم فقال یا نبی الله علمنی

کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں

الهجرة والجهاد ابتغی الاجر من الله تعالٰی فقال هل من والدیک احد حی

ہجرت اور جہاد پر آپسے بیعت کرتا ہوں اور اجر اللہ تعالٰی سے مانگتا ہوں آپنے فرمایا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے

قال نعم بل کلاهما قال فتبتغی الاجر من الله تعالٰی قال نعم قال فارجع الی

اوسنے کہا ہاں دونوں زندہ ہیں آپنے فرمایا تو اللہ تعالٰی سے اجر مانگتا ہے اوسنے کہا ہاں آپنے فرمایا کہ اپنے

والدیک فاحسن صحبتهما متفق علیه وهذا لفظ مسلم وفی روایتهما

والدین کی خدمت میں واپس چلا جا اور اونکی خدمت خوب طرح کر متفق علیہ یہہ مسلم کا لفظ ہیں اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی

جاء رجل فاستاذنه فی الجهاد قال احی والداک قال نعم قال ففیهما فجاهد

نے آپسے جہاد کا اذن مانگا آپنے فرمایا کہ تیرے والدین زندہ ہیں اوسنے کہا ہاں زندہ ہیں آپنے فرمایا اون دونوں کی خدمت میں جہاد کر اور اوسی سے

وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس الواصل بالمکافی ولکن

روایت ہے کہ اوس نے نبی صلعم سے روایت کی نبی صلعم نے فرمایا کہ برابر درجہ کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہیں

الواصل الذی اذا قطعت رحمه وصلها رواه البخاری وقطعت نقد القاف

جو احسان کے عوض احسان کرے بلکہ برابر درجہ کا حق ادا کرنیوالا وہ ہے کہ جب کوئی اوس سے حق برابر درجہ کی قرابت کا توڑے تو وہ اوسکو جوڑے یہہ روایت بخاری

وانظاء ورحمه مرفوع وعن عائشة رضی الله عنها عن النبی صلی الله علیه وسلم

اور رحمہ کے اور رحمہ مرفوع ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ وہ نقل کرتی ہیں نبی صلعم سے۔

قَالَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ

اللہ پاک نے فرمایا کہ رحم عرش سے لٹکا ہوا ہے کہتا ہے جس نے مجھ کو جوڑا اللہ اس سے جوڑے اور جس نے مجھ کو کاٹا اللہ اس سے کاٹے

اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اللہ متفق علیہ اور ام المومنین میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے

أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا

کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی اور رسول اللہ صلعم سے اجازت نہ لی جب حضور رسول اللہ صلعم اس کی باری کے دن اس کے گھر

الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي

آئے تو اس نے کہا یا رسول اللہ آپ کو خبر ہو میں نے اپنی کنیز آزاد کر دی ہے

قَالَ أَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ

آپ نے فرمایا کیا تو نے آزاد کر دی اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اگر تو اپنے ماموں کو دیتی تو تجھے بڑا اجر ہوتا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ

متفق علیہ اور روایت ہے اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہا وہ آئی

عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ

میرے پاس میری ماں جو مشرک تھی میرے گھر آئی میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ

رسول اللہ صلعم سے پوچھا اور کہا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ مجھ سے کچھ مانگتی ہے میں اس سے

أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَوْلُهَا رَاغِبَةٌ أَيْ طَامِعَةٌ فِيمَا عِنْدَ بَنَاتِهَا

ملاپ کروں آپ نے فرمایا اپنی ماں سے ملاپ کر متفق علیہ اور یہ قول اسکا راغبۃ یعنے امید کرتی ہوا اس چیز کی جو بیٹیوں کے پاس ہو کچھ مانگتی ہے

شَيْئًا قِيلَ كَانَتْ أُمُّهَا مِنَ النَّسَبِ قَلِيلٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَالصَّحِيحُ الْأَوَّلُ

میرے سے بعضے کہتے ہیں کہ ان کی نسبی تھی اور بعضے کہتے ہیں رضاعی تھی مگر پہلی روایت صحیح ہے

وَعَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْهَا قَالَتْ

اور زینب ثقفیہ عبداللہ بن مسعود رضی کی عورت سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ

رسول اللہ صلعم نے اے جماعت عورتوں کی تم صدقہ کرو اگر چہ اپنے زیور میں سے صدقہ کرنا پڑے زینب کہتی ہے

قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ

میں عبداللہ بن مسعود اپنے خاوند کے پاس آئی اور اسکو کہا کہ تو آدمی تنگدست ہے اور تحقیق

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنْ كَانَ

رسول اللہ صلعم نے ہم کو صدقہ کرنے کا حکم کیا ہے تو جا اور رسول اللہ صلعم سے فسے پوچھ اگر تم کو

ذٰلِكَ يَجْزِيْ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ

صدقہ دینا مجھے کافی ہو تو بہتر ورنہ میں کسی اور کو صدقہ دیدوں عبد اللہ نے کہا تو ہی جا کر پوچھ

فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتُهَا

میں گئی تو ایک عورت انصار میں سے رسول اللہ صلعم کے دروازے پہ کھڑی تھی اور جو میرا مطلب تھا

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ فَخَرَجَ

وہی اوس کا مطلب تھا اور رسول اللہ صلعم ہیبت ڈالے گئے تھے کہ بلال

عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ

اندر سے نکلا ہم نے اوسکو کہا کہ تو رسول اللہ صلعم سے جاکر پوچھ کہ دو عورتیں دروازہ پر

بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتُجْزِيْ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ

کھڑی پوچھتی ہیں کہ اگر اپنے خاوند اور لڑکے باؤں پر صدقہ کریں۔

حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو اوسکو حکایت کریگا اور کہیگا پاس ہمارا نام نہ لینا۔ بلال نے رسول اللہ صلعم کے پاس جاکر

سَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَاَةٌ مِّنَ

سوال کیا آپنے فرمایا وے دونوں عورتیں کون ہیں بلال نے کہا ایک عورت

الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ

انصار میں سے اور ایک زینب ہے آپنے فرمایا کونسی زینب ہے اوسنے کہا

هِيَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ

زینب عبد اللہ کی عورت رسول اللہ صلعم نے فرمایا اوسکو دو اجر ہونگے ایک

الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ

قرابت کا دوسرا صدقہ کا دوسرا متفق علیہ روایت ہے ابو سفیان صخر بن حرب سے رضی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ هِرَقْلَ قَالَ اِنَّ هِرَقْلَ قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ

اللہ عنہ اپنی حدیث لمبی میں کہ ہرقل نے ابوسفیان کو کہا

فَمَاذَا يَاْمُرُكُمْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ

کہ وہ نبی تم کو کیا امر کرتا ہے ابوسفیان کہتا ہے میں نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

وَحْدَهٗ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ

اور کوئی اور کسی کو بھی مت ٹھہراؤ اور اپنے باپ دادا کی باتوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمکو نماز پڑھنے اور صدقہ کرنے اور

وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

حرام سے بچنے اور قرابتیوں سے سلوک کرنیکا حکم کرتا ہے متفق علیہ۔ ابوذر رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ

رسول اللہ صلعم نے کہ تم عنقریب ایک زمین کو فتح کروگے جس میں قیراط کا چرچا ہے اور ایک

وَفِيْ رِوَايَةٍ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمَّى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَ

روایت میں ہے کہ تم عنقریب مکہ معظمہ کو فتح کروگے اور وہ زمین ہے جسمیں قیراط کا نام لیتے ہیں سو میری وصیت مانو وہاں کے لوگوں کے

هْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا

سوا اپنے اوپر کے لیئے امان ہے اور ان سے برادری ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم وہ زمین فتح کروگے تو اوکے رہنیوالوں کے ساتھ بھلائی اور احسان کرو کہ

فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَّصِهْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الْعُلَمَاءُ اَلرَّحِمُ الَّتِيْ

اوکے لیئے امان اور برادری ہے اور مصاہرت ہے روایت کی تیسرے نے۔ علماء نے کہا ہے کہ اوسکے لئے برادری ہے

لَهُمْ كَوْنُ هَاجَرَ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ وَالصِّهْرُ كَوْنُ مَارِيَةَ اُمِّ

اسلئے فرمایا کہ ہاجر اسماعیل علیہ السلام کی ماں اوسیں سے تھی اور صہر اسلئے فرمایا کہ ماریہ قبطیہ

اِبْرَاهِيْمَ بْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کی والدہ اوسیں سے تھی اور روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے

عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

کہا کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ يَا بَنِيْ

صلعم نے قریش کو بلایا قریش جمع ہوگئے آپنے عام طور پر نصیحت کی اور خاص خاص نام لیکر بھی نصیحت کی کہا تو اے بنی عبد شمس اے

كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ

کعب بن لوی اپنی اولاد کو اپنی جانوں کو غذاب سے بچاؤ اے مرہ بن کعب کی اولاد تم اپنی جان

مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا

دوزخ سے بچاؤ اے عبد مناف کی اولاد اپنی جان کو دوزخ سے چھڑاؤ اے ہاشم کی اولاد تم اپنی جان کو

اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ

دوزخ سے چھڑاؤ اے عبد المطلب کی اولاد اپنی جان کو دوزخ سے بچاؤ اے فاطمہ

أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا

اپنی جان کو دوزخ سے چھڑا اسواسطے کہ میں تم کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچانیکا کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر اللہ تعالیٰ کی برادری کا حق ہے

سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَلَالِهَا بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ

میں اوسکو ملاؤنگا تروتازہ کرنے روایت کی یہ حکم نے یہ قول آپ کا بیلا بیلا ساتھ فتحہ بار کا نقطہ

وَكَسْرِهَا وَالْبِلَالُ الْمَاءُ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ سَأَصِلُهَا مَا شَبَّهَ قَطِيعَتَهَا بِالْحَرَارَةِ الَّتِي

اور کسرہ اسکے اور بلال پانی ہے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ ملاؤنگا اسکو تشبیہ دی ہم کے قطع ہونے کو ساتھ حرارت کے جو

تُطْفَأُ بِالْمَاءِ وَهَذِهِ تُبَرِّدُ بِالصِّلَةِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

بجھائی جاتی ہے پانیسے اور یہ حرارت صدمہ کی جاتی ہے ملانیسے روایت ہے ابو عبداللہ بن العاص رض سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ

کہا وہ سنے کہ میں نے اپنے کان سے سنا رسول اللہ صلعم ظاہر پکار رہے تھے

سِرٍّ يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ

کہ ابی فلان کی اولاد میری ولی اور دوست نہیں میرا ولی تو اللہ اور مومن صالح ہیں

وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْ أَبِي

لیکن مجھے اوسنے اولاد کی قرابت ہے سو اوسکو تر و تازہ کرونگا متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں ابو

أَيُّوبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا

ایوب الدین زید انصاری رض سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کہا

رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ فَقَالَ لَقَدْ

رسول اللہ آپ مجھے ایسا عمل بتا جو مجھے بہشت میں داخل کرے اور دور رکھے مجھ کو آگ سے آپنے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي

تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور کسی چیز کو اوسکا شریک مت کر اور نماز قائم کر اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور کر اور برادری کے لوگوں سے ملاپ کر متفق علیہ اور سلمان بن عامر رض سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ

کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو چھوارے پر افطار کیا کرے کیونکہ

بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ

برکت والی ہے پھر اگر چھوارا نہ ملے تو پانی سے افطار کرے کہ وہ پاک کرنیوالا ہے اور فرمایا صدقہ مسکین کو دینا

صَدَقَةٌ وَعَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ حدیث حسن رواہ الترمذی

فقط صدقہ ہے اور برادری میں سے کہ کیسکو دینا دو نیکیاں ہیں صدقہ اور صلہ رحم ف۱ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَتْ تَحْتِیْ امْرَاَۃٌ

حدیث حسن ہے اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ میرے نیچے ف۲ ایک عورت تھی کہ

وَکُنْتُ اُحِبُّہَا وَکَانَ عُمَرُ رَضِیَ یَکْرَھُہَا فَقَالَ لِیْ طَلِّقْہَا فَاَبَیْتُ فَاَتَی عُمَرُ رَضِیَ النَّبِیَّ

مجھکو اس سے بہت پیار تھا اور عمر اوسکو مکروہ جانتا تھا عمر رضہ نے مجھے کہا کہ تو اوسکو چھوڑ دے میں نے انکار کیا عمر رضہ نے نبی صلے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلِّقْہَا

اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر ذکر کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو اوسکو چھوڑ دے روایت کی یہ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ

ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابوالدرداء رضہ سے

اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ لِیْ امْرَاَۃً وَّاِنَّ اُمِّیْ تَاْمُرُنِیْ بِطَلَاقِہَا فَقَالَ

اللہ عنہ آدمی نے میرے پاس آکر بیان کیا کہ میری ایک عورت ہے اور میری ماں مجھے کہتی ہے کہ تو اسکو چھوڑ دے ابوالدرداء نے کہا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ

میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ باپ بہشت کا بیچ کا دروازہ ہے ف۳

فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ

اگر تو چاہے اس دروازہ کو ضائع کر یا اوسکی حفاظت کر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حسن صحیح ہے اور براء بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لِخَالَۃٍ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

وسلم نے کہ خالہ بمنزلہ والدہ کے ہے روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے

وَفِیْ ھٰذَا الْبَابِ اَحَادِیْثُ کَثِیْرَۃٌ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مَشْھُوْرَۃٌ مِّنْھَا حَدِیْثُ اَصْحَابِ

اور اس باب میں حدیثیں بہت ہیں صحیحین میں مشہور ہیں اون میں سے ہے حدیث اصحاب غار

الْغَارِ وَحَدِیْثُ جُرَیْجٍ وَّقَدْ سَبَقَا وَاَحَادِیْثُ مَشْھُوْرَۃٌ فِی الصَّحِیْحَیْنِ حَذَفْتُھَا

اور جریج کی حدیث جو پیچھے گذر چکے ہیں اور صحیحین میں احادیث مشہور ہیں جن میں نے اون کو واسطے اختصار کے

اخْتِصَارًا وَمِنْھَا حَدِیْثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الطَّوِیْلُ الْمُشْتَمِلُ

حذف کر دیا ہے ف۴ اور اون میں احادیث بڑی ضرور ہیں عمرو بن عبسہ رضہ کی حدیث ہے جو بڑی دراز ہے

ف۱ یعنی اس میں دو ثواب ہیں ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحم کا ۱۲

ف۲ یعنی بیوی کا حکم شوہر میں بجا لانا ضرور ہے اور اگر شوہر سے والدہ ناراض ہو تو طلاق دینا ضرور ہے ۱۲

ف۳ اسلئے کہ جیسا باپ کا حق ہے ویسا ہی ماں کا حق ہے اور اگر ماں باپ میں اختلاف ہو تو ماں کا حق زیادہ ہے ۱۲

ف۴ یعنی ہم نے اس حدیث کو ذکر نہیں کیا ۱۲ ۱۲

عَلٰى جُمَلٍ كَثِيرَةٍ مِّنْ قَوَاعِدِ الْإِسْلَامِ وَآدَابِهٖ وَسَأَذْكُرُهٗ بِتَمَامِهٖ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

اور اسلام کے بہت قاعدوں اور آداب پر مشتمل ہے اور میں وہ پوری حدیث کو باب الرجاء میں ذکر کروں گا

تَعَالٰى فِي بَابِ الرَّجَاءِ قَالَ فِيهِ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ

انشاء اللہ تعالیٰ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے اوس حدیث میں کہا ہے کہ میں نبی صلعم کے پاس

يَعْنِي فِي أَوَّلِ النُّبُوَّةِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا أَنْتَ قَالَ نَبِيٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ

ابتدا نبوت کے وقت مکہ میں آیا میں نے آپکو کہا آپ کون ہیں آپنے فرمایا میں نبی ہوں میں نے کہا نبی کیا ہوتا ہے آپنے فرمایا مجھے

أَرْسَلَنِي اللّٰهُ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ قَالَ أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَ

اللہ تعالیٰ نے بھیجا آپ میں نے کہا کس چیز کے ساتھ بھیجا آپنے فرمایا مجھے صلہ رحم اور جوڑنے

كَسْرِ الْأَوْثَانِ أَنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكَ بِهٖ شَيْءٌ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ وَبِهٖ نَعُوذُ

اور اوثان کی توڑنے برابر اوسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے کہا حکم دیکر بھیجا ہے اور اوسنے تمام حدیث ذکر کی اور خاص اللہ تعالیٰ کی مدد اور قوت ہے

وَالْقُوَّةُ الْبَابُ الْحَادِي وَالْأَرْبَعُونَ فِي تَحْرِيمِ الْعُقُوقِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ

اکتالیسوان باب عقوق اور قطع رحم کی حرمت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر شاید یہ بھی توقع ہے اگر تم کو حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک میں اور توڑو

أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ وَقَالَ

اپنے ناتے ایسے لوگ وہی ہیں جنکو پھٹکارا اللہ نے پھر کردیا اوسکو بہرا اور اندھی کردیں اوسکی آنکھیں اور فرمایا

تَعَالٰى وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهٖ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ

جو لوگ توڑتے ہیں اقرار اللہ کا اوسکو پکا کر اور کاٹتے ہیں جو چیز کہا اللہ نے

بِهٖ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ

اوسکو جوڑنا اور فساد ڈالتے ہیں ملک میں ایسوں کو اونکو اوپر کہے ہیں لعنت اور اونکو ہے برا گھر

وَقَالَ تَعَالٰى وَقَضٰى رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

اور فرمایا اور چکا دیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اوسکے سوا اور ماں باپ سے بھلائی

إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا

کبھی ہو پہنچا بڑھاپے کو تیرے سامنے بڑھاپے کو وہ ایک یا دونو تو نہ کہہ اونکو ہوں اور نہ جھڑک اون کو

وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ

اور کہہ اونکو بات ادب کی اور جھکا اونکے آگے کندھے عاجزی کر کے پیار سے اور کہہ اے رب

باب ۴۱ عقوق والدین اور قطع رحم کی حرمت کے بیان میں

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندوں کا سب سے اللہ تعالیٰ نے اشرف مقام کی بڑی دی کہ ان کی باز گشت کا موقعوں کی باز گشت کے ہوگی جس طرح کہ ہر دنیا میں متصف ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کے صورت پذیر ہیں اپنی باری کر شاں اس شرف کی

اَرْحَمُهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ

اوپر رحم کر جیسے پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا۔ ابو بکرہ نفیع بن حارث رضؓ سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ

کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ کیا میں تم کو نہ بتلاؤں کبیرہ گناہوں میں جو بہت بڑے ہیں

ثَلَاثًا قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ

بولے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے حضرت نے فرمایا کہ خدا تم کا شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت

مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى

ٹیک دیے بیٹھے تھے سو اٹھ بیٹھے پھر فرمایا جھوٹا اور جھوٹی گواہی دینا پس اسی کو مکرر کہتے رہے یہاں تک

قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ

کہنے کہا کاش آپ خاموش ہو جاتے متفق علیہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ سے روایت ہے

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ کبیرے گناہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کو ایذا دینی

وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ الَّتِي يَحْلِفُ

اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے روایت کی یہ بخاری نے یمین غموس وہ قسم ہے

كَاذِبًا عَالِمًا سُمِّيَتْ غَمُوسًا لِأَنَّهَا تَغْمِسُ الْحَالِفَ فِي الْإِثْمِ وَعَنْهُ أَنَّ

کہ آدمی جان بوجھ کر جھوٹ موٹ کہے یہ قسم کہا گیا اس کا نام غموس اس لئے کہ غموس کہتے ہیں ڈبونے کو پس اور یہ قسم کھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ کبیرے گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنی والدین کو گالیاں دے لوگوں نے کہا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ

یا رسول اللہ کوئی آدمی اپنے والدین کو بھی گالیاں دیتا ہے آپ نے فرمایا ہاں کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی

أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ مِنْ أَكْبَرِ

دیتا ہے اور اس کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ سب کبائر میں سے بڑا

الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ

کبیرہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت کرے کہا گیا یا رسول اللہ صلعم

يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ

اپنے والدین کو آدمی کسطرح لعنت کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے

فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ وَعَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ

وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور کسی والدہ کو گالی دیتا ہے وہ دوسرا اسکی والدہ کو گالی دیتا ہے۔ ابو محمد جبیر بن مطعم رضؓ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ کاٹنے والا جنت میں نہ داخل ہوگا رحم

قَالَ سُفْيَانُ فِیْ رِوَايَتِهٖ يَعْنِیْ قَاطِعَ رَحِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِیْ عِيْسٰى

کہا سفیان نے اپنی روایت میں یعنے برادری سے قطع کرنے والا۔ متفق علیہ۔ ابو عیسیٰ

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

مغیرہ بن شعبہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ نے

حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ

ماؤں کو قتل کرنا تم پر حرام کیا ہے اور جو تم پر واجب ہو اوسکو ادا کرنا اور جو تمہارا حق نہیں ہے اوسکے طلب کرنا اور لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینا تم پر حرام کیا ہے

قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ مَنْعًا مَعْنَاهُ

اور قیل و قال اور کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنا تم کو ناپسند ہے سے بڑا جانتا ہے۔ متفق علیہ۔ قول آپ کا منعا یعنے

مَنْعُ مَا وَجَبَ وَهَاتِ طَلَبُ مَا لَيْسَ لَهٗ وَوَاْدُ الْبَنَاتِ مَعْنَاهُ دَفْنُهُنَّ فِی

روکنا واجبات کا اور ہات یعنے مانگنا اسچیز کا جو اسکے لئے جائز نہیں اور واد البنات یعنے ان کو زندہ

الْحُيُوْةِ وَقِيْلَ وَقَالَ مَعْنَاهُ الْحَدِيْثُ بِكُلِّ مَا يَسْمَعُهٗ فَيَقُوْلُ قِيْلَ كَذَا

دفن کرنا قیل و قال کے یہ معنی ہیں کہ آدمی جو بات سنے وہی لوگوں میں کہدیا کرے کہ ایسا کہا گیا ہے اور فلانے نے ایسا

وَقَالَ فُلَانٌ كَذَا مِمَّا لَا يُعْلَمُ صِحَّتُهٗ وَلَا يَظُنُّهَا وَكَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ

کہا ہے اور اوسکی صحت کا نہ علم ہو نہ ظن رکھتا ہو اور اوسی قدر جھوٹ آدمی کو کافی ہے کہ جو کچھ سنا کرے وہی کہدیا کرے

بِكُلِّ مَا يَسْمَعُ وَاِضَاعَةُ الْمَالِ تَبْذِيْرُهٗ وَصَرْفُهٗ فِیْ غَيْرِ الْوُجُوْهِ الْمَاْذُوْنِ فِيْهَا

اور مال کو ضائع کرنا یہ ہے کہ اسکو اسراف کرے اور دنیا اور آخرت کے مطالب میں جہاں شریعت نے مال کو صرف کرنیکا اذن دیا ہے اون میں صرف

مِنْ مَقَاصِدِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَتَرْكُ حِفْظِهٖ مَعَ اِمْكَانِ الْحِفْظِ وَكَثْرَةُ الْاِلْحَاحِ

نہ کرے بلکہ غیر جگہوں میں صرف کرے اور باوجود امکان حفاظت کے مال کی حفاظت نہ کرے اور

فِی السُّؤَالِ وَفِی الْبَابِ اَحَادِيْثُ سَبَقَتْ فِیْ بَابٍ قَبْلَهٗ

بلا حاجت سوال میں الحاح کرے اور اس باب میں بہت احادیث ہیں جو پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔

كَحَدِيْثِ وَاَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكَ وَحَدِيْثُ مَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ

جیسا حدیث واقطع من قطعک اور حدیث من قطعنی قطعہ اللہ

اَلْبَابُ الثَّانِی وَالْاَرْبَعُوْنَ فِیْ فَضْلِ بِرِّ الصِّدِّیْقِ الْاَبِ وَ

باب بیالیسواں باپ کی فضیلت اور سچی

الْاُمِّ وَالْاَقَارِبِ وَالزَّوْجَةِ وَسَائِرِ مَنْ یُّنْدَبُ اِکْرَامُہٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ

ماں اور قرابتداروں اور بیوی اور جن کی عزت کرنا مستحب ہے ان کی عزت کرنے کے بیان میں ابن عمر رضی

اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ

اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بہت بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے

اَبِیْہِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ

نیکی کرے اور وہ سے روایت ہے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن عمر رض سے کہ

رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ لَقِیَہٗ بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ وَ

کہ ایک اعرابی عبداللہ بن عمر کو مکہ کی راہ میں ملا اوسکو عبداللہ بن عمر نے سلام کیا اور

حَمَلَہٗ عَلٰی حِمَارٍ کَانَ یَرْکَبُہٗ وَاَعْطَاہُ عِمَامَۃً کَانَتْ عَلٰی رَاْسِہٖ قَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ

جس گدھے پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اوسکو سوار کیا اور اپنے سر کی دستار اوسکو عطا کی کہا ابن دینار رح نے کہ ہم نے

فَقُلْنَا لَہٗ اَصْلَحَکَ اللّٰہُ اِنَّہُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّہُمْ یَرْضَوْنَ بِالْیَسِیْرِ فَقَالَ

عبداللہ کو کہا کہ خدا تجھے بھلا کرے یہ اعرابی لوگ ہیں یہ تو تھوڑی عطا سے خوش ہو جایا کرتے ہیں

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِنَّ اَبَا ھٰذَا کَانَ وُدًّا لِّعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اسکا باپ عمر بن خطاب کا دوست تھا۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ

اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے

اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَۃُ الرَّجُلِ اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

کہ بہتر نیکوکاری اور بڑی سعادتمندی یہ ہے کہ آدمی باپ کے دوستوں سے ملاپ کرے اور ایک روایت میں ابن دینار سے اور وہ ابن عمر سے روایت کی ہے

اَنَّہٗ کَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَکَّۃَ کَانَ لَہٗ حِمَارٌ یَّتَرَوَّحُ عَلَیْہِ اِذَا مَلَّ رُکُوْبَ الرَّاحِلَۃِ

کہ ابن عمر جب مکہ کو جایا کرتے تھے تو ایک گدھا سوار رہنے کا تھا کہ جب اونٹنی کی سواری سے تھک جاتے تو اوسپر سوار ہوا کرتے تھے

وَعِمَامَۃٌ یَّشُدُّ بِھَا رَاْسَہٗ فَبَیْنَمَا ھُوَ یَوْمًا عَلٰی ذٰلِکَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِہٖ اَعْرَابِیٌّ

اور ایک دستار جسے اپنے سر پر باندھا کرتے تھے ایکدن اوسی گدھے پر سوار ہوئے چلے جاتے تھے کہ رستہ میں ایک اعرابی آیا ابن عمر

فَقَالَ اَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلٰی فَاَعْطَاہُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْکَبْ

نے اوسکو کہا کہ تو فلان بن فلاں تا بیٹا نہیں اوسنے کہا ہاں پس اوسکو اپنا گدھا دیدیا اور کہا کہ اسپر سوار ہو جا

هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ شَدَدْتُ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ

اور دستار دیدی کہ یہ اپنے سر پر باندھ لے اوسکے بعض یاروں نے کہا کہ خدا تجھ کو بخشے تو نے اپنی

أَعْطَيْتَ هٰذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرْكَبُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ

سواری کا گدھا جسپر تو آپ سوار ہوتا تھا اسکو دیدیا اور دستار جو تو خود باندھا کرتا تھا

اوسکو دیدی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے

فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ

کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم کو فرماتے کہ بہتر نیکوکاری اور سعادمندی یہ ہے

أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ رَوَى هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ

کہ باپ کے بعد آدمی اپنے باپ کے اشنا کو ان دوستوں سے ساہہ سلوک کرے اور اسکا باپ عمر رضہ کا دوست تہا یہ سب روایات

كُلَّهَا مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّينِ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ

مسلم کے ہیں روایت ہے ابو اسید ساعدی ضمہ ہمزہ اور فتحہ سین کے مالک بن ربیعہ

السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

ساعدی رضہ سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلعم کی خدمت میں بیٹھے تھے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ

کہ ایک شخص جو بنی سلمہ میں سے تہا آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ کوئی

مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا فَقَالَ نَعَمِ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا

نیکی ایسی باقی ہے کہ والدین کی موت کے بعد میں وہ نیکی اونسے کروں آپ نے فرمایا ہاں اونکے لئے دعا اور

وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ

استغفار کرنا انکی موت کے بعد اونکا عہد جاری کرنا اور ان کی قرابتوں سے جنسے صلہ اور ملاپ کا قرابت میں صلہ اور ملاپ کیا جاتا ہے

إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

نہیں ان دونوں کو اور انکے دوست کا اکرام کرنا روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ

کہ نہیں رشک کیا میں نے رسول اللہ صلعم کی عورتوں میں سے کسی پر جیسے رشک خدیجہ رضہ پر کیا ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ

اور میں نے اونکو کبھی نہیں دیکھا مگر رسول اللہ صلعم اونکا ذکر بہت کیا کرتے تھے اور اکثر بکری ذبح کرکے

ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّ

اسکے اعضاء کر ڈالتے پھر بھیجتے اونکو بھیجنے کرتے پس کبھی کہتی کہ گویا

لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ

دنیا میں خدیجہ رضؓ کے سوا کوئی دوسری عورت ہی نہیں ہوئی آپ فرماتے کہ خدیجہ ایسی تھی ایسی تھی اور ایسی ایسی اور اوس سے

مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي

مجھے اولاد ہوئی متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ بکری ذبح کرتے اور اوسکی

خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُولُ أَرْسِلُوا

سہیلیوں کو ہر ایک کے خدیجہ کے موافق ہدیہ بھیجتے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب بکری ذبح کرتے تو فرمایا کرتے

بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

کہ خدیجہ رضؓ کی پیاریوں کو گوشت بھیجدو اور ایک روایت میں ہے کہ ہالہ بنت خویلد

أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ

خدیجہ رضؓ کی ہمشیرہ نے رسول اللہ صلعم سے اذن طلب کیا پس یاد آیا آپکو خدیجہ رضؓ کا اذن مانگنا

فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ قَوْلُهَا فَارْتَاحَ هُوَ بِالْحَاءِ

پس اس سے بہت خوش ہوا اور فرمایا اللہم ہالہ بنت خویلد قول خدیجہ کا فارتاح ساتھ حاء کے ہے

وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ بِالْعَيْنِ وَمَعْنَاهُ

اور کتاب جمع صحیحین حمیدی کی میں فارتاع لذالک عین کیساتھ ہے اور اسکا معنی ہے کہ یاد آیا اوس کو اذن

اهْتَمَّ بِهِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ

اور روایت ہے انس بن مالک رضؓ سے کہا کہ میں جریر بن

عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ

عبداللہ بجلی کیساتھ ایک سفر میں تھا وہ میری خدمت کرتا تھا اور میں اوسکو کہتا تھا کہ نکرا وہ سنے کہا کہ

رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَيْتُ عَلَى نَفْسِي

انصار کو رسول اللہ صلعم کیساتھ ایسا کرتے دیکھا تھا میں نے بھی قسم کھالی کہ میں بھی اوس کی

أَنْ لَا أُصَاحِبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

انصار میں سے صحبت کرونگا اوس کی خدمت ضرور کیا کرونگا متفق علیہ

الْبَابُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُونَ فِي إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ

تینتالیسواں باب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت کے اکرام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَانِ فَضْلِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ

و فضل کے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے

عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ يُّعَظِّمْ

تجھ سے گندی باتیں اے اس گھر والو اور ستھرا کرے تم کو ایک ستھرا کرنا اور جو کوئی ادب رکھے

شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ وَعَنْ يَّزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

اللہ کے نام کی چیزوں کا سو وہ دل کی پرہیزگاری سے ہے اور روایت ہے یزید بن حیان سے رحمت ہو اوپر اللہ

تَعَالٰى قَالَ نَطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

تعالیٰ کی کہا ہم چلے میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم رحمۃ اللہ علیہم زید بن ارقم کے پاس گئے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهٗ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا

جب ہم اوسکے پاس بیٹھ گئے تو حصین رحمۃ اللہ نے اوسکو کہا کہ اے زید تو بہت بھلائی

كَثِيْرًا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهٗ وَغَزَوْتَ

کو پہنچا ہے تو نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اور آپکی باتیں سنی ہیں اور آپکے ساتھ جہاد میں شامل

مَعَهٗ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهٗ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ

ہوا ہے اور اوسکے پیچھے نماز پڑھی ہے بیشک اے زید تو نے بہت بھلائی حاصل کی ہے اے زید کوئی بات جو تو نے

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ

رسول اللہ صلعم سے سنی ہے ہمکو سنا زید نے کہا اے بھتیجے واللہ میری عمر بڑی ہو گئی ہے اور میرے

سِنِّيْ وَقَدُمَ عَهْدِيْ وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ اَعِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

زمانہ بہت گذر گیا ہے اور جو باتیں رسول اللہ صلعم سے مجھے یاد تھیں بعضے بھول گئی ہیں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ

جو بات میں تم کو سناؤں قبول کرو اور مجھے زیادہ تکلیف مت دو پھر اوسنے کہا کہ ایک دن

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَآءٍ يُّدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

مکہ اور مدینہ کے درمیان رسول اللہ صلعم نے ایک پانی پر جسکا نام خم تھا کھڑے ہو کر ہم کو خطبہ سنایا

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا

پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت کی پھر تو بولا کہ اما بعد اے لوگو میں

بَشَرٌ يُّوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا

آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پاس رب کا پیغام لانیوالا آوے تو میں اوسکا کہا مانوں اور میں تمہارے درمیان دو بڑی بھاری عمدہ چیزیں چھوڑ جاتا ہوں

كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى

تو خدا کی کتاب ہے جس میں رہنمائی اور روشنائی ہے پس خدا کی کتاب کو پکڑو اور اوسکو خوب مضبوط جا کر پس آپنے کتاب اللہ پر بہت تاکید کی

كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ

اور اوسکی ترغیب دی پھر فرمایا اور دوسری بڑی چیز میرے اہل بیت ہیں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں اپنی اہل بیت کو متعلق میرے میں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں

فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

حصین نے اوسکو کہا کہ اے زید کیا نہیں ہیں اہل بیت کون ہیں کیا آپکی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے نہیں زید نے کہا

قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَ

کہ بیبیاں ازواج اہل بیت میں سے ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے حصین نے کہا

مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ

وہ کون کون ہیں زید نے کہا علی اور عقیل اور جعفر اور عباس رضی اللہ عنہم کی اولاد ہیں حصین نے کہا ان سب پر

الصَّدَقَةَ عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ

صدقہ حرام ہے زید نے کہا ہاں روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے خبردار میں تم میں

ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ

دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں ایک کتاب اللہ وہ اللہ کی رسی ہے جو اوسکا تابع ہوگا وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اوسکو چھوڑ دے گا

كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

وہ ضلالت پر ہوگا روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو بکر صدیق سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

موقوفاً کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے

أَهْلِ بَيْتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ ارْقُبُوهُ رَاعُوا وَاحْتَرِمُوهُ وَأَكْرِمُوهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

اہل بیت کی رعایت و احترام کرو روایت کی یہ بخاری نے معنی ارقبوہ کے رعایت کرو اسکی اور احترام کرو

الْبَابُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ فِي تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ وَأَهْلِ الْفَضْلِ وَ

باب چوالیسواں علماء اور بزرگوں اور فضلا کی توقیر کے بیان میں اور

تَقْدِيمِهِمْ عَلَى غَيْرِهِمْ وَرَفْعِ مَجَالِسِهِمْ وَإِظْهَارِ رُتْبَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى

غیروں پر اونکی تقدیم اور اونکی مجالس کے رفعت اور اونکے مراتب کے اظہار کے ذکر میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ

کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور نہیں جانتے اور ابو مسعود عقبہ

ابْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَآءً فَاَعْلَمُهُمْ

کہ لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن بہت اچھا پڑھتا ہو اگر قرأت میں برابر ہوں تو جس شخص کو

بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَآءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَآءً

مسئلوں کا زیادہ جانکار ہو اگر سنت کے علم میں برابر ہیں تو وہ شخص امامت کرے جو مجھ سے پہلے ہجرت کی ہو اور اگر ہجرت میں برابر ہوں

فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ

تو جو عمر میں بڑا ہو پھر کوئی شخص کسی دوسرے کے مقام پر جاوے تو مالک مکان کی اجازت اور نہ اوسکی اجازت کے سوا اوسکے

عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا بِكَسْرِ

بچھونے پر بیٹھے روایت کی اسکو مسلم نے اور اوسکی ایک روایت میں ہے عمر کی عوض

سِنًّا اَيْ اِسْلَامًا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَقْدَمُهُمْ

اسلام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن خوب پڑھتا ہو اور قرأت میں

قِرَاءَةً فَاِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَآءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي

اقدم ہو اگر قرأت میں مساوی ہوں تو جو شخص ہجرت میں اقدم ہو اگر ہجرت میں

الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَالْمُرَادُ بِسُلْطَانِهٖ مَحَلُّ وِلَايَتِهٖ اَوِ الْمُرَادُ

برابر ہوں تو جو شخص عمر میں بڑا ہو اور سلطان سے مراد جگہ حکومت اسکے کی ہے یا خاص

الَّذِيْ يَخْتَصُّ بِهٖ وَتَكْرِمَتُهٗ بِفَتْحِ التَّآءِ وَكَسْرِ الرَّآءِ وَهِيَ مَا يُفْرَدُ بِهٖ مِنَ

موضع اسکا اور تکرمتہ ساتھ فتحہ تا کے اور کسرہ را کے ہے اور یہ وہ جگہ ہے جو منفرد ہو وہ ساتھ اوسکے

فِرَاشٍ وَسَرِيْرٍ وَنَحْوِهِمَا وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

فرش اور چارپائی وغیرہ سے اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نماز میں ہمارے کندھوں

مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا

پر ہاتھ پھیرا کرتے اور فرمایا کرتے برابر ہو جاؤ اور مختلف مت ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جاویں اور تم میں سے جو لوگ عاقل

الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهٗ صَلَّى

بالغ سمجھدار ہوں وہ میرے نزدیک کھڑے ہوا کریں پھر جو اوسکے نزدیک ہوں پھر جو اوسکے نزدیک ہوں روایت کی اسکو مسلم نے اور قولہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلِنِيْ هُوَ بِتَخْفِيْفِ النُّوْنِ وَلَيْسَ قَبْلَهَا يَآءٌ وَرُوِيَ بِتَشْدِيْدِهٖ

ساتھ تخفیف نون کے اور نون سے پہلے یا نہیں اور مروی ہے ساتھ تشدید

النُّوْنِ مَعَ يَآءٍ قَبْلَهَا وَالنُّهٰى الْعُقُوْلُ وَاُولُو الْاَحْلَامِ الْبَالِغُوْنَ وَقِيْلَ اَهْلُ

نون کے یعنی مشدد کے پہلے نون سے اور نہی عقلیں ہیں اور اولاد حلام بالغ ہیں اور بعض نے کہا صاحب

الحلوم والفضل وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول

حلم اور بزرگی کے اور عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

الله صلی الله علیه وسلم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنهی ثم الذین یلونهم

اللہ صلعم نے لازم ہے کہ تم میں سے عاقل بالغ سمجھدار نماز میں میرے نزدیک کھڑے ہوں پھر جو ان کے نزدیک ہیں

ثلاثا وایاکم وهیشات الاسواق رواه مسلم وعن ابی یحیی وقیل

تین بار فرمایا اور بازاریوں کے شور و غوغا سے احتراز کرو۔ روایت کی یہ مسلم نے ابو یحییٰ اور کہا گیا ہے

ابی محمد سهل بن ابی حثمة بفتح الحاء المهملة واسکان الثاء المثلثة

ابو محمد سہل بن ابی حثمہ ساکن فتح حا مہملہ اور سکون ثا مثلثہ کے

الانصاری رضی الله عنه قال انطلق عبد الله بن سهل ومحیصة بن

انصاری رضہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن

مسعود الی خیبر وهی یومئذ صلح فتفرقا فاتی محیصة الی عبد الله

مسعود رضہ خیبر کی طرف گئے اور خیبر والوں سے اوس زمانہ میں صلح تھی تو دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے محیصہ عبداللہ بن

بن سهل وهو یتشحط فی دمه قتیلا فدفنه ثم قدم المدینة فانطلق

سہل کے پاس آیا اور وہ تڑپ رہا تھا اپنے خون میں قتل ہو کر محیصہ اوس کو دفن کر کے مدینہ میں آیا اور عبد

عبد الرحمن بن سهل ومحیصة وحویصة ابنا مسعود الی النبی صلی الله علیه

الرحمن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ مسعود کے بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

وسلم فذهب عبد الرحمن یتکلم فقال کبر کبر وهو احدث القوم فسکت

عبدالرحمن نے چاہا کہ بات کرے آپ نے فرمایا کہ بڑے کو بات کرنے دو بڑے کو بات کرنے دو اور یہ سب میں سے چھوٹا تھا وہ خاموش ہو گیا

فتکلما فقال اتحلفون وتستحقون قاتلکم وذکر تمام الحدیث متفق علیه

اور ان دونوں نے سوں اپنے مقتول میں بات کی آپ نے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ تو خون کے حق دار ہو سکتے ہو اور تمام حدیث ذکر کی متفق علیہ

وقوله صلی الله علیه وسلم کبر کبر معناه لیتکلم الاکبر وعن جابر رضی

اور قولہ صلعم کبر کبر یعنے کلام کرے بڑا جابر رضہ سے روایت ہے۔

الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم احد کے مقتولوں میں سے دو دو آدمی کو

احد یعنی فی القبر ثم یقول ایهما اکثر اخذا للقرآن فاذا اشیر الی احدهما

ایک قبر میں جمع کرتے پھر فرماتے انہیں سے قرآن زیادہ کون جانتا ہے جسکی طرف لوگ اشارہ کرتے

قدّمه فی اللحد رواه البخاری وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی

آپ اوسکو لحد میں مقدم کرتے روایت کی یہ بخاری نے ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللہ علیہ وسلم قال اراني في المنام اتسوك بسواك فجاءني رجلان احدهما

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خواب میں معلوم ہوا کہ مسواک کرتا ہوں کہ دو آدمی میرے پاس آئے ایک

اکبر من الآخر فناولت السواك الاصغر فقيل لي كبر فدفعته الى الاكبر

عمر میں دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو دی مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دے بڑے کو دی

رواه مسلم ومسند والبخاري تعليقا وعن ابي موسى قال قال

روایت کی یہ مسلم نے مسند اور بخاری نے تعلیقاً ۔ ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اجلال الله تعالى اكرام ذي الشيبة

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے بوڑھے

المسلم وحامل القرآن غير الغالي فيه والجافي عنه واكرام ذي السلطان

مسلمان اور قرآن جاننے والے کی تعظیم جو اوس میں غلو و تشدد کرنیوالا نہ ہو اور نہ دور ہونیوالا اوس سے اور بادشاہ

المقسط حديث حسن رواه ابو داود وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن

عادل کا اکرام کرنا حدیث ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے

جده رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من

اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں

لم يرحم صغيرنا ولم يعرف شرف كبيرنا حديث حسن صحيح رواه ابو داود و

جو ہم میں سے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہم میں سے بڑے کی بزرگی و شرافت نہ جانے حدیث حسن صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور

الترمذي قال الترمذي حديث حسن صحيح وفي رواية ابي داود ويوقر كبيرنا

ترمذی نے اور کہا ترمذی نے حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے ہم میں سے بڑے کا حق نہ جانے اور

وعن ميمون بن ابي شبيب ان عائشة رضي الله عنها مر بها سائل فاعطته

میمون بن ابی شبیب رضہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضہ کے پاس ایک سائل آیا اونہوں نے اوس کو

كسرة ومر بها رجل عليه ثياب وهيئة فاقعدته فاكل فقيل لها في

ایک ٹکڑا دیا اور ایک اور آدمی آیا کہ اچھے کپڑے پہنے تھے اونہوں نے اوسکو بٹھلا کر کھانا کھلایا اونکو اس امر میں کہا گیا

ذلك فقالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انزلوا الناس منازلهم

تو جواب دیا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اتارو لوگوں کو میزان انکے

رواہ ابوداود ولکن قال میمون لم یدرک عائشۃ وقد ذکرہ مسلم فی اول

روایت کی یہ ابوداود رحمہ نے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ میمون نے عائشہ رضہ کی ملاقات نہیں کی اور مسلم نے اس حدیث کو اپنے کتاب صحیح

صحیحہ تعلیقا فقال وذکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت امرنا رسول

کی ابتدا میں تعلیقاً ذکر کیا ہے اور کہا ہے اور عائشہ رضہ سے ذکر کیا ہے کہ ہم کو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ننزل الناس منازلہم وذکرہ الحاکم ابو

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگوں کو درجے مرتبے میں اتارا کریں اور

عبداللہ فی کتابہ معرفۃ علوم الحدیث واللہ حدیث صحیح وعن

ابوعبداللہ حاکم نے اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث میں اسکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قدم عیینۃ بن حصن فنزل علی ابن

روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہا کہ عیینہ بن حصن آیا اور اپنے

اخیہ الحر بن قیس وکان من النفر الذین یدنیہم عمر رضی اللہ

برادر زادہ حر بن قیس کے ہاں کہ وہ شخص ہوا ان لوگوں میں سے کہ نزدیک بٹھایا کرتا تھا

عنہ وکان القراء اصحاب مجلس عمر ومشاورتہ کہولا کانوا او شبانا

اور عمر رضہ کے مجلس میں اور مشورہ قاری ہوا کرتے تھے بوڑھے ہوں یا جوان

فقال عیینۃ لابن اخیہ یا ابن اخی لک وجہ عند ہذا الامیر فاستاذن

پس عیینہ نے اپنے برادر زادہ حر کو کہا اے برادر زادہ اس امیر کے پاس تیری قدر ہے تو میرے واسطے

لی علیہ فاستاذن لہ عمر فلما دخل قال ہی یا ابن الخطاب فواللہ ما تعطینا

اذن طلب کر اوسکے واسطے اذن طلب کیا عمر رضہ نے اوسکو اذن دیدیا جب دربار میں آیا تو اسنے عمر رضہ کو کہا کہ اے ابن خطاب تو ہم کو

الجزل ولا تحکم فینا بالعدل فغضب عمر رضی اللہ عنہ حتی ہم ان یوقع

بہت نہیں دیتا اور نہ تو ہم میں عدالت کرتا ہے عمر رضہ یہ بات سنکر غضب ناک ہوا اور اوس سے درہم ہونے کا

بہ فقال لہ الحر یا امیر المؤمنین ان اللہ تعالی قال لنبیہ صلی اللہ

ارادہ کیا حر نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالے نے اپنے نبی کو فرمایا ہے

علیہ وسلم خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین وان ہذا

خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین اور یہ شخص

من الجاہلین واللہ ما جاوزہا عمر حین تلاہا علیہ وکان وقافا عند کتاب

جاہلوں میں سے ہے واللہ جب اوسکے پاس یہ آیت پڑھی عمر کا غصہ اوسی وقت فرو ہو گیا اور عمر رضہ قرآن شریف سے بہت ہی ٹھہر جایا کرتے تھے۔

اللہ رواہ البخاری وعن ابی سعید سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال

روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے ابو سعید سمرہ بن جندب رضی سے کہا

لقد کنت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلاما فکنت احفظ عنہ

کہ میں رسول اللہ صلعم کے عہد میں لڑکا تھا جو کچھ آپ سے سنتا حفظ کر لیا کرتا تھا

فما یمنعنی من القول الا ان ھھنا رجالا وھم اسن منی متفق علیہ

اور مجھ سے مگر سوا اسکے کوئی چیز منع نہیں کرتی کہ یہاں مجھ سے بڑی عمر کے لوگ موجود ہیں متفق علیہ

وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی

لیس من لم یجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا حقہ

جو ہم میں بڑے کی عزت نہیں کرتا اور چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور عالم کا حق نہیں پہچانتا

رواہ الترمذی وقال حدیث غریب

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

الباب الخامس والاربعون زیارۃ اھل الخیر ومجالستھم

باب پینتالیسواں باب نیکوں کی زیارت اور مجالست اور

صحبتھم ومحبتھم وطلب بارکتھم والدعاء منھم وزیارۃ المواضع الفاضلۃ

صحبت اور محبت انکی اور طلب برکت انکی اور دعا منگوانی اور فضیلت والے مکانوں کی زیارت کرنے کے بیان میں

قال اللہ تعالی واذ قال موسی لفتاہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او

فرمایا اللہ تعالی نے اور جب موسی نے اپنے جوان کو کہا کہ میں نہ ہٹوں گا جب تک کہ پہنچوں دو دریا کے

امضی حقبا الی قولہ تعالی لہ موسی ھل اتبعک علی ان تعلمن مما

یا جاؤں مدتوں قول اس آیت تک قال لہ موسی ھل اتبعک علی ان تعلمن

علمت رشدا وقال تعالی واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ

تاعلمت رشدا اور فرمایا اور تھام رکھ آپ کو اونکے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور

والعشی یریدون وجھہ وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال ابو بکر

شام طالب ہیں اوسکے مونہہ کے انس رضہ سے روایت ہے کہا

لعمر رضی اللہ عنہ بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ ابو بکر رضہ نے عمر رضہ کو صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد

انطلق بنا إلى أم أيمن رضي نزورها كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
کہ چلیے ہم دونوں ام ایمن کی زیارت کریں جیسا رسول اللہ صلعم
يزورها فلما انتهينا إليها بكت فقالا لها ما يبكيك أما تعلمين أن ما
اوسکی زیارت کیا کرتے تھے سو جب ہم اوسکے پاس پہونچے تو اوسنے رونا شروع کر دیا ان دونوں نے اوسکو کہا کہ تو کیوں روتی ہے تو کیوں نہیں جانتی کہ جو
عند الله خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت إني لا أبكي أني لا أعلم
اللہ تعالیٰ کے پاس ہے رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے
أن ما عند الله خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن أبكي أن الوحي
کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے اوسنے کہا میں اسلئے نہیں روتی ہوں کہ میں نہیں جانتی
قد انقطع من السماء فهيجتهما على البكاء فجعلا يبكيان معها رواه مسلم
کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے اوسنے کہا میں اسلئے نہیں روتی ہوں کہ میں نہیں جانتی
وحی آنی منقطع ہوگئی اوسنے ان دونوں کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا اور دونوں نے اوسکے ساتھ رونا شروع کر دیا۔ روایت کی یہ مسلم نے
وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلا
اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ اوسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مرد تھا اوسنے
زار أخاله في قرية أخرى فأرصد الله تعالى على مدرجته ملكا فلما
اپنے بھائی مسلمان کے جو دوسری بستی میں رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اوسکی راہ میں ایک فرشتہ بٹھلا دیا سو جب اوسکے
أتى عليه قال أين تريد قال أريد أخا لي في هذه القرية قال هل لك
پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا تو کدہر جانا چاہتا ہے اوسنے کہا اس بستی میں اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہوں فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر
عليه من نعمة تربها قال لا غير أني أحببته في الله تعالى قال فإني رسول الله
احسان ہے جسکو بدلا چاہتا ہے اوسنے کہا نہیں صرف میں اوس سے خدا کیواسطے محبت رکھتا ہوں فرشتے نے کہا میں خدا کا بھیجا ہوا تیرے
إليك بأن الله قد أحبك كما أحببته فيه رواه مسلم وقال أرصده
پاس پیغام لیکر آیا ہے کہ خدا نے بھی تجھ کو دوست رکھا جیسا تو اوسکو خدا کیواسطے دوست رکھتا ہے مسلم نے روایت کی۔ کہا جاتا ہے اور رصدہ
لكذا إذا وكله بحفظه والمدرجة بفتح الميم والراء الطريق ومعنى تربها
لکذا جب مقرر کیا جائے اسکو واسطے حفظ اسکے اور مدرجہ ساتھ فتح میم اور راء کے معنی اسکا راستہ ہے اور معنے تربھا کا
تقوم بها وتسعى في صلاحها وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و
خبر گیری کرنا ہے اوسکی اور سعی کرنا ہے اوسکی سنوارنے کی اور اوسی ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا
سلم من عاد مريضا أو زار أخاله في الله ناداه مناد بأن طبت وطاب
کہ جو شخص بیمار پرسی کرے یا ملاقات کرے اللہ کی واسطے اللہ تعالیٰ پکارتا ہے اوسکو ایک پکارنے والا کہ بھلا رہا تو بھلا ہے تیرا چلنا اور بھلا ہو

مَنْسَاكَ وَتَبَوَّأَتْ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي

اور بعضے

بَعْضِ النُّسَخِ غَرِيبٌ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمونہ ہم نشین نیک اور ہم نشین بد کی مثل کستوری کے اور پھونکنے والے بھٹی کی پہنچنے والے کی

الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ

مثل ہے کستوری والا یا تو تجھ کو کستوری بھی عطا کریگا یا تو اس سے خرید لے گا یا تو اس سے خوشبو

رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا مُنْتِنَةً

پائیگا اور بھٹی والے کی پہنچی جلا دیگا تیرے کپڑے جلا دیگا یا پہنچے گی اس سے بدبو آویگی

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ يُحْذِيَكَ يُعْطِيَكَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ اوسنے نقل کی نبی صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا

علیہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا کہ عورت نکاح کی جاتی ہے چار چیز کے سبب سے مال کے سبب اور اوسکے حسب نسب کے سبب اور اوسکی خوبصورتی کے سبب اور اوسکی

فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ أَنَّ النَّاسَ يَقْصِدُونَ

ساتھ دین والیکے تو تجھ کو چاہیئے وہ ہو تیرے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں متفق علیہ یعنے لوگ قصد کرتے ہیں۔

فِي الْعَادَةِ مِنَ امْرَأَةِ هٰذِهِ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَ فَاحْرِصْ أَنْتَ عَلَى ذَاتِ الدِّينِ فَاظْفَرْ

عادت میں عورت سے ان چار خصلتوں کا پس تو شوق کر دین والی کی طرف اور بہرہ مند ہو

بِهَا وَالْحِرْصُ عَلَى صُحْبَتِهَا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

اوسکے ساتھ اور حرص کر تو اوسکی صحبت اوسکے ساتھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو فرمایا کہ کیا چیز مجھے منع کرتی ہے کہ تو ہماری زیارت

أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا

جسقدر اب کرتا ہے اس سے زیادہ کیا کرے اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی ہم نہیں اترتے مگر حکم سے رب کی اوس سے اوسیکا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو

خَلْفَنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہمارے پیچھے ہے روایت کی یہ بخاری نے روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اوسنے نقل کی نبی صلے اللہ

وسلم قال لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی رواہ ابو

وسلم سے کہ فرمایا یارسی مت کر اور صحبت نہ رکھ مگر مسلمان سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار روایت کی یہ کو ابو

داؤد والترمذی باسناد لا باس بہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

داؤد اور ترمذی نے اسناد لا باس ہے سے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل علی دین خلیلہ فلینظر احدکم

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تم دیکھو

من یخالل رواہ ابو داود والترمذی باسناد صحیح وقال الترمذی حدیث

کس سے دوستی کرتے ہو۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اسناد صحیح سے ترمذی نے کہا حدیث

حسن وعن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ

حسن ہے اور ابو موسی اشعری رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

وسلم قال المرء مع من احب متفق علیہ وفی روایۃ قال قیل للنبی

علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اوس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یحب القوم ولما یلحق بہم قال المرء مع من احب

صلعم کو کہا گیا کہ آدمی ایک قوم سے محبت رکھتا ہو اور انکے لاحق ملتا نہیں ہوا آپنے فرمایا آدمی اوسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے

وعن انس رضی اللہ عنہ ان اعرابیا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور روایت ہے انس رضہ سے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پوچھا

متی الساعۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اعددت لہا

کہ قیامت کب ہوگی اوسکو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تو نے اوسکے لئے کیا سامان طیار کیا ہے

قال حب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت متفق علیہ وہذا لفظ

اوسنے عرض کی کہ اللہ اور رسول صلعم کی محبت آپنے فرمایا تو اوسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے متفق علیہ یہ مسلم کی

مسلم وفی روایۃ لہما ما اعددت لہا من کثیر صوم ولا صلوۃ ولا

عبارت ہے اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے قیامت کیلئے نہ بہت روزے طیار کر رکھے ہیں اور نہ نماز اور نہ

صدقۃ ولکنی احب اللہ ورسولہ وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال

صدقہ لیکن میں اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہوں۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہا

جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف ما

کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا آپ کیا

تقول في رجل احب قوما ولما يلحق بهم فقال رسول الله صلى الله عليه

فرماتے ہیں اوس آدمی کے حق میں کہ ایک قوم سے محبت رکھتا ہے اور اوسنے لاحق نہیں ہوا تھا آپنے فرمایا

وسلم المرء مع من احب متفق عليه وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي

کہ آدمی اوسیکے ساتھ ہوگا جسکو دوست رکھتا ہے متفق علیہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال الناس معادن كمعادن الذهب والفضة خيارهم في

صلعم نے فرمایا کہ لوگ سونے چاندی کی کانوں کی مثل کانیں ہیں جو جاہلیت میں افضل تھے

الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا فقهوا والارواح جنود مجندة فما تعارف منها

وہ اسلام میں بھی افضل ہیں بشرطیکہ انہوں نے دین سمجھ لیا اور ارواح لشکر ہیں جنہ کے جو انمیں آشنا اور واقف تھا وہ آ

ائتلف وما تناكر منها اختلف رواه مسلم وروى البخاري قوله الارواح الى

اور جو اوسمیں سے انجان تھا وہ یہاں بھی جدا اور رہا بکار اختلاف روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی یہ بخاری نے قول آپکا الارواح آخر تک

اخره من رواية عائشة رضي الله عنها وعن اسير بن عمرو ويقال ابن جابر

عائشہ رضہ کے روایت سے۔ اور اسیر بن عمرو اور کہا گیا ہے ابن جابر رضہ سے روایت ہے اور وہ

وهو بضم الهمزة وفتح السين المهملة قال كان عمر بن الخطاب رضي الله

ساتھ ضمہ کے اور فتح سین مہملہ کے کہا کہ عمر بن خطاب کے پاس

عنه اذا اتى عليه امداد اهل اليمن سألهم افيكم اويس بن عامر حتى اتى على اويس

جب یمن سے مدد آتی تھی تو وہ اوسنے پوچھا کرتے تھے کہ تم میں اویس بن عامر ہے

رضي الله عنه فقال انت اويس بن عامر قال نعم قال من مراد ثم من قرن قال

تو کہ اویس کے پاس آ اور کہا کہ تو اویس بن عامر ہے اوسنے کہا ہاں۔ کہا قبیلہ مراد میں سے پھر بنی قرن سے اوسنے کہا ہاں

نعم قال فكان بك برص فبرأت منه الا موضع درهم قال نعم قال لك والدة

عمر رضہ نے کہا تھے برص کی مرض تھی تھا اس سے تندرست ہوگیا مگر بقدر درہم کے مقدار دوسنے کہا ہاں عمر رضہ نے کہا میری ماں ہے

قال نعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يأتي عليكم اويس

اوسنے کہا ہاں ہے عمر رضہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرماتے تھے تمہارے پاس

بن عامر مع امداد اهل اليمن من مراد ثم من قرن كان به برص فبرأ

اویس بن عامر یمن کی فوج کے ساتھ قبیلہ مراد پھر بنی قرن سے آئیگا اوسکو برص کی مرض تھی وہ زائل ہوگئی

منه الا موضع درهم له والدة هو بها بر لو اقسم على الله لأبرّه فان

ہے مگر درہم کا قدر باقی ہے اوسکی ماں ہے وہ اسکا فرمانبردار ہے اگر وہ برقسم کھانے کو اللہ پر اوسکی قسم کو سچی کردے اگر

اَلْمُسْتَطَاعَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيْنَ

تو اوس سے استغفار کروا سکتا تو کروا اب تو میرے لئے استغفار کرا دیں گے اوسکے لئے استغفار کیا عمر نے اوسکو کہا تو کہاں کا ارادہ

تُرِيْدُ قَالَ الْكُوْفَةَ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا قَالَ اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ

رکھتا ہے اوسنے کہا کوفہ جانیکا اراوہ رکھتا ہوں عمر رضنے کہا میں تیرے لئے کوفہ کے عامل کو لکھدوں آسی کہا مجھکو فقیروں مسکینوں میں رہنا بہت

اَحَبَّ اِلَيَّ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ

محبوب ہے۔ تحقیق وہ سال بیتن کے اشرافوں میں سے ایک شخص مجمع میں عمر کو ملا

فَسَاَلَهٗ عَنْ اُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهٗ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

عمر نے اوس سے اویس کا حال پوچھا اوسنے کہا میں اوسکو تنگ گذران قلیل متاع والا یعنے مفلس چھوڑ کر آیا ہوں عمر نے کہا بیشک

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ

رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے تمہارے پاس اویس بن عامر بن کی فوج میں قبیلہ مراد سے

مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ

پھر بنی قرن سے آئیگا اوسکو برص کی مرض تھی وہ اوس سے تندرست ہو گیا ہے

دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ

ایک ماں ہے وہ اوس سے بھلائی کرتیوالا ہے وہ اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اوسکی قسم کو پوری کردے گا اگر تو اوس سے اپنے لئے استغفار کروا سکتا ہے

لَكَ فَافْعَلْ فَاَتٰى اُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ

تو کر لے پس وہ شخص اویس کے پاس آیا اور کہا کہ تو میرے لئے استغفار کر اویس نے کہا تو نیک سفر سے ابھی آتا ہے

صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ لَقِيْتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ

تو میرے لئے استغفار کر اویس نے کہا تو عمر کو بھی ملا ہے اوسنے کہا ہاں پس اوسنے اوسکے لئے استغفار کیا پس لوگوں کو اوسکا حال معلوم ہو گیا

فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَيْضًا عَنْ اُسَيْرِ بْنِ

اسلئے وہ وہاں سے چلا گیا۔ روایت کی اسکو مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں اسیر بن

جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِّمَّنْ

جابر سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ عمر کے پاس آئے بیتن سے ایک آدمی تھا

كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنَ الْقَرَنِيِّيْنَ فَجَاءَ ذٰلِكَ

کہ اویس سے ہنسا کیا کرتا تھا۔ عمر رضنے کہا یہاں بنی قرن میں سے بھی کوئی ہے وہی شخص

الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ رَجُلًا يَاْتِيْكُمْ

آحاضر ہوا عمر نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی یمن سے تمہارے پاس آئیگا۔

مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا

اوسکو اویس کہا جاتا ہے یمن میں ایک ماں کے سوا کچھ نہ چھوڑ کر آئیگا اوسکو برص تھی اوسنے

اللّٰهَ تَعَالٰى فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ

اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ نے وہ مرض دور کردی مگر ایک دینار یا درہم کا قدر جو شخص تم میں سے اوسکو ملے اوس سے التماس کرے کہ تمہارے واسطے

لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

استغفار کرے۔ اور ایک روایت میں عمر رضہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے

اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ

کہ تابعین میں سے افضل ایک آدمی ہے اوسکو اویس کہا جاتا ہے اوسکی ایک ماں ہے اور اوس کو برص تھی تم اوسکو کہو

فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ قَوْلُهٗ غَبْرَاءُ النَّاسِ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَاِسْكَانِ الْبَاءِ وَبِالْمَدِّ

کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے قولہ غبراء الناس الخ سا نتہ فتحہ غین معجمہ کے اور سکون باے موحدہ کے اور ساتھ مد کے

وَهُمْ فُقَرَاؤُهُمْ وَضُعَفَاؤُهُمْ وَمَنْ لَا يُعْرَفُ عَيْنُهٗ مِنْ اَخْلَاطِهِمْ وَالْاِمْدَادُ

یعنے محتاج اور فقیر لوگ اور غیر مشہور لوگوں کے قوموں میں اور امداد

جَمْعُ مَدَدٍ وَهُمُ الْاَعْوَانُ وَالنَّاصِرُوْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُمِدُّوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي

جمع مدد کی ہے یعنے ساتھ دینے والے اور مدد کرنیوالے جو مدد کیا کرتے تھے مسلمانوں کی

الْجِهَادِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جہاد میں اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرہ

وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا اُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ

کرنیکی اجازت مانگی پس آپنے مجھے اذن دیا اور فرمایا کہ نہ بھولے بھائی اپنی دعا میں ہمکو فراموش نہ کرنا کہا حضرت عمر نے کہ آپکا ایسا

كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ

کلمہ فرمایا کہ مجھے اوسکی عوض تمام دنیا ملجائے تو بھی نہ دیدی خوشی ہو اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے بھائی اپنی دعا میں ہم کو بھی شریک

دُعَائِكَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کر۔ حدیث صحیح ہے۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُ

اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی سوار ہوکر

قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ النَّبِيُّ

اور کبھی پیدل مسجد قبا کی زیارت کو تشریف لیجایا کرتے تھے اور اوسمیں دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم یاتی مسجد قباء کل سبت راکبا و ماشیا و کان ابن عمر یفعلہ

صلعم سوار ہو کر اور کبھی پیادہ ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا کی زیارت کو جایا کرتے تھے، اور ابن عمر رضہ بھی یہی کام کیا کرتے تھے ۱۲

الباب السادس والاربعون فی فضل الحب فی اللہ و

الحث علیہ واعلام الرجل من یحبہ انہ یحبہ وماذا یقول لہ اذا اعلمہ

اس ترجمہ فرمانی اور کس سے کیلئے محبت ہو اوسکو خبر دینے کے بیان میں کہ اوس کو پیار ہو اور اس بیان میں کہ جب اوسکو خبر کرے تو وہ

قال اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء

فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اوسکے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں ایک

بینہم الی اخر السورۃ وقال تعالیٰ والذین تبوؤ الدار والایمان من

دوسرے پر رحم کرنیوالے ہیں سورت کے آخر تک۔ اور فرمایا ہے جو جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں اوسسے

قبلہم یحبون من ہاجر الیہم وعن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی

پہلی محبت کرتے ہیں اوس سے جو وطن چھوڑ کر آئے انس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللہ علیہ وسلم قال ثلث من کن فیہ وجد بہن حلاوۃ الایمان ان یکون

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں تین خصلت ہوں اوسنے ایمان کی حلاوت اوسکو حاصل ہوتی ہے ایک یہہ کہ اوسکو

اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما وان یحب المرء لا یحبہ الا للہ وان یکرہ

اللہ اور رسول ہوکے ساتھ محبت سب لوگوں سے زیادہ ہو دوسرے یہہ کہ کسی آدمی سے بہ محبت ہو تیسرے یہہ کہ جب کفر سے اللہ

ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یقذف فی النار متفق

نے اوسکو نجات دی تو پھر کفر کیطرف لوٹ کر جانا اوسکو ایسا برا معلوم ہو جیسا آگ میں گرایا جانا برا معلوم ہوتا ہے متفق

علیہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ نقل کی اوسنے رسول اللہ صلعم سے فرمایا

سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشا

سات شخص ہیں جنکو خدا تعالیٰ اپنے سایہ میں رکھیگا جس دن اوسکے سایہ کسوا کوئی سایہ نہ ہوگا ایک منصف سردار۔ دوسرا وہ جوان جو اٹھتے

فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی اللہ

خدا کی عبادت میں مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہے جب تک وہ مرد جو خدا ہی کیواسطے آپسمیں محبت رکھتے ہیں

اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب وجمال فقال

ملتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر۔ پانچواں وہ مرد جسکو مالدار یا عزت خوبصورت عورت نے بلایا سو اوسنے کہا

إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا

کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں اور وہ مرد جس نے خیرات کی تو اسکو چھپایا یہانتک کہ نہیں جانتا اوسکا بایاں ہاتھ کہ کیا

تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ

خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے اور وہ مرد جس نے یاد کیا خدا کو تنہا کسی مکان میں سو جاری ہوگئیں اوسکی دونوں آنکھیں متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالے قیامت کے دن فرمائے گا

أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہاں ہیں وہ لوگ جو آپس میں دوستی رکھتے تھے میری بزرگی کیواسطے آج میں اونکو سایے میں رکھونگا بروز جس دن کہ نہیں سایہ کسی سایہ والے کا مگر میرا

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا

اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مجھے اوس کی قسم ہے جسکے قابو میں میری جان ہے

تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا

کہ نہ جاؤ گے تم بہشت میں جبتک کہ ایمان نہ لاؤ گے اور ایمان نہ لاؤ گے جبتک کہ آپس میں دوست نہ ہو گے کیا میں تمکو نہ بتلاؤں وہ چیز کہ جب

فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اوسکو کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو پھیلاؤ سلام کو تمہارے بیچ کہ زندہ رہے سلام علیکم تمہارا یعنی مسلمان لوگوں میں رواہ مسلم اور اسی سے روایت ہے کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرٰى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى

نبی صلعم اور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک مرد نے اپنے بھائی کی زیارت کو گیا خدا نے اوسکی راہ میں فرشتہ معین کیا

مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ

حدیث کو

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ قَبُولِهِ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

رواہ مسلم اور یہ حدیث پہلے باب میں گذری ہے اور براء بن عازب رضہ سے روایت ہے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کے حق میں فرمایا کہ انسے محبت نہیں کرتا مگر مومن

وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ

اور انسے بغض نہیں رکھتا مگر منافق جو شخص انسے محبت کریگا اوس سے محبت کرے گا اور جو انسے بغض رکھیگا اللہ تعالے اوس سے بغض رکھیگا متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

علیہ اور روایت ہے معاذ رضہ سے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے

سلم یقول قال اللہ عزوجل المتحابون فی جلالی لہم منابر من نور یغبطہم
فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری جلال میں ایک دوسرے سے پیار کرنیوالوں کیلئے نور کے منبر ہونگے
النبیون والشہداء رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن
کہ نبی اور شہداء اگرچہ رشک کریں گے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور
ابی ادریس الخولانی رحمہ اللہ قال دخلت مسجد دمشق فاذا فتی برّاق
ابوادریس خولانی رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا دان میں نے ایک جوان دیکھا سفید دندان
الثنایا واذا الناس معہ فاذا اختلفوا فی شیء اسندوہ الیہ وصدروا عن
لوگ اوسکے ساتھ ہیں جب کسی بات میں اختلاف کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے اوسکی سند پکڑتے ہیں اور اوسکے قول پر بھیم
رأیہ فسألت عنہ فقیل ہذا معاذ بن جبل فلما کان من الغد ہجرت
چلتے ہیں میں نے پوچھا یہ جوان کون ہے لوگوں نے کہا معاذ بن جبل ہیں جب دوسرا روز ہوا تو میں بہت سویرے گیا
فوجدتہ قد سبقنی بالتہجیر ووجدتہ یصلی فانتظرتہ حتی قضی صلوتہ
دیکھا تو وہ مجھ سے آگے آئے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں میں ٹھہرا رہا جب نماز پڑھ چکے
ثم جئتہ من قبل وجہہ فسلمت علیہ ثم قلت واللہ انی لاحبک فی
تو میں اوسکے سامنے سے آیا اور سلام علیک کی پھر میں نے کہا تم کو اللہ جل جلالہ کیواسطے چاہتا ہوں اللہ کیواسطے چاہتا ہوں میں نے کہا ہاں
اللہ فقال آللہ فقلت اللہ فقال آللہ فقلت اللہ فاخذ بحبوۃ ردائی فجذبنی
اللہ کیواسطے میں نے کہا اللہ کے واسطے اوسنے کہا اللہ کیواسطے میں نے کہا اللہ کیواسطے اوسنے میری چادر کا کونہ پکڑ کے مجھ کھینچا
الیہ فقال ابشر فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ
اور کہا خوش ہو جا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ
تعالی وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتزاورین فی و
جل جلالہ فرماتا ہے واجب ہوئی میری محبت اون لوگوں کو جو میری واسطے دوستی رکھتے ہیں اور میری واسطے ملنے بیٹھتے ہیں اور میری واسطے ایک
المتباذلین فی حدیث حسن رواہ مالک فی الموطا باسناد الصحیح قولہ
میرے واسطے اپنی جان اور مال صرف کرتے ہیں حدیث حسن ہے روایت کی یہ مالک نے موطا میں اسناد صحیح سے قولہ اسکا
ہجرت ای بکرت وہو بتشدید الجیم قولہ اللہ فقلت اللہ الاول بہمزۃ
ابجرت پڑھے سویرے گیا میں اور وہ ساتھ تشدید جیم کے قول اسکا فقلت اللہ پہلا ساتھ ہمزہ کے ہووے
ممدودۃ للاستفہام والثانی بلا مد وعن ابی کریمۃ المقداد بن معدیکرب
واسطے استفہام اور دوسرا بغیر مد کے ہے اور ابو کریمہ مقداد بن معدیکرب سے روایت ہے

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا احب الرجل اخاه فليخبره

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب آدمی کو اپنے بھائی سے محبت ہو تو چاہئے کہ اوسکو خبر کر دے

انه يحبه رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن

کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور

معاذ رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيده وقال يا

معاذ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا اے معاذ

معاذ والله اني لاحبك فقال اوصيك يا معاذ لا تدعن في دبر كل صلوة

میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اے معاذ میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے پیچھے یہ دعا پڑھنا کہ اور کبھی ترک نہ کرنا

تقول اللهم اعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك حديث صحيح رواه

یہ ہے اللہ تو آپنے ذکر اور شکر اور حسن عبادت پر میری مدد کر حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابو داؤد

ابو داود والنسائي باسناد صحيح وعن انس رضي الله عنه ان رجلا كان

اور نسائی نے اسناد صحیح سے اور روایت ہے انس رضہ سے کہ

عند النبي صلى الله عليه وسلم فمر رجل فقال يا رسول الله اني لاحب هذا

صلعم کے پاس ایک آدمی تھا ایک دوسرا آدمی وہاں سے گذرا اوس پہلے نے کہا یا رسول اللہ میں اس شخص کو دوست رکھتا ہوں

فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اعلمته قال لا قال اعلمه فلحقه فقال اني

آنحضرت صلعم نے فرمایا تو نے اپنی محبت کی اوسکو خبر بھی کی ہے اوسنے کہا نہیں فرمایا کہ اوسکو خبر کر دے پس اس شخص نے اوسکو خبر کی اور کہا کہ میں

احبك في الله فقال احبك الله الذي احببتني له رواه ابو داود باسناد

تجھے فی اللہ دوست رکھتا ہوں اوسنے کہا کہ جس اللہ کے لئے تو مجھے دوست رکھتا ہے وہ تجھ کو دوست رکھے یہ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے

صحيح الباب السابع والاربعون في علامات حب الله تعالى العبد

یہ ہے باب سینتالیسواں باب اللہ تعالے کے بندہ کو دوست رکھنے کے علامات و نشانیوں کے

وحثه على خوفها والسعي في تحصيلها قال الله تعالى قل ان كنتم

اور اس سے خوفزدہ ہونے پر ترغیب دینی اور اسکے حاصل کرنے میں کوشش کرنیکے بیان میں۔ فرمایا ہے اللہ تعالے نے کہہ اگر

تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم

تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری تا دوست رکھے تمہارے تئیں اللہ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا

وقال الله تعالى يا ايها الذين امنوا من يرتد منكم عن دينه

مہربان ہے۔ اور فرمایا ہے اللہ نے کہ جو جان لائے ہو جو کوئی پھر جاوے تم میں سے دین اپنے سے

فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی
پس اللہ الک قوم کو کہ پیار کرتا ہے اللہ کو اور پیار کرتے ہیں وہ اللہ کو نرمی کرنے والے ہیں وہ مسلمانوں کے کہنے کے ہیں اور سخت ہیں
الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل
کافروں پر جہاد کریں گے اور نہ ڈریں گے ملامت کرنے کسی ملامت کرنے والے کے یہ بھلائی
اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
اللہ کی ہے دیتا ہے اسکو جسکو چاہے اور اللہ کشائش والا ہے جاننے والا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قال من عادی
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے دوست سے عداوت کرے
ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت
میں اسکو للکارتا ہوں یعنی دشمنی کرتا ہوں میرا غرض حاصل نہیں کرتا جو بندے میرے اوپر فرض کیا ہے
علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت
فرض کی ہے اور میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی حاصل کرتا ہے نفلوں کے ذریعہ سے یہاں تک کہ میں دوست رکھتا ہوں اسکو پس جب میں اسکو دوست رکھتا ہوں
سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا
تو ہو جاتا ہوں میں اسکا کان جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ جس سے دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ جس سے پکڑتا ہے اور اسکا
ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی اعطیتہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ
پاؤں جس سے چلتا ہے جب مجھ سے مانگے تو ضرور میں اسکو دوں اور اگر پناہ مانگے تو ضرور میں اسکو پناہ دوں
البخاری معناہ اذنتہ اعلمتہ باتی محارب لہ وقولہ استعاذنی رواہ
بخاری نے اور معنی اذنتہ کے اعلمتہ ہیں یعنی خبر کرتا ہوں اسکو کہ میں لڑنے والا ہوں جس سے اور قول اسکا استعاذنی رواہ کیا ہے ساتھ
بالباء ورواہ بالنون وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب اللہ
باء کے کہا ہے ساتھ نون کے اور روایت کیا ہے اسکو بھی ساتھ نون کے اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تعالی العبد نادی جبرئیل ان اللہ تعالی یحب فلانا فاحبہ فیحبہ جبرئیل
جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالی بندے کو تو پکارتا ہے جبرئیل کو کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے فلانے کو پس تو بھی دوست رکھ اسکو پس دوست رکھتا ہے اسکو جبرئیل
فینادی فی اھل السماء ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء
پھر پکارتا ہے آسمان والوں کو یہ کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے فلانے کو پس تم بھی دوست رکھو اسکو پس دوست رکھتے ہیں اسکو
ثم یوضع لہ القبول فی الارض متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال رسول
پھر رکھا جاتا ہے اسکے لئے قبول زمین میں متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ اذا احب عبدا دعا جبریل فقال
اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندہ کو دوست رکھتا ہے تو جبریل کو پکار فرماتا ہے کہ میں فلانے
انی احب فلانا فاحبہ فیحبہ جبریل ثم ینادی فی اھل السماء فیقال ان
کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اوسکو دوست رکھ پس جبریل اوس سے محبت رکھتا ہے پھر آسمان میں منادی کیجاتی ہے کہ اللہ
اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض
فلانے شخص کو دوست رکھتا ہے تم بھی اوسے دوست رکھو پس آسمان والے اوسکو دوست رکھتے ہیں پھر زمین میں بھی اوسکی مقبولیت مقرر
واذا ابغض عبدا دعا جبریل فیقول انی ابغض فلانا فابغضہ فیبغضہ
کیجاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو جبریل کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلانے سے بغض رکھتا ہوں تو بھی اوس سے بغض رکھ پس جبریل اوس سے بغض
جبریل ثم ینادی فی اھل السماء ان اللہ یبغض فلانا فابغضوہ
رکھتا ہے پھر آسمان والوں میں منادی کرتا ہے کہ اللہ فلانے کو بغض رکھتا ہے تم بھی اوس سے بغض رکھو
فیبغضونہ ثم توضع لہ البغضاء فی الارض وعن عائشۃ رضی اللہ
پس سب لوگ اوس سے بغض رکھتے ہیں پھر زمین میں بھی اوسکا بغض مقرر کیجاتا ہے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ سے
عنہا ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث رجلا علی سریۃ وکان یقرأ
کہ رسول اللہ صلعم نے ایک مرد کو لشکر پر سردار بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو
لاصحابہ فی صلوتہ فیختم بقل ھو اللہ احد فلما رجعوا ذکروا ذلک لرسول
نماز میں پڑھاتا اور قرأت کو قل ھو اللہ پر ختم کیا کرتا جب واپس آئے
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال سلوہ لای شیء یصنع ذلک فسألوہ فقال
اللہ صلعم سے اس بات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تم اوس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے لوگوں نے اوس سے پوچھا اوسنے جواب دیا کہ یہ سورت
لانہا صفۃ الرحمن فانا احب ان اقرأ بہا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
رحمن کی صفت ہے اسلئے میں پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا
وسلم اخبروہ ان اللہ تعالیٰ یحبہ متفق علیہ
اوسکو خبر کردو کہ اللہ تعالیٰ اسکو پیار کرتا ہے متفق علیہ
الباب الثامن فی الزھد وفی الحث علی اکل الحلال من ایدی الصالحین
آٹھواں باب پرہیزگاری میں اور حلال کھانے کے بیان میں صالحین کے ہاتھ سے
والصدقۃ علیھم وعلی المساکین قال اللہ تعالیٰ والذین یؤذون المؤمنین
اور صالحین کو اور مسکینوں کو صدقہ دینے کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جو ایذا دیتے ہیں مسلمان مردوں

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا وَقَالَ تَعَالَى

اور مسلمان عورتوں کو جو کسی کام کے قابل نہ تھا یا انہوں نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا اور فرمایا

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ

یتیم کو قہر مت کر اور سائل کو مت جھڑک۔ اور احادیث جس مضمون کے بہت ہیں

مِنْهَا حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي بَابِ قَبْلَ هٰذَا مَنْ عَادَى لِي

ان میں سے ہے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی باب میں کہ پہلے اس سے جو پہلے من عادی لی

وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمِنْهَا حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ

ولیا اور اس سے ہے سعد بن ابی وقاص کی حدیث

اللّٰهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِي بَابِ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيمِ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو باب ملاطفہ یتیم میں ہے۔ پہلی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَا أَبَا بَكْرٍ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ

اے ابوبکر کو فرمایا اگر تو نے ان کو غصہ کیا تو تحقیق غصہ کیا تو نے رب کو اور جندب بن

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى

عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نماز

صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ

پڑھے صبح کی پس وہ پناہ اللہ کے ہو پس نہ طلب کرے تم سے اللہ اپنے ذمہ کے ساتھ کسی چیز کے پس وہ

يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جس کو طلب کرے اپنے کسی چیز کے ساتھ پکڑ لیوے گا اس کو پھر ڈالیوے گا اس کو اوندھا اپنے منہ کے بل دوزخ کی آگ میں روایت کیا اس کو مسلم نے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُونَ فِي أَجْرِ الْحُكَّامِ النَّاسَ عَلَى

انچاسواں باب حاکموں کے ثواب میں لوگوں کے حاکم اسلام حاکم کرنے

الظَّاهِرِ وَتَفْوِيضِ سَرَائِرِهِمْ إِلَى اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

اور ان کے باطن اللہ کے سپرد کرنے کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر اگر توبہ کریں اور نماز

وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو تم ان کا رستہ چھوڑ دو۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ

أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کہیں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں

فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ

جب انہوں نے یہ کام کیا تو مجھ سے اپنے خون اور مال بچا لیے مگر اسلام کی اور حساب ان کا

عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ

اللہ کے ہے متفق علیہ ہے روایت ہے ابو عبداللہ طارق بن اشیم رضی

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا

کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہتے تھے جس شخص نے لا الہ الا

اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ

اللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جو معبود ہیں ان کا انکار کیا تو اس کا خون اور مال حرام ہوا اور اسکا حساب اللہ پر ہے روایت کی

مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي مَعْبَدٍ الْمِقْدَامِ بْنِ أَسْوَدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ

مسلم نے اور روایت ہے ابو معبد مقدام بن اسود رضی سے کہا میں نے رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ فرمایئے اگر میں کسی کافر سے لڑائی میں جس کا

إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَفَأَقْتُلُهُ

تلوار سے پہلا ایک ہاتھ کاٹ دیا پھر مجھ سے ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا اور کہا میں اللہ کا مسلمان ہو گیا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَطَعَ

یا رسول اللہ اس بات کے کہنے سے پیچھے میں اور کیا قتل کروں فرمایا تو اسکو قتل نہ کر میں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ میرا

إِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ

ایک ہاتھ کاٹ کر پھر کہا اس نے بعد اس کے کہ کاٹا آپ نے فرمایا اسکو قتل نہ کر اگر تو اسکو قتل کریگا تو تیرے

بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي

وہ تیرے مرتبہ میں ہو جائیگا جس میں وہ اس کلمہ کے کہنے سے پہلے تھا

قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ أَيْ مَعْصُومُ الدَّمِ مَحْكُومٌ بِإِسْلَامِهِ وَ

متفق ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ تیرے مرتبہ میں ہو گیا یعنی مسلمان ہو کر معصوم الدم ہو گیا اور

مَعْنٰى أَنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ أَيْ مُبَاحُ الدَّمِ بِالْقِصَاصِ لِوَرَثَتِهِ لَا أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِهِ فِي

الكفر والله اعلم وعن اسامة بن زيد رضي الله عنهما قال بعثنا رسول
مرتبہ میں ہو گیا اللہ خوب جانتا ہے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو
الله صلى الله عليه وسلم الى الحرقة من جهينة فصبحنا القوم على مياههم
قبیلہ حرقہ کی طرف بھیجا وہ جہینہ میں سے ایک قبیلہ تھا پھر ہم نے اس قوم کو ان کے پانی پر جا کر پایا
ولحقت انا ورجل من الانصار رجلا منهم فلما غشيناه قال لا اله الا
اور میں اور ایک انصاری اور ہم میں سے ایک آدمی کسی کے پیچھے پڑے ہم نے اس کو گھیر لیا تو اس نے لا الہ الا
الله فكف عنه الانصاري وطعنته برمحي حتى قتلته فلما قدمنا
اللہ کہا انصاری نے یہ سن کر اس سے ہاتھ روک لیا اور میں نے اپنے نیزہ سے اس کو قتل کر دیا جب ہم
بلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي يا اسامة اقتلته بعد ما قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے مجھ سے
لا اله الا الله قلت يا رسول الله انما كان متعوذا فقال اقتلته بعد ما
لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد تو اس کو قتل کر دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے ہتھیار کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا
قال لا اله الا الله فما زال يكررها علي حتى تمنيت اني لم اكن اسلمت قبل
آپ نے بار بار یہی فرمایا کہ تو نے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد اس کو قتل کر دیا میں نے عرض کیا کہ اس نے
ذلك اليوم متفق عليه وفي رواية للبخاري ثم رفع الي اباة بكر رضي الله عنه وعلم
ہتھیار کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا
قوله كيف تصنع بلا اله الا الله اذا جاءت يوم القيمة وفي رواية فقال
یعنی کیا مضائقہ ہے اگر لا الہ الا اللہ کہنے والا قیامت کے دن لا الہ الا اللہ کو لے کر آئے گا اور دوسری روایت میں ہے کہ رسول
رسول الله صلى الله عليه وسلم اقال لا اله الا الله وقتلته قلت يا رسول الله
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا اور تو نے اس کو قتل کر دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
انما قالها خوفا من السلاح قال افلا شققت عن قلبه حتى تعلم اقالها
اس نے تو ہتھیار کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھ لیا تھا کہ اس نے دل سے کہا تھا یا نہیں
ام لا فما زال يكررها علي حتى تمنيت اني اسلمت يومئذ الحرقة بضم الحاء
اب اس کی بار بار یہی تکرار رہی یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا حاء مضموم
المهملة وفتح الراء وبالقاف وهي من جهينة القبيلة المعروفة وقوله متعوذا
مہملہ کے ساتھ ہے یہ ایک چھوٹا قبیلہ ہے جو جہینہ سے ہے رسول اس کا مقصد

معتصماً بها من القتل لا معتقداً وعن جندب بن عبد الله رضي الله

بچاؤ کرنے دنیا میں سے نہیں رکھنے والا کلمہ کا اور جندب بن عبداللہ رضی سے روایت ہے

عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث بعثاً من المسلمين إلى قوم من

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا لشکر

المشركين وأنهم التقوا فكان رجل من المشركين إذا شاء أن يقصد إلى

مشرکوں پر بھیجا اور یہ لوگ باہم مل گئے ف اور مشرکوں میں سے ایک شخص جب چاہتا

رجل من المسلمين قصد له فقتله وإن رجلاً من المسلمين قصد غفلته

مسلمانوں میں سے ایک شخص کو قصد کرتا اور اس کو قتل کر دیتا اور اسلام والے مسلمان اس کی غفلت کو دیکھتا تھا اور ہم آپس میں باتیں کرتے

وكنا نحدث أسامة بن زيد فلما رفع عليه السيف قال لا إله إلا الله

تھے کہ وہ اسامہ بن زید ہے جب اوپر مسلمان نے تلوار بلند کی تو اس نے لا الہ الا اللہ کہدیا مگر مسلمان نے تلوار نہ روکی پس

فقتله فجاء البشير إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله وأخبره حتى أخبره

قتل کر دیا پھر خوشخبری دینے والا رسول اللہ کے پاس آیا اور اس سے حال پوچھا اور اس نے آپ کو وہاں کا سب حال بتایا یہاں تک کہ اس آدمی کی خبر بھی آپ کے پاس بھیجی کہ اس نے

خبر الرجل كيف صنع فدعاه فسأله فقال لم قتلته فقال يا رسول الله أوجع في

کس طرح کیا تھا آپ نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ تو نے اس کو کیوں قتل کیا اس نے کہا یا رسول اللہ اس نے مسلمانوں کو بہت دکھ دیا تھا اور فلانے

المسلمين وقتل فلاناً وفلاناً وسمى له نفراً وإني حملت عليه فلما رأى السيف قال

فلانے کو قتل کیا تھا اور ایک بڑی جماعت کا نام لیا اور جب میں نے تلوار سونتی کہ اس

لا إله إلا الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقتلته قال نعم قال فكيف

لا الہ الا اللہ کہدیا آپ نے فرمایا کیا اس کو تو قتل کر دیا اس نے کہا ان آپ فرمایا تب قیامت کے دن

تصنع بلا إله إلا الله إذا جاءت يوم القيامة قال يا رسول الله استغفر لي

لا الہ الا اللہ آوے گا تو کیا کرے گا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے لئے استغفار کریں

قال وكيف تصنع بلا إله إلا الله إذا جاءت يوم القيامة فجعل لا يزيده على

آپ نے فرمایا اور لا الہ الا اللہ سے کیا کرے گا تب اس نے بار بار عرض کیا آپ نے یہی فرمایا کہ لا الہ الا اللہ سے کیا کرے گا

أن يقول كيف تصنع بلا إله إلا الله إذا جاءت يوم القيامة رواه مسلم

تب قیامت کے دن لا الہ الا اللہ آوے گا تو کیا کرے گا یہ روایت کی اس کو مسلم نے

وعن عبد الله بن عتبة بن مسعود رضي الله عنه قال سمعت عمر

اور روایت ہے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے عمر

ابن الخطاب رضی اللہ عنہ یقول ان ناسا کانوا یؤخذون بالوحی فی عہد

ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان الوحی قد انقطع وانما ناخذکم الآن بما

لوگ وحی سے پکڑے جاتے تھے اور اب وحی منقطع ہو گئی ہے اب ہم کو تمہارے ظاہری

ظہر لنا من اعمالکم فمن اظہر لنا خیرا امنّاہ وقربناہ ولیس لنا من سریرتہ

حال پر پکڑ سکتے ہیں جس شخص کی کہ نیکی ہم کو ظاہر معلوم ہوگی ہم اس کو امن دیں گے اور اپنا مقرب بنائیں گے اور اس کے باطن سے ہم کو

شیء اللہ یحاسبہ فی سریرتہ ومن اظہر لنا سوءا لم نامنہ ولم نصدقہ

کچھ سروکار نہیں اللہ اس کے باطن کا حساب اللہ تعالیٰ خود کرے گا اور جس بری حالت ظاہر ہو جائیگی ہم اس کو امن نہ دینگے اور نہ اس کی تصدیق کرینگے

وان قال ان سریرتہ حسنۃ رواہ البخاری

اگرچہ وہ کہا کرے کہ میرا باطن اچھا ہے روایت کی اس کو بخاری نے

الباب الخمسون فی الخوف

پچاسواں باب خوف کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ وایای فارہبون وقال تعالیٰ ان بطش ربک لشدید

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مجھ سے ہی ڈرو اور فرمایا تحقیق تیرے رب کی گرفت بڑی سخت ہے

وقال تعالیٰ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وہی ظالمۃ ان اخذہ

اور فرمایا اور ایسے ہی تیرے رب کی پکڑ ہے جب پکڑتا ہے ظالموں کو

الیم شدید ان فی ذلک لآیۃ لمن خاف عذاب الآخرۃ ذلک یوم

بیشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے بیشک اس میں نشانی ہے اس شخص کو جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو وہ دن ہے کہ لوگ

مجموع لہ الناس وذلک یوم مشہود وما نؤخرہ الا لاجل معدود یوم

اس دن کیلئے جمع کئے جائینگے اور وہ دن ہے حاضر کیا ہوا دن ہم اس کو مؤخر نہیں کرتے مگر ایک مقرر وقت تک جس دن

یات لا تکلم نفس الا باذنہ فمنہم شقی وسعید فاما الذین شقوا

جب وہ دن آئیگا کوئی بات نہ کریگا مگر اللہ کی اجازت سے کوئی بدبخت ہوگا کوئی نیک بخت پس جو بدبخت ہوئے

ففی النار لہم فیہا زفیر وشہیق وقال تعالیٰ ویحذرکم اللہ

وہ آگ میں ہیں ان کیلئے اس میں آواز گدھے کی سی ہوگی اور چیخنا اور فرمایا اللہ ڈراتا ہے تم کو اپنی ذات سے

نفسہ وقال تعالیٰ یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ

اور فرمایا اللہ تعالیٰ دن جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور عورت اور بیٹوں سے

وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
اور گھر والے اور بیوی سے اور بیٹوں سے ہر آدمی کیلئے اس دن ایسا حال ہوگا کہ اوسکو دوسری طرف نظر نہ کرنے دیگی اور فرمایا اے لوگو
النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ
اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے جس دن تم اوسکو دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی بھول جائے گی
مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَ
اپنی چھوٹے دودھ پیتے بچے سے اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دیگی اور لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ نشہ میں ہیں اور نشہ میں
مَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ وَقَالَ تَعَالَى وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ
نہیں ہیں لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے اور فرمایا جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے خوف کرے
جَنَّتَانِ الْآيَاتِ وَقَالَ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ وَقَالُوا
اوسکے لئے دو باغ ہیں اور دوسرے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر پوچھیں گے
إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ
کہیں گے ہم پہلے اپنے گھروں میں ڈرتے تھے پھر اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لیا
إِنَّا كُنَّا قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ جِدًّا
ہم پہلے اوسی کی عبادت کرتے تھے بیشک وہ احسان کرنیوالا رحم کرنیوالا ہے اس باب میں آیتیں بہت ہی ہیں
مَعْلُومَاتٌ وَالْغَرَضُ الْإِشَارَةُ إِلَى بَعْضِهَا وَقَدْ حَصَرَ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ
معلوم ہیں اور ہمارا غرض صرف بعض کی طرف اشارہ کرنا تھا سو ہو گیا اور حدیثیں الخ
فَكَثِيرَةٌ جِدًّا فَنَذْكُرُ مِنْهَا طَرَفًا وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
بہت ہی ہیں ہم کچھ تھوڑی سی یہاں ذکر کرتے ہیں اور توفیق اللہ کے اور اس مسعود رضی اللہ سے روایت ہے
عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ
کہ ہم کو رسول اللہ صلعم نے حدیث سنائی اور آپ صادق و مصدوق تھے
إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً
تم میں سے ہر ایک کا پیدا کرنا اوسکی ماں کے پیٹ میں اس طرح ہوتا ہے کہ پہلے چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنے ہی دن میں جما ہوا خون
مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ
پھر اتنے ہی دن میں گوشت کا ٹکڑا رہتا ہے پھر فرشتہ اوسکے پاس بھیجا جاتا ہے اور اوس میں روح
وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي
پھونکتا ہے اور چار باتوں کا حکم ہوتا ہے وہ اوسکی روزی اور اوسکی عمر اور اوسکے عمل لکھنے کا اور یہ کہ وہ بدبخت ہوگا یا نیکبخت ہوگا

لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا

جسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کا کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوس میں اور بہشت میں

إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ

ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اوپر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور تم میں کوئی آدمی

لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ

دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ میں اور اوسمیں سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا پھر تقدیر کا لکھا اوپر غالب ہو جاتا ہے

الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ

وہ بہشتیوں کے کام کرنے لگ جاتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اسدن ستر ہزار باگیں ہوں گی

مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ

ہر ایک باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے اوسکو روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے نعمان بن

بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

بشیر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے

إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَرَجُلٌ يُوضَعُ فِي أَخْمَصَيْ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ

کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں کمتر عذاب والا وہ شخص ہوگا کہ اوسکے دونوں قدموں کے تلے کے حصے میں دو چنگاریاں آگ کی رکھی جائینگی

يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ

کہ اوسکا دماغ اوسسے اوبلیگا روایت کی یہ مسلم نے اور اوسکے ایک روایت میں ہے کہ مقرر دوزخیوں میں بہت ہلکا عذاب والا وہ ہے

لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى

جسکے پیروں میں آگ کی دو پاپوشیں اور دو تسمے ہیں جنسے اوسکا دماغ ابلتا ہے جیسے دیگ ابلتی ہے اور وہ جانتا ہے

أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ مجھ سے زیادہ کسی پر عذاب نہیں قیامت کے روز اور حالانکہ اوسپر سب سے اوپر بہت ہلکا عذاب ہے متفق علیہ

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور سمرہ بن جندب رضسے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ

فرمایا کہ بعضوں کو آگ ٹخنوں تک پہونچیگی اور بعضوں کو گھٹنوں تک

وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِالْحَرْ

اور بعضوں کو کمر تک اور بعضوں کو گردن کی ہنسلی تک روایت کی یہ مسلم نے بحرۃ

مُعْقِدُ الْإِزَارِ تَحْتَ السُّرَّةِ وَالتَّرْقُوَةُ بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ هِيَ الْعَظْمُ الَّتِي

تہبند باندھنے کی جگہ ہے زیر ناف اور ترقوۃ ساتھ فتحہ تا کے اور ضمہ قاف کے اور یہ وہ ہڈی ہے جو

عِنْدَ ثُغْرَةِ النَّحْرِ وَلِلْإِنْسَانِ تَرْقُوَتَانِ فِي جَانِبَيِ النَّحْرِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

نزدیک گڑھے کے ہے اور آدمی کی دو ہنسلی ہوتی ہیں گردن کی دونوں جانب میں اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لوگ خدا تعالے کے سامنے کھڑے ہونگے

حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالرَّشْحُ الْعَرَقُ

یہانتک کہ ڈوبے ان میں سے اپنے نصف کان تک پسینے میں غائب ہونگے متفق علیہ اور رشح پسینہ ہے

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً

اور روایت کی انس رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک خطبہ فرمایا کہ ویسا خطبہ

مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ

کبھی نہیں سنا آپنے فرمایا اگر جیسا میں جانتا ہوں تم بھی جان لو تو تم ہنسی تھوڑی کرو اور بہت رویا کرو

كَثِيرًا فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهَهُمْ لَهُمْ خَنِينٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پس آپکے اصحاب اپنے مونہہ چھپا کر خوب ہی روئے متفق علیہ

وَفِي رِوَايَةٍ بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ

اور ایک روایت میں ہے کہ اصحاب کیطرف سے آپکو کوئی بات پہنچی آپنے اوسی وقت خطبہ فرمایا اور بیان کیا

عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ

کہ بہشت اور دوزخ میری سامنے کی گئی پس میں نے خیر اور شر واسی طرح کبھی نہیں دیکھا اور جو حال میں جانتا ہوں اگر تم جان جاؤ

لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو ہنسی تھوڑی کرو۔ اور بہت روتے رہا کرو پس اصحاب پر

وَسَلَّمَ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ غَطَّوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينُ الْخَنِينِ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ هُوَ

اوسدن سے سخت کوئی دن نہ تھا کہ انہوں نے اپنے سر ڈھانک لئے اور روتے تھے خنین ساتھ خا معجمہ کے اور وہ

الْبُكَاءُ مَعَ غُنَّةٍ وَانْتِشَاقُ الصَّوْتِ مِنَ الْأَنْفِ وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رونا ہے ساتھ گنگنہ کے اور نکالنا آواز کا ناک سے اور روایت ہے مقداد رضہ سے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

کہ میں نے اپنے کان سے رسول اللہ صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سورج مخلوقات کے نزدیک کیا جائے گا

الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الرَّاوِيْ عَنِ الْمِقْدَادِ

یہانتک کہ ایک میل خلق کی مقدار نزدیک ہوا جاوے گا سلیم بن عامر جو مقداد سے روایت کرتا ہے کہتا ہے

فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ تُكْحَلُ بِهِ

پس قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میل سے اوسنے زمین کی مسافت مراد لی ہے یا سرمہ لگانیکی سلائی

الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ

مراد ہے فرمایا پس لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے میں ہونگے اوانمیں سے بعضے ایسے ہونگے کہ اون کے

إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى حَقْوَيْهِ

دونو ٹخنوں تک پسینا ہوگا اوا ونمیں سے بعضے ایسے ہونگے کہ دونوں گھٹنیوں تک ہوگا اور اونمیں سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور

وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا قَالَ وَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اونمیں سے بعضے ایسے لوگوں کو پسینا لگام دیویگا قال اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

بِيَدِهٖ إِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

اپنے ہاتھ سے منہ کیطرف اشارہ کیا اور روایت کی یہ مسلم نے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو اس قدر پسینا آویگا کہ اون کا پسینا

الْأَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ أَفْوَاهَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنٰى يَذْهَبُ

زمین میں ستر ہاتھ اتر جاویگا اور اونکو پسینا لگام دیگا یہانتک کہ اونکے کانوں تک پہونچ جاویگا متفق علیہ اور معنے یذہب

فِي الْأَرْضِ يَنْزِلُ وَيَغُوْصُ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

فی الارض کا یہ ہے کہ زمین میں اترتا ہے اور دھنستا ہے اور اوسی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے

سَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ

کہ ناگاہ آپنے ایسی آواز سنی جیسے کہ گرپڑی فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے ہم نے عرض کی اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں

قَالَ حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْآنَ حَتّٰى

آپنے فرمایا یہ پتھر تھا کہ آگ میں ستر برس کے عرصہ سے پھینکا گیا تھا وہ اب جاکے تہ کو جا لگا تھا یہانتک

انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ

کہ آج اُس کی تہ میں پہونچکے گرنے کی تم نے آواز سنی ہے روایت کی یہ مسلم نے اور عدی بن حاتم رض سے روایت ہے

فائدہ جلد اول

عادت دوڑ آواز آپنے کے ساتھیوں نے سنی آپنے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے کہ دوزخ کی آگ پھینکا ہوا پتھر ہے

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ بعضے لوگ ۱۲ ہزار

فائدہ بعضے لوگوں کی علامت

فائدہ بعضے لوگ ۱۲ ہزار

فائدہ بعضے لوگ ۱۲ ہزار

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں مگر کہ اوس سے قیامت میں،

سیکلمہ ربہ لیس بینہ وبینہ ترجمان فینظر الایمن منہ فلا یری الا ما

خواہ تکلم کریگا اس طرح پر کہ اوسکی اور خدا کے درمیان کوئی دوسرا ترجمان نہ ہوگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے

وینظر الاشام فلا یری الا ما قدم وینظر بین یدیہ فلا یری الا النار تلق

نظر کریگا بائیں طرف تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوائے دوزخ کے کہ اوسکے

وجہہ فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ متفق علیہ وعن ابی ذر رضی اللہ ع

منہ کے سامنے ہے سو تم لوگو دوزخ سے بچو اگر چہ آدھی کھجور ہی دیکر ہی وہ متفق علیہ اور ابوذر رضہ سے روایت ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اری ما لا ترون اطت

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے آسمان آواز کرتا ہے وہ ا

السماء وحق لہا ان تئط ما فیہا موضع اربع اصابع الا وملک واضع

اوسکو لائق ہے کہ آواز کرے اوسمیں چار انگل کی مقدار جگہ خالی نہیں مگر حال یہ ہے کہ فرشتہ اپنی پیشانی

جبہتہ ساجدا للہ تعالی واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم

رکھے ہوئے اللہ تعالے کو سجدہ کر رہا ہے جو میں جانتا ہوں اگر تم جانو تو ہنسی تھوڑی کرو اور رویا

کثیرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرش ولخرجتم علی الصعدات تجارون

بہت کرو اور تم عورتوں سے بچھونوں پر ہم بستر ہونا ترک کرو اور رستوں میں

الی اللہ تعا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن واطت بفتح الہمز

اللہ تعالے کے آگے فریاد کرتے پھر راوی روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور اطت ساتھ

فتح ہمزہ

وتشدید الطاء وتئط بفتح التاء وبعدہا ہمزۃ تکسر وقالا

اور تشدید طا کے اور تئط ساتھ فتح تا کے اور آگے اسکے ہمزہ مکسورہ ہے اور اطیط

صوت الرحل والقتب ونحوہما ومعناہ ان کثرۃ من فی السماء من الملا

پالان اور قتب اور مانندان دونوں کے آواز کو کہتے ہیں اور معنی اسکا یہ ہے کہ عبادت کرنے والے فرشتوں نے

العابدین قد اثقلتہا حتی اطت والصعدات بضم الصاد والعین

جو آسمان میں ہیں تحقیق بوجھل کر دیا آسمان کو یہانتک کہ آواز کرتا ہے اور صعدات ساتھ ضمہ صاد اور عین کے

الطرقات ومعنی تجارون تستغیثون وعن ابی برزۃ برا ثم زا

راستے ہیں اور تجارون کا معنے فریاد کرتے اور روایت ہے ابو برزہ سے ساتھ ما پھر زا کے

نضلة بن عبيد الاسلمي رضي الله عنه قال ان رسول الله صلى الله عليه

نضلہ بن عبید اسلمی رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم قال لا تزول قدما عبد حتى يسأل عن عمره فيما افناه وعن عمله

وسلم نے فرمایا نہ ہٹیں گے قدم کسی بندہ کے یہاں تک کہ اس سے سوال کیا جائیگا اس کی عمر سے اس نے عمر کو کس کام میں اڈسے عمر کو کس کام میں گذارا اور عمل سے سوال کیا جاویگا

فيما فعل وعن ماله من اين اكتسبه وفيما انفقه وعن حبه فيما ابلاه رواه

کہ کیا کیا اور مال سے پوچھا جائیگا کہ کہاں سے کمایا تھا اور کہاں خرچ کیا اور بدن سے سوال جائیگا کہ کس کام میں گلایا روایت کی

الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال

ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہا

قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ تحدث اخبارها ثم قال

رسول اللہ صلعم نے آیہ یومئذ تحدث اخبارہا پھر فرمایا

اتدرون ما اخبارها قالوا الله ورسوله اعلم قال فان اخبارها ان

کہ تم جانتے ہو اوسکی خبریں کیا ہوں گی لوگوں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں آپنے فرمایا اوسکی خبریں یہ ہوں گی

تشهد على كل عبد او امة بما عمل على ظهرها تقول عملت كذا وكذا في يوم

کہ ہر مرد و عورت پر گواہی دیگی جو کچھ اونہوں نے زمین کی پشت پر کیا ہے ظاہر کرکے کہے گی کہ ایسا اور ایسا

كذا وكذا فهذه اخبارها رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن

فلانے فلانے دن اسنے اوپر کیا تھا اوس کی خبریں یہ ہونگی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور

ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم كيف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع الاذن متى يؤمر

میں کسطرح چین کروں اور حال یہ ہے کہ صاحب صور کہ منہ میں لئے ہوئے اذن کا انتظار کر رہا ہے کہ کس وقت

بالنفخ فينفخ فكان ذلك ثقل على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

پھونکنے کا حکم ہوتا ہے کہ پھونک دے ۔ گویا یہ بات آپکے اصحاب کو گراں معلوم ہوئی

فقال لهم قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل رواه الترمذي وقال حديث

آپنے انکو فرمایا کہ تم حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن القرن هو الصور الذي قال الله تعالى ونفخ في الصور هذا فسره

حسن ہے ۔ قرن وہی سینگ ہے جسمکا ذکر اللہ تعالے نے اس آیت میں کیا ہے اور پھونکا جاویگا سینگ میں اسی طرح تفسیر کی ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعة الله غالية

صلعم نے فرمایا جو شخص کہ ڈرتا ہے رات کے اول حصہ اور جو شخص رات کے اول حصہ میں چلا وہ منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی بیش بہا ہے

الا ان سلعة الله الجنة رواه الترمذي وقال حديث حسن وادلج باسكان

آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ادلج ساکن سکون

الدال ومعناه سار من اول الليل والمراد التشمير في الطاعة والله اعلم

دال کے اور معنے اسکا چلا اول رات میں اور مطلب اسکا کمر باندھنا ہے طاعت کیلئے اور اللہ خوب جانتا ہے

وعن عائشة رضي الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

وسلم يقول يحشر الناس يوم القيمة حفاة عراة غرلا قلت يا رسول الله

کہ فرماتے تھے جمع کیجاویں گے لوگ دن قیامت کے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ عورت

الرجال والنساء جميعا ينظر بعضهم الى بعض قال يا عائشة الامر اشد

اور مرد سب کے سب ایک دوسرے کیطرف دیکھینگے آپنے فرمایا اے عائشہ حال سخت ہوگا اس سے

من ان يهمهم ذلك وفي رواية الامر اهم من ان ينظر بعضهم الى بعض

کہ فکر میں ڈالے انکو یہ بات فقط اور ایک روایت میں ہے حال بہت ہی غم والا ہوگا اس سے کہ ایک دوسرے کیطرف نظر کریں

متفق عليه غرلا بضم الغين المعجمة اي غير مختونين

متفق علیہ غرلا ساتھ ضمہ غین معجمہ کے یعنے نا ختنہ

الباب الحادي والخمسون في الرجاء

باب اکاون رجا اور امید کے بیان میں

قال الله تعالى قل يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من

اللہ تعالے نے فرمایا ہے تو کہدے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے اللہ تعالی

رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم وقال

رحمت سے بیشک اللہ بخشتا ہے سب گناہ بیشک وہی ہے معاف کرنے والا مہربان اور فرمایا

تعالى وهل نجازي الا الكفور وقال تعالى انا قد اوحي الينا ان العذاب

ہم جزا نہیں دیتے مگر ناشکری کو اور فرمایا بیشک ہماری طرف وحی کیگئی ہے کہ عذاب

عَلٰی مَنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی وَقَالَ تَعَالٰی وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ

اوپر ہے جو جھوٹ بولا ہے اور منہ پھیرے اور فرمایا میری رحمت ہر شے کو فراخ ہے۔ اور عبادہ ابن

الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَہِدَ

صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص گواہی دے

اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ

اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور رسول ہے اور عیسیٰ اللہ کا بندہ

وَرَسُوْلُہٗ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ

اور رسول اور اوسکا کلمہ ہے جو القا کیا مریم کیطرف اور اوسکی طرف سے روح ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اوسکو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریگا

الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ مَنْ شَہِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ

جس عمل پر کہ ہو متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص گواہی دے اس بات کی کہ اللہ کے سوا

اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ

کوئی لائق بندگی کے نہیں اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اوسپر دوزخ کی آگ حرام کرتا ہے اور ابوذر رضی سے روایت ہے

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ نَبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ جَآءَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو شخص

بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا اَوْ اَزِیْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَآءُ سَیِّئَۃٍ مِّثْلُھَا

نیکی کریگا اوس کو دس گنا اس سے بھی زیادہ اجر ملیگا اور جو شخص برائی کریگا اوسکی جزا اوسکے مثل ہی ہوگی

اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا

یا میں بخشدونگا اور جو شخص بالشت بھر میری نزدیک ہوتا ہوں اوس سے ہاتھ بھر نزدیک ہوتا ہوں اور جو شخص ہاتھ بھر نزدیک ہوتا ہوں

تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَّمَنْ لَّقِیَنِیْ بِقُرَابِ

اوس سے دو ہاتھوں کے پھیلاؤ کی قدر نزدیک ہوتا ہوں اور جو شخص میری طرف چلکر آوے میں اوسکی طرف بھاگ کر جاتا ہوں اور جو شخص

الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَّا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ مُعْذِ

میرے پاس آوے جس سے زمین پر ہو جائے تو میں اوسپر بقدر بخشش سے اوسکو ملتا ہوں روایت کی اسکو مسلم نے۔ الحدیث کے معنے

الْحَدِیْثِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِطَاعَتِیْ تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بِرَحْمَتِیْ وَاِنْ اَدْبَرْتُ فَاِنْ

یہ ہیں کہ جو شخص بندگی سے میرا طالب ہوتا ہے میں اوسکے نزدیک ہو جاتی ہے اگر زیادہ کرے اوسپر میری رحمت بھی زیادہ ہوتی آوے

اَتَانِیْ یَمْشِیْ وَاَسْرَعْتُ فِیْ طَاعَتِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً اَیْ صَبَبْتُ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃَ

چل کر آوے تو میں بھاگ کر آتا ہوں یعنے اوسپر اپنی رحمت جلدی بھیجتا ہوں

وسبقته بها ولم احوجه الی المشی الکثیر فی الوصول الی المقصود وقرب

اور مطلب کو پہنچنے میں اوسکو بہت محنت کرنے کا محتاج نہیں کرتا۔ اور قرب

الارض بضم القاف ویقال بکسرها والضم اصح واشهر ومعناه ما یقارب

الارض ساتھ ضمہ قاف کے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دونوں کسرہ اسکے ہے اور ضمہ بہت صحیح اور مشہور ہے معنی اسکا یہ ہے کہ اتنی گناہ جو زمین کو

ملأها والله اعلم وعن جابر رضی الله عنه قال جاء اعرابی الی النبی صلی

بھر دینے قریب ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے

الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ما الموجبتان قال من مات لا یشرک

اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہا یا رسول اللہ دو خصلتیں واجب کرنیوالی کیا ہیں آپنے فرمایا جو شخص مرے اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ کے

بالله شیئا دخل الجنة ومن مات یشرک به دخل النار رواه مسلم و

ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص مرے اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتا ہو وہ دوزخ میں داخل

عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم ومعاذ ردیفه علی

انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور معاذ اوس وقت آپ کا ردیف تھا

الرحل قال یا معاذ قال لبیک یا رسول الله وسعدیک قال یا معاذ قال

پالان پر کہ اے معاذ اوسنے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپنے پھر فرمایا اے معاذ اوسنے کہا

لبیک یا رسول الله وسعدیک قال یا معاذ قال لبیک یا رسول الله وسعدیک

یا رسول اللہ میں حاضر ہوں پھر فرمایا اے معاذ اوسنے کہا میں حاضر ہوں اور حاضر ہوں خدمت میں آپنے تین بار اوسکو

ثلاثا قال ما من عبد یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله

پکار کر فرمایا نہیں کوئی بندہ کہ صدق دل سے گواہی دے اسکی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور بیشک محمد اوسکے بندہ اور رسول

صدقا من قلبه الا حرمه الله علی النار قال یا رسول الله افلا اخبر بها

سچا اللہ تعالیٰ اوسکو دوزخ پر حرام کرتا ہے معاذ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں یہہ خبر لوگوں کو نہ سناؤں تاکہ وہ خوش

الناس فیستبشروا قال اذا یتکلوا فاخبر بها معاذ عند موته تاثما متفق علیه

ہو جائیں آپنے فرمایا اسپر بھروسہ کرینگے معاذ نے مرتے وقت لوگوں کو یہہ حدیث سنا دی تاکہ علم کے مخفی رکھنے کے گناہ سے بچ جائے متفق

قوله تاثما ای خوفا من الاثم فی کتم هذا العلم وعن ابی هریرة او ابی

یہ قول تاثما یعنے گناہ کے ڈر سے علم کے چھپانے میں اور ابو ہریرہ رض یا ابو

سعید الخدری رضی الله عنهما بهذا شک الراوی ولا یضر الشک فی

سعید رض خدری سے روایت ہے راوی نے شک کی ہے اور صحابہ کی تعیین میں شک کچھ

عَنِ الصَّحَابَةِ لِأَنَّهُمْ كُلَّهُمْ عُدُولٌ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ

ضرر نہیں کرتا اسلئے کہ صحابہ سب عادل ہیں اوسنے ذکر کیا کہ غزوہ تبوک کے زمانہ

النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا

لوگوں کو بھوک نے آگھیرا لوگوں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ اگر آپ اجازت فرمائیں تو ہم اپنے اونٹوں کو جو کہ ہمارے کیا کام آتے ہیں

وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

چربی استعمال کریں آپنے فرمایا کرو عمر رضہ نے آکر عرض کی

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ

کہ یا رسول اللہ اگر آپنے یہہ کام کیا تو سواری کم ہو جائیگی لیکن آپ لوگوں کے بچا ہوا توشہ منگوائیں

ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذٰلِكَ الْبَرَكَةَ فَقَالَ

پھر آپ اونکے لئے اوپر اللہ تعالے سے برکت کی دعا کریں امید ہے کہ اللہ تعالے اسمیں برکت کرے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہاں اور ایک چمڑیکا دسترخوان منگوا کر بچھوایا پھر لوگوں کا بچا ہوا توشہ منگوایا

فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيءُ الرَّجُلُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْيَرَةٍ

پس کوئی ایک مٹھ بھینہ کی لایا اور کوئی ایک مٹھ چھوارا لایا اور کسی نے ایک چھوٹا سا ٹکڑا روٹی کا حاضر کر دیا

حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

تو کچھ تھوڑی سی چیز وہاں جمع ہو گئی پھر رسول اللہ صلعم نے

سَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا

برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ سب لوگ اپنے اپنے برتنوں میں لیتے جائیں پس لوگ برتنوں میں لینے لگے یہانتک

فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوهُ وَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ

کہ لشکر میں کوئی برتن خالی نہ رہا بلکہ سب لوگوں نے بھر لئے اور سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور کچھ بچ بھی رہا پھر رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ

اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بیشک میں اللہ تعالی کا رسول ہوں یہہ

بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ

دونوں باتیں لیکر کوئی بندہ اللہ کو نہ ملیگا کہ انمیں شک کرنیوالا نہ ہو کہ اوس سے بہشت مجرا ہو جائے مسلم روایت کی ہے اور

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ وَ

اور یہ اول ہی سے ہیں جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا اور

وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ

اور میرے اور ان کے درمیان ایک بہتا نالا تھا اور جب برسات کے دن ہوتے تو مجھے ان کی مسجد کیطرف جانا

قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي

ہو جاتا تھا میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں اندھا ہو گیا ہوں

وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ

اور میرے اور قوم کے درمیان نالا تھا جب برسات میں بہتا تھا اس سے

فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ

اور مشکل ہوتا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر میں ایک جگہ نماز پڑھیں میں اوس جگہ کو

مُصَلًّى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ

نماز پڑھنے کی جگہ ٹھہراؤں آپنے فرمایا بہتر ہے میں ایسا ہی کرونگا پس آپ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُو

اور ابو بکر سخت دوپہر میں میرے ہاں آئے اور اندر آنیکا اذن مانگا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ

میں نے آپکو اذن دیا آپ بیٹھے نہیں فرمایا کہ تو کہاں چاہتا ہے میں

مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ رَسُو

نماز پڑھوں تب میں نے اوس مکان کیطرف جہاں میں نماز پڑھنی چاہتا تھا اشارہ کیا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَ

ہو کر کھڑے ہوئے اور ہم نے پیچھے صف باندھ کر پڑھی ہم نے آپنے دو رکعت نماز پڑھکر سلام پھیرا اور جب ہی آپکی ساتھ سلام پھیردیا

سَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرَةٍ تُصْنَعُ لَهُ فَسَمِعَ أَهْلُ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

تھا آپنے حزیرہ طیار کر دیا تھا اسلیئے میں نے آپکو ٹھہرایا پس محلہ والوں کو رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ

صلعم کے میرے مکان تشریف لانیکی خبر ہوگئی بہت لوگ میرے گھر میں جمع ہوگئے ایک آدمی نے

فَقَالَ رَجُلٌ مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَا أَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَ

کہا مالک کیا ہوا نظر نہیں آتا دوسرے نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور

رَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ

رسول سے اوسکو محبت نہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو یہ کلمہ مت کہہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اوسنے خدا تعالیٰ کی خوشی

إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَا نَرٰى

حاصل کرنیکو لا الٰہ الا اللہ کہا ہے وہ شخص بولا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں مگر ہم تو اوسکو دیکھتے ہیں

وُدَّهُ وَلَا حَدِيثَهُ إِلَّا إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ

گرو کی بات چیت اور دوستی منافقوں سے ہی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک

اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ

اللہ تعالےٰ نے اوس شخص کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا ہے جسنے لا الٰہ الا اللہ کہا اللہ تعالےٰ کی خوشی طلب کرنے کو کہا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعِتْبَانُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ وَ

متفق علیہ عتبان ساتھ کسرہ عین مہملہ اور سکون تا اوپر سے نقطے دالی کے اور

بَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَالْخَزِيرَةُ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالزَّاءِ وَهِيَ دَقِيقٌ يُطْبَخُ بِشَحْمٍ

پیچھے اسکے باء موحدہ ہے اور خزیرہ ساتھ خاء معجمہ اور زا کے اور وہ آٹھ ہے کہ پکایا جاتا ہے ساتھ چربی کے اور

وَقَوْلُهُ ثَابَ جَاءَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ أَيْ جَاءُوا وَاجْتَمَعُوا وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

قول اسکا ثاب جاء ساتھ ثا مثلثہ کے یعنے آئے اور جمع ہوئے اور روایت ہے عمر بن خطاب رضہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کچھ قیدی آئے ان میں

امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَسْعٰى فَإِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْزَقَتْهُ

ایک عورت تھی کہ ہر طرف دوڑتی پھرتی تھی جب قیدیوں میں اوسکو کوئی لڑکا ملتا تو اوسکو پکڑ کر اپنے

بِبَطْنِهَا فَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ

پیٹ سے لگا لیتی اور اوسکو دودھ پلاتی رسول اللہ صلعم نے اوسکی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اس عورت کو تم خیال کرتے ہو

طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ

کہ اپنی اولاد کو آگ میں ڈالدیگی ہم نے کہا واللہ نہیں آنحضرت نے فرمایا جسنے یہ عورت اپنے فرزند پر رحم کرتی ہے اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم

بِوَلَدِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

کرنے والا ہے متفق علیہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ

صلعم نے فرمایا جسوقت اللہ تعالےٰ نے مخلوق پیدا کی تو ایک کتاب میں لکھا اور وہ کتاب

الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي وَفِي رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِي وَفِي رِوَايَةٍ

عرش پر اللہ تعالےٰ کے پاس ہے کہ میری رحمت میرے غصب پر غالب ہوگئی ہے میرے غصب پر اور ایک روایت میں

سبقت غضبي متفق عليه وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

آگے بڑھ گئی میرے غضب پر متفق علیہ اور اسی سے روایت کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا

يقول جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين وانزل في

کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت سو حصہ کی ہے تو روکے رکھے اپنے پاس ننانوے حصے اور ایک

الارض جزءا واحدا فمن ذلك الجزء يتراحم الخلق حتى ترفع الدابة

حصہ زمین میں نازل کیا ہے جس سے مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے تاکہ چوپایہ

حافرها عن ولدها خشية ان تصيبه وفي رواية ان لله تعالى مائة رحمة

اپنے بچے کو لینے دینے پاؤں اس خوف سے اور ایک روایت ہے کہ کہیں بچہ کو اوسکے پاؤں کے صدمہ نہ پہنچے اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمت ہے

انزل منها رحمة واحدة بين الجن والانس والبهائم والهوام فبها يتعاطفون

اونمیں سے ایک رحمت جن اور انس اور بہائم اور ہوام میں اوتاری ہے اوسی کے سبب ایک دوسرے پر عطوفت اور

وبها يتراحمون وبها تعطف الوحش على ولدها واخر الله تعالى تسعة

رحم کرتے ہیں اور اسی سے وحشی اپنے بچے پر مہربانی کرتے ہیں اور ننانوے

وتسعين رحمة يرحم الله بها عباده يوم القيمة متفق عليه ورواه مسلم

رحمت سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کریگا۔ متفق علیہ۔ اور مسلم نے ابوہریرہ سے حدیث

ايضا من رواية سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال رسول الله

سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ان لله تعالى مائة رحمة فمنها رحمة يتراحم بها الخلق

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمت ہے اونمیں سے ایک رحمت ہے جس سے خلقت

بينهم وتسعة وتسعون ليوم القيمة وفي رواية ان الله تعالى خلق يوم

آپسمیں ایک دوسرے پر ہے اور ننانوے رحمت قیامت کیلئے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن

خلق السموات والارض مائة رحمة كل رحمة طباق ما بين السماء الى

آسمان اور زمین پیدا کی اوس دن سو رحمت پیدا کی ہر رحمت اسقدر ہے کہ آسمان اور

الارض فجعل منها في الارض رحمة فبها تعطف الدابة على ولدها والوحش

زمین کے مطابق ہے اونمیں سے ایک رحمت زمین پر نازل کی ہے جس سے والدہ اپنے فرزند پر رحم کرتی ہے اور وحشی

ولطير بعضها على بعض فاذا كان يوم القيمة اكملها بهذه الرحمة وعند

اور پرند ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا اس رحمت سو اوشو کامل کرلیگا اور اوسی سے روایت ہے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَحْکِیْ عَنْ رَبِّہٖ تَعَالٰی قَالَ اَذْنَبَ عَبْدٌ

کو نقل کی انہوں نے نبی صلعم سے جو بیان فرماتے ہیں اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندہ نے کوئی گناہ کیا پھر

ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا

انہوں نے کہا اے اللہ مجھے بخشدے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا

عَلِمَ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ

اور جانتا ہے کہ اوسکا ایسا رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے وہ بندہ پھر دوبارہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ اے میرے

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَہٗ

رب میرے گناہ بخشدے تو فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا اور جانتا ہے کہ اوسکا رب ہے

رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ

جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے پھر بندہ نے گناہ کیا پھر کہا اے میرے رب میرا

اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَہٗ رَبًّا

گناہ بخشدے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا پھر جانتا ہے کہ اوسکا رب ہے

یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ

گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے بیشک میں نے اپنے بندہ کو بخشدیا جو چاہے کرے ف متفق

عَلَیْہِ قَوْلُہٗ فَلْیَفْعَلْ مَا شَاءَ اَیْ مَا دَامَ یَفْعَلُ ھٰکَذَا یُذْنِبُ وَیَتُوْبُ اُغْفِرُ لَہٗ

علیہ جو چاہے کرے یعنی جب تک اسطرح کرتا رہے کہ گناہ کرے پھر توبہ کرے میں اسکو بخشتا ہوں

فَاِنَّ التَّوْبَۃَ تَھْدِمُ مَا قَبْلَھَا وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کہ توبہ پہلے گناہوں کو منہدم کرتی ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ

قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو خدا تعالیٰ تمکو دنیا سے

کریں

فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَیَغْفِرُ لَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ

کرے اور ایسے لوگ پیدا کرے کہ گناہ

پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں اور خدا تعالیٰ اسکو بخشے قسم روایت کی ہے مسلم نے اور روایت ہے ابو ایوب رضہ سے

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّکُمْ تُذْنِبُوْنَ

کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ اگر تم

گناہ نہ کرو

لَخَلَقَ اللّٰہُ خَلْقًا یُّذْنِبُوْنَ یَغْفِرُ لَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

بیشک اللہ تم ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ انکو بخشے روایت کی ہے مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے

عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُودًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ بیٹھے تھے اور ابو بکر اور عمر بھی

فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا

یہ واقعہ ہے ہمارے ساتھ وہاں موجود تھے کہ رسول اللہ صلعم ہم میں سے اٹھکر چلے گئے اور اپنے دیر لگائی

وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا فَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ

ہم کو خوف ہوا کہ آپ اکیلے ہیں کہیں آپکو کوئی تکلیف نہ پہونچائے ہم مضطرب ہوکر کھڑے ہوگئے اور میں سب سے پہلے مضطرب ہوکر

أَبْتَغِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ وَذَكَرَ

رسول اللہ صلعم کو طلب کرتا ہوا نکلا تا کہ میں انصار کے ایک باغ

الْحَدِيثَ بِطُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ

حدیث طویل یہانتک ذکر کی کہ پس رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ جا

فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا

اور جو شخص تجھکو اس باغ سے باہر ملے اسکو بشارت سنادے کہ جو شخص دل کے یقین سے لا الٰہ الا اللہ کہیگا

فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ

بہشت میں داخل ہوگا روایت کی اسکو مسلم نے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضا سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت جو اللہ تعالے نے ابراہیم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ

علیہ السلام کے حق میں اتاری کہ اے میرے رب یہ بتوں نے بہت لوگ گمراہ کر دیئے پس جو شخص میرے متابعت میری

مِنِّي وَقَالَ عِيسَى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ

امت میں سے ہوا تو وہ میرے ہے اور عیسے علیہ السلام نے کہا اگر تو انکو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اور اگر

وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أُمَّتِي

تو انکو بخشدے بیشک تو غالب حکمت والا ہے یہ پڑھکر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا یا اللہ میری امت میری

أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرَئِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ

امت اور آپ رویا اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو کہا حالانکہ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ محمد صلعم کے پاس جا کر

فَسَلْهُ مَا يُبْكِيكَ فَأَتَاهُ جِبْرَئِيلُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ

پوچھ کہ تجھے کس چیز نے رلایا جبرئیل آیا پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلعم نے ساتھ آنچیز کے کہ کہا

هُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي
اور حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو کہا کہ محمد صلعم کو جا کر کہہ دے کہ ہم تجھ کو تیری امت میں خوش

أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
کریں گے اور تجھ کو غمناک نہ کریں گے اور روایت کی اس کو مسلم نے اور روایت ہے معاذ بن جبل رضؓ سے

كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا
کہ میں تھا پیچھے رسول اللہ صلعم کے ایک گدھے پر کہا پس نے اے معاذ تو جانتا ہے کہ حق اللہ تعالیٰ کا بندوں پر

حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
کیا ہیں اور بندوں کے حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہیں میں نے عرض کی اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں کہا فرمایا

فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى
کہ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسکی عبادت کریں اور کسی شے کو اسکا شریک نہ بنائیں اور بندوں کا حق

اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ
اللہ پر یہ ہے کہ عذاب نہ کرے والے کو عذاب نہ کرے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں لوگوں کو بشارت نہ سناؤں آپ نے

قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
فرمایا تو انکو بشارت نہ سنا کہ ہو رہیں کہ بیٹھیں گے۔ متفق علیہ۔ اور براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب قبر میں مسلمان کو سوال کیا جاتا ہے تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی

إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا
معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس یہی معنی اس قول اللہ تعالیٰ کی ثابت رکھتا ہے اللہ ایمان والوں کو

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
ساتھ قول ثابت کے اور روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ
علیہ وسلم نے کہ کافر جب نیک عمل کرتا ہے تو اسکے سبب سے دنیا میں کچھ اوسکی روزی کی کشائش ہو جاتی ہے اور مومن کے

فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى
حسنات تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے آخرت کیلئے ذخیرہ کرتا ہے اور اوسکی بندگی پر اسکو دنیا میں بھی روزی

طَاعَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً تُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا
عطا کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی نیکی میں نقصان نہیں کرتا اوسکی برکت دنیا میں بھی اوسکو عطا کرتا ہے

وَيُجْزَاهُ بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِي الدُّنْيَا

اور آخرت میں اوسکو بدلہ دیا جائیگا اور کافر جو نیک عمل اللہ تعالے کے لئے کرے اوسکی عوض دنیا میں اوسکو طعام وغیرہ

حَتّٰى إِذَا أَفْضٰى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

دیا جاتا ہے تاکہ جب آخرت میں پہونچے کا تو اوسکے پاس ایسی نیکی کوئی نہ ہو جسکی جگہا اوسکو عوض دیا جائے روایت کی اسکو مسلم نے

جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ

اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے

الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهَرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ

تم میں سے کسی کے دروازہ پر بڑی نہر جاری ہو جس سے ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو

رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْغَمْرُ الْكَثِيرُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ

روایت کی اسکو مسلم نے غمر بہت کو کہتے ہیں اور روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہا کہ میں نے سنا

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلٰى

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس مسلمان کا جنازہ چالیس آدمی موحد جو اللہ

جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ رَوَاهُ

تعالے کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں پڑھیں اللہ تعالے اوسکے حق میں اوسکی شفاعت قبول کرے روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مسلم نے ابو عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ صلعم

وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ فَقَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

کے ساتھ ایک خیمہ سے میں تھے قریب چالیس کے فرمایا تم راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگوں میں سے چوتھائی ہو

قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ

ہم نے کہا ان حضرتؐ نے فرمایا کیا تم راضی ہو کہ تم بہشتیوں میں تہائی ہو ہم نے کہا ہاں حضرتؐ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکے

مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا

قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کہ میں امید کرتا ہوں کہ تم بہشتیوں میں آدھے ہو جاؤ گے اور اسکا سبب یہ ہے کہ بہشت میں سوائے

يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ

مسلمان جان کے کوئی داخل نہ ہوگا اور تم کافروں میں ایسے ہو جیسا سیاہ بیل میں

فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سفید داغ ہو یا سرخ رنگ میں میں سیاہ بال ہو متفق علیہ

۴ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

اور ابو موسیٰ اشعری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ دَفَعَ اللّٰہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا

علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو یہودی یا نصرانی دیکر فرمائے گا

فَیَقُوْلُ ھٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

کہ یہودی یا نصرانی تیری جگہ دوزخ میں گرایا جائیگا۔ اور ایک روایت میں اسی راوی سے ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا

یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَھُمْ

کہ قیامت کے دن کچھ مسلمان لوگ پہاڑوں کی مثل گناہ لے کر آویں گے اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت کرے گا۔

رَوَاہُ مُسْلِمٌ قَوْلُہٗ دَفَعَ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ ھٰذَا فِکَاکُکَ

روایت کی یہ مسلم نے۔ قولہ الخ کہ ہر مسلمان کو یہودی یا نصرانی دے کے

مِنَ النَّارِ مَعْنَاہُ مَا جَاءَ فِیْ حَدِیْثٍ بِھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِکُلِّ اَحَدٍ مَنْزِلٌ

یعنی جیسا کہ ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک مکان

فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْزِلٌ فِی النَّارِ فَالْمُؤْمِنُ اِذَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ خَلَفَ الْکَافِرُ فِی النَّارِ

جنت میں ہے اور ایک مکان دوزخ میں ہے۔ پس مومن جب جنت میں داخل ہوگا تو ایک کافر اسکی جگہ دوزخ میں جائیگا اسلئے کہ وہ بسبب

لِاَنَّہٗ مُسْتَحِقٌّ اَنْ لَّوْ لَمْ یَکْفُرْ وَمَعْنٰی فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ اَنَّکَ کُنْتَ مُعَرَّضًا

کفر کے سزا کا مستحق ہے اور اگر کفر نہ کرتا تو دوزخ میں داخل ہونیکا معرض تھا یہ معنی ہیں اس کے چھوڑانے کے

لِلدُّخُوْلِ النَّارَ وَھٰذَا فِکَاکٌ لَّا نَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدَّرَ لِلنَّارِ عَدَدًا یَمْلَؤُھَا فَاِذَا

ہے کہ جیسی جگہ دوزخ میں کافروں کے لئے گرایا جائیگا اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے دوزخ کیلئے ایک ایسی مقدار مقدر کر دی ہے کہ جب کافروں سے پر ہو جاوے تو بند ہو جاوے

دَخَلَھَا الْکُفَّارُ بِذُنُوْبِھِمْ وَکُفْرِھِمْ صَارُوْا فِیْ مَعْنَی الْفِکَاکِ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَاللّٰہُ

کفار بسبب کفر اور معاصی کے آگ میں داخل ہو گئے تو گویا مسلمانوں کو چھوڑانے والے ہوئے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے

عَلِیْمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ

یُدْنٰی مُؤْمِنٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ رَّبِّہٖ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ فَیُقَرِّرُہٗ بِذُنُوْبِہٖ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے نزدیک کریگا یہاں تک کہ کریگا وہ اپنا پردہ اپنے اس پر کہ کوئی نہ دیکھ سکے پس اس کو گناہ بیان کرا دیگا

فَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ فَاِنِّیْ

کیا تو پہچانتا ہے اپنے ایسے گناہ کو مومن کہیگا ہاں اے میرے رب میں پہچانتا ہوں تعالیٰ اللہ فرمائیگا میں نے

قد سترتها عليك في الدنيا وانا اغفرها لك اليوم فيعطى صحيفة حسناته

دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈال رکھا تھا اور میں نے آج تجھے بخشدیا پھر اسکی نیکیوں کی کتاب اسکو عطا کرے گا

متفق عليه كنفه ستره ورحمته وعن ابن مسعود رضي الله عنه ان رجلا

متفق علیہ اور ابن مسعود رضہ سے روایت کہ ایک آدمی نے

اصاب من امرأة قبلة فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فانزل الله تعالى

کسی عورت کا بوسہ لیا پھر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا حال بیان کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات

دن کے دونوں طرف میں نماز قائم کر اور کچھ رات کی ساعتوں میں نماز پڑھ بیشک حسنات سیات کو دور کرتی ہیں

فقال الرجل الي هذا يا رسول الله قال لجميع امتي كلهم متفق وعن انس

پھر اس آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میرے لئے ہی ہے آپنے فرمایا میری سب امت کیلئے ہی متفق علیہ اور روایت ہے انس

رضي الله عنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله

رضہ سے کہ ایک آدمی نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ

اني اصبت حدا فاقمه علي وحضرت الصلوة فصلى مع رسول الله صلى الله

کہ میں حد کو پہونچا ہوں پس قائم کر اسکو مجھپر اور وقت آیا نماز کا پس پڑھی نماز پڑھی اپنے ساتھ رسول خدا صلعم نے اللہ

عليه وسلم فلما قضى الصلوة فقال يا رسول الله اني اصبت حدا فاقم

علیہ وسلم کے پس جبکہ پڑھ چکے نماز پس کہا اسنے یا رسول اللہ تحقیق پہونچا ہوں میں حد کو آپ مجھ پر

في كتاب الله قال هل حضرت معنا الصلوة قال نعم قال قد غفر لك متفق

اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم قائم کریں آپ فرمایا کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہوا ہے اسنے کہا ہاں تب فرمایا بیشک تو بخشا گیا متفق علیہ

عليه وقوله اصبت حدا معناه معصية يوجب التعزير وليس المراد الحد

قولہ اصبت حدا یعنی مجھ سے ایسا گناہ صادر ہوا ہے جس سے میں تعزیر کا مستحق ہو گیا ہوں اور حد شرعی

الشرعي الحقيقي كحد الزنا والخمر وغيرهما فان هذه الحدود لا تسقط بالتوبة

حقیقی مثل زنا اور خمر وغیرہما کی حدود کہیں کہ یہ حدود توبہ سے ساقط نہیں ہوتیں

ولا يجوز للامام تركها وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه ان الله ليرضى

اور نہ امام کو حدود کا ترک کرنا جائز ہے اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

عن العبد ان يأكل الاكلة فيحمده عليها او يشرب الشربة فيحمده عليها والبسملة الاكلة تفتح

کہ بیشک اللہ ایک وقت بندہ کچھ کھانا کھاکر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ سے خوش ہوتا ہے کلمہ ساتھ فتح

الظهر وهي المرة الواحدة من الأكل كالغداء والعشاء وعن أبي موسى

ہمزہ کے پیشے ایک بار کھانا جیسا صبح کا یا شام کا اور ابو موسیٰ سے روایت

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله تعالى يبسط يده بالليل

ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ البتہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلا

ليتوب مسيء النهار ويبسط يده بالنهار ليتوب مسيء الليل حتى تطلع الشمس

تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلا تا ہے تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج

من مغربها رواه مسلم وعن أبي نجيح عمرو بن عبسة بفتح العين والباء السلمي

مغرب سے نکلے اور یہ روایت کی ہے مسلم نے روایت ہے ابو نجیح عمرو بن عبسہ ساتھ فتح عین اور باء کے سلمی رضہ سے

رضي الله عنه قال كنت أنا في الجاهلية أظن أن الناس على ضلالة وأنهم

کہا کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں ظن کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں

ليسوا على شيء وهم يعبدون الأوثان سمعت برجل بمكة يخبر أخبارا

اور جس حالت میں کہ بتوں کو پوجتے ہیں تو اس اچھے طریقہ پر نہیں اسی اثنا میں سنا کہ ایک آدمی مکہ میں ہے کہ وہ کچھ خبریں دیتا ہے پس

فقعدت على راحلتي فقدمت عليه فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم

میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ میں آیا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلعم

مستخفيا جرآء عليه قومه فتلطفت حتى دخلت عليه بمكة فقلت له ما أنت قال

چھپتے ہیں اور اس کی قوم کے لوگ آپ پر بڑے دلیر ہیں پس میں لوگوں سے نرمی کر کے مکہ میں آپ کے پاس پہونچا اور آپ کو پوچھا

أنا نبي فقلت وما نبي قال أرسلني الله قلت فبأي شيء أرسلك قال أرسلني

کہ تو کون ہے آپ نے فرمایا میں نبی ہوں میں نے کہا نبی کیا ہوتا ہے فرمایا اللہ نے مجھ کو بھیجا ہے میں نے کہا آپ کو کیا دیکر بھیجا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھیجا

بصلة الأرحام وكسر الأوثان وأن يوحد الله لا يشرك به شيء فقلت

ساتھ ملاپ کرنے اور بتوں کے توڑنے اور اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرنے کو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے مجھ کو بھیجا ہے

فمن معك على هذا قال حر وعبد ومعه يومئذ أبو بكر وبلال رضي الله

میں نے کہا اس بات پر آپ کے ساتھ کون ہے آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام اور اس دن آپ کے ساتھ ابوبکر رضہ اور بلال تھے

عنهما فقلت إني متبعك قال إنك لن تستطيع ذلك يومك هذا ألا ترى

کہا میں آپکا متبع ہوں آپ نے فرمایا ان ایام میں تو اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ کیا تو

حالي وحال الناس ولكن ارجع إلى أهلك فإذا سمعت بي قد ظهرت فأتني

میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتا لیکن تو اب اپنے گھر کو چلا جا جب تو میرا غلبہ سنے تو میرے پاس آ جائیو۔

قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي

کہا اوس نے کہ میں اپنے گھر کو چلا گیا اور رسول اللہ صلعم ہجرت کرکے مدینہ کو تشریف لیگئے میں اپنے

أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ نَفَرٌ

گھر میں پھر آپکے حال کو پوچھتا تھا اور جب مدینہ کو تشریف لیگئے تو میں لوگوں سے حال پوچھتا رہا تھا تاکہ مدینہ کے لوگوں میں سے کچھ

مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ

لوگ وہاں آگئے تھے میں نے اوسے پوچھا کہ یہ شخص جو مدینہ میں جارہا ہے اوسکا کیا حال ہے اونہوں نے کہا کہ لوگ اوسکی

إِلَيْهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمٌ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَنِلْتُ

طرف بھاگے جاتے ہیں اور اوس کی قوم نے اوسکو قتل کرنا چاہا تھا مگر نہ کرسکے پس میں مدینہ میں آپکے پاس حاضر ہوکر عرض

عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَعْرِفُنِي فَقَالَ نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ قَالَ

کی کہ یا رسول اللہ آپ مجھے پہچانتے ہیں آپنے فرمایا ہاں تو وہی ہے جو مجھے مکہ میں ملا تھا اوسنے کہا کہ میں نے عرض کی

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللهُ وَأَجْهَلُهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ

کہ یا رسول اللہ آپ مجھے ایسی بتلایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپکو سکھائی ہیں اور میں نہیں جانتا آپ مجھے نماز سکھلایئے آپنے فرمایا

صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا

صبح کی نماز پڑھ پھر رہ جا نماز سے طلوع ہونے تک نماز مت پڑھ کیونکہ وہ طلوع کرتا ہے

تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ

تو شیطان کے دو سینگوں میں طلوع کرتا ہے اور اوسوقت کفار اوسکو سجدہ کرتے ہیں پھر نماز کو پڑھ کیونکہ

الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ

مشہود محضور ہے تاکہ نیزہ کا سایہ پورا ہوجائے پھر نماز سے رک جا کیونکہ اوسوقت

حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى

جہنم گرم کیا جاتا ہے جب پیٹھ پھیرے تو نماز پڑھ کیونکہ نماز مشہود محضور ہے تاکہ

تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ

پھر سورج کے غروب ہونے تک نماز سے رک جا کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں میں غروب ہوتا ہے اور

وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَالْوُضُوءُ حَدِّثْنِي عَنْهُ

اوسوقت کفار اوسکو سجدہ کرتے ہیں وہ کہتا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھے وضو کا حال فرمایئے

قَالَ فَمَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ إِلَّا خَرَّتْ

آپنے فرمایا تم میں کوئی نہیں کہ اپنا وضو کا پانی قریب رکھے پھر کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے پھر ناک جھاڑے مگر

خطايا وجهه وفيه وخياشيمه ثم اذا غسل وجهه كما امره الله الا خرت خطايا

اوسکے چہرہ اور منہ اور نتھنوں سے گناہ گر جاتے ہیں پھر جب منہ کو دھوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ نے حکم کیا ہے تو اوسکے چہرہ کے گناہ (باقی)

وجهه من اطراف لحيته مع الماء ثم يغسل يديه الى المرفقين الا خرت

داڑھی کے اطراف سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے تو ہاتھوں کے

خطايا يديه من انامله مع الماء ثم يمسح راسه الا خرت خطايا راسه من

اوسکے انگلیوں کے گناہ (باقی) اوسکی انگلیوں سے گر جاتے ہیں پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ

اطراف شعره مع الماء ثم يغسل قدميه الى الكعبين الا خرت خطايا قدميه

اوسکے بالوں کے اطراف سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب دونوں پاؤں کو دھوتا ہے ٹخنوں تک تو اوسکے تمام گناہ

من انامله مع الماء فان هو قام فصلى فحمد الله تعالى واثنى عليه ومجده

اوسکی انگلیوں سے پانی کیساتھ گر جاتے ہیں پھر اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا و تمجید جیسے اوسکی شان

بالذى هو له اهل وفرغ قلبه لله تعالى الا انصرف من خطيئته كيوم

کے لائق ہے کرے اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کیلئے فارغ کرے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا ماں سے

ولدته امه تحدث عمرو بن عبسة بهذا الحديث ابا امامة صاحب رسول

پیدا ہونے کے دن پاک تھا بیان کیا عمرو بن عبسہ نے یہ حدیث ابو امامہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم فقال له ابو امامة يا عمرو بن عبسة انظر ما تقول في

صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم مکتب سے ابو امامہ نے کہا اے عمرو بن عبسہ دیکھ تو کیا بیان کرتا ہے ایک مقام

مقام واحد يعطى هذا الرجل فقال عمرو يا ابا امامة لقد كبرت سني ورق

میں اس آدمی کو اسقدر عطا کی جائیگی عمرو نے کہا اے ابو امامہ میری عمر بہت ہوگئی اور میری

عظمي واقترب اجلي وما بي حاجة ان اكذب على الله ولا على رسول الله

ہڈیاں باریک ہوگئیں اور میرا موت نزدیک آگئی اور مجھ کو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول پر جھوٹ بولنے کی کچھ حاجت نہیں

صلى الله عليه وسلم لو لم اسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم الا مرة او مرتين

اس بات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایکبار دو بار

او ثلاثا حتى عد سبع مرات ما حدثت به ابدا ولكني سمعته

یا تین بار تا سات تک شمار کر کے کہا میں بیان نہ کرتا ہمیشہ تم کو یہ حدیث اگر میں نے اس سے

اكثر من ذلك رواه مسلم قوله جراء عليه قومه هو بجيم مضمومة وبالمد

بھی زیادہ دفعہ آپ سے سنا ہے روایت کی یہ مسلم نے یہ قول اسکا جراء علیہ قومہ ساتھ جیم مضموم اور ساتھ

عَلٰی وَزْنِ عُلَمَاءَ اَیْ جَاسِرُوْنَ مُسْتَطِیْلُوْنَ غَیْرُهَا بَیْنَ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ

اور وہ زنانہ علماء کے بیٹھ والا ساتھ دلیر کہنوالے بے ڈر ہو کر یہ ہے روایت مشہور

الْمَشْهُوْرَةِ وَرَوَاهُ الْحُمَیْدِیُّ وَغَیْرُهٗ حَرَاءَ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ قَالَ وَمَعْنَاهُ غَضَا

اور روایت کیا ہے حمیدی وغیرہ نے حراء کسرہ حاء مہملہ کے کہا الحمیدی نے معنے یہ ہے کہ غصے اور اوسکے غم

ذُوْ وَغَمٍ وَهُمْ قَدْ عَیَّلَ صَبْرُهُمْ بِهٖ حَتّٰی اَثَّرَ فِیْ اَجْسَامِهِمْ مِّنْ قَوْلِهِمْ حَرِیَ جَسَدُهٗ

اور فکر میں مبتلا ہوا ہے صبر ان کا ساتھ اسکے یہانتک کہ تاثیر کی اسنے جسموں میں عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں حری جسد یحری

یَحْرٰی اِذَا نَقَصَ مِنْ اَلَمٍ اَوْ غَمٍّ اَوْ نَحْوِهٖ وَالصَّحِیْحُ اَنَّهٗ بِالْجِیْمِ قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ

جب ناقص ہو جسم فکر اور غم اور مانند اسکے کے سبب سے اور صحیح یہ ہے کہ ساتھ جیم کے ہے اور یہ قول صحیح ہے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ اَیْ نَاحِیَتَیْ رَاْسِهٖ وَالْمُرَادُ التَّمْثِیْلُ مَعْنَاهُ اَنَّهٗ

بین قرنی شیطان یعنے دونو کناروں سر اسکے کے اور مراد اس سے تمثیل ہے یعنے اسوقت

حِیْنَئِذٍ یَتَحَرَّكُ الشَّیْطَانُ وَشِیْعَتُهٗ وَیَتَسَلَّطُوْنَ وَقَوْلُهٗ یَقْرَبُ وَضُبِطَ

حرکت کرتا ہے شیطان اور اسکی جماعت اور غلبہ حاصل کرتے ہیں اور یہ قول صحیح کا یقرب دضبط یعنے

مَعْنَاهُ یَحْضُرُ الْمَاءَ الَّذِیْ یَتَوَضَّاُ بِهٖ وَقَوْلُهٗ لَاخَرَّتْ حَطَایَا وُجُوْهِهِمْ كُسِرَ بِالْخَاءِ

لائے وہ پانی جس سے وضو کرتا ہے اور یہ قول اسکا لاخرت حطایا وجوہہم یہ ساتھ خاء معجمہ کے ہے

الْمُعْجَمَةِ اَیْ سَقَطَتْ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ جَرَّتْ بِالْجِیْمِ وَالصَّحِیْحُ بِالْخَاءِ وَهُوَ رِوَایَةُ الْجُمْهُوْرِ

یعنے گر جاتے ہیں اور بعض نے روایت کیا ساتھ جیم کے اور صحیح خاء کے ساتھ ہے اکثر کی روایت جمہور کی ہے

وَقَوْلُهٗ فَنَدَرَ اَیْ یَسْتَخْرِجُ مَا فِیْ اَنْفِهٖ مِنْ اَذًی وَالنَّثْرَةُ طَرَفُ الْاَنْفِ وَعَنْ

اور قول آپکا فیستنثر یعنے نکال دے جو اسکے ناک میں ہو گندگی سے نثرت ناک کے کنارہ کو کہتے ہیں

اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

ابو موسے اشعری رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر

اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا

رحمت کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو اسکے نبی کی روح اسنے پہلے قبض کرتا ہے پس نبی کو اسکے لئے فرط اور سلف کرکے اپنے پہلے کر دیتا ہے

وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَهٗ

اور جب کسی امت کو ہلاک کرنے اور عذاب کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو نبی کے سامنے اونکو ہلاک کرتا ہے اور اوسکی تعذیب اور

بِهَلَاكِهَا حِیْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عصیان کی سزا دیکھ اوسکی آنکھ ٹھنڈی کرتا ہے جب روایت کی یہ مسلم نے۔

اَلْبَابُ الثَّانِی وَالْخَمْسُوْنَ فِیْ فَضْلِ الرَّجَاءِ

باب باون امید و رجا کی فضیلت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِخْبَارًا عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ

اللہ تعالیٰ نے بندہ صالح کی خبر دی ہے اور فرمایا ہے اور میں اپنا کام اللہ تم کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ تم

بِالْعِبَادِ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَیِّئَاتِ مَا مَکَرُوْا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ

بندوں کو دیکھتا ہے پس اللہ تم نے اسکو اوفتی مکر کی برائیوں سے بچا لیا۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہوں جیسا وہ

وَاَنَا مَعَهٗ حَیْثُ یَذْکُرُنِیْ وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِکُمْ یَجِدُ

مجھے ظن کرتا ہے اور بندہ جہاں مجھے یاد کرتا ہے میں وہاں ہی اوسکے ساتھ ہوں اللہ کی قسم ہے بیشک اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے ایسا اوس شخص سے

ضَالَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَیَّ

کہ جو چیز وہ بیابان میں گنوا کر خوش ہوا اور جو میری طرف ہاتھ بھر آوے ایک ہاتھ تو میں دونوں ہاتھ کو پھیلا دوں گا اوسکے نزدیک ہوتا ہوں اور جو

یَمْشِیْ اَتَیْتُ اِلَیْهِ هَرْوَلَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَهٰذَا لَفْظُ اَحَدِ رِوَایَاتِ مُسْلِمٍ وَتَقَدَّمَ

پاؤں سے چلکر میری طرف آتا ہے میں اوس کی طرف بھاگ کر آتا ہوں متفق علیہ۔ اور یہ لفظ ایک روایت مسلم کے ہے اور پہلے حدیث

شَرْحُهٗ فِی الْبَابِ قَبْلَهٗ وَتُرْوٰی فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَاَنَا مَعَهٗ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ بِالنُّوْنِ

پہلے باب میں گذر چکی اور بخاری مسلم میں ہے کہ میں بندہ کے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرتا ہے ساتھ نون کے اور اس

وَفِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ حَیْثُ بِالثَّاءِ وَکِلَاهُمَا صَحِیْحٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ

روایت میں حیث ساتھ ثا کے ہے اور دونوں صحیح ہیں جابر رضہ سے روایت ہے

سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَهُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ

کہ اوس نے سنا نبی صلعم سے وہ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ تم سے نیک ظن رکھے

عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

کہتا ہوں روایت کی یہ مسلم نے انس رضہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی

کو فرماتے سنا کہ اللہ تم فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے جبتک تو مجھ سے دعا مانگتا ہے اور مجھ سے امید رکھیگا میں تیرے سب گناہ بخشدونگا

مَا کَانَ مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ

اور مجھے کچھ پرواہ نہیں اے آدم کے بیٹے اگر تیرے گناہ بسبب کثرت کے آسمان تک پہنچ جاویں پھر تو مجھ سے بخشش مانگے

غَفَرْتُ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي

میں بخش دوں گا اے آدم کے بیٹے اگر تو میرے پاس بقدر گناہ بھر کے آئے زمین بھر جائے تمام

لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

مگر اس شرط کہ اب تو نہیں میرے پاس ساتھ بھرتی زمین کے آئے گا بخشش کے۔ روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

حَسَنٌ عَنَانَ السَّمَاءِ بِفَتْحِ الْعَيْنِ قِيلَ هُوَ مَا عَنَّ لَكَ مِنْهَا أَيْ مَا ظَهَرَ إِذَا رَفَعْتَ

بادل آسمان کا ساتھ فتح عین کے بعض نے کہا یہ وہ ہے جو ظاہر نظر آئے جب سر اوپر کرے

رَأْسَكَ وَقِيلَ هُوَ السَّحَابُ قَرَابُ الْأَرْضِ بِضَمِّ الْقَافِ وَقِيلَ بِكَسْرِهَا وَالضَّمُّ

اور بعض نے کہا یہ بادل ہے اور قراب الارض ساتھ ضم قاف کے اور بعض نے کہا ساتھ کسرہ کے اور ضمہ

أَصَحُّ وَأَشْهَرُ وَهُوَ مَا يُقَارِبُ مِلْأَهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ

بہت صحیح اور مشہور ہے اور اللہ خوب جانتا ہے

الْبَابُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُونَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ

باب تیسرا خوف اور امید کے جمع کرنے کے بیان میں

اِعْلَمْ أَنَّ الْمُخْتَارَ لِلْعَبْدِ فِي حَالِ صِحَّتِهِ أَنْ يَكُونَ خَائِفًا رَاجِيًا وَيَكُونَ خَوْفُهُ

جاننا چاہیے کہ بندہ کے لیے صحت و تندرستی کی حالت میں بہتر ہے کہ خوفناک اور امید وار رہے کرے اور خوف

وَرَجَاؤُهُ سَوَاءً وَفِي حَالِ الْمَرَضِ يُخَصُّ الرَّجَاءُ وَقَوَاعِدُ الشَّرْعِ مِنْ نُصُوصِ

اور امید برابر رکھے اور بیماری کی حالت میں بہتر ہے کہ اپنے امید زیادہ کرے اور قرینہ کے قواعد

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَغَيْرِهِمَا مِنْ ذَلِكَ مُتَظَاهِرَةٌ عَلَى ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا يَأْمَنُ

کتاب و سنت وغیرہما اس مضمون کی تائید کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اللہ تعالیٰ کے

مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ وَقَالَ تَعَالَى إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ

مکر سے بے خوف نہیں ہوتے مگر نقصان والے لوگ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے۔

إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ وَقَالَ تَعَالَى يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ

مگر کافر لوگ۔ اور فرمایا جس دن سفید ہوں گے منہ اور بہت سے ہوں گے سیاہ ہوں گے

وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَالَ

اور فرمایا بیشک تیرا رب جلد ہی عذاب کرنے والا ہے اور بیشک وہ مغفرت کرنے والا رحمت کرنے والا ہے۔ اور فرمایا

تَعَالَى إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ وَقَالَ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ

بیشک نیکوکار بہشتوں میں ہوں گے اور گنہگار دوزخ میں ہوں گے۔ اور فرمایا جس کی میزان

موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت موازینہ فامہ ھاویۃ

بھاری ہوگی وہ خوش گذران ہوگا اور جسکی میزان ہلکی ہوگی اوس کی مجھ دوزخ ہے

والآیات فی ھذا المعنی کثیرۃ فیجتمع الخوف والرجاء فی آیتین مقرر

اور اس مضمون میں آیتیں بہت ہیں کہیں تو مجمع ہوتا ہے خوف اور رجا دونوں ہوتی آیتوں میں اور کہیں کوئی

او آیات وآیۃ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور کہیں ایک آیت میں اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم قال لو یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع بجنتہ احد ولو

اگر مومن جان لے اوس عذاب کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو کوئی بہشت کی طمع کوئی نہ کرے اور اگر

یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد رواہ مسلم وعن

کافر جان جائے اوس رحمت کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو کوئی بہشت سے ناامید نہو۔ روایت کی یہ مسلم نے اور

ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اذا وضعت الجنازۃ واحتملھا الرجال علی اعناقھم فان کانت صالحۃ

جب جنازہ کو آدمی اپنی گردنوں پر اوٹھاتے ہیں اگر صالح ہوتا ہے

قالت قدمونی قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت یاویلھا این

تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو مجھے آگے لے چلو اور اگر صالح نہیں ہوتا تو کہتا ہے اے ہلاکت تم مجھے کہاں

تذھبون بھا یسمع صوتھا کل شئ الا الانسان ولو سمعہ صعق رواہ

لئے جاتے ہو اوس کی آواز انسان کے سوا سب چیز سنتی ہے اگر انسان سنے تو بیہوش ہو جاوے روایت کی یہ

البخاری وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

بخاری نے اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

علیہ وسلم الجنۃ اقرب الی احدکم من شراک نعلہ والنار مثل ذلک رواہ البخاری

کہ جنت تمہارے جوتی کی تسمہ سے بھی زیادہ تمہارے نزدیک ہے اور دوزخ کی آگ بھی اسی طرح قسم ہے روایت کی یہ بخاری نے

الباب الرابع والخمسون فی فضل البکاء من خشیۃ اللہ وشوقا الیہ

یہ چوون اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اوسکے شوق میں رونے کی فضیلت کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ ویخرون للاذقان یبکون ویزیدھم خشوعا وقال تعالیٰ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور گرتے ہیں تھوڑیوں پر روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے اون کو عاجزی۔ اور فرمایا۔

أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضؓ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ يَا

کہ مجھے نبی صلعم نے فرمایا کہ تو مجھے قرآن پڑھ کر سنا میں نے عرض کی یا رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ

اللہ کیا میں آپکو پڑھ کر سناؤں اور حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے آپنے فرمایا میں اسبات کو دوست رکھتا ہوں کہ غیر سے سنوں

غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى جِئْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ

پس میں نے آپکو سورت نساء پڑھ کر سنائی تا کہ اس آیت تک پہونچی۔ فکیف اذا جئنا من

كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ

کل امۃ الخ آپنے فرمایا اب بس کر میں نے آپکی طرف رخ

اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ

دیکھا تو آپکے دونوں آنکھیں جاری تھیں متفق علیہ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہا کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ

کہ رسول اللہ صلعم نے ایکبار ایسا خطبہ پڑھا کہ میں نے ویسا کبھی نہ سنا تھا پس آپنے فرمایا اگر جو کچھ میں جانتا ہوں۔

مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تم بھی جان لو تو تم تھوڑی ہنسی کرو۔ اور بہت رویا کرو راوی نے کہا پس رسول اللہ صلعم کے اصحاب نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ وَلَهُمْ خَنِيْنٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ سَبَقَ بَيَانُهٗ فِيْ بَابِ الْخَوْفِ وَ

اپنے منہ ڈھانپ لئے اور آواز سے رو رہے تھے متفق علیہ۔ باب الخوف میں اسکا بیان گذر چکا ہے اور

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کے خوف

النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ

سے رویا دوزخ میں نہ جائیگا تا کہ دودھ پستان میں واپس آجائے اور جہاد فی سبیل اللہ کا غبار اور

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْهُ

جہنم کا دھواں جمع نہ ہونگے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور اوسی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جس اوسکی سوا کہیں

ظلّہ امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ تعالیٰ ورجل قلبہ معلق بالمساجد

سایہ نصیب ہوگا ایک بادشاہ عادل دوسرا وہ جوان جو اپنی جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہو تیسرا وہ آدمی جس کا دل

ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب و

پر مسجد سے وہ آدمی جو اللہ کیلئے آپس میں اللہ محبت رکھتے ہوں اور اسی پر متفق ہوں اور اسی پر متفرق ہوں چوتھا وہ آدمی جس کو عورت ذی منصب نے دعوت دی

جمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم

مال اپنی طرف بلائے اور وہ اسکو کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں پانچواں وہ آدمی جو ایسا پوشیدہ صدقہ کرے کہ جو اوسکے دہنے ہاتھ نے

شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ متفق علیہ وعن

صدقہ کیا ہو اوسکے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو ساتواں وہ آدمی جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اوسکی دونوں آنکھیں جاری ہوجائیں متفق علیہ

عبد اللہ ابن الشخیر رضی اللہ عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی

ابن شخیر رضی اللہ عنہ سے کہا میں رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپکے پیٹ سے آواز رونے

ویجوف فاتیت عن البکاء حدیث صحیح رواہ ابو داود والترمذی فی

کی ایسی آتی تھی جیسے دیگ سے جوش کیوقت آواز آیا کرتی ہے حدیث صحیح ہے روایت کی ہے ابو داود اور ترمذی نے شمائل میں

الشمائل باسناد صحیح وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

باسناد صحیح سے اور روایت ہے انس رضی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان اللہ عز وجل امرنی ان اقرأ علیک لم یکن

ابی بن کعب کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے امر کیا ہے کہ تجھ پر پڑھوں لم یکن

الذین کفروا اقال وسمانی قال نعم فبکی ابی متفق علیہ وفی روایۃ فجعل ابی

الذین کفروا مجھکو بڑا کہا سنا دوں اوس نے کہا ہاں اوس اللہ نے میرا نام لیا جسنے آپکو فرمایا ہاں پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے متفق علیہ

یبکی وعنہ قال قال ابو بکر لعمر رضی اللہ عنہ بعد وفاۃ رسول اللہ صلعم

اور اوسی سے روایت ہے کہ ابو بکر نے عمر کو کہا رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد

اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی ام ایمن نزورھا کما کان رسول اللہ صلی اللہ

کہ چل ہم دونوں ام ایمن کی زیارت کریں جیسا کہ رسول اللہ صلعم

علیہ وسلم یزورھا فلما انتھینا الیھا بکت فقالا لھا ما یبکیک اما تعلمین

اسکی زیارت کیا کرتے تھے جب ہم اسکے پاس پہنچے تو اسنے رونا شروع کردیا اون دونوں نے اوسکو کہا کہ تو کیوں روتی ہے کیا تو نہیں جانتی کہ

ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت انی لا ابکی انی لا اعلم

جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے تکر میں اسلئے روتی ہوں کہ آسمان سے

اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنِّيْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ

کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے مگر میں اسلئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی

يَنْقَطِعُ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

آنی منقطع ہوگئی اسنے ان دونوں کو بھی رونے پر آمادہ کردیا اور دونوں نے اوسکے ساتھ شروع کردیا روایت کی اسکو مسلم نے یہ

قَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ زِيَارَةِ اَهْلِ الْخَيْرِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اشْتَ

حدیث باب زیارۃ اہل الخیر میں گذر چکی ہے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ جب

بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قِيْلَ لَهُ فِي الصَّلٰوةِ فَاَمَرُوْا اَبَا بَكْرٍ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیماری سخت ہوئی تو آپکو نماز کیلئے کہا گیا آپنے فرمایا ابو بکر کو کہدو کہ لوگوں کو نماز

فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ اِذَا

پڑھاوے عائشہ رضہ نے کہا ابو بکر نرم دل والا ہے جب قرآن پڑھتا ہے تو اوسپر

قَرَاَ الْقُرْاٰنَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

رونا غلبہ کرتا ہے آپنے فرمایا اوسکو کہدو نماز پڑھاوے۔ اور ایک روایت میں عائشہ رضہ

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ

سے ہے کہا کہ میں نے کہا ابو بکر جب آپکی جگہ کھڑا ہوگا تو رونے کے سبب لوگوں کو نہ سنا سکیگا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

متفق علیہ اور روایت ہے ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے کہ عبدالرحمن

بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ

ابن عوف کے پاس کھانا حاضر کیا گیا تھا اور وہ تھے روزے سے اوسنے کہا مصعب بن

عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ اِنْ غُطِّيَ بِهَا رَاْسُهُ

عمیر جو مجھ سے بہتر تھے قتل کئے گئے اور اسقدر کپڑا اوسکو نہ ملا جو کفن دیا جاتا مگر ایک چادر کہ اگر اوس کو اوسکا سر ڈھانکا جاتا تھا

بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهُ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ

تو اوسکے پاؤں ننگے ہوجاتے تھے اور اگر پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو سر ننگا ہوجاتا تھا پھر ہمارے لئے رزق کی بہت کشائش کیگئی یا کہا ہمکو

اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا قَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ

دنیا بہت عطا کی گئی۔ تحقیق ڈرتے ہیں ہم یہ کہ ہوئے ثواب نیکیوں ہماری کا جلدی دیا گیا واسطے ہمارے

لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ صُدَيِّ

پھر شروع کیا رونا یہانتک کہ چھوڑ دیا کھانا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابو امامہ صدی بن

مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ

معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی شے

أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ

دو قطروں اور دو سے زیادہ محبوب نہیں ایک آنسوں کا قطرہ جو خدا تعالیٰ کے خوف سے بہایا جائے اور دوسرا قطرہ خون

دَمٍ تُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ

کا جو فی سبیل اللہ جہاد میں گرایا جائے اور دو نشان یہ ہیں ایک یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ میں آدمی چلی اور دوسرا قدم جو اللہ تعالیٰ کے فرائض

مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ

میں سے کسی فرض کے ادا کرنے کے لئے چلے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور اس مضمون

أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ مِنْهَا حَدِيثُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَظَنَا

کی احادیث بہت ہیں ان میں سے عرباض بن ساریہ کی حدیث ہے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا

الْعُيُونُ وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ النَّهْيِ عَنِ الْبِدَعِ

جو باب النہی عن البدع یعنی بدعتوں کے باب میں گذر چکی ہے۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُونَ فِي فَضْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَ

باب پچپن دنیا سے زہد کی اور تقلل پر

الْحَثِّ عَلَى التَّقَلُّلِ مِنْهَا وَفَضْلِ الْفَقْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

حاصل ہونگی رغبت دلانے پر اور فقر کی عظمت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے دنیا کا جینا دنیا کی بہاوت ہے جیسے

كَمَاءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ

ہم نے پانی اوتارا آسمان سے پھر ایک میل نکلا اوس سے سبزہ زمین کا جو کھاویں آدمی

وَالْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ

اور جانور یہاں تک کہ جب پکڑی زمین نے پیک اور سنگار پر آئی اور انگا زمین والوں نے کہ یہ ہمارے

قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتٰهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَمْ تَغْنَ

ہاتھ لگی پہونچا اوسپر ہمارا حکم رات کو یا دن کو پھر کر ڈالا اوسکو کاٹ کر کہ جیسے کچھ

بِالْأَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ وَقَالَ تَعَالَى وَاضْرِبْ

کل یہاں تھے بستے۔ اسی طرح ہم کھولتے ہیں اون لوگوں کے واسطے جن کو دھیان ہے فرمایا اور تو

ام ہو جاتا ہے تو راحت کو فاسد خواب کر دیتا ہے اسی طرح مال جب بہت ہو جاتا ہے تو آدمی کو دکھ فساد اور خواب کر دیتا ہے نوٹ یہ کہ پانی جیسا نجاست کو زائل کرتا ہے

مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ

اونکو کہاوت دنیا کی زندگی کی جیسے پانی اوتارا ہم نے آسمان سے پھر پیدا کر نکلا اوس سے زمین کا سبزہ پھر کل

فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ

کو سبز رہا پھوا ہا دیں اڑا اور اللہ کو ہی ہر چیز پر قدرت ہے مال اور

وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ

بیٹے رونق ہیں دنیا کی دو چیزیں اور رہنے والی نیکیوں پر بہتر ہے تیرے رب کے یہاں بدلا

ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ وَقَالَ تَعَالٰى اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ

اور بہتر ہے تو تم اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناؤ اور

وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ

بڑائی کرنی آپس میں اور بہتایت ڈھونڈھنے مال کی اور اولاد کے جیسے کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانوں کو

نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ

اوکا سبزہ اور گل ہرا ہوا پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے روندان پیچھے گھر میں تخت مار ہے

وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ وَقَالَ

اور معافی بھی ہے اللہ سے اور خوشنودی اور دنیا کا جینا تو یہی ہے جنس دغا کی اور فرمایا

تُزَيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ

رچھایا ہے لوگوں کو مزوں کی محبت پر عورتیں اور بیٹے اور ڈھیر جمع کئے ہوئے

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

سونے اور چاندی کے اور گھوڑے سجے ہوئے اور مویشی اور کھیتی یہ برتنے ہیں دنیا کی زندگی میں

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ وَقَالَ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا

اور اللہ ہی ہے اوسی پاس اچھا ٹھکانا۔ اور فرمایا اے لوگو بیشک وعدہ اللہ کا سچ ہے

تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ وَقَالَ تَعَالٰٓى اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ

سو نہ بہکاوے تم کو دنیا کا جینا اور نہ دغاوے تم کو اللہ تعالیٰ کے نام سے وہ دغاباز۔ اور فرمایا غفلت میں رکھا تم کو

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ

بہتایت کی حرص نے جہاں تک جا دیکھیں قبریں کوئی نہیں آگے جان لوگے پھر بھی کوئی نہیں آگے جان لوگے کوئی

تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ وَقَالَ تَعَالٰى وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ

نہیں اگر جانو تم یقین کر جانتا۔ اور فرمایا اور یہ دنیا کا جینا تو یہی ہے جی بہلانا اور کھیلنا

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ هِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَالْاٰیَاتُ فِی الْبَابِ کَثِیْرَةٌ

اور پچھلا گھر جمے سو یہی ہے جیتا اگر یہ سمجھ رکھتے اور آئتیں اس مضمون میں

مَشْهُوْرَةٌ وَاَمَّا الْاَحَادِیْثُ فَاَکْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصَرَ فَنَبَّهْتُ بِطَرَفٍ مِّنْهَا عَلٰی

بہت ہیں اور احادیث بھی بہت ہیں کہ گنوا میں نہیں آسکتی ہم اوپس سے کچھ تھوڑی سی یہوں ذکر کرتے ہیں بالسط آگے اوپر

مَا سِوَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

ماسوائے اسکے عمرو بن عوف انصاری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَی الْبَحْرَیْنِ یَاْتِیْ

اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ رضہ بن جراح رضہ کو بحرین سے کوئے

بِجِزْیَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَیْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِیْ عُبَیْدَةَ

جزیہ لاوے بھیجی وہ بحرین سے مال لایا انصار ابو عبیدہ کے آنیکی خبر سنکر

فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

فجر کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے جب آپ نماز پڑھ کر

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ تَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

پھر بیٹھے تو آپکے سامنے ہوئے تو آپ انکو دیکھ کر مسکرائے

حِیْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّکُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَیْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَیْءٍ مِّنَ الْبَحْرَیْنِ فَقَالُوْا

اور کہا کہ تم نے سنا ہوگا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لایا ہے انہوں نے کہا

اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا یَسُرُّکُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ

ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا تم بشارت لو اور امید رکھو اوسکی جو تم کو خوش کرے خدا کی قسم ہے مجھ کو تمپر محتاج ہوجانیکا ڈر نہیں

وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْیَا عَلَیْکُمْ کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ

لیکن میں ڈرتا ہوں کہ تمپر دنیا کی کشایش کی جاوے جیسے پہلی امتوں پر کشایش کی گئی

فَتَنَافَسُوْهَا کَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِکَکُمْ کَمَا اَهْلَکَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ

دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے اونہوں نے کیا پس تم کو دنیا ہلاک کرے جیسے ان کو ہلاک کیا متفق علیہ اور روایت ہے

اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

ابو سعید خدری رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ بَعْدِیْ مَا یُفْتَحُ

منبر پر جلوس فرمایا اور ہم آپکے گرد بیٹھ گئے آپنے فرمایا جس چیز سے میں اپنے پیچھے تمپر خوف کرتا ہوں وہ یہہ ہے کہ تم پر

عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

تمہارے بارے میں دنیا کی تازگی اور زینت اور زیبائش کی جسے۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرَ

علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میٹھی ہری بھری ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ تم کو نائب بنانے والا ہے تم کو پس دیکھتا ہے

كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

کہ کس طرح عمل کرتے ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے روایت کی یہ مسلم نے انس رضؓ سے روایت ہے کہ

عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی بھلی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ

علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیچھے جاتی ہیں میت کے تین

اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ

اس کا مال اور اس کا عمل تو واپس آتے ہیں اس کے ایک اس کے ساتھ رہتا ہے اس کے بھائی بند اور مال واپس آتے ہیں اور عمل ساتھ رہتے ہیں متفق

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا

علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں سے

مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ

جو شخص دنیا میں بہت نعمت دولت والا مرفہ الحال تھا حاضر کیا جائیگا اور دوزخ کی آگ میں اس کو ایک غوطہ دیکر پوچھا جائیگا اے ابن آدم کہ تو نے

هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى

دنیا میں کبھی آرام دیکھا تھا کبھی تجھ پر کبھی خوشحالی سے گذرا تھا وہ کہیگا خدا کی قسم کبھی نہیں اے رب میرے اور اہل جنت میں سے

بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ

جو شخص دنیا میں سب لوگوں سے زیادہ تکلیفوں میں مبتلا رہا ہوگا حاضر کیا جائیگا اور اوسکو ایک بار بہشت کی نعمتوں کی لذت میں غوطہ دیکر

لَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا

کہے اے ابن آدم دنیا میں کبھی تو نے کوئی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھ پر کبھی کوئی سختی بھی گذرا ہے وہ کہیگا خدا کی قسم

رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ

کبھی مجھ پر کوئی تکلیف نہیں آئی اور میں نے تو کبھی سختی نہیں دیکھی ۳ روایت کی یہ مسلم نے اور مستورد

ابْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا

ابن شداد رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں

الدنیا فی الآخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ ھذہ فی الیم فلینظر بم

دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی آدمی اپنی اونگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کہ کسقدر پانی

یرجع رواہ مسلم وعن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

لگا لاوے یہ روایت کی یہ مسلم نے اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم مر بالسوق والناس کنفیتہ فمر بجدی اسک میت فتناولہ فاخذ

وسلم بازار میں چلے جاتے تھے اور لوگ آپکے دونوں طرف تھے پس آپ ایک بکری کے بچے کے پاس گذرے جو مرا ہوا تھا کانوں والے کے پاس گذرے اور اسکا

باذنہ ثم قال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء وما

کان پکڑ کر فرمایا کہ تم میں سے کونسی اسکو ایک درہم کو لینا چاہتا ہے لوگوں نے کہا ہم اسکو کسی شے کے عوض لینا نہیں چاہتے اور ہم اسکو کیا کریں

نصنع بہ قال ایحبون انہ لکم قالوا واللہ لو کان حیا کان عیبا انہ اسک

ہم اسکو کیا کریں پھر فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں کو ملے لوگوں نے کہا واللہ اگر یہ زندہ ہوتب بھی مجبوب تھا کہ چھوٹے کانوں والا تھا

فکیف وھو میت فقال فواللہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم رواہ

اب تو یہ مرا ہوا ہی ہے پھر فرمایا اللہ کی قسم جیسا یہ تمہارے نزدیک ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے روایت کیا

مسلم قولہ کنفیتہ ای عن جانبیہ والاسک الصغیر الاذن وعن ابی

مسلم نے قول اسکا کنفیتہ یعنے دونوں کناروں اسکے اور اسک چھوٹے کانوں والا اور روایت ہے ابو ذر

رضی اللہ عنہ قال کنت امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حرۃ بالمدینۃ

رضہ سے کہا کہ میں مدینہ کے پتھریلی زمین میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ چلا جاتا تھا

فاستقبلنا احد فقال یا اباذر قلت لبیک یا رسول اللہ قال ما یسرنی ان

کہ پہاڑ احد ہمارے سامنے آگیا آپنے فرمایا اے ابوذر میں نے کہا لبیک یا رسول آپنے فرمایا مجھے خوش نہیں آتا

ان عندی مثل احد ھذا ذھبا تمضی علی ثلثۃ ایام وعندی منہ دینار

کہ میرے پاس احد کی قدر سونا ہو اور مجھ پر تین دن گذر جائیں اور میرے پاس اوسمیں سے ایک دینار باقی ہو

الا شیء ارصدہ لدین الا ان اقول بہ فی عباد اللہ ھکذا وھکذا

مگر کچھ قدر کہ قرض کے ادا کرنیکے لئے میں نے رکھا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اسطرح اور اس طرح

وھکذا عن یمینہ وعن شمالہ وعن خلفہ ثم سار فقال ان الاکثرین

اور اسطرح اپنے داہنے بائیں اور پیچھے اشارہ کرکے آپنے فرمایا کہ تقسیم کردوانوں پھر آپ چلے اور فرمایا جو بہت مالدار ہیں

ھم الاقلون یوم القیمۃ الا من قال ھکذا وھکذا وھکذا عن یمینہ و

وہی تھوڑے ہیں قیامت کے دن مگر جسنے اسطرح اور اسطرح یعنے داہنے اور

عَنْ شِمَالِهِ وَعَنْ خَلْفِهِ قَلِيلٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ

بائیں اور پیچھے سو اس طرف خوب دیکھا اور اس سے کوئی بہت نہ تھا پھر آپ مجھ سے فرمایا کہ تو یہاں ٹھہر جانا کہ میں تیرے پاس واپس آؤں

ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ

پھر آپ رات کے اندھیرے میں چلے گئے کہ مجھ سے غائب ہو گئے پس میں نے ایک آواز سنی ہو کہ ہیبت ناک تھی ڈر گیا کہ

أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ

کہیں کوئی رسول اللہ صلعم سے تعرض نہ کرے میں نے چاہا کہ آپ کے پاس جاؤں پھر مجھے آپکا فرمانا یاد آیا کہ فرمایا تھا کہ جب تک

قَوْلَهُ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي فَقُلْتُ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا

میں تو تیرے پاس واپس نہ آؤں تب تک تو وہاں سے نہ ہلنا پس میں وہاں ہی ٹھہرا رہا تا کہ آپ تشریف لائے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک آواز سنی کہ ڈر گیا

فَخَوَّفْتُ مِنْهُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ

پھر مجھ کو آپکا کہنا یاد آیا پس آپنے فرمایا کیا تو نے اس کی آواز سنی تھی میں نے کہا ہاں۔ آپنے فرمایا وہ جبرئیل تھا جو میرے پاس آیا تھا کہتا تھا کہ تیری

أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى

امت میں سے جو شخص مرے گا اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ بہشت میں جائیگا میں نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے

وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ

فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کرے۔ متفق اور یہ لفظ بخاری کے ہیں اور

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس بھی احد

ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أَرْصُدُهُ

سونا ہو مجھ کو خوش نہیں آتا کہ تین رات مجھ پر گذر جائیں اور اسمیں سے کچھ میرے پاس پڑا ہوا ہو مگر جو میں قرض کے ادا کرنے کو رکھ

لِدَيْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا

چھوڑوں۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ

إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا

تم کم رتبہ والے کی طرف دیکھا کرو اور اپنے سے اعلےٰ رتبہ والے کی طرف مت دیکھا کرو کہ اس سے تم خدا کی

نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ إِذَا نَظَرَ

نعمت کو ذلیل نہ جانو۔ متفق علیہ اور یہ مسلم کی عبارت ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی

أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ

اپنے سے کسی کو زیادہ مال اور صورت میں دیکھے تو چاہیئے کہ جو اس سے کم ہو اسکی طرف نظر کرے

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَ

اور اسی سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا منہ کے بل گرے اشرفی اور روپیہ کا بندہ اور

الْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور سیاہ دھاری کے بندہ اگر اسکو دیدیں خوش ہو اور جو نہ دیا جاوے تو ناخوش ہو منہ کے بل گرے اور ہلاک ہو یہ بخاری نے اور

وَعَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ

ہے اسی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا تحقیق دیکھا میں نے ستر آدمی اصحاب صفہ کے نہیں پایا ان میں سے کوئی شخص کہ ہو اوس پر چادر کہ اور کرتے

اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ

پہنا ہو اور تہبند کسی پر ہے ایک پر ایسا بڑا تہبند نہ تھا کہ تہبند باندھتا اور چادر کی طرح اوڑھ لیتا بلکہ تہبند ان کا نصف ساق تک پہنچتا تھا اور چادریں گردنوں پر باندھے تھے پس

وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کسی کا تہبند ٹخنوں تک پہنچتا تھا اور کسی کا نصف ساق تک پہنچتا تھا پس جمع کرتا تھا اپنے ہاتھ سے تہبند کو اس لیے کہ ظاہر نہ ہو ستر اوس کا یہ بخاری نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ

اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور

جَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کافر کے لیے بہشت یہ روایت کی اس کو مسلم نے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ

میرے کندھے پکڑ کر فرمایا کہ تو دنیا میں ایسا رہ گویا تو مسافر ہے بلکہ راستہ چلنے والا ہے اور ابن

كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ

عمر کہا کرتا تھا کہ جب تجھے شام ہو تو صبح کا انتظار مت کر اور جب صبح ہو

فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيٰوتِكَ لِمَوْتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تو شام کا انتظار مت کر اور تندرستی سے بیماری کے لیے اور زندگی سے موت کے لیے زاد حاصل کر۔ روایت کی یہ بخاری نے

قَالَ الْعُلَمَاءُ شَرْحُ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنَاهُ لَا تَرْكَنْ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا تَتَّخِذْهَا وَطَنًا وَلَا

اور اس حدیث کی شرح علماء نے اس طور سے کی ہے کہ تو دنیا سے رغبت مت کر اور اس کو اپنا وطن نہ بنا

تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِطُوْلِ الْبَقَاءِ فِيْهَا وَلَا بِالْاِعْتِنَاءِ بِهَا وَلَا تَشْتَغِلْ مِنْهَا اِلَّا بِمَا

اور اس میں طول بقا کا خیال مت کر اور نہ اوس کی بہت پرواہ کر اور اس سے ایسا تعلق

يَتَعَلَّقُ بِهِ الْغَرِيْبُ الَّذِيْ غَيْرُ وَطَنِهِ وَلَا تَشْتَغِلْ فِيْهَا بِمَا لَا يَشْتَغِلُ بِهِ الْغَرِيْبُ

رکھ جیسا مسافر مجرد کہ سفر میں جاکر رہتا ہے اور جس سے مقصد وطن کو واپس آنیکا ارادہ ہوتا ہے جو غیر وطن میں دل نہیں لگاتا ہے

الذي يريد الذهاب إلى أهله وبالله التوفيق وعن أبي العباس سهل بن

ویسا ہی تو دنیا میں دل مت لگا اور اس سے مشغول مت ہو۔ اور روایت ہے ابو العباس سہل بن

سعد بن الساعدي رضي الله عنه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم

سعد ساعدی سے کہا کہ ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ

فقال يا رسول الله دلني على عمل إذا عملته أحبني الله وأحبني الناس فقال

آپ مجھے ایسا عمل بتلائے کہ جب میں وہ عمل کروں تو اللہ تعالے اور آدمی مجھے پیار کریں آپ نے فرمایا

ازهد في الدنيا يحبك الله وازهد فيما عند الناس يحبك الناس حديث

کہ دنیا سے نفرت کر اللہ تعالے تجھ سے پیار کرے اور جو چیز لوگوں کے پاس ہے اس کو چھوڑ دے لوگ تجھ سے پیار کریں گے حدیث

حسن رواه ابن ماجة وغيره بأسانيد حسنة وعن النعمان بن بشير رضي الله

حسن ہے روایت کی یہ ابن ماجہ وغیرہ نے اچھی اسانید سے۔ اور روایت ہے نعمان بن بشیر رضہ سے کہا کہ

عنهما قال ذكر عمر بن الخطاب رضي الله عنه ما أصاب الناس من الدنيا فقال

عمر بن الخطاب رضہ نے جب لوگوں کو دنیا بہت مل گئی اوس کا ذکر کیا تو فرمایا

لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يظل اليوم يلتوي ما يجد من الدقل

کہ واللہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ تمام دن مضطر پھرتے تھے کہ چھوارے تک کا کہ ردی سے ردی آپکو استقدر نہ ملتے تھے

ما يملأ به بطنه رواه مسلم الدقل بفتح الدال المهملة والقاف ردي التمر

جسسے کہ پیٹ بھر جاوے روایت کی یہ مسلم نے۔ دقل ساکنہ مہملہ دال اور قاف کے ردی چھوارے ہیں

وعن عائشة رضي الله عنها قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے

وما في بيتي من شيء يأكله ذو كبد إلا شطر شعير في رفي لي فأكلت منه

اور میرے گھر میں کچھ نہ تھا جس سے کوئی جاندار کھائے مگر کچھ تھوڑا سا جو کا غلہ تھا طاق میں پڑا تھا میں وہی کھاتی رہی

حتى طال علي فكلته ففني متفق عليه قولها شطر شعير أي شيء من الشعير

تا کہ بہت مدت گذر گئی پس میں نے اوس غلہ کو ماپا تو تمام ہو گیا متفق علیہ قولہا شطر شعیر کیتنے کچھ جو

كذا في الترمذي وعن عمرو بن الحارث أخي جويرية بنت الحارث أم

ایسی ہی تفسیر کی ہے ترمذی نے اور روایت ہے عمرو بن الحارث سے کہ وہ بھائی تھے جویریہ بیبی کے

المؤمنين رضي الله عنها قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم عند

کہ انہوں نے حضرت صلعم کی بیبی سے۔ یہ کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فوت ہونے کے وقت نہ کوئی

مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِيْ

دینار چھوڑا نہ درہم نہ غلام اور نہ کوئی لونڈی مگر ایک سفید رنگ خچر جس پر

كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

آپ سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار اور کچھ زمین جو آپ نے مسافروں کیلئے صدقہ کی ہوئی تھی یہ روایت بخاری نے کی ہے

وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اور روایت ہے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم نے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ

کے ساتھ ہجرت کی تھی پس ہمارا اجر ثواب اللہ تعالیٰ پر ہوا ہم میں سے بعض ایسے تھے

لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُتِلَ يَوْمَ

کہ اپنے اجر میں سے اونہوں نے کچھ نہیں کھایا منجملہ انکے مصعب بن عمیر ہے کہ جنگ احد میں

اُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا بِهَا

شہید ہوا اور ایک کمبل اوسنے چھوڑا ہم نے اوسکا سر چھپانے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور جب پاؤں

رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّغَطِّيَ رَاْسَهٗ وَ

چھپاتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلعم نے ہم کو فرمایا کہ سر چھپا دو اور

نَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِّنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

پاؤں پر کچھ تھوڑی سی اذخر ڈالدو اور ہم میں سے بعضے ایسے ہیں کہ اونکا پھل پکتا ہے اور وہ چن رہے ہیں

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ نَمِرَةٌ كِسَاءٌ مُّرَبَّعٌ مِّنْ صُوْفٍ وَقَوْلُهٗ اَيْنَعَتْ اَيْ نَضِجَتْ وَ

متفق علیہ۔ نمرہ لونگی دار ہے صوف سے اور قول اسکا اینعت پکنے کیلئے اور

اَدْرَكَتْ وَقَوْلُهٗ يَهْدِبُهَا هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الدَّالِ وَكَسْرِهَا لُغَتَانِ اَيْ

ادرکت اور قول اسکا یہدبہا یا ساتھ فتحہ یا کے اور ضمہ دال اور کسرہ اسکے دونوں لغت ہیں۔ یعنے

يَقْطَعُهَا وَيَجْتَنِيْهَا وَهٰذِهٖ اِسْتِعَارَةٌ لِّمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَكَّنُوْا

کاٹتا ہے اور چنتا ہے اور یہ استعارہ ہے اس فتح کا جو اللہ تعالیٰ نے انپر کیا دنیا کے اور قوت پکڑا انہوں نے

فِيْهَا وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اس میں اور سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا

علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کی برابر قدر رکھتی تو کافر کو اوس سے

شربۃ ماء رواہ الترمذی وقال حدیث صحیح وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ

عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان الدنیا ملعونۃ

وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ تعالیٰ وما والاہ وعالما ومتعلما رواہ الترمذی

وقال حدیث حسن وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتخذوا الضیعۃ فترغبوا فی الدنیا رواہ

الترمذی وقال حدیث حسن وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ

عنہما قال مر علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نصلح خصا لنا فقال ما

ہذا قلنا قد وہی فنحن نصلحہ فقال ما اری الامر الا اعجل من ذلک رواہ ابو

داود والترمذی باسناد البخاری ومسلم قال الترمذی حدیث حسن

صحیح وعن کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لکل امۃ فتنۃ وفتنۃ امتی المال رواہ

الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن ابی عمرو ویقال ابو عبد اللہ

ویقال ابو لیلی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شربۃ ماء رواہ الترمذی وقال حدیث صحیح وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ

ایک گھونٹ پانی کا پلانا روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ سے

عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان الدنیا ملعونۃ

کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے خبردار ملعون ہے

وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ تعالیٰ وما والاہ وعالما ومتعلما رواہ الترمذی

اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو کچھ اس سے پیار کرے اور عالم اور متعلم روایت کی یہ ترمذی نے

وقال حدیث حسن وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال

اور کہا حدیث حسن ہے وعن اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتخذوا الضیعۃ فترغبوا فی الدنیا رواہ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم دنیا میں سرمایہ مت بناؤ کہ تم کو اس سے محبت ہو جائے روایت کی یہ ترمذی نے اور

الترمذی وقال حدیث حسن وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ

کہا حدیث حسن ہے۔ وعن اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ سے

عنہما قال مر علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نصلح خصا لنا فقال ما

کہا کہ ہم اپنا چھپر درست کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلعم دہاں تشریف لائے دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیا ہے

ہذا قلنا قد وہی فنحن نصلحہ فقال ما اری الامر الا اعجل من ذلک رواہ ابو

ہم نے کہا یہ پرانا ہو گیا تھا اسکو درست کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں اس سے بھی ابرنا جلد آنا دیکھتا ہوں روایت کی یہ ابو داؤد اور

داود والترمذی باسناد البخاری ومسلم قال الترمذی حدیث حسن

ترمذی نے کہا اسی اسناد سے کہ اسی بخاری اور مسلم کی اسناد ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن

صحیح وعن کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ

صحیح ہے۔ اور کعب بن عیاض رضی اللہ سے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لکل امۃ فتنۃ وفتنۃ امتی المال رواہ

صلعم فرماتے تھے کہ امت کیلئے فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے روایت کی یہ

الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن ابی عمرو ویقال ابو عبد اللہ

ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے وعن اور ابو عمرو اور کہا جاتا ہے ابو عبد اللہ

ویقال ابو لیلی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور کہا جاتا ہے ابو لیلیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي

فرمایا کہ آدمی کا حق ان چیزوں کے سوا کچھ نہیں ایک گھر جس میں رہے اور کپڑا جس سے ستر

عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ التِّرْمِذِيُّ

عورت کرے اور روٹی اور پانی۔ روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے کہا ترمذی نے

سَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَلْمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ شُمَيْلٍ يَقُوْلُ

سنا میں نے ابوداؤد سلیمان بن سلم بلخی کا کہنے والا سنا میں نے نضر بن شمیل سے کہ

الْجِلْفُ الْخُبْزُ لَيْسَ مَعَهُ اِدَامٌ وَقَالَ غَيْرُهُ غَلِيْظُ الْخُبْزِ وَقَالَ الْهَرَوِيُّ الْمُرَادُ

جلف اس روٹی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ سالن نہ ہو اور نضر بن شمیل کے سوا اور علماء نے کہا کہ وہ موٹی روٹی ہے اور ہروی نے کہا

بِهٖ هُنَا وِعَاءُ الْخُبْزِ كَالْجِرَابِ وَالْخُرْجِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ

اور مراد یہاں چمڑے کی چیز ہے جیسے روٹی رکھنے کی بالشت اور خرجے کے اور اللہ بہتر جانتا ہے اور روایت ہے عبداللہ بن شخیر

بِكَسْرِ الشِّيْنِ وَالْخَاءِ الْمُشَدَّدَةِ الْمُعْجَمَتَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ

ساتھ کسرہ شین کے اور خا مشددہ معجمتین کے رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ فَقَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ

یعنی صلعم خدمت میں آیا اور رسول اللہ صلعم الہاکم التکاثر پڑھ رہے تھے میں آپ نے فرمایا آدمی کہتا ہے یہ میرا مال ہے یہ میرا مال

مَالِيْ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ

ہے اور تجھ کو اپنے مال میں سے کیا فائدہ ہے جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا یا کہ تو نے پہنا سو ظاہر یا کہ تو نے ماہ خدا میں

اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

خیرات کیا سو باقی رہا اور روایت کی یہ مسلم نے اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے

قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ

کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلعم کو کہا یا رسول اللہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا

اُنْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ

دیکھ تو کیا کہتا ہے اس نے کہا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت رکھتا ہوں آپ نے تین بار فرمایا دیکھ تو کیا کہتا ہے پس طیار رکھ واسطے

لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

فقر کے بالکھ اس لیے کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے فقر اس کی طرف بہت جلد آتا ہے کہ پانی کا وہ بہاؤ جو اپنی منتہا کی طرف جاتا ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ التِّجْفَافُ بِكَسْرِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ وَاِسْكَانِ الْجِيْمِ وَبِالْفَاءِ

کہا حدیث حسن ہے تجفاف بکسر تا دو نقطہ اوپر کے اور سکون جیم کے اور بفا

ڈاکٹر محمد اقبال

المكرّرة وهي شيء يلبسه الفرس يتقي به الأذى وقد يلبسه الإنسان

کمرہ اور یہ وہ چیز ہے جو پہنایا جاتا ہے گھوڑے کو بچاؤ کیلئے اور کبھی آدمی بھی پہنتے ہیں

وعن كعب بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وسلم ما ذئبان جائعان أرسلا في غنم بأفسد لها من حرص المرء على المال و

نہیں دو بھیڑیے بھوکے کہ بکریوں میں چھوڑ دیئے ہوں بہت خراب کرنیوالے بکریوں کو آدمی کے مال اور شرافت کی حرص کرنے سے

الشرف لدينه رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن عبد الله بن

واسطے اوسکے دین کے روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے عبداللہ بن

مسعود رضي الله عنه قال نام رسول الله صلى الله عليه وسلم على حصير

مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بوریہ پر سو گئے

فقام وقد أثر في جنبه فقلنا يا رسول الله لو اتخذنا لك وطاء فقال مالي

جب بیدار ہوئے تو اوسکے پہلو میں اوسکا نشان ہو گیا تھا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آپکے لئے فرش بنا لیں آپنے فرمایا مجھے

وللدنيا ما أنا في الدنيا إلا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها

دنیا سے کیا کام میں دنیا میں ایسا ہوں جیسا کوئی مسافر چلتا ہوا سایہ درخت کے سایہ میں آرام کرتا ہے پھر اوسکو چھوڑ کر چلا جاتا ہے

رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن أبي هريرة رضي الله عنه

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الفقراء الجنة قبل الأغنياء

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقیر لوگ اغنیاء سے

بخمسمائة عام رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابن عباس

پانسو برس پہلے بہشت میں داخل ہونگے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عباس اور

وعمران بن الحصين رضي الله عنهم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اطلعت

عمران بن حصین رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھانکا میں نے

في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء واطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها

بہشت میں تو میں نے فقیر لوگ اکثر جنت میں دیکھے اور جھانکا میں نے دوزخ میں تو اکثر

النساء متفق عليه من رواية ابن عباس رضي الله عنهما ورواه البخاري

عورتیں وہاں دیکھیں متفق علیہ روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سے اور روایت کیا اسکو بخاری نے

أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

بھی روایت عمران بن حصین کے سے اور اسامہ بن زید رضی سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ وَكَانَ عَامَّةُ مَنْ

کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ میں بہشت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا اور جو لوگ اوسمیں داخل ہوئے

دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ وَأَصْحَابَ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ

اکثر مسکین تھے اور دولتمند لوگ روکے گئے تھے مگر دوزخ والوں کو دوزخ میں

بِهِمْ إِلَى النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْجَدُّ الْحَظُّ وَالْغِنَى وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

کر دیا گیا ہے متفق علیہ ف الجد بفتح حرفہ اور بمعنی اور تحقیق گذر چکا بیان اس حدیث کا

فِي بَابِ فَضْلِ الضُّعَفَةِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب فضیلت ضعفاء مین اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا

علیہ وسلم نے فرمایا کہ راست ترین کلمہ جو کسی شاعر نے کہا لبید کا کلمہ ہے خبردار ہر چیز

خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اللہ تعالے کے سوا باطل ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ فِي فَضْلِ الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ

باب چھپن بھوک اور خشونت

الْعَيْشِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْقَلِيْلِ مِنَ الْمَأْكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ وَالْمَلْبُوْسِ وَ

عیش اور کھانے اور پینے اور پہننے وغیرہا نفس کے شہوات میں سے تھوڑی پر اقتصار کرنے اور

غَيْرِهَا مِنْ حُظُوْظِ النُّفُوْسِ وَتَرْكِ الشَّهَوَاتِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَخَلَفَ

شہوات کے ترک کرنے کی فضیلت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالے نے پھر ان کی جگہ

مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا

آئے نالائق کہ ضائع کیا انہوں نے نماز اور پیچھے پڑے مزوں کے سو آگے

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا

مگر جنہوں نے توبہ کی اور یقین لایا اور کی بھلی سو وہ لوگ جاویں گے بہشت میں اور ان کا حق نہ رہیگا۔

وَقَالَ تَعَالٰى فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ

اور فرمایا پھر نکلا اپنے قوم کے سامنے اپنی طیاری سے کہنے لگے جو طالب تھے دنیا کے

الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا

زندگی کے اسی کیطرح ہوتے جیسا کچھ ملا ہے قارون کو بیشک اوسکی بڑی قسمت ہے اور بولے جنکو ملے تھے

الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ تَعَالَى ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ

علم تمہاری اللہ کا دیا ثواب بہتر ہے اوسکو جو یقین لاوے اور کیا بھلا کام اور فرمایا اللہ نے ضرور پوچھے جاؤ گے

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ وَقَالَ تَعَالَى مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا

نعمتوں سے اور فرمایا جو کوئی چاہتا ہو پہلا گہرشتہ اب دنیا میں ہم اسکو اوسی میں

نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا ط وَفِي الْآيَاتِ

چاہتا ہے جسکو پھر ٹھہرایا ہم نے اوسکے واسطے دوزخ جسمیں گا اوسمیں برا شکستہ دیکھلایا گیا کر۔ اور پاس باپ کے

فِي لُبَابِ الْبِيرَةِ مَعْلُومَةٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ

مضمون کی آیات بہت اور مشہور ہیں اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ

آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ

محمد صلعم کے گھر کے لوگوں آپکی وفات تک دو دن متواتر جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ

متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ محمد صلعم کے گھر کے لوگوں نے جب سے آپ

الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مدینہ میں تشریف لائے گیہوں کی روٹی تین رات متواتر آپکی وفات تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی اور روایت ہے عروہ رضہ سے کہ نقل کی اوسنے عائشہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللَّهِ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ

رضہ سے کہ وہ کہا کرتی تھی کہ اے بھانجے بیشک ہم ہلال کو دیکھا کرتے تھے

ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ

پھر ہلال کو پھر ہلال کو تین ہلال دو مہینے میں دیکھتے تھے اور رسول اللہ صلعم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ

کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی میں نے کہا اے خالہ تم کس چیز پر گذران کرتے تھے عائشہ نے کہا خرما

وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ

اور پانی مگر اور انصار کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی تھے

كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهَا

یعنی ان بکری دودھ پینے کو دیا کرتی تھیں وہ اپنے گھر والوں کا دودھ آپکے واسطے بھیجدیا کرتے تھے۔

فیسقیناہ متفق علیہ وعن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کرتے تھے متفق علیہ اور روایت ہے سعید مقبری سے کہ نقل کی اوسنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ ایک
انہ مر بقوم بین ایدیہم شاۃ مصلیۃ فدعوہ فابی ان یاکل وقال خرج
قوم پر گذرے اوسکے آگے بکری بھونی ہوئی آئی تھی اوسنے اوسکو کھانے سے انکار کیا اور کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من خبز الشعیر رواہ
رسول اللہ صلعم دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ جو کی روٹی بھی آپنے پیٹ بھر کر نہیں کھائی روایت کی ہے
البخاری مصلیۃ بفتح المیم ای مشویۃ وعن انس رضی اللہ عنہ قال
بخاری نے مصلیۃ بسا تھ فتحہ میم کے ہے بھنی ہوئی اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی صلعم
لم یاکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خوان حتی مات وما اکل خبزا مرققا
نے خوان پر نہیں کھایا ہے نہ اور نہ آپنے کبھی روٹی کھائی نبی صلعم
حتی مات رواہ البخاری وفی روایۃ لہ ولا رای شاۃ سمیطا بعینہ قط
وفات تک روایت کی یہ بخاری نے اور اوسکی ایک روایت میں ہے اور نہ کبھی آپنے بکری بھونی ہوئی اپنی آنکھ سے دیکھی تھی
وعن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما قال لقد رایت نبیکم صلی اللہ علیہ
اور روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ بیشک دیکھا میں نے
وسلم وما یجد من الدقل ما یملا بہ بطنہ رواہ مسلم الدقل تمر ردی
تم کو اور نہیں پاتے وہ کہ بھرے اوسکے ساتھ پیٹ اوسکا روایت کی یہ مسلم نے
وعن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ قال ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اور روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نہیں دیکھا رسول اللہ صلعم نے
وسلم النقی من حین ابتعثہ اللہ تعالی حتی قبضہ اللہ تعالی فقیل لہ ہل
ابتدائی بعثت سے وفات تک میدہ کی روٹی نہیں کھائی تم نے کبھی اوسکو کہا گیا
کان لکم فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مناخل قال ما رای رسول
کہ رسول اللہ صلعم کیا تھی تمہارے لئے چھلنی نہیں
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منخلا من حین ابتعثہ اللہ تعالی حتی قبضہ اللہ
رسول اللہ صلعم نے بعثت کے وقت سے وفات تک چھلنی نہیں دیکھی
تعالی فقیل کیف کنتم تاکلون الشعیر غیر منخول قال کنا نطحنہ و
کہا گیا کہ تم کیونکر کھاتے تھے جو کو بغیر چھانے کہا کہ ہم پیستے تھے اوسکو اور پھونکیں مارتے تھے

نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ تَرَبَّنَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَوْلُهُ التَّقِيُّ هُوَ بِفَتْحِ النُّونِ

پھر نمک لیا کرتے تھے جو اڑتا ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی رہتا اس کو پکا کر کھاتے تھے روایت کی یہ بخاری نے قول اسکا تقی ساتھ فتحہ نون اور کسر

وَكَسْرِ الْقَافِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ وَهُوَ الْخُبْزُ الْحُوَّارِيُّ وَهُوَ الدَّرْمَكُ وَقَوْلُهُ

قاف اور تشدید یا کے ساتھ ہے اور وہ میدے کی روٹی اور دہی درمک ہے اور قول اس کا

تَرَبَّنَاهُ وَهُوَ بِتَاءٍ مُثَنَّاةٍ ثُمَّ بِرَاءٍ مُشَدَّدَةٍ ثُمَّ بِبَاءٍ مُثَنَّاةٍ مِنْ تَحْتُ ثُمَّ نُونٍ

تربیناہ وہ ساتھ تا مثنہ کے پھر ساتھ با مشدد کے پھر با روکے ساتھ نقطے والے نیچے کی طرف سے پھر نون ہے

أَيْ يَلُتُّنَاهُ وَعَجَنَّاهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ

یعنے تر کیا ہمنے اسکو اور گوندا ہمنے اسکو اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا کہ ایک دن یا رات کو رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور ابو بکر اور عمر رض بھی آپ کو ملتے ہی کو مل گئے

عَنْهُمَا فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

آپنے انکو کہا اس وقت تم کس سبب گھر سے نکلے ہو انہوں نے کہا بھوکے کے سبب یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات

قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قُومُوا فَقَامُوا مَعَهُ

پاک کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے جس سبب سے تم گھر سے نکلے ہو مجھ کو بھی اسی نے نکالا پھر کہا ہو جاؤ وہ دونو آپکے ساتھ کھڑے ہو گئے

فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا

آپ ایک انصاری کے ہاں تشریف لیگئے وہ گھر میں موجود نہ تھا اسکی عورت نے آپ کو دیکھ کر مرحبا

وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ

اور اہلا کہا آپنے فرمایا فلانا کہاں ہے عورت نے کہا

يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میٹھا پانی ہمارے لئے لینے گیا ہے اسی اثنا میں وہ آگیا اور اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور

وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي فَانْطَلَقَ

آپکے دونو یاروں کو دیکھ کر کہا کہ الحمد للہ نہیں کوئی آج کے دن بزرگتر باعتبار مہمانوں کے مجھ سے وہ گیا اور ایک خوشہ

فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ

خرما کا لایا جسمیں کچھ پختہ کچھ نیم پختہ کچھ تازہ کچھ خشک کھجور تھیں اور ترو تازہ بھی پھر عرض کی کہ کھاؤ اور آپنے سے اور لی اوسنے چھری

لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا دودھ والے کے ذبح کرنے سے احتراز کر اسنے اونکے لئے بکری ذبح کی انہوں نے

الشاۃ ومن ذلک الجدی فشربوا فلما ان شبعوا وروا قال رسول اللہ

بکری اور خوشہ سے کہا یا اور پانی پیا جب کہا پیٹ بھر گیا اور سیر ہوئے تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما والذی نفسی بیدہ لتسا

صلعم نے ابوبکر رضہ اور عمر رضہ کو فرمایا قسم ہے خدا کی جسکے ہاتھ میری جان ہے قیامت کے دن تم ان نعمتوں سے

عن ھذا النعیم یوم القیمۃ اخرجکم من بیوتکم الجوع ثم لم ترجعوا حتی

پوچھے جاؤگے تم کو بھوک نے گھروں سے نکالا تھا پھر تم کو گھر جانے سے پہلے

اصابکم ھذا النعیم رواہ مسلم قولھا یستعذب ای یطلب الماء العذ

پہونچیں ان نعمتوں کی یہ حکم نے روایت کی یہ قول اسکا یستعذب یعنے میٹھا پانی یعنے گیا ہے

وھو الطیب والعذ بکسر العین واسکان الذال المعجمۃ وھو کباسۃ

اور وہی پاکیزہ اور عذق سا تمر کہ عین اور سکون ذال معجمہ کے ہجر اور وہ کھجور کو کہتے ہیں اور کباسہ

وھی الخصن والمدیۃ بضم المیم وکسرھا ھی السکین والحلوب ذات

خوشہ خرما کو کہتے ہیں اور مدیہ ساتھ ضمہ میم اور کسرہ اسکے کے وہ چھری ہے اور حلوب

اللبن والسوال عن ھذا النعیم سوال تعدید النعیم لا سوال تعذیب فی

دودھ والی ہے اور سوال ان نعمتوں سے سوال ہے نعمتوں کے شمار کا عذاب اور ملامتی کا سوال نہیں

توبیخ واللہ اعلم وھذا الانصاری الذی اتوہ ھو ابو الھیثم بن التیھان

اور اللہ تو بہتر جانتا ہے اور یہ انصاری جسکے گھر میں حضرت صلعم اور آپکے صاحبین تشریف لائے ابو الہیثم بن التیہان ہیں اور

کذا جاء مبینا فی روایۃ الترمذی وغیرہ وعن خالد بن عمر العدوی

چنانچہ ترمذی وغیرہ کے روایت میں صریح موجود ہے اور روایت ہے خالد بن عمر عدوی

رضی اللہ عنہ قال خطبنا عتبۃ بن غزوان وکان امیرا علی البصرۃ فحمد اللہ

رضے اللہ عنہ سے کہا کہ عتبہ بن غزوان نے جب وہ بصرہ کا امیر تھا ہمکو خطبہ سنایا اول اللہ تعالی کی حمد

تعالی واثنی علیہ ثم قال امابعد فان الدنیا قد ذنت بصرم وولت

دنیا کی پھر کہا اما بعد دنیا نے اپنی انقطاع کی خود خبر کردی ہے اور پیٹ جلد پشت پھیر لی

حذاء ولم یبق منھا الا صبابۃ کصبابۃ الاناء یتصابھا صاحبھا وانکم منتقلو

ہے اور بس سے تھوڑا بقیہ مثل برتن کے بقیہ کے باقی رہگئی ہے اور تم اوسکو چھوڑ کر

منھا الی دار لا زوال لھا فانتقلوا بخیر ما بحضرتکم فانہ قد ذکر لنا ان الحجر

ایسے گھر کیطرف جانیوالے ہو جس کو کبھی زوال نہیں تم کو خوب عزت یکیساتھ حاضر ہونا چاہیے اسلئے کہ ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ پتھر دوزخ کے

يُلقى من شفير جهنم فيهوي فيها سبعين عاما لا يدرك لها قعرا والله لتملأن

کنارہ قعر سے پتھر گرایا جائے اور وہ ستر برس تک چلا جائے تب بھی اوسکی تہ تک نہ پہونچیگا واللہ وہ بھر کیا جائیگا

أفعجبتم ولقد ذكر لنا أن ما بين مصراعين من مصاريع الجنة مسيرة أربعين

کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو حالانکہ ہمارے پاس ذکر کیا گیا ہے کہ بہشت کے دو دروازوں کے دو تو کواڑ

عاما وليأتين عليها يوم وهو كظيظ من الزحام لقد رأيتني سابع سبعة

کے مابین چالیس برس کے اژدحام سے وہ لوگوں کے بھر جائیگا اور ایک بار

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فما لنا طعام إلا ورق الشجر حتى قرحت

رسول اللہ صلعم کے ساتھ سات آدمی میں سے میں ساتواں تھا کہ ہمارے پاس درخت کے پتوں کے سوا کچھ کھانیکو نہ تھا یہانتک کہ ہمارے کھانے سے ہماری باچھیں

اشداقنا فالتقطت بردة فشققتها بيني وبين سعد بن مالك فاتزرت

زخمی ہوگئی تھیں اور میں نے ایک چادر پھاڑ کر دو ٹکڑے کر سے تھے ایک ٹکڑا میں نے تہ بند بنایا

بنصفها واتزر سعد بنصفها فما أصبح اليوم منا أحد إلا أصبح أميرا على

اور دوسرے ٹکڑے کا سعد نے تہبند بنایا اور آج ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جو شہروں میں سے کسی

مصر من الأمصار وإني أعوذ بالله أن أكون في نفسي عظيما وعند الله صغيرا

شہر کا حاکم نہ ہو اور میں اللہ تعالیٰ کیساتھ پناہ پکڑتا ہوں اس سے کہ میں اپنے نفس میں بڑا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھوٹا ہو

رواه مسلم قوله أذنت هو بمد اللام أي أعلمت وقوله بصرم هو بضم

روایت کی اسکو مسلم نے اور قول اسکا اذنت ساتھ مد لام کے ہے یعنے خبر دی اور اسکا بصرم ساتھ ضمہ

الصاد أي بانقطاعها وفنائها قوله وولت حذاء هو بحاء مهملة مفتوحة

صاد کے یعنے ختم ہونے اور فنا ہونے کے اور قول اسکا وولت حذاء ہے حاء مہملہ مفتوحہ کے

ثم ذال معجمة مشددة ثم ألف ممدودة أي سريعة والصبابة بضم الصاد

پھر ذال معجمہ مشددہ کے پھر الف ممدودہ کے یعنے جلدی جلدی چلنے والی اور صبابہ ساتھ صاد

المهملة وهي البقية اليسيرة وقوله يتصابها هو بتشديد الباء قبل

مہملہ کے اور وہ تھوڑا سا بقیہ ہے اور قول اسکا یتصابہا ہے ساتھ تشدید باء کے

الهاء أي يجمعها والكظيظ الكثير المتلئ قوله قرحت هو بفتح القاف وكسر

ہا سے پہلے یعنے جمع کرتا ہے اسکو اور کظیظ بہت بھرا ہوا قول اسکا قرحت ساتھ فتح قاف اور کسرہ

الراء أي صدرت بها قروحا وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه

راء کے یعنے ایسیں زخم ہو گئے اور روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضہ سے

قال اخرجت لنا عائشة رضي الله عنها كساء وازارا قالت قبض رسول
کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک کمبل اور ایک تہبند نکالکر ہم کو دکھلائے اور کہا کہ رسول اللہ
الله صلى الله عليه وسلم وفي هذين متفق عليه وعن سعد بن ابي وقاص
صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان دونوں میں قبض کی گئی تھی ۔ متفق علیہ ۔ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص
رضي الله عنه قال اني لاول العرب رمى بسهم في سبيل الله ولقد كنا
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ البتہ میں عربوں میں سے پہلا ہوں جسنے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا ہے اور بیشک ہم
نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مالنا طعام الا ورق الحبلة وهذا
غزوہ کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ ہمارے پاس کھانیکو کوئی طعام نہیں ہوا کرتا تھا مگر جھڑ اور
السمر حتى ان كان احدنا ليضع كما تضع الشاة مالة خلط متفق عليه
سمر کے پتے تاکہ ہمیں سے ہر ایک بکریوں کیطرح پاخانہ کی جگہ سے مینگنیاں ڈالتا تھا ۔ متفق علیہ
الحبلة بضم الحاء المهملة واسكان الباء الموحدة وهي السمر وكذا العلهز معروفان
حبلہ ساتھ ضمہ حاء مہملہ اور سکون باء موحدہ اور وہ کیکر کی قسم مشہور ہیں
من شجر البادية وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى
جنگل کے درختوں میں سے اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلے
الله عليه وسلم اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا متفق عليه قال اهل اللغة
اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ تو آل محمد کا رزق بقدر قوت کر ۔ متفق علیہ
القوت بتثليث معنى قوتا اي ما يسد الرمق وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال
قوت وہ جسقدر سے جان بچ رہے اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلے
والله الذي لا اله الا هو ان كنت لاعتمد بكبدي على الارض من الجوع
بخدا قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں میں اپنے پیٹ کو بھوک کے سبب زمین پر دبائے رکھتا تھا ۔ اور بھوکے
وانى كنت لاشد الحجر على بطني من الجوع ولقد قعدت يوما على طريقهم
کے مارے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا ایک دن میں لوگوں کی راہ پر
الذي يخرجون منه فمر بي النبي صلى الله عليه وسلم فتبسم حين رآني
جس راستے سے کہ نکلا کرتے تھے بیٹھا تھا کہ رسول اللہ صلعم مجھ پر گذرے اور مجھے دیکھکر تبسم کیا
وعرف ما في وجهي ونفسي ثم قال ابا هر قلت لبيك يا رسول الله قال
اور پہچان لیا جو کچھ میرے چہرے کا حال اور جو کچھ میرے نفس میں تھا پھر فرمایا اے ابوہریرہ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ آپ فرمائیں

الحق ومضى فاتبعته فدخل فاستأذن فأذن لي فدخلت فوجد لبنا في

میرے ساتھ آیا پھر خود آپ چلے گئے میں آپکے پیچھے پیچھے گیا آپ گھر میں داخل ہوئے میں نے اذن طلب کیا آپ نے اذن دیا میں اندر داخل ہو گیا آپ نے دیکھا کہ ایک پیالہ

قدح فقال من أين هذا اللبن قالوا أهداه لك فلان أو فلانة قال يا أبا

دودھ دیکھکر پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا گھر کے لوگوں نے کہا فلاں شخص نے یا فلانی خاتون نے آپکے لئے ہدیۃ بھیجا ہے آپ نے کہا اے ابو ہر یرہ

هر قلت لبيك يا رسول الله قال الحق إلى أهل الصفة فادعهم لي وأهل الصفة

کہا لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو جا اور اہل صفہ کو بلا لا

قال وأهل الصفة أضياف الإسلام لا يأوون على أهل ولا مال ولا على أحد

کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اہل صفہ کے اسلام کے مہمان تھے نہ ہر کی وہ پناہ رکھتے تھے اور نہ مال کی اور نہ کسی اور کی

إذا أتته صدقة بعث بها إليهم ولم يتناول منها شيئا وإذا أتته هدية

جب آپکے پاس کہیں سے صدقہ آجاتا تو اہل صفہ کو بھیج دیتے اور آپ اس میں سے کچھ نہ کھاتے اور جب آپکے پاس کہیں سے ہدیہ آتا تو ان کو بھی بھیجتے

أرسل إليهم وأصاب منها وأشركهم فيها فساءني ذلك فقلت وما هذا

اور آپ بھی ان کیساتھ شامل ہوتے اور ان کو بھی شریک کر لیتے مجھے یہ بات بری معلوم ہوئی اور میں نے کہا کہ یہ دودھ

اللبن في أهل الصفة كنت أحق أن أصيب من هذا اللبن شربة أتقوى

اہل صفہ میں کیا چیز ہے میں ہی اسکا حقدار تھا اگر مجھے دیا جاتا تو اس کو پیکر

بها فإذا جاءوا أمرني فكنت أنا أعطيهم وما عسى أن يبلغني من هذا اللبن و

میں جب وہ آجاوینگے تو آپ مجھے فرماویں گے پس میں ان کو دیتا جاؤنگا اور امید نہیں کہ مجھ تک

لم يكن من طاعة الله وطاعة رسوله صلى الله عليه وسلم بد فأتيتهم

اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کی اطاعت ضروری ہے میں ان کو

فدعوتهم فأقبلوا واستأذنوا فأذن لهم وأخذوا مجالسهم من البيت

بلا لایا وہ آئے اور اذن طلب کیا انکو اذن دیا گیا اور وہ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے

قال يا أبا هر قلت لبيك يا رسول الله قال خذ فأعطهم فأخذت القدح

آپنے مجھے فرمایا کہ دودھ لے اور ان کو دیتا جا میں نے پیالہ پکڑ لیا

فجعلت أعطيه الرجل فيشرب حتى يروى ثم يرد علي القدح فأعطيه الآخر

اور ایک آدمی کو دیا اوسنے پیٹ بھر کر پیا اور پیالہ مجھے واپس دیا پھر دوسرے کو دیا

فيشرب حتى يروى ثم يرد علي القدح فأعطيه الآخر فيشرب حتى يروى

اوسنے بھی پیٹ بھر کر پیا اور پیالہ مجھے واپس دیا پھر میں نے دوسرے کو دیا اوسنے بھی پیٹ بھر کر پیا

ثم برد على القدح حتى انتهيت الى النبي صلى الله عليه وسلم وقلبه رضي

اور پیالہ مجھے دیدیا تاکہ نبی صلعم کی نوبت آئی اور کوئی سب

الله فاخذ القدح فوضعه على يده فنظر الي فتبسم فقال ابا هر قلت

پھر مجھے پھیر دیا پیالہ اپنے ہاتھ میں لیکر میری طرف دیکھا اور تبسم کیا اور کہا اے ابوہریرہ پینے کہا

لبيك يا رسول الله قال بقيت انا وانت قلت صدقت يا رسول الله

لبیک یارسول اللہ آپنے فرمایا اب میں اور تو باقی رہگئی ہیں پینے کہا آپنے سچ فرمایا

قال اقعد فاشرب فقعدت فشربت فقال اشرب فشربت فما زال

پھر مجھے فرمایا کہ بیٹھکر پی لے پینے بیٹھکر پی لیا آپنے فرمایا اور پی پینے اور پیا آپ مجھے

يقول اشرب حتى قلت لا والذي بعثك بالحق نبيا لا اجد له مسلكا

فرماتے گئے اور پی تا کہ میں نے کہا مجھے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپکو سچا نبی بنایا ہے اب تو رستہ نہیں رہا

قال فارني فاعطيته القدح فحمدت الله تعالى وسميت وشربت الفضلة رواه

آپنے فرمایا مجھے دکھا میں نے پیالہ آپکو دیدیا آپنے اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھکر جو باقی تھا نوش فرمایا روایت کی یہ بخاری

البخاري وعن محمد بن سيرين عن ابي هريرة رضي الله عنه قال لقد

نے اور روایت ہے محمد بن سیرین سے کہ کہتے تھے کی اوت ابوہریرہ رضہ سے کہ البتہ تحقیق

رايتني واني لاخر فيما بين منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حجرة

دیکھا تھا میں نے اپنے آپکو کہ گرپڑا کرتا تھا درمیان رسول اللہ صلعم کے منبر اور

عائشة رضي الله عنها مغشيا علي فيجيء الجاي فيضع رجله على عنقي و

حضرت عائشہ رضہ کے حجرہ کے درمیان بیہوش ہوکر اور لوگ پہنچتے پھر نے والے مجھے دیوانہ خیال کرکے میری گردن پر پاؤں رکھتے تھے

يرى اني مجنون وما بي من جنون ما بي الا الجوع رواه البخاري وعن

اور میں دیوانہ کہاں تھا میں تو بھوکے کے غلبہ سے بیہوش تھا روایت کی یہ بخاری نے اور

عائشة رضي الله عنها قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ودرعه

روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم اس حال میں فوت ہوئے کہ آپکی زرہ

مرهونة عند يهودي في ثلاثين صاعا من شعير متفق عليه وعن

ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کی عوض رہن تھی متفق علیہ ہے

انس رضي الله عنه قال رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعه بشعير و

اور روایت ہے انس رضہ سے کہ نبی صلعم نے اپنی زرہ جو کی غلہ کی عوض گرو کی تھی

مشيت الى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير وإهالة سخنة ولقد سمعته

میں آپکے پاس جو کے روٹی اور پرانی چربی پگھلی ہوئی لیکر گیا اور میں نے آپکو سنا

يقول ما أصبح لآل محمد ولا أمسى لآل صاع قوا بهم لتسعة أبيات رواه

کہ فرماتے تھے کہ محمد کی آل کے پاس صبح اور شام کیلئے ایک صاع غلہ کے سوا اور کچھ نہیں اور وہ بھی نو گھر کے روایت کی اسکو بخاری

البخاري الإهالة بكسر الهمزة الشحم الذائب والسخنة بالنون والخاء المعجمة

نے اھالہ کسرہ ہمزہ کے ساتھ چربی پگھلی ہوئی ہے اور سخنہ ساتھ نون اور خا معجمہ کے بدبودار

المغيرة وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال لقد رأيت سبعين من اهل

اور روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہا تحقیق دیکھا میں نے ستر نفر کو اصحاب

الصفة ما منهم رجل عليه رداء إما إزار وإما كساء قد ربطوا في اعناقهم منها

صفہ سے نہیں تھا ان میں سے کوئی شخص کہ ہو اوپر اسکے چادر کپڑے کی یا اوڑھنی ہو بلکہ ایک کپڑا سی زیادہ نہ تھا تہبند یا اوڑھنی کہ

ما يبلغ نصف الساقين ومنها ما يبلغ الكعبين فيجمعه بيده كراهية ان ترى

کہ پہنچتا آدھی پنڈلیوں تک اور بعضے پہنچتے دونو ٹخنوں تک پس سمیٹتا تہبند کو اپنی کو بھرہ میں یا بعضے اوضاع بیٹھنے میں بسبب ناخوش ہونے اسکے کہ دیکھا جائے

عورته رواه البخاري وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان فراش

ستر اوسکا۔ نقل کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادم حشوه ليف رواه البخاري وعن

رسول اللہ صلعم کا بچھونا چمڑے کا تھا۔ کہ پوست کھجور سے بھرا ہوا تھا۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے۔

ابن عمر رضي الله عنهما قال كنا جلوسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن عمر رضہ سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے

اذ جاء رجل من الانصار فسلم عليه ثم ادبر الانصاري فقال رسول الله

کہ ایک شخص انصار میں سے آیا اور السلام علیکم کہہ کر پھر لوٹ گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم يا اخا الانصار كيف اخي سعد بن عبادة فقال صالح

اوسکو کہا اے بھائی انصار سعد بن عبادہ کا حال کیسا ہے اوسنے کہا اچھا ہے رسول اللہ صلعم نے اہل مجلس

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يعوده منكم فقام وقمنا معه و

کو خطاب کر کے فرمایا تم میں سے کون اوسکی عیادت کریگا پس اٹھا کھڑا ہوا اور ہم بھی اوسکے ساتھ کھڑے ہو گئے

نحن بضعة عشر وما علينا نعال ولا خفاف ولا قلانس ولا قمص نمشي في

اور ہم دس سے زیادہ تھے اور ہم پاس کسی کی نہ جوتی تھی نہ موزے نہ ٹوپی نہ کرتے کہ ہم

تلك السباخ حتى جشاه فاستاخ قومه من حوله حتى دنا رسول الله صلى

اس سورہ زار میں چلتے چلتے اونٹ کے پاس پہنچے اونٹ کے پہلو کو دیکھا اس کے گوبر سے بھرا ہوا تھا تو رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم وأصحابه الذين معه رواه مسلم وعن عمران بن الحصين

اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ساتھ تھے نزدیک ہو گئے روایت کی اس کو مسلم نے۔ اور عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے

رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال خيركم قرني ثم

کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر میرا قرن ہے پھر

الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال عمران فما أدري قال النبي صلى

جو اوسکے ملے ہوئے پھر جو اوسکے ملے ہوئے ہو گئے کہا عمران نے میں نہیں جانتا کہ نبی صلے اللہ

الله عليه وسلم بعد قرنين أو ثلاثا ثم يكون بعدهم قوم يشهدون ولا يستشهدون

علیہ وسلم نے دو بار کہا یا تین بار پھر اسکے بعد ایسے لوگ ہو جائینگے کہ گواہی دینگے بلا اوسکے گواہی مانگے اور خیانت

ويخونون ولا يؤتمنون وينذرون ولا يوفون ويظهر فيهم السمن متفق

کرینگے ہم کو امانت دار نہ ہونگے اور نذر مانینگے اور وفا نہ کرینگے اور انمیں موٹاپا ظاہر ہوگا۔ متفق علیہ

عليه وعن أبي أمامة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ف اور ابو امامہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن

يا ابن آدم إنك أن تبذل الفضل خير لك وأن تمسكه شر لك ولا

آدم اگر تو اپنے فضل مال کو خرچ کرے تو تیرے حق میں بہتر ہے اور اگر تو اوسکو بند رکھے تو تیرے حق میں برا ہے اور کفاف پر تو ملامت

تلام على كفاف وابدأ بمن تعول رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح

کیا جائیگا اور خرچ کرنے میں پہلے اوپر خرچ کر جو تیری عیال میں داخل ہیں اس حدیث کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

وعن عبيد الله بن محصن الأنصاري الخطمي رضي الله عنه قال قال

اور عبید اللہ بن محصن انصاری خطمی رضہ سے روایت ہے کہ رسول

رسول الله صلى الله عليه وسلم من أصبح منكم آمنا في سربه معافى في جسده

اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے صبح کو اپنی جان میں امن والا ہو اپنے بدن میں عافیت والا ہو

عنده قوت يومه فكأنما حيزت له الدنيا رواه الترمذي وقال حديث

اوسدن کا کھانا اوسکے پاس ہو گویا اوسکے لئے سب دنیا جمع کی گئی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن سربه بكسر السين المهملة أي نفسه وقيل قومه وعن عبد الله

حسن ہے سربہ سین مہملہ کے کسرہ یعنی نفس اور بعض نے کہا قوم اسکا اور عبد اللہ

شہادت کا حال مدعی کو معلوم نہ ہو وہ خود مدعی کو خبر کرے کہ اس واقعہ کا حال مجھے معلوم ہے اگر تجھ کو حاجت ہو تو مجھ سے راضی کر۔ دولیا اور موٹا پا ظاہر

ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

ابن عمرو بن العاص رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قد افلح من اسلم وکان رزقہ کفافا وقنعہ اللہ بما اتاہ رواہ مسلم

بیشک وہ لوگ جان کی مراد کو پہنچ گیا وہ شخص کہ جو مسلمان ہوا اور اسکا رزق کفاف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسکو قانع کر دیا ہو اس چیز کی کہ جو اللہ نے اسکو دی

عن ابی محمد فضالۃ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ انہ سمع

روایت کی ہے ہم سے اور روایت ہے ابو محمد فضالہ بن عبید انصاری رضی سے کہ اوس نے سنا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طوبی لمن ھدی للاسلام وکان عیشہ

رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ خوشی ہو اوس شخص کو جسکو اسلام کی ہدایت کی گئی اور اوسکی گذران

کفافا وقنع رواہ الترمذی وقال حدیث صحیح وعن ابن عباس رضی اللہ

کفاف ہے اور اوس نے قناعت کی روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی سے

عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبیت اللیالی المتتابعۃ طاویا

کہا کہ رسول اللہ صلعم اور آپکے گھر کے لوگ کئی کئی راتیں متواتر بھوکے رہا کرتے تھے کہ رات کا کھانا اونکو

واھلہ لا یجدون عشاء وکان اکثر خبزھم خبز الشعیر رواہ الترمذی

نہ ملتا تھا اور اکثر اونکی روٹی جو کی ہوا کرتی تھی روایت کی ہے ترمذی نے

وقال حدیث حسن صحیح وعن فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ ان

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے فضالہ بن عبید رضی سے کہ رسول اللہ صلعم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی بالناس یخر رجال من قامتھم فی

جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو آدمی نماز میں کبھی کبھی شدت بھوک کے گر جایا کرتے تھے

الصفۃ من الخصاصۃ وھم اصحاب الصفۃ حتی یقول الاعراب ھؤلاء

اور یہ لوگ اصحاب صفہ کے تھے تاکہ اعراب لوگ اُن کو

مجانین فاذا صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف الیھم فقال لو

دیوانہ کہتے اور رسول اللہ صلعم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اونکی طرف متوجہ ہوتے اور اونکو فرماتے اگر

تعلمون ما لکم عند اللہ لاحببتم ان تزدادوا فاقۃ وحاجۃ رواہ الترمذی

تم جانو اوس ثواب کو جو اللہ تم کے پاس ہے تو بیشک تم اسات کو دوست رکھو کہ تمہارا فاقہ اور حاجت زیادہ ہو یہ کہکر روایت کی ہے ترمذی

وقال حدیث صحیح الخصاصۃ الفاقۃ والجوع الشدید وعن ابی کریمۃ

کہا حدیث صحیح ہے خصاصہ فاقہ اور بھوک سخت روایت ہے ابو کریمہ

الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

مقدام بن معدیکرب رضؓ سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم کو

سَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ

کہتے تھے نہیں بھرا آدمی نے کوئی ظرف برا پیٹ سے کھانے بیٹ کر کی بیٹا بن آدم کو کھنے ایک لقمہ کہ سیدھا رکھے اور کمر کو یہیں اور کی پیٹھ کی ہے کو

فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

پس اگر ضرور پیٹ ہی بھرا جائے مقدور ہو اور آدمی کو تو چاہیے کہ کھانے پینے کے لئے تین حصے کرے پیٹ کو ایک حصہ کھانے کا اور ایک حصہ پانی کا اور ایک حصہ خالی

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ أُكُلَاتٌ أَيْ لُقَمٌ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ

اور کہا حدیث حسن ہے وہ اکلات یعنے چند لقمے وہ اور روایت ہے ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ

الْأَنْصَارِيِّ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انصاری حارثی رضؓ سے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَسْمَعُونَ

یارووں نے آپکے پاس دنیا کو تذکرہ کیا آپنے فرمایا کیا تم سنتے نہیں

أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ يَعْنِي

کیا تم سنتے نہیں کہ بیشک بذاذۃ ایمان سے ہے بیشک بذاذۃ ایمان سے ہے یعنے

التَّقَحُّلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَذَاذَةُ بِبَاءٍ مُوَحَّدَةٍ وَالذَّالَيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ وَهِيَ

گذران بیشک روایت کی یہ ابو داؤد نے بذاذۃ ساتھ باء موحدہ اور دو ذالوں نقطوں والوں کے

رَثَاثَةُ الْهَيْئَةِ وَتَرْكُ فَاخِرِ اللِّبَاسِ وَأَمَّا التَّقَحُّلُ بِالْقَافِ وَالْحَاءِ قَالَ أَهْلُ

پراگندہ ہیات ہو اور چھوڑ دینا عمدہ لباس کا اور تقحل پس ساتھ قاف اور حاء کے ہے

اللُّغَةِ الْمُتَقَحِّلُ هُوَ الرَّجُلُ الْيَابِسُ الْجِلْدِ مِنْ خُشُونَةِ الْعَيْشِ وَتَرْكِ التَّرَفُّهِ

لغت والے کہتے ہیں متقحل وہ شخص ہے کہ کھا کھا کر خشک ہو گیا ہو بسبب سخت گذران اور چھوڑ دینے آرام کے

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ

اور روایت ہے ابو عبد اللہ جابر بن عبد اللہ رضؓ سے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا

صلعم نے ابو عبیدہ رضؓ کو ہمارا امیر بنا کر قریش کے قافلے کو روکنے کیلئے اور ایک ابیان چمڑے کا تھیلا ہے پہ کے ہم کو

مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَقِيلَ كَيْفَ

زادہ دیا کہ اسوقت اور کوئی چیز آپکے پاس موجود نہ تھی اور ابو عبیدہ ہمکو ایک ایک خرما دیا کرتا تھا کسی نے کہا تم

كُنتُم تَصنَعُونَ بِهَا قَالَ نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشرَبُ عَلَيهَا مِنَ المَاءِ

ایک خرما کو کیا کرتے تھے جابر رضی نے کہا ہم اوسکو چوس لیا کرتے تھے جیسا لڑکا دودھ چوس کر تا ہے پھر اوسپر پانی پی لیتے اوسدن

فَتَكفِينَا يَومَنَا إِلَى اللَّيلِ وَكُنَّا نَضرِبُ بِعِصِيِّنَا الخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالمَاءِ فَنَأكُلُهُ

رات تک ہمکو کفایت کرجاتا تھا اور ہم لکڑی سے پیڑ سے کے پتے گراتے پھر اوسکو پانی میں تر کرکے کھایا کرتے تھے

وَانطَلَقنَا عَلَى سَاحِلِ البَحرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ البَحرِ كَهَيئَةِ الكَثِيبِ الضَّخمِ

اور ہم سمندر کے کنارہ کنارہ چلے گئے پس ایک ٹیلے بھاری ٹیلے کی مانند اوچی ہمکو کنارہ پر نظر آئی

فَأَتَينَاهُ فَإِذَا دَابَّةٌ تُدعَى العَنبَرَ فَقَالَ أَبُو عُبَيدَةَ مَيتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَل نَحنُ

جب ہم اوسکے پاس پہنچے تو وہ جانور جو عنبر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہے پھر کہا نہیں ہم

رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَد اضطُرِرتُم فَكُلُوا فَأَقَمنَا

رسول اللہ صلعم کے بھیجے ہوئے ہیں اللہ کی راہ میں اور بیشک تم مضطر ہو گئے ہو پس تم اوسکو کھاؤ ہم وہاں

عَلَيهِ شَهرًا وَنَحنُ ثَلثُمِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا وَلَقَد رَأَيتُنَا نَغتَرِفُ مِن وَقبِ عَينِهِ

ایک مہینہ ٹھیرے اور ہم تین سو آدمی تھے تاکہ ہم موٹے ہو گئے اور ہم اوسکی آنکھوں میں سے

بِالقِلَالِ الدُّهنَ وَنَقتَطِعُ مِنهُ الفِدَرَ كَالثَّورِ أَو كَقَدرِ الثَّورِ وَلَقَد أَخَذَ مِنَّا

بڑی بڑی کوٹھریوں کے بھر بھر کر چربی نکالتے تھے اور گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے مثل بیل کے اوس سے کاٹتے تھے

أَبُو عُبَيدَةَ ثَلثَ عَشرَةَ رَجُلًا فَأَقعَدَهُم فِي وَقبِ عَينِهِ وَأَخَذَ ضِلعًا

اور ابو عبیدہ نے تیرہ مرد اوسکی آنکھ کے غار میں بٹھا دیے اور اوس کی پسلی کی

مِن أَضلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِن تَحتِهَا وَتَزَوَّدنَا مِن

ہڈی کھڑی کرکے سب سے بڑا اونٹ ہمارے ساتھ کا کجاوہ کسکر نکلوایا اونٹ ہمارے ہمراہ اوسکے نیچے سے نکل گیا اور ہمنے اوسکے گوشت سے

لَحمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمنَا المَدِينَةَ أَتَينَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

بڑے بڑے ٹکڑے کاٹ کر زاد راہ بنائے تھے جب ہم مدینہ میں واپس آئے تو ہمنے رسول اللہ صلعم کے پاس

فَذَكَرنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزقٌ أَخرَجَهُ اللَّهُ لَكُم فَهَل مَعَكُم مِن لَحمِهِ شَيءٌ

اوسکا ذکر کیا آپنے فرمایا کہ وہ اللہ نے تمہارے لئے رزق دیا تھا کیا تمہارے پاس اوسکے گوشت میں سے کچھ ہے

فَتُطعِمُونَا فَأَرسَلنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِنهُ فَأَكَلَهُ رَوَاهُ مُسلِمٌ

تو ہمکو بھی کھلاؤ پھر ہمنے آپکے واسطے اوسکے گوشت میں سے بھیجا پس آپنے اوسکو تناول فرمایا اسکی یہ مسلم نے روایت

الجِرَابُ وِعَاءٌ مِن جِلدٍ مَعرُوفٌ وَهُوَ بِكَسرِ الجِيمِ وَفَتحِهَا وَالكَسرُ أَفصَحُ وَقَولُ العَامَّةِ

جراب چمڑے کا بڑا تھیلا ہوتا ہے اسکو جیم کے کسرہ اور فتحہ سے کہتے ہیں اور کسرہ زیادہ فصیح ہے اور عوام کا قول اسکا

فَمُهْمَلٌ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَالْخَبْطُ وَرَقُ شَجَرٍ مَعْرُوفٍ فَتَأْكُلُهُ الْإِبِلُ وَالْكَثِيبُ التَّلُّ

خمصہا ساتھ تحریم کے اور خبط مشہور درخت ہے کے پتے تو جنکو اونٹ کھاتے ہیں اور کثیب ریت کے ٹیلے کو کہتے ہیں

الرَّمْلُ وَالْوَقْدُ بِفَتْحِ الْوَاوِ وَإِسْكَانِ الْقَافِ وَبَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَ

اور وقب ساتھ فتح واو اور ساکن قاف اور آگے اسکے باء موحدہ ہے اور

هُوَ نُقْرَةُ الْعَيْنِ الْقَلَالُ الْجِرَارُ وَالْقَدْرُ بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِ الدَّالِ لِقَطْعِ رَحْلٍ

وہ آنکھ کا گہڑا ہے اور قلال گھڑا ہے اور قدر ساتھ کسرہ قاف اور فتحہ دال کے ٹکڑے ہیں رحل

الْبَعِيرِ بِتَخْفِيفِ الْحَاءِ أَيْ جَعَلَ عَلَيْهِ الرَّحْلَ الْوَشَائِقُ بِالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ وَالْقَافِ

البعیر ساتھ تخفیف حاء کے یعنے اسپر پالان رکھا وشائق ساتھ شین معجمہ اور قاف کے

اللَّحْمُ الَّذِي قُطِعَ لِيُقَدَّدَ مِنْهُ وَاللهُ أَعْلَمُ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ

وہ گوشت ہے جو سکھانیکے لئے ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے اور اللہ بہتر جانتا ہے اور اسماء بنت یزید رضی سے روایت ہے

اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّصْغِ

کہ رسول اللہ صلعم کی آستین گٹے تک تھی روایت کی

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ الرُّصْغُ بِالصَّادِ وَالسِّينِ

ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے رصغ ساتھ صاد اور ساتھ

بِالسِّينِ أَيْضًا هُوَ الْمَفْصِلُ بَيْنَ الْكَفِّ وَالسَّاعِدِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ

سین کے بھی ہے وہ جوڑ ہے جو ہتھیلی اور ہاتھوں کے بیچ میں ہے اور روایت ہے جابر رضی سے

عَنْهُ قَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ

وہ کہا ہم خندق کے دن کھود رہے تھے کہ ناگاہ ایک ٹکڑا سخت زمین کا نمودار ہوا لوگ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ

صلعم کے پاس آئے اور بیان کیا کہ ایک ٹکڑا سخت زمین کا نمودار ہوا ہے آپ نیچے اتریں

ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ

پس آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور پیٹ حضرت صلعم کا بندھا ہوا تھا پتھر سے اور ہم لوگ تین دن گذرے تھے کچھ نہیں کھایا تھا

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

کدال یا گدالا لے کر او ہو ماوہ یا وی طاح نرم ہو گیا ریت سا کہا یا رسول اللہ

اللهِ ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے رسول اللہ نے اجازت مرحمت ہوئی کہ گھر جاؤں اور اپنی عورت کو کہا کہ رسول اللہ صلعم کی حالت

شَيْئًا فَاِنْ فِيْ ذٰلِكَ صَبْرًا فَعِنْدَكِ شَيْءٌ فَقَالَتْ عِنْدِيْ شَعِيْرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحَتِ

میں نے ایسی ذرا سی ہے کہ وہ سکو دیکھ کر صبر نہیں ہو سکتا فرمایا تیرے پاس کچھ ہے تو اپنے کہا کچھ جو اور ایک بکری کا بچہ ہے تو وہ بچہ کیا

الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلَتِ اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اور عورت نے وہ جو پیسے اور بچے کو ذبح کیا ہنڈیا میں پکانا رکھا تھا میں پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ تَنْضَجُ فَقُلْتُ

خدمت میں آیا اور آٹا گندھا گیا تھا اور ہنڈیا چولھے پر رکھی ہوئی پکنے ہی لگی تھی میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم نے

طُعَيِّمٌ لِيْ فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ

کچھ تھوڑا سا کھانا پکایا ہے آپ تشریف لے چلیں اور ایک دو آدمی اپنے ساتھ لے لیں آپ نے فرمایا کھانا کتنا ہے جیسے ہی میں نے کہا

لَهُ فَقَالَ كَثِيْرٌ طَيِّبٌ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰى آتِيَ

تو فرمایا بہت ہے اور خوب ہے تو اپنی عورت کو کہدے کہ میرے آنے تک ہنڈیا نہ اتارے اور روٹی تنور سے نکالے پس آپ

فَقَالَ قُوْمُوْا فَقَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ وَيْحَكِ

سب کو کہدیا کہ کھڑے ہو جاؤ مہاجر اور انصار سب کھڑے ہو گئے میں نے آن کر عورت کو کہا کہ رسول اللہ

جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ وَهَلْ

صلعم مع سب مہاجرین اور انصار کے تشریف لاتے ہیں وہ عورت نے کہا کہ تجھ سے پیغام بھیجا تھا کیا تو نے

سَأَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ

کہا ہاں آپنے سب لوگوں کو کہا کہ اندر داخل ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے ذرا حجمت مت کرو پس آپ روٹی توڑ کر اوس پر

اللَّحْمَ وَيَخُمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلٰى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ

گوشت ڈالتے جاتے تھے اور پکانے کے وقت ہنڈیا اور تنور پر پردہ ڈالدیتے تھے اور اصحاب کو دیتے جاتے تھے پھر تکا تے

يَزَلْ يَكْسِرُ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوْا وَبَقِيَ مِنْهُ فَقَالَ كُلِي هٰذَا وَأَهْدِي فَإِنَّ

پس توڑتے اور شوربا نکال کو دیتے جاتے تھے تا کہ سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور اوسمیں سے بچ رہی تا کہ میری خاطر کی عورت کو فرمایا کہ تو کھا اور لوگوں کو

النَّاسَ قَدْ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ لَنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ

کہ لوگوں کو بھوک آ رہی ہے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ جابر نے کہا کہ خندق کی کھودنے کے دن تھے۔

رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيْدًا فَانْكَفَأْتُ إِلٰى امْرَأَتِيْ فَقُلْتُ

میں نے رسول اللہ صلعم کو سخت بھوکا دیکھ کر اپنی عورت کو آن کر کہا

هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيْدًا

کہ میں رسول اللہ صلعم کو سخت بھوکا دیکھ کر آیا ہوں

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بَهِيمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ

عورت نے ایک چمڑے کی تھیلی کو اوسیں ایک صاع جو تھے اور ایک بکری ہمارے گھر کا پالا ہوا تھا میں نے ذبح کیا اور اوسنے جو پیسے میں

فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

گوشت کے سمولنے سے فارغ ہوا ساتھ ہی وہ پیسنے سے فارغ ہو گئی اور میں گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہنڈیا میں ڈالدیا پھر رسول اللہ صلعم

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُ

کے پاس آیا عورت نے مجھے کہا کہ تو مجھے رسول اللہ صلعم اور آپکے ساتھ والوں کے سامنے رسوا مت کر دیو میں نے

فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بَهِيمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

رسول اللہ صلعم سے کانمیں مناجات کر کے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے ایک بکری کا ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں

فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ

آپ کچھ آدمی آپنے ساتھ لیکر تشریف لے چلیں آپنے سب کو باواز بلند فرما دیا کہ

الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جابر نے تیار کی ہے چلو جلدی چلو تم نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى آجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ النَّبِيُّ

وسلم نے فرمایا کہ میرے آنے تک ہنڈیا مت اوتارو اور روٹی پکانے مت شروع کرو پس میں گیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ

لوگوں سے پہلے تشریف لائے ہیں میں نے عورت کے پاس ذکر کیا میری عورت نے مجھ بڑا بھلا کہا میں نے کہا تو نے کیا کہا

قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ عَجِينَنَا فَبَسَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا

اوسی کہدیا جو عورت نے آٹا نکالا آپنے اوسمیں آپکے منہ مبارک کا لعاب مبارک کیا اور برکت کی دعا کی پھر ہنڈیا میں لعاب مبارک کیا اور برکت کی دعا کی

فَبَسَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا

اور فرمایا کہ پکائیے ایکدو بیکھ تیرے ساتھ پکا لیگی اور ہنڈیا میں سے پیالہ بھر بھر نکالتی جا اور اوسکو نیچے مت اوتار تا اور لوگ تیار

وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ

آدمی تھے جابر نے قسم اللہ کی تمامت کو کہ سب نے کھایا اور چھوڑ کر چلے گئے اور ہماری ہنڈیا ایسے ہی جوش سے پک رہی تھی اور

وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ وَقَوْلُهُ غَرَضْتُ كَدِيَةٍ هِيَ بِضَمِّ الْكَافِ وَإِسْكَانِ اللَّامِ

آٹے سے روٹی پک رہی تھی اور قسم ہے اللہ کی تمامت کو کہ سب نے کھایا اور چھوڑ کر چلے گئے اور ہماری ہنڈیا ایسے ہی جوش سے پک رہی تھی اور

وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ تَحْتُ وَهِيَ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ صُلْبَةٌ مِنَ الْأَرْضِ لَا يَعْمَلُ فِيهَا

اور روٹی پکنے والی ہے اور قسم ہے اللہ کی تمامت کو کہ سب نے کھایا اور چھوڑ کر چلے گئے اور ہماری ہنڈیا ایسے ہی جوش سے پک رہی تھی اور

الْغَاسُ وَالْكَثِيبُ أَصْلُهُ تَلُّ الرَّمْلِ وَالْمُرَادُ هُنَا صَارَتْ تُرَابًا نَاعِمًا وَهُوَ مَعْنَى

کہتے ہیں اور کثیب اصل میں ٹیلہ ہے ریت کا اور مراد اس جگہ یہ ہے کہ وہ ہو گیا مٹی نرمہ اور یہی معنے

أَهْيَلَ وَالثَّانِي الْأَحْجَارُ الَّتِي يَكُونُ عَلَيْهَا الْقَدُرُ وَتِضَاغَطُوا تَزَاحَمُوا وَ

اہیل کہتے ہیں اور ثانی وہ پتھر ہیں جن پر ہنڈیا رکھی جاتی ہے اور تضاغطوا بمعنے ازدحام کے اور

الْمَجَاعَةُ الْجُوعُ وَهِيَ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَالْخَمْصُ بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالْمِيمِ الْجُوعُ وَ

مجاعہ بھوک ہے اور وہ فتح میم سے ہے اور خمص ساتھ فتح خاء معجمہ اور میم کے بھوک ہے اور

انْكَفَأْتُ انْقَلَبْتُ وَرَجَعْتُ وَالْبُهَيْمَةُ بِضَمِّ الْبَاءِ تَصْغِيرُ بَهْمَةٍ وَهِيَ الْعَنَاقُ

انکفأت پلٹا اور لوٹا میں اور بہیمہ ساتھ ضمہ با تصغیر ہے بہیمۃ کی اور وہ عناق ہے بمعنے بچہ بکری

بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالدَّاجِنُ هِيَ الَّتِي أَلِفَتِ الْبَيْتَ وَالسُّؤْرُ الطَّعَامُ الَّذِي يُدْعَى

ساتھ فتح عین کے اور داجن وہی جو جھکے گھر کے ساتھ الفت پکڑے اور سؤر وہ کھانا ہے

إِلَيْهِ النَّاسُ وَهُوَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَحَى هَلَا أَيْ تَعَالَوْا وَقَوْلُهَا بِكَ وَبِكَ أَيْ

جس کی طرف لوگ بلائے جائیں اور یہ فارسی لفظ ہے وحی ہلا بمعنے آؤ اور قول اس کا بک وبک بمعنے

فَاصَمْتُهُ وَسَبَتْهُ لِأَنَّهَا اعْتَقَدَتْ أَنَّ الَّذِي عِنْدَهُمْ لَا يَكْفِيهِمْ فَاسْتَحْيَتْ

پھر غرض اور گالیاں دی اسلئے کہ اس نے یہ خیال کیا کہ یہ کھانا جو ہمارے پاس ہے یہ انکو کفایت نہیں کرتا پس شرمندہ ہوئی

وَخَفِيَ عَلَيْهَا مَا أَكْرَمَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذِهِ

اور وہ بے خبر تھی اس کرامت سے جو اللہ تعالے نے رسول اللہ صلعم کو دی اس

الْمُعْجِزَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْآيَةِ الْبَاهِرَةِ بَسَقَ أَيْ بَصَقَ وَيُقَالُ أَيْضًا بَزَقَ وَثَلَثَ

معجزہ ظاہرہ سے اور نشانی واضحہ سے بسق یعنے بصق اور کہا جاتا ہے بزق وثلث تین لغت ہیں

لُغَاتٍ وَعَذِقٍ بِفَتْحِ الْمِيمِ أَيْ قَصَدَ وَأَقَدَّ حَيْ أَيْ غَرِفَ وَالْمِقْدَحَةُ الْمِغْرَفَةُ وَتَغَطْ

اور عذق ساتھ فتح میم کے یعنے قصد کیا اور اقد حی یعنے بھر لے اور مقدحہ بھر نے کا اور تغط

أَيْ لِغَلَيَانِهَا صَوْتٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ

یعنے جوش کے سبب سے آواز نکلتی تھی اور اللہ تم بہتر جانتا ہے اور روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ ابو طلحہ نے ام

لِأُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ

سلیم کو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کی آواز ضعیف سنی ہے پہچانتا ہوں میں

فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ

اس میں بھوک کو پہچانتا ہوں کہ کیا تیرے پاس کچھ ہے ام سلیم نے کہا ہاں ہے کچھ روٹیاں سو نکالیں ام سلیم نے کئی روٹیاں جو کی

ثم اخذت خمارها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت ثوبي وردتني
پھر لی ام سلیم نے اوڑھنی اپنی پس لپیٹا روٹیوں کو اوسکے ایک کونہ میں پھر چھپا دیا اوسکو میرے کپڑے کے نیچے اور ڈانکا بدن میرے کو

ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهبت به
ساتھ بعض اوسکی کے دی اور مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجدیا میں جیسا آپکے پاس گیا

فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا في المسجد ومعه الناس
تو آپکو مسجد میں بیٹھے تھے وہ اور آپکے پاس بہت لوگ بھی بیٹھے تھے

فقمت عليهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت
میں اوسکے پاس جا کھڑا ہوا آپنے مجھے فرمایا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے وہ میں نے عرض کی

نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للطعام فقلت نعم فقال رسول الله
ہاں آپنے فرمایا طعام کے لئے میں نے عرض کی ہاں آپنے

صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلقوا وانطلقت بين ايديهم حتى جئت ابا
جو لوگ وہاں آپکے ساتھ تھے سب کو فرمایا کہ اٹھو کھڑے ہو جاؤ سو سب چل پڑے اور میں اونکے آگے آگے ہو کر

طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه
طلحہ کو آکے آنے کی خبر دی ابو طلحہ نے ام سلیم کو کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله اعلم فانطلق
لوگوں کو ساتھ لیکر آگئے اور ہمارے پاس کچھ نہیں کہ آنکو کھلائیں ام سلیم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہیں پس

ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله
ابو طلحہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا

عليه وسلم معه حتى دخلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي ما عندك
اور آپکو گھر میں لایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يا ام سليم فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت عليه ام
اے ام سلیم جو کچھ تیرے پاس ہے اوسنے وہی روٹی حاضر کی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روٹیکو ٹکڑے ٹکڑے کر اور گھی نچوڑ

سليم عكة فادمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة
ام سلیم نے کیا پس ملا دیا اوس گھی کو پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جیسی چاہا اللہ چاہا وہ

فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا
وہ پیٹ بھر کر نکل گئے پھر فرمایا دس آدمی بلا لو پس وہ دس کو اذن دیا گیا وہ پیٹ بھر کر کھا کر نکل گئے

ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ

نکل گئے پھر فرمایا دس کو بلا لو تاکہ سب لوگ پیٹ بھر کر کھا لیں اور وے

سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا زَالَ يَدْخُلُ عَشَرَةٌ فَ

ستر یا اسی آدمی تھے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ دس دس آتے گئے اور

يَخْرُجُ عَشَرَةٌ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا

کھا کر نکلتے گئے تاکہ کوئی باقی نہ رہا مگر جو آیا اور کھا گیا اور کھانا دیکھا

فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَأَكَلُوا عَشَرَةً عَشَرَةً حَتَّى فَعَلَ

تو ویسا ہی تھا اور ایک روایت میں ہے کہ دس دس نے آکر کھایا یہاں تک

ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ

کہ اسی آدمیوں نے کھایا پھر کھایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سب کے اور گھر والوں نے بھی

وَتَرَكُوا سُؤْرًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَبَلَغُوا جِيرَانَهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ

اور باقی بھی بچ رہا اور ایک روایت ہے کہ پھر اسقدر بچ رہا کہ انہوں نے پڑوسیوں کو بھی دیا اور ایک روایت میں ہے کہ کہا انس رضی اللہ عنہ نے

قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ وَ

کہ میں ایک دن رسول اللہ صلعم کے پاس آیا یعنے آپ کو اصحاب میں

قَدْ عُصِّبَ بَطْنُهُ بِعِصَابَةٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ عُصِّبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

کہ آپنے پیٹ پر اپنا پیٹ باندھا ہوا تھا یعنے اصحاب سے پوچھا کہ آپنے پیٹ کیوں باندھا ہے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ

انہوں نے کہا بھوک سے پس میں ابو طلحہ کے پاس آیا اور وہ ام سلیم کا

سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خاوند تھا میں نے اوسکو کہا کہ اے میرے باپ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

عُصِّبَ بَطْنُهُ بِعِصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ

پیٹ باندھے ہوئے پایا کہ اصحاب سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ بھوک سے باندھا ہے

أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كِسَيْرَاتٌ مِنْ خُبْزٍ فَ

ابو طلحہ نے میری ماں کو کہا کہ کچھ کھانا ہے اوس نے کہا میرے پاس کچھ روٹی کے ٹکڑے اور

إِنْ تَمْرَاتٌ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ

کچھ خرما ہیں اگر رسول اللہ صلعم تنہا تشریف لاوین تو ہم آپکو پیٹ بھر کر کھلا دینگے اور اگر آپکے ساتھ اور کوئی بھی

مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ

آیا تو اونٹنی تمہارا ہے اور تمام حدیث ذکر کی

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ فِي الْقَنَاعَةِ وَالْعَفَافِ وَالْاِقْتِصَادِ

باب ستاونواں قناعت اور عفاف اور معاش میں

فِي الْمَعِيشَةِ وَالْاِنْفَاقِ وَذَمِّ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

میانہ روی اور خرچ کرنے بیان میں اور بلا ضرورت سوال کرنے کی مذمت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالے نے اور نہیں

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَقَالَ تَعَالٰى لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ

کوئی چوپایہ زمین میں مگر اللہ کی ذمہ اسکا روزی اللہ پر ہے اور فرمایا دینا ہے اون مفلسوں کو جو

اُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ

رہے ہیں اللہ کی راہ میں چل پھر نہیں سکتے ملک میں سمجھے اونکو بے خبر آدمی

اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمٰهُمْ لَا يَسْئَلُونَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَقَالَ تَعَالٰى

محفوظ اونکے مانگنے سے تو پہچانتا ہے انکو نشان سے نہیں مانگتے لوگوں سے لپٹ کر اور فرمایا

وَالَّذِينَ اِذَا اَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا وَقَالَ

اور وہ کہ جب خرچ کرتے نہیں نہ اڑاتے اور نہ تنگی کرتے اور رہے اسکے بیچ سیدھی راہ پر

تَعَالٰى وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا اُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا

اور پیدا کیا جن اور آدمی میں نے اپنی بندگی کو نہیں چاہتا ہوں اون سے روزی اور نہیں چاہتا کہ مجھ کو

اُرِيدُ اَنْ يُطْعِمُونِ وَاَمَّا الْاَحَادِيثُ فَتَقَدَّمَ مُعْظَمُهَا فِي اَبْوَابِ السَّابِقِينَ

کھلاویں اور یہ جتنی حدیثیں اس مضمون کی حدیثیں پہلے دو باب میں اکثر گذر چکی ہیں اور بعضوں دن حدیثوں کے جو ہے

وَمِمَّا لَمْ يَتَقَدَّمْ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں آئی میں احادیث آپ ہیں۔ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا

قَالَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْعَرَضُ

غنی مال کی بہتایت سے حاصل نہیں ہوتی غنی نفس دل کے غنی سے ہوتی ہے متفق علیہ عرض

بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالرَّاءِ هُوَ الْمَالُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ

ساتھ فتحہ عین اور رائے مال اور عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ

رسول خدا صلعم نے فرمایا پا لی اوس نے جو مسلمان ہوا اور بقدر کفاف روزی دیا گیا اور اللہ نے اوسکو جو دیا ہے اوسکے

فقیری رکھو لگا اور حاجت ۱۲

اللہ بما اتاہ رواہ مسلم وعن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ قال سألت

تا نہ بتاوے یا روایت کی یہ مسلم نے ۔ ۵ اور روایت ہے حکیم بن حزام رضہ سے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم سألتہ

رسول اللہ صلعم سے مینے سوال کیا آپ نے مجھے عطا کیا پھر سوال کیا آپنے پھر دیا مجھے پھر اسنے سوال کیا

فاعطانی ثم قال یا حکیم ان ھذا المال خضر حلو فمن اخذہ بسخاوۃ

آپنے پھر دیا پھر آپنے فرمایا اے حکیم یہہ مال سبز و شیرین ہے جو شخص

نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ وکان

اسکو حاصل کرے اپنے نفس کی سخاوت سے اور جو شخص لیوے اسکو حاصل کرے اپنے نفس کی حرص سے تو اوسکے لئے برکت نہیں کی جاتی اور وہ

کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی فاعجبنی فقلت

اوس شخص کی مثل ہوتا ہے جو کھاتا ہے اور اوسکا پیٹ نہیں بھرتا اور ہاتھ اوپر کا نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے کہا حکیم نے پس مینے

یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ازرا احدا بعدک شیئا حتی افارق

یا رسول اللہ مجھے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپ کو سچا نبی مبعوث کیا ہے میں آپکے بعد جب تک زندہ ہوں کسی سے کوئی چیز نہ لونگا

الدنیا فکان ابو بکر رضی اللہ عنہ یدعو حکیما لیعطیہ العطاء فیابی

ابو بکر رضہ نے اپنی خلافت میں حکیم کو بلایا تا کہ اوسکو عطیہ کا حصہ دے اوس نے

ان یقبل منہ شیئا ثم ان عمر رضی اللہ عنہ دعاہ لیعطیہ فابی ان یقبلہ

قبول نہ کیا پھر عمر رضہ نے اپنے زمانہ میں عطا کا حصہ دینے کو حکیم کو بلایا اوسنے انکار کیا

فقال یا معشر المسلمین اشھدکم علی حکیم انی اعرض علیہ حقہ الذی

پھر عمر رضہ نے کہا اے مسلمانو میں تم کو گواہ کرتا ہوں اسبات پر کہ میں حکیم کو

قسم اللہ لہ فی ھذا الفیء فابی ان یاخذہ فلم یرزا حکیم احدا من الناس

حکیمت سے جو حق تھا دے رہا ہوں اوسنے انکار کیا پس حکیم نے

بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی توفی متفق علیہ لم یرزا برأ ثم زای

رسول اللہ صلعم کے بعد اپنی زندگی میں کسی سے کچھ نہ لیا متفق علیہ۔ لم یرزا ساتھ رہا کسے پھر زا کے پھر

ھمزۃ ای لم یاخذ من احد شیئا واصل الرزء النقصان ای لم ینقص احدا

ہمزہ کے یعنے نہیں لیا کسی سے کچھ اور اصل میں رزء کم کرنا ہے یعنے نہیں کم کیا کسے سے

شیئا بالاخذ منہ واشراف النفس تطلعہا وطمعہا بالشیء وسخاوۃ

کچھ ساتھ لینے کے اس سے اور اشراف نفس کا جہانکنا اسکا اور طمع کرنی اسکی کسی چیز کی وسخاوت

النفس وھو عدم الاکتراث الی الشیٔ والتضجر فیہ والمبالاۃ بہ والشرہ و

النفس وہ چیز ہے جو نا پسند کرے کسی چیز کو اور بیصبر ہو کسی چیز کی اور بے پروا ہی کرتی اوس سے اور عرض کرنا اور

عن ابی بردۃ عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع رسول

روایت ہے ابو بردہ رضہ سے کہ نقل کی اوسنے ابو موسی اشعری رضہ سے کہا ابو موسی رضہ نے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ ونحن ستۃ نفر بیننا بعیر نعتقبہ فنقبت

اللہ صلعم کے ساتھ نکلے اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا کہ اوسپر باری باری ہوتے تھے پس ہمارے قدم

اقدامنا ونقبت قدمی وسقطت اظفاری فکنا نلف علی ارجلنا من الخرق

زخمی ہوگئے اور میرے قدم تو ایسے زخمی ہوئے کہ میرے ناخن بھی گر گئے ہم اپنے پاؤں پر زخمی ہونیکے باعث کپڑے کی دھجیاں لپیٹتے

فسمیت غزوۃ ذات الرقاع لما کنا نعصب علی ارجلنا من الخرق قال ابو

تھے اسلئے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع رکھا گیا کہا ابو

بردۃ فحدث ابو موسی بھذا الحدیث ثم کرہ ذلک وقال ما کنت صنعت

بردہ نے کہ ابو موسی اس بات کو بیان کرکے پشیمان ہوا اور کہا کہ میں اسکو

بان اذکرہ قال کانہ کرہ ان یکون شیٔا من عمله افشاہ متفق علیہ و

ظاہر کیا کرتا گویا اپنے عمل کو افشا کرنا مکروہ جانتا تھا۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے

عن عمرو بن تغلب بفتح التاء المثناۃ فوق واسکان الغین المعجمۃ وکسر

عمرو بن تغلب تا سے ساتھ نقطے والی اوپر سے اور ساتھ سکون غین معجمہ اور کسرہ لام کے

اللام رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بمال او بسبی فقسمہ فاعطی رجالا

کہ رسول اللہ صلعم کے پاس کچھ مال یا لونڈی غلام کے گئے آپنے اسکو بانٹ دیا

وترک رجالا فبلغہ ان الذین ترک عتبوا فحمد اللہ ثم اثنی علیہ ثم

بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا آپکو خبر ہوئی کہ جنکو نہیں دیا وے شکایت کرتے ہیں آپنے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پھر

قال اما بعد فوللہ انی لاعطی الرجل وادع الرجل والذی ادع احب الی من

فرمایا۔ اما بعد واللہ میں بعض کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا اور جنکو میں نہیں دیتا وے مجھے بہت پیارے ہیں

الذی اعطی ولکنی انما اعطی اقواما مما اری فی قلوبہم من الجزع والہلع

اوسے جنکو دیتا ہوں لیکن بعضوں کو اسلئے دیتا ہوں کہ اونکو دیکھتا ہوں کہ اونکے دل جزع و بیقراری کرتے ہیں اور صبر میں کچی ہیں

واکل اقواما الی ما جعل اللہ فی قلوبہم من الغنی والخیر منہم عمرو بن تغلب فواللہ

اور جنکے دل کو اللہ نے غنی اور بھلائی عطا کی ہے اونکو میں اللہ تعالے کے سپرد کرتا ہوں۔ منجملہ اونکے عمرو بن تغلب ہے۔

مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہا واللہ مجھے رسول اللہ صلعم کا یہ کلمہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔ اس روایت کو بخاری نے

الْهُلْعُ هُوَ أَشَدُّ الْجَزَعِ وَقِيلَ الضَّجَرُ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

ہلع سخت گھبراہٹ ہے۔ اور بعض نے کہا ضجر ہے اور حکیم بن حزام رضہ سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ہاتھ دینے والا اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے دے عیال کو

بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ

ساتھ اوس حکم کے کہ لازم ہے۔ بہتر صدقہ اوسکا اور بہتر بن صدقہ وہ ہے کہ ہو بے پروائی سے اور جو بچے تجھ سے سوال کرنے سے اوسکو اللہ

وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلَفْظُ مُسْلِمٍ أَخْصَرُ

اور جو غلہر کرتا ہے کہ بے پرواہی بے پرواہ کرتا ہے اوسکو اللہ متفق علیہ ہے یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کے الفاظ مختصر ہیں

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللهُ

اور ابو عبد الرحمن معاویہ بن ابی سفیان رضہ سے روایت ہے

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللهِ لَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لپٹ کر مت سوال کرو واللہ

يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ

تم میں سے کوئی آدمی مجھ سے سوال نہیں کرتا کہ سوال کے سبب سے اوسکو مجھ سے کچھ مل جاوے اور میں اسکو دینا مکروہ جانوں اوس میں شرع میں

فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ

تو اسکو برکت کی جاوے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے ابی عبد الرحمن عوف بن مالک اشجعی رضہ سے کہ ہم

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ

آپنے ہم کو فرمایا تو یا آٹھ یا سات آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے

ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيثَ

کہ آپنے ہم کو فرمایا کیا تم رسول اللہ صلعم سے بیعت نہیں کرتے اور ہم نئے نئے تھے

عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ فَبَسَطْنَا

بیعت کی ابھی تھے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے تو آپسے بیعت کر لی ہے آپنے پھر فرمایا کیا تم بیعت نہیں کرتے ہم نے اپنے

أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا

ہاتھ بڑھائے اور کہا یا رسول اللہ ہم آپسے بیعت کر چکے ہیں اب ہم کس امر پر آپسے بیعت کریں آپنے فرمایا اس پر کہ تم

الله ولا تشركوا به شيئا والصلوات الخمس وتطيعوا واسر كلمة خفية ولا
اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی شے کو شریک مت ٹھہراؤ اور پانچ نمازوں کو ادا کرتے رہو اور اللہ عزوجل کی بات کو چپکے سے سنو
تسألوا الناس شيئا فلقد رأيت بعض أولئك النفر يسقط سوط أحدهم
کسی سے کچھ مانگو پھر ہم نے ان میں سے بعض کو دیکھا کہ اونٹ کے ہانکنے سے سواری کی کوڑا گر پڑتا تو کسی
فما يسأل أحدا يناولها إياه رواه مسلم وعن ابن عمر رضي الله عنهما
کو نہ کہتے کہ اوٹھا کر دے روایت کی اسکو مسلم نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تزال المسألة بأحدكم حتى يلقى الله
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہمیشہ ہے سوال ساتھ ایک تمہارے کے تاکہ ملاقات کرے اللہ
تعالى وليس في وجهه مزعة لحم متفق عليه المزعة بضم الميم وإسكان الزاي
تعالے سے اسی حال میں کہ اوسکے منہ پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہ ہوگا متفق علیہ۔ مزعہ ضمہ میم اور سکون زاء
وبالعين المهملة القطعة وعنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور عین مہملہ ٹکڑا ہے اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
قال وهو على المنبر وذكر الصدقة والتعفف عن المسألة اليد العليا خير
منبر پر کہتے ہوئے صدقہ کرنے اور سوال سے بچنے کا ذکر فرمایا اور کہا اوپر کا ہاتھ
من اليد السفلى واليد العليا هي المنفقة واليد السفلى هي السائلة متفق
نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر کا ہاتھ دینے والا اور نیچے کا ہاتھ سوال کرنیوالا ہے متفق
عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
علیہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
من سأل الناس تكثرا فإنما يسأل جمرا فليستقل وليستكثر رواه
جو شخص لوگوں سے مال مانگے جمع کرنیکے لئے اور اسکا مطلب ہوسکتا ہے کہ وہ مانگتا ہے جمع کرنیکے لئے
مسلم وعن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وسلم إن المسألة كدا يكدا بها الرجل وجهه إلا أن يسأل الرجل سلطانا
کہ سوال کرنا خراش ہے جس سے آدمی اپنے منہ کو خراش دیتا ہے مگر یہ کہ آدمی بادشاہ سے سوال کرے
أو في أمر لا بد منه رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح
یا کسی امر ضروری کا سوال کرے۔ روایت کی اسکو ترمذی نے وغیرہ اور کہا حدیث حسن صحیح ہے کدوح اس کو کہتے ہیں

ونحوه وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

اور اسکے مثل اور ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم من ابهاته فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن انزلها

جس شخص کو فاقہ نے آگھیرا ہو اور وہ لوگوں کے پاس اپنا فاقہ ذکر کرے تو اسکا فاقہ زائل نہیں کیا جاتا فاقہ اور جو شخص

بالله فيوشك الله له برزق عاجل او اجل رواه ابو داود والترمذي و

اللہ تعالیٰ کے پاس ہی اپنا فاقہ کہے تو اسکو اللہ تعالیٰ جلدی یا دیر سے رزق عطا فرماوے یہ روایت کی ابو داود اور ترمذی نے

قال حديث حسن صحيح يوشك بكسر الشين اى يسرع وعن ثوبان

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے یوشک ساتھ کسرہ شین کے یعنے قریب ہے اور ثوبان رضؓ

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تكفل لي ان

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص میرے لئے اس امر کے ذمہ دار ہو کہ

يسأل الناس شيئا اتكفل له بالجنة فقلت انا فكان لا يسأل احدا

لوگوں سے کوئی شے نہ مانگیگا میں اوسکے لئے جنت کا ذمہ دار ہوں یعنے عرض کی میں نے پس تھا ثوبان رضؓ کسی سے کچھ

شيئا رواه ابو داود باسناد صحيح وعن ابي بشر قبيصة بن المخارق رضي

نہ مانگتا تھا روایت کی یہ ابو داود نے باسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے ابی بشر قبیصہ بن مخارق رضؓ سے

الله عنه قال تحملت حمالة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم اسأله فيها

کہا کہ ضامن ہوا میں ایک دیت کا کسی بسبب دیت کے تو آیا میں نبی صلعم کے پاس اس غرض سے کہ سوال کرتا تھا میں اوسسے

فقال اقم حتى تاتينا الصدقة فنامر لك بها ثم قال يا قبيصة ان المسئلة

تو مجھے فرمایا کہ تو یہاں ٹھہر جا تا کہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آجاوے کہ ہم تیرے لئے حکم کر دینگے ہم اسے تو مجھے قبیصہ سوال کرنا

لا تحل الا لاحد ثلثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتى

کیسکو حلال ہے مگر تین شخص کو ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہو دیت کا پس حلال ہے اسکے لئے سوال یہانتک کہ پہنچے اوس کو جو اوس نے ضمان

يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة

پھر بند ہو سوال کرنے سے۔ دوسرا وہ جسکا مال کسی آفت سماوی یا ارضی سے ہلاک ہو گیا ہو اوسکو استقدر سوال کرنا حلال ہے

حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش ورجل اصابته

جسسے اسکی معاش کا قوام ہو جاوے یا فرمایا دفع کرے تمانچی کو اور حاجت روا ہو بسبب اوسکے زندگانی میں تیسرا وہ جسکو

فاقة حتى يقول ثلثة من ذوي الحجا من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت

فاقہ آجاوے اور تین آدمی عقلمند اوسکی برادری کے کہدیں۔ کہ فلانے کو فاقہ آگیا ہے اسکو بھی استقدر

لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَمَا

سوال کرنا حلال ہے جس سے اوسکی معاش ٹھیک ہوجائے یا فرمایا درستی کی کسی قسم کی جو ان میں سے مخصوص ہے

سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتًا يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْحَمَالَةُ

سوا سوال کرنا حلال کے قبیصہ حرام ہے اسکے سو جو سوال کرکے کھائے وہ حرام کھاتا ہے روایت کی اسکو مسلم نے حمالہ فتح

بِفَتْحِ الْحَاءِ اَنْ يَّقَعَ قِتَالٌ وَنَحْوُهُ بَيْنَ فِرْقَتَيْنِ فَيُصْلِحُ اِنْسَانٌ بَيْنَهُمْ عَلٰى مَالٍ

حا کے یہ ہے کہ واقع ہو لڑائی اور مانند اسکے دو قوموں میں تو ایک شخص نے صلح کرادی مال کے ساتھ

يَتَحَمَّلُهُ وَيَلْتَزِمُهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَالْجَائِحَةُ اٰفَةٌ تُصِيْبُ مَالَ اِنْسَانٍ فَتُهْلِكُهُ

کو اوٹھاوے اسکو اور لازم کیا اسکو اپنے نفس پر اور جائحہ آفت ہے کہ آدمی کے مال کو پہنچ جائے اور قوام

بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِهَا هُوَ مَا يَقُوْمُ بِهٖ اَمْرُ الْاِنْسَانِ مِنْ مَّالٍ وَنَحْوِهٖ وَالسِّدَادُ

ساتھ کسرہ قاف اور فتحہ اسکے کے یہ وہ چیز ہے کہ قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حالت انسان کی مال اور مانند اسکے کے اور سداد ساتھ کسرہ

بِكَسْرِ السِّيْنِ مَا يَسُدُّ حَاجَةَ الْمَعُوْزِ وَيَكْفِيْهِ وَالْفَاقَةُ اَلْفَقْرُ وَالْجِجَا اَلْعَقْلُ وَغَيْرُهٗ

سین کے وہ جو حاجت محتاج کی رفع کرے اسکی اور کفایت کرے اسکی اور فاقہ فقر ہے اور حجی عقل ہے اور

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں

الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ

وہ مسکین جو پھرتا ہے لوگوں پر ایک دو لقمہ اور ایک

وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ

دو چھوارے کیلئے دربدر پھرتا ہے لیکن مسکین وہ ہے جسکے پاس مال نہ ہو اور نہ لوگوں کو اوسکا حال معلوم ہو

فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ اوسپر صدقہ کیا جائے اور نہ اوٹھ کر جاکر لوگوں سے سوال کرے متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ فِيْ جَوَازِ الْاَخْذِ مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ

باب اٹھاونواں بغیر سوال اور بغیر حرص کرنے کے کچھ اگر کچھ ملے اوسکے لینے کے

وَلَا تَطَلُّعٍ عَلَيْهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

جواز کے بیان میں روایت ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ نقل کی اوسنے اپنے باپ عبد اللہ بن

عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمر رضہ سے اوسنے نقل کی حضرت عمر رضہ سے کہا حضرت عمر رضہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يعطيني العطاء فاقول اعطه من هو افقر اليه مني فقال خذه اذا جاءك

مجھے عطا فرماتے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ آپ ایسے شخص کو دیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو آپ نے فرمایا کہ جب تجھے بدون

من هذا المال شيء وانت غير مشرف ولا سائل فخذه فتموله فان شئت

سوال کے یہ مال آجائے تو لے لیا کر اور اسکو اپنے مال میں داخل کرلیا کر سو اپنے مال میں پھر اگر بیٹنا بھی چاہے تو کھا پیا کر اور اگر بیٹرا

كله وان شئت تصدق به وما لا فلا تتبعه نفسك فقال سالم فكان

بھی چاہے تو صدقہ کر دیا کر اور جو بدون سوال کے دیئے ملے تو اپنے نفس کو اوسکی طلب میں تکلیف مت دے کہا سالم نے

عبد الله لا يسأل احدا شيئا ولا يرد شيئا اعطيه متفق عليه مشرف

کہ عبداللہ نہ کسی سے کچھ مانگتے تھے اور اگر بدون سوال کوئی چیز اوسکو دیجاتی تو رد نہ کرتے متفق علیہ مشرف

باب الحث على الاكل من عمل يده

باب ترغیب میں اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے

وكانت ففيه باب عن السؤال والتعرض للاعطاء قال الله تعالى فاذا قضيت

اور سوال اور عطیات لینے سے بچنے کی ترغیب ہیں فرمایا اللہ تعالے نے سو جب

الصلوة فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله وعن ابي

نماز ادا کی جا چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالے سے رزق طلب کرو۔ اور الخ

عبد الله الزبير بن العوام رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

عبداللہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم لان يأخذ احدكم احبله ثم ياتي الجبل فيأتي بحزمة من حطب

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی اپنی رسی لیکر پہاڑ پر جائے لکڑی کا بندھا

على ظهره فيبيعها فيكف الله بها وجهه خير له من ان يسأل الناس

اپنی پشت پر اوٹھا کر لاوے اور اوسکو فروخت کرے پس اللہ تعالے اوسکے سوال کو بیچنا دینے کا کام اوسکے لئے بہتر ہے اس سے کہ لوگوں سے سوال کرے

اعطوه او منعوه رواه البخاري وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال

لوگ اوسکو کچھ دیں یا نہ دیں رواہ امام بخاری نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يحتطب احدكم حزمة على ظهره خير له

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک اپنی پشت پر لکڑیوں کا بندھا ہوا گٹھا اوٹھا کر لاوے (اور بیچ دے) یہ بہتر ہے

مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ اَحَدًا فَیُعْطِیَهٗ اَوْ یَمْنَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

کہ کسی سے سوال کرے وہ اوسکو دے یا نہ دے متفق علیہ۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ نقل کی اوسنے نبی صلے اللہ علیہ

اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ دَاوٗدُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ رَوَاهُ

علیہ وسلم سے کہ داؤد علیہ السلام اپنے سے ہاتھوں کی کمائی سے ہی کھایا کرتے تھے۔ نقل روایت کی یہ

الْبُخَارِیُّ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ زَکَرِیَّا

بخاری نے۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زکریا

عَلَیْهِ السَّلَامُ نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رَضِیَ اللّٰہُ

علیہ السلام بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے یہ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور مقدام بن معدی کرب رضہ سے روایت ہے

عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کہا کسی نے کوئی طعام اس سے بہتر

یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْهِ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ

کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھوے اور داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے

مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

کھایا کرتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ السَّتُّوْنَ فِی الْکَرَمِ وَالْجُوْدِ وَالْاِنْفَاقِ فِیْ وُجُوْهِ الْخَیْرِ

ساٹھواں باب بخشش اور سخا اور بھلی کی جگہوں میں اللہ تعالے

تعالٰی وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَقَالَ

اعتماد کرکے خرچ کرنیکے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے اور تم جو مال خرچ کرتے ہو وہ اوسکا عوض دیتا ہے اور

تعالٰی وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰہِ

فرمایا ہے اور جو مال خرچ کرو گے سو تمہارے نفسوں کیلئے ہے اور تم نہیں خرچ کرتے مگر اللہ تعالیٰ کی خوشی طلب کرنے کو

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی وَمَا اَنْفَقْتُوْا

اور جو مال تم خرچ کروگے تم کو پورا دیا جائیگا اور تم پر ظلم نہ کیا جائیگا اور فرمایا اور تم جو مال

مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِهٖ عَلِیْمٌ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ

خرچ کرو اللہ اوسکو جانتا ہے اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ

صلعم نے فرمایا کہ رشک نہیں کرنا دو شخص پر ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالے نے مال دیا ہے اور اوسکو حق میں

عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ

خرچ کرنے کی توفیق دی ہے۔ دوسرا وہ جسکو اللہ تعالیٰ نے حکمت و علم دیا ہے وہ اسکے مواخق حکم کرتا ہے اور لوگوں کو تعلیم کرتا ہے متفق

عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ يَنْبَغِيْ اَنْ لَّا يَغْبِطَ اَحَدٌ اَحَدًا اِلَّا عَلٰى هَاتَيْنِ الْخَصْلَتَيْنِ وَ

علیہ۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی کو لائق نہیں کہ کسی پر حسد کرے مگر اگر ہی ہو تو ان دو خصلتوں پر کرنا لائق ہے اور

عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ

اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں ایک کون ہے جسکو وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو۔

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں کوئی نہیں مگر اوسکو اپنا مال زیادہ پیارا ہے آپنے فرمایا اوسکا مال وہ ہی جو اوسنے آگے بھیجدیا

وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑ گیا۔ روایت کی اسکو بخاری نے اور عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ سے بچو اگر کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

علیہ اور روایت ہے جابر رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی کوئی چیز

وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

نہیں مانگی گئی کہ آپنے اوسکو نہ کہا ہو۔ متفق علیہ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن نہیں چڑھتا بندے

مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ

مگر ہر دن دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک دعا کرتا ہے کہ یا اللہ اللہ نے راہ میں خرچ کرنیوالے کو مال خرچ ہو گئے کی جگہ اور عطا کر اور دوسرا

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

یا اللہ بخیل کے مال کو تلف کر متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ يُنْفَقْ عَلَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے خرچ کر اے بیٹے آدم کے تجھ پر خرچ کیا جائیگا متفق علیہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے کہ ایک آدمی نے رسول

اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرأ السلام
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا اسلام بہتر ہے فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلائے اور واقف
علی من عرفت ومن لم تعرف متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ
ناواقف کو السلام علیکم کہا کرے متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اربعون خصلۃ اعلاھا منیحۃ العنز ما من عامل یعمل
صلعم نے فرمایا ہے کہ چالیس خصلتیں ہیں ان میں سب سے اعلیٰ اور عمدہ کسی کو بکری کا بچہ دینا ہے کہ اسکا دودھ پیو پھر دیدیتا ہے کوئی عامل کہ
بخصلۃ منہا رجاء ثوابہا وتصدیق موعودہا الا ادخلہ اللہ بہا
عمل کرے ان خصلت ہر ایک خصلتوں میں سے ثواب کی امید پر اور وعدے کو سچا جان کر مگر
الجنۃ رواہ البخاری وقد سبق بیان ہذا الحدیث فی بیاض کثرۃ
اللہ اوسکو بہشت میں داخل کریگا یہ روایت کی بخاری نے اور تحقیق گذر چکا بیان اس حدیث کا بیچ بیان
طرق الخیر وعن ابی امامۃ صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ قال
کثرت طرق خیر کے اور ابو امامہ صدی بن عجلان رض سے روایت ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن آدم انک ان تبذل الفضل خیر
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے بن آدم اگر تو اپنے مال میں سے زائد کو نیکی کے راہ میں خرچ کرے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے
لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول والید العلیا
اور اگر تو اوسکو بند کر کے رکھے تو یہ تیرے حق میں برا ہے اور پہلے اوسکو دیا کر جو تیرے عیال ہیں اور اوپر کا ہاتھ نیچے والے
خیر من الید السفلی رواہ مسلم وعن انس رضی اللہ عنہ قال ما سئل
ہاتھ سے بہتر ہے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے انس رض سے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسلام شیئا الا اعطاہ ولقد جاءہ
رسول اللہ صلعم سے اسلام پر کوئی شے سوال نہیں کی گئی مگر اپنے عطا ہی کی ہے اور ایک آدمی آپکے پاس
رجل فاعطاہ غنما بین جبلین فرجع الی قومہ فقال یا قوم اسلموا فان
گیا آپنے اوسکو اسقدر بکری عطا کی کہ درمیان دو پہاڑ کے آسکیں پس وہ اپنی قوم میں گیا اور اونکو کہا کہ اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ
محمدا یعطی عطاء من لا یخشی الفقر وان کان الرجل لیسلم وما یرید
کہ محمد صلعم اوس شخص کی مثل عطا کرتا ہے جسکو فقر کا کچھ خوف نہیں ہوتا اور بیشک آدمی ایسے تھے کہ دنیا کی خواہش کے لئے
الا الدنیا فما یلبث الا یسیرا حتی یکون الاسلام احب الیہ من الدنیا
مسلمان ہوتے تھے تھوڑی دیر میں ایسے ہو جایا کرتے تھے کہ اسلام اونکو دنیا

وما عليها رواه مسلم وعن عمر رضي الله عنه قال قسم رسول الله صلى

اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ محبوب ہو جایا کرتا تھا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے حضرت عمر رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم قسما فقلت والله يا رسول الله لغيرهؤلاء كانوا احق به

اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا پیدا کیا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ خاص آپ نے دیا ہے اگر یہ مرد مال کے لیے قبیلہ کے لوگوں سے زیادہ مستحق تھے

منهم قال انهم خيروني بين ان يسئلوني بالفحش او يبخلوني فلست

اپنے فرمایا انہوں نے مجھے اختیار دیا۔ دیدیا اسکے درمیان کہ سوال کریں مجھ سے ساتھ زیادتی اور فحش کے یا مجھے بخل سے نسبت کریں اور میں

ببا خلين رواه مسلم وعن جبير بن مطعم رضي الله عنه انه قال بينما

بخیل نہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے جبیر بن مطعم رضی سے کہا اور سنے کہ جب

هو يسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مقفله من حنين فعلقه

رسول اللہ صلعم حنین سے واپس آئے تو میں آپکے ہمرکاب تھا اعرابیوں نے آپ کو روک لیا

الاعراب يسئلونه حتى اضطروه الى سمرة فخطفت رداءه فوقف النبي صلى الله

ایسے کہ مانگنے لگے آپ کو اوہوں نے ایسا تنگ کیا کہ ہم کیکر کے درخت کیطرف لاچار کر دیا پس گر پڑی چادر اوہ کانٹے کیکر کے آپ کی پشت پر کھڑے ہو گئے

عليه وسلم فقال اعطوني ردائي فلو كان لي عدد هذه العضاه نعما لقسمته

اور آپ نے کہا مجھے میری چادر تو دو اگر اس جنگل کے کیکروں کی قدر میرے پاس اونٹ ہوتے تب بھی میں تم کو بانٹ دیتا اور تم

بيننا ثم لا تجدوني بخيلا ولا كذابا ولا جبانا رواه البخاري مقفله

مجھ کو بخیل اور جھوٹا اور نامرد نہ پاتے روایت کی یہ بخاری نے اپنے مختصر عالمت لوٹنے

اي في حال رجوعه السمرة شجرة العضاه شيء له شوك وعن ابي هريرة

یعنے کیکر کا درخت ہے جسکے کانٹے ہوتے ہیں۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نقصت صدقة من

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مال کو ناقص نہیں کرتا

قال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله عز وجل

اور خدا کر کسی اللہ تعالے آدمی کی عزت بڑھاتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع و عجز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے درجہ

رواه مسلم وعن ابي كبشة عمرو بن سعد الانماري رضي الله عنه انه سمع

مسلم نے۔ اور ابو کبشہ عمرو بن سعد انماری رض سے روایت ہے اوسنے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثلثة اقسم عليهن واحدثكم حديثا

رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرماتے تھے تین باتیں قسم کھاتا ہوں اور تم کو بات سناتا ہوں۔

فاحفظوه ما نقص مال عبد من صدقة ولا ظلم عبد مظلمة صبر

تم اوسکو یاد رکھو کہ بندہ کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا نہیں ظلم اور جس بندہ پر ظلم کیا جائے اور وہ اوسپر صبر کرے

عليها إلا زاده الله عزا ولا فتح عبد باب مسئلة إلا فتح الله عليه باب

اللہ اوسکی عزت زیادہ کرتا ہے اور کوئی آدمی اپنے پر دروازہ سوال کا نہیں کھولتا مگر اللہ تعالے اوسپر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے

فقر أو كلمة نحوها واحدة لكم حديثا فاحفظوه قال إنما الدنيا لأربعة نفر

یا اوسکی مثل کوئی کلمہ آپنے فرمایا اور نہیں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں تم اوسکو یاد رکھو دنیا چار آدمی کے لئے ہے

عبد رزقه الله مالا وعلما فهو يتقي فيه ربه ويصل فيه رحمه ويعلم

ایک وہ آدمی جسکو خدا تعالے نے مال اور علم عطا کیا ہے وہ اپنے رب سے ڈرتا ہے اور اوسمیں قرابتیوں کے حق ادا کرتا ہے اور اوسمیں

لله فيه حقا فهذا بأفضل المنازل وعبد رزقه الله علما ولم يرزقه

اللہ تعالی کا حق ہے یہ شخص افضل مرتبہ میں ہے دوسرا وہ آدمی ہے جسکو اللہ تعالے نے علم دیا ہے

مالا فهو صادق النية يقول لو أن لي مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو نيته

مال نہیں دیا اور اوسکی نیت صادق ہے کہتا ہے اگر مجھ مال ہوتا تو فلانے شخص کیطرح مال کو صرف کرتا اور اوس جیسا عمل کرتا

فأجرهما سواء وعبد رزقه الله مالا ولم يرزقه علما فهو يخبط في ماله

یہ دونوں اجر میں برابر ہیں تیسرا وہ آدمی ہے جسکو خدا تعالی نے مال دیا ہے علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بغیر علم کے غلط کرتا ہے

بغير علم لا يتقي فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله فيه حقا فهذا بأخبث

اوسمیں اپنے رب سے کچھ خوف نہیں کرتا اور نہ قرابتیوں سے ملاپ کرتا ہے اور نہ اوسمیں کچھ اللہ تعالی کا حق پہنچانتا ہے یہ شخص بدترین

المنازل وعبد لم يرزقه مالا ولا علما فهو يقول لو أن لي مالا لعملت

مرتبہ میں ہے اور وہ آدمی ہے جسکو خدا تعالی نے نہ مال دیا ہے اور نہ علم اور کہتا ہے کہ اگر مجھے مال ملتا تو میں فلانے شخص

فيه بعمل فلان فهو نيته فوزرهما سواء رواه الترمذي وقال حديث

کی مثل خرچ کروں اور عیش اڑاؤں تو یہ نیت کے سبب دونو گناہ میں برابر ہیں روایت کی اسکو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

حسن صحيح وعن عائشة رضي الله عنها أنهم ذبحوا شاة فقال النبي

ہے اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے ایک بکری ذبح کرکے تقسیم کی نبی

صلى الله عليه وسلم ما بقي منها قالت ما بقي منها إلا كتفها قال بقي كلها غير

صلعم نے فرمایا اسمیں سے کیا باقی ہے عائشہ رضہ کہتے ہیں میں نے کہا اوسمیں سے ایک بازو باقی ہے فرمایا سب باقی ہے مگر

كتفها رواه الترمذي وقال حديث صحيح ومعناه تصدقوا بها إلا كتفها فقال

ایک بازو روایت کی اسکو ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے اور معنے اسکے یہ ہیں کہ صدقہ کیا اُنہوں نے اسکو مگر شانہ اسکے کو پس فرمایا

بقيت لنا في الآخرة الا بقيها وعن اسماء بنت ابي بكر الصديقة
ابی ہے واسطے ہمارے آخرت میں مگر شاذ و اسکا اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر رضہ سے
الله عنهما قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا توكي فيوكى
اللہ عنہما کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ تو بند مت کر مت تو اگر مجھ پر بند کیا جائیگا
عليك وفي رواية انفقي وانضحي وانفحي ولا تحصي فيحصى عليك وقال
اور ایک روایت میں ہے کہ تو خرچ کر اور چھڑک اور خرچ کر اور شمار کر کہ تجھ پر شمار کیا جائیگا تو اور میرا مال خدا تعالیٰ مجھ پر بند کر دے
توعي فيوعي الله عليك متفق عليه وانفحي بالحاء المهملة وهو بمعنى انفقي
تو اور مشکو بند مت کر کہ خدا تعالیٰ تجھ پر بند کر دیگا متفق علیہ اور انفحی ساتھ حاء مہملہ کے ہے اور وہ ساتھ معنی انفقی کے ہے
وكذلك انضحي وعن ابي هريرة رضي الله عنه انه سمع رسول الله صلى
اور اسی طرح انضحی اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ اوسنے سنا کہ رسول اللہ صلعم
الله عليه وسلم يقول مثل البخيل والمنفق كمثل رجلين عليهما جبتان
اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اور منفق کی ایسی مثال ہے جیسے دو آدمی ہوں اون دونوں پر سینہ سے گردن تک دو کرتے
من حديد قد اضطرت ايديهما الى ثديهما وتراقيهما فاما المنفق فلا ينفق
او زرہ بدن لوہے کی ہوں جو کھینچ رہے ہیں کرتے ہاتھ انکے سینوں اور گلوں کی طرف پس خرچ کرتا ہے تو
الا سبغت او وفرت على جلده حتى تخفي بنانه وتعفو اثره واما البخيل فلا
اوسکے بدن پر وہ فراخ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اوڑھ لیتا ہے انگلیاں اوس کی چھپ جاتی ہیں اور اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اوسکے قدموں کے نشان بھی چھپ جاتے ہیں
يريد ان ينفق شيئا الا لزقت كل حلقة مكانها فهو يوسعها فلا تتسع
اور بخیل کہ خرچ کرے کچھ ہر حلقہ اپنے جگہ میں چمٹ جاتا ہے وہ اسکو کشادہ کرتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا
متفق عليه والجبة الدرع ومعناه ان المنفق كلما انفق سبغت فطالت
متفق علیہ اور جبۃ زرہ ہے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ خرچ کرنیوالا جب خرچ کرتا ہے فراخ ہو جاتا ہے اور لمبا ہو جاتا ہے
حتى تجر وراءه وتخفي اثره اثر مشيه وخطواته وعنه قال قال
یہاں تک کہ گھسٹتا ہے پیچھے اپنے اور چھپا دیتا ہے پاؤں اسکیکوا اور نشان چلنے اور قدموں اسکیکوا اور اوسی سے روایت ہے
رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص خیرات کرتا ہے برابر کھجور کے حلال کمائی میں سے اور
ولا يقبل الله الا الطيب فان الله يقبلها بيمينه ثم يربيها لصاحبها
خدا تعالیٰ حلال کمائی کے سوا دوسرا صدقہ قبول نہیں کرتا پھر بیشک اللہ تعالیٰ اوس صدقہ کو اپنی دہنی طرف سے قبول فرماتا ہے پھر بڑھاتا ہے اوسکو

كما يربي أحدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل متفق عليه الفلو بفتح الفاء

جیسا تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے کو پرورش کرتا ہے تاکہ وہ صحت و پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے متفق علیہ۔ فلو ساتھ فتحہ فاء

وضم اللام وتشديد الواو ويقال أيضا بكسر الفاء وإسكان اللام وتخفيف

اور ضمہ لام اور تشدید واو کے اور بعض نے کہا ساتھ کسرہ فا اور سکون لام اور تخفیف

الواو وهو المهر وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا رجل

واو کے اور وہ بچھیرا ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی

يمشي بفلاة من الأرض فسمع صوتا في سحابة اسق حديقة فلان

چلتا تھا جنگل زمین سے آواز کسی کو فلانے شخص کے باغ کو سیر کر

فتنحى ذلك السحاب فأفرغ ماءه في حرة فإذا شرجة من تلك الشراج

پس وہ بادل ایک طرف گیا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین میں انڈیل دیا تو ایک چھیل وہاں کی جھیلوں سے

قد استوعبت ذلك الماء كله فتتبع الماء فإذا رجل قائم في حديقته

اوس پانی سے لبالب ہو گئی وہ شخص پیچھے پانی کے چلا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے

يحول الماء بمسحاته فقال له يا عبد الله ما اسمك قال فلان للاسم

پاہ وڑے سے ادھر ادھر کرتا ہے سو اوسنے باغ والے سے پوچھا کہ اے خدا کے بندے تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا کہ فلانا نام ہے

الذي سمع في السحابة فقال له يا عبد الله لم تسألني عن اسمي فقال إني

وہی نام جو بادل میں سنا تھا سو باغ والے نے اوس سے کہا کہ اے خدا کے بندے تو نے مجھ سے میرا نام کیوں پوچھا اوسنے کہا میں نے

سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماؤه يقول اسق حديقة فلان

اوس بادل میں آواز سنی تھی جسکا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے کہ سیر کر دے فلانے کے باغ کو تیرا

لاسمك فما تصنع فيها فقال أما إذ قلت هذا فإني أنظر إلى ما يخرج منها

نام ایسا سو تو اس باغ میں اس خدا کے احسان کی کس طرح شکر گذاری کرتا ہے باغ والے نے کہا جب تو نے کہا تو اب میں اپنی اور دیکھتا ہوں کہ کیا نکلتا ہے

فأتصدق بثلثه وآكل أنا وعيالي ثلثا وأرد فيها ثلثه رواه مسلم

سو اوسکی ایک تہائی تو خیرات کر دیتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے گھر کے لوگ اور میں کھاؤنگا اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت میں پھر خرچ کرتا ہوں

الحرة الأرض الملبسة حجارة سوداء والشرجة بفتح الشين المعجمة وإسكان

حرہ وہ زمین ہے جس میں سیاہ رنگ کے پتھر ہوں اور شرجہ ساتھ فتحہ شین نقطہ والے اور سکون

الراء وبالجيم وهي مسيل الماء

راء کے اور ساتھ جیم کے وہ رود ہے پانی کا

۴ یہ سوا اوسی طرح دنیا کے سب کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہیں تو مسلمان کو لازم ہے کہ جو خدمت اوسکو ملے خدا وہاں کی خوشنودی کی نیت

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالسِّتُّوْنَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْبُخْلِ وَالشُّحِّ

باب اکسٹھواں بخل اور حرص سے نہی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُيَسِّرُهٗ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کنجوس بخل کرے اور مستغنی ہو جائے اور سنت کی تکذیب کرے ہم اوسکے لئے دوزخ کا عذاب

لِلْعُسْرٰی وَمَا يُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰی وَقَالَ تَعَالٰی وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ

طیار کریں گے اور جب وہ ہلاکت میں گرفتار ہو گا تو اوسکو مال اور دولت اوسکے کچھ فائدہ نہ دیگا اور فرمایا جو شخص اپنی حرص سے بچایا گیا

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَقَدْ مَرَّ جُمْلَةٌ مِّنْهَا فِی الْبَابِ

یہی ہیں مراد پانے والے لیکن احادیث پس اون میں سے کچھ پہلے باب میں

السَّابِقِ وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گذر چکے ہیں۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ

فرمایا ظلم کرنے سے بچتے رہو کہ ظلم قیامت والے دن اندھیریاں ہونگے اور حرص سے بچتے رہو کہ حرص نے

اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰی اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ

تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا اونکو خونریزی پر اور حرام چیزوں کو حلال سمجھنے پر آمادہ کر دیا۔ روایت کی یہ مسلم نے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالسِّتُّوْنَ فِی الْاِيْثَارِ وَالْمُوَاسَاةِ

باب باسٹھواں ایثار اور مواسات کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَقَالَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اپنے نفسوں پر اونکو ایثار کرتے ہیں اگرچہ اونکو خود بھی بہوکہ اور حاجت ہو۔ اور فرمایا

تَعَالٰی وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

اور کھلاتے ہیں اوسکی محبت پر یتیم اور مسکین اور قیدی کو اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ جَآئِعٌ

کہا کہ ایک آدمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ میں مفلس بہوکا ہوں

فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا

اپنے ازواج مطہرات میں سے کسی عورت کے پاس آدمی بھیجا اوس عورت نے کہا مجھے قسم اوس ذات پاک کی جسنے تجھکو بھیجا کہ میرے

فَاَرْسَلَ اِلَی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ

پاس کے سوا پانی کچھ نہیں پھر دوسری عورت کے پاس بھیجا اوسنے بھی ایسا ہی جواب دیا یہانتک کہ تمام عورتوں نے یہی جواب دیا

لا والذي بعثك بالحق ما عندي الا ماء قال من يضيف هذه الليلة

قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپکو سچا ہی کہا ہے میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں آپنے فرمایا کون ہے جو

فقال رجل من الانصار انا يا رسول الله فانطلق به الى رحله فقال لامرأته

اس شخص کے کون ضیافت کرتا ہے ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلعم میں کرونگا وہ شخص اپنے مکان میں لیگیا اور اپنی عورت سے کہا

اكرمي ضيف رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي رواية قال لامرأته هل

کرو رسول اللہ صلعم کی مہمانی کا اکرام و تعظیم کرو اور ایک روایت میں ہے کہ اوسنے عورت کو کہا کہ تیرے

عندك شيء قالت لا الا قوت صبياني قال فعلليهم بشيء واذا ارادوا

پاس کچھ ہے عورت نے کہا کہ لڑکوں کا قوت کے سوا کچھ نہیں اوسنے عورت کو کہا کہ لڑکوں کو کسی بہانہ سے سلادو اور جب

العشاء فنومیهم واذا دخل ضيفنا فاطفئي السراج وريه انا كأنا نأكل فقعدوا

کھانا آوے تو چراغ کو گل کردینا اور ایسا کرو اوسکو یہی معلوم ہو کہ ہم کھانا کھاتے ہیں پس بیٹھ گئے

واكل الضيف وباتا طاويين فلما اصبح غدا على النبي صلى الله عليه وسلم

اور مہمان نے کھانا کھایا اور میاں بیوی دونوں رات کو بھوکے ہی رہے جب صبح ہوئی تو وہ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا

فقال لقد عجب الله من صنيعكما الليلة متفق عليه وعنه قال قال رسول

آپنے اوسکو فرمایا کہ خدا تم آجکی رات تمہارے کام سے جو تم دونوں نے مہمان کے ساتھ کیا ہے تعجب کیا متفق علیہ اور اسی کی روایت ہے کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم طعام الاثنين كافي الثلثة وطعام الثلثة كافي

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ دو آدمی کا کھانا تین کو کافی ہے اور تین آدمی کا کھانا

الاربعة متفق عليه وفي رواية لمسلم عن جابر رضي الله عنه عن النبي

چار کو کافی ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال طعام الواحد يكفي الاثنين وطعام الاثنين يكفي

صلعم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا

الاربعة وطعام الاربعة يكفي الثمانية وعن ابي سعيد الخدري رضي

چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ

الله عنه قال بينما نحن في سفر مع النبي صلى الله عليه وسلم اذ جاءه رجل

عنہ سے کہا کہ ہم نبی صلعم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک مرد

على راحلة له فجعل يصرف بصره يمينا وشمالا فقال رسول الله صلى

اونٹنی پر سوار آپکے پاس آیا اور ادہر ادہر دیکھنا شروع کیا رسول اللہ صلعم

الله عليه وسلم من كان معه فضل ظهر فليعد به على من لا ظهر له و

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری زائد ہو وہ اسکو دیدیوے جسکے پاس سواری نہیں اور

من كان له فضل من زاد فليعد به على من لا زاد له فذكر من

جسکے پاس زاد فاضل ہو وہ اوسکو دیدیوے جسکے پاس زاد نہیں پس آپنے اسی طرح سب قسم کے

اصناف المال حتى رأينا أنه لا حق لأحد منا في فضل رواه مسلم وعن

مال کا ذکر کیا اور ایسا ہی فرماتے گئے تا کہ ہمنے سمجھا کہ زائد مال میں ہمارا حق کچھ نہیں یہ روایت کی اسکو مسلم نے اور روایت ہے سہل

سهل ابن سعد رضي الله عنه أن امرأة جاءت إلى النبي صلى الله عليه وسلم

بن سعد رضؓ سے کہ ایک عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر لائی

مهما وجه فقالت نسجتها بيدي لأكسوكها فأخذ النبي صلى الله عليه و

بنا ہوا تھا اس میں عائشہ اور کہا کہ یہہ چادر میں نے آپکے پہنانے کیلئے بنائی ہے آپنے وہ چادر ایسے طور سے لے لی

سلم محتاجا إليها وإنها إزاره فقال فلان اكسنيها ما أحسنها فقال

کہ یا آپ اوسکے محتاج تھے اور کہڑے ہماری طرف نکل گئے اوسی اور وہی پہنے ہوا تھا فلاں نے شخص سے کہا یہہ چادر بہت خوب ہے آپ مجھ

نعم فجلس النبي صلى الله عليه وسلم في المجلس ثم رجع فطواها ثم أرسل

آپنے فرمایا ہاں بہت خوب پس نبی صلعم مجلس میں بیٹھ کر پہر واپس تشریف لیگئے اور وہ چادر لپیٹ کر اوس شخص کے پاس

بها إليه فقال له القوم ما أحسنت بسها النبي صلى الله عليه وسلم محتاجا

بہیجوادی لوگوں نے اوسکو کہا تونے اچھا نہ کیا نبی صلعم نے محتاج ہونے طور یہہ پہن لی تھی

إليها ثم سألته وعلمت أنه لا يرد سائلا فقال إني والله ما سألته

پہر تونے آپسے سوال کیا اور تو جانتا تھا کہ آپ سائل کو رد نہیں کیا کرتے اوسنے کہا مجھے قسم ہے کہ میں نے یہہ چادر پہننے کو نہیں لی

لألبسه إنما سألته لتكون كفني فقال سهل فكان كفنه رواه البخاري و

میں نے اسلئے لی ہے کہ یہہ چادر میرا کفن ہو کہا سہل نے کہ ویسی چادر اوسکا کفن ہوئی روایت کی یہہ بخاری نے اور

عن أبي موسى رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن

ابو موسی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الأشعريين إذا أرملوا في الغزو أو قل طعام عيالهم بالمدينة جمعوا

کہ اشعری لوگ جب غزوہ میں اونکا زاد قریب الاختتام ہو جاتا ہے یا مدینہ میں اونکے عیال کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ

ما كان عندهم في ثوب واحد ثم اقتسموه بينهم في إناء واحد بالسوية

اونکے پاس موجود ہوتا ہے سب کو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں پہر آپسمیں ایک برتن سے برابر بانٹ لیتے ہیں

وانا منهم متفق عليه ارملوا فرع مرادهم او قارب انفراغ

وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں انسے ہوں متفق علیہ ارملوا یعنے انکا خرچ ختم ہو گیا یا قریب ہوا ختم ہونے پر

الثالث والستون في التنافس في امور الاخرة و

تیسواں امور آخرت کے کاموں میں رغبت اور شوق کرنا انمیں

الامر بما يترتب عليه قال الله تعالى وفي ذلك فليتنافس

استعمال روایت کرنیکے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے اور انمیں رغبت کرنیوالے

المتنافسون وعن سهل بن سعد رضي الله عنه ان رسول الله صلى

رغبت کریں اور روایت ہے سہل بن سعد رضہ سے کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم اتي بشراب فشرب منه وعن يمينه غلام وعن يساره الاشياخ

اللہ علیہ وسلم کی پاس کچھ پینے کو حاضر کیا گیا آپنے کو نوش فرمایا اور آپکے داہنی طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف کئی بوڑھے تھے

فقال للغلام اتاذن لي ان اعطي هؤلاء فقال الغلام لا والله يا رسول الله

آپنے لڑکے کو کہا کہ تو مجھے اذن دیتا ہے کہ میں یہ انکو دیدوں لڑکے نے کہا نہیں مجھے قسم ہے

لا اوثر بنصيبي منك احدا فتله رسول الله صلى الله عليه وسلم في يده

میں اپنا حصہ جو آپسے مجھے عطا ہو کسیکو نہ دونگا پس رسول اللہ صلعم نے برتن کو اپنا اسکے ہاتھ میں

متفق عليه تله بالتاء المثناة فوق اي وضعه وهذا الغلام هو ابن عباس

متفق علیہ رتلہ ساتھ تا دو نقطہ والے کے اوپر سے یعنے رکھا اسکو اور یہ لڑکا ابن عباس رضہ ہے

رضي الله عنهما وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ صلعم نے

قال بينما ايوب عليه السلام يغتسل عريانا فخر عليه رجل جراد من

فرمایا کہ ایوب علیہ السلام نہا رہے تھے کہ ننگا دھڑنگا اوپر سونے کی ٹڈی جماعت کر پڑی

ذهب فجعل ايوب يحتثي في ثوبه فناداه ربه عز وجل يا ايوب الم اكن

ایوب نے اوسکو اپنے کپڑے میں اوٹھانا شروع کر دیا خطاب تعالی نے اوسکو ندا کی کہ اے ایوب کیا میں

اغنيتك عما ترى قال بلى وعزتك ولكن لا غنى بي عن

تجھ کو اس سے غنی نہیں کیا تھا ایوب نے کہا ہاں تیری عزت کی قسم ہے لیکن میں تیری برکت سے بے

بركتك رواه البخاري

بے پروا نہیں ۳ روایت کی یہ بخاری نے

الباب الرابع والستون في فضل الغنى الشاكر وهو من

باب چوسٹھواں غنی شکر کرنیوالے کی فضیلت کے بیان میں اور غنی شکر کرنیوالا وہ ہے

اخذ المال من وجهه وصرفه في وجوهه المأمور بها قال

جو مال حلال وجہ سے حاصل کرے اور اون جگہوں میں صرف کرے جہاں اللہ تعالیٰ نے امر کیا ہے فرمایا

الله تعالى فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى

اللہ تعالیٰ نے سو جسنے دیا اور ڈر رکھا اور سچ جانا بھلی بات کو تو اوسکو ہم سہج سہج پہنچا دینگے آسانی میں

وقال تعالى وسيجنبها الأتقى الذي يؤتي ماله يتزكى وما لأحد

اور فرمایا ہے اور بچا دینگے اوس سے بڑا ڈر والیکو جو دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنے کو اور نہیں کسیکا

عنده من نعمة تجزى إلا ابتغاء وجه ربه الأعلى ولسوف يرضى

اوسپر احسان جسکا بدلا دے گوچاہ کر منہ اپنے رب کا جو سب سے اوپر اور آگے وہ راضی ہوگا

وقال تعالى إن تبدوا الصدقات فنعما هي وإن تخفوها وتؤتوها

اور فرمایا اگر کھلے دو خیرات تو کیا اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر اور

الفقراء فهو خير لكم ويكفر عنكم من سيئاتكم والله بما تعملون خبير

کلیجہ ہو سو بھلا ہے تمکو ہو سکتا ہے اور اتار دیتا ہے تمہارے کچھ گناہ تمہارے اور اللہ تمہارے کام سے واقف ہے اور فرمایا

وقال تعالى لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون وما تنفقوا من شيء فإن

ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کو جب تک نہ خرچ کرو گے کچھ اس میں سے جو تمکو پیارا ہے اور جو چیز خرچ کرو گے اللہ کو

الله به عليم والآيات في فضل الإنفاق في الطاعات كثيرة معلوم

معلوم ہے اور طاعات میں خرچ کرنے کی فضیلت میں آیتیں بہت ہیں معلوم ہیں

وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عليه وسلم لا حسد إلا في اثنتين رجل آتاه الله مالا فسلطه على هلكته

علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشک نہیں مگر دو شخص پر ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور اوسکو حق میں خرچ کرنیکی توفیق

في الحق ورجل آتاه الله حكمة فهو يقضي بها ويعلمها متفق عليه و

دی ہے دوسرا وہ جسکو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی ہے وہ اوسکے موافق حکم کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے متفق علیہ

تقدم شرحه قريبا وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول

اسکی شرح گذر چکی ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حسد الا فی اثنتین رجل اتاہ اللہ القرآن

اللہ صلعم نے فرمایا کہ نہیں حسد کر ا دو چیز میں ایک وہ جسکو خدا تعالیٰ نے قرآن دیا ہے

فھو یقوم بہ اٰناء اللیل و اٰناء النھار و رجل اتاہ اللہ مالا فھو ینفق

وہ شخص قیام کرتا ہے ساتھ اوقات رات کے میں اور اوقات دن کے میں اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہے

اٰناء اللیل و اٰناء النھار متفق علیہ الاٰناء الساعات و عن ابی ھریرۃ

اوقات رات کے میں اور اوقات دن کے میں متفق علیہ بخاری اور مسلم نے اٰناء اوقات ہیں اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

رضی اللہ عنہ ان فقراء المھاجرین اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مہاجروں میں سے جو لوگ فقیر تھے

فقالوا ذھب اھل الدثور بالدرجات العلی و النعیم المقیم فقال وما

انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ مالدار لوگ درجے بلند اور نعمتیں ہمیشگی کے لیگئے آپنے فرمایا کیونکر

ذلک فقالوا یصلون کما نصلی و یصومون کما نصوم و یتصدقون

کیا بات ہوئی انہوں نے عرض کی جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں ویسے ہی روزے رکھتے ہیں

و لا نتصدق و یعتقون و لا نعتق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہم نہیں دیتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے فرمایا رسول اللہ

افلا اعلمکم شیئا تدرکون بہ من سبقکم و تسبقون بہ من بعدکم

میں تم کو ایک علم تعلیم نہ کروں کہ جس سے تم سابقین کا درجہ حاصل کرو اور پچھلوں سے سابق ہو جاؤ اور تم سے کوئی

و لا یکون احد افضل منکم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلی یا رسول

افضل نہ ہو مگر وہ شخص جو تمہارے مثل عمل کرے انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا

اللہ قال تسبحون و تکبرون و تحمدون دبر کل صلوۃ ثلثا و ثلثین مرۃ

کہ تم تسبیح اللہ کہو اور اللہ اکبر اور الحمد للہ ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار کہا کرو

فرجع فقراء المھاجرین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سمع اخواننا

پھر جا کر فقیر مہاجر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ ہمارے بھائی

اھل الاموال بما فعلنا ففعلوا مثلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک

مالدار یہ عمل سنکر ہمارے مثل کرنے لگے آپنے فرمایا

فضل اللہ یؤتیہ من یشاء متفق علیہ و ھذا لفظ روایۃ

اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے عطا کرتا ہے متفق علیہ

الاموال الکثیرۃ واللہ اعلم

بہت سے مال ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت جاننے والا ہے

الباب الخامس والستون فی ذکر الموت وقصر الامل

باب پینسٹھواں موت کے یاد کرنے کے اور امل کے چھوٹا کرنے کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ کل نفس ذائقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیمۃ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے اور تم کو پورا بدلہ تمہارے اجر پورے پورے قیامت کے دن ملے گا

فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور

جو شخص آگ سے دور کیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا بیشک وہ کامیاب ہوا اور نہیں دنیا کی زندگی مگر فریب کا اسباب

وقال تعالیٰ وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس

اور فرمایا ہے اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کیا کمائی کریگا کل اور کوئی جی نہیں جانتا

بای ارض تموت وقال تعالیٰ فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا

کس زمین میں مرے گا اور فرمایا پھر جب پہونچا ان کا وعدہ نہ دیر کرینگے ایک گھڑی اور

یستقدمون وقال تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم ولا

نہ جلدی اللہ کی داد فرمایا اے ایمان والو نہ غافل کریں تم کو تمہارے مال اور

اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ھم الخسرون ۝ وقال

تمہارے اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں نقصان میں آنے والے اور

انفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا

خرچ کرو کچھ ہمارا دیا اس سے پہلے کہ پہونچے کسیکو تم میں سے موت تب کہے اے رب میرے نہ ڈھیل دی مجھ کو

اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین ولن یؤخر اللہ نفسا

ایک تھوڑی مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہوتا نیک لوگوں میں اور ہرگز نہ ڈھیل دے گا اللہ کسی جی کو جب پہنچے

اذا جاء اجلھا واللہ خبیر بما تعملون وقال تعالیٰ حتی اذا جاء احدھم

اوسکا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو اور فرمایا ہے یہاں تک کہ جب پہونچے اون میں سے کسی کو

الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انھا کلمۃ

موت کہیگا اے رب مجھ کو پھیر دیجیو شاید میں بھلا کام کروں اس میں جو چھوڑ آیا کوئی نہیں یہہ بات ہے

ھو قائلھا ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون فاذا نفخ فی الصور فلا

کہنا ہے اور اونکے پیچھے اور اڑگا ہے جسدن تک اوٹھائے جاوینگے پھر جسوقت پھونکا جائے صور میں تو نہ

السَّابِقِينَ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْأَلُونَ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اور جس کی

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ

اور جس کے

النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى

اور وہ اس میں بگڑی صورت بنے ہوں گے کیا تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں پھر تم انکو جھٹلاتے تھے۔ قولہ اللہ تعالیٰ تک

لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ قَالَ

زمین میں برسوں کی گنتی کرنے کو تم رہے ایک دن یا دن سے کچھ کم گنتی والوں سے فرمایا

إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ

تم اور تمہیں بہت نہیں اگر تم جانتے ہوتے کیا تم نے سمجھا ہے کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم

إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ وَقَالَ تَعَالَى أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ

ہماری طرف پھر کر نہ آؤ گے۔ اور فرمایا کیا وقت نہیں پہنچا ایمان والوں کو کہ گڑگڑا کر دین کے آگے دل

لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ

اللہ کی یاد سے اور جو اترا سچا دین اور نہ ہوں جیسے جن کو کتاب دی

فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ وَالْآيَاتُ

پھر بیتے کتنے ان پر مدت پھر سخت ہو گئے ان کے دل اور بہت ان میں بے حکم ہیں

وَفِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ

اور اس مضمون کی آیتیں بہت اور مشہور ہیں اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ

رسول اللہ صلعم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا کہ تو دنیا میں ہو گویا تو مسافر ہے

أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا

یا راہ چلنے والا ہے اور ابن عمر کہا کرتا تھا

تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ

انتظار رکھ اور اپنی صحت سے مرض کیلئے لے

حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

زندگی سے موت کیلئے روایت کی یہ بخاری نے اور اسی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شئ يوصي فيه يبيت ليلتين الا و

وسلم نے فرمایا کہ اگر مسلمان کے پاس ایسی شے ہو کہ اوسمیں وصیت کی جا سکتی ہے تو اوسکو لازم ہے کہ دو رات نہ گذرنے پاوے مگر یہ

وصيته مكتوبة عنده متفق عليه هذا لفظ البخاري وفي رواية لمسلم

وصیت نامہ اوسکے پاس لکھا ہوا موجود ہو۔ متفق علیہ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی روایت میں ہیں

بتت ثلث ليال قال ابن عمر ما مرت علي ليلة منذ سمعت رسول

ات ہے کہا ابن عمر نے کہ جب سے میں نے یہ بات سنی ہے رسول اللہ صلعم

الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك الا وعندي وصيتي وعن انس رضي الله

سے کہی ہے کہ اس دن سے میں نے ایک رات نہیں گذاری ہے کہ میری وصیت لکھی ہوئی میرے پاس موجود نہ ہو

عنه قال خط النبي صلى الله عليه وسلم خطوطا فقال هذا الامل وهذا

کہا کہ نبی صلعم نے کئی خط نکالے پھر فرمایا یہ۔ اور فرمایا کہ آدمی کی ہے اور یہ آدمی کی اجل ہے

اجله فبينما هو كذلك اذ جاءه الخط الاقرب رواه البخاري وعن

پس اسی حالت کہ آدمی اسی طرح ہو اور آسی اثنا میں ہے کہ آ جاوے اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہے۔ روایت کی ہے بخاری نے اور

ابن مسعود رضي الله عنه قال خط النبي صلى الله عليه وسلم خطا مربعا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور دو سرا خط

وخط خطا في الوسط خارجا منه وخط خطا صغارا الى هذا الذي

اور بیچ درمیان سے اوسکے باہر نکال دیا اور کھینچے چھوٹے خط منجملہ طرف اوس خط کے

في الوسط من جانبه الذي في الوسط فقال هذا الانسان وهذا اجله

کہ درمیان میں ہے اوس جانب سے کہ درمیان میں ہے پھر فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اوسکی موت ہے جو اوسکو

محيط به او قد احاط به وهذا الذي هو خارج امله وهذه الخطط

احاطہ کر رہی ہے اور یہ جو خارج ہے اوس کی آرزو ہے اور یہ

الصغار الاعراض فان اخطاه هذا نهشه هذا وان اخطاه هذا نهشه

چھوٹے خط عارضے ہیں سو اگر یہ خطا کرے تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکے تو اوسنے

هذا رواه البخاري وهذه صورته وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان

کاٹا روایت کی یہ بخاری نے اور اوس کی صورت یہ ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال ستا هل تنتظرون

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم لوگ جلدی عمل نیک کرنے والے کے آنے سے پہلے عمل نیک کرنے کی طرف سبقت کرو تم لوگ نہیں انتظار کرتے

الا فقرا منسيا او غنى مطغيا او مرضا مفسدا او هرما مفندا او موتا
کوئی فقر جو ہمیں بھلا دینے والا ہو یا کوئی دولت جو سرکش بنا دینے والی ہو یا کوئی بیماری جو بدن کو فاسد کر دینے والی ہو یا بڑھاپا جو بیکار کر دینے والا ہو یا موت

مجهزا او الدجال فشر غائب ينتظر او الساعة فالساعة ادهى وامر
جو جلد آنے والی ہو یا دجال کا برا شر جو غائب ہے کہ اس کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کا انتظار کیا جاتا ہے اور قیامت سخت ترین اور تلخ

رواه الترمذي وقال حديث حسن وعنه قال قال رسول الله صلى
اس کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا حدیث حسن ہے اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم اكثروا ذكر هادم اللذات يعني الموت رواه الترمذي
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لذتوں کو توڑنے والے موت کو بہت یاد کیا کرو اس کو ترمذی نے روایت کیا

وقال حديث حسن وعن ابي بن كعب رضي الله عنه قال كان رسول الله
اور کہا حدیث حسن ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا

صلى الله عليه وسلم اذا ذهب ثلث الليل قام فقال يا ايها الناس اذكروا الله جاءت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور تہائی رات گذر جاتی تو کھڑے ہوتے اور ارشاد فرماتے اے لوگو اللہ کو یاد کرو

الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فيه جاء الموت بما فيه قلت
اور اس کے پیچھے لگنے والی آتی ہے موت اپنی چیزوں کے ساتھ آئی ہے موت اپنی چیزوں کے ساتھ آئی ہے

يا رسول الله اني اكثر الصلوة عليك فكم اجعل لك من صلوتي فقال
میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ پر بہت درود بھیجتا ہوں آپ کے لئے اپنی دعا میں سے کس قدر درود

ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خير لك قلت فالنصف
جتنا چاہو تو کہا میں نے چوتھائی آپ نے فرمایا جتنا چاہے اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے تو کہا میں نے پھر نصف کروں

قال ما شئت فان زدت فهو خير لك قلت فالثلثين قال ما شئت
آپ نے فرمایا جتنا چاہے اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے تو کہا میں نے پھر دو تہائی

فان زدت فهو خير لك قلت اجعل لك صلوتي كلها اذا تكفى همك
اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے تو کہا میں نے پھر سارا درود آپ پر بھیجا کروں گا تو اس وقت آپ کی ہر فکر

ويغفر لك ذنبك رواه الترمذي وقال حديث حسن
اور قصور گناہ بخشے جائیں گے اس کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا حدیث حسن ہے

الباب السادس في استحباب زيارة
چھیاسٹھواں باب زیارت کے

القبور للرجال وما يقوله الزائر

اور اس چیز کے بیان میں جو زیارت کرنیوالے کو زیارت کے وقت کہنی چاہیئے

عن بريدة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت

بریدہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں تم کو

نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها رواه مسلم وفي رواية فمن

میں نے زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو مسلم کی روایت ہے اور ایک روایت میں ہے پس جو کوئی

اراد ان يزور القبور فليزر فانها تذكر الاخرة وعن عائشة رضي

چاہے کہ زیارت کرے قبروں کی پس چاہیئے کہ زیارت کرے کیونکہ قبریں یاد دلاتی ہیں آخرت کی اور روایت ہے عائشہ

الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما كان

رضی سے کہا جب تھا رسول اللہ صلعم کی

ليلتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من آخر الليل الى البقيع

رات عائشہ کی رسول اللہ صلعم آخر رات کے وقت بقیع میں تشریف لے جاتے پس فرمایا

فيقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين واتاكم ما توعدون غدا مؤجلون

تم پر سلام ہو گھر والے مومن قوم کے اور آئے تمہارے پاس وہ چیز کہ تم وعدہ کئے جاتے ہو کل کو کہ پیچھے دی جائے گی اور ہم انشاء اللہ

وانا ان شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقيع الغرقد رواه مسلم

ہم اگر اللہ نے ملانا تمہارے ساتھ ہم کو ملنے والے ہیں یا اللہ بخش دے اہل بقیع الغرقد کو رواہ مسلم کی روایت کی ہے مسلم نے

وعن بريدة رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعلمهم

اور بریدہ سے رضی اللہ عنہ کہا تھا جب تھا نبی صلعم کہ سکھلاتے تھے اصحاب کو

اذا خرجوا الى المقابر ان يقول قائلهم السلام عليكم اهل الديار من

جب کہ نکلتے قبرستان کی طرف کہ کہتا کوئی ان میں سلام ہو تم پر اے

المؤمنين والمسلمين وانا ان شاء الله بكم لاحقون اسأل الله لنا ولكم العافية

مومنو اور مسلمانو ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں اپنے اور تمہارے لئے سلامتی و عافیت مانگتے ہیں

رواه مسلم وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال مر رسول الله صلى

روایت کی ہے مسلم نے اور ابن عباس رضی سے کہا گزرے رسول اللہ

الله عليه وسلم بقبور بالمدينة فاقبل عليهم بوجهه فقال السلام عليكم

صلعم قبروں پر مدینہ میں متوجہ ہو کر ان کی طرف کہا سلام ہو تم پر

يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اے قبروں والو تمہیں سلام ہو ہمارا اور تمہارا خدا بخشے تم ہم سے پہلے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں ترمذی کی روایت ہے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اور کہا یہ حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّونَ فِي كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ بِسَبَبِ

باب شصت و نہم ان سبب کے جو نازل ہوئے کسی رنج و مصیبت دینوی کے موت کی آرزو کرنے کی کراہت کے بیان میں

ضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلَا بَأْسَ بِهِ لِخَوْفِ الْفِتْنَةِ فِي الدِّينِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اور اگر دین میں فتنے کے خوف سے موت کی آرزو کرے تو کچھ ڈر نہیں ۔ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے

إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کیونکہ اگر وہ نیکوکار ہے تو ممکن ہے اسکی نیکی زیادہ ہو جائے اور اگر بدکار ہے تو ممکن ہے کہ توبہ کرے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرے

وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

متفق علیہ یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی روایت میں ابو ہریرہ رضی سے اتنا زیادہ ہے کہ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اور موت کے آنے سے پہلے

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا

موت کی دعا نہ مانگے اسلئے کہ جب مرگیا تو اوسکے عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور زندگی میں مومن کی نیکی زیادہ

خَيْرًا وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوتی ہے اور انس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ

کوئی تم میں سے بسبب رنج و مصیبت کے نازل ہونیکی موت کی آرزو نہ کرے اگر ضرور کرتی ہی ہو تو اسطرح کہے اے اللہ

أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي مُتَّفَقٌ

جبتک میرے لئے زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھیو اور جب میرے حق میں موت بہتر ہو تو مجھے فوت کر لیو ۔ متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ

علیہ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہا ہم خباب بن ارت رضی کی

رضي الله عنه نعوده وقد المتوى سبع كيات فقال ان اصحابنا الذين
کی بیمار پرسی کو گئے جب ان کے پاس جا کر بیٹھے تو ان سے بیماری کا حال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے یار پہلے گزر گئے
سلفوا مضوا ولم ننقصهم الدنيا وانا اصبنا ما لا نجد له موضعا الا
اور دنیا نے ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا ہم تو دنیا سے ایسے ہی گئے کہ ہمارے پاس مال کی کمی ہے کہ ہم کو اس کے لئے جگہ بنانی پڑے
التراب ولولا ان النبي صلى الله عليه وسلم نهانا ان ندعو بالموت لدعونا
مٹی اور اگر ہم کو موت مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم موت کی دعا مانگتے
به ثم اذا اتيناه مرة اخرى وهو يبني حائطا له فقال ان المسلم ليؤجر
پھر جب ہم دوسری بار اس کے پاس گئے تو وہ اپنی دیوار بنا رہا تھا اور فرمانے لگا کہ مسلمان ہر چیز خرچ کرنے سے اجر پاتا ہے
في كل شيء ينفقه الا في شيء يجعله في هذا التراب متفق عليه
اجر دیا جاتا ہے مگر جو اس مٹی میں خرچ کرتا ہے یعنی یہ بیکار کاموں میں ہے متفق علیہ

وهذا لفظ رواية البخاري

یہ بخاری کے لفظ ہیں

الباب الثامن والستون في الورع وترك الشبهات

باب اور پرہیزگاری کے کہنے اور شبہات کے چھوڑنے کے بیان میں

قال الله تعالى وتحسبونه هينا وهو عند الله عظيم وان ربك لبالمرصاد
فرمایا اللہ نے اور تم اسکو آسان گمان کرتے ہو اور وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے اور فرمایا ہے بیشک تیرا رب گھات میں ہے
وعن النعمان بن بشير رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
ان الحلال بين وان الحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من
کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے بیچ میں شبہ کی چیزیں ہیں اکثر لوگ نہیں جانتے
الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات
سو جو شبہوں سے بچا اپنے دین اور اپنی آبرو کو سلامت لے گیا اور جو
وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى يوشك ان يرتع فيه الا وان لكل
شبہوں میں پڑا وہ آخر حرام میں پڑے گا جیسے وہ چرواہا کہ چراتا ہے گرد اگرد کسی کے آس پاس چرا ہے تو ڈر ہے کہ کبھی اس میں چرنے لگے جاوے کہ البتہ ہر بادشاہ کا
ملك حمى الا وان حمى الله محارمه الا وان في الجسد مضغة اذا صلحت
ایک حمی ہے خبردار ہو جاؤ کہ اللہ کی حمی اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں خبردار رہو کہ بیشک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو

صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ

تو سب بدن سنوارا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ کھیتی دل ہے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

عَلَيْهِ وَرَوَيَاهُ مِنْ طُرُقٍ بِأَلْفَاظٍ مُتَقَارِبَةٍ وَعَنِ النَّوَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور روایت کیا دونوں نے اس حدیث کو کئی طرق اور الفاظ متقارب سے۔ اور النواس رضہ سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ

کہ نبی صلعم کو ایک چھوارا راہ میں پڑا ملا کیا آپ نے فرمایا اگر مجھے اسکا

أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ

صدقہ سے ہونیکا خوف نہوتا تو میں اسکو کھالیتا۔ فلہ متفق علیہ اور نواس بن سمعان رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی خوش خلقی ہے اور گناہ وہ کام ہے

حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ حَاكَ بِالْحَاءِ

جسمیں تیرا جی تردد و شک کرے اور تو لوگوں پر اوسکی ظاہر ہونیکو برا جانے۔ روایت کی یہ مسلم نے حاک ساتھ حاء

الْمُهْمَلَةِ وَالْكَافِ أَيْ تَرَدَّدَ فِيهِ وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مہملہ اور کاف کے یعنے شک کیا اسمیں اور روایت ہے وابصہ بن معبد رضہ سے

قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ

کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے فرمایا تو برّ پوچھنے آیا ہے میں

قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ

نے کہا ہاں آپنے فرمایا تو اپنے دل سے پوچھ لے برّ وہ کام ہے جسکی طرف تیرا نفس اور دل اطمینان کر جائے اور

الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ

اور اثم وہ کام ہے جو تیرے نفس کو اوسمیں تردد و شک ہو اور تیرے دل میں اوسکیطرف سے تردد و اضطراب ہو اگرچہ لوگ تجھے فتوی دے دیں

حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ فِي مُسْنَدَيْهِمَا وَعَنْ أَبِي سَرْوَعَةَ

حدیث حسن ہے روایت کی یہ احمد اور دارمی نے اپنے دو مسندوں میں اور روایت ہے ابی سروعہ

بِكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِهَا عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ

ساتھ کسرہ سین مہملہ اور فتحہ اسکے کہ عقبہ بن حارث رضہ سے کہ میں نے

أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَ

ام یحیی لڑکی ابی اہاب بن عزیز کی سے نکاح کیا ایک عورت میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے عقبہ اور

التی قد تزوج بها فقال لها عقبة ما اعلم انک ارضعتنی ولا اخبرتنی
اوس لڑکی کو جس سے نکاح کیا ہے دودھ پلایا ہے عقبہ نے اوسکو کہا کہ میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہے اور نہ پہلے تو نے مجھ کو اس امر کی خبر کی پس وہ سوار
فرکب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ فسالہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ گیا اور آپ سے پوچھا آپنے فرمایا
علیہ وسلم کیف وقد قیل ففارقها عقبة ونکحت زوجا غیرہ رواہ
سطرح کیا ہو سکتا ہے اور حال یہ کہا گیا ہے پس عقبہ نے اس سے مفارقت کی اور اوسنے دوسرے سے نکاح کر لیا روایت کی یہ بخاری
البخاری واھاب بکسر الھمزۃ وغیر یفتح العین وبزای ثم کمرۃ وعن
نے باب ساقط کسرہ ہمزہ کے ہے اور غیر یفتح ساقط فتحہ عین اور زای مکررہ کے ہے اور
الحسن بن علی رضی اللہ عنہما قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
حسن بن علی رضی سے روایت ہے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلعم سے یاد ہے کہ پھر کہے اوس کام
وسلم دع ما یریبک الی ما لا یریبک رواہ الترمذی وقال حدیث حسن
کو چھوڑ مجھے شک میں ڈالے اور جا اوس کام کیطرف جو تجھ کو شک میں نہ ڈالے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور
صحیح ومعناہ اترک ما تشک فیہ وخذ ما لا تشک فیہ وعن عائشۃ رضی اللہ
یعنے جس کام میں تجھ کو شک ہو اوسکو ترک کر دے اور جس میں شک نہ ہو اوسپر عمل کر لے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ
عنہا قالت کان لابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ غلام وکان یخرج له
عنہا سے کہا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا اوسکو خراج دیا کرتا تھا اور ابو بکر اوسے خراج
الخراج وکان ابو بکر یاکل من خراجہ فجاء یوما بشیء فاکل منہ ابو بکر فقال
کھاتے ہوئے ایک دن وہ غلام کچھ لیکر آیا ابو بکر رضی نے اوسمیں سے کھایا غلام نے ابو بکر رضی کو
له الغلام اتدری ما ھذا فقال ابو بکر وما ھو فقال کنت تکھنت لانسان
خبر دی کہ جانتے ہو کہ یہ کمائی کیسی تھی ابو بکر رضی نے کہا کیا ہے غلام نے کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں کسی شخص کو جھوٹ غیب
فی الجاھلیۃ وما احسن الا خدعتہ فلقینی فاعطانی لذلک فھذا
بتلائی تھی حالانکہ میں اچھی طرح نہیں جانتا تھا بس یہ وہ چیز ہے کہ کہانی
الذی اکلت منہ رواہ البخاری الخراج
کہنے کی اوسے اجرت دی پھر ابو بکر رضی نے اپنے منہ میں ہاتھ ڈالکر جو کچھ پیٹ میں تھا قے کر دیا بخاری نے خراج کو
وفی روایۃ کان لابی بکر غلام یخرج له الخراج وکان ابو بکر یاکل من خراجہ
اور ایک روایت میں ہے کہ ابو بکر رضی کا ایک غلام تھا جو خراج لاتا تھا ابو بکر رضی اوسکے خراج سے کھاتے تھے
فجاء بشیء یوما فاکل منہ ابو بکر ثم قال له ما کنا نحسن نکھن الا لانسان
پھر ایک دن کچھ لایا ابو بکر رضی نے اوسمیں سے کھایا پھر غلام سے کہا کہ ہم کہانت اچھی طرح نہیں جانتے تھے بس ایک شخص کو ہم نے دھوکہ دیا تھا
بجاھلیۃ فلقیہ فاعطانی فھذا الذی اکلت منہ فادخل ابو بکر یدہ فی فمہ فقاء کل شیء
جاہلیت میں پھر اوسکو ملے اور اوسنے مجھ کو بدلے اوسکے دیدیا یہ بس یہ وہ چیز ہے کہ کہانی
فی بطنہ رواہ البخاری الخراج
کے بدلے اوسنے دی تھی پھر ابو بکر رضی نے اپنے منہ میں ہاتھ ڈالکر جو کچھ پیٹ میں تھا قے کر دیا بخاری نے خراج کو
وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجمع
اور روایت ہے انس رضی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہ جمع کرے
المرء مسلم بین حلابی جزور ولا یاکل منھا حتی یغدو فیتصدق منھا رواہ
آدمی مسلمان دو دوہنی اونٹنی کے اور نہ کھاوے اوسمیں سے جب تک کہ صبح کو نہ جائے پس خیرات کرے اوسمیں سے روایت کی یہ

لِلْعَبْدِ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ

واسطے غلام کے اور روایت ہے نافع سے کہ عمر بن خطاب رضہ نے پہلے مہاجروں

الْاَوَّلِيْنَ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفَرَضَ لِابْنِهٖ ثَلٰثَةَ اٰلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ فَقِيْلَ لَهٗ

کے واسطے چار چار ہزار وظیفہ مقرر کر دیا تھا اور اپنے بیٹے کیلئے ساڑھے تین ہزار مقرر کیا تھا اور اوسکو کسی نے کہا کہ

هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا هَاجَرَ بِهٖ اَبُوْهُ يَقُوْلُ لَيْسَ هُوَ

یہ بھی مہاجرین میں سے ہے تو نے اسکو کیوں کم دیا۔ عمر نے کہا کہ اوسنے باپ کیساتھ ہجرت کی ہے جنہوں نے خود اللہ کیواسطے ہجرت

كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ الصَّحَابِيِّ

کی ہے اوسکے برابر نہیں ہو سکتا۔ اس روایت کو بخاری نے۔ عطیہ بن عروہ سعدی صحابی سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ

روایت ہے کہا کہ رسول اللہ سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ متقیوں کے درجہ کو

يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَاْسٌ رَوَاهُ

نہیں پہونچ سکتا یہانتک کہ چھوڑ دے اسی چیز کو کہ نہیں قباحت اوسمیں اوسکے بچنے اوس چیز کے کہ اوسمیں قباحت ہو روایت کی ترمذی

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اور کہا حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ الْتَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ فِيْ اِسْتِحْبَابِ الْعُزْلَةِ عِنْدَ

باب اوگنہترواں زمانہ اور لوگوں کے

فَسَادِ النَّاسِ وَالزَّمَانِ اَوِ الْخَوْفِ مِنْ فِتْنَةٍ فِي الدِّيْنِ وَوُقُوْعٍ فِيْ حَرَامٍ

خراب ہونیکے وقت اور دین میں فتنہ ہونیکے خوف سے اور حرام اور شبہات میں واقع ہونیکے خوف سے اور

وَشُبُهَاتٍ وَنَحْوِهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِنْهُ نَذِيْرٌ

اسکے مانند کے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے پس تم بھاگو اللہ کی طرف بیشک میں تم کو اوس سے ظاہر ڈر سنانیوالا ہوں اور

مُبِيْنٌ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

سعد بن ابی وقاص رضہ سے کہا میں نے رسول اللہ صلعم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگار مالدار گمنام بندے کو روایت کی یہ مسلم نے

اَلْمُرَادُ بِالْغَنِيِّ غِنَى النَّفْسِ كَمَا سَبَقَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

مراد غنی سے غنی نفس ہے جیسا کہ گذرا حدیث صحیح میں اور روایت ہے ابو سعید

الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رجل ای الناس افضل یا رسول اللہ قال

خدری رضی سے کہا کہ ایک نے کہا یا رسول اللہ کون آدمی افضل ہے آپ نے فرمایا

مؤمن یجاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ قال ثم من قال ثم رجل معتزل

جو اللہ تم کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے اوس شخص نے کہا پھر کون افضل ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جو کسی پہاڑ کے

فی شعب من الشعاب یعبد ربہ وفی روایۃ یتقی اللہ ویدع الناس من

درہ میں گوشہ نشین ہو کر اپنے رب کی عبادت کرے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے نفس کی شرارت سے

شرہ متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک

چھوڑ دے۔ متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ عنقریب ہے

ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ

کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہونگی جنکے پیچھے پھر یگا پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پانی برسنے کی جگہوں پر لیکر بھاگے گا

من الفتن رواہ البخاری وشعف الجبال اعلاھا وعن ابی ھریرۃ رضی

فتنوں کے سبب سے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ شعف الجبال پہاڑوں کی چوٹیاں اور ابو ہریرہ رضا سے روایت ہے

اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اللہ تم نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر سب نے بکری چرائی ہیں یا روں نے

فقال اصحابہ وانت قال نعم کنت ارعاھا علی قراریط لاھل مکۃ رواہ

کہا اوسکے صحابہ نے کہ یا رسول اللہ آپنے بھی چرائی ہیں آپنے فرمایا ہاں میں بھی مکہ کے لوگوں کی بکریاں کچھ قیراطوں پر چرایا کرتا تھا۔ روایت کی بخاری نے

البخاری وعنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من خیر معاش

اور اوسی سے روایت ہے کہ نقل کی اوسنے رسولخدا صلعم سے کہ فرمایا آپنے سب لوگوں کی زندگانی سے

الناس لھم رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما

اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اوسکی پیٹھ پر جب کسی شور یا گھبراہٹ

سمع ھیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی القتل والموت مظانہ او رجل فی

سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا ہے یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو بکریاں لے کر

غنیمۃ فی رأس شعفۃ من ھذہ الشعف او بطن واد من ھذہ الاودیۃ یقیم

کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں یا انہیں نالوں میں سے رہتا ہے نماز کو قائم رکھتا ہے

الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر رواہ

اور زکوۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں سے نیک [illegible] بھلائی کے نقل کی یہ

مُسلِمٌ يَطِيرُ اَي يُسرِعُ وَمَتنُهُ ظَهرُهُ وَالهَيعَةُ الصَّوتُ لِلحَربِ وَالفَزعَةِ نَحوُهُ

مسلم نے یطیر یعنے جلدی کرتا ہے اور متنہ یعنے پشت اسکی اور ہیعۃ لڑائی کی آواز اور فزعہ مانند اسکے ہے

وَمَظَانُّ الشَّيءِ المَوَاضِعُ الَّتِي يُظَنُّ وُجُودُهُ فِيهَا وَالغَنِيمَةُ بِضَمِّ الغَينِ تَصغِيرُ

اور مظان الشئی وہ جگہیں ہیں جو گمان کیا جاتا ہے وجود اس چیز کا انمیں اور غنیمۃ ساتھ ضمہ غین کے تصغیر

الغَنَمِ وَالشَّفعَةُ بِفَتحِ الشِّينِ وَالعَينِ وَهِيَ اَعلَى الجَبَلِ

غنم کی ہے اور شفعۃ ساتھ فتح شین اور عین کے اور وہ پہاڑ کی چوٹی ہے

اَلبَابُ السَّبعُونَ فِي فَضلِ الاِختِلَاطِ بِالنَّاسِ وَحُضُورِ

باب ستر ہوان لوگوں سے اختلاط وملاپ رکھنے اور انکے ساتھ

جُمَعِهِم وَجَمَاعَاتِهِم وَمَشَاهِدِ الخَيرِ وَمَجَالِسِ الذِّكرِ مَعَهُم وَعِيَادَةِ مَرضَاهُم

جمعہ اور جماعتوں اور مشاہد خیر اور مجالس ذکر میں شامل ہونے اور بیماروں کی

وَحُضُورِ جَنَائِزِهِم وَمُوَاسَاةِ مُحتَاجِهِم وَاِرشَادِ جَاهِلِهِم وَغَيرِ ذَلِكَ

عیادت کرنی اور جنازوں پر حاضر ہونے اور محتاجوں کی حاجت روائی اور جاہلوں کی رہنمائی وغیرہا اور

مِن مَصَالِحِهِم مَن قَدَرَ عَلَى الاَمرِ بِالمَعرُوفِ وَالنَّهيِ عَنِ المُنكَرِ وَقَمعِ

مصالحمیں اشتغال کرنیکے جان میں یہ اوس شخص کیلئے ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پہ قدرت رکھتا ہو اور اپنے

نَفسِهِ عَنِ الاِيذَاءِ وَصَبَرَ عَلَى الاَذَى اِعلَم اَنَّ الاِختِلَاطَ بِالنَّاسِ عَلَى

نفس کو انکی ایذا رسانی سے متاذی نہونے دے اور انکے ایذا پر صبر کرے تو جان لے کہ اس وجہ سے جو بیٹھنے

لِوَجهِ الَّذِي ذَكَرتُهُ هُوَ المُختَارُ الَّذِي كَانَ عَلَيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ

ذکر کی ہے لوگوں میں میل جول رکھنا وہ طریق ہے جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ وَسَائِرِ الاَنبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيهِم وَكَذَلِكَ الخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ

اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو مختار وپسند تھا اور خلفاء راشدین

وَمَن بَعدَهُم مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَمَن بَعدَهُم مِن عُلَمَاءِ المُسلِمِينَ وَ

اور انکے بعد صحابہ اور تابعین وبعد ہم علماء مسلمانوں اور

اَخيَارِهِم وَهُوَ مَذهَبُ اَكثَرِ التَّابِعِينَ وَمَن بَعدَهُم وَبِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ

پرہیزگاروں کا ایسا ہی طریق تھا اور اکثر تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب تھا اور شافعی رح اور

اَحمَدُ وَاَكثَرُ الفُقَهَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم اَجمَعِينَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى تَعَاوَنُوا عَلَى

احمد رح اور اکثر فقہا کا یہی قول ہے فرمایا اللہ تعالے نے نیکی اور

الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَالْآيَاتُ فِي مَعْنٰى مَا ذَكَرْتُهُ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ

پرہیزگاری پر تم ایک دوسرے کی اعانت و مدد کرو اور اس مضمون کی آیتیں بہت ہیں

الْبَابُ الْحَادِي وَالسَّبْعُونَ فِي التَّوَاضُعِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ

اکہترواں باب تواضع کرنے اور مومنوں کے لئے بازو جھکا دینے

لِلْمُؤْمِنِينَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

کے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اپنے بازو نیچے رکھ اپنے واسطے جو تیرے ساتھ ہو لیے ایمان والے

وَقَالَ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ

اور فرمایا ہے اے ایمان والو جو کوئی تم میں پھرے گا دین اپنے سے تو

يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ

اللہ لے آوے گا لوگ کہ وہ ان کو چاہتا ہے اور وہ اس کو چاہتے ہیں نرم دل ہیں مسلمانوں پر زبردست ہیں کافروں پر

وَقَالَ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا

اور فرمایا ہے اے آدمیو ہم نے تم کو پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت سے اور رکھیں تمہاری ذاتیں

وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى فَلَا تُزَكُّوا

اور قبیلے تاکہ پہچان ہو۔ بیشک عزت اللہ کی یہاں اسکی ہے جو بڑا پرہیزگار ہے۔ اور فرمایا سو مت بولو اپنی ستھرائیاں

أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَنَادٰى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا

وہ بہتر جانتا ہے اوسے جو پرہیزگار ہے۔ اور فرمایا اوپر بلند جگہ کے رہنے والوں نے اور لوگوں کو

يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ أَهٰؤُلَاءِ

کہ اوسکو پہچانتے ہیں نشان سے بولے کیا کام آیا تم کو تمہارا اکٹھا کرنا اور جو تم تکبر کرتے تھے اب یہ وہی ہیں

الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا

کہ تم قسمیں کھاتے تھے نہ پہنچے گا انکو اللہ کچھ مہر چلے جاؤ جنت میں نہ ڈر ہے تم پر اور نہ

أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

تم غم کھاؤ اور عیاض بن حمار سے روایت ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى

اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع کرو اور کوئی

أَحَدٍ وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ وَأَنْ لَا يَسْتَطِيلَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ

اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے اور کوئی

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور بندہ کے

اللّٰہُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَ

اپنے جس معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتے ہے اور کوئی آدمی بھی تواضع نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرتا ہے روایت کیا اس کو مسلم نے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ رَاَی عَلٰی صِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ وَقَالَ کَانَ النَّبِیُّ

اور روایت ہے انس رضی سے کہ وہ لڑکوں پر گذرا انہوں نے اور آنے اور السلام علیکم کہا اور بیان کیا کہ نبی صلعم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْہُ قَالَ کَانَتِ الْاَمَۃُ مِنْ اِمَاءِ الْمَدِیْنَۃِ

اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ متفق علیہ اور انس سے روایت ہے۔ مدینہ کی کنیزوں میں سے کوئی

تَاْخُذُ بِیَدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِہٖ حَیْثُ شَاءَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

نبی صلعم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی تھی کام کرنے کے لئے لے جاتی تھی۔ روایت کی یہ بخاری نے اور

وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مَا کَانَ یَصْنَعُ

روایت ہے اسود بن یزید سے کہ میں نے عائشہ رضہ سے پوچھا

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَتْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِہْنَۃِ اَہْلِہٖ یَعْنِیْ

کہ نبی صلعم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے عائشہ رضہ نے کہا اپنے گھر والوں کے کام کاج کیا کرتے تھے

خِدْمَۃَ اَہْلِہٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ

یعنی نماز حاضر ہوتی تو نماز کو تشریف لیجاتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے اور

اَبِیْ رَافِعٍ تَمِیْمِ بْنِ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَنَبَّہْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

ابو رافع تمیم بن اسید رضہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلعم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ یَخْطُبُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَجُلٌ غَرِیْبٌ جَاءَ یَسْاَلُ

علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ اس وقت خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ آدمی پردیس کا ہے

عَنْ دِیْنِہٖ لَا یَدْرِیْ مَا دِیْنُہٗ فَاَقْبَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اپنے دین کا پوچھنے آیا ہے دین کا حال نہیں جانتا کہ دین کیا ہے آپ خطبہ چھوڑ کر میری طرف

وَتَرَکَ خُطْبَتَہٗ حَتّٰی اِنْتَہٰی اِلَیَّ فَاُتِیَ بِکُرْسِیٍّ فَقَعَدَ عَلَیْہِ وَجَعَلَ یُعَلِّمُنِیْ مِمَّا

متوجہ ہوئے اور میرے پاس آکر میرے واسطے حکم کیا کرسی آپ کے واسطے لائی گئی آپ اوپر جلوس فرما ہوئے اور سکھانے لگے مجھ کو جس سے

عَلَّمَہُ اللّٰہُ ثُمَّ اَتٰی خُطْبَتَہٗ فَاَتَمَّ آخِرَہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

جو سکھا دیا تھا اللہ نے پھر آئے اپنے خطبہ کو پورا کیا آخر اس کو۔ اور روایت ہے انس رضہ سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ

کہ رسول اللہ صلعم جب کھانا کھاتا کھایا کرتے تو اپنی تین انگلی چاٹ لیا کرتے

قَالَ وَقَالَ وَاِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا

اور فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اوس سے الائیش خاک وغیرہ دور کر کے کھا لیا کرے اور

يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ وَاَمَرَ اَنْ تُسْلَتَ الْقَصْعَةُ قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ

وہ لقمہ شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور فرمایا کرتے کہ پیالہ خوب صاف کیا جایا کرے کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کونسے طعام میں

الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

برکت ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا نہیں

سَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ قَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ

بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ چرائی ہیں بکریاں وہ کہا اصحابوں نے اور آپ نے بھی چرائی ہیں فرمایا کہ ہاں تھا میں

اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

چراتا اوپر اجرت پندرہ قیراط کے واسطے اہل مکہ کے۔ نقل کی یہ بخاری نے اور اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ اَوْ ذِرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ

فرمایا کہ اگر میں دعوت میں بکری کے دست یا پچھ کیطرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کروں اور اگر بکری کا ہاتھ یا پاؤں کا

كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ نَاقَةُ

مجھ کو تحفہ دیا جائے تو قبول کروں۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ وَلَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ

رسول اللہ صلعم کی اونٹنی جسکا نام عضباء تھا اوس سے کوئی بڑھ نہیں سکتا تھا ایک اعرابی دوسالہ بوتہ پر آیا

اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

اور اوس سے مسابقت کی اوسکا بوتہ جو گیا یہ امر مومنوں پر شاق گذرا یہانتک کہ آپ پر ظاہر ہو گیا کہ مومنوں نے اس امر کو برا مانا ہے

فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اوسوقت آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ نہیں بڑھتی کوئی شے دنیا میں مگر اللہ تعالیٰ اوسکو پست کر دیتا ہے روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالسَّبْعُوْنَ فِيْ تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ وَالْاِعْجَابِ

بہتر واں باب تکبر اور خود بینی کے حرام ہونے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ گھر جو عقبیٰ کا ہے کہ ہم کرتے ہیں اوسکو جو نہیں چاہتے بڑا بننا

الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَقَالَ تَعَالَىٰ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ

ملک میں اور نہ بگاڑ کرتا اور آخر بھلائی ہے پرہیزگاروں کی اور فرمایا ہے اور اپنے گال نہ پھلا لوگوں کی طرف

لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَمَعْنَىٰ لَا

اور مت چل زمین پر اترا تا بیشک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترا تا بڑائیاں کرتا ۔ اور معنے لا تصعر

تُصَعِّرْ خَدَّكَ أَيْ لَا تُمِيلْهُ وَتُعْرِضُ بِهِ عَنِ النَّاسِ تَكَبُّرًا عَلَيْهِمْ وَالْمَرَحُ التَّبَخْتُرُ

خدک کا یہ کہ مت پھیر اوپر اور نہ اعراض کر لوگوں سے بسبب تکبر کے اوپر اور مرح اترانا ہے اور

وَقَالَ تَعَالَىٰ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ

فرمایا قارون جو تھا قوم سے موسیٰ کی سو نہا سو اسکی قوم سے پھر شرارت کرنے لگا اوپر انکے اور دیئے تھے اوسکو خزانے

مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ

اتنے کہ اسکی کنجیوں سے اٹھنے کی مرد زور اور جب کہا اوسکی قوم نے اترا مت

اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ۝ إِلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ الْآيَاتِ

اللہ کو نہیں بھاتے اترانے والے تک فخسفنا بہ و بدارہ الارض تک الآیات

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ

فرمایا کہ وہ شخص بہشت میں داخل نہ ہوگا جسکے دل میں ایک ذرہ کی مقدار بھی تکبر ہو ایک آدمی نے عرض کی

إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ

کہ بعضے ہر شخص دوست رکھتا ہے یہ کہ ہو کپڑا اوسکا اچھا اور پاپوش اوسکی اچھی اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے

يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بَطَرُ الْحَقِّ دَفْعُهُ

جمال کو دوست رکھتا ہے کبر سچ کو رد کرنے اور لوگوں کو حقیر اور ذلیل جاننے کا نام ہے روایت کی اسکو مسلم نے بطر الحق یعنی رد کرنا

وَرَدُّهُ عَلَى قَائِلِهِ وَغَمْطُ النَّاسِ احْتِقَارُهُمْ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ

اور رد کرنا اسکا کہنے والے اسکے پر اور غمط الناس حقیر جاننا انکا ہے اور سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ

کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بری بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا اوسکو فرمایا

كُلْ بِيَمِينِكَ فَقَالَ لَا أَسْتَطِيعُ فَقَالَ لَا اسْتَطَعْتَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ

داہنے ہاتھ سے کھا اوسنے کہا میں اسکی طاقت نہیں رکھتا فرمایا اللہ کرے تجھ کو طاقت نہ ہو جو کبر سے اوٹھا رہا تھا اوسنے پھر نہ اوٹھایا

قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کہا پس اس نے اس کو اپنے منہ تک نہیں اٹھایا اور روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے حارثہ بن وہب رضہ سے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ

کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلعم فرماتے تھے آن تم کو بتلاؤں دوزخی لوگ جو

كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ فِي بَابِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِينَ

اکھڑ موٹا حرام خور کبر کرنیوالا ہے متفق علیہ وغیرہ اس کی شرح باب ۳۲ میں گذر چکی ہے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضہ سے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ فِيَّ الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ

کہ بہشت اور دوزخ باہم جھگڑے پڑے دوزخ نے کہا مجھ میں گردن کش اور مغرور لوگ ہیں گے

وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فِيَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَمَسَاكِينُهُمْ فَقَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّكِ الْجَنَّةُ

اور بہشت نے کہا مجھ میں ضعیف اور مسکین لوگ ہونگے اللہ تعالیٰ نے ان میں فیصلہ فرمایا بہشت کو فرمایا کہ تو

رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَإِنَّكِ النَّارُ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّيكُمَا

میری رحمت ہے جس پر چاہونگا تیرے سبب رحمت کرونگا اور دوزخ کو فرمایا تو میرا عذاب ہے جس پر چاہونگا تیرے سبب عذاب کرونگا اور تم دونوں کو

عَلَيَّ مِلْؤُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

بھرنا میرے ذمہ ہے حدیث کی یہ مسلم نے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا مُتَّفَقٌ

صلعم نے فرمایا کہ قیامت کو اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہ کریگا جو اپنے ازار کو غرور سے لٹکائے کھینچتا جاتا ہے وغیرہ متفق

عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ

علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے اللہ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَ

قیامت کو نہ کلام کریگا اور نہ انکو گناہوں سے پاک کریگا اور نہ انکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور انکو سخت مار ہوگی ایک بوڑھا جو زنا کرتا

مَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا متکبر فقیر روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِزُّ إِزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي فَقَدْ عَذَّبْتُهُ

عزت تہبند اللہ کا ہے اور بڑائی چادر اسکی پس جو شخص کہ جھگڑے مجھ سے اس میں تحقیق عذاب کروں گا میں اوسکو

رواہ مسلم وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی

روایت کی اس کو مسلم نے، اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس حالت میں کہ ایک مرد

فی حلۃ تعجبہ نفسہ مرجل راسہ یختال فی مشیتہ اذ خسف اللہ بہ فھو

اپنے پانو تک لٹکتی ہوئی پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ کر پھولتا ہوا چلا جاتا تھا کہ ناگاہ خدا نے اس کو زمین میں دھنسا دیا سو وہ

یتجلجل فی الارض الی یوم القیمۃ متفق علیہ رجل راسہ ای مشطہ

قیامت تک زمین کے اندر گڑتا ہوا چلا جاوے گا متفق علیہ۔ مرجل راسہ یعنی کنگھی کیے ہوئے سر اپنا بنجاول

یتجلجل بالجیم من الجوص ویثبل وعن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

سانچے دے جیسا رنگ پہنے دھنستا ہے اور اترتا ہے اور سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الرجل یذھب بنفسہ حتی

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ آدمی ہمیشہ اپنے نفس کو اونچا کرتا چلا جاتا ہے تاکہ انجام کو

یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابھم رواہ الترمذی وقال حدیث

جبارین میں لکھا جاتا ہے وے پس پہنچتی ہے اوسکو وہ چیز کہ پہنچی اوسکو، روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن یذھب بنفسہ ای یرتفع ویتکبر

حسن ہے مذہب نفسہ یعنے بلندی اور بڑائی کرتا ہے

الباب الثالث والسبعون فی حسن الخلق

باب تہتر واں خوش خلقی کے بیان میں

قال اللہ تعالی وانک لعلی خلق عظیم وقال اللہ تعالی والکاظمین

فرمایا اللہ تعالی نے اور بیشک تو پیارا ہوا ہے برے خلق پر۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے اور

الغیظ والعافین عن الناس الآیۃ وعن انس رضی اللہ عنہ قال

دبا لیتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے نیکی والوں کو اور روایت ہے انس رضی سے کہا

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خلقا متفق علیہ

کہ رسول اللہ صلعم خلق میں سب لوگوں سے بہتر تھے متفق علیہ

وعنہ قال ما مسست دیباجا ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ

اور اسی سے روایت ہے کہ میں نے کسی ریشم اور دیبا کو ہاتھ نہیں لگایا کہ وہ رسول اللہ صلے

علیہ وسلم ولا شممت رائحۃ قط اطیب من رائحۃ رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم کی کف مبارک سے نرم ہو اور کوئی خوشبو میں نے نہیں سونگھی کہ وہ رسول اللہ صلے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ

علیہ وسلم کی جو سنیو سے زیادہ ہو اور میں نے دس برس رسول اللہ صلعم کی خدمت کی ہے اسے

لِي قَطُّ أُفٍّ قَالَ لِشَيْءٍ فَعَلْتُهُ لِمَ فَعَلْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَفْعَلْهُ هَلَّا فَعَلْتَ

مجھ کبھی اف تک نہیں کہا کہ اور اگر میں کوئی کام جو کرتا ہوتا کہ لیتا تو اسے کبھی نہیں کہا کہ تو نے کام کیوں کیا اور اگر میں کوئی کام نہ

كَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ أَهْدَيْتُ

یہ کیا۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے صعب بن جثامہ رضی اللہ سے کہا کہ میں نے

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى

کو ہدیہ رسول اللہ صلعم کے واسطے جنگلی گدھا بھیجا تھا اپنے تئیں کہ وہ مجھ کو واپس دیدے جب اپنے میرے چہرے میں

فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ النَّوَّاسِ

دیکھا تو فرمایا کہ تو جو ہدیہ ہمکو نہیں پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام کے باندھے ہوئے ہیں متفق علیہ۔ اور نواس بن

بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

سمعان رضہ سے روایت ہے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلعم سے

الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ

اور گناہ سے اسنے فرمایا نیکی اچھا برتاؤ لوگوں سے اور گناہ وہ جو پھرے سینہ میں تردد کرے اور تو بد جانے

أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

کہ مطلع ہو جاویں لوگ اسپر۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ فاحش تھے اور نہ متفحش تھے

وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

اور فرمایا کرتے تھے کہ تم میں وہ بہتر ہے جسکے اخلاق اچھے ہوں متفق علیہ۔ اور ابو الدرداء

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ

رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کی میزان

الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ

میں کوئی عمل خوش اخلاقی سے زیادہ بھاری نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ فحش بولنے والے سے بغض رکھتا ہے

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ الْبَذِيُّ هُوَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِالْفُحْشِ

روایت کیا یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ بذی وہ شخص ہے جو فحش کلام اور ردی باتیں

رَضِيَ الْحَكَمُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہتا ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سے سوال کیا گیا

وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَ

اکثر اوقات جس سے لوگوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا فرمایا اللہ کا ڈر اور خوش خلقی اور آپ سے سوال کیا گیا

سُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اکثر اوقات جس سے لوگوں کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا فرمایا منہ اور شرمگاہ اس روایت کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حسن صحیح ہے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مومنوں میں سے کامل

الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

ایمان والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں سے اچھا سلوک کریں اس روایت کو ترمذی نے

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حسن صحیح کہا ہے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ رَوَاهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مومن خوش خلقی سے روزہ دار قائم کا درجہ حاصل کرتا ہے اس روایت کی یہ

أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

ابوداؤد نے اور روایت ہے ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص باوجود حق پر ہونے کے لڑائی جھگڑے میں اوس کا ضامن ہوں جنت کے کنارہ میں اوس کو

مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ

اور جو شخص ہنسی کو بھی جھوٹ نہ بولے اگرچہ مزاح و خوش طبعی ہی کرے اوس کا ضامن ہوں بیچ میں بہشت کے اونچے درجوں میں بہترین درجہ میں

فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ

اور جو شخص اپنا خلق اچھا کرے اس کا ضامن ہوں اوپر کے درجہ میں بہشت کے اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ابوداؤد نے اسناد صحیح

الزَّعِيمُ الضَّامِنُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

زعیم ضامن ہے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

قَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا

فرمایا کہ تم میں سے بہتر تم میں وہ شخص ہے جو محبوب اور نزدیک ہونے کے لحاظ سے قیامت کے دن میرے نزدیک بیٹھنے کی جگہ میں بیٹھے جن کے اخلاق

مِنْ اَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدِكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ

دشمن ترین تمہاری طرف میرے اور دور ترین تمہارے مجھ سے بہت کلام کرنیوالے ہیں تکلف کرکے اور فراخی کو پہنچنے والے کلام میں بغیر احتیاط کے اور تحقیق

وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا

لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ہم ثرثار اور متشدق کو جانتے ہیں متفیہق کون ہیں آپ نے فرمایا

الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالثَّرْثَارُ

تکبر کرنیوالے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ثرثار بہت کلام

هُوَ كَثِيْرُ الْكَلَامِ تَكَلُّفًا وَالْمُتَشَدِّقُ الَّذِيْ يَتَطَاوَلُ عَلَى النَّاسِ بِكَلَامِهٖ وَيَتَكَلَّمُ بِمَلْءِ فِيْهِ

کرنیوالا اور متشدق وہ ہے جو بڑا کرنے والا لوگوں پر اور منہ بھر کر کلام کرنیوالا واسطے اظہار فصاحت

تَفَاصُحًا وَتَعْظِيْمًا لِكَلَامِهٖ وَالْمُتَفَيْهِقُ اَصْلُهٗ مِنَ الْفَهْقِ وَهُوَ الْاِمْتِلَاءُ وَهُوَ الَّذِيْ

اور تعظیم کلام اپنے کے اور متفیہق اصل فہق سے ہے اور وہ بھرنا ہے اور یہاں وہی مراد ہے جو اپنے

يَمْلَأُ فَمَهٗ بِالْكَلَامِ وَيَتَوَسَّعُ فِيْهِ وَيُغْرِبُ بِهٖ تَكَبُّرًا وَارْتِفَاعًا وَاِظْهَارًا لِلْفَضْلِ

منہ کو بھرتا ہے کلام کے ساتھ اور وادی کرتا ہے اپنے کلام میں اور عجیب نقلیں استعمال کرتا ہے بسبب تکبر اور واسطے بلندی کے اور واسطے ظاہر کرنے

عَلٰى غَيْرِهٖ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ فِيْ تَفْسِيْرِ حُسْنِ الْخُلُقِ

اور وہ غیر اور ترمذی نے عبداللہ بن مبارک سے حسن خلق کی تفسیر اس طرح نقل کی ہے عبداللہ رضی

قَالَ هُوَ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَكَفُّ الْاَذٰى

کہا کہ حسن خلق کشادہ روی کی ہے اور ایذا نہ دینا کو کہتے ہیں۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ فِي الْحِلْمِ وَالْاَنَاةِ وَالرِّفْقِ

باب چوہترواں حلم اور آہستگی اور نرمی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور روکنے والے ہیں غصہ کو اور معاف کرنے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے

الْمُحْسِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ

نیکی کرنیوالے اور فرمایا ہے تو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلوں سے

وَقَالَ تَعَالٰى وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا

اور فرمایا اور برابر نہیں نیکی برائی جواب میں تو کہہ اوس سے بہتر پھر جو

الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

تو دیکھے تو جس میں اور جس میں دشمنی ہے جیسے دوستدار ہے نہلے والا اور یہ بات ملتی ہے اونہیں کو جو صبر کرتے ہیں

وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ وَقَالَ تَعَالَى وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ

اور یہ بات نہیں ہے اسکو جسکی بڑی قسمت ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور البتہ جسنے صبر کیا اور معاف کیا بیشک یہ کام

عَزْمِ الْأُمُورِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ہمت کے ہیں اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ

اللہ علیہ وسلم نے اشج کو جو عبد القیس میں سے تھا فرمایا کہ تجھ میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنکو خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک تو قسمے کا بچاؤ دوسرے گردو

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت کی اسکو مسلم نے اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا أَنَّ

کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنیوالا ہے ہر کام میں رفق و نرمی کو دوست رکھتا ہے۔ متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ نبی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ

صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رفق کرنیوالا ہے رفق کو دوست رکھتا ہے اور رفق پر وہ ثواب و جزا عطا فرماتا ہے

مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ

کہ عنف و ایذا ہی وغیرہ پر نہیں عطا کرتا۔ روایت کی اسکو مسلم نے اور اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ

نے فرمایا کہ رفق جس شے میں ہوتا ہے اوسکو سنوار ہی دیتا ہے اور جس شے سے نکل جاتا ہے

إِلَّا شَانَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي

اوسکو عیب ہی کر دیتا ہے۔ روایت کی اسکو مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں

الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَقَعُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ

پیشاب کر دیا لوگ اوسے ایذا دینے کو اٹھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو

وَأَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ

اور اسکے بول پر ایک ڈول پانی کا بہا دو تم آسانی کرنے والے بھیجے گئے ہو

وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ السَّجْلُ بِفَتْحِ السِّينِ مُهْمَلَةً وَإِسْكَانِ الْجِيمِ وَهِيَ

تنگی کرنے کے لئے تم نہیں بھیجے گئے یہ روایت کی بخاری نے۔ سجل ساتھ فتح سین مہملہ اور اسکان جیم اور وہ بڑا ہوا

الدَّلْوُ الْمَمْتَلِئَةُ مَاءً وَلَا كَذَنُوبٍ لَا ذَنُوبٍ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

ڈول کو ہے پانی کا اور ذنوب بھرے ہوئے ڈول کو نہیں کہتے اور انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا متفق علیہ

صلعم نے فرمایا کہ لوگوں سے نرمی اور آسانی کرو اور گرانی مت کرو اور بشارت دو اور نفرت مت دلاؤ متفق علیہ

وعن جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ رضی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے

یقول من یحرم الرفق یحرم الخیر کلہ رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ رضی

کہ فرماتے تھے جو محروم رہا نرمی سے محروم کیا گیا وہ سب بھلائی سے۔ وجہ سے محروم کیا گیا روایت کی اس کو مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لا تغضب فردد

اللہ عنہ کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ آپ مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا غصہ مت کر پھر بار بار عرض کی اس نے یہی بات کہی بار بار

مرارا قال لا تغضب رواہ البخاری وعن ابی یعلی شداد بن اوس رضی اللہ

فرمایا غصہ مت کر۔ اس کی بہ بخاری نے اور ابو یعلی شداد بن اوس سے روایت ہے

عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھا فرض کیا ہے

فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحۃ ولیحد احدکم

سو جب قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو اور جب کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھا ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو

شفرتہ ولیرح ذبیحتہ رواہ مسلم وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ما

تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہنچائے جانور کو۔ رواہ مسلم نے یہ روایت کی اور عائشہ رضی سے روایت ہے کہ

خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرہما ما لم

رسول اللہ صلعم کو کام میں اختیار نہیں دیا گیا مگر آپ نے دونوں میں سے جو آسان ہوا اسی کو اختیار فرمایا جب تک

یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ صلی اللہ

کہ نہ ہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ تو ناہو سکے حضرت دور ترین لوگوں سے اور نہ انتقام لیا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم لنفسہ فی شیء قط الا ان تنتہک حرمۃ اللہ فینتقم للہ تعالیٰ متفق

علیہ وسلم نے اپنے نفس کیلئے کبھی برائی نہیں لیا مگر یہ کہ کوئی حرام کیا اللہ نے کوئی حرام کام تو انتقام لیتے تھے اللہ کے متفق

علیہ وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ اور ابن مسعود رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الا اخبرکم بمن یحرم علی النار او بمن تحرم علیہ النار تحرم علی کل قریب ہین لین

کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں وہ شخص جو دوزخ کی آگ پر حرام ہوا یا حرام ہوئی آگ اس شخص پر کہ حرام ہوا آگ اوپر ہر نزدیک سہل نرم

سَهْلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اور قوم کہو ہے، فلاں روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ فِي الْعَفْوِ وَالْاِعْرَاضِ وَالْاِغْمَاضِ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ

پچھتر ہوان باب جاہلوں سے اعراض اور چشم پوشی اور عفو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ

کریمکے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالے نے تو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر

الْجَاهِلِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ وَقَالَ تَعَالٰى وَلْيَعْفُوْا وَ

جاہلوں سے اور فرمایا اور خوبی سے در گذر کر اور فرمایا اور چاہیئے کہ معاف کریں اور

لْيَصْفَحُوْا أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ

درگذر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے اور فرمایا اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

چاہتہ ہے نیکی والوں کو اور فرمایا البتہ جسنے سہارا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہیں

وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ

اور آیات اس باب میں بہت اور معلوم ہیں اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ اوسنے

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پوچھا کہ آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے آپنے فرمایا

لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيْتُهُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ

بیشک میں نے تیری قوم سے اور بہت سخت تکلیف بھوگی اور فساد سے پائی جب پہاڑی گھاٹی میں اپنے آپ کو میں نے پیش کیا

نَفْسِيْ عَلٰى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ إِلٰى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ

آپکو ابن عبد یالیل بن کلال کے بیٹے نے کیا سو میں نے جو چاہا اوس نے میرا کہنا نہ مانا سو میں نے رنجیدہ ہو کر

وَأَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ

اپنی راہ لی تو میں پریشان میں نہ آیا مگر اوس مکان میں پہنچ کر جو کہ نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو

فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ناگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھ پر سایہ کر لیا سو میں نے دیکھا تو اوس میں جبرئیل ہے

فَنَادَانِيْ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ

اوسنے مجھے پکارا اور کہا کہ البتہ خدا تعالے نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور

بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ

خدا تعالیٰ نے میرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا ہے تاکہ تو کافروں کے حق میں اوس کو حکم کرے جو تیرا جی چاہے پھر مجھکو پہاڑوں کے داروغہ نے پکارا اور سلام کیا

عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ

پھر کہا اے محمد خدا تعالیٰ نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور

بَعَثَنِيْ رَبِّيْ اِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ فِيْمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ

خدا تعالیٰ نے مجھے آپکے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ مجھکو حکم کریں جو آپکا جی چاہے اگر آپ چاہیں تو میں کافروں پر اون دونوں پہاڑوں کو جنکے درمیان وہ ہیں ملا دوں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ

حضرت صلعم نے فرمایا نہیں بلکہ میں امیدوار ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کافروں کی پشت سے

يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْاَخْشَبَانِ الْجَبَلَانِ الْمُحِيطَانِ

وہ اولاد نکالے جو خدا واحد کی عبادت کرے اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراوے متفق علیہ اخشبان دو پہاڑ ہیں مکہ کو گھیر نیوالے

بِمَكَّةَ وَالْاَخْشَبُ هُوَ الْجَبَلُ الْغَلِيْظُ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اور اخشب بڑے پہاڑ کو کہتے ہیں۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسیکو نہیں مارا اور نہ کسی عورت کو اور نہ کسی خادم کو مگر یہ کہ فی سبیل اللہ جہاد کیا کرتے

وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ

اور آپکو کبھی کوئی سرنج نہیں پہونچائی گئی کہ پہونچانیوالے سے آپنے انتقام لیا ہو مگر اللہ تعالےٰ کے حرام کی اگر ہتک کیجاتی

فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ

تو رسول اللہ انتقام لیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت انس رضہ سے کہ میں

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ

رسول اللہ صلعم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپ پر ایک چادر نجرانی موٹے کنارہ والی تھی ایک اعرابی نے آپکی چادر پکڑ کر

فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً فَنَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ

آپکو سخت کھینچا میں نے دیکھا تو آپکی گردن مبارک میں

اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ

چادر کے کنارہ کا اثر اوس کے سخت کھینچنے سے ہوگیا تھا پھر آپکو کہنے لگا کہ اے محمد یہ اللہ کا مال جو تیرے پاس ہے اسمیں سے

عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

میرے لئے حکم کرائیے اوسکی طرف متبسم ہوکر دیکھا پھر اوسکو کچھ دلوانیکا حکم فرمادیا متفق علیہ ۲۰ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے

رضی اللہ عنہ قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من

کہا کہ گویا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلعم کو جب آپ ایک نبی کی حکایت کرتے ہے تھے کہ اوسکی قوم نے

الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم ضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح الدم

اوسکو مارا مارکر خون آلودہ کردیا وہ نبی صلعم اپنے چہرے سے خون پونچھتا تھا

عن وجھہ ویقول اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون متفق علیہ وعن

اور کہتا تھا کہ اے اللہ میری قوم کو بخشدے کہ یہ جانتے نہیں متفق علیہ اور

ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الشدید

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان

بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب متفق علیہ

وہ نہیں جسکا مقابلہ کوئی نہ کرسکے پہلوان مضبوط وہ ہے کہ غضب کے وقت اپنے نفس کو قابو کرسکے متفق علیہ

الباب السادس والستون فی احتمال الاذی

چھیسٹھواں باب ایذا کی برداشت کرنے کے بیان میں

قال اللہ تعالی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب

فرمایا اللہ تعالی نے اور وہ پی لیتے ہیں غصہ کو اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے

المحسنین وقال تعالی ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور وقال

نیکی والوں کو۔ اور فرمایا اور البتہ جسنے سہارا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہیں اور

فی الباب الاحادیث السابقۃ فی الباب قبلہ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ

اس باب میں احادیث ہیں جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہیں اور روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے

عنہ ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلھم ویقطعونی و

کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں میں اونسے ملاپ کرتا ہوں اور وہ مجھسے بریدہ اور کاٹتے ہیں اور

احسن الیھم ویسیئون الی واحلم عنھم ویجھلون علی فقال لئن کنت

میں اونسے احسان کرتا ہوں اور وہ مجھسے برائی کرتے ہیں میں اونسے درگذر کرتا ہوں اور وہ مجھسے جہالت کرتے ہیں تو یہی فرمایا اگر یہ تو

کما قلت فکانما تسفھم المل ولا یزال معک من اللہ ظھیر علیھم مادمت

نے کہا تو گویا تو اونکے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور جبتک تو ایسا رہیگا خدا کیطرف سے ہمیشہ تیرے ساتھ ایک مددگار رہیگا جو انکا مقابلہ کریگا

علی ذالک [illegible] باب [illegible]

[illegible]

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ فِی الْغَضَبِ اِذَا انْتُهِکَتْ حُرُمَاتُ

باب ستتر واں غضب کرنے میں جب ہتک کی جاوے حرمتوں

الشَّرْعِ وَالْاِنْتِصَارِ لِدِیْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ

شرع کی اور باب ہے بیچ بیان مدد کرنے دین اللہ کے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کوئی بڑائی رکھے اللہ کے ادب کی

اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَقَالَ تَعَالٰی اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ

سو وہ بہتر ہے اوسکو اپنے رب کے پاس۔ اور فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے

اَقْدَامَکُمْ وَفِی الصَّحِیْحَیْنِ حَدِیْثُ عَائِشَۃَ السَّابِقُ فِی بَابِ الْعَفْوِ وَعَنْ

قدم مضبوط رکھیگا۔ اور اس باب کے مضمون میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جو عفو کے باب میں گذری ہے۔ اور

اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ

روایت ہے ابو مسعود عقبہ بن عمرو بدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک مرد رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِّمَّا

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں صبح کی نماز سے واپس رہتا ہوں اس لئے کہ فلانا شخص جو ہے ہم کو نماز پڑھاتا ہے۔

یُطِیْلُ بِنَا فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِیْ مَوْعِظَۃٍ قَطُّ

تو نماز بہت بھی کرتا ہے ابو مسعود راوی ہے کہ میں نے نبی صلعم کو ایسا غضبناک کسی وعظ میں نہیں دیکھا

اَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ یَوْمَئِذٍ فَقَالَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ مِنْکُمْ مُنَفِّرِیْنَ فَاَیُّکُمْ

جیسا اوس روز آپ غضبناک ہوئے پھر آپنے فرمایا اے لوگو بعضے تم میں کو نفرت دلانے والے ہیں تم میں سے جو

اَمَّ النَّاسَ فَلْیُوْجِزْ فَاِنَّ مِنْ وَّرَآئِہِ الْکَبِیْرَ وَالصَّغِیْرَ وَذَا الْحَاجَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

لوگوں کی امامت کرایا کرے اوسکو چاہیے کہ نماز کو مختصر کیا کرے کہ اوسکے پیچھے بڑے اور چھوٹے اور حاجت والے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں متفق

وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ

اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلعم ایک سفر سے تشریف لائے

وَقَدْ سَتَرْتُ سَھْوَۃً بِقِرَامٍ فِیْہِ تَمَاثِیْلُ فَلَمَّا رَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اور میں نے صفہ کے دروازہ پر ایک پردہ تصویروں والا ڈال رکھا تھا جب رسول اللہ صلعم نے اوسکو دیکھا تو اوسکی تصویریں

وَسَلَّمَ ھَتَکَہٗ وَتَلَوَّنَ وَجْھُہٗ وَقَالَ یٰعَائِشَۃُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

مٹادیں صفا اور آپکے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا اور فرمایا اے عائشہ قیامت کے دن اون لوگوں کو جو مصور ہیں لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ہوگا

الَّذِیْنَ یُضَاھُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اَلسَّھْوَۃُ کَالصُّفَّۃِ تَکُوْنُ بَیْنَ یَدَیِ

جو پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کی مشابہت کیا چاہتے ہیں۔ متفق علیہ سہوۃ عائشہ صفہ کی ہوتی ہے سامنے

الْبَيْتِ وَالْقِرَامُ بِكَسْرِ الْقَافِ سِتْرٌ رَقِيقٌ وَهَتَكَهُ أَفْسَدَ الصُّوَرَ الَّتِي فِيهِ

گھر کے بنائی جاتی ہے اور قرام سے مراد کپڑا قاف کے پردہ ہے باریک۔ اور ہتک پھاڑنا بگاڑنا وہ صورتیں جو اسمیں تھیں اور

وَعَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک عورت مخزومیہ کی شان میں جسنے چوری کی تھی قریش کو بہت غم ہوا انہوں نے کہا

مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ

کہ اسکے بارہ میں رسول اللہ صلعم سے کون گفتگو کرے لوگوں نے کہا نہیں جرأت کرتا کہنے کی حضرت سے مگر اسامہ

ابْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ابن زید کہ چاہتے ہیں رسول خدا صلعم کے پس اسامہ نے بات میں اپنے کلام کی آپ نے فرمایا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ

کیا شفاعت کرتا ہے تو ایک حد سے حدوں اللہ کے اللہ کے درمیان سے پھر آپ کھڑے ہوکر خطبہ فرمایا

ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ

پھر ارشاد کیا کہ تحقیق ہلاک کئے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک کئے کہ جب اونمیں سے شریف چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے

تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ

اور جب کوئی ضعیف کمزور کم قدر آدمی چوری کرتا تو اوپر حد قائم کرتے بخدا قسم ہے اللہ کی قسم ہے اگر میری بیٹی فاطمہ

بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

چوری کرتی تو میں ضرور اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالتا متفق علیہ۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى

کہ نبی صلعم نے قبلہ کیطرف بلغم تھوک کھ پڑا ہوا دیکھا آپکو سخت ناگوار گذرا کہ آپنے چہرہ مبارک میں

رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ

اوسکا اثر دیکھا گیا آپنے کھڑے ہوکر اوسکو اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار سے مناجات

يُنَاجِي رَبَّهُ وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ

کرتا ہے اور اوسکا رب اوسکی اور قبلہ کے درمیان ہے پس تم میں سے کوئی قبلہ کیطرف نہ تھوکے

وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ

لیکن اپنے بائیں طرف یا اپنی قدم کے نیچے پھر آپنے اپنی چادر کا کنارہ پھر تھوکا اوسمیں پھر

بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْأَمْرُ بِالْبُصَاقِ فِي

چادر کے اطراف ایک دوسرے پر ملکر فرمایا کیا اسطرح کرلیا کرے۔ متفق علیہ۔ اور بائیں طرف

يُسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَهُوَ فِيمَا إِذَا كَانَ فِي غَيْرِ الْمَسْجِدِ وَأَمَّا فِي الْمَسْجِدِ

بائیں پاؤں کے نیچے ہو کہنے کا حکم اور مصورت ہیں ہے جب آدمی مسجد میں ہو اگر مسجد میں ہو تو نہ

فَلَا يَبْصُقُ إِلَّا فِي ثَوْبِهِ وَاللهُ أَعْلَمُ

تھوکے مگر اپنے کپڑے ہی میں تھوکے واللہ اعلم

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُونَ فِي أَمْرِ وُلَاةِ الْأُمُورِ بِالرِّفْقِ

باب اٹھتروان حکام کو امر کرنے کے بیان میں

بِرَعَايَاهُمْ وَنَصِيحَتِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالنَّهْيِ عَنْ غِشِّهِمْ وَالتَّشْدِيدِ

کو رعایا رعیت سے نرمی کرنے اور انکی بہتر خواہی اور ان پر شفقت کرنے میں اور ان کو دھوکا دینے اور کڑائی

عَلَيْهِمْ وَإِهْمَالِ مَصَالِحِهِمْ وَالْغَفْلَةِ عَنْهُمْ وَعَنْ حَوَائِجِهِمْ قَالَ اللهُ تَعَالَى

اور ان کے مصالح کی اہمال اور انکی حاجات سے غفلت کرنے سے نہی کرنے کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ

اور تو اپنے بازو بچھا دے ان کے لئے جو مومن تیرے تابع ہوئے ہیں اور فرمایا ہے اللہ حکم امر کرتا ہے

بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

عدالت اور احسان کرنے کا اور قرابتیوں کو دینے کا اور نہی کرتا ہے فحشا اور منکر اور

الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

بغی سے نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد کرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے سنا

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تم لوگوں میں ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے رعیت سے پوچھا جائیگا

فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ

بادشاہ سب پر حاکم ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور مرد حاکم ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور عورت اپنے

فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَاعِيَتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ

خاوند کے گھر کی حاکم ہے وہ بھی پوچھی جائیگی اور غلام اپنے مولی کے مال کا حاکم ہے اور پوچھا جائیگا

عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي يَعْلَى

رعیت سے اور ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے رعیت سے پوچھا جائیگا متفق علیہ اور روایت ابو یعلی

ابْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ

ابن یسار رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے

عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ

ایسا بندہ نہیں مرتا جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا ہو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہے مگر خدا نے اوپر بہشت کو

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

حرام کیا متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے پس اوسنے رعیت کی خیرخواہی نکی وہ بہشت کی بو تک نہ پاوے گا

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أُمُورَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کوئی ایسا حاکم نہیں جو مسلمانوں کی کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے اوسکے واسطے اور نہ اوسکی خیرخواہی کرے

لَهُمْ كَنَصِيحَتِهِ وَجَهْدِهِ لِنَفْسِهِ وَأَهْلِهِ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ

مگر وہ حاکم مسلمانوں کے ساتھ بہشت میں نہ داخل ہوگا۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَيْتِي هٰذَا اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي

میرے گھر میں بیٹھے فرماتے تھے اے اللہ جو شخص میری امت کے کسی کام کا متولی حاکم ہو کر

شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ

اون پر کڑا حاکم کرے تو اوسپر کڑا حاکم کر اور جو شخص میری امت کے کسی کام کا والی ہو کر اونسے نرمی کرے خداوندا تو اوس سے نرمی کر

بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت کی اسکو مسلم نے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست و حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر فوت یا تمام و سپرد پیغمبر اوسکا قائم مقام ہو جاتا کرتا تھا

وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ بَعْدِي خُلَفَاءُ فَيُكْثِرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بَيْعَةَ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ ثُمَّ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الَّذِي

اور میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے تو بہت ہونگے اصحاب نے عرض کی ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہیں فرمایا پہلے حاکم کی بیعت کو قرار پورا کرو پھر دوسرے کا حق ادا کرو اور تم اپنے حق خدا سے مانگو

لَكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ

مقرر اللہ تعالیٰ اونسے پوچھنے والا ہے اونکی رعیت کا حال متفق علیہ۔ اور روایت ہے عائذ بن عمرو رضی اللہ

عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

عنہ سے کہ وہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد پر پس کہا اے بیٹے تحقیق میں نے سنا رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق بدترین حاکم وہ ہیں جو ظلم کرنیں پس تجھ اس سے کہ ہو وے تو انمیں سے متفق علیہ

وعن ابی مریم الازدی رضی اللہ عنہ انہ قال لمعویۃ رضی اللہ عنہ

اور روایت ہے ابو مریم ازدی رضؓ سے کہا اوسنے معاویہ رضؓ کو کہ

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ولاہ اللہ شیئا من امورھا

کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کاموں میں سے کسی کام کا والی کرے

المسلمین فاحتجب دون حاجتھم وخلتھم وفقرھم احتجب اللہ دون حاجتہ

پس پردہ میں رہا نہ دور کرے حاجت اور مطلب اوسکے کہ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوسکی حاجتمندی اور افلاس کی خبر گیری نہ کرے گا

وخلتہ وفقرہ یوم القیمۃ فجعل معویۃ رجلا علی حوائج الناس رواہ ابوداود

پس معاویہؓ نے بہیسکر ایک آدمی کو لوگوں کی حاجت روائی پر مقرر کر دیا۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے

والترمذی

باب ادنا سی حاکم عادل کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الآیۃ وقال تعالیٰ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ تم عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے الآیۃ اور فرمایا

واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن

اور عدالت کرو اللہ عدالت کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلھم اللہ تعالیٰ فی ظلہ یوم لا ظل

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جسدن اوسکے سوا کہیں

الا ظلہ امام عادل وشاب نشا فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق با

سایہ نہ ہوگا۔ ایک بادشاہ عادل دوسرا جوان جسنے جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہوئی تیسرا وہ آدمی جسکا دل مسجد سے لگا ہو

لمساجد ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امراۃ

پھر دو وہ آدمی جو آپس میں للہ محبت رکھتے ہوں اسی پر جمع ہوں اور اسی پر متفرق ہوں اور ایک وہ آدمی جسکو عورت دی عزت

ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا

حسن شکل اونے اوسکو طرف بلایا اوسنے کہدیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ پھر اوہ آدمی جو ایسا پوشیدہ صدقہ کرے کہ جو اوسکے

حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ متفق

بائیں ہاتھ کو خبر نہو رسا تواں وہ آدمی جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اوسکے دونو آنکھیں جاری ہو جائیں متفق علیہ

علیہ وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ

اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المقسطین عند اللہ علی منابر من نور الذین یعدلون

اللہ صلعم نے فرمایا کہ عدالت کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہونگے جو اپنے

فی حکمہم واھلیہم وما ولوا رواہ مسلم وعن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

حکم میں اور اپنے گھر والوں میں اور جسکے وہ حاکم ہیں عدالت کرنے ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور کہا روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ سے

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیار ائمتکم الذین تحبونہم

کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ تمہارے امیر وحاکم وہ بہتر لوگ جن سے تم پیار کرو

ویحبونکم وتصلون علیہم ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونہم

اور وہ تم سے پیار کریں اور تم انکے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں اور تمہارے وہ امیر برے ہیں جنسے تم بغض رکھو

ویبغضونکم وتلعنونہم ویلعنونکم قال قلنا یا رسول اللہ افلا ننابذہم

اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں کہا راوی نے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم انسے لڑائی نہ کریں

فقال لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ رواہ مسلم تصلون

آپنے فرمایا نہ جبتک وہ تم میں نماز قائم کریں نہ جبتک تم میں نماز قائم کریں۔ روایت کی یہ مسلم نے

علیہم یدعون لہم وعن عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ قال سمعت

علیہم یعنے تم دعا مانگو انکے لئے اور روایت ہے عیاض بن حمار سے کہا سنا میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اھل الجنۃ ثلثۃ ذو سلطان مقسط

رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہیں ایک تو حاکم عادل

موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربیٰ ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال رواہ مسلم

توفیق دیا گیا بھلائیوں کی اور دوسرا شخص مہربان نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر اور تیسرا بچنے والا پاکیزہ والا عیال والا روایت کی

الباب الثمانون فی وجوب طاعۃ ولاۃ الامور فی غیر معصیۃ

باب اسی غیر معصیت میں حاکموں کی اطاعت کرنے کی وجوب

وتحریم طاعتہم فی المعصیۃ قال اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا

اور معصیت میں انکی اطاعت کرنیکی حرمت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اطاعت کرو اللہ تم کی اور

الرسول واولی الامر منکم وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی

اطاعت کرو رسول کی اور اپنے حاکموں کی جو تم میں سے ہوں۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال علی المرء المسلم السمع والطاعۃ فیما احب وکرہ الا

صلعم نے فرمایا مسلمان پر سمع اور اطاعت واجب ہے اُن حکموں میں جنکو دوست رکھتا ہے اور جنکو ناگوار جانتا ہے مگر

أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

یہ کہ معصیت کا امر کیا جائے پس جب معصیت کا امر کیا جائے تو نہیں ہے سننا اور نہ اطاعت متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

کہا کہ جب ہم رسول اللہ صلعم سے سننے اور طاعت پر بیعت کیا کرتے تھے تو آپ

يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بھی فرماتے کہ اون حکموں میں جنکی تم طاقت رکھو۔ متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ

کہ آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ طاعت سے نکال لے قیامت کو اللہ سے ملے گا اسکے پاس کوئی حجت نہوگی اور جو شخص مر جائے

وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَمَنْ

اور اوسکی گردن میں بیعت نہو تو وہ جاہلیت کی موت مریگا متفق روایت کی ہے مسلم نے اور اوسی کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مرے

مَاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ فَإِنَّهُ يَمُوتُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً الْمِيتَةُ بِكَسْرِ الْمِيمِ

درحالیکہ جماعت سے مفارقت کرنیوالا ہو تو وہ جاہلیت کی موت مریگا متفق روایت کی ہے مسلم نے اور اوسی کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مرے میتہ ساتھ کسرہ میم کے ہے اور

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَ

انس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سننا مانو اور

أَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اطاعت کرو اگرچہ تمپر سردار ہووے کوئی حبشی غلام کہ سیاہ مثل ہے روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ

کہ تجھپر لازم ہے سننا امام کی بات اور اطاعت کرنا اپنی تنگی میں اور اپنی آسانی میں اور اپنی خوشی میں اور اپنے اوپر دوسرے کی تقدیم میں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضہ سے کہا ہم ایک سفر میں رسول اللہ کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ

صلعم کے ساتھ ایک جگہ اترے ہوئے تھے ہم میں سے کوئی اپنا خیمہ سنوار رہا تھا اور کوئی

يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تیر اندازی کی مشق کر رہا تھا اور کوئی اپنے چوپایہ جنگل میں چرا رہا تھا کہ ناگاہ رسول اللہ صلعم کی منادی نے ندا کی

الصلوٰۃ جامعۃ فاجتمعنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لم یکن
کہ نماز جمع کر دی جاوے پس جمع ہوئے ہم صرف رسول خدا صلعم کے پس فرمایا آپنے کہ بات کوئی ہے کہ کوئی
نبی قبلی الا کان حقا علیہ ان یدل امتہ علی خیر ما یعلمہ لہم وینذرہم
نبی مجھ سے پہلے نہوا مگر واجب تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو بھلا اسکے واسطے جو جانے اور ڈرا دیوے
شر ما یعلمہ لہم وان امتکم ہذہ جعل عافیتہا فی اولہا وسیصیب اخرہا بلاء
اوس سے جو اسکے حق میں برا جانے اور تمہاری اس امت کو شروع میں عافیت خدا نے نزدیک ٹھہرا دی ہے اور پچھلی امت کو بلا پہنچیگی
وامور تنکرونہا وتجی فتنۃ یرقق بعضہا بعضا وتجی الفتنۃ فیقول المؤمن ہذہ
اور ایسے کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد آویگا تو پتلا حال کر دیگا بعضے بعضے کا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا کہیگا ایما نمدار
مہلکتی ثم تنکشف وتجی الفتنۃ فیقول المؤمن ہذہ ہذہ فمن احب
کہ اب میری برباد ہی ہوئی ہے پھر وہ مشکل کہیگا دوسرے بعد یہ بیڑا فساد ہوگا تو ایمانمدار کہیگا ہی میری موت ہو تو بھی میری موت سوجو چاہے
ان یزحزح عن النار ویدخل الجنۃ فلتاتہ منیتہ وہو یؤمن باللہ و
کہ آپ کو دور ڈالے دوزخ سے اور بہشت میں جاوے تو چاہیئے اوسکی موت اوس حالت میں آوے کہ وہ خدا کا اور
الیوم الاخر ولیات الی الناس الذی یحب ان یؤتی الیہ ومن بایع
قیامت کا ایمانمدار کہتا ہو اور چاہیے کہ لوگونکے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہے ویسا ہی اگر کسی واسطے چاہا ہے اور جسنے کسی امام
امام فاعطاہ صفقۃ یدہ وثمرۃ قلبہ فلیطعہ ان استطاع فان جاء اخر
بیعت کی ہو سو اوسکے قول اور پھل دلسے اوسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیئے کہ اوسکی تابعداری کرے اگر اوسکی ذات سوبہم اگر دوسرا
ینازعہ فاضربوا عنق الاخر قال مسلم قولہ ینتضل ان یسابق بالرمی
اور پہلے امام کی سرداری میں بھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن اڑا دو راوی کہتا ہے مسلم نے قولہ انتضل یعنے تیراندازی کا مشق
بالنبل والنشاب والحشر بفتح الجیم والشین المعجمۃ بالزاء وہی الدواب
کرتے تھے اور بھگڑا ساتھ تیر اور حشر جیم اور شین معجمہ اور زاء کے ہے اور وہ جانور ہیں
التی ترعی وتبیت مکانہا وقولہ یرقق بعضہا بعضا ای یصیر بعضہا بعضا
جو چرتے ہیں اور رات کاٹتے ہیں جنگلوں میں اور قول بکارہ یرقق بعضہا بعضا یعنے کر دیتے ہیں بعض انکے بعض کو
رقیقا خفیفا لعظم ما بعضہ وقیل معناہ یشوق بعضہا
باریک اور خفیف بسبب بڑائی اس فتنہ کے جو بعد آنیوالا ہے پس دوسرا ہے کہ یک کردیتے ہیں اور بعض نے کہا کہ معنے اسکے ہیں کہ شوق
الی بعض بتشہیہ بعضہا وتسویلہا وقیل یشبہ بعضہا بعضا وکن فی ہنیدۃ
کرتے ہیں بعض انکے بعض کو ساتھ مشابہ کرنے اور خوش کرنے کے اور کہا گیا ہے کہ ملتے ہیں بعض انکے بعض کو ساتھ

وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ

وائل بن حجر رضؓ سے کہا کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم فقال يا نبي الله أرأيت إن قامت علينا أمراء يسألونا حقهم و

علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ آپ فرمائیے کہ اگر ہم پر ایسے لوگ امیر ہو جائیں کہ اپنا حق ہم سے طلب کریں اور

يمنعونا حقنا فما تأمرنا فأعرض عنه ثم سأله فقال رسول الله صلى الله

ہمارا حق ادا نہ کریں آپ ہمکو ان سے کیا سلوک کرنے کا حکم فرماتے ہیں آپ نے اوس سے اعراض فرمایا اور پھر جواب نہ دیا اور دوسری بار جو اسی سوال کیا پھر

عليه وسلم اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم رواه مسلم

وسلم نے فرمایا کہ اوسکا حکم سنو اور اطاعت کرو کہ ذمہ پر ہو گا جو اوسکے ذمہ لگایا گیا ہے اور تم پر ہے جو تمہارے ذمہ لگایا گیا ہے روایت کی اسکو مسلم نے

وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

اور عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم إنه ستكون بعدي أثرة وأمور تنكرونها قالوا يا رسول الله كيف

وسلم نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد تم پر غیروں کو تقدیم ہو گی اور ایسے کام ہونگے جو تم کو بُرے معلوم ہونگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ

تأمر من أدرك منا ذلك قال تؤدون الحق الذي عليكم وتسألون الله

کیا حکم کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو تم پر تمہارا حق ہے ادا کرو اور اپنا حق خدا سے طلب کرو

الذي لكم متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى

متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضؓ سے کہا فرمایا رسول خدا نے صلے اللہ علیہ وسلم نے

وسلم من أطاعني فقد أطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله ومن يطع

کہ جس نے میری فرمانبرداری کی تحقیق فرمانبرداری کی اوسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے اللہ کی اور جو جسنے فرمانبرداری کی

الأمير فقد أطاعني ومن يعص الأمير فقد عصاني متفق عليه وعن

امیر کی پس تحقیق فرمانبرداری کی اوسنے میری اور جسنے نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے میری رواہ متفق علیہ اور

ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كره

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص

من أميره شيئا فليصبر فإنه من خرج من السلطان شبرا فمات ميتة جاهلية

اپنے امیر سے کوئی بُری چیز دیکھے تو چاہیئے کہ صبر کرے اسلئے کہ جو شخص ایک بالشت بھر سلطان کی اطاعت سے نکل جائیگا وہ جاہلیت کے موت

متفق عليه وعن أبي بكرة رضي الله عنه قال لقد سمعت رسول الله صلى الله

متفق علیہ اور روایت ہے ابو بکرہ رضؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم یقول من اھان السلطان اھانہ اللہ رواہ الترمذی وقال حدیث
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص بادشاہ کی اہانت کرے اللہ تعالیٰ اسکی اہانت کریگا اس روایت کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے
حسن وفی الباب احادیث کثیرۃ فی الصحیح وقد سبق بعضھا فی ابواب
اور اس مضمون کی احادیث بہت ہیں بعضے احادیث پہلے ابواب میں گذر چکی ہیں۔

الباب الحادی والثمانون فی النھی عن سوال الامارۃ

باب اکاسی ۸۱ امارت کے سوال کرنے کی نہی میں

واختیار ترک الولایۃ اذا لم یتعین علیہ او تدع حاجۃ الیہ قال
اور جب ولایت پر متعین نہ ہو یا اسکے طرف حاجت نہ ہو تو ترک ولایت کو اختیار کرنے کے بیان میں
اللہ تعالیٰ تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا
اللہ تعالیٰ نے یہ گھر آخرت ہم اُن لوگوں کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں بلندی اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور
فسادا والعاقبۃ للمتقین وعن ابی سعید عبد الرحمن بن سمرۃ رضی
عاقبت پرہیزگاروں کیلئے ہے۔ اور روایت ہے ابو سعید عبد الرحمن بن سمرہ رضی سے
اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن بن سمرۃ
اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبد الرحمن بن سمرہ
لا تسال الامارۃ فانک ان اعطیتھا من غیر مسالۃ اعنت علیھا وان
تو امارت کا سوال مت کر کہ اگر تجھے بدون سوال کرنے کے ملے تو اس کام میں تیری اعانت کی جائیگی اور اگر تجھ سے
اعطیتھا عن مسالۃ وکلت الیھا واذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا
سوال کرنے سے ملے تو اسی موقف اسکے سپرد کیا جائیگا اور جب تو کوئی قسم کھا کر پھر سمجھے جس چیز پر قسم کھائی ہے اسکا غیر بہتر معلوم ہو
منھا فات الذی ھو خیر وکفر عن یمینک متفق علیہ وعن ابی ذر رضی اللہ
تو اس بہتر کام کو کرلے اور قسم کا کفارہ دیدے متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابو ذر رضی سے کہ رسول اللہ
عنہ قال قلت لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر انی اراک ضعیفا وانی احب
نے مجھے فرمایا اے ابو ذر میں تجھ کو ناتوان کمزور دیکھتا ہوں اور البتہ میں
لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم رواہ مسلم
چاہتا ہوں تیرے واسطے جو اپنے نفس کے واسطے چاہتا ہوں تو دو آدمیوں پر حاکم نہ ہو اور یتیم کے مال کا متولی و حاکم نہ ہو۔ اس کو مسلم نے
وعنہ قال قلت یا رسول اللہ الا تستعملہ فضرب بیدہ علی منکبی ثم
اور ابوذر سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھکو [illegible]

قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا

فرمایا اے ابوذر تو ناتوان اور ضعیف ہے اور حکومت نہ لی جائے بڑا درجہ حکومت کا ہے اس رسوائی اور شرمندگی کا سبب نہ کر اسکو بیس وہ جس نے حکومت

بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اسکا حق ادا کیا اور جو اس پر فرض تھا سو جو کچھ اس کا کیا اسکے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ عنقریب تم امارت پر حرص کرو گے اور قیامت کے دن یہ امارت اور حکومت ندامت

نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور پشیمانی کا سبب ہوگی روایت کی یہ بخاری نے

الْبَابُ الثَّانِي وَالثَّمَانُونَ فِي حَثِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِي

باب اسی بادشاہ اور قاضی

وَغَيْرِهِمَا مِنْ وُلَاةِ الْأُمُورِ عَلَى اتِّخَاذِ وُزَرَاءَ صَالِحِينَ وَتَجَنُّبِهِمْ مِنْ قُرَنَاءِ السُّوءِ

وغیرہما حاکموں کو نیک وزیر رکھنے پر اور بدصحبتوں سے اور انکی بات قبول کرنے سے

وَالْقَبُولِ مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا

اس کے بیان میں کہا اللہ تعالیٰ نے کہ دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائینگے مگر

الْمُتَّقِينَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

پرہیزگار اور ابوسعید اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بھیجا اللہ نے کوئی پیغمبر اور نہیں کیا کوئی خلیفہ مگر کہ اسکے

بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَ

واسطے دو قسم کے یار ہوتے ہیں ایک یار تو اسکو بھلائی کا حکم کرتا ہے اور

تَحُضُّهُ عَلَيْهِ فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اسکو رغبت دلاتا ہے اور جو بچا لیا اللہ نے اس کو وہ معصوم ہے یہ روایت کی بخاری نے اور عائشہ رضی سے روایت ہے

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب ارادہ کرتا ہے اللہ امیر

غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ رَوَاهُ

وہ سوا اوہ کرتا ہے تو اسکا وزیر برا مقرر کر دیتا ہے اگر وہ بھولتا ہے تو یاد نہیں دلاتا اور اگر اسکو یاد ہو تو اسکی اعانت و مدد نہیں کرتا۔ روایت

أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

کی ہے ابو داؤد نے اسناد جید سے مسلم کی شرط پر

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُونَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَوْلِيَةِ الْإِمَارَةِ

باب تیراسی ۸۳ ممانعت حکومت

وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْوِلَايَاتِ لِمَنْ سَأَلَهَا أَوْ حَرَصَ عَلَيْهَا فَعَرَضَ لَهَا

اور قضا کا سائل ہو یا اسکی حرص رکھتا ہو اسکو حکومت و قضا کا متولی کرنے سے نہی کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ میں اور دو آدمی میرے چچا کے بیٹوں میں سے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں

أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا

حاضر ہوئے ان دونوں میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ جن جنسوں پر خدا تعالیٰ نے آپکو

وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّي هٰذَا

متولی اور حاکم بنایا ہو ان میں سے بعض پر ہم کو امیر مقرر فرمائیے اور دوسرے نے ایسا ہی کہا آپنے فرمایا واللہ ہم ایسے آدمی کو عامل

الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ أَوْ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وامیر نہیں بناتے جو خود اسکا سائل ہو یا اسپر حرص رکھے۔ متفق علیہ

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُونَ فِي الْخَامِسِ وَالثَّمَانُونَ فِي الْأَدَبِ

باب چوراسی ۸۴ اور پچاسی ۸۵ ادب

وَالْحَيَاءِ وَفَضْلِهِ وَالْحَثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور حیا کے بیان میں اور اسکی فضیلت اور اسکی محمود عادت کرنے کے بیان میں ابن عمر رضہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ

کہ رسول اللہ صلعم ایک مرد انصاری پر گذرے اور وہ اپنے بھائی کو

فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ

حیا کی بابت نصیحت کر رہا تھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دے کہ حیا ایمان سے ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

متفق علیہ اور عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ الْحَيَاءُ

صلعم نے فرمایا کہ حیا سوائے خوبی کے کچھ نہیں لاتی متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حیا

خَيْرٌ كُلُّهُ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

ہر طرح کی بہتری ہے۔ یا فرمایا کہ حیا جس کل اسکا بہتر ہے اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً

صلعم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کچھ شاخیں ہیں اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی پس اسکا اور کچھ شاخوں میں سے افضل

فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ

کلمہ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور ان میں سب سے ادنی دکھ دینے والی چیز کو راہ سے دور کرنا ہے اور حیا

مِنَ الْإِيمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْبِضْعُ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَيَجُوزُ فَتْحُهَا وَهُوَ مِنَ الثَّلَاثَةِ

ایمان کی ایک شاخ ہے دلا متفق علیہ۔ بضع ساتھ کسرہ بار اور جائز ہے فتح اسکا اور وہ تین ہے

إِلَى الْعَشَرَةِ وَالشُّعْبَةُ الْقِطْعَةُ وَالْخَصْلَةُ وَالْإِمَاطَةُ الْإِزَالَةُ وَالْأَذَى مَا

دس تک ہے اور شعبہ ٹکڑا اور خصلت ہے اماطت ہٹا دینا اور اذی ہر جو

يُؤْذِي كَحَجَرٍ وَشَوْكٍ وَطِينٍ وَرَمَادٍ وَقَذَرٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

ایذا دہی ہو مانند پتھر اور کانٹے اور کیچڑ اور راکھ اور گندگی وغیرہ کے اور روایت ہے ابوسعید خدری

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ

رضؓ سے کہ رسول اللہ صلعم کنواری لڑکی جو اپنے پردہ میں ہوتی ہے اس سے بھی زیادہ

فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ

حیا والے تھے اور جب کسی بری چیز کو دیکھتے تھے تو ہم آپکے چہرہ سے پہچان جاتے کہ آپ نے دیکھا متفق علیہ ہے علماء نے کہا ہے

الْعُلَمَاءُ حَقِيقَةُ الْحَيَاءِ خُلُقٌ يَبْعَثُ عَلَى تَرْكِ الْقَبِيحِ وَيَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِيرِ فِي حَقِّ

حیا ایک خصلت ہے کہ آدمی کو برا کام چھوڑنے پر اطلاق ہے اور حقدار کے حق میں تقصیر کرنے سے منع کرتی ہے

ذِي الْحَقِّ وَرُوِّينَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْجُنَيْدِ قَالَ الْحَيَاءُ رُؤْيَةُ الْآلَاءِ وَرُؤْيَةُ

اور ابوالقاسم جنید سے مروی ہے کہ نعمتوں کے دیکھنے اور تقصیر کو دیکھنے سے

التَّقْصِيرِ فَيَتَوَلَّدُ بَيْنَهُمَا حَالَةٌ تُسَمَّى حَيَاءً وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

درمیان جو ایک حالت پیدا ہوتی ہے اسکا نام حیا ہے۔ اور اللہ ہی اچھا جاننے والا ہے

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّمَانُونَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ

باب چھیاسی ۸۶ زبان کی حفاظت کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور پورا کرو قرار کو بیشک قرار کی پوچھ ہے اور ابو سعید

نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ

خدری رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدتر

النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلٰی امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْهِ ثُمَّ

لوگوں میں سے مرتبہ میں وہ شخص ہوگا جو عورت کے نزدیک جائے اور عورت اسکے نزدیک جائے پھر

یَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ

عورت کا بھید لوگوں میں منتشر کرے، روایت کی اس کو مسلم نے اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جب عمر رضؓ کی

اللّٰہُ عَنْهُ حِیْنَ تَاَیَّمَتْ بِنْتُهٗ حَفْصَةُ قَالَ لَقِیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ

بیٹی حفصہ کا خاوند فوت ہوگیا تو عمر رضؓ نے عثمان رضؓ کو کہا

عَنْهُ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ

اگر تجھے خواہش ہے تو میں تجھ سے حفصہ کا نکاح کر دوں اوسنے کہا

قَالَ سَاَنْظُرُ فِیْ اَمْرِیْ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ لَقِیَنِیْ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ لَّا

میں سوچ کر جواب دونگا، عمر رضؓ نے کہا کچھ دن بعد مجھ سے اسکی ملاقات ہوئی تو اوسنے کہا میں اب نکاح کرنا نہیں چاہتا

اَتَزَوَّجَ یَوْمِیْ هٰذَا فَلَقِیْتُ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ

پھر میں نے ابوبکر صدیق رضؓ سے کہا اگر تجھے خواہش ہے تو حفصہ کا نکاح تجھ سے کر دوں

حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیَّ شَیْئًا فَكُنْتُ عَلَیْهِ وَجَدَ مِنِّیْ

ابوبکر چپ رہا اور مجھے کچھ جواب نہ دیا، مجھے عثمان پر اسسے غصہ

عَلٰی عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ خَطَبَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِیَّاهُ

نہیں آیا تھا جیسا ابوبکر رضؓ پر آیا میں کچھ خاموش رہا کہ رسول اللہ صلعم نے حفصہ سے نکاح کرنیکا پیغام کیا یعنی آپنے اسکا نکاح کرا دیا ہم

فَلَقِیَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَیَّ حِیْنَ عَرَضْتَ عَلَیَّ حَفْصَةَ فَلَمْ

ابوبکر سے مجھے ملا اور کہا شاید تو مجھ پر غصہ ہوا ہوگا جب تو نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا تھا۔

اَرْجِعْ اِلَیْكَ شَیْئًا فَمَا عَرَضْتَ عَلَیَّ اِلَّا اَنِّیْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلعم حفصہ کا ذکر کرتے تھے اور میں آپکا راز

ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِیَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَبِلْتُهَا رَوَاهُ

افشا کرنا نہیں چاہتا تھا اور اگر نبی علیہ السلام اس سے نکاح نہ کرتے تو ضرور میں قبول کر لیتا۔ روایت کی یہ بخاری نے

تَأَيَّمْتُ أَيْ صِرْتُ بِلَا زَوْجٍ وَكَانَ زَوْجُهَا تُوُفِّيَ وَجَدَتْ غَضِبَتْ

تایمت یعنے بیوہ ہوگئی اور اسکا خاوند فوت ہوگیا تھا اور وجدت یعنے غصہ ہوا تو

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت عائشہ رضہ سے ہے کہا کہ نبی صلعم کی ازواج آپکے پاس

عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَمْشِي مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ

حاضر تھیں کہ فاطمہ رضہ تشریف لائیں اور فاطمہ رضہ کی چال رسول اللہ صلعم کی چال سے خطا نہیں کرتی تھی وہ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا وَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ

جب آپنے اسکو دیکھا تو آپ خوش ہوئے اور مرحبا کہکر آپنی

أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى

داہنی یا بائیں جانب بٹھلایا اور اس سے سرگوشی کی پس فاطمہ بہت سخت رونے لگی جب آپنے اسکا اضطراب دیکھا تو پھر دوبارہ

جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرگوشی کی پس فاطمہ رضہ نے ہنس دیا میں فاطمہ رضہ کو کہا کہ رسول اللہ صلعم نے تجھے

مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سب بیبیوں سے سرگوشی کے ساتھ مخصوص کیا پھر تو روتی ہے۔ جب رسول اللہ صلعم اٹھ کھڑے ہوئے

سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ

تو میں نے اس سے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم نے تجھے کیا کہا تھا اسنے کہا کہ میں

عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلعم کا راز افشا نہیں کرتی جب رسول اللہ صلعم فوت ہوگئے

قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ

تو میں نے فاطمہ رضہ کو کہا کہ میں تجھکو حکم دیتی ہوں اپنے حق کی جو میرا حق تجھ پر ہے تو مجھے وہ بات بتلا جو تجھے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ فَحَدَّثَتْنِي حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ

اللہ صلعم نے سرگوشی کرکے کہی تھی اسنے کہا ہاں اب میں بتلا دوں گی جب آپنے پہلے بار مجھ سے سرگوشی کی تھی

الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً

تو فرمایا تھا کہ جبریل علیہ السلام ہر سال مجھ سے ایک دفعہ

أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَإِنِّي لَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي

یا دو دفعہ قرآن کا دور کیا کرتا تھا اور اسکے سال دو بار دور کیا ہے میں جانتا ہوں کہ میری موت قریب ہے تو اللہ

اللّٰہ وَاصْبِرِیْ فَاِنَّہٗ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَکِ فَمَکَثَتْ بُکَائِیْ اَلَدٰہُ رَاَیْتِ فَلَمَّا

ڈرتی رہیو اور صبر کرو کہ کیسا اچھا تیرے لئے میرا منزل خوب ہوں یہ بات سنکر میٹھے رو دیا جو تو نے دیکھا تھا۔ پھر آپ نے میری

رَاٰی جَزَعِیْ سَارَّنِیْ الثَّانِیَۃَ فَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَاءِ

جزع دیکھکر دوبارہ مجھ سے سرگوشی کہ کے فرمایا کہ اے فاطمہ تو قبول نہیں ہوتی کہ تو مومنوں کی یا

الْمُؤْمِنِیْنَ اَوْ سَیِّدَۃَ نِسَاءِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ فَضَحِکْتُ ضَحِکِیْ الَّذِیْ رَاَیْتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

سب عورتوں یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔ یہ بات سنکر میٹھے ہنس دیا جو تو نے دیکھا تھا۔ متفق علیہ

وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ

اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔ اور روایت ہے ثابت رضہ سے کہ نقل کی انس رضہ سے کہا انس رضہ نے کہ میں

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا فَبَعَثَنِیْ فِیْ حَاجَۃٍ

تو کو نہیں کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ صلعم آوان نشہ پھٹ لا نکلے اور ہم کو سلام کہا پس آپنے مجھے کسی کام کو بھیجدیا

فَاَبْطَاْتُ عَلٰی اُمِّیْ فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَکَ قُلْتُ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ

پس مجھے والدہ کے پاس جانے میں دیر ہوئی جب میں والدہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ تجھے کس نے روک رکھا تھا میں نے کہا رسول اللہ صلعم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَۃٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُہٗ قُلْتُ اِنَّہَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُخْبِرَنَّ

نے مجھے کسی کام کو بھیجا تھا انہوں نے کہا آپکا کیا کام تھا میں نے کہا وہ راز کی بات ہی ہے انہوں نے مجھے کہا

بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدًا قَالَ اَنَسٌ وَاللّٰہِ لَوْ حَدَّثْتُ بِہٖ اَحَدًا

رسول اللہ صلعم کا راز ہرگز کسیکو نہ بتلایئو۔ انس نے کہا واللہ اگر میں کسیکو یہ بات بتلاتا

لَحَدَّثْتُکَ بِہٖ یَا ثَابِتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ بَعْضَہٗ مُخْتَصَرًا

تو اے ثابت تجھے بھی بتلا دیتا۔ روایت کی اس کو مسلم نے اور بخاری نے اسکو مختصر کرکے کچھ کہا ہے

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ فِی الْوَفَاءِ بِالْعَھْدِ وَاِنْجَازِ الْوَعْدِ

باب ستاسی عہد کے وفا کرنے اور وعدہ کے پورا کرنے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا وَقَالَ تَعَالٰی

فرمایا اللہ تعالے نے اور عہد کی وفا کرو کہ عہد سے سوال کیا جائے گا۔ اور فرمایا

وَاَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عَاھَدْتُّمْ وَقَالَ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا

تم اللہ کی عہد کی وفا کرو جب تم عہد کرو۔ اور فرمایا اے ایمان والو پورا کرو

بِالْعُقُوْدِ وَقَالَ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

اقرار۔ اور فرمایا اے ایمان والو ایسی بات تم منہ سے کیوں نکالتے ہو۔ جو نہیں کرتے

كبر مقتا عند الله ان تقولوا مالا تفعلون وعن ابی هريرة رضی الله عنه

بڑی بیزاری ہے اللہ کے ہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو۔ اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اية المنافق ثلث اذا حدث كذب

اللہ صلعم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانی ہیں جب بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب قول اقرار کرتا ہے

واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان متفق عليه زاد فی رواية لمسلم وان

تو خلاف کرتا ہے اور جب اُسکے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں زیادہ کیا ہے اگرچہ روزے رکھے

صام وصلى وزعم انه مسلم وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله

اور نماز پڑھے اور مسلمان ہونیکا اقرار کرے وہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہے

عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اربع من كن فيه كان منافقا خالصا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں جس میں ہوں چاروں ہوگئے وہ نرا منافق ہے

ومن كان فيه خصلة منهن كان فيه خصلة من النفاق حتى يدعها

اور جس میں ان چار میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں ایک ہی نفاق کی جب تک کہ اُسکو چھوڑ دے ایک یہ کہ جب اُسکے پاس امانت رکھی جاوے

اذا اؤتمن خان واذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر متفق عليه

تو خیانت کرتا ہے دوسری کہ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے تیسری جب قول اقرار کرتا ہے تو اسکے خلاف کرتا ہے چوتھی یہ کہ جب لڑتا ہے بیحد بیباک اور بیحیا ہوتا ہے

وعن جابر رضی الله عنه قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم لو قد جاء

اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا تھا کہ اگر

مال البحرين اعطيتك هكذا وهكذا وهكذا فلم يجئ مال البحرين حتى قبض

بحرین سے مال آیگا تو میں تجھے ایسا اور ایسا اور ایسا عطا کرونگا پھر بحرین سے مال نہ آیا تا کہ آپ فوت ہو گئے

النبی صلی الله علیه وسلم فلما جاء مال البحرين امر ابو بكر رضی الله عنه

پس جب بحرین سے مال آیا تو ابو بکر رضؓ نے

فنادی من كان له عند رسول الله صلی الله علیه وسلم عدة او دين فليأتنا

منادی کی کہ جس سے رسول اللہ صلعم کا کچھ وعدہ ہو یا کچھ قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آوے

فاتيته فقلت له ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لی كذا وكذا فحثى لی

پس میں ابو بکر رضؓ کے پاس آیا اور کہا کہ نبی صلعم نے مجھے ایسا اور ایسا دینا فرمایا تھا پس دونوں لپ بھر کر

حثية فعددتها فاذا هی خمسمائة فقال لی خذ مثليها متفق عليه

مجھکو ابو بکر رضؓ نے لپ بھر کر دیا پس گنا میں نے پانسو تھے وہ پانسو فرمایا ابو بکر صدیق رضؓ نے کہ لو دو مثل ان کے اسکے۔ متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّمَانُوْنَ فِی الْمُحَافَظَةِ عَلٰی مَا اعْتَادَهٗ مِنَ الْخَیْرِ

باب اٹھاسی جو آدمی کو نیکی کی عادت ہو اُسپر محافظت کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَقَالَ

فرمایا اللہ تعالٰی نے اللہ نہیں بدلتا جو کچھ کسی قوم کو جبتک وہ خود نہ بدلیں جو اپنے اوپر ہے اور فرمایا

تَعَالٰی وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا وَالْاَنْكَاثُ

اور نہ ہو جیسے وہ عورت کہ توڑا اپنا سوت کاتا محنت کے پیچھے اکارت کرتے توڑے اور انکاث

جَمْعُ نِكْثٍ وَهُوَ الْغَزْلُ الْمَنْقُوْضُ وَقَالَ تَعَالٰی وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا

جمع نکث کی ہے اور وہ سوت ہیں توڑے ہوئے اور فرمایا اور نہ ہو جیسے جنکو ملی

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَقَالَ تَعَالٰی فَمَا

کتاب اس سے پہلے پھر لمبی گذری انپر مدت پھر سخت ہوگئے انکے دل اور فرمایا پھر نہ

رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

بنایا اسکو جیسا چاہئے بنانا اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ

کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا اے عبد اللہ تو فلانے کی طرح مت ہو جیسے

كَانَ یَقُوْمُ فِی اللَّیْلِ فَتَرَكَ قِیَامَ اللَّیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

کہ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اُسنے رات کا اٹھنا چھوڑ دیا متفق علیہ ف۱

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُوْنَ فِی اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْكَلَامِ وَ

باب نواسی ۸۹ ملاقات کے وقت کشادہ روئی اور خوش کلامی اور

طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

شیریں زبانی کے استحباب کے بیان میں اللہ تعالٰی نے فرمایا اور تو اپنے بازو مومنوں کے لئے نیچا رکھ دے

وَقَالَ تَعَالٰی وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ وَعَنْ

اور فرمایا اگر تو سخت گو سخت دل ہوتا تو نیرے گرد سے ضرور منتشر ہو جاتے اور

عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا

عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ڈرو

النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

آگ سے اگر چہ چھوارہ کے ایک ٹکڑے کے صدقہ کرنے سے ہو سکے جسکو یہ بھی میسر نہ ہو تو خوش کلامی سے ہی سہی متفق علیہ اور ابو ہریرہ رضہ

ف۱ اس باب میں ۱۲ حدیثیں ہیں کہ ایک اگلی عورت تھی وہ سوت کاتتی تھی پھر اپنا سوت آپ توڑ ڈالتی تھی ایسا ہی حال ہے بعضے لوگوں کا کہ عبادت کرتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ

نبی صلعم نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ صدقہ ہے

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَھُوَ بَعْضُ حَدِیْثٍ تَقَدَّمَ بِطُوْلِہٖ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

متفق علیہ اور یہ حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے جو پہلے گذر چکی ہے اور ابو ذر رضؓ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا

کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ تو نیک کاموں میں سے کسی عمل کو حقیر مت سمجھ

وَلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اگرچہ تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملاقات کرے رواہ مسلم

اَلْبَابُ التِّسْعُوْنَ فِیْ اِسْتِحْبَابِ سِیَاقِ الْکَلَامِ وَاِیْضَاحِہٖ

باب ۹۰ کلام کو جب حق طلب ہو دن ایضاح کے نہ سمجھ سکے تو اسکے سمجھنے کو وضاحت

لِلْمُخَاطَبِ وَتَکْرِیْرِہٖ لِیَفْہَمَ اِذَا لَمْ یَفْہَمْ اِلَّا بِذٰلِکَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اور تکرار سے بیان کرنے کے استحباب میں انس رضؓ سے روایت ہے کہ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ اَعَادَھَا ثَلَاثًا حَتّٰی تُفْہَمَ

نبی صلعم جب کلام کیا کرتے تو ایک کلمہ کو تین تین دفعہ بار اعادہ فرماتے تاکہ سمجھا جائے اور جب کسی قوم کے

عَنْہُ وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ سَلَّمَ ثَلَاثًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ عَائِشَۃَ

پاس تشریف لاتے تو انکو تین بار السلام علیکم کہا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عائشہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ کَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَامًا فَصْلًا

رضؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام ایسا واضح و روشن ہوا کرتا تھا

یَفْہَمُہٗ کُلُّ مَنْ یَسْمَعُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

کہ جو سنتا تھا سمجھ لیتا تھا۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالتِّسْعُوْنَ فِیْ اِصْغَاءِ الْجَلِیْسِ لِحَدِیْثٍ

باب ۹۱ اگانوے اس بیان میں کہ جو کلام

جَلِیْسِہِ الَّذِیْ لَیْسَ بِحَرَامٍ وَاسْتِنْصَاتِ الْعَالِمِ وَالْوَاعِظِ حَاضِرِیْ مَجْلِسِہٖ

حرام نہو ہمنشین دوسرے ہمنشین کو سنوا دیا کرے اور عالم اور واعظ اپنی مجلس کے حاضرین کو خاموش کرا دیا کریں۔

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

روایت ہے جریر بن عبداللہ رضؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم فی حجۃ الوداع استنصت الناس ثم قال لا ترجعوا بعدی کفارا

علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مجھے فرمایا کہ لوگوں کو چپ کرا۔ پھر آپنے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہ ہو جائیو

یضرب بعضکم رقاب بعض متفق علیہ

کہ تم لوگوں سے بعض بعضوں کی گردنیں مارینگے متفق

الباب الثانی والتسعون فی الوعظ والاقتصاد فیہ

باب ۹۲ واں وعظ اور اسمیں میانہ روی کرنیکے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وعن

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے رب کے رستہ کی طرف حکمت سے اور موعظت حسنہ سے بلا اور روایت ہے

ابی وائل شقیق بن سلمۃ قال کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یذکر الناس فی کل

ابو وائل شقیق بن سلمہ سے کہا کہ ابن مسعود رضہ ہر

خمیس مرۃ فقال لہ رجل یا ابا عبد الرحمن لوددت انک ذکرتنا کل یوم

جمعرات میں ایک دفعہ ہمکو وعظ سنایا کرتے تھے ایک آدمی نے انکو کہا اے ابو عبد الرحمن میں چاہتا ہوں کہ ہم کو ہر روز وعظ سنایا کرو

فقال لہ اما انہ یمنعنی من ذلک انی اکرہ ان املکم وانی اتخولکم بالموعظۃ

کہا مجھے اس سے یہ بات مانع ہے کہ میں تم کو ملال کروں میں تم کو وعظ سنانا ہوں

کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بہا مخافۃ السامۃ علینا متفق علیہ

جیسا رسول اللہ صلعم ہم کو سنایا کرتے تھے اس خوف سے کہ ہمکو ملالت و دلگیری نہ ہو۔ متفق علیہ

وعن ابی الیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال سمعت

اور روایت ہے ابو الیقظان عمار بن یاسر رضہ سے کہا کہ میں سنتا تھا کہ رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان طول صلوۃ الرجل وقصر خطبتہ

صلعم فرماتے تھے کہ آدمی کا نماز کو دراز کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا

مئنۃ من فقہہ فاطیلوا الصلوۃ واقصروا الخطبۃ رواہ مسلم ومئنۃ بمیم

اسکی دانائی کی علامت ہے تم نماز کو دراز کیا کرو اور خطبہ چھوٹا کیا کرو۔ روایت کی یہ مسلم نے اور منتہ ساتھ میم

مفتوحۃ ثم ہمزۃ ساکنۃ ثم نون مشددۃ ای علامۃ دالۃ علی فقہہ

مفتوحہ کے پھر ہمزہ ساکنہ کے پھر نون مشدودہ کے یعنی یہ نشانی ہے اسکے فقاہت کی

وعن معاویۃ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ قال بینا انا اصلی مع

اور روایت ہے معاویہ بن حکم سلمی رضہ سے کہا کہ میں رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ

رسول اللہ صلعم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک لی میں نے یرحمک اللہ کہدیا لوگ

فَرَمَانِیَ الْقَوْمُ بِاَبْصَارِھِمْ فَقُلْتُ وَاثُکْلَ اُمِّیَاہْ مَا شَاْنُکُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَیَّ

میری طرف دیکھنے لگ گئے میں نے کہا کیا مصیبت آئی میری طرف کیوں دیکھتے ہو لوگ میری اس

فَجَعَلُوْا یَضْرِبُوْنَ بِاَیْدِیْھِمْ عَلٰی اَفْخَاذِھِمْ فَلَمَّا رَاَیْتُھُمْ یُصَمِّتُوْنَنِیْ لٰکِنِّیْ سَکَتُّ

بات سے ناحق زانو پر مارنے لگے وہ جب دیکھا کہ مجھے چپ کرائے ہیں میں چپ ہو گیا جب

فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِیْ ھُوَ وَاُمِّیْ مَا رَاَیْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَہٗ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ نماز پڑھ چکے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بیٹے آپ سے پہلے اور

وَلَا بَعْدَہٗ اَحْسَنَ تَعْلِیْمًا مِّنْہُ فَوَاللّٰہِ مَا کَھَرَنِیْ وَلَا ضَرَبَنِیْ وَلَا شَتَمَنِیْ بَلْ قَالَ

نہ پیچھے ایسا نہ اول کو نہیں دیکھا واللہ نہ آپ نے مجھے ڈانٹا اور نہ مجھے مارا اور نہ گالی دی بلکہ آپنے فرمایا

اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ لَا یَصْلُحُ فِیْھَا شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا ھِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ

کہ نماز میں تو لوگوں کے کلام کرنی لائق نہیں اسمیں تسبیح اور تہلیل اور

وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ

قرآن پڑھنا جیسا کہ آپ نے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں تو مسلم ہوں

اللّٰہِ اِنِّیْ حَدِیْثُ عَھْدٍ بِجَاھِلِیَّۃٍ وَقَدْ جَاءَ اللّٰہُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا

اور اب اللہ تعالے نے ہم میں اسلام ظاہر کر دیا ہے ہم میں سے بعضے لوگ ایسے ہیں کہ کاہنوں کے پاس

یَاْتُوْنَ الْکُھَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِھِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ یَتَطَیَّرُوْنَ قَالَ ذٰلِکَ

جانے میں آپنے فرمایا تو انکے پاس مت جایا کر پھر میں نے عرض کی کہ ہم میں سے بعضے ایسے ہیں کہ شگون بد لیتے ہیں۔ آپنے فرمایا یہ

شَیْءٌ یَجِدُوْنَہٗ فِیْ صُدُوْرِھِمْ فَلَا یَصُدَّنَّھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اَلتَّکْرِیْضُ بِضَمِّ التَّاءِ الْمُثَلَّثَۃِ

ایک شے ہے کہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں یہ انکو از نہ رکھے اور روایت یہ مسلم نے رتل ساتھ ضمہ تاء مثلثہ کے

الْمُصِیْبَۃُ وَالْفَجِیْعَۃُ مَا کَھَرَنِیْ اَیْ مَا نَھَرَنِیْ وَعَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ رَضِیَ

مصیبت اور دکھ ہے اور ما کہرنی یعنے نہیں جھڑکا مجھکو اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَۃً وَجِلَتْ مِنْھَا

کہا کہ وعظ سنایا ہمکو رسول اللہ صلعم نے ایسا وعظ کہ ڈر گئے اس سے

الْقُلُوْبُ وَذَرِفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ وَقَدْ سَبَقَ بِکَمَالِہٖ فِیْ

دل اور بہی اس سے آنسو اور ذکر کیا راوی نے ساری حدیث اور تحقیق گذر چکی کامل حدیث

پیچھے

باب الامر بالمحافظة على السنة وذكر أن الترمذي قال انه حديث صحيح

باب الامر بالمحافظة على السنة اور ہمنے ذکر کیا کہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

الباب الثالث والتسعون في السكينة والوقار

باب تراسویں ۹۳ سکینہ اور وقار اور آہستگی کرنیکے بیان میں

قال الله تعالى وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما وعن عائشة رضي الله عنها قالت ما رأيت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر نرمی سے پاؤں اور جب بات کرے ان سے جاہل لوگ کہیں صاحب سلامت ہے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم مستجمعا قط ضاحكا حتى يرى منه لهواته

حضرت صلعم کو کبھی ہنستے ہوئے کہ تمام منہ کھل جائے یہانتک کہ دیکھا جائے اس سے کوا ان کا

انما يتبسم متفق عليه اللهوات جمع لهاة وهي اللحمة التي في اقصى سقف

اور نہ تھے آنحضرت صلعم کبھی ہنستے مگر مسکراتے متفق علیہ - لہوات جمع ہے لہاۃ کی اور یہ وہ بوٹی ہے جو حلق میں لٹکتی ہے

الفم الباب الرابع والتسعون في الندب الى اتيان الصلوة

منہ باب چورانوے ۹۴ نماز

والعلم ونحوهما من العبادات بالسكينة والوقار قال الله تعالى

اور علم کی مجلس وغیرہا عبادات میں سکینہ اور وقار اور آہستگی سے جانیکے اور آنیکے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب وعن ابي هريرة

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعظیم کرے بیشک یہ ان کی پرہیزگاری سے ہے اور روایت ہے ابوہریرہ سے

رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا

رضہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے

اقيمت الصلوة فلا تاتوها وانتم تسعون واتوها وانتم تمشون عليكم بالسكينة

نماز کی اقامت ہو چکے تو تم نماز کو بھاگ کر نہ جاؤ لیکن اور نماز کو آہستگی

والوقار فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاتموا متفق عليه وعن

اور وقار سے جا کر جو پائے پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تم خود پوری کر لو متفق علیہ اور اس سے

له فان احدكم اذا كان يعمد الى الصلوة فهو في صلوة وعن ابن عباس

کہ تم میں کوئی جب نماز کو قصد کر کے جاتا ہے تو نماز میں ہی ہوتا ہے اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ

رضی سے کہ وہ عرفہ کے دن نبی صلعم کے ہمراہ گیا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ

صلعم نے اپنے پیچھے سے زجر شدید اور مارنے اور اونٹوں کے ہانکنے کی آواز سنی اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کیا

إِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ رَوَاهُ

اور فرمایا اے لوگو سکینہ اور آہستگی لازم ہے کہ دوڑانا کوئی عبادت نہیں روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ بَعْضُهُ الْبِرُّ بِالطَّاعَةِ وَالْإِيضَاعُ بِضَادٍ مُعْجَمَةٍ

بخاری نے اور روایت کہ مسلم نے بعض اس کا البر بالطاعۃ اور الایضاع بضاد معجمہ کے اس سے پہلے

قَبْلَهَا هَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ وَهُوَ الْإِسْرَاعُ

ہمزہ مکسورہ ہے اور وہ ہے جلدی کرنا

الْبَابُ الْخَامِسُ وَالتِّسْعُونَ فِي إِكْرَامِ الضَّيْفِ

باب پچانوے نمبر ۹۵ مہمان کے اکرام کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ إِذْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور کیا پہنچی ہے تجھ کو بات ابراہیم کی مہمانوں کی جو عزت والے تھے جب

دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ فَرَاغَ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ

انہ آئے اسکے پاس تو کہا سلام ہے یہ لوگ ہیں اوپرے پھر دوڑا اپنے گھر کو تو لایا ایک بچھڑا

بِعِجْلٍ سَمِينٍ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ وَقَالَ تَعَالٰى وَجَاءَهُ قَوْمُهُ

کھی میں تلا پھر آگے اسکے پاس رکھا کہا تم کھاتے نہیں اور فرمایا اور آئی اسکے پاس قوم اسکی دوڑتی ہے اضافہ

يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي

اور آگے سے کر رہے تھے برے کام بولا اے قوم میری بیٹیاں ہیں

هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُونِي فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ

پاک ہیں تم کو اولے سو ڈرو اللہ سے اور مت رسوا کرو مجھ کو میرے مہمانوں میں کیا تم میں ایک مرد بھی نہیں نیک راہ اور

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

اللہ کا اور قیامت کا دن تو واسکو چاہیئے کہ اپنے مہمان کی آؤ بھگت کرے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو

فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

تو اپنے قرابت داروں سے ملے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات کہا کرے یا چپکا رہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَتْ

متفق علیہ ۔ اور روایت ہے ابو شریح خویلد بن عمرو رضہ سے کہ کہ سنا میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان ہے

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ

اسکو چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے اسکو علیہ اور جنس بادی لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ جائزہ کیا ہے آپنے فرمایا ایک دن رات مہمانی کرنی جائزہ ہے

وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور تین دن تک ضیافت ہے اور اس سے زیادہ اسپر صدقہ ہے متفق علیہ

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی کے پاس اسقدر ٹھہرے کہ اسکو گنہگار کرے لوگوں نے کہا یا رسول

اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ

اللہ گنہگار کرسکتا ہے کس طرح کہا آپنے فرمایا اسکے پاس اسقدر ٹھہرے کہ اسکی مہمانی کیلئے اسکے پاس کچھ نہ رہے

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُونَ وَالسَّابِعُ وَالتِّسْعُونَ فِي اسْتِحْبَابِ

باب چھیانوے ۹۶ سے اور ستانوے ۹۷

التَّبْشِيرِ وَالتَّهْنِئَةِ بِالْخَيْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ

مبارکباد دینے اور خوشخبری دینے کے استحباب کے بیان میں ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بشارت سنا میرے بندوں کو

الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ وَقَالَ تَعَالٰى يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ

بات کو سنتے ہیں اور نیک بات کے تابع ہو جاتے ہیں اور فرمایا بشارت دیتا ہے ان کو رب

مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنّٰتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ وَقَالَ تَعَالٰى وَأَبْشِرُوا

اپنی رحمت اور خوشنودی اور باغوں کی کہ انکے لئے انمیں نعمت مقیم ہو گی ۔ اور فرمایا اور خوشخبری ہو

بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ وَقَالَ تَعَالٰى فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ وَقَالَ

ساتھ جنت کے جسکا تم کو وعدہ کیا جاتا تھا ۔ اور فرمایا ہمنے اسکو لڑکے حلم والے کی بشارت دی ۔ اور فرمایا

تَعَالٰى وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوا وَقَالَ تَعَالٰى وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ

بیشک ہمارے رسول ابراہیم کے پاس بشارت لائے ۔ اور فرمایا اس کی عورت کھڑی تھی

فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحٰقَ وَقَالَ تَعَالٰى فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ

اُسنے ہنس دیا پس ہنسے اسکو اسحاق کی بشارت دی۔ اور فرمایا اسکو فرشتوں نے نداکی اور وہ کھڑا

يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ

نماز میں محراب میں نماز پڑھ رہا تھا بیشک اللہ تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے۔ اور فرمایا جب ملائکہ نے کہا

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ الْاٰيَةَ وَالْاٰيَاتُ فِي

اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے ایک کلمہ کی کہ اسکا نام مسیح بن مریم ہے الآیۃ۔ اور آیتیں

الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا وَهِيَ مَشْهُوْرَةٌ فِي

اس مضمون میں بہت ہیں اور احادیث تو بہت ہی ہیں اور وہ مشہور ہیں

الصَّحِيْحَيْنِ مِنْهَا عَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَيُقَالُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَيُقَالُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ

صحیحین میں انمیں سے اور ابو ابراہیم یا ابو محمد یا ابو معاویہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبْزٰى اَوْ فِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن ابی اوفی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

بَشَّرَ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ

خدیجہ رضؓ کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی جو موتی کے محوف سے بنا ہے جسمیں نہ شور

وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلْقَصَبُ هُنَا اللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ وَالصَّخَبُ الصِّيَاحُ

اور نہ ماندگی۔ متفق علیہ قصب سے یہاں مراد وہ موتیاں ہیں جنکا درمیان خالی ہو صخب بلند آواز

وَالنَّصَبُ التَّعَبُ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور شور ہے اور نصب ماندگی ہے اور روایت ہے ابو موسے اشعری رضؓ سے

اَنَّهُ تَوَضَّاَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُسنے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلا اور دل میں ارادہ کیا کہ آج میں تمام دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهٗ يَوْمِيْ هٰذَا فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتھ رہونگا پس مسجد میں آکر رسول اللہ صلعم کا حال دریافت کیا

فَقَالُوْا وَجَّهَ هٰهُنَا فَخَرَجْتُ عَلٰى اَثَرِهٖ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ اَرِيْسَ

لوگوں نے کہا کہ ادہر کو تشریف لیگئے ہیں میں پوچھتا ہوا آپکے پیچھے پیچھے ہو لیا تاکہ آپ بیئر اریس میں داخل ہوئے

فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ حَتّٰى قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهٗ وَ

اور میں دروازہ میں بیٹھ گیا تاکہ آپنے قضاء حاجت سے فارغ ہوکر

توضأ فقمت إليه فإذا هو قد جلس على بئر أريس وتوسط قفها وكشف
وضو کیا میں آپکے پاس گیا آپ بیر اریس پر بیٹھے ہوئے تھے اور پائنچے کھنڈے کئے اور آپ کی دونوں
عن ساقيه ودلاهما في البئر فسلمت عليه ثم انصرفت فجلست عند
پنڈلیاں ننگی تھیں اور دونوں پاؤں کو کنوئیں میں لٹکائے ہوئے تھے میں نے آپکو سلام کیا اور آکر دروازے کے پاس
الباب فقلت لأكونن بواب رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم فجاء
بیٹھ گیا دل میں گمان کیا کہ آج میں رسول اللہ صلعم کی دربانی کرونگا پس
أبو بكر رضي الله عنه فدفع الباب فقلت من هذا فقال أبو بكر فقلت
ابو بکر رضؓ نے آکر دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے اس نے کہا ابو بکر ہے
على رسلك ثم ذهبت فقلت يا رسول الله هذا أبو بكر يستأذن فقال
میں نے کہا پھر میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ ابو بکرؓ اندر آنیکی اذن مانگتا ہے
آپنے فرمایا
ائذن له وبشره بالجنة فأقبلت حتى قلت لأبي بكر ادخل ورسول الله
اسکو اذن دے اور بہشت کی خوشخبری سنا دے پھر میں ابو بکرؓ کو کہا کہ
اندر آجا اور
يبشرك بالجنة فدخل أبو بكر حتى جلس عن يمين النبي صلى الله عليه وسلم
تجھے بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں ابو بکرؓ اندر آیا اور رسول اللہ صلعم کی داہنی طرف
معي في القف ودلى رجليه في البئر كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم
کوئیں کے کنارہ پر بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلعم کی طرح پاؤں کنوئیں میں لٹکا لئے
وكشف عن ساقيه ثم رجعت وجلست وقد تركت أخي يتوضأ ويلحقني
اور دونوں پنڈلی ننگی کر دی پس پھر آ کر میں بھی جا بیٹھا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتے ہوئے چھوڑ آیا تھا کہ وضو کر کے مجھ سے آن ملیگا
فقلت إن يرد الله بفلان يريد بأخيه خيرا يأت به فإذا إنسان يحرك
میں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ فلانے سے بھلائی کا ارادہ کیا تو اسکو یہاں لاوے گا کہ ایک آدمی نے
الباب فقلت من هذا فقال عمر بن الخطاب فقلت على رسلك ثم جئت
دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے اس نے کہا عمر بن خطاب میں نے کہا ٹھیر جا پھر میں
إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه وقلت هذا عمر يستأذن
رسول اللہ صلعم کی خدمت میں جا کر عرض کی کہ عمرؓ اذن مانگتا ہے آپنے فرمایا
فقال ائذن له وبشره بالجنة فجئت عمر فقلت إذن ادخل وبشرك رسول
اسکو اجازت دے اور بہشت کی بشارت سنا دے میں نے آکر عمرؓ کو کہا اندر آجا اور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ فدخل فجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلعم مجھکو بہشت کی بشارت فرمائے ہیں پس آکر آیا اور رسول اللہ صلعم کی

فی القف من بئر اریس ودلی رجلیہ فی البئر ثم رجعت فجلست فقلت

بائیں طرف کو بیس میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گیا اور میں لوٹ کر دہاں ہی جا بیٹھا اور دل میں کہتا تھا

ان یرد اللہ بفلان خیرا یات بہ فجاء انسان فحرک الباب

کہ اگر اللہ تعالے فلانے کے ساتھ خیر کا ارادہ کیا تو اسکو یہاں لاوے گا پس ایک آدمی نے دروازہ ہلایا

فقلت من ھذا فقال عثمان بن عفان فقلت علی رسلک وجئت النبی

میں نے کہا کون ہے اسنے کہا عثمان بن عفان میں نے کہا ٹھہر جا اور نبی صلے

صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال ائذن وبشرہ بالجنۃ مع بلوی تصیبہ

اللہ علیہ وسلم کو آکر خبر کی آپنے فرمایا اسکو اذن دے اور جنت کی خوشخبری ساتھ ایک بلوے کے جسمیں وہ مبتلا ہوگا سنا دے

فجئت فقلت ادخل ویبشرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ مع

پس آکر کہا کہ اندر آجا اور رسول اللہ صلعم تجھے جنت کی خوشخبری دیتے ہیں ساتھ

بلوی تصیبک فدخل فوجد القف قد ملئ فجلس وجاھھم من الشق

ایک بلوی کے جسمیں تو گرفتار ہوگا وہ آیا اور کنارہ بھرا ہوا پایا پس انکے سامنے دوسری طرف بیٹھ گیا

الاخر قال سعید بن المسیب فاولتھا قبورھم متفق علیہ وزاد فی روایۃ

کہا سعید بن المسیب نے پس تعبیر کیا میں نے اس تنہا بیٹھنے انکے سے قبر انکی کو وہ متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے

وامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ الباب وفیھا ان عثمان حین

اور مجھے رسول اللہ صلعم نے دروازہ کی محافظت کا امر کیا اور اس روایت میں ہے کہ جب عثمان کو

بشرہ حمد اللہ تعالی ثم قال اللہ المستعان قولہ وجہ بفتح الواو وتشدید

بشارت دی تو انہوں نے الحمد للہ اور اللہ المستعان کہا قولہ وجہ فتحہ واو اور تشدید

الجیم ای توجہ وقولہ بئر اریس ھو بفتح الھمزۃ وکسر الراء وبعدھا یاء

جیم کے یعنے متوجہ ہوا اور قول اسکا بئر اریس ساتھ فتحہ ہمزہ اور کسرہ راء کے اور پیچھے اسکے یاء ہے

مثناۃ من تحت ساکنۃ ثم سین مھملۃ وھو مصروف ومنھم من منع

ساتھ دو نقطوں والے کے نیچے کے طرف سے پھر سین ہے مہملہ اور وہ منصرف ہے اور بعضوں نے

صرفہ والقف بضم القاف وتشدید الفاء وھو المبنی حول البئر قولہ

منصرف کہا اور قف ساتھ ضمہ قاف اور تشدید فاء کے اور وہ وہ موضع ہے جو کنویں کے ارد گرد بنا ہوا ہے قول اسکا

عَلَى رِسْلِكَ بِكَسْرِ الرَّاءِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَقِيلَ بِفَتْحِهَا أَيْ رِفْقٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

علی رسلک ساتھ کسرہ را کے مشہور ہے اور بعض نے کہا ساتھ فتحہ اسکے یعنے نرمی کر۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رض

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا

سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلعم کے گرد بیٹھے تھے اور

أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو بکر رض اور عمر رض ایک جماعت میں ہمارے ساتھ تھے رسول اللہ صلعم ہم میں سے اٹھکر

مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا

چلے گئے اور دیر لگائی پھر ہمکو خوف ہوا کہ ہماری نسبت میں آپکو کسی قسم کا ضرر پہونچا ہو گھبرا جاسی اور ہم مضطرب ہوکر اٹھ کھڑے ہوئے

فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ

اور میں سب سے پہلے مضطرب ہوا تھا پس میں آپ کو تلاش کرتا ہوا نکلا یہاں تک کہ

حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا فَلَمْ أَجِدْ فَإِذَا

انصاری قبیلہ بنی النجار کے باغ میں آیا اور دروازہ کی تلاش میں اسکے گرد پھرا مگر مجھے دروازہ نظر نہ آیا

رَبِيعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيعُ الْجَدْوَلُ الصَّغِيرُ

کہ پانی کے اندر جانیکا رستہ جو ایک کنوئیں سے جو باغ سے باہر تھا باغ کے اندر جاتا تھا مگیا اور ربیع کے جدول صغیر ہیں

فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

پس میں کھنچ ہوکر اس رستہ سے باغ کے اندر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا سو آپنے فرمایا تو ابو ہریرہ ہے رض میں نے عرض کی ہاں

فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ

یا رسول اللہ آپنے فرمایا تیرا کیا حال ہے میں نے عرض کی کہ آپ ہمارے درمیان سے اٹھکر چلے گئے اور آپنے بہت دیر لگائی

عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا وَفَزِعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَأَتَيْتُ هَذَا

پس ہمکو آپکی جان کا خوف ہوا ہم گھبرا گئے اور میں سب سے پہلے گھبرایا تھا

الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهَؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِي فَقَالَ يَا

پس میں لومڑی کیطرح ہو کر اس باغ کے اندر آیا اور یہ لوگ میرے پیچھے چلے آتے ہیں

أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ

آپنے مجھے اپنی جوتیاں عطا کیں اور فرمایا اے ابو ہریرہ میری جوتیاں لے جا اور اس باغ سے باہر

هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

طرف جو شخص تجھے ملے کہ دل کے یقین سے لا الہ الا اللہ گواہی دیتا ہو اسکو بہشت کی خوشخبری سنا دے

فا ۱۲ وفی بعض النسخ فاتانی بنعلیہ ۱۲

ف ۱ وفی بعض النسخ ۱۲

ف ۲ وفی بعض النسخ ۱۲

ف ۳ وفی بعض النسخ ۱۲

ف ۴ وفی بعض النسخ ۱۲

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الرَّبِيعُ النَّهْرُ الصَّغِيرُ وَهُوَ الْجَدْوَلُ بِفَتْحِ

اور حدیث طویل ذکر کی روایت کی یہ مسلم نے۔ ربیع چھوٹی نہر ہے اور اسکو جدول بھی کہتے ہیں ساتھ فتح

الْجِيمِ كَمَا مَسَرَّةٌ فِي الْحَدِيثِ وَقَوْلُهُ احْتَفَرْتُ رُوِيَ بِالزَّاءِ وَبِالرَّاءِ وَمَعْنَاهُ

جیم کے جیسا کہ تفسیر کی ہے حدیث میں اور قول اسکا احتفرت مروایت کیا گیا ساتھ زا کے اور ساتھ نا کے اور معنے اسکا

بِالزَّايِ تَضَامَمْتُ وَتَصَاغَرْتُ حَتَّى أَمْكَنَنِي الدُّخُولُ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ قَالَ

ساتھ زا کے سکڑا ہوا اور اپنے کو چھوٹا بنایا کہ میں اندر جا سکا اور روایت ہے ابن شماسہ سے کہا

حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ يَبْكِي طَوِيلًا وَ

کہ ہم عمرو بن عاص کے پاس آئے اور وہ جان کندن کی حالت میں آپنا موہنہ دیوار کیطرف کئے ہوئے

حَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ يَا أَبَتَاهُ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

رو رہے تھے اور اسکے فرماتے بیٹا باپ کہکر کہتا تھا کیا نہیں خوشخبری دی تجھکو رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ

علیہ وسلم نے تجھکو ایسی بشارت نہیں دی کیا رسول اللہ صلعم نے تجھکو ایسی بشارت نہیں دی اسنے اپنی طرف موہنہ کرکے کہا کہ انفس

إِنَّ أَفْضَلَ مَا نَعُدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ

اس بیڑہ کا جو ہم گنتی کیلئے طیار کرتے ہیں رانکہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت ہے۔ اور مجھ پر

كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللّٰهِ

تین حالت گذری ہیں ایک یہ کہ رسول اللہ صلعم سے نفس و عداوت فرنیوالا مجھ سے زیادہ کوئی نہ تھا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ

اور بشرط دستیابی آپکے قتل کرتے تھکو کوئی دوسرا ایسا نہ جانتا سو تھا

فَقَتَلْتُهُ فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ

اگر میں اس حالت پر مرجاتا تو بیشک دوزخیوں سے ہوتا۔ پھر جب اللہ نے میرے دل میں اسلام

فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ

ڈالدیا تو میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ آپ اپنا ہاتھ پھیلائیے تاکہ میں آپکی بیعت کروں آپنے ہاتھ پھیلایا

يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ

میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپنے فرمایا اے عمرو تجھے کیا ہوا میں نے عرض کی کہ میں شرط کرنی چاہتا ہوں آپنے فرمایا

تَشْتَرِطُ بِمَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ

کیا شرط کرتا ہے میں نے کہا کہ بخشا جائے فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام سب پہلے

قبلہ وان الھجرۃ تھدم ما کان قبلھا وان الحج یھدم ما کان قبلہ وما

گناہ گرا دیتا ہے اور ہجرت بھی پہلے کئے گناہ کو منہدم کر دیتی ہے۔ اور حج بھی پہلے کئے ہوئے گناہ زائل کر دیتا ہے

کان احد احب الی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا اجل فی عینی

اس حالت میں مجھے رسول اللہ صلعم سے زیادہ کوئی پیارا نہ تھا اور نہ آپ سے زیادہ کوئی میری آنکھوں میں بزرگ تھا

منہ ولا کنت اطیق ان املأ عینی منہ اجلالا لہ ولو سئلت ان اصفہ

اور مجھ طاقت نہ تھی کہ آپکی بزرگی سے اپنی دونوں آنکھیں بھر دوں اور اگر آپکے وصف کرنیکا کوئی مجھ سے سوال کرتا تو مجھ سے

ما اطقتہ لانی لم اکن املأ عینی منہ ولو مت علی تلک الحال لرجوت ان اکون

وصف کرنے کی طاقت نہ تھی۔ اگر میں اس حال میں مرجاتا تو مجھے امید تھی کہ میں

من اھل الجنۃ ثم ولینا اشیاء ما ادری ما حالی فیھا فاذا انا مت فلا تصحبنی

بہشتیوں سے ہوتا اور ہم بہت چیزوں کے والے ہوئے۔ میں نہیں جانتا کہ انمیں میرا کیا حال ہے جب میں مرجاؤں تو کوئی نوحہ کرنے والی

نائحۃ ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری

یا آگ میرے ساتھ ہو اور جب تم مجھے دفن کرو تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالو پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرو جاؤ

قدر ما تنحر جزور ویقسم لحمھا حتی استانس بکم وانظر ماذا اراجع رسل

جتنی دیر میں اونٹ ذبح کرکے اسکا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تمسے انس حاصل کروں اور دیکھوں کہ اپنے رب کے بھیجے ہوئے کو کیا جواب دیتا ہوں

ربی رواہ مسلم قولہ شنوا روی بالشین المعجمۃ والنون ای صبوا قلیلا

روایت کی ہے مسلم نے اور قول اسکا شنوا روایت کیا گیا ساتھ شین معجمہ اور نون کے یعنی ڈالو اسکو تھوڑا

قلیلا واللہ سبحانہ اعلم

تھوڑا اور اللہ سبحانہ بہتر جانتا ہے

الباب الثامن والتسعون فی وداع الصاحب وصیتہ عند

باب اٹھانوے اپنے دوست کو وداع کرنے اور سفر وغیرہ میں اس سے نصیحت چاہنے

فراقہ لسفر وغیرہ والدعاء لہ وطلب الدعاء منہ قال اللہ تعالی و

وقت اسکو وصیت کرنے اور اسکے لئے دعا مانگنے اور اس سے اپنے لئے دعا کی خواہش کرنیکے بیان میں اور فرمایا اللہ تعالی نے

وصی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب یبنی ان اللہ اصطفی لکم الدین

اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹوں کو اور یعقوب اپنے بیٹوں کو اللہ نے چنکر دیا ہے تم کو دین

فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال

پس نہ مریو مگر مسلمان ہو کے کیا تم حاضر تھے جس وقت پہنچی یعقوب کو موت جب کہا

لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَهَكَ وَإِلَهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ

اپنے بیٹوں کو تم کیا پوجو گے بعد میرے کہا ہم بندگی کرینگے تیرے رب اور تیرے باپ دادوں کے رب کی کہ ابراہیم

وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ

اور اسمٰعیل اور اسحاق ہے ایک رب اور ہم اوسی کے حکم پر ہیں اور احادیث میں سے ہے

فَمِنْهَا حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي سَبَقَ فِي بَابِ إِكْرَامِ أَهْلِ

منہا حدیث زید بن ارقم کی حدیث جو باب اکرام اہل

بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں گذر چکی ہے۔ اوسنے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلعم نے کھڑے ہوکر

فِينَا خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا

ہمکو خطبہ سنایا پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا کہ اما بعد اے

النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ

لوگو میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد آوے تو میں اوسکا کہا مانوں اور میں تمہارے درمیان دو بڑی بھاری چیز

ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا

چھوڑتا ہوں پہلوں دونوں سے اول تو خدا کی کتاب ہے جسمیں روشنائی اور ہدایت ہے پس خدا کی کتاب کو پکڑو اور اسکو خوب چمٹ جاؤ

بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي

پس آپنے کتاب اللہ پر بہت تاکید کی اور اوسکی ترغیب دی پھر فرمایا اور دوسری بڑی چیز میری اہل بیت ہیں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنی

أَهْلِ بَيْتِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ بِطُولِهِ وَعَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ

اہل بیت کے متعلق میں۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور تطویل مفصل پہلے گذر گئی۔ اور روایت ہے ابو سلیمان مالک بن حویرث رضی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ

کہا ہم چند آدمی جوان ہم رسول اللہ صلعم کی خدمت میں ہے

مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور بیس راتین آپکے پاس ٹہیرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا

وسلم رحم کرنیوالے نرم دل تھے آپنے گمان کیا کہ ہم گھر والوں کے مشتاق ہیں اسلئے آپنے ہم سے سوال کیا کہ تم کن کو گھر میں چھوڑ کر آئے ہو ہم نے

فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا

آپسے بیان کر دیا آپنے فرمایا کہ تم اپنے گھر کو لوگوں میں جا کر ٹہیرو اور انکو دین سکھلاؤ اور انکو امر کرو اور فلانے

صلوٰۃ کذا فی حین کذا وصلوٰۃ کذا فی حین کذا فاذا حضرت الصلوٰۃ

وقت فلانی نماز اور فلانے وقت فلانی نماز پڑھو اور جب نماز کا وقت آجائے

فلیؤذن لکم احدکم ولیؤمکم اکبرکم متفق علیہ واللفظ للبخاری وفی روایۃ

تو تم میں سے کوئی اذان کہا کرے اور جو سب میں بڑا ہو وہ امامت کیا کرے متفق علیہ۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے اور جیسا تم نے

لہ وصلوا کما رایتمونی اصلی قولہ رحیم فیقاروی بقاف وقاف وروی

مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح تم بھی نماز پڑھو۔ قولہ رحیم ایسا روایت کیا گیا ہے قاف اور قاف کے

بقافین وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال استاذنت النبی صلی

ساتھ دو قافوں کے اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے

اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن وقال لا تنسنا یا اخی من دعائک فقال

اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی میں آپ نے مجھے اذن دیا اور فرمایا کہ اے چھوٹے بھائی اپنی دعاؤں میں ہمکو فراموش نہ کرنا کہا سفیان عمر نے کہ یہ ایک کلمہ ہے کہ

کلمۃ ما یسرنی ان لی بھا الدنیا وفی روایۃ قال اشرکنا یا اخی فی دعائک

اگر مجھ کو اسکی عوض تمام دنیا ملتی تو بھی ایسی خوشی نہ ہوتی اور ایک روایت میں آیا کہ اے چھوٹے بھائی اپنی دعاؤں میں ہمکو بھی شریک کرنا۔ روایت

رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن سالم بن

کی ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے سالم بن عبداللہ بن عمر سے

عبد اللہ بن عمر ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کان یقول للرجل اذا اراد سفر

کہ عبداللہ بن عمرؓ سے جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا تو اسکو کہا کرتے تھے کہ تو میرے نزدیک ہو

ادن منی حتی اودعک کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یودعنا فیقول

میں کہ تجھ کو وداع کروں جیسے رسول اللہ صلعم ہمکو وداع کیا کرتے تھے پس کہتے ہیں تیرے

استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک رواہ الترمذی وقال حدیث

دین اور امانت اور عمر کے عملوں کے خاتمے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

حسن صحیح وعن عبد اللہ بن یزید الخطمی الصحابی رضی اللہ عنہ قال کان

اور روایت ہے عبداللہ بن یزید خطمی صحابی رضؓ سے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یودع الجیش یقول استودع اللہ

رسول اللہ صلعم جب لشکر کو وداع کیا کرتے تو فرماتے میں تمہارا

دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم حدیث حسن صحیح رواہ ابوداود وغیر

دین اور امانتیں اور اعمال کے خاتمے اللہ کو سپرد کرتا ہوں۔ حدیث حسن صحیح ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد وغیرہ نے

بإسناد صحيح وعن أنس رضي الله عنه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله

اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم فقال يا رسول الله إني أريد سفرا فزودني فقال زودك الله التقوى

علیہ وسلم کے پاس آکر بیان کیا کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ مجھے زاد راہ عطا فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تقوی کو تیرا زاد کرے

قال زدني قال غفر ذنبك قال زدني قال ويسر لك الخير حيث ما كنت

اسنے کہا آپ کچھ زیادہ کریں فرمایا تیرے گناہ بخشدے اسنے عرض کی کہ آپ زیادہ کریں آپنے فرمایا تو جہاں ہو اللہ تعالیٰ تیرے لئے بھلائی آسان کرے

رواه الترمذي وقال حديث حسن

روایت کی اسکو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الباب الثامن والتسعون في الاستخارة والمشاورة

باب اٹھانوے استخارہ اور مشورہ کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى وشاورهم في الأمر وقال تعالى وأمرهم شورى بينهم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اسنے کام میں مشورہ کیا کر اور فرمایا انکا کام آپسمیں مشورہ کرنا ہے

أي يتشاورون فيه وعن جابر رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى

یعنے مشورہ کرتے ہیں اسمیں اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو سب

الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الأمور كلها كالسورة من القرآن

کاموں میں استخارہ کرنا سکھلایا کرتے تھے جیسا قرآن کی ایک سورت ہم سکھلاتے

يقول إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل

فرماتے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیئے دو رکعتیں فرض کے سوائے پڑھ لے

اللهم إني أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك وأسألك من فضلك

الٰہی میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں تیری علم کو دیکھ کے اور تجھ سے قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت کو دیکھ کے اور تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری بڑے

العظيم فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب

فضل کو سو مقدر تو قادر ہے مجھ کو قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو سب چھپی چیزوں کا دانا ہے

اللهم إن كنت تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة

الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام مجھ میرے واسطے میرے دین اور دنیا اور انجام

أمري أو قال عاجل أمري وآجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي

کار میں بہتر ہے۔ یا یوں فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں تو اسکو میرے واسطے مقدر کر اور اسکو میرے واسطے آسان کر دے پھر تعین میرے واسطے برکت دے

فيه وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او
الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق میں برا ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا ان

قال عاجل امري واجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث
(راوی) نے شک کیا اور فرمایا جلد میں کو اسکو ہٹا دے مجھ سے اور ہٹا دے مجھ کو اس سے اور مقدر کر دے میرے لئے بہتر کام کو جہاں کہیں کہ

كان ثم رضني به قال ويسمي حاجته رواه البخاري
ہو پھر مجھ کو اس سے راضی کر دے روایت کی اس کو بخاری نے

الباب الثاني في استحباب الذهاب الى العيد وعيادة المريض

باب دوسرا عید کو جانے اور بیمار کی پرسش کرنے

والحج والغزو والجنازة ونحوها من طريق والرجوع من طريق آخر
اور حج اور جہاد اور جنازہ وغیرہ ہا کو ایک رستہ سے جانا اور دوسرے رستہ لوٹ کر آنے کے استحباب کے بیان میں

لتكثير مواضع العبادة عن جابر رضي الله عنه قال كان النبي
تاکہ عبادت کی جگہوں کی کثیر ہو جائے اور روایت ہے جابر رضہ سے کہا کہ تھے

صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عيد خالف الطريق رواه البخاري
نبی محمد کے دن رستہ کو بدل دیا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے

قوله خالف الطريق يعني ذهب في طريق ورجع في طريق آخر وعن
قولہ خالف الطریق یعنی گئے ایک رستہ سے اور لوٹے دوسرے رستہ سے اللہ ہدایت ہے

ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج من
ابن عمر رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے

طريق الشجرة ويدخل من طريق المعرس واذا دخل مكة دخل من
تو طریق الشجرہ سے نکلتے تھے اور جب آتے مدینہ کے رستہ آتے اور جب مکہ میں داخل ہوتے

الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى متفق عليه
تو ثنیہ علیا کے رستہ داخل ہوتے اور ثنیہ سفلے سے نکلتے متفق علیہ

الباب الحادي بعد المائتي في استحباب تقديم اليمين في كل ما

باب ایک سو ایک کرامت دہنی طرف سے کرنے میں

هو من باب التكريم كالوضوء والغسل والتيمم ولبس الثوب و
ہو من باب التکریم کالوضوء والغسل والتیمم ولبس الثوب و ابتدا شروع کرنے کے استحباب کے بیان میں جیسا وضو کرنا اور غسل کرنا اور تیمم کرنا اور کپڑا اور

النعل والخف والسراويل ودخول المسجد والسواك والاكتحال وتقليم الاظفار

جوتا موزہ اور پاجامہ پہننا اور مسجد میں داخل ہونا اور مسواک کرنا اور سرمہ لگانا اور ناخون اتروانا

وقص الشارب ونتف الابط وحلق الرأس والسلام من الصلوة والاكل

اور مونچھ کتروانا اور بغل کے بال اکھاڑنا اور سر منڈوانا اور نماز سے سلام پھیرنا اور کھانا

والشرب والصافحة واستلام الحجر الاسود والخروج من الخلاء والاخذ والاعطاء وغير ذلك مما هو في معناه ويستحب تقديم اليسار في ضد ذلك

پینا اور مصافحہ کرنا اور حجر اسود کو چومنا اور پاخانہ سے نکلنا اور لینا اور دینا اور

کالامتخاط والبصاق عن اليسار ودخول الخلاء والخروج من المسجد و

جیسے ناک صاف کرنا اور تھوکنا اور پاخانہ میں داخل ہونا اور مسجد سے نکلنا اور

خلع الخف والنعل والسراويل والثوب والاستنجاء ونعل المستقذرات و

موزہ و جوتا و پاجامہ اور کپڑا اتارنا اور استنجا کرنا اور مستقذرات جوتا اور

اشباه ذلك قال الله تعالى فاما من اوتي كتابه بيمينه فيقول هاؤم

جو اعمال نیک ہوں فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین جس کو اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہیگا آؤ میرا

اقرؤا كتابيه الآيات وقال تعالى فاصحاب الميمنة ما اصحاب الميمنة و

اعمال نامہ پڑھو الآیات۔ اور فرمایا داہنے ہاتھ والے کیا ہیں

اصحاب المشئمة ما اصحاب المشئمة وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان

اور بائیں ہاتھ والے کیا ہیں بائیں ہاتھ والے اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب التيمن في شانه كله في طهوره وترجله

کہ رسول اللہ صلعم کو داہنی طرف سے کام کرنا سب کام میں محبوب آیا کرتا تھا وضو کرنے اور کنگھی کرنے

وتنعله متفق عليه وعنها قالت كانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور جوتا پہننے وغیرہ میں۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کا

اليمنى لطهوره وطعامه وكانت اليسرى لخلائه وما كان من اذى حديث

داہنا ہاتھ وضو اور کھانے کیلئے ہوا کرتا تھا اور بایاں ہاتھ خلاء وغیرہ جو قسم اذی سے ہوا کرتا تھا۔ حدیث

صحيح رواه ابو داود وغيره باسناد صحيح وعن ام عطية رضي الله عنها

صحیح ہے روایت کی اسکو ابو داؤد وغیرہ نے اسناد صحیح سے اور روایت ہے ام عطیہ رضؓ سے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہُنَّ فِیْ غُسْلِ ابْنَتِہٖ زَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کے غسل دینے کے وقت انکو فرمایا تھا

اَیْمَانِ بِمَیَامِنِہَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

کہ داہنیں طرفوں اور وضو کے مقاموں سے شروع کریں۔ متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا

عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی

رسول اللہ صلعم نے کہ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنیں پاؤں سے شروع کرے

وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ لِتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَہُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَہُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ

اور جب اُتارے تو بائیں سے پہلے اُتارا کرے تاکہ داہنا پہنے میں اول ہو اور اُتارنے میں پچھے ہو۔ متفق علیہ

عَلَیْہِ وَعَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْعَلُ یَمِیْنَہٗ

اور روایت ہے حفصہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلعم اپنے داہنے ہاتھ کو

لِطَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ وَثِیَابِہٖ وَیَجْعَلُ یَسَارَہٗ لِمَا سِوٰی ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَغَیْرُہٗ

کھانے اور پینے اور کپڑے پہننے کیلئے کیا کرتے تھے اور بائیں ہاتھ کو انکے سوا اور سب کاموں کیلئے رکھا کرتے اسی روایت کو ابوداؤد وغیرہ نے اور

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ فَابْدَءُوْا بِاَیَامِنِکُمْ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْ

تم کپڑا پہنو اور وضو کرو تو اپنی داہنی طرف سے شروع کیا کرو۔ حدیث صحیح ہے روایت کی ہے ابوداؤد اور ترمذی نے

مِذِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے انس رضہ سے کہ رسول اللہ صلعم

اَتٰی مِنًی فَاَتَی الْجَمْرَۃَ فَرَمَاہَا ثُمَّ اَتٰی مَنْزِلَہٗ بِمِنًی وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ

منیٰ میں تشریف لائے پس جمرہ کے پاس آئے اور اسکو کنکر مارے پھر منیٰ میں اپنے ڈیرہ میں آئے اور قربانی کی پھر سر مونڈنے والے کو فرمایا کہ لے لے او۔

وَاَشَارَ اِلٰی جَانِبِہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ یُعْطِیْہِ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ

اور سر کی داہنی طرف اشارہ کیا پھر بائیں طرف پھر وہ بال لوگوں کو عطا فرمائے۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے

لَمَّا رَمَی الْجَمْرَۃَ وَنَحَرَ نُسُکَہٗ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّہُ الْاَیْمَنَ فَحَلَقَہٗ ثُمَّ

کہ جب جمرہ کو کنکر مارے اور قربانی کی اور سر منڈانا سر کے داہنی طرف والا حلاق کے آگے کیلئے اسنے مونڈ دیے پھر

دَعَا اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ ثُمَّ نَاوَلَہٗ شِقَّہُ الْاَیْسَرَ فَقَالَ اِحْلِقْ

آپنے ابو طلحہ انصاری کو وہ بال عطا فرمائے پھر بائیں طرف آگے کرکے حلاق کو فرمایا کہ مونڈ

فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

اُسنے مونڈ دیا آپ کے وہ بال بھی ابو طلحہ کو دیکر فرمایا کہ لوگوں کو بانٹ دے ؎

اَلْبَابُ الثَّانِي بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كَتَابِ الْآدَابِ الطَّعَامِ وَفِيهِ اَبْوَابٌ

باب ایکسو دو طعام کے آداب کے بیان میں

بَابُ التَّسْمِيَةِ فِي اَوَّلِهِ وَالْحَمْدِ فِي اٰخِرِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ

باب طعام کے اول بسم اللہ پڑھنے اور آخر الحمد پڑھنے کے بیان میں عمر بن ابی سلمہ رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ بسم اللہ کر اور داہنے ہاتھ سے

وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

اپنے آگے سے کھا متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنْ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا شروع کرے تو اللہ تعالے کا نام لے کر کھائے اور اگر

نَسِيَ اَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي اَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ رَوَاهُ

شروع کرتے وقت اللہ تعالے کا نام لینا بھول جائے تو بسم اللہ اولہ و اخرہ کہہ لیا کرے روایت کی یہ

اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے جابر رضہ سے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ

کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ جب آدمی اپنے گھر میں آتا ہے اور

اللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا

اللہ تعالے کا ذکر کرتا ہے آنے کے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالے کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تمکو رات رہنے کو جگہ نہ ہے اور نہ تم کو

عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ

رات کا کھانا ہے اور جب گھر میں آنے کے وقت اللہ تعالے کا نام نہیں ذکر کرتا تو شیطان کہتا ہے

اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ

آج رات رہنے کی جگہ مل گئی اور جب کھانے کے وقت اللہ تعالے کا نام نہیں لیتا تو کہتا ہے تم کو جگہ رات رہنے کو

وَالْعَشَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا

اور کھانا دونوں ملے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے حذیفہ رضہ سے کہا کہ جب ہم کو

ل

کہ تو کچھ آپ کے بالوں مبارک کے ساتھ تبرک کیا کرتے تھے جیسا کہ خدام ان کیا کرتے تھے یا نہیں معلوم نہیں ہے کہ کچھ بھی تھا تو ال سے نے ارادہ کیا ہے بالوں کے ہونے کی عادت اور دوم ان کا ہونا اور دوم ان کا ہونا

پس بالوں سے اور بالوں کا کھانا ہونا

پس بالوں کا ہونا

پیدا ہونا

کھانا ہونا

ہونا

ہونا

مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدا رسول اللہ

رسول اللہ صلعم کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوجاتا تو ہم کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتے جب تک رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فیضع یدہ وانا حضرنا معہ طعاما فجاءت جاریۃ

صلعم پہلے کھانا شروع نہ کرتے اور ایکبار ہم آپکے ساتھ کھانے آئے تو ایک لڑکی دوڑتی آئی

کانما تدفع فذھبت لتضع یدھا فی الطعام فاخذ رسول اللہ صلی اللہ

گویا کوئی اوسکو دھکیلے لاتا ہے اور ہاتھ کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم بیدھا ثم جاء اعرابی کانما یدفع فاخذ بیدہ فقال رسول اللہ

علیہ وسلم نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایسا ہی ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا اور کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا آپنے اسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا پھر فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ تعالی

کہ بیشک شیطان حلال جانتا ہے اس کھانے کو جس پر خدا کا نام نہ لیا جاوے

علیہ وانہ جاء بھذہ الجاریۃ لیستحل بھا فاخذت بیدھا فجاء بھذا

اور شیطان اس لڑکی کو ساتھ لیکر آیا تھا کہ اسکے سبب کھانا حلال کرے میں نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا ہے پھر اس

الاعرابی لیستحل بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ

اعرابی کو ساتھ لایا کہ اسکے سبب کھانا حلال کرے سو میں نے اسکا بھی ہاتھ پکڑ لیا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ

فی ید احدھما ثم ذکر اسم اللہ تعالی واکلہ رواہ مسلم وعن امیۃ

ان دونوں کے ہاتھ میں ہے یعنی میرے ہاتھ میں ہے روایت کی یہ مسلم نے اور

ابن الخشخاش الصحابی رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

ابن خشخاش صحابی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سلم جالسا ورجل یاکل فلم یسم حتی لم یبق من طعامہ الا لقمۃ فلما رفعھا

سلم بیٹھے تھے اور ایک مرد کھانا کھاتا تھا اور اسنے اللہ کا نام نہیں لیا تھا یہانتک کہ کھانے میں سے ایک لقمہ باقی رہا جب اسنے وہ لقمہ

الی فیہ قال بسم اللہ اولہ واخرہ فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال

منہ کیطرف اٹھایا تو کہا بسم اللہ اولہ واخرہ رسول اللہ صلعم ہنسے اور فرمایا

مازال الشیطان یاکل معہ فلما ذکر اسم اللہ استقاء ما فی بطنہ رواہ ابوداود

کہ شیطان اسکے ساتھ کھاتا تھا جب اسنے اللہ کا نام لیا تو شیطان نے سب کھانا جو پیٹ میں سے تھے کو دیا قے روایت کی یہ ابوداود

والنسائی وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ

اور نسائی نے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم یاکل طعاما فی ستۃ من اصحابہ فجاء اعرابی فاکلہ بلقم
علیہ وسلم اپنے چھ یاروں میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی جنگلی آیا اور دو لقموں میں سب کھانا ختم کر دیا

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ لو سمی لکفاکم رواہ الترمذی
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اللہ کا نام لیتا تو یہ کھانا تم سب کو کفایت کر جاتا۔ روایت کی ہے ترمذی نے اور

وقال حدیث حسن صحیح وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی
کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابوامامہ رضہ سے کہ نبی صلے اللہ

علیہ وسلم کان اذا رفع مائدتہ قال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ
علیہ وسلم کے آگے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تھا تو آپ کہتے تھے خدا کو شکر ہے بہت سا شکر ہے پاکیزہ بابرکت

غیر مکفی ولا مستغنی عنہ ربنا رواہ البخاری وعن معاذ بن انس
شکر ایسا شکر کہ ایکبار کفایت کرے اور اسکی کچھ حاجت نہ رہے اے ہمارے رب وہی حمد کے لائق ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے اور معاذ بن انس

رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طعاما ف
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص کھانا کھا کر

الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غف
سب حمد اللہ کو جسنے مجھے یہ طعام کھلایا اور مجھ کو یہ کسی نا پیدا جملہ اور قوت کے کہ میری جانب سے ہو کھلایا

ما تقدم من ذنبہ رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن باب
پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ روایت کی ہے ابوداود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ باب

فیمن لا یعیب الطعام وان یشتہیہ او یتلہاعنہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
طعام کے عیب نکالنے اور طعام کی نسبت کہنے کے بارے میں روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہ

قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط ان اشتہاہ اکلہ
رسول اللہ صلعم نے کبھی کھانا عیب نہیں کیا اگر

کرھہ ترکہ متفق علیہ وعن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ عل
اس کھانے کی چاہت ہوئی تو کھا لیا ورنہ چھوڑ دیا۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے علی رضہ سے کہ نبی

سال اھلہ الادم فقالوا ما عندنا الا خل فدعا بہ فجعل یاکل یقم
صلعم نے

الادم الخل نعم الادام الخل رواہ مسلم باب فیما یقولہ من حضر
سالن سے سرکہ۔ باب سالن کا۔ روایت کی ہے مسلم نے باب اس بیان میں کہ جب کوئی شخص

الطعام وهو صائم اذا لم يفطر عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

کھانیکو بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو جب روزہ نہ توڑے تو کیا حکم اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم اذا دعي احدكم فليجب فان كان صائما فليصل

اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانیکے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرے اگر روزہ دار ہو تو اسے حق ہیں دعا کرے اگر

وان كان مفطرا فليطعم رواه مسلم قال العلماء معناه فليصل فليدع

روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھا لیوے۔ روایت کی مسلم نے۔ کہا علماء رحمہ نے فلیصل یعنے دعا کرے اور

ومعناه فليطعم ثم اباح له الاكل بقوله من دعي الى طعام فليجب عرس

فلیطعم یعنے کھاوے باب اس بیان میں کہ اگر کوئی کھانیکو بلایا جاوے اور کوئی دوسرا بھی بلانے والے کے ساتھ ہو تو کیا

عن ابي مسعود البدري رضي الله عنه قال دعا رجل النبي صلى الله

روایت ہے ابو مسعود بدری سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلعم سے اللہ علیہ وسلم کو طعام کیلئے

عليه وسلم لطعام صنعه له خامس خمسة فتبعهم رجل فلما بلغ الباب

بلایا اور آپ پانچ میں سے پانچویں تھے پس ایک آدمی انکے پیچھے ہو لیا جب دروازے پر

قال النبي صلى الله عليه وسلم ان هذا تبعنا فان شئت ان تاذن له وان

تو آپ نے صاحب دعوت کو کہدیا کہ یہ شخص ہمارے پیچھے چلا آیا ہے اگر تو چاہے اسکو اذن دے اگر تو چاہے یہ واپس چلا جائے

شئت رجع قال بل اذن له يا رسول الله متفق عليه باب في الاكل مما

اسنے کہا یا رسول اللہ بلکہ اسکو اذن دیا متفق علیہ باب اپنے سے کھانے اور جو

يليه وعظه وتاديبه من يتيم وغيره تحته عن عمر بن ابي سلمة رضي الله

تحضر اچھی طرح نہ کھائے اسکی تادیب و تعلیم کے بیان میں عمر بن ابی سلمہ رضی سے روایت ہے

عنهما قال كنت غلاما في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت يدي

کہا اوس نے کہا میں رسول اللہ صلعم کی گود میں لڑکا تھا اور کہا میرے ہاتھ ہر طرف پھرتا تھا

تطيش في الصحفة فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا غلام سم الله و

آپنے مجھے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالے کا

كل بيمينك وكل مما يليك متفق عليه قوله تطيش بكسر الطاء وبعدها

ہاتھ سے اپنے آگے سے کھا متفق علیہ قولہ تطیش بکسر طا کے اور بعد اسکے

ياء مثناة من تحت مفتوحة ثم شين معجمة ثم ياء مثناة من تحت ساكنة ثم

یا ہ نقطوں والی ہے نیچے سے یعنے گھومتا تھا اور دراز ہوتا تھا کاسے کے کناروں کی طرف

ابن الاکوع رضی اللہ عنہ ان رجلا اکل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن الاکوع رضی سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلعم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھا

بشمالہ فقال کل بیمینک قال لا استطیع قال لا استطعت ما منعہ

تھا آپ نے اسکو فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا میں داہنے ہاتھ کھا نہیں سکتا آپ نے فرمایا تو کھا سکے کبر نے اسکو روکا تھا کہنے کی طاقت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا تو کھا سکے تکبر طاقت نہ ہونے میں اور کہنے والے کے

الا الکبر فما رفعہا الی فیہ رواہ مسلم باب فی النہی عن القران بین

رکھا پھر وہ شخص داہنے ہاتھ کو منہ تک اٹھا سکا روایت کی اسکو مسلم نے باب جواب نہی آدمی مذکر کھانے ہوں کو یا مثل رکھنے نوکر کے دو دو کھجور

تمرتین وغیرہما اذا اکل جماعۃ الا باذن رفقتہ عن جبلۃ بن سحیم قال

وغیرہ از قسم میوہ و ہاتھ مذکر کھانے سے نہی کے بیان میں روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہا کہ ہم کو

اصابنا عام سنۃ مع ابن الزبیر فرزقنا تمرا وکان عبد اللہ بن عمر رضی

عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ قحط سالی آگئی ہم کو کھانے کھجوریں دی گئیں ہم کھاتے تھے اور عبد اللہ بن عمر

عنہما یمر بنا ونحن نأکل فیقول لا تقارنوا بین تمرتین فان النبی صلی اللہ

اس حالت میں ہمیں گزرتے اور ہمکو کہا کرتے کہ تم دو کھجور بن ملا کر مت کھاؤ کہ نبی صلے اللہ علیہ

علیہ وسلم نہی عن الاقران ثم یقول الا ان یستأذن الرجل اخاہ متفق علیہ

وسلم نے مذکر کھانے میں منع فرمایا ہے پھر کہا مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت لیوے متفق علیہ

باب ما یقولہ ویفعلہ من یأکل ولا یشبع عن وحشی بن حرب رضی

باب اس امر کے بیان میں کہ جو شخص کھاتا کھائے اور اسکا پیٹ نہ بھرے تو کیا کرے۔ روایت ہے وحشی بن حرب رضہ سے

اللہ عنہ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انا

کہ رسول اللہ صلعم کے یاروں نے کہا یا رسول اللہ ہم

نأکل ولا نشبع قال فلعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم

کھاتا کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے آپ نے فرمایا شاید تم ایسے ایسے کھاتے ہو گے انہوں نے کہا ان آپس میں جدا جدا کھاتے ہیں پھر جمع ہو جایا کرو ۱۲ اور

واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ رواہ ابو داود باب الامر بالاکل عن جانبہ

اللہ کا نام لیا کرو کہ تمہارے لئے اس کھانے میں برکت دیگا۔ روایت کی اسکو ابو داود نے۔ باب ہر شخص کے برتن کے ایک طرف سے

القصعۃ والنہی عن الاکل من وسطہا فیہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وکل

کھانے اور اسکے درمیان سے کھانے کی نہی کے بیان میں ان حدیثوں میں سے ہے یہ قول علیہ السلام کا

مما یلیک متفق علیہ کما سبق وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن

کہ اپنے آگے سے کھاؤ متفق علیہ جیسا گذرا۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ

نبی صلعم نے کہ برکت طعام کی وسط میں نازل ہوتی ہے پس طعام کے کناروں سے کھایا کرو

وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور وسط میں سے مت کھایا کرو۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے عبداللہ بن بسر رض سے کہا کہ نبی صلعم کے پاس

قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى

ایک قصعہ تھا کہ اسکو غرا کہا جاتا اسکو چار آدمی اٹھایا کرتے تھے جب صبح کی انہوں نے اور کی نماز پڑھ لی تو

أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ يَعْنِي وَقَدْ ثُرِّدَ فِيهَا فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُولُ

قصعہ لایا گیا یعنے اسمیں ثرید کیا ہوا تھا پس سب اسپر جمع ہو گئے جب بہت ہو گئے تو رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ صلعم زانو پر ہو کر بیٹھ گئے ایک بدوی نے کہا یہ کیسی بیٹھک ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بندہ کریم بنایا ہے اور جبار سرکش ضدی بنیں بنایا پھر رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنْ حَوَالَيْهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اس قصعہ کے حوالی اور اطراف سے اور چھوڑ دو اسکو درمیان جو اونچا ہے چھوڑ دو اسمیں برکت کی جائیگی روایت کی ابو داؤد نے۔

بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ ذِرْوَتُهَا أَعْلَاهَا بِكَسْرِ الذَّالِ وَضَمِّهَا بَابُ كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ

باسناد جید سے۔ ف ذروتہا بلند سی اوسکی ساتھ کسرہ ذال کے اور ضمہ اسکو کے ہے باب مکروہ ہونا کھانے کی کراہت کے

مُتَّكِئًا عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

بیان میں ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ الْخَطَّابِيُّ الْمُتَّكِئُ

اللہ صلعم نے کہ میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔ روایت کی یہ بخاری نے کہا خطابی نے تکیہ کرنے والے سے مراد

هٰهُنَا هُوَ الْجَالِسُ مُعْتَمِدًا عَلَى وِطَاءٍ تَحْتَهُ قَالَ وَأَرَادَ أَنَّهُ لَا يَقْعُدُ عَلَى الْوِطَاءِ

اس جگہ بیٹھنے والا ہے تکیہ کر کے اوپر بچھونے کے جو تلے اسکے ہو کہا اور ارادہ کیا حضرت صلعم نے یہ کہ نہ بیٹھے بچھونے اور

وَالْوَسَائِدِ كَفِعْلِ مَنْ يُرِيدُ الْأَكْلَ فِي الطَّعَامِ بَلْ يَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا أَوْ مُسْتَوْطِئًا

سرہانوں پر جیسے کام ہو اس شخص کا جو چاہے بہت کھانا طعام کا بلکہ بیٹھے بے آرام نہ راحت پکڑتے ہوئے

وَبِاَكْلٍ بِلُغَةِ هٰذَا كَلَامُ الْخَطَّابِيِّ وَاَشَارَ غَيْرُهٗ عَلٰى اَنَّ الْمُتَّكِئَ هُوَ الَّذِيْ يَعْلَى

اور کھانے کی تعبیر کرنا کلام خطابی کا ہے۔ اشارہ کیا اس خطابی کے اور دوسرے نے طرف اسکے کہ متکیہ کرنے والا وہ ہے جو

جَنْبِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

پہلو پر تکیہ کر کے بیٹھے۔ زیادہ اچھا جو پہلے ہے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْمُقْعِيُ هُوَ الَّذِيْ يُلْصِقُ

اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے دیکھا دونوں کھڑے ہوتے تھے۔ روایت کی اس کو مسلم نے۔ راوی اس کا یہ ہے کہ آدمی اپنے

اَلْيَتَيْهِ بِالْاَرْضِ وَيَنْصِبُ سَاقَيْهِ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاَكْلِ بِثَلٰثَةِ

سرین زمین پر ٹیکے اور پنڈلی کھڑی کرے بیٹھنے کا بیان۔ تین انگلی سے کھانے کا

اَصَابِعَ وَاسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْاَصَابِعِ وَكَرَاهِيَةِ مَسْحِهَا قَبْلَ لَعْقِهَا وَاسْتِحْبَابِ

انگلیوں کو چاٹنے اور چاٹنے سے پہلے کسی چیز سے ملنے کی کراہت کے

لَعْقِ الْقَصْعَةِ وَاَخْذِ اللُّقْمَةِ الَّتِيْ تَسْقُطُ مِنْهُ وَاَكْلِهَا وَجَوَازِ مَسْحِهَا بِلَعْقِ

اور پونچھنے اور لقمہ جو گر پڑے اس کا اٹھا کر کھا لینے کے بیان میں اور

اَلْلَّعْقِ بِالسَّاعِدِ وَالْقَدَمِ وَغَيْرِهِمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

چاٹنے کے بعد انگلیوں کو یا ہاتھ کو قدم وغیرہما سے پونچھنے کے بیان میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھائے تو انگلیوں کو نہ

اَصَابِعَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

چاٹے خود یا اوروں کو چٹوا دے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے کعب بن مالک رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِثَلٰثِ اَصَابِعَ فَاِذَا

عنہ سے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلعم کو کھاتے تھے تین انگلیوں سے کہ

فَرَغَ لَعِقَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

فارغ ہوتے تو چاٹ لیتے انگلیوں کو۔ روایت کی اس کو مسلم نے۔ اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالْقَصْعَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ

اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور ان کے بیچ کا اور پیالہ چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے

اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ کس کھانے میں برکت ہے۔ اسی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

قَالَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلْيَاْكُلْهَا

فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسکو اٹھالے اور کچھ آلایش مٹی وغیرہ جو اسکے ساتھ لگی ہو دور کرکے کھالیا کرے اور وہ

وَلَا يَدَعْ لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا

تم شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور انگلیوں کے چاٹنے سے پہلے ہاتھ رومال سے نہ پونچھے اسلئے کہ وہ نہیں

يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جانتا کہ کونسے کھانے میں برکت ہے روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَاْنِهِ حَتّٰى يَحْضُرَهُ

وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے سب کاموں میں حاضر ہوتا ہے یہاں تک

عِنْدَ طَعَامِهِ فَاِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا وَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ

کہ کھانے پر بھی حاضر ہوتا ہے جب تم میں کسی کا لقمہ گر جائے تو اسکو اٹھا کر جو کچھ اسکو

اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ

آلایش لگی ہو دور کرکے کھالیا کرے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے جب فارغ ہو تو انگلیاں چاٹ لیا کرے کیونکہ اسکو

لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

معلوم نہیں کہ کونسے طعام میں برکت ہے روایت کی یہ مسلم نے اور انس رضہ سے روایت ہے

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ

کہ رسول اللہ صلعم جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیا کرتے

الثَّلٰثَ وَقَالَ اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا وَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى

اور فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے پس چاہئے اسکو اٹھالے اور اس سے آلایش دور کرکے

وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا

کھالیا کرے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور ہمکو امر کیا کہ ہم قاب کو پونچھ لیا کریں اور فرمایا تم نہیں

تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ

کہ کونسے طعام میں برکت ہے روایت کی یہ مسلم نے اور ابو داؤد سے جابر رضہ سے اسنے کہا

سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ قَدْ كُنَّا نَزْمَنَ النَّبِيِّ

میں نے پوچھا کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں تو جابر نے جواب دیا کہ ہم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ اِلَّا قَلِيْلًا فَاِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يُجْزِنَا

علیہ وسلم کے وقت میں ہم کو ایسے طعام کم ملا کرتا تھا جب ہم کو نہیں ملتا تھا تو ہمارے پاس

صَنَادِيدُ لَا أَكْفُنَا وَسَوَاعِدُنَا وَأَقْدَامُنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ہاتھوں اور بازوؤں اور قدموں کی سوا رومال نہیں ہوتے تھے پھر ہم کہ کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور وضو نہیں کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے

بَابُ تَكْثِيرِ الْأَيْدِي عَلَى الطَّعَامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

باب کھانے پر ہاتھ بہت کر لیکے بیان میں۔ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دو آدمی کا کھانا تین آدمی کو کفایت کرتا ہے اور تین آدمی کا کھانا

كَافِي الْأَرْبَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُو

چار کو کافی ہے متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر رضہ سے کہا کہ میں نے سنا رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ

اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو آدمی کا کھانا

يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

چار کو کفایت کرتا ہے اور چار آدمی کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي آدَابِ الشُّرْبِ وَفِيهِ أَبْوَابٌ

باب ایکسو تین پینے کے آداب کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ وَكَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

باب برتن سے باہر تین بار دم لینے کے استحباب کے بیان میں اور برتن کے درمیان دم لینے کی کراہت میں

وَاسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْإِنَاءِ عَلَى الْأَيْمَنِ فَالْأَيْمَنِ بَعْدَ الْمُبْتَدِئِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

اور برتن کو جہاں سے شروع ہوا اس سے داہنی طرف کو پھیر لینے کے استحباب کے بیان میں۔ روایت ہے انس رضہ سے

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ بیشک رسول خدا صلعم پیتے تھے درمیان پانی پینے کے تین بار دم لیتے تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَيَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْإِنَاءِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

برتن سے باہر دم لیتے تھے۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدٌ كَشُرْبِ الْبَعِيرِ وَلَكِنِ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثُلَاثَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ کی مانند ایک ہی دم سے مت پیا کرو ولیکن دو دو دم لیکر پیا کرو اور

وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

تین دم لیکر پیا کرو۔ اور جب تم منہ کو برتن سے اٹھاؤ تو حمد کیا کرو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن وعن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی

حسن ہے اور روایت ہے ابو قتادہ رضؓ سے کہ نبی صلعم نے

ان یتنفس فی الاناء متفق علیہ یعنی یتنفس فی نفس الاناء وعن

برتن میں دم لینے سے نہی کی + متفق علیہ دم لینے برتن کے اندر میں کو دم لینے سے منع کیا۔ اور روایت ہے انس

انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلبن قد شیب

رضؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ جس میں پانی ملایا ہوا تھا حاضر لایا گیا

بماء وعن یمینہ اعرابی وعن یسارہ ابو بکر رضی اللہ عنہ فشرب

اور آپکی داہنی جانب ایک گنوار بیٹھا تھا اور بائیں جانب ابو بکر رضؓ تھے آپنے پی لیا

ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن متفق علیہ قولہ شیب

پھر گنوار کو اور فرمایا م میں طرف پھر داہنی طرف والے متفق علیہ قولہ شیب یعنے

ای خلط وعن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ

ملایا گیا۔ اور روایت ہے سہل بن سعد رضؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم اتی بشراب فشرب منہ وعن یمینہ غلام وعن یسارہ

علیہ وسلم کے پاس پینے کی چیز حاضر کی گئی آپنے پی اور آپکے داہنی جانب ایک لڑکا بیٹھا تھا۔ اور بائیں طرف

اشیاخ فقال للغلام اتاذن لی ان اعطی ھؤلاء فقال الغلام لا

بوڑھے آدمی بیٹھے تھے آپنے لڑکے کو کہا کہ تو سمجھ لیق ہوتا ہے کہ میں انکو دیدوں لڑکے نے کہا نہیں

واللہ لا اوثر بنصیبی منک احدا فتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو کچھ آپ سے حاصل ہوا ہے اس میں کسیکو ترجیح نہ دونگا۔ پس رسول اللہ صلعم نے اُسکے ہاتھ میں رکھدیا۔ متفق

فی یدہ متفق علیہ تذ ای وضعہ وھذا الغلام ھو ابن عباس رضی اللہ

علیہ ترجمہ یعنے رکھدیا۔ اور وہ لڑکا ابن عباس رضؓ تھا

باب کراھۃ الشرب من فی السقاء ونحوھا وبیان انہ کراھۃ

مشک وغیرہ کے منہ میں سے پینے کی اجازت کے بیان میں اور اس امر کے بیان میں

وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ یعنی ان تکسر افواھھا وتشرب منہ متفق

علیہ وسلم نے مشکوں کے منہ توڑ کر یعنے لپیٹ کر انمیں اپنا منہ لگا کر پانی پینے سے

عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

علیہ ف اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْرَبَ مِنْ فِيْ السِّقَاءِ وَالْقِرْبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اُمِّ ثَابِتٍ كَبْشَةَ

وسلم نے مشکیزہ اور مشک کے موہنہ میں موہنہ لگا کر پانی پینے سے منع کیا ہے متفق علیہ اور روایت ہے ام ثابت کبشہ

بِنْتِ ثَابِتٍ اُخْتِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ

بیٹی ثابت کی سے جو بہن ہے حسان بن ثابت کی ماضی ہو اللہ ان دونوں سے کہا

عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا

کہ رسول اللہ صلعم میرے ہاں تشریف لائے اور مشک لٹکائی ہوئی کے موہنہ سے آپنے کھڑے کھڑے موہنہ لگا کر پانی پیا

فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَمَّا

پینے اٹھ کر مشک کا موہنہ جہاں آپکا موہنہ لگا تھا کاٹ لیا ف روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اسنے

قَطْعُهَا لِتَحْفَظَ مَوْضِعَ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَتَبَرَّكَ بِهٖ ف

اسلئے کاٹ لیا کہ رہے موہنہ لگنے کی جگہ تبرکاً اپنے پاس محفوظ رکھے اور

تَصُوْنَهُ عَنِ الْاِبْتِذَالِ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَحْمُوْلٌ عَلٰى بَيَانِ الْجَوَازِ وَالْحَدِيْثَانِ

اسکی بے ادبی سے اور یہ حدیث جواز پر محمول ہے اور پہلی دونوں حدیثوں میں

السَّابِقَانِ لِبَيَانِ الْاَكْمَلِ وَالْاَفْضَلِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بَابُ كَرَاهَةِ النَّفْخِ فِي

افضلیت کا بیان ہے واللہ اعلم باب پانی وغیرہ پینے کی چیز میں پھونک مارنے کے

الشَّرَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

کراہت میں ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ

علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے بھی فرمایا ایک آدمی نے کہا میں برتن میں تنکے وغیرہ دیکھتا ہوں

فَقَالَ اَهْرِقْ وَقَالَ اِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ

کہا اسکو گرا دے کہا میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا فرمایا اپنے موہنہ سے پیالہ علیحدہ کر دیا کر

فِيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

ف روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے ابن عباس رضؓ سے

اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ

کہ نبی صلعم نے نہی فرمائی اس سے کہ برتن میں دم لیا جائے یا پھونک ماری جائے

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح باب بیان جواز الشرب قائما و

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے باب کھڑے ہو کر پینے کے جواز کے بیان میں اور

بیان ان الاکمل والافضل الشرب قاعدا فیہ حدیث لبشۃ السابق

اس امر کے بیان میں کہ بیٹھ کر پینا افضل ہے اس مضمون میں لبشہ کی حدیث جو پہلے گذر چکی ہے

وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال سقیت النبی صلی اللہ علیہ و

اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ

سلم من زمزم فشرب وھو قائم متفق علیہ وعن النزال بن سبرۃ

وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ کھڑے ہوئے پی لیا متفق علیہ اور روایت ہے نزال بن سبرہ

رضی اللہ عنہ قال اتی علی باب الرحبۃ فشرب قائما وقال رایت

رضی سے کہا کہ علی رضی باب الرحبہ میں آئے اور کھڑے کھڑے پانی پیا اور فرمایا کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل کما رایتمونی فعلت رواہ البخاری

رسول اللہ صلعم کو ایسا ہی کرتے دیکھا تھا جیسا تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے روایت کی یہ بخاری نے

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم نأکل ونحن نمشی ونشرب ونحن قیام رواہ الترمذی وقال

وسلم کے وقت چلتے پھرتے کھاتے پیتے کرتے تھے اور کھڑے کھڑے پیا کرتے تھے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

حدیث حسن صحیح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ

حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے اپنے دادا سے کہا کہ میں

عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائما وقاعدا رواہ

نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ کھڑے اور بیٹھے دونو حالتوں میں پیا کرتے تھے روایت کی یہ

الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن انس رضی اللہ عنہ عن النبی

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے انس رضی سے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی ان یشرب الرجل قائما قال قتادۃ فقلنا

صلعم نے اس امر سے نہی فرمائی ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر پانی پیئے قتادہ نے کہا انس سے کہا

فالاکل قال ذلک اشر واخبث رواہ مسلم وفی روایۃ لہ ان النبی صلی

کہ کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے اس نے کہا کہ وہ برا اور خبیث تر ہے روایت کی یہ مسلم نے اور اسکی دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلے

اللہ علیہ وسلم زجر عن الشرب قائما وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال

اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے زجر فرمایا ہے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احدکم قائما فمن نسی

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر ہرگز نہ پیوے اور جو بھول جائے تو چاہیے کہ قے کر دیا کرے ف

فلیستقیر رواہ باب استحباب کون ساقی القوم اخرھم شربا عن ابی

ہریرۃ کی یہ مسلم نے کہا باب اس امر کے بیان میں کہ لوگوں کے پلانے والا سب سے پیچھے پیا کرے الا

قتادۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ساقی القوم اخرھم

قتادہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لوگوں کو پلانے والا سب سے پیچھے پیا کرے

یعنی شربا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح باب جواز الشرب

پینے پینے میں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے باب سونے چاندی

من جمیع الاوانی الطاھرۃ غیر الذھب والفضۃ وجواز الکوع وھو الشرب

کے برتنوں کے سوا دوسرے سب برتنوں میں بشرطیکہ وہ پاک ہوں پینے کے جواز میں

بالفم من النھر وغیرہ بغیر اناء ولا ید وتحریم استعمال اوانی الذھب والفضۃ

دریا وغیرہ سے منہ لگا کر بدون برتن میں ڈالنے اور بدون ہاتھ لگائے پینے کی جواز میں اور کھانے پینے اور طہارت

فی الشرب والاکل والطھارۃ وسائر وجوہ الاستعمال عن انس رضی اللہ عنہ

وغیرہ وجوہ استعمال میں سونے چاندی کے برتن کا استعمال میں سونے چاندی کے برتن کا استعمال کرنے تحریم کے بیان میں انس رضی سے

قال حضرت الصلوۃ فقام من کان قریب الدار الی اھلہ وبقی قوم

کہا کہ نماز کا وقت آگیا اور نزدیک گھر والے اپنے اپنے گھر کو چلے گئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے پس

فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمخضب من حجارۃ فصغر المخضب ان

رسول اللہ صلعم کے پاس ایک لگن پتھر کا حاضر کیا مگر وہ لگن چھوٹا نکلا اس سے

یبسط فیہ کفہ فتوضا القوم کلھم قالوا کم کنتم قال ثمانین وزیادۃ

کہ اس میں اپنا ہاتھ پھیلا سکیں پس سب لوگوں نے وضو کر لیا لوگوں نے پوچھا تم کتنے تھے اس نے کہا اسی سے کچھ زیادہ تھے

متفق علیہ وھذہ روایۃ البخاری وفی روایۃ لہ ولمسلم ان النبی صلی اللہ

متفق علیہ اور یہ بخاری کی روایت ہے اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم دعا باناء من ماء فاتی بقدح رحراح فیہ شیء من ماء فوضع

نے پانی کا برتن منگوایا کہ اس میں تھوڑا سا پانی تھا حاضر کیا گیا۔

فَوَضَعَ اَصَابِعَهٗ فِيْهِ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَآءِ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ

رسول اللہ صلعم نے اپنی انگلیاں اس میں رکھدیں انس نے کہا میں نے کہ میں پانی کی طرف دیکھتا تھا کہ انگلیوں میں سے جوش مار کر نکلتا تھا ۱۲

فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّاَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

پھر میں نے وضو کرنیوالوں کا اندازہ کیا تو ستر سے اسی کے درمیان تھے اور روایت ہے عبداللہ بن

زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَهٗ مَآءً

زید رضؓ سے کہ نبی صلعم ہمارے مکان تشریف لائے ہمنے آپکے لیے ایک

فِيْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّاَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَلصُّفْرُ بِضَمِّ الصَّادِ وَيَجُوْزُ كَسْرُهَا

کانسی کے برتن میں پانی نکالا اس سے آپنے وضو کیا روایت کیا اسکو بخاری نے صفر صاد کے ضمہ اور پاکے کسرہ اسکا اور دو

وَهُوَ النُّحَاسُ وَالتَّوْرُ كَالْقَدَحِ وَهُوَ بِالتَّآءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقُ وَعَنْ جَابِرٍ

قسم کا ہے اور تور قدح کیطرح ہے اور وہ ساتھ تا دو نقطے والے کے ہے اوپر کی جانب سے اور جابر

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ

رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک انصاری کے گھر تشریف لائے اور آپکے

وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ

ساتھ ایک یار تھے رسول اللہ صلعم نے اس انصاری کو فرمایا اگر تیرے

مَآءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَلشَّنُّ الْقِرْبَةُ

مشکیزہ میں رات کا باسی پانی ہے ورنہ ہم موجود ملاکر پی لینگے روایت کی یہ بخاری نے شن مشکیزہ کو کہتے ہیں

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا

اور روایت ہے حذیفہ رضؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو

عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ

ریشم اور دیبا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ چیزیں

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

دنیا میں انکے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں متفق علیہ اور ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے

عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے

وَالْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اِنَّ

چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ گھونٹ گھونٹ کر بھرتا ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے

الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ أَوِ الْفِضَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ مَنْ شَرِبَ

کہ جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کھائے یا پیوے۔ اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص

فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ

سونے یا چاندی کے برتن میں پیوے تو سوا اسکے نہیں کہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غوٹ غوٹ کرکے بھرتی ہے

الْبَابُ الرَّابِعُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ وَفِيهِ أَبْوَابٌ

باب چوتھا ایکسو چار لباس کے بیان میں اور اسمیں کئی باب ہیں

بَابٌ فِي اسْتِحْبَابِ الثَّوْبِ الْأَبْيَضِ وَجَوَازِ الْأَحْمَرِ وَالْأَخْضَرِ وَالْأَصْفَرِ

باب سفید کپڑا پہننے کے استحباب کے بیان میں اور سرخ اور سبز اور زرد

وَالْأَسْوَدِ وَجَوَازِهِ مِنْ قُطْنٍ وَكَتَّانٍ وَشَعْرٍ وَصُوفٍ وَغَيْرِهَا إِلَّا الْحَرِيرَ

اور سیاہ کپڑے کے جواز میں اور روئی اور سن اور بال اور اون وغیرہا کی ریشم کے سوا کے جائز ہونے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے اولاد آدم کی ہم نے اتاری واسطے تمہارے پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور

رِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ تَعَالٰى وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ

روئی اور لباس پرہیزگاری کا سو بہتر ہیں۔ اور بنا دیئے تمکو کرتے جو بچاؤ ہیں گرمی کے

وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

اور کرتے جو بچاؤ ہیں لڑائی کے اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ

اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم سفید کپڑوں کو اپنا لباس بناؤ کہ تمہارے بہتر

ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

کپڑوں میں سے ہیں اور ان سے اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

صحیح ہے۔ اور سمرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ

علیہ وسلم کہ تم سفید لباس پہنو کہ وہ پاکیزہ اور ستھرے ہے اور اسی میں مردوں کو کفن دیا کرو روایت کی یہ

النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نسائی اور حاکم نے اور کہا حدیث صحیح ہے اور روایت ہے براء رضہ سے

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ

کہا کہ رسول اللہ صلعم میانہ قد تھے اور میں نے دیکھا آپکو سرخ جوڑے میں

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهْبِ بْنِ

نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز کبھی آنحضرت سے بہتر۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رض سے

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ

کہ رسول اللہ صلعم کو میں نے بمکہ اور وہ

بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهِ فَمِنْ نَاضِحٍ وَنَائِلٍ

ابطح میں سرخ خیمہ میں جو چمڑے سے بنا ہوا تھا دیکھا دیکھا کہ بلال وضو کا پانی لایا۔ پس بعضے انہیں سے وضو کا فضل کو لیتے اور پر چھڑکتے تھے اور بعضے اوروں کو پانی کی طراوت لیکر لیتے جو ان

فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ

کو ملتا تھا۔ پس رسول اللہ صلعم سرخ جوڑا پہنکر نکلے کو یا میں آپکی دونوں ساق کی سفیدی کو دیکھتا ہوں پس

فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٌ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا حَيَّ عَلَى

آپنے وضو کیا اور بلال نے آذان کہی میں انکے موںہ کو ادہر ادہر داہیں باہیں حی علی الصلوٰۃ

الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ

حی علی الفلاح کہنے میں پھیرتا ہوا دیکھتا تھا۔ پھر آپکے لئے نیزہ گاڑا گیا آپنے آگے ہوکر نماز پڑھی اور

الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ لَا يَسْنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْعَنَزَةُ بِفَتْحِ النُّوْنِ نَحْوُ الْعُكَّازَةِ وَعَنْ

کتا اور گدھا آپکے آگے سے گذرتے تھے کوئی انکو منع نہیں کرتا تھا۔ متفق علیہ۔ عنزہ ساقہ کی نون کے ساتھ یہ چھڑی کے مانند ہے۔ اور

أَبِي رِمْثَةَ رِفَاعَةَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابو رمثہ رفاعہ تیمی رض سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا او

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

اس وقت آپ پر دو کپڑے سبز رنگ کے تھے روایت کی ابو داؤد اور ترمذی نے ساتھ اسناد صحیح کے

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ

اور جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ

فتح مکہ کے دن مکہ میں آئے اور آپکے سر مبارک پر سیاہ دستار تھی روایت کی اسکو مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو سعید عمرو بن حریث

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ

رض سے کہا کہ گویا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عِمَامَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ وَقَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ

جب آپکے سر مبارک پر سیاہ پگڑی تھی اور آپ نے دونوں کناروں کو کچھ کندھوں کے درمیان لٹکے ہوئے تھے روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَعَنْ

کہ رسول اللہ صلعم نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور آپکے سر مبارک پر سیاہ پگڑی تھی اور روایت ہے

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلٰثَةِ

عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تین کپڑے

أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سفید رنگ سحولیہ میں کہ روئی سے بنے ہوئے تھے لفافے دیئے گئے انمیں کرتہ اور پگڑی نہ تھی متفق علیہ

اَلسَّحُولِيَّةُ بِفَتْحِ السِّينِ وَضَمِّهَا وَضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ يُنْسَبُ إِلَى سَحُولَ قَرْيَةٍ

سحولیہ ساتھ فتحہ سین اور ضمہ اسکے کے اور ضمہ حا بہملتین کے منسوب ہے طرف سحول کے جو ایک گاؤں ہے

بِالْيَمَنِ وَالْكُرْسُفُ الْقُطْنُ وَعَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ

یمن میں اور کرسف روئی ہے اور اسی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو گھر سے

وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْمِرْطُ بِكَسْرِ الْمِيمِ وَهِيَ لِسَاءٌ وَالْمُرَحَّلُ

نکلے اور آپ پر ایک کملی سیاہ بالوں سے بنا ہوا تھا مرط ساتھ کسرہ میم کے اور مرحل ساتھ حا مہملہ اور وہ چادر

بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ هُوَ الَّذِي فِيهِ صُوَرُ رِحَالِ الْإِبِلِ وَهِيَ الْأَكْوَارُ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ

جسمیں اونٹ کے زین کی تصویریں بنی ہوں اور زین کجاوے ہے اور روایت ہے مغیرہ سے

بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ

شعبہ رضہ سے کہا کہ میں رات سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا

لَيْلَةٍ فِي مَسِيرَةٍ فَقَالَ لِي أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتّٰى

آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ پانی ہے میں نے عرض کی ہاں ہے آپ اونٹ سے اترے اور

تَوَارَى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ

رات کی اندھیری میں تین رکعت رہ گئے کہ آنکھوں سے غائب ہو گئے پھر تشریف لائے تو میں نے آپ پر پانی ڈالا آپنے منہ دھویا

وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى أَخْرَجَهُمَا

اور آپ پر اون کا جبہ تھا آپ انمیں سے ہاتھ نہ نکال سکے تا کہ جبے کے

مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ

فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

آپنے فرمایا انکو چھوڑ دے کہ پہنے تھے جب پہنے تھے پاک تھے آپنے اُنپر مسح کیا متفق علیہ اور ایک

رِوَايَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ هٰذِهِ الْقِصَّةَ

روایت میں ہے اور آپ پر جبہ شامی تنگ آستین والا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ معاملہ

كَانَتْ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَمِيصِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

غزوہ تبوک میں تھا باب کرتا پہننے کے استحباب میں روایت ہے ام سلمہ رضہ سے

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتا سب کپڑوں سے محبوب تھا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ بَابُ صِفَةِ طُولِ

روایت کی یہ ابوداؤد و الترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے باب کرتہ

الْقَمِيصِ وَالْكُمِّ وَالْإِزَارِ وَطَرَفِ الْعِمَامَةِ وَتَحْرِيمِ إِسْبَالِ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ

اور آستین اور پہنچہ اور دستار کے کنارہ کی درازی کے بیان میں اور انمیں سے کسی کو

عَلَى سَبِيلِ الْخُيَلَاءِ وَكَرَاهَتِهِ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّةِ

تکبر کی وجہ سے لٹکانے کی تحریم اور بلا تکبر لٹکانے کی کراہت کے بیان میں روایت ہے اسماء بنت یزید انصاریہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کی آستین

الرُّسْغِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

پہونچہ تک بھی روایت کی یہ ابوداؤد و الترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص تکبر اور غرور سے اپنا کپڑا گھسیٹا کرے قیامت کے دن

اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ

خدا تعالیٰ اسکی طرف نگاہ کریگا ابوبکر رضہ نے کہا یا رسول اللہ

إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میرا تہبند ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ اسکا خیال رکھوں آپنے فرمایا

إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ وَعَنْ

تو انمیں سے نہیں جو تکبر سے یہ کام کیا کرتے ہیں روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے بعض اسکو اور ابوداؤد نے

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن

اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

خدا تعالیٰ اُس شخص کی طرف رحمت کی نظر نہ کریگا جو آپنے ازار کو غرور سے لٹکائے کہنچتا جاتا ہو متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ نفس کی اس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اللہ علیہ وسلم نے کہ آپنے فرمایا جو ازار ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے + متفق روایت کی یہ بخاری نے اور ابوذر رضؓ

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا

سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں

يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

جن سے خدا کلام نہ کریگا قیامت کے دن اور نہ طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور نہ انکو پاک کریگا اور انکو عذاب دردناک ہے

قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَ

ابوذر رضؓ نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ۔ اور ابوذر نے کہا برباد ہوگئے

خَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ

انکو کہ پڑا کون ہیں وہ یوں یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار لٹکانیوالا دوسرا احسان جتانے والا تیسرا جھوٹی

بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

قسم کی گرم بازاری کرنے والا ۔ مگر ایک روایت کی یہ مسلم نے اور ابن عمرؓ سے روایت ہے

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لٹکانا ازار اور کرتہ اور پگڑی میں ہے متفق ۔ مخصر

جَرَّ شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

انمیں سے کسیکو لٹکائے قیامت کو خدا تعالیٰ نہ دیکھیگا ۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اسناد

بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا

صحیح سے ۔ اور روایت ہے ابوجری جابر بن سلیم رضؓ سے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ

يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا

انکی رائے کیطرف پھر جاتے ہیں اور انکی رائے کو صواب سمجھتے ہیں اور اسپر عمل کرتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ

اللہ کا رسول ہے یعنے دوبارہ کہا علیک السلام یا رسول اللہ آپنے فرمایا

لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ

علیک السلام مت کہہ کہ علیک السلام مرے ہوؤں کا سلام ہے السلام علیک کہا کر بیان کرتا ہے

رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَارَسُولَ اللّٰهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِذَا أَصَابَكَ

کہ بیٹھے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا ہیں اس اللہ کا رسول ہوں کہ جب کبھی تجھ پر تنگسالی آ جائے

عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ

اور تو اس سے دعا مانگے تو وہ تیرے لئے گھاس اگا دے اور جب کسی جنگل میں تیرا اونٹ کھو جائے اور تو اس سے دعا مانگے

رَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ

وہ اسکو تیرے لئے واپس کر دے۔ بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کی کہ آپ مجھے نصیحت کریں فرمایا تو کسی کو گالی نہ دے کہا اسکے بعد میں نے کسی

بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَ

کسی اونٹنی اور غلام اور اونٹ اور بکری کو کبھی گالی نہیں دی۔ اور کسی نیکی کو حقیر مت سمجھ اور

أَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ

تو اپنے بھائی سے کشادہ رو ہو کر کلام کرے کہ یہ بھی نیکی ہے اور

إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ فَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَ

اپنا ازار نصف پنڈلی تک رکھا کر اگر تو یہ نہ مانے تو دونوں ٹخنوں تک کرے اور ازار کے لٹکانے سے احتراز کر

إِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ

کہ یہ غرور سے ہوا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ غرور سے خوش نہیں ہوتا اور اگر کوئی آدمی تجھے گالی دے اور تیرا عیب جو کچھ معلوم ہو اس سے تجھ کو عیب لگائے اور ایسا

بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ قَالَ

اسکو عیب مت کر کہ اس کام کا وبال اسی پر ہوگا۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اسناد صحیح سے اور

التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا

ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوہریرہ رضؓ سے کہا کہ

رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ

ایک آدمی ٹخنہ لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلعم نے اسکو فرمایا جا وضو کر

فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

اُس نے جا کر وضو کیا پھر آیا پس فرمایا جا پھر وضو کر ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ

مَالَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ

کیا سبب کہ آپ نے اسکو وضو کرنیکا امر کیا پھر آپ خاموش ہو رہے آپ نے فرمایا وہ تہبند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا

ازاره وان الله لا يقبل صلوة رجل مسبل رواه ابو داود باسناد صحيح على
پڑھ رہا تھا اور اللہ تہبند لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔ اس روایت کو ابو داؤد نے اسناد صحیح سے مسلم کی
شرط پر مسلم وعن قيس بن بشير التغلبي قال اخبرني ابي وكان جليسا
اور روایت ہے قیس بن بشر تغلبی سے کہ میرا باپ ابو الدرداء کے پاس بیٹھا کرتا تھا
لابي الدرداء قال كان بدمشق رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه
اس نے کہا مجھ کو خبر دی ہے کہ دمشق میں ایک رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں سے ایک شخص تھا
وسلم يقال له ابن الحنظلية وكان رجلا متوحدا قلما يجالس الناس
اور اس کو ابن الحنظلیہ کہا جاتا ہے اور وہ آدمی تنہا بیٹھنے والا لوگوں سے بہت ہی کم مجالست کیا کرتا تھا
انما هو صلوة فاذا فرغ فانما هو تسبيح وتكبير حتى يأتي اهله فاتيته
وہ نماز میں رہا کرتا تھا جب نماز سے فارغ ہوتا تو تسبیح و تکبیر میں مشغول رہا کرتا تا کہ اپنے گھر کے لوگوں میں آتا۔ ہم ابو الدرداء کے پاس بیٹھے تھے
ونحن عند ابي الدرداء فقال له ابو الدرداء كلمة تنفعنا ولا تضرك قال بعث
کہ وہ شخص ہمارے پاس سے گذرا ابو الدرداء نے اس کو کہا کہ ہم تجھ سے ایسی بات چاہتے ہیں کہ ہم کو نفع کرے اور تجھ کو ضرر نہ دے اس نے کہا کہ رسول
رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فقدمت فجاء رجل منهم فجلس في مجلس الذين
علیہ وسلم نے ایک سریہ ارسال فرمایا جب وہ واپس آئے تو ایک آدمی انہیں سے اس مجلس میں آ بیٹھا جہاں
يجلس فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لرجل الى جنبه لو رأيتنا حين
رسول اللہ صلعم جلوس فرماتے تھے اور جو شخص اسکے پہلو میں بیٹھا تھا اسکو کہنے لگا کہ جب
التقينا نحن والعدو فحمل فلان فطعن فقال خذها مني وانا الغلام
ہم دشمن سے سینہ بسینہ ہوئے اگر تو ہم کو اسوقت دیکھتا فلانے شخص نے نیزہ چلایا اور کہا لے مجھ سے میں
الغفاري كيف تري في قوله فقال ما اراه الا قد بطل اجره فسمع بذلك
غفاری لڑکا ہوں تو اسکے یہ کلمہ بکنے میں کیا کہتا ہے اس نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ اسکا اجر باطل ہوا یہ بات
اخر فقال ما ارى بذلك باسا فتنازعا حتى سمع رسول الله صلى الله عليه
دوسرے شخص نے سنکر کہا کہ مجھے اس میں کچھ نقصان نظر نہیں آتا دونوں جھگڑنے لگے کہ رسول اللہ صلعم نے
وسلم فقال يسبح ان الله لا بأس ان يؤجر ويحمد فرأيت ابا الدرداء سر
وسلم کی یہ بات سن لی اور فرمایا کہ اجر بھی جایا جاوے اور مدح بھی کیا جاوے مجھے ابو الدرداء کو دیکھ کر اس بات سے خوشی ہوئی کہ
اليه وقول انت سمعت ذلك من رسول الله
اس نے یہ بات رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم فقال نعم فما زال یعیدہ علیہ حتی انی لاقول لیبرکن

صلعم سے کئی بھی اسنے کہا تو ان میں وہ اسبات کو پھر پھر رکھے جاتا تھا تاکہ میں نے خیال کیا کہ یہ اپنے زانو کے بل

علی رکبتیہ قال فمن ہنا یؤوبا اخر فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا

بیٹھ جائیگا۔ کہا راوی نے کہ وہی شخص پھر آیا ان ہمارے پاس سے گئے ابو الدرداء نے اسکو کہا ہم تجھ سے کسی بات چاہتے ہیں جو اسکو نفع دے اور

تضرک قال قال لنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المنفق علی الخیل

تجھے کچھ ضرر نہ ہو۔ اوسنے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ گھوڑے پر خرچ کرنے والے

کالباسط یدہ بالصدقۃ لا یقبضہا ثم مر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء

اس شخص کی مثل ہے جو صدقہ کرنے میں اپنا ہاتھ اب کشادہ کیا ہے کہ کبھی بند نہیں کرتا۔ پھر وہ ایکدن ہمارے پاس سے گذرا پھر ابو الدرداء نے اسکو کہا

کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال قال لنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نعم الرجل

کسی بات کو جو ہمکو نفع دے اور تجھے کچھ نقصان نہ کرے۔ اوسنے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا

خریم الاسدی لو لا طول جمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فعجل

کہ خریم اسدی بہت خوب آدمی ہے اگر اسکے سر کے بال زیادہ ہوتے اور اسکا تہبند لٹکا ہوا نہ ہوتا۔ یہ خبر خریم کو جب پہونچی اوسنے

فاخذ شفرۃ فقطع بہا جمتہ الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ

اسی وقت چھری لیکر سر کے بال کاٹ کر کانوں کے برابر کر دیے اور تہبند دونوں پنڈلیوں کے نصف تک

اٹھا لیا

ثم مر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک فقال سمعت

پھر ایک دن وہ ہمارے پاس سے نکلا ابو الدرداء نے کہا کہ کسی بات کو جو ہمکو نفع کرے اور تجھکو کچھ ضرر نہ دے اوسنے کہا میں نے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول انکم قادمون علی اخوانکم فاصلحوا

رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس آنیوالے ہو اپنے اونٹوں کے

رحالکم واصلحوا لباسکم حتی تکونوا کانکم شامۃ فی الناس فان اللہ لا یحب

زین اور اپنے لباس درست کرو یہاں تک کہ لوگوں میں ایسے دکھائی دو جیسا تل میں خال دکھائی دیا کرتا ہے کہ اللہ

الفحش ولا التفحش رواہ ابو داود باسناد حسن الا قیس بن بشر فانہ اختلفوا

فحش اور تفحش کو دوست نہیں رکھتا روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد حسن سے مگر قیس بن بشر کی

فی توثیقہ وتضعیفہ وقد روی لہ مسلم وعن ابی سعید الخدری رضی

توثیق و تضعیف میں علماء نے اختلاف کیا حالانکہ مسلم نے اس سے روایت کی ہے۔ اور ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ازرۃ المومن الی نصف

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مومن کے تہبند باندھنے کی جگہ نصف

السَّاقِ وَلَا حَرَجَ وَلَا جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

ساق تک ہے اور پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان رکھنے میں کچھ حرج و گناہ نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ

فَهُوَ فِي النَّارِ وَمَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَبِإِسْنَادٍ

آگ میں داخل ہونیکا سبب ہوگا اور جو شخص تکبر و غرور سے ازار کو لٹکائے گا خدا تعالیٰ اسکی طرف نظر نہ کریگا روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد

صَحِيحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

صحیح سے ۔ اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ

علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرا تہبند کچھ ڈھیلا تھا آپ نے فرمایا اے عبداللہ اپنا تہبند اٹھالے ۔ میں نے اٹھا لیا ۔

قَالَ ازْدِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ فَقَالَ

آخر فرمایا اور اور اٹھا لیا میں نے پھر ہمیشہ اسکی طرف نظر رکھا کرتا تھا ۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا کہاں تک ۔ اسنے کہا

إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دونوں پنڈلی کے نصف تک ۔ اور روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ

کہ جو شخص غرور سے اپنا تہبند گھسیٹتا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ کریگا ۔ ام سلمہ نے کہا کہ

كَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ قَالَ يُرْخِينَ شِبْرًا قَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفَ أَقْدَامُهُنَّ

عورتیں اپنے دامنوں کو کس طرح رکھا کریں فرمایا ایک بالشت لٹکایا کریں انہوں نے کہا اس صورت میں انکے قدم ننگے ہو جاوینگے

قَالَ فَذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

آپنے فرمایا ایک ہاتھ تک بھر دو پھیلا چھوڑ دیں ۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِيحٌ بَابُ فِي اسْتِحْبَابِ التَّرَفُّعِ فِي اللِّبَاسِ وَتَوَاضُعًا قَدْ

حسن صحیح ہے باب لباس میں تواضع کی روسے تکلف

سَبَقَ فِي بَابِ فَضْلِ الْجُوعِ وَخُشُونَةِ الْعَيْشِ جُمَلٌ يَتَعَلَّقُ بِهَذَا الْبَابِ

دور رکھنے کے بیان میں ۔ اس باب کے مضمون کے متعلق کئی جملہ باب فضل الجوع میں لکھ آئے ہیں

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور معاذ بن انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلَّهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى

فرمایا کہ جو شخص تواضعاً للہ باوجود قدرت کے لباس فاخرہ ترک کردے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکو خلقت کے

رؤس الخلائق حتی یخیرہ من ای حلل الایمان شاء یلبسہما رواہ الترمذی

روبرو حاضر کرکے فرمائیگا کہ ایمان کے لباسوں میں سے جو لباس تو چاہتا ہے پسند کرکے پہن لے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور

وقال حدیث حسن باب فی استحباب التوسط فی اللباس ولا یقتصر

کہا حدیث حسن ہے باب لباس میں میانہ روی کے استحباب میں اور بلا حاجت اور

علی ما یزری بہ لغیر حاجۃ ولا مقصود شرعی عن عمرو بن شعیب عن

بدون غرض شرعی کے ایسے لباس پر جس سے عیب کیا جائے اقتصار نہ کیا جائے۔ روایت ہے عمرو بن شعیب رضی سے کہ نقل

ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ سے اپنے دادا سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ رواہ الترمذی وقال حدیث

کہ اللہ تعالیٰ اس امر کو دوست رکھتا ہے کہ بندہ پر اسکی نعمت کا اثر دکھائی دیا کرے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

حسن باب فی تحریم اللباس الحریر علی الرجال وتحریم جلوسہم

باب مردوں کو ریشم پہننے کے اور اسپر بیٹھنے

علیہ واستنادہم الیہ وجواز لباسہ للنساء عن عمر بن الخطاب رضی

اور اس سے تکیہ لگانے کی حرمت کے بیان میں اور عورتوں کو ریشم پہننے کے جواز میں عمر بن خطاب رضی سے

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبسوا الحریر

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم ریشم کا کپڑا نہ پہنو

فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ متفق علیہ وعنہ قال

بیشک جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت میں اسکو نہ پہنیگا۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہا

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما یلبس الحریر من لا خلاق

سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ ریشمی کپڑا وہ شخص پہنتا ہے جو بے نصیب ہے

لہ متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری من لا خلاق لہ فی الآخرۃ قولہ لا

متفق علیہ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے قولہ لا

خلاق ای لا نصیب وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ

خلاق یعنی نصیبہ نہیں اور انس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ

صلعم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے آخرت کو نہ پہنیگا۔

متفق علیہ وعن علی رضی اللہ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

متفق علیہ رواہ اور روایت ہے علی رضہ سے کہ دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ وذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال ان ہذین

وسلم کو لیکر کہ آپ نے ریشم کو داہنے ہاتھ میں لیا اور سونے کو بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا کہ یہ دونوں

حرام علی ذکور امتی رواہ ابوداود باسناد حسن وعن ابی موسی الاشعری

حرام ہیں مرد امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ روایت کی ابوداود نے باسناد حسن سے اور ابو موسی اشعری رضہ سے

رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حرم لباس الحریر

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ریشم

والذہب علی ذکور امتی واحل لاناثہم رواہ الترمذی وقال حدیث

مرد کرنے کا لباس میری امت کے مردوں پر حرام کیا گیا ہے اور عورتوں کیلئے حلال کیا گیا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن صحیح وعن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال نہانا النبی صلی اللہ

حسن صحیح ہے اور حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ نہی صلے اللہ علیہ

علیہ وسلم ان نشرب فی انیۃ الذہب والفضۃ وان ناکل فیہا وعن لبس

وسلم نے ہمکو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے سے نہی فرمائی اور

الحریر والدیباج وان نجلس علیہ رواہ البخاری باب جواز لبس الحریر

ریشم اور دیبا کے پہننے اور اسپر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ باب جواز ہی خارش والے کو ریشم کے

لمن بہ حکۃ عن انس رضی اللہ عنہ قال رخص رسول اللہ صلی اللہ

جواز کے بیان میں روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم للزبیر وعبد الرحمن بن عوف فی لبس الحریر لحکۃ کانت بہما

علیہ وسلم نے زبیر اور عبد الرحمن بن عوف کو لبسب اسکے کہ انکو خارش ہو گئی تھی ریشم پہننے کی اجازت

متفق علیہ باب النہی عن افتراش جلود النمور والرکوب علیہا عن

متفق علیہ۔ باب پہننے کے چیتے کا فرش بنانے اور اوپر سوار ہونے کی نہی کے بیان میں اور

معاویۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترکبوا

معاویہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم

الخز ولا النمار حدیث حسن رواہ ابوداود وغیرہ باسناد صحیح وعن

سوار مت ہوا کرو ریشم پر یہ حدیث حسن ہے روایت کیا ابوداود وغیرہ نے اسناد صحیح سے اور

أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ

ابو لیلیٰ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ نبی صلعم نے درندوں کے چمڑوں سے

السِّبَاعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيدَ صِحَاحٍ وَفِي رِوَايَةٍ

بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اسانید صحیح سے اور ترمذی کے

لِلتِّرْمِذِيِّ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا

ایک روایت ہے کہ درندوں کے چمڑے کے فرش بنا بیٹھنے کی فرمائی ہے باب اس بیان میں کہ جب آدمی نیا کپڑا

جَدِيدًا أَوْ نَعْلًا أَوْ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

اور نیا جوتا یا کوئی اور ایسی شے پہنے تو کیا کہا کرے۔ ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے کہا کہ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا

رسول اللہ صلعم جب نیا کپڑا پہنا کرتے تو اسکا نام مثلاً پگڑی یا کرتہ

أَوْ رِدَاءً يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا

یا چادر وغیرہ لیکر یہ دعا پڑھا کرتا تھا۔ اے اللہ تیرے لئے حمد ہے تو نے مجھے یہ پہنایا ہے میں تجھ سے اس کی خیر اور جس کام کیلئے

صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور اسکی بدی اور جس کام کیلئے یہ بنایا گیا ہے اسکی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ بَابُ اسْتِحْبَابِ الِابْتِدَاءِ بِالْيَمِينِ فِي اللِّبَاسِ وَهَذَا

اور اس نے کہا کہ حدیث حسن ہے۔ باب کپڑے پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کے مستحب ہونے میں

الْبَابُ قَدْ تَقَدَّمَ مَقْصُودُهُ وَذَكَرْنَا الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ فِيهِ

اور اس باب کا مطلب پہلے گذر چکا ہے۔ اور وہاں ہمنے احادیث صحیحہ اس مضمون کی ذکر کر دی ہیں

الْبَابُ الْخَامِسُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ آدَابِ النَّوْمِ وَالِاضْطِجَاعِ

باب ایکسو پانچواں سونے اور پہلو کے بل لیٹ جانے کے آداب کے بیان میں اور اس میں

وَفِيهِ أَبْوَابٌ بَابُ فِي نَوْمِ الِاضْطِجَاعِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ

کئی باب ہیں۔ باب سونے کرنے اور لیٹنے کے بیان میں۔ روایت ہے براء بن عازب رضی سے

اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب بچھونے پر آتے

نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ

تو داہنی پہلو پر لیٹ جاتے پھر یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ میں نے اپنا نفس تیرے سپرد کیا۔ اور میں نے اپنا منہ

وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً

تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا کام تیرے سپرد کیا اور میں نے اپنی پیٹھ تیری طرف لگائی جو تیرے سوا کوئی پناہ نہیں کرسکتا تیرے واسطے اور تیری طرف سے ڈر بھی لے نہیں

إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَ

پناہ اور نہیں کہ تجھ سے ڈر کر تجھ پر رحمت تیری کے میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی اور

بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ فِيْ كِتَابِ الْأَدَبِ

پیغمبر پر جو تو نے بھیجا ہے روایت کی یہ بخاری نے ان الفاظ سے کتاب الادب میں

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ

اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ جب تو اپنے سونے کی جگہ میں آوے

فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ وَذَكَرَ نَحْوَ

تو اول وضو کر جیسا نماز کے لیے وضو کرتا ہے پھر داہنی پہلو پر لیٹ کر یہ دعا پڑھا کر اور پہلی دعا کے مثل ذکر کی

وَفِيْهِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اور اس میں یہ زیادہ ہے اور اپنا کلام کر ان پر دعا پڑھا کر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

کہا کہ رسول اللہ صلعم رات کو گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے

فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَجِيْئَهُ

جب صبح ہو جاتی تو دو رکعت خفیف پڑھ کر مؤذن کے اذان کہنے تک داہنی پہلو پر لیٹ جایا کرتے تھے تاکہ

الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

مؤذن آکر اطلاع کرتا متفق علیہ اور روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ

صلعم جب رات کو سونے کی جگہ میں آجاتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر فرماتے اے اللہ تیرے

اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا

نام کے ساتھ میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں اور جب جاگتے تو یہ کلمہ فرماتے سب حمد و ثنا اللہ کو ہے جس نے ہمکو مارنے کو

بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ يُعَيْشَ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ

بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھکر جانا ہے روایت کیا یہ بخاری نے اور روایت ہے یعیش بن طخفہ الغفاری سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ أَبِيْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى بَطْنِيْ إِذَا رَجُلٌ

اس سے کہا کہ میرے باپ نے ذکر کیا کہ میں مسجد میں اپنے پیٹ پر لیٹا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے

كَيْفَ يَرْجِلُهُ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ ضَجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ

کیسی ہے پاؤں سے ہلا کر کہا کہ اس صورت پر لیٹنے کو خدا تعالیٰ برا جانتا ہے۔ جبھی میں نے نظر کی تو رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اللہ صلعم ہی تھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے

عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی جگہ میں بیٹھے کہ اس میں

اللّٰهَ تَعَالٰى فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى

اللہ کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ کیطرف سے اس پر نقصان و حسرت ہوگا اور جو شخص لیٹے کسی جگہ میں کہ وہاں اللہ تعالیٰ کو

فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ التِّرَةُ بِكَسْرِ التَّاءِ

یاد نہ کرے تو ہوگا اس پر اللہ کیطرف سے افسوس اور نقصان۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے ترہ سا تا کسرہ تا

الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقُ وَهِيَ النَّقْصُ وَقِيلَ التَّبِعَةُ بَابُ جَوَازِ الِاسْتِلْقَاءِ عَلَى

دو نقطہ اوپر والے کے اور وہ نقصان ہے اور کہا گیا ہے پیچھا کرنا ہے باب ہے پشت پر لیٹ جانے

الْقَفَا وَوَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا لَمْ يَخَفِ انْكِشَافَ الْعَوْرَةِ

اور جبکہ نہ ہو کھلنے ستر کا خوف ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنے اور

وَجَوَازِ الْقُعُودِ مُتَرَبِّعًا وَمُحْتَبِيًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

تربیع اور احتبا کی صورت پر بیٹھنے کے جواز کے بیان میں فصل عبداللہ بن یزید رضؓ سے روایت ہے

أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا أَحَدَ

کہ دیکھا اس نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ مسجد میں لیٹے پاؤں دوسرے پر رکھ کر

رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

پشت پر لیٹے ہوئے تھے متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر ابن سمرہ رضؓ سے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ

صلعم فجر کی نماز پڑھکر اسی جگہ تربیع کی صورت پر بیٹھے رہا کرتے تھے تاکہ سورج صاف نکل آتا

حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد وغیرہ نے اسانید صحیح سے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضؓ سے

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ

کہا کہ میں نے دیکھا تھا رسول اللہ صلعم کعبہ کے صحن کے درمیان

مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هٰكَذَا وَوَصَفَ بِهَدْبِهِ الْاِحْتِبَاءَ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی پنڈلیوں کے گرد لپیٹے ہوئے اس صورت سے بیٹھے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے احتباء کی ہیئت بیان کرکے دکھلائی اور

وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ

وسلم کو قرفصا کی صورت بیٹھے ہوئے دیکھا جب میں نے آپکو خشوع کی صورت

فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعَنْ شَرِيْدٍ

بیٹھے ہوئے دیکھا تو خوف سے کانپ گئی میں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت ہے شرید

ابْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ

بن سوید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس سے گذرے اور میں اس صورت سے بیٹھا

هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ وَاتَّكَأْتُ عَلٰى أَلْيَةِ يَدِيَّ

ہوا تھا کہ میں نے بائیں ہاتھ کو پشت کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور ٹیک لیا تھا بیٹھے اوپر کوشت کے کہ انگوٹھے کی جڑ میں ہے

فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَبِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ بَابُ

آنحضرت نے فرمایا کیا تو ایسے لوگوں کی صورت بیٹھتا ہے جنپر غضب کیا گیا ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے بسند صحیح سے باب ہے

فِيْ آدَابِ الْجُلُوْسِ وَالْمَجَالِسِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

مجلس اور مجلس کے آداب کے بیان میں ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِّنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ

صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی شخص بیٹھے ہوئے کو اسکی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جایا کرے لیکن

تَوَسَّعُوْا وَتَفَسَّحُوْا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ

جلس وسیع کرو اور ابن عمر کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی بیٹھا ہوا آپکے لیے اپنی جگہ چھوڑ دیتا تو اس جگہ نہ بیٹھتا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متفق علیہ اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِّنْ مَّجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جب تم میں سے کوئی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو پھر واپس وہاں ہی آجائے تو اس جگہ کا حقدار وہی ہے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اور روایت ہے جابر بن سمرہ رضی سے کہا کہ جب ہم رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم جلس حیث ینتہی رواہ ابوداود والترمذی وقال

اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تو جہاں جگہ ملتی وہاں ہی بیٹھ جاتا کسی کو آگے نہ بڑھتا۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا

حدیث حسن وعن ابی عبداللہ سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال

حدیث حسن ہے اور ابو عبداللہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جمعہ کے دن غسل نہیں کرتا پھر اور حسب طاقت

ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج

پاکیزگی حاصل نہیں کرتا اور تیل نہیں لگاتا یا اپنے گھر سے خوشبو لگا کر نہیں نکلتا

فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا

پس دو آدمیوں میں جدائی نہیں ڈالتا پھر جس قدر اسکے لئے مقدر ہے نماز پڑھتا ہی پھر جب امام خطبہ پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہے چپ

غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری رواہ البخاری وعن عمرو بن شعیب

اسکے گناہ اس جمعہ اور دوسرے جمعہ تک آئندہ کے درمیان کے بخشے جاتے ہیں۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے

عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپنے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کسی آدمی

لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما رواہ ابوداود والترمذی

کو حلال نہیں کہ دو آدمی میں انکی اجازت کے سوا تفریق و جدائی کرے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا

وقال حدیث حسن وفی روایۃ لابی داود لا یجلس بین رجلین الا

حدیث حسن ہے۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ دو آدمی کے درمیان بدون انکے اذن کے

باذنہما وعن حذیفۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی نہ بیٹھے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

لعن من جلس وسط الحلقۃ رواہ ابوداود باسناد حسن والترمذی

نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو حلقہ کے درمیان میں بیٹھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے باسناد حسن سے اور ترمذی نے

عن ابی مجلز ان رجلا قعد وسط حلقۃ فقال حذیفۃ ملعون علی

ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حلقہ کے درمیان میں بیٹھا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ملعون ہے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم او لعن اللہ علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم من

محمد صلعم کی زبان پر لعنت کیا گیا ہے یا لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کی زبان پر اس شخص پر

جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ

جو حلقہ کے وسط میں بیٹھے ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے، اور روایت ہے ابو سعید

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

خدری رضہ سے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ

کہ بہتر مجلسوں میں سے بہتر وہ مجلس ہے جو بہت وسیع ہو روایت کی یہ ابو داؤد نے بسند صحیح سے بخاری کی شرط پر، اور

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں

فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ

بیٹھ کر بیہودہ گوئی بہت کرے پھر اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے پاکی ہے تجھکو یا اللہ

اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا

اور تعریف ہے تجھ کو ہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے تجھ کو بخشش مانگتا ہوں تیرے اور توبہ کرتا ہوں طرف تیری کے

كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أَبِي

اس مجلس میں جو کچھ اس سے ہوا ہے بخشا جاتا ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے، اور روایت ہے ابو

بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي آخِرِ

برزہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی آخر عمر میں

إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا

جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے سبحانک ہمیں گمان کرکہ شہد ان لا الہ الا

أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا

انت استغفرک واتوب الیک ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ آپ آگے یہ کلمے نہیں کہا کرتے تھے

مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضٰى قَالَ ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ لِّمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

جواب کہنے ہمارے فرمایا کہ یہ کلمے کفارہ ہیں ان زلات کا کہ مجلس میں ہوتے ہوں روایت کی یہ ابو داؤد نے

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ فِي مُسْتَدْرَكِهِ مِنْ رِّوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اور ابو عبداللہ حاکم نے مستدرک میں عائشہ رضہ سے روایت کی ہے

وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ

اور کہا صحیح الاسناد ہے اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بھؤلاء الدعوات اللھم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اٹھنے کے وقت ان دعاؤں کو کم ہی ترک کرتے تھے اے اللہ

اقسم لنا من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبین معصیتک ومن طاعتک

اپنا خوف ہمکو اسقدر عطا کر کہ ہم میں اور تیری معصیت میں حائل ہو جائے اور عطا کر ہم کو اپنی عبادت اسقدر کہ اسکے

ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تھون بہ علینا مصائب الدنیا

سبب تو ہمکو اپنی بہشت میں پہونچا دے اور عطا کر ہمکو یقین اسقدر کہ اسکے سبب سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے

اللھم متعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا

اے اللہ ہم مند کر ہمکو ہمارے حواس ہمارے جسم اور ہماری قوت سے جبتک تو ہمکو زندہ رکھے اور کر ہمکو ہمیشہ کو ہمارا وارث

واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا

اور ہمارے کینہ کی اس شخص پر کر جسنے ہم پر ظلم کیا اور فتح دے ہمکو اس شخص پر جو ہم سے دشمنی رکھے اور ہمارے دین میں ہماری مصیبت مت کر

فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا

اور دنیا کو ہمارا بڑا مطلب نہ کر اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی نہایت کر اور ہم پر اس شخص کو غالب مت کر جو ہم پر

من لا یرحمنا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن وعن ابی ھریرۃ رض

رحم نہ کرے، روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من قوم یقومون من مجلس لا

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی قوم کسی ایسی مجلس سے برخاست نہیں ہوتی جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں

یذکرون اللہ تعالیٰ فیہ الا قاموا عن مثل جیفۃ حمار وکان لھم حسرۃ

مگر ایسے اٹھتے ہیں جیسے گدھے کے مردار پر سے اٹھے ہوں اور اس مجلس کا ان کو حسرت اور پشیمانی ہوگی

رواہ ابو داود وباسناد صحیح وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما

روایت کی ہے ابو داود نے اسناد صحیح سے اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ نہیں

جلس قوم مجلسا لم یذکروا اللہ تعالیٰ فیہ ولم یصلوا علی نبیھم فیہ الا

بیٹھتی کوئی قوم کسی ایسی مجلس میں جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہو اور اپنے نبی صلعم پر صلوٰۃ اللہ درود نہ پڑھا ہو مگر

کانت علیھم ترۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفر لھم رواہ الترمذی وقال

نقصان وحسارہ ہی ہوگا اگر اللہ تعالیٰ چاہے اسکو عذاب کرے اور اگر چاہے اسکو بخشدے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

حدیث حسن وعنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قعد

حدیث حسن ہے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی جگہ میں بیٹھے

مقعدہ الذی یذکر اللہ تعالیٰ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ومن اضطجع مضجعا

کہ جس جگہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر افسوس اور حسرت ہی ہوگی اور جو شخص لیٹنے کی جگہ پر

ولا یذکر اللہ تعالیٰ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ رواہ ابوداؤد وقد سبق

کہ جس جگہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے افسوس اور حسرت ہوگی یہ روایت ابوداؤد نے اور پہلے اس سے

قریبا وشرحنا الترۃ فیہ باب الرؤیا وما یتعلق بہا قال اللہ تعالیٰ

قریب لفظ ہی اور ہم نے ترۃ کی شرح پہلے بیان کر دی ہے باب خواب اور اس کے متعلق امور کے بیان میں، فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ومن آیاتہ منامکم باللیل والنہار وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال

اور رات دن میں تمہارا سونا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی آیات میں سے ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لم یبق من النبوۃ الا المبشرات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کچھ باقی نہیں رہا نبوت سے

قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ رواہ البخاری وعنہ عن النبی

صحابہ نے عرض کی یہ مبشرات کیا ہیں آپ نے فرمایا نیک خوابیں، روایت کی یہ بخاری نے، اسی سے روایت ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المؤمن تکذب

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب ہو جائے قیامت کے تو مومن کے خواب کا ذرہ ہر برابر کی

ورؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ متفق علیہ وفی روایۃ

اور مومن کے خواب نبوت کی چھیالیس جزو ہے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے

صدقک رؤیا صدقک حدیثا وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

کہ تجھ سے بولے سچ میں کہتا ہے تجھ سے خواب بھی سچا بولتا ہے اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ کو

رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ او فکانما رآنی فی الیقظۃ لا یتمثل الشیطان

خواب میں دیکھے سو عنقریب بیداری میں دیکھے گا یا گویا اس نے مجھ کو بیداری میں دیکھا کہ شیطان میری صورت

وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی

ورؤیا یحبہا فانما ہی من اللہ تعالیٰ

اچھا خواب دیکھے جس کو پسند ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

فلیحدث بہا وفی روایۃ فلا یحدث بہا الا من یحب

اس کو چاہیے کہ بیان کرے اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو بیان نہ کرے مگر اس شخص کے پاس جو اس کو پسند کرے

وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا

اور جب ایسا خواب دیکھے جس کو وہ مکروہ جانتا ہو تو وہ شیطان سے ہے اسکو لازم ہے کہ اسکی شرارت سے اللہ تعالیٰ سے

وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اور کسی کے پاس اسکا ذکر نہ کرے کہ اسکو ضرور تکلیف نہ دیگا

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ وَفِي رِوَايَةٍ الرُّؤْيَا

کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے رویا صالحہ اور ایک روایت میں ہے رویا

الْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ

حسنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور خواب قبیح شیطان سے ہو پس جو شخص کوئی مکروہ شے خواب میں دیکھے تو بائیں طرف

شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلْبُخَارِيِّ نَحْوُهُ

تین بار تھوکے۔ اور شیطان کی شرارت سے پناہ مانگے۔ اسکو ضرور نہ کریگی متفق علیہ۔ لفظ ابی داؤد کے ہیں

لَطِيفٌ لَا يَرْقَى مَعَهُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

پس جس کے ساتھ نظر نہ کی جائے اور جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلَى يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ

کہ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو مکروہ جانتا ہو۔ تو چاہیئے کہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوکے اور اللہ سے

الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي الْعَاصِ

شیطان سے تین بار استعاذہ کرے اور جس کروٹ پر ہو اسکو بدل کر دوسری کروٹ پر ہو جاوے روایت کی اسکو مسلم نے اور ابی العاص

وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

واثلہ بن الاسقع رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلعم نے کہ البتہ

مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ يَقُولَ

سب بہتانوں میں بڑے بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کو چھوڑ کر اور کی طرف نسبت کرے اور اپنی آنکھوں کو وہ دکھلاوے جو نہ دیکھا ہو

عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

رسول اللہ صلعم پر وہ بات کہے جو آپ نے نہیں کہی۔ روایت کی یہ بخاری نے

تمت

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات کہ آج بتاریخ ۲۵ شعبان تمام ہوئی جلد اول ریاض العابدین کی اور جلد ثانی زیر طبع ہے عنقریب ہدیہ ناظرین کی جاویگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

فہرست جلد اوّل ریاض العابدین ترجمہ ریاض الصالحین

صفحہ	مضامین کتاب
۲	خطبۂ کتاب
۶	فہرست کتاب
۲۷	پہلا باب سب اعمال اور اقوال اور احوال کی [illegible]
۳۴	دوسرا باب توبہ کے بیان میں
۵۰	تیسرا باب صبر کے بیان میں
۶۶	چوتھا باب صدق کے بیان میں
۶۹	پانچواں باب مراقبہ کے بیان میں
۷۵	چھٹا باب تقوے کے بیان میں
۷۷	ساتواں باب یقین اور توکل کے بیان میں
۸۴	آٹھواں باب استقامت کے بیان میں
۸۵	نواں باب اللہ تعالے کی مخلوقات کی عظمت میں فکر کرنیکے اور دنیا کے فنا ہونے اور آخرت کے عمل وغیرہ کے بیان میں
۸۶	دسواں باب خیرات و نیک اعمال کی طرف [illegible] کرنے اور ترغیب کے بیان میں
۸۹	گیارھواں باب مجاہدہ یعنی عبادت اور دین میں کوشش اور محنت کے بیان میں۔
۹۲	بارھواں باب اخیر عمر میں نیک اعمال کے زیادہ کرنیکی ترغیب میں۔
۱۰۰	[illegible] اور خیر کی کثرت کے بیان میں
۱۰۴	تیرھواں باب عبادت میں میانہ روی کرنے کے بیان میں۔
۱۰۷	پندرھواں باب اعمال کی محافظت کرنے کے بیان میں۔
۱۱۸	سولھواں باب سنت اور اس کے آداب کی تعظیم کے امر میں۔
۱۲۴	سترھواں باب بیچ بیان واجب ہونے

صفحہ	مضامین کتاب
۱۲۴	تابعداری حکم الٰہی کی اور ان کلمات کو جو کہے انکو شخص جو بلایا جاوے طرف حکم اللہ کی
۱۲۶	اٹھارھواں باب بدعتوں اور نئے کاموں سے [illegible] بیان میں۔
۱۲۷	انیسواں باب اس شخص کے بیان میں جو رسم بد یا نیک نکالے
۱۲۹	بیسواں باب نیکی پر دلالت کرنے اور بد [illegible] یا ضلالت کیطرف بلانے کے بیان میں
۱۳۱	اکیسواں باب نیکی اور تقوی پر ایک [illegible]
۱۳۳	بائیسواں باب نصیحت میں
۱۳۴	تیئیسواں باب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بیان میں۔
۱۴۱	چوبیسواں باب امر معروف اور نہی منکر کے کرنے والے کی عقوبت کے بیان میں
۱۴۶	جب اسکا فعل اس کے قول سے مخالف ہو
۱۴۷	پچیسواں باب امانت کی ادا کرنیکے بیان میں
۱۵۶	چھبیسواں باب مسلمانوں کی حرمت اور حقوق اور نیز شفقت اور رحمت کرنیکے بیان میں
۱۶۴	ستائیسواں باب مسلمانوں کا بھید [illegible] اللہ [illegible] ضرورت ان کی تشہیر کرنے کی کے بیان میں۔
۱۶۴	انتیسواں باب مسلمانوں کی حاجت روائی کے بیان میں
۱۶۴	تیسواں باب شفاعت کرنے کے بیان میں
۱۶۵	اکتیسواں باب لوگوں میں صلح کرنیکے بیان میں

صفحہ	مضامین کتاب
۱۶۸	بتیسواں باب ضعیف اور فقیر اور غیر مشہور مسلمانوں کی فضیلت کے بیان میں
۱۷۳	تینتیسواں باب یتیم [illegible] اور ضعیف اور مساکین اور عاجزوں سے نرمی کرنی اور ان سے احسان کرنے اور ان پر شفقت کرنی اور ان کے ساتھ تواضع کرنے اور ان کیلئے بازو بچھانے کے بیان میں
۱۷۸	چوتھا باب عورتوں سے نیکی کرنے کی وصیت میں
۱۸۲	پینتیسواں باب مردوں کے حق کے بیان میں جو عورتوں پر ہے
۱۸۴	چھتیسواں باب عیال پر خرچ کرنیکے بیان میں
۱۸۶	سینتیسواں باب مال پیارے اور جید کے خرچ کرنے کے بیان میں
۱۸۷	اڑتیسواں باب اس بیان میں ہے کہ آدمی کو واجب ہے کہ اپنے اہل اور اولاد سمجھ داروں کو اور دینی سب رعیت کو اللہ تعالے کی عبادت کا امر کیا کرے
۱۸۹	انتالیسواں باب ہمسایہ کے حق میں اور اس کے حق کی وصیت کے بیان میں۔
۱۹۲	چالیسواں باب ماں باپ سے نیکی کرنے اور قرابتیوں سے ملاپ کرنے کے بیان میں۔
۲۰۲	اکتالیسواں باب عفو اور قطع رحم کی حرمت کے بیان میں۔
۲۰۵	بیالیسواں باب ماں باپ اور اقارب

صفحہ	مضامین کتاب
۲۰۵	اور زوجہ وغیرہم مستحق کے دوستوں سے نیکی کرنے کے بیان
۲۰۷	تینتالیسواں باب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے اکرام و فضل کے بیان میں۔
۲۱۰	باب چوالیسواں علماء اور بزرگوں اور فضلاء وغیرہ کے بیان میں۔
۲۱۴	پینتالیسواں باب نیک لوگوں کی زیارت اور مجالست اور صحبت اور محبت اور ان کی زیارت کی خواہش کرنی اور ان سے دعا منگوانی اور فضیلت والے مکانوں کی زیارت کرنے کے بیان میں
۲۲۱	چھیالیسواں باب حب فی اللہ کی فضیلت اور اسپر ترغیب دینی اور جس کسی سے محبت ہو اوس کو خبر دینے کے بیان میں۔ کہ اوس سے اسکو پیار ہے۔ اور اس بیان میں کہ جب اس کو خبر دیوے تو اس کو وہ کیا جواب دیوے۔
۲۲۴	سینتالیسواں باب اللہ تعالے کے بندہ کو دوست رکھنے کے علامات و نشانیوں کے بیان میں۔
۲۲۶	اڑتالیسواں باب ظالموں اور فسیحتوں اور مسکینوں کو ایذا دینے سے تحذیر و ڈرانے کے بیان میں
۲۲۷	انچاسواں باب لوگوں کے ظاہر پر احکام جاری کرنے اور ان کے باطن اللہ کے سپرد کرنے کے بیان میں۔
۲۳۱	پچاسواں باب خوف کے بیان میں
۲۳۸	باب اکاونواں رجاء اور امید کے بیان میں۔

صفحہ	مضامین کتاب
۲۵۵	باب باونواں امید و رجاء کی فضیلت کے بیان میں
۲۵۶	باب ترپنواں خوف اور امید کے جمع
	[illegible] خوف سے اور
	[illegible] کی فضیلت
	[illegible]
۲۶۱	باب پچپنواں [illegible] پر راضی ہونے کی رغبت دلانے پر اور فقر کی عظمت کے بیان میں۔
۲۷۳	باب چھپنواں بھوک اور خشونت عیش اور کمانے اور پینے اور پہننے وغیرہ نفس کے مشتہیات میں سے تھوڑے پر اقتصار کرنے اور شہوات کے ترک کرنے کی فضیلت کے بیان میں۔
۲۹۳	باب ستاونواں قناعت اور عفاف اور معاش میں میانہ روی اور خرچ کرنے کے بیان میں اور بلا ضرورت سوال کرنے کی مذمت میں
۲۹۹	باب اٹھاونواں بغیر سوال اور بغیر حرص کرنے کے کوئی اگر کچھ دے اسکے لینے کے جواز کے بیان میں۔
۳۰۰	باب انسٹھواں اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے اور سوال اور حقیر باتوں سے بچنے کے ترغیب میں۔
۳۰۱	ساٹھواں باب بخشش اور سخا اور نیکی کے جگہوں میں اللہ پر اعتماد کر کے خرچ کرنے کے بیان میں
۳۰۸	باب اکسٹھواں بخل اور حرص سے نہی کرنے کے بیان میں۔
	باب باسٹھواں ایثار اور مواسات کے بیان میں

صفحہ	مضامین کتاب
۳۱۱	باب تریسٹھواں آخرت کے کاموں میں رغبت اور متروک اشیاء میں استنکثار و بہت کرنیکے بیان میں
۳۱۲	باب چوسٹھواں غنی شکر کرنیوالے کی فضیلت کے بیان میں۔
۳۱۴	باب پینسٹھواں موت کے یاد کرنے کے اور اسکے جھٹ آنیکے بیان میں
۳۱۸	چھیاسٹھواں باب مردوں کے لئے زیارت کا استحباب کے بیان میں
۳۱۹	باب ستر سڑسٹھواں سبب نازل ہونے کسی رنج و مصیبت دنیوی کے موت کی آرزو کرنی کی کراہت کے بیان میں اور اگر دین میں فتنہ کے خوف سے موت کی آرزو کرے تو کچھ خوف نہیں۔
۳۲۰	باب اڑسٹھواں ورع و پرہیزگاری کے کرنے کے اور شبہات کے چھوڑنے کے بیان میں
۳۲۳	باب انہترواں زمانہ اور لوگوں کے فاسق ہونیکے وقت اور ان میں فتنہ ہونے کے خوف سے اور حرام اور شبہات وغیرہا میں واقع ہونیکے خوف سے فرار کرنے کی استحباب کے بیان میں۔
۳۲۵	باب ستر ہواں لوگوں سے [illegible] اور ان سے [illegible] اور مشاہیر اور مجالس ذکر میں شامل ہونے اور بیماروں کی عیادت کرنی اور جنازہ پر حاضر ہونے اور محتاجوں کی حاجت روائی اور جاہلوں کی رہنمائی وغیرہا اور ان کے معاملہ میں استعمال کرنے کے بیان میں
۳۲۶	باب اکہترواں تواضع کرنیکے اور مومنوں

صفحہ	مضامین کتاب
۳۴۶	کیلئے بادشاہ کے بیان میں
۳۴۸	باب بہتّرواں تکبر اور خود بینی کے حرام ہونیکے بیان میں
۳۴۱	باب تہتّرواں خوش خلقی کے بیان میں
۳۴۴	باب چوہتّرواں حلم اور آہستگی اور نرمی کرنیکے بیان میں
۳۴۷	پچہتّرواں باب جاہلوں سے اعراض اور چشم پوشی اور عفو کے بیان میں
۳۴۰	باب چھہتّرواں غضب کے نہ ہونے کے بیان میں
	سترھواں شریعت کی کی اور اسکے ترجمہ بیان مدد کرنے دین اللہ کے کی۔
۳۴۲	باب اٹھہتّرواں حکام کو امر کرنیکے بیان میں کہ اپنی رعیت سے نرمی کیا کریں۔ اور انکی خیرخواہی اور اوپر شفقت کرنیمیں اور انسے دعا اور کرائی اور انکے مصالح کی اہمال اور انکی حاجات سے غفلت کرنیسے نہی کرنے کے بیان میں
۳۴۴	باب انہتّرواں عادل حاکم کے بیان میں
۳۴۵	باب اسّیواں غیر معصیت میں حاکموں کی اطاعت کرنیکے حرمت کے بیان میں
۳۴۹	باب اکاسّیواں امارت کے سوال کرنیکے نہی میں اور جب لائق پر متعین نہ ہو یا اسکی طرف حاجت ہو تو اسکے دیدینے کی رخصت کرنیکے بیان میں
۳۵۰	باب بیاسّیواں بادشاہ اور قاضی وغیرہما حکام کو وزیر صالح مقرر کرنیکی ترغیب میں اور برے مصاحبوں سے اور انکی بات قبول کرنیسے تحذیر کے بیان میں۔
۳۵۱	باب ترانوےواں جو شخص امارت وحکومت اور قضا کا سائل یا اس کی حرص رکھتا ہو اس کو حکومت وقضا کا متولی کرنے سے نہی کے بیان میں۔

صفحہ	مضامین کتاب
۳۵۱	باب چوہترواں اور پچاسی ادب اور حیا کے بیان میں اور انکی فضیلت اور ان کو اپنی عادت کرنیکے بیان میں۔
	باب چھیاسی مال کی حفاظت کرنیکے بیان میں
	باب ستاسی عہد کے وفا کرنے اور وعدہ کے پورا کرنیکے بیان میں۔
	باب اٹھاسی [illegible] کی بے ادبی کی عادت ہو اسپر محافظت کرنیکے بیان میں
″	باب نواسی ملاقات کے وقت کشادہ روئی اور خوش کلامی اور شیریں زبانی کے استحباب کے بیان میں
۳۵۸	باب نوّے کلام کو جب مخاطب بدوں ایضاح کے نہ سمجھ سکے تو اسکے سمجھانیکو وضاحت اور تکرار سے بیان کرنیکے استحباب میں
″	باب اکانوّے اس بیان میں کہ جو کلام حرام نہ ہو ہمنشیں دوسرے ہمنشین کو سنا دیا کرے اور رہا اور واعظ اپنی مجلس کے حاضرین کو خاموش کرا دیا کریں۔
۳۵۹	باب بانوّے وعظ اور اس میں میانہ روی کرنیکے بیان میں
۳۶۱	باب ترانوّے سکینہ اور وقار اور آہستگی کرنیکے بیان میں
	باب چرانوّے نماز اور علم کی تحصیل وغیرہما عبادت کے لئے سکینہ اور وقار اور آہستگی سے جانیکے استحباب کے بیان میں
۳۶۲	باب پچانوّے مہمان کا اکرام کرنے کے بیان میں۔
۳۶۳	باب چھیانوّے اور ستانوّے خیر ونیکی پر مبارکباد کہنی اور بشارت دینے کے

صفحہ	مضامین کتاب
۳۶۶	استحباب کے بیان میں
۳۶۶	باب اٹھانوّے اپنے دوست کو وداع کرنے اور سفر وغیرہ میں اس سے علیحدہ ہونے کے وقت اسکو وصیت کرنے اور اسکے لئے دعا مانگنے اور اس سے اپنے لئے دعا کی خواہش کرنیکے بیان میں
۳۷۱	باب ننانوّے استخارہ اور مشورہ کرنے کے بیان میں
۳۷۳	باب سواں عید اور بیمار کی پرسش کرنے اور حج اور جہاد اور جنازہ وغیرہ کو ایک رستہ سے جانا اور دوسرے رستہ سے لوٹ کر آنیکے استحباب کے بیان میں
″	باب ایکسواں ایک کرامت وبزرگی والے اچھے کاموں میں دائیں طرف سے ابتدا شروع کرنیکے استحباب کے بیان میں
۳۷۶	باب ایکسو دو طعام کے آداب کے بیان میں
۳۸۴	باب ایکسو تین بیٹھنے کے آداب کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔
۳۹۰	باب ایکسو چار لباس کے بیانمیں اور اس میں کئی باب ہیں۔
۴۰۱	باب ایکسو پانچواں سوجانے اور پہلو کے بل لیٹ جانے کے آداب میں۔

اس کتاب کا داخل ہی اجری
گرانٹ پوچکے ہیں۔ المشتہر
عبدالاول الغزنوی
غفرلہ

جلد ثانی

قال رسول اللہ صلعم من احب ان یرتع فی ریاض الجنۃ فلیذکر اللہ

الحمد للہ الذی جعل حلق الذکر ریاض الصالحین ووفقنا لطبع تالیف العالم العامل
تکملۃ المتاخرین وتذکرۃ المتقدمین مولنا المولوی احمد الدین رحمہ اللہ تعالی المسمی

بریاض العابدین

ترجمہ

ریاض الصالحین

للشیخ الامام العلامۃ فرید دھرہ ووحید عصرہ ابی ذکریا یحیی النووی نعمہ اللہ بن رحمتہ
بالاھتمام الاحسن والسعی الاکمل شیخ الھی بخش محمد جلال الدین تاجر الکتب لاہور

فی المطبع الامرتسری فی قلتہ لاہور

الجلد الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الباب السادس بعد المائة فی آداب السلام وفیہ ابواب

باب یک سو چھ سلام کے آداب کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔

باب فی فضل السلام والامر بافشائہ قال اللہ تعالی یا ایہا الذین

باب سلام کی فضیلت اور اسکے افشا کرنیکے حکم کے بیان میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے

امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اہلہا وقال

ایمان والو مت جایا کرو کسی کے گھروں میں اپنے گھر کے سوا جب تک نہ بولی چال کرو اور سلام دے اس گھر والوں پر ف اور فرمایا

تعالی فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ

پھر جب تم کبھی جاؤ ان میں تو سلام کرو اپنے لوگوں پر نیک دعا ہے۔ اللہ کے ان سے برکت کی

طیبۃ وقال تعالی واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا و

ستھری ف اور فرمایا جب دعا دیوے تم کو کوئی تو تم بھی دعا دو اس سے بہتر یا وہی لوٹا کر۔ ف۳ اور

قال تعالی ہل اتاک حدیث ضیف ابراہیم المکرمین اذ دخلوا علیہ فقالوا

فرمایا کیا آئی ہے تیرے پاس بات مہمانوں ابراہیم کے عزت کیے۔ جبکہ وہ اسکی جب اندر آئے اسکے پاس تو بولے

سلاما قال سلام وعن عبد اللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ان

سلام وہ تو اسلام ہے۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے کہ ایک

رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم

شخص نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا کونسی خصلت اسلام کی بہتر ہے۔ تو نے فرمایا کھانا

الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف متفق علیہ وعن

ابن بلیغ کا کہنا۔ وقف ادنی ناقص۔ متفق علیہ اور

ف۱ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا یعنے دوسرے لوگوں کے گھر میں نہ گھسو یہانتک کہ اندر جانے سے پہلے اجازت لے لیا کریں اور اجازت کے بعد السلام علیکم کہہ لیا کریں اور تین بار اجازت مانگ لینا چاہیے اگر اجازت نہ ملے تو بہتر ورنہ پھر جانا چاہیے اور شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے کہا ہے جملہ تسلیم غیر اجنبی پر ہے تو اپنا گھر ہو یا غیر کا سلام کیا کرے حدیث مشکوٰۃ بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ سلام اندر جانے سے پہلے کیا کرے کلدہ کہتے ہیں داخل ہوا رسول اللہ صلعم پر تو میں نے سلام نہ کیا اور نہ مجھے اجازت ملی رسول اللہ صلعم نے فرمایا لوٹ جاؤ اور کہو السلام علیکم کیا میں آجاؤں سو اجازت دیا اسکو عمر رضہ نے ۱۲ ابن کثیر

ف۲ قولہ شہری الخ اس آیت میں تقیید فرمایا سلام کا اپنے ملاقات میں اس سے بہتر دعا دینا چاہیے جو لوگ اس کو جبر کر اور لفظ بہرتے ہیں اور تحیت کی تجویز سے انکی نجوز نہیں ہے نقر وی از توضیح ف۳ مثلاً کوئی کہے السلام علیکم تو واجب ہے اسکا جواب اگر برابر جانے تو وعلیکم السلام اور اگر زیادہ جانے تو [illegible] اگر اسنے یوں کہا تو [illegible]

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے آدم

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِكَ نَفَرٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٍ

صلعم کو پیدا کیا تو اسکو فرمایا کہ یہ فرشتوں کی جماعت جو بیٹھی ہوئی ہیں ان کو جاکر سلام کر

فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ

اور جو کچھ وہ تجھ کو دعا کریں اسکو کان لگا کر سن کہ تیری اور تیری اولاد کی وہی دعا ہے۔ آدم نے جاکر السلام علیکم کہا

فَقَالُوْا السَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَبِیْ

انہوں نے کہا السلام علیک اور رحمۃ اللہ انہوں نے رحمۃ اللہ زیادہ کیا متفق علیہ۔ اور ابو

عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضہ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ

عمارہ براء بن عازب بیان کرتا ہے۔ کہ ہمکو رسول اللہ صلعم نے سات چیز کا امر کیا۔ اور سات چیز سے منع کیا۔

اَمَرَنَا بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِیْفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُوْمِ وَ

بیمار کو پوچھنے کا اور جنازوں کے پیچھے جانیکا اور چھینک لینے والے کو جواب دینے کا ۱۲ ضعیف کی مدد کرنے کا ۱۲ اور مظلوم کی اعانت کرنے کا اور

اِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ هٰذَا لَفْظُ اِحْدٰی رِوَایَاتِ الْبُخَارِیِّ

سلام کے افشا کا اور قسم کے پورا کرنے کا۔ متفق علیہ اور یہ عبارت بخاری کی ایک روایت کی ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ

جنت میں داخل نہ ہوگے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور ایمان دار نہ ہوگے جبتک آپس میں محبت نہ کروگے کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک چیز

اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ

کہ جب تم اسکو کرو آپس میں محبت کروگے رواہ مسلم ہے کہ آپس میں سلام پھیلاؤ۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ابو یوسف

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

عبداللہ بن سلام رضہ بیان کرتا ہے۔ کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم

سَلَّمَ یَقُوْلُ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ

سلم سے کہ فرماتے تھے کہ اے لوگو سلام کو افشا کیا کرو اور کھانا کھلایا کرو اور رشتہ والے قرابتیوں سے ملاپ کرو

وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ

اور جب لوگ سوتے ہوں تو نماز پڑھا کرو تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے سلامتی سے یہ روایت کی ترمذی نے اور کہا

ف ۱ السلام علیکم کہا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کہنا آدم علیہ السلام کی سنت اور طریقہ ہے جو کوئی یہ جملہ کرکے اور کچھ نہ بڑھائے سنی یا اور بات کے ساتھ ملا رکھے بدعتی ہوا ۱۲ ف ۲ پراگندہ کرو سلام درمیان اپنے الخ سلام سے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہے کہ دعا خیر ہے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیرخواہ کو دوست جانتا ہے تو اب بھی اس سے محبت کرتا ہے برحسب قرابت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن تمام عالم کے مسلمانوں سے نہیں ہوسکتا

حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي

حدیث صحیح ہے۔ اور طفیل بن ابی بن کعب رضؓ سے روایت ہے کہ وہ آتے

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَيَغْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ قَالَ فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ

عبداللہ بن عمر رضؓ کے پاس پھر اسکے ساتھ صبح کو بازار میں جایا کرتا تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ جب ہم بازار میں جاتے

عَبْدُ اللّٰهِ عَلَى سَقَّاطٍ وَلَا صَاحِبِ بِيعَةٍ وَلَا مِسْكِينٍ وَلَا أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ

تو عبداللہ نہ کسی زبون فروش پر گذرتا اور نہ کسی بیچنے والے پر، اور نہ کسی مسکین پر اور نہ کسی پر مگر اسکو سلام علیک کرتا

قَالَ الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَى السُّوقِ فَقُلْتُ

طفیل بیان کرتا ہے کہ ایک دن میں عبداللہ بن عمر کے پاس آیا پس عبداللہ نے مجھے بھی اپنے ساتھ بازار کو لے جانا چاہا میں نے کہا

لَهُ مَا تَصْنَعُ بِالسُّوقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا

کہ تم بازار میں کیا کرو گے تم تو نہ کسی سودے پر ٹھیرتے ہو۔ اور نہ کسی اسباب کو پوچھتے ہو۔ اور نہ

تَسُومُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ وَأَقُولُ اجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثْ

سودا چکاتے ہو اور نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہو۔ پس یہاں ہمارے ساتھ بیٹھ جا کہ ہم تامل کریں۔

فَقَالَ يَا أَبَا بَطْنٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ إِنَّمَا نَغْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ

اسنے مجھ سے کہا اے بڑے پیٹ والے (راوی نے کہا کہ طفیل بڑے پیٹ والا تھا) ہم تو سلام کے لئے جاتے ہیں۔

نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِينَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ بَابُ كَيْفِيَّةِ السَّلَامِ

جو شخص ہمکو ملتا ہے ہم اسکو سلام علیک کہتے ہیں اس روایت کی امام مالک نے موطا میں اسناد صحیح سے۔ باب سلام کی کیفیت کے بیان میں

يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَ الْمُبْتَدِئُ بِالسَّلَامِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

مستحب ہے کہ پہلے سلام کہنے والا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فَيَأْتِي بِضَمِيرِ الْجَمْعِ وَإِنْ كَانَ الْمُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَاحِدًا وَيَقُولُ الْمُجِيبُ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ

جمع کی ضمیر کے ساتھ کہے اگرچہ جسکو سلام کہا ہے۔ ایک ہی ہو۔ اور جواب دینے والا وعلیکم السلام

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَيَأْتِي بِوَاوِ الْعَطْفِ فِي قَوْلِهِ وَعَلَيْكُمْ وَعَنْ عِمْرَانَ

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وعلیکم واو عاطفہ سے کہے اور عمران

ابْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

بن حصین رضؓ بیان کرتا ہے کہ ایک مرد نے نبی صلعم کو آن کر

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ

السلام علیکم کہا آپنے اسکو جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا نبی صلعم نے فرمایا دس

ف

یعنی تاکہ ہم کو ثواب حاصل ہو کوئی دنیوی کام کو ہم بازار میں نہیں جاتے سبحان اللہ صحابہ رضؓ کو ثواب حاصل کرنے کا کس قدر شوق تھا کہ بازار کو بھی ثواب حاصل کرنیکے نیت سے جاتے تھے اور ایک اس زمانہ کے لوگ ہیں جو مساجد کی طرف بھی نیت خیر سے نہیں جاتے

شتان ما بین المشرق والمغرب

تو ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے پاک لوگوں کی اقتدار کو لازم پکڑے اور اپنے ناقص دماغوں کو دین میں ہرگز دخل نہ دیوے جیسا کہ حدیث شریف میں مروی ہے علیکم باصحابی الخ یعنے لازم پکڑو میرے اصحاب کی تابعین کو ۱۲ عبدالاول الغزنوی

ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عَشْرٌ ۔

پھر دوسرا آیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا آپنے اسکو جواب دیا۔ پس وہ بھی بیٹھ گیا۔ آپنے فرمایا بیس

ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ

پھر تیسرا آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپنے اسکو جواب دیا وہ بھی بیٹھ گیا۔ آپنے فرمایا

ثَلٰثُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ

تیس ۳۰ روایت کی ابوداؤد اور ترمذی نے اور اس نے کہا۔ حدیث حسن ہے۔ اور عائشہ رضہ بیان کرتی ہیں

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہے۔ تجھ کو

اَلسَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰكَذَا

سلام کہتا ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ متفق علیہ

وَقَعَ فِيْ بَعْضِ رِوَايَاتِ الصَّحِيْحَيْنِ وَبَرَكَاتُهٗ وَفِيْ بَعْضِهَا بِحَذْفِهَا وَزِيَادَةُ

صحیحین کی بعضی روایتوں میں اسی طرح وبرکاتہٗ ہے اور بعضی میں نہیں آیا۔ اور ثقہ کی زیادت

الثِّقَةِ مَقْبُوْلَةٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مقبول ہوا کرتی ہے۔ اور انس رضہ بیان کرتا ہے۔ کہ نبی صلعم

كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ

جب کوئی کلام کرتے تو تین بار پھر پھر کہا کرتے تھے۔ تاکہ وہ کلام سمجھ میں آجائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لاتے اور انکو

عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَا اِذَا كَانَ الْجَمْعُ

سلام کہتے تین بار سلام کہتے۔ اس روایت کی یہ بخاری نے۔ اور یہ اس پر محمول ہے۔ جب مسلم علیہم

كَثِيْرًا وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ قَالَ كُنَّا نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ

بہت لوگ ہوں۔ اور مقداد رضہ سے لمبی حدیث میں مروی ہے وہ بیان کرتا ہے۔ کہ ہم نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَجِيْءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ

صلعم کے لئے دودھ میں سے اپنا حصہ رکھ چھوڑتے تھے۔ آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کہتے کہ سوئے ہوئے کو

نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بیدار نہ کرے اور جاگتا ہوا سن لے۔ پس نبی صلعم تشریف لائے اور جیسا سلام کہا کرتے تھے ویسا ہی سلام کہا روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اسماء یزید کی بیٹی رضہ بیان کرتی ہے کہ رسول اللہ صلعم

ف یعنی اسکے لئے دس نیکیاں یا بیس یا تیس لکھی گئیں اور علماء کا اجماع ہے کہ ابتداء السلام سنت ہے اور جواب دینا واجب و فرض اور مبتدی اور مجیب کو ادائے سلام باقدر آواز سے چاہیئے کہ دوسرا سن لے اور اگر اس سے کم آواز سے کہے تو ادا ہوگا اور جواب فوراً دینا چاہیئے دیر نہ کرنی چاہیئے اور کسی غائب کا سلام کسی کو بذریعہ خط یا کسی آدمی کے کہنے سے آوے تو اسکا جواب علی الفور ہی لازم ہوتا ہے شرح از طیبی

ف۲ چونکہ آپکی یہ عادت دائمی نہ تھی ورنہ اصحاب میں منتشر سب کی تحمیل ہو جاتی اسلئے اسکی تاویل میں علماء نے کئی وجہ بیان کی ہیں اس سب سے بہتر وہ توجیہ ہے جو تابع نے بغیر ذکر کرنے دوسری توجیہات کے بیان کی ہے یعنی نبی صلعم جب کسی قوم کے پاس تشریف لاتے تو پہلے استیذان کا سلام کہتے اور جب اندر داخل ہو تو تحیت کا سلام کہتے پھر جب مجلس سے اٹھ کھڑے ہوتے تو رخصت کا سلام کہتے اور یہ سب سلام مسنون ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہم نشست کی ہے اور احادیث میں بھی تین سلام مذکور ہیں ۱۲ شرح

مَرَّ فِی الْمَسْجِدِ یَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَاَلْوٰی بِیَدِہٖ بِالتَّسْلِیْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

ایک دن مسجد میں گذرے اور عورتوں کی ایک جماعت وہاں بیٹھی تھی آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے سلام کہا۔ روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَّھٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَ اللَّفْظِ

اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور اسکی یہ مراد ہے کہ اپنے لفظ

وَالْاِشَارَةِ وَیُؤَیِّدُہٗ اَنَّہٗ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ

اور اشارہ دونوں سے سلام کہا۔ اور ابوداؤد کی۔ روایت اسی مطلب کی تائید کرتی ہے کہ آپنے ہمکو سلام کہا۔ ف اور روایت ہے ابی امامہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ

رضی اللہ عنہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق بہت نزدیک لوگونمیں

بِاللّٰہِ مَنْ بَدَاَھُمْ بِالسَّلَامِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اللہ سے وہ ہے جو پہلے کہے اُن میں سے سلام روایت کیا اُسکو ابوداؤد نے ساتھ سند جید کے اور روایت کیا اُسکو ترمذی نے

بِنَحْوِہٖ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذُکِرَ بَعْدَہٗ وَعَنْ اَبِیْ جُرَیٍّ الْھُجَیْمِیِّ رَضِیَ

اسی معنی سے اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور ذکر کئے گئے ہیں۔ وہ الفاظ ترمذی کی حدیث کے بعد اسکے باب آداب السلام میں۔ اور ابوجری ہجیمی بیان

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَلَیْکَ السَّلَامُ

کرتا ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور آپکو علیک السلام کہا۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ لَا تَقُلْ عَلَیْکَ السَّلَامُ فَاِنَّ عَلَیْکَ السَّلَامُ تَحِیَّةُ الْمَوْتٰی

آپنے فرمایا علیک السلام مت کہا کر کہ علیک السلام مُردوں کا سلام ہے۔

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَّقَدْ سَبَقَ لَفْظُہٗ

روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور اُسنے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث پہلے مفصل گذر چکی ہے۔

بِطُوْلِہٖ بَابٌ فِیْ اٰدَابِ السَّلَامِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ

باب سلام کے آداب میں اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ سوار پیدل کو سلام کہا کرے اور پیدل بیٹھنے والے کو

وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ وَالصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ

اور تھوڑے بہتوں کو سلام کہے یہ متفق علیہ۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے چھوٹا بڑے کو سلام کہے ۵

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ صُدَیِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاھِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ

اور ابو امامہ صدی بن عجلان باہلی رضی سے روایت ہے۔

ف ایک روایت میں عبداللہ بن عمرو رضی سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے کے نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کے اور نہ ساتھ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہے ساتھ انگلیوں کے اور سلام کرنا نصاریٰ کا اشارہ کرنا ہے ساتھ ہتھیلیوں کے ترمذی نے اسکو روایت کیا اور کہا اسکی سند ضعیف ہے علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں

کہا ہے کہ اصل بات یہ ہے کہ سند اسکی حسن ہے تو بقیہ ہر دو روایتوں کے معارض ہو کر مجموعہ دونوں ہو سکتی ہے کہ صرف اشارہ کرنا بغیر کہنے سلام کے بیان ہے ساتھ منع کے اور گو اشارہ کرنا اور سلام بھی زبان کے کہنا شاید یہ جائز ہو گا اور احتمال ہے کہ اشارہ آپنے ضرورت کے وقت کیا ہو گا شاید آپکے ہاتھ میں ہتھیار ہونگے یا مسافت دور ہو گی۔ عبدالقادر

ف سوار اسلئے پیدل کو سلام کہے کہ خدا تعالیٰ نے اسکو فضیلت عطا کی ہے اس نعمت کے شکر کرنے میں تواضع کرے اور آپسے ادنیٰ درجہ والے کو پہلے سلام کہے اور محبت رکھے تو نکبر کا اثر نہیں اور ذات سے پہلے ۔۔۔ کہنا ایسا ہی ہے جیسا ہم کہتے ہیں ۔۔۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَأَھُمْ بِالسَّلَامِ رَوَاہُ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سب لوگوں میں سے اللہ کے زیادہ نزدیک وہ شخص ہے کہ پہلے سلام کہے ۱۲ روایت کی یہ

اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ وَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

ابوداؤد نے اسناد جید سے اور ترمذی نے یہ حدیث ابوامامہ سے اس طرح روایت کی ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ صلعم وہ کونسی

اَلرَّجُلَانِ یَلْتَقِیَانِ اَیُّھُمَا یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ قَالَ اَوْلَاھُمَا بِاللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ التِّرْمِذِیُّ

جو ایک دوسرے سے ملتے ہیں اُن دونوں سے پہلے کون سلام کہا کرے۔ آپنے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کو بہت نزدیک ہو ترمذی نے کہا

حَدِیْثٌ حَسَنٌ بَابُ اِسْتِحْبَابِ اِعَادَۃِ السَّلَامِ عَلٰی مَنْ تَکَرَّرَ لِقَاؤُہٗ عَلٰی

حدیث حسن ہے۔ باب اس شخص پر سلام کا اعادہ کرنیکے استحباب کے بیان میں جسکی ملاقات کو دیر نہ ہوئی ہو۔

قُرْبٍ بِاَنْ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ دَخَلَ فِی الْحَالِ وَحَالَ بَیْنَھُمَا شَجَرَۃٌ اَوْ نَحْوُھَا

مثلاً اندر آیا پھر نکل گیا پھر فی الحال لوٹ کر اندر آیا۔ اور حائل ہو گئے اُنکے درمیان درخت ف۲ وغیرہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ حَدِیْثِ الْمُسِیْءِ صَلٰوتُہٗ اَنَّہٗ جَآءَ فَصَلّٰی

ابوہریرہ رضہ سے اس حدیث میں جسمیں اُس شخص کا ذکر ہے جو نماز بری طرح پڑھتا تھا کہ وہ آیا اور نماز پڑھی پھر

ثُمَّ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَرَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ

نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آپکو سلام کہا آپنے اسکے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ پھر جاکر

فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نماز پڑھ کہ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ گیا اور نماز پڑھی پھر آکر نبی صلعم کو سلام کہا

حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

تاکہ یہ کام اُسنے تین بار کیا۔ متفق علیہ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَھُمَا شَجَرَۃٌ اَوْ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ملے تو چاہیئے کہ اسکو سلام کہے اگر ان کے درمیان درخت یا

جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَبَابُ اِسْتِحْبَابِ السَّلَامِ اِذَا

یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے پھر اسکو ملے پس چاہیئے کہ اسکو سلام کہے روایت کی یہ ابوداؤد نے باب استحباب سلام اور

دَخَلَ بَیْتَہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً

جب سکو سلام کہنے کے استحباب میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے نفسوں پر سلام کہا کرو

مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے برکت کی طیبہ۔ اور انس رضہ سے ہے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ۔

ف۱ ابتدا کرے الخ یعنے جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو اسکے سلام کا منتظر نہ رہے بلکہ خود پہلے سلام کرے خواہ وہ ادنے ہو یا اعلیٰ اسمیں کمال ایمان کا بھی نشیمہ ہے ۱۲

ف۲ اگر حائل ہو الخ یعنے اسقدر مفارقت میں بھی سلام مستحب ہوتا ہے چہ جائے کہ یا وہ اور اسمیں کمال مبالغہ ہے بہ چہ استحباب سلام اور اسکے رعایت کے ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ تَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَ

صلعم نے فرمایا اے بیٹا جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جایا کرے تو سلام کہا کر کہ تجھ پر اور

عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ بَابُ السَّلَامِ

تیرے گھر والوں پر برکت ہوگی۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ باب لڑکوں کو

عَلَى الصِّبْيَانِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَ

سلام کہنے کے بیان میں انس رضہ کا ذکر ہے کہ وہ لڑکوں کے پاس سے گذرا اور ان کو سلام کہا اور

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَابُ سَلَامِ الرَّجُلِ

بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ف متفق علیہ باب آدمی کی

عَلَى زَوْجَتِهِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ مَحَارِمِهِ وَعَلَى أَجْنَبِيَّةٍ وَأَجْنَبِيَّاتٍ لَا يُخَافُ الْفِتْنَةُ بِهِنَّ

اپنی عورت اور اپنی محرم عورتوں اور اجنبی عورتوں کو سلام کہنے کے بیان میں جب ان کو سلام کہنے میں فتنہ کا خوف نہ ہو

وَسَلَامِهِنَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ

اور عورتوں کا مردوں کو سلام کہنا اسی شرط سے جائز ہے۔ سہل بن سعد رضہ بیان کرتا ہے کہ

فِينَا امْرَأَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُ فِي

ہم میں ایک عورت تھی اور ایک روایت میں ہے کہ ہمارے ہاں ایک بڑھیا تھی کہ چقندر کی جڑیں

الْقِدْرِ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ وَانْصَرَفْنَا نُسَلِّمُ عَلَيْهَا

ہنڈیا میں ڈالتی اور جو کے دانے پیسا رکھتی۔ جب ہم نماز جمعہ کی پڑھکر آتے تو ہم اسکو سلام کہتے

فَتُقَدِّمُ مَا الْيَنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَوْلُهُ تُكَرْكِرُ أَيْ تَطْحَنُ وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ فَاخِتَةَ

وہ کھانا ہمارے آگے کرتی روایت کی یہ بخاری نے اور ام ہانی فاختہ

بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

بنت ابی طالب رضہ بیان کرتی ہے کہ میں فتح مکہ کے دن نبی صلعم کے پاس آئی

الْفَتْحِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ وَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ رَوَاهُ

اور آپ غسل کرتے تھے۔ اور فاطمہ رضہ آپکو پردہ کر رہی تھی سائنہ کپڑے کے پس میں نے آپکو سلام کہا۔ اور تمام حدیث اس نے ذکر کی روایت کی

مسلم وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى

مسلم نے اور اسماء بنت یزید رضہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلعم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

علیہ وسلم عورتوں کی جماعت میں سے گذرے تو ہم کو سلام کہا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث

ف

اس سے کمال تواضع اور انکسار اور حسن خلق آپکا ثابت ہوا صلعم اخ

ف

پس سلام کیا اُن پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کو سلام کرنا اور اسکو جواب دینا درست ہے جو کام شریعت کے موافق ہو اس میں کسی فتنہ و اذیت میں در صحابہ ہمیشہ ان مطہرات کو سلام کہتے تھے وہ ان کے سلام کا جواب دیتی تھیں و حضرت ہر سلام کو حضرت عائشہ کو سلام کہتے تھے ۱۲

حَسَنٌ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَلَفْظُ التِّرْمِذِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حسن ہے۔ اور یہ الفاظ ابوداؤد کی عبارت ہے اور ترمذی کی عبارت یہ ہے۔ ان رسول اللہ صلعم الخ

مَرَّ فِی الْمَسْجِدِ یَوْمًا وَعُصْبَۃٌ مِّنَ النِّسَآءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰی بِیَدِہٖ بِالتَّسْلِیْمِ بَابُ

ایک دن مسجد میں گذرے اور ایک جماعت عورتوں کی بیٹھی تھی۔ پس آپنے ہاتھ کے اشارہ سے سلام کیا۔ باب

تَحْرِیْمِ اِبْتِدَآئِنَا الْکُفَّارَ بِالسَّلَامِ وَکَیْفِیَّۃِ الرَّدِّ عَلَیْہِمْ وَاسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلٰی

کافروں کو پہلے سلام کہنے کی حرمت کے بیان میں۔ اور کافروں کے سلام کے جواب کی کیفیت میں اور

اَھْلِ مَجْلِسٍ فِیْھِمْ مُسْلِمُوْنَ وَکُفَّارٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ

جس مجلس میں مسلمان اور کفار جمع ہوں اُن کو سلام کہنے کے استحباب میں۔ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَؤُا الْیَھُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِیْتُمْ

اللہ صلعم نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ کو سلام پہلے نہ کہا کرو۔ اور جب تم

اَحَدَھُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْہُ اِلٰی اَضْیَقِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ

انمیں سے کسی کو رستہ میں پاؤ تو اسکو تنگ رستہ کی طرف مضطر کرو۔ روایت کی مسلم نے رضہ اور انس رضہ سے روایت ہے

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَھْلُ الْکِتَابِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب اہل کتاب ہم کو سلام کہیں

فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اُسَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

تو اُنکے جواب میں وعلیکم کہا کرو۔ متفق علیہ۔ اور اسامہ رضہ بیان کرتے ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی مَجْلِسٍ فِیْہِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ عَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ

علیہ وسلم۔ ایک مجلس پر گذرے کہ اُس میں مسلمان اور مشرک بت پرست

وَالْیَھُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ بَابُ اسْتِحْبَابِ

اور یہود سے چلے تھے آپنے اُنکو سلام کہا متفق علیہ باب آدمی جب

السَّلَامِ اِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ وَفَارَقَ جَلِیْسَہٗ اَوْ جَلِیْسَہٗ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ

مجلس سے اُٹھے اور مجلس والوں سے جُدا ہوا اُنکو سلام علیکم کہکر جانا ہو سکے استحباب میں۔ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَھٰی اَحَدُکُمْ اِلَی

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی

الْمَجْلِسِ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَہٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ

مجلس میں پہونچے تو چاہیئے کہ سلام کہے اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے پھر جب اُٹھے تو چاہیئے کہ سلام کہے۔ اس لئے

الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

کہ پہلی بار سلام کہنا پچھلی بار سلام کہنے سے زیادہ تاکیدی امر نہیں روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے

بَابُ الْاِسْتِیْذَانِ وَاٰدَابِہٖ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا

باب اذن لینے اور انکے آداب کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو مت جایا کرو

بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا وَقَالَ تَعَالٰی وَاِذَا

کسی کے گھر نہیں اپنے گھروں کے سوا جب تک نہ بول چال کرو اور سلام دے لو اس گھر والوں پر اور فرمایا ہے اور جب

بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَ

پہونچیں لڑکے تم میں سے عقل کی حد کو تو ویسی پروانگی لیں جیسے لیتے رہے ہیں وہ اپنے اگلے اور

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

ابو موسیٰ اشعری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْتِیْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَکَ وَاِلَّا فَارْجِعْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذن مانگنا تین بار ہے اگر تجھے اذن دیا گیا ورنہ واپس لوٹ جا۔ متفق علیہ

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اور سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِیْذَانُ لِاَجْلِ الْبَصَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ رِبْعِیِّ بْنِ

وسلم نے فرمایا ہے کہ اذن مانگنا آنکھ کے لئے مقرر کیا گیا ہے متفق علیہ اور ربعی بن

حِرَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ عَامِرٍ اَنَّہُ اسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

حراش بیان کرتا ہے کہ ہمارے پاس ایک آدمی نے بنی عامر میں سے بات کی ہے کہ اسنے نبی صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ بَیْتٍ فَقَالَ اَاَلِجُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور آپ اسوقت گھر میں تھے اسنے کہا میں اندر آجاؤں رسول اللہ صلعم نے

لِخَادِمِہٖ اُخْرُجْ اِلٰی ھٰذَا فَعَلِّمْہُ الْاِسْتِیْذَانَ فَقُلْ لَہٗ قُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ

اپنے خادم کو فرمایا کہ جا اور اسکو اذن مانگنا سکھلا اسکو تعلیم کر کہ کہہ السلام علیکم

ءَاَدْخُلُ فَسَمِعَہُ الرَّجُلُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَاَدْخُلُ فَاَذِنَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

میں اندر آجاؤں اس آدمی نے سن لیا اور اسنے کہا السلام علیکم میں اندر آجاؤں نبی صلعم نے اسکو اذن دیا

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَعَنْ کَلَدَۃَ بْنِ الْحَنْبَلِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

پس وہ اندر آگیا۔ روایت کی ہے ترمذی نے اسناد صحیح سے۔ اور کلدہ بن حنبل رضہ

قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

بیان کرتا ہے کہ میں نبی صلعم کے پاس ہدوں سلام کہے اندر چلا گیا آپنے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَدْخُلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

واپس چلا جا اور کہہ السلام علیکم میں اندر آجاؤں۔ روایت کی ہے ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور کہا

حَدِيْثٌ حَسَنٌ بَابُ بَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ اِذَا قِيْلَ لِلْمُسْتَاْذِنِ مَنْ اَنْتَ اَنْ يَّقُوْلَ

حدیث حسن ہے۔ باب اس بیان میں ہے کہ اذن مانگنے والے کو جب کہا جائے کہ کون ہے تو سنت ہے

فُلَانٌ فَيُسَمِّيْ نَفْسَهٗ بِمَا يُعْرَفُ بِهٖ مِنْ اِسْمٍ اَوْ كُنْيَةٍ وَكَرِهَ قَوْلَهٗ اَنَا وَنَحْوُهَا

کہ اپنا نام یا کنیت جس سے وہ مشہور ہو بیان کرے اور میں اور مانند اس کے الفاظ نہ کہے کہ مکروہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الْمَشْهُوْرِ فِي الْاِسْرَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

انس رضہ سے معراج کی مشہور حدیث میں جو اُس سے مروی ہے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ جِبْرِيْلُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ مَنْ

وسلم نے فرمایا کہ پھر مجھے جبرئیل پہلے آسمان کیطرف لے گیا۔ اور دروازہ کھولنے کی طلب کی۔ اسکو کہا گیا کون ہے۔

هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ

اُسنے کہا جبرئیل۔ کہا گیا تیرے ساتھ کون ہے اُسنے کہا محمدؐ پھر مجھے دوسرے

وَالثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ وَسَائِرِهِنَّ وَيُقَالُ فِيْ بَابِ كُلِّ سَمَآءٍ مَّنْ هٰذَا فَيَقُوْلُ

اور تیسرے اور چوتھے وغیرہا آسمان کی طرف چڑھا کرلے گیا۔ اور ہر آسمان کے دروازہ میں کہا جاتا تھا کون ہے وہ کہتا تھا۔

جِبْرِيْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِّنَ

جبرئیل ہوں۔ متفق علیہ۔ ف۲ اور ابوذر رضہ بیان کرتا ہے۔ کہ میں ایک دن رات کو

اللَّيَالِيْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَحْدَهٗ فَجَعَلْتُ اَمْشِيْ فِيْ

نکلا اور رسول اللہ صلعم تنہا جا رہے تھے میں نے

ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَبُوْذَرٍّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

چاند کے سایہ میں چلنا پھر نا شروع کیا آپنے میری طرف التفات کیا اور مجھے دیکھ کر فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا ابوذر ہے متفق علیہ ۔ اور

اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ

ام ہانی رضہ بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نبی صلعم کے پاس آئی اور آپ غسل کرتے تھے

وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ

اور فاطمہ رضہ آپکو پردہ کر رہی تھیں آپنے فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا میں ام ہانی ہوں۔ متفق علیہ اور جابر رضہ

ف۱ قولہ کنیت الخ عربی زبان میں کنیت اُس نام کو کہتے ہیں جسکی ابتدا میں ابو کا لفظ یا ابن کا لفظ یا ام وغیرہ کا لفظ ہو اور لقب وہ نام ہے جو دلالت کرے کسی صفت پر جیسے کہ ابوبکر رضہ کا لقب جو صدیق اور عمر رضہ کا لقب ہے فاروق اور عبداللہ دل الخ نووی

ف۲ قولہ جبرئیل ہوں الخ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو اس باب میں اسی لئے ذکر کیا کہ جبرئیل علیہ السلام سے شب دریاں پوچھتے کہ تو کون ہے وہ جواب میں یوں نہیں کہتے تھے کہ میں ہوں بلکہ نام ذکر کرتے کہ جبرئیل ہوں تو معلوم ہوا کہ پردہ کی مانگنے کے وقت جب پوچھا جائے کہ تو کون ہے تو جواب میں یوں نہ کہنا چاہیئے کہ میں ہوں بلکہ اپنا نام لینا چاہیئے ۱۲ منہ نووی سے ۱۲

اللہ عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدققت الباب فقال من

بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلعم کے پاس آیا اور آکر دروازہ کھٹکھٹایا آپنے فرمایا کون ہے

ھذا فقلت انا فقال انا انا کانہ کرھھا متفق علیہ باب استحباب تشمیت العاطس

یعنے کہا میں آپنے فرمایا میں میں گویا آپنے اس کلمہ کو مکروہ جانا متفق علیہ ۱۲ باب عطسہ یعنے والا جب

اذا حمد اللہ ثم وکراھۃ تشمیتہ اذا لم یحمد اللہ تعالیٰ وبیان التشمیت وادابہ

الحمد للہ کہے تو اسکو جواب دینے کے استحباب کے بیان میں اور جب الحمد للہ نہ کہے تو اسکو جواب دینے کے کراہیت کے ذکر میں اور عطسہ کے جواب

والعطاس والتثاؤب وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلے

اور چھینک لینے اور جمائی لینے کے بیان میں اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا عطس

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ چھینکنے کو دوست رکھتا ہے اور جمائی کو مکروہ رکھتا ہے جب کوئی تم میں سے چھینکے

احدکم وحمد اللہ تعالیٰ کان حقا علی کل مسلم سمعہ ان یقول لہ

اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرے تو ہر مسلمان پر جو اسکو سنے لازم ہے۔ کہ

یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ھو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم

یرحمک اللہ کہے۔ لیکن جمائی شیطان سے ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آوے

فلیردہ ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منہ الشیطان رواہ

تو جہانتک ہوسکے اسکو دفع کرے اور روکے اسلئے کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے۔ تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔ روایت کی

البخاری وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم

یہ بخاری نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے چھینکے

فلیقل الحمد للہ ولیقل لہ اخوہ او صاحبہ یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک

تو چاہیے کہ الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا پاس بیٹھنے والا اسکے جواب میں یرحمک اللہ کہے اور جب جواب دینے والے نے یرحمک

اللہ فلیقل یھدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ البخاری وعن ابی موسی

اللہ کہا تو چھینکنے والا اسکو چاہیے کہ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابو موسے

رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا

رضہ روایت کرتا ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا تھا۔ کہ فرماتے تھے۔ کہ جب تم میں سے کوئی

عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ فان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ رواہ مسلم

چھینکے پھر اللہ کی حمد کرے۔ تو تم اسکو جواب دو۔ اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد نہ کرے تو اسکو جواب مت دو روایت کی اسکو مسلم نے

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اور انس رضؓ بیان کرتا ہے کہ نبی صلعم کے پاس دو مردوں نے چھینکا

وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَھُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِیْ لَمْ یُشَمِّتْہُ عَطَسَ

آپنے ایک کو جواب دیا۔ اور دوسرے کو جواب نہ دیا۔ جسکو آپ نے جواب نہ دیا اُسنے کہا

فُلَانٌ فَشَمَّتَّہٗ وَعَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ فَقَالَ ھٰذَا حَمِدَ اللّٰہَ وَاِنَّکَ لَمْ

فلانے نے چھینکا آپنے اُسکو جواب دیا۔ اور مینے چھینکا آپ نے مجھے جواب نہ دیا آپنے فرمایا اُسنے اللہ تعالیٰ کی حمد کی تھی اور تو

تَحْمَدِ اللّٰہَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ

نے اللہ کی حمد نہیں کی۔ متفق علیہ۔ ف۱ اور ابو ہریرہ رضؓ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلعم

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ وَضَعَ یَدَہٗ اَوْ ثَوْبَہٗ عَلٰی فِیْہِ وَخَفَضَ

جب چھینکا کرتے تو اپنا ہاتھ یا کپڑا اپنے موںہہ پر رکھ لیا کرتے اور اپنی آواز کو نیچا کرتے

بِھَا اَوْ غَضَّ بِھَا صَوْتَہٗ شَکَّ الرَّاوِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ

پست کرتے آواز کو شک کیا راوی نے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ترمذی نے کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ الْیَھُوْدُ یَتَعَاطَسُوْنَ

حسن صحیح ہے۔ ف۲ اور ابو موسےٰ رضؓ بیان کرتا ہے کہ یہودی لوگ

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْجُوْنَ اَنْ یَّقُوْلَ لَھُمْ یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ

رسول اللہ صلعم کے پاس نکلنے سے چھینکتے اس امید پر کہ رسول اللہ صلعم اُن کو یرحمکم اللہ کہیں

فَیَقُوْلُ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ

رسول اللہ صلعم انکو یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہتے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حسن صحیح ہے۔ ف۳ اور ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ عَلٰی فِیْہِ فَاِنَّ

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنے ہاتھ سے موںہہ کو بند کر لیا کرے

الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُصَافَحَۃِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

کہ شیطان اُسکے موںہہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے باب ملاقات کے وقت مصافحہ کرنے

وَبَشَاشَۃِ الْوَجْہِ وَتَقْبِیْلِ یَدِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَتَقْبِیْلِ وَلَدِہٖ شَفَقَۃً وَّ

اور گشادہ روئی کرنے اور مرد صالح کا ہاتھ چومنے اور اپنی اولاد کو شفقت سے چومنے اور

ف۱ معلوم ہوا جواب کا مستحق وہی ہوتا ہے جو الحمد اللہ کہے اور حمد نہ کہنے والا جواب کا مستحق نہیں ہوتا۔ ۱۲ منہ

ف۲ یا کپڑا ایسلئے رکھنا مناسب ہے کہ اکثر اس حالت میں دماغ سے مواد نکل آتا ہے کہ موجب تاذی اہل مجلس کا ہوتا ہے۔ اور آواز اس لئے پست کرنی مستحسن ہے کہ ناگہان آواز بلند کرنے سے غشیوں کو سخت اضطراب و قلق و وحشت لاحق ہونے کا خوف ہے ۱۲ منہ

ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ غیر مسلم کو یرحمکم اللہ نہ کہنا چاہیے بلکہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہنا چاہیے ۱۲ منہ

مُعَانَقَةِ الْقَادِمِ مِنْ سَفَرٍ وَكَرَاهَةِ الِانْحِنَاءِ وَعَنْ أَبِي الْخَطَّابِ قَتَادَةَ

سفر سے آنیوالے سے معانقہ کرنیکے استحباب کے بیان میں اور ملاقات کیوقت جھکنے کی کراہت کے بیان میں۔ ابوالخطاب رضہ قتادہ

ابْنِ دِعَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ

بن دعامہ بیان کرتا ہے۔ کہ میں نے انس رضہ سے پوچھا

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں مصافحہ کرنے کا۔ رواج تھا اُسنے کہا ان تھا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور انس رضہ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ

بیان کرتا ہے کہ جب یمن کے لوگ آئے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا

جَاءَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

کہ تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں اور اول یہی لوگ مصافحہ کرنے کی رسم لائے ہیں۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے باسناد صحیح سے

وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

اور براء رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے نہیں

مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا رَوَاهُ أَبُو

دو مسلمان کہ ملاقات کریں اور مصافحہ کریں مگر بخشش کی جاتی ہے واسطے اُنکے پہلے جدا ہونیسے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اور

دَاوُدَ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ

انس رضہ بیان کرتا ہے۔ کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ ہم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے

أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَيَأْخُذُهُ بِيَدِهِ وَ

کیا اسکے لئے جھک بھی جایا کرے اپنے فرمایا نہ اُسنے کہا اسکے گلے لگے اور اُسکا بوسہ لے فرمایا نہ اُسنے کہا اسکا ہاتھ پکڑے اور

يُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ صَفْوَانَ

مصافحہ کرے فرمایا ہاں۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور صفوان بن

بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى هٰذَا

عسال رضہ بیان کرتا ہے کہ ایک یہودی نے اپنے یار کو کہا کہ چل اس

النَّبِيِّ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ

نبی کے پاس چلیں وہ دونو رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آئے۔ اور نو معجزے آپسے پوچھے عہ

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ فَقَبَّلَا يَدَهُ وَرِجْلَهُ وَقَالَا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ رَوَاهُ

پس راوی نے ساری حدیث یہانتک بیان کی کہ ان دونوں نے آپکے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا اور دونوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو نبی ہے روایت کی یہ

ف اگر ملاقات کریں اور
مصافحہ کریں الحدیث ملاقات
کیوقت سوا مصافحہ کرنا اور
کسی وقت ثابت نہیں اب
جو لوگوں نے نکالا ہے کہ عیدین
کی نماز کے بعد یا جمعہ کی نماز کے
بعد یا صبح یا عصر کی نماز کے بعد
مصافحہ کرتے ہیں اسکی اصل
کچھ نہیں ہے اور مقام مصافحہ کا
وہی ہے کہ ابتدا ملاقات کے
وقت کیا جاوے ایک بار نہ ہے
بار دونوں ہاتھ سے۔ مولانا
تھنوی نے کہا ہے یہ مکروہ ہے کیونکہ
اپنے مقام پر نہیں ہے اور مقام
مصافحہ کا وہی ہے کہ
ابتدا ملاقات کے
وقت کیا جاوے ۱۲
تو لیکن بھی جاوے الخ ۱۲
نووی نے صحیح مسلم کی شرح
میں لکھا ہے کہ کمر کا جھکانا
مکروہ ہے کیونکہ صحیح حدیث
میں ممانعت آئی ہے اور علماء
اور صلحاء یہ کام کرتے ہیں
ان کا کچھ اعتبار نہیں اور
علی قاریؒ نے اس حدیث
کی شرح میں کہا ہے کہ مطلب
یہ ہے کہ سر اور کمر کو جھکانے
سے اسلئے منع کیا کہ یہ رکوع
سجدہ کی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت
کیلئے مقرر ہے ۱۲ منہ نووی

عہ یعنی نو معجزے حضرت موسےٰ کے ۱۲

التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذَكَرَ قِصَّةً

ترمذی نے اسانید صحیحہ سے — اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے اور اسنے قصہ ذکر کیا

قَالَ فِيهَا فَدَنَوْنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اُسنے اس قصہ میں بیان کیا کہ ہم نبی صلعم کے نزدیک ہوئے اور ہنے آپکے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ اس روایت کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اور عائشہ رضہ بیان کرتی ہیں کہ زید بن حارثہ رضہ

عَنْهُ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ

مدینہ آیا اور رسول اللہ صلعم اُس وقت میرے گھر میں تھے پس زید نے آکر دروازہ ہلایا۔

الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ

نبی صلعم اسکی طرف کھڑے ہو گئے کہ آپ اپنے کپڑے کو کھینچتے تھے۔ پس آپنے اُس سے معانقہ کیا اور اسکو چوم لیا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابو ذر رضہ بیان کرتا ہے۔

قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ

کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ نیک کام میں سے تھوڑے سے کام کو حقیر مت سمجھ اگرچہ

أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملاقات کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضہ بیان کرتا ہے۔

قَالَ قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ

کہ نبی صلعم نے حسن بن علی رضہ کا بوسہ لیا

الْأَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ

اقرع بن حابس رضہ نے کہا میرے دس بیٹے ہیں میںنے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ جو شخص

لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

مہربانی و شفقت نہیں کرتا وہ رحم نہیں کیا جاتا۔ متفق علیہ

بَابُ السَّابِعِ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَفِيهِ أَبْوَابٌ

باب ایکسو سات بیمار کو پوچھنے کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔

وا قولہ سو دیا الخ ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص توحید الٰہی سے واقف ہو اور شرک کے سب اقسام جانتا ہو تو اسکو جائز ہے کہ کسی بزرگ کے ہاتھ چوم لیوے اور اگر توحید اور شرک سے ناواقف ہو تو اسکے لئے درمختار والے نے لکھا ہے کہ اپنے ساتھی کا ہاتھ چومنا ملاقات کے وقت یا اجتماع مکروہ ہے اور ایسی ہی زمین کا چومنا عالموں اور رئیسوں کے سامنے یہ حرام ہے۔ اور جو کوئی ایسا کرے اور جو کوئی اُس کام پر راضی ہو۔ وہ دونوں گنہگار ہیں۔

اور یہ مشابہ ہے بت پرستی کے اور اگر عبادت اور تعظیم کی نیت سے ایسا کرے تو کافر ہو جاویگا۔ اگر تحیت کی نیت سے کرے۔ تو کافر نہ ہوگا لیکن کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔ ۱۲ عبدالاول الفتوحی

ھ اس سے معلوم ہوا کہ جب کوئی سفر سے آوے تو اُس سے معانقہ کرنا اور

بَابٌ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَشْيِيعِ الْمَيِّتِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَحُضُورِ دَفْنِهِ

باب ہے بیچ بیمار پرسی بیمار کے اور میت کے رخصت کرنے اور اوپر نماز پڑھنے اور اسکے دفن کرنے کو حاضر ہونے

وَالْمُكْثِ عِنْدَ قَبْرِهِ بَعْدَ دَفْنِهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور ٹھیرنے میں قبر کے پاس بعد دفن کے براء بن عازب رضہ

قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ

بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ہمکو بیمار کے پوچھنے اور جنازہ کے پیچھے جانے

وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ

اور چھینکنے والے کو جواب دینے اور سچا کرنے قسم کھانے والے اور مظلوم کی مدد کرنے اور دعوت کرنیوالے کی دعوت قبول کرنے اور سلام

السَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

کے افشا کرنے کا امر کیا۔ متفق علیہ ہے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان پر مسلمان کے حق پانچ ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ اور بیمار کو پوچھنا

وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّاعِي وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ

اور جنازہ کے پیچھے جانا۔ اور بلانیوالے کی دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا متفق علیہ۔ اور اسی سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ۔ قیامت کو فرماوے گا

يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ

اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا۔ اے میرے رب میں کیونکر تجھکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے

قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ

فرماویگا کیا تجھکو معلوم نہیں کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اسکی بیمار پرسی نہ کی کیا تجھکو معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو

لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ

اسکے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھکو نہ کھلایا بندہ کہیگا اے میرے رب میں مجھ کو

أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ

کیونکر کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہے۔ خداتعالیٰ فرماویگا کیا تجھکو معلوم نہیں کہ فلانے میرے بندے نے تجھ سے کھانا

فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ

مانگا تو نے اسکو نہ کھلایا تجھکو معلوم نہ تھا کہ اسکو کھانا کھلاتا تو اب میرے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے۔

اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

بیشہ تجھ سے پانی مانگا ہے تو نے مجھکو پانی نہ پلایا۔ بندہ کہیگا ای میرے رب میں تجھکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہے

قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ

خدا تعالیٰ فرماویگا۔ کہ میرے فلانے بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے نہ پلایا۔ تجھ جان رکھ اگر تو اسکو پانی پلاتا تو اسکا ثواب میرے

ذٰلِكَ عِنْدِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

پاس پاتا۔ روایت کی یہ مسلم نے و اور ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودُوا الْمَرِيضَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ بیمار کو پوچھو۔ اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ اور قیدی کو چھڑاؤ۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

روایت کی یہ بخاری نے۔ اور عانی قیدی اور ثوبان رضت روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و

سَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ

سلم نے فرمایا ہے کہ جب مسلمان مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس پھرنے تک بہشت کے میوہ خوری میں ہوتا ہے

قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَلِيٍّ

کہا گیا یا رسول اللہ و خرفۃ الجنۃ کے کیا معنے آپ نے! اسکے میوہ جات چک چک کر کھانے۔ روایت کی یہ مسلم نے رض اور علی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ

رض بیان کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے۔ کہ کوئی

مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَ

مسلمان مسلمان کی پہلے پہر عیادت نہیں کرتا مگر دعا کرتے ہیں۔ اسکے لئے ستر ہزار فرشتے شام تک کہ شام کرے۔ اور اگر

إِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ

پچھلے پہر عیادت کرتا ہے تو صبح ہونے تک اسکے لیے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اور اسکے لیے بہشت میں میوہ چنا

خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ الْخَرِيفُ الثَّمَرُ الْمَخْزُونُ

ہوا ہوتا ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ خریف میوہ چنا ہوا۔

أَيِ الْجُتَنِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ

جسکو جتنی کہتے ہیں۔ اور انس رض بیان کرتا ہے۔ کہ ایک لڑکا یہودی نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ

صلعم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوگیا۔ نبی صلعم اس کی عیادت کو تشریف لائے

ف اہل الایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہے کہ ان کی اضطراری اور ضروریات کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ وہ مقدس ذات سب احتیاجوں سے پاک ہے اس حدیث میں ادائے حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہے ۱۲ ام ازع

ف۲ یعنی بیمار پرسی کی کوشش کرنیکے باعث جنت اور اسکے میوے کھانے کے لایق ہوجاتا ہے ۱۲ ام ازع

فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ

اور اسکے سر کے پاس بیٹھ گئے اور اسکو ارشاد فرمایا کہ تو مسلمان ہو جا اُسنے اپنے باپ کی طرف دیکھا اور وہ اسکے پاس ہی تھا اسکے باپ نے کہا

اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ابوالقاسم کی اطاعت کر وہ مسلمان ہو گیا پس رسول اللہ صلعم وہاں سے نکلے اور فرماتے تھے اُس اللہ کی تعریف ہے۔

الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بَابُ مَا يُدْعٰى بِهٖ لِلْمَرِيْضِ عَنْ

جسنے اُسکو آگ سے نجات دی۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ باب اُن دعاؤں کے بیان میں جو بیمار کے لیے کی جاتی ہیں۔

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى

عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی شئے کی شکایت کرتا

اَلْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جَرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا اُسپر پھوڑا ہوتا۔ یا زخم ہوتا تو نبی صلعم اپنی انگلی سے اس طرح اشارہ کرتے تھے

بِاِصْبَعِهٖ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الرَّاوِيْ سَبَّابَتَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهٗ

اور سفیان بن عیینہ راوی نے اپنی انگلی سبابہ زمین پر رکھی پھر اُٹھالی اور

وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

کہتے آپ بسم اللہ الخ یہ مٹی ہماری زمین کی ملی ہوئی ہے ساتھ لعاب بعضے ہمارے کے تا کہ ہمارے پروردگار کے اذن سے بیمار ہمارا شفا دیا جائے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُوْدُ بَعْضَ اَهْلِهٖ

متفق علیہ۔ اور اُسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم اپنے بعض اہل کی عیادت کرتے۔

يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِ

اور اپنا داہنا ہاتھ لگاتے اور کہتے اے اللہ لوگوں کے مالک سختی دور کر اور تندرستی عطا کر کہ تو ہی شافی ہے

اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نہیں کوئی تندرستی مگر تیری تندرستی ایسی تندرستی کہ بیماری نہ چھوڑے۔ متفق علیہ۔ اور

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِثَابِتٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ

انس رضؓ بیان کرتے ہے۔ کہ اس نے ثابت کو کہا کیا میں پڑھ کر پھونکوں تجھ کو رسول اللہ صلعم

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاْسِ

سے منتر کروں اُس نے کہا ہاں کر اُسنے کہا اے اللہ لوگوں کے مالک اے سختی دور کرنے والے

اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تو شفا کر تو ہے شافی نہیں کوئی تندرست کرنیوالا مگر تو تندرستی کر کہ بیماری کو نہ چھوڑے۔ روایت کی یہ بخاری نے

قال اشارہ کرتے الخ۔
انجاح میں ہے کہ اسکا مطلب
یہ ہے کہ اس منتر کو پڑھتے
وقت حضرت صلعم کھلے
کی انگلی پر تھوکتے اور
اُسکو مٹی سے لگا کر بیمار
کے بدن پر یا بیماری
کے مقام پر ملتے اور یہ
منتر پڑھتے ١٢ منہ
اور آپ کہتے بسم اللہ
الخ یعنی میں برکت حاصل
کرتا ہوں ساتھ نام
اللہ کے ١٢ منہ قولہ
یہ مٹی ہماری زمین کی
الخ ہوسکتا ہے کہ مٹی
کو کیا تھا
نے
کی حکمت اللہ تعالیٰ
ہی جانے کہ کیا بھید ہے
اس میں شاید تواضع
کے سبب سے کیا ہو ١٢
سبحان اللہ رسول
اللہ صلعم کے ہر کلام میں کیا
میں کس قدر توحید کا
بیان ہے مگر مشرکوں کی
آنکھ نہیں کھلتی اللہ ہی
اللہ کے سوا اوروں کو
پکارتے ہیں قرآن مجید میں
اس واسطے فرماتا ہے
وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ
الخ منہ

آرزو کا ہونے سے کہ اللہ ضرور پس نہیں کہہ سکتے رستو کہہ ہی ١٢ منہ نووی۔

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ

اور سعد بن ابی وقاص رضؓ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ نے میری عیادت کی اور کہا

اشْفِ سَعْدًا اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ

سعد کو تندرست کر اے اللہ سعد کو تندرست کر اے اللہ سعد کو تندرست کر یا اللہ روایت کی یہ مسلم نے اور ابو

عَبْدِ اللّٰہِ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّہٗ شَکَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

عبداللہ عثمان بن ابی العاص رضؓ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ صلعم کے پاس

سَلَّمَ وَجَعًا یَجِدُہٗ فِیْ جَسَدِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اپنے درد کی شکایت کی جو اس کے جسم میں ہو رہا تھا۔ رسول اللہ صلعم نے اس کو فرمایا

ضَعْ یَدَکَ عَلَی الَّذِیْ یَاَلَمُ مِنْ جَسَدِکَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ

تو اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ جہاں تیرے درد ہوتا ہے اور تین بار بسم اللہ اور سات

مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

بار کہہ میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کی شرارت سے جو میں پاتا ہوں اور اس سے بچاؤ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔

مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَحْضُرْ اَجَلُہٗ فَقَالَ عِنْدَہٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ

کہ جو شخص ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت نہ آئی ہو اور اس کے پاس سات بار یہ سوال کرے اللہ العظیم

رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اِلَّا عَافَاہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ الْمَرَضِ رَوَاہُ

رب العرش العظیم اللہ تجھے شفا دیوے مگر اللہ اسکو اس مرض سے عافیت بخشتا ہے۔ روایت کی

اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ الْحَاکِمُ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور حاکم نے کہا حدیث صحیح ہے۔

عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی

بخاری کے شرط پر۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم ایک

اَعْرَابِیٍّ یَعُوْدُہٗ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰی مَنْ یَّعُوْدُہٗ قَالَ لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ

اعرابی کی عیادت کو آئے اور جب کسی بیمار پرسی کرنے کے لئے جاتے تو کہا کرتے تھے تو گھبرا مت یہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے

شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اللہ تعالیٰ نے چاہا تو پاک کرنے والی ہے۔ اس کو روایت کیا ہے بخاری نے۔ اور ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے

أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ

کہ جبرئیل نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور کہا اے محمدؐ تو بیمار ہے آپنے فرمایا ہاں

قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ

اُس نے کہا بسم اللہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں تجھے منتر کرتا ہوں ہر چیز سے جو تجھے ایذا دے ہر نفس یا آنکھ حاسد کی شرارت سے

اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

اللہ تجھے موردِ شفا کرے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں تجھے منتر کرتا ہوں روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابوسعید خدری رضہ

وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور ابوہریرہ رضہ دونوں نے گواہی دی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَ رَبُّهُ فَقَالَ لَا

سلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے۔ اسکا رب اسکی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے لا

إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ لَا

الہ الا انا وانا اکبر اور جب بندہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا اللہ

إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الا انا وحدی لا شریک لی۔ اور جب بندہ لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ

الْحَمْدُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا

الحمد کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ ولا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ

حول ولا قوۃ الا باللہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا الہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی۔ اور رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ جو شخص مرض الموت

مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

میں یہ کلمے کہے اسکو آگ نہ جلاوے گی۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

بَابُ اسْتِحْبَابِ سُؤَالِ الْمَرِيضِ عَنْ حَالِهِ

باب جس گھر میں بیمار ہو اُس گھر والوں سے بیمار کا حال پوچھنے کے استحباب کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابن عباس رضہ سے روایت ہے۔ کہ علی بن ابی طالب رضہ

خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ

رسول اللہ صلعم کے پاس سے نکلا۔ جس مرض میں آپنے وفات پائی۔

فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لوگوں نے کہا اے ابو الحسن رسول اللہ صلعم کیسے ہیں۔ علی رضؓ نے کہا۔

اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بَابُ مَا يُقَالُ لِمَنْ اَيِسَ مِنْ حَيٰوتِهٖ

صبح کی شکر خدا کا جسے اچھے ہونے والے بیمار سے روایت کی یہ بخاری نے۔ باب اس بیان میں کہ جو بیمار اپنی زندگی سے مایوس ہو جائے تو وہ کیا کہا

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

اور عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلعم مرض الموت میں

هُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَيَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى

جب مجھ سے ٹیکہ لگائے ہوئے تھے۔ اسوقت میں نے سنا تھا کہ کہہ رہی تھے اے اللہ مجھے بخش اور میری رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

متفق علیہ۔ اور اسی سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلعم کو۔

بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ

موت کی حالت میں دیکھا تھا۔ کہ آپکے پاس ایک پیالہ پانی کا رکھا تھا اور آپ اسمیں ہاتھ ڈالکر پھر اپنے موںہہ پر ملتے تھے۔

بِالْمَآءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ رَوَاهُ

پھر فرماتے تھے اے اللہ تو موت کی سختیوں پر میری مدد کر روایت کی یہ ترمذی نے

التِّرْمِذِيُّ بَابُ اسْتِحْبَابِ وَصِيَّةِ اَهْلِ الْمَرِيْضِ وَمَنْ يَخْدُمُهٗ بِالْاِحْسَانِ

باب اس بیان میں کہ مریض کے گھر والوں اور خدمت کرنیوالوں کو وصیت کرنی چاہیے کہ مریض سے احسان کریں۔

اِلَيْهِ وَاحْتِمَالِهٖ الصَّبْرَ عَلٰى مَا يَشُقُّ مِنْ اَمْرِهٖ وَكَذَا الْوَصِيَّةُ بِمَنْ قَرُبَ سَبَبُ

اور جو حرکت ناموافق اُس سے سرزد ہو اُسپر صبر و برداشت کریں اور ایسا ہی حال ہے اُس شخص کا جسکی موت کا سبب

مَوْتِهٖ كَحَدٍّ اَوْ قِصَاصٍ وَنَحْوِهِمَا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قتل حد یا قصاص وغیرہما کے قریب ہو۔ عمران بن حصین رضؓ بیان کرتا ہے۔

اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى

کہ ایک عورت قبیلہ جہینہ میں سے نبی صلعم کے پاس آئی۔ اور وہ زنا سے حاملہ تھی۔

فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور کہا یا رسول اللہ صلعم مجھ پر حد واجب ہوگئی ہے۔ آپ مجھ پر حد قائم کریں۔ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِيْ بِهَا فَفَعَلَ

علیہ وسلم نے اسکے ولی کو بلا کر فرمایا کہ اس سے احسان کر اور جب وضع حمل کرے تو میرے پاس حاضر کر۔ اُسنے ایسا ہی کیا۔

ف۱ شکر خدا کا اچھے ہونیوالے ہیں یعنے شکر ہے آج اچھے ہیں معنے یہ ہیں کہ قریب صحت ہیں یہ اُنہوں نے اپنے گمان کے مطابق فرمایا یا بطریق تفاؤل کہا۔ کہ ادب یہی ہے کہ جو کوئی بیمار کا حال پوچھے ایسا ہی جواب دیوے

ف۲ پھر فرماتے الخ

اس سے معلوم ہوا کہ سکرات کی شدت اور موت کی شدت اور موت کی سختی بری چیز نہیں ہے۔ بلکہ اس سے درجے بلند ہوتے ہیں۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ

نبی صلعم کے فرمانے سے اس عورت کو اسکے کپڑوں سے باندھا گیا پھر آپنے سنگسار کرنے کا امر فرمایا۔ وہ سنگسار کی گئی

ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ بَابُ جَوَازِ قَوْلِ الْمَرِيضِ أَنَا وَجِعٌ أَوْ شَدِيدُ الْوَجَعِ

پھر آپنے اسکا جنازہ پڑھا۔ روایت کی یہ تم نے مسلم باب اس بیان میں کہ مریض کو جائز ہے کہ کہے میں بیمار ہوں یا سخت بیمار۔

أَوْ مَوْعُوكٌ أَوْ وَارَأْسَاهُ وَنَحْوِ ذَلِكَ وَبَيَانِ أَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذَلِكَ

ہوں یا مجھے تپ ہے یا وارأساہ اور اسکے مثل الفاظ۔ اور اس امر کے بیان میں کہ جب یہ الفاظ

إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى التَّسَخُّطِ وَإِظْهَارِ الْجَزَعِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

تسخط یا جزع کے اظہار کی صورت سے نہ ہوں تو ان میں کچھ کراہت نہیں۔ ابن مسعود رضہ

قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ

بیان کرتا ہے کہ میں نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آپکو بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے آپکو ہاتھ لگا کر کہا

إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ

آپکو سخت تپ ہے آپنے فرمایا۔ ہاں مجھے ایسی تپ ہے۔ جیسے تم میں سے دو مرد

مِنْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ

کو ہوتا ہے متفق علیہ۔ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضہ سے کہا کہ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ بَلَغَ بِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے۔ بسبب سخت بیماری کے جو مجھکو تھی میں نے عرض کی کہ آپ دیکھتے ہیں

مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وہ بیماری مجھ جیسے کو ہے اور میں مالدار ہوں اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں اور سارا حدیث ذکر کی۔ متفق علیہ

وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَرَأْسَاهُ

اور قاسم بن محمد رح بیان کرتا ہے کہ عائشہ رضہ نے کہا وا رأساہ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَرَأْسَاهُ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

نبی صلعم نے فرمایا بلکہ میں وارأساہ اور راوی نے تمام حدیث ذکر کی۔ اسکو بخاری نے روایت کی۔

بَابُ تَلْقِينِ الْمُحْتَضَرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

باب محتضر کو لا الہ الا اللہ تلقین کرنیکے بیان میں۔

عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاذ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔

مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ

کہ جس شخص کی پچھلی کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اور حاکم نے

وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور کہا صحیح الاسناد ہے۔ اور ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے۔ کہا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تم اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ تلقین کرو۔ ف روایت کی یہ مسلم نے

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ تَغْمِيْضِ الْمَيِّتِ

باب اس بیان میں کہ میت کی آنکھ بند کرنیکے وقت کیا کہنا چاہئے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ام سلمہ رضؓ بیان کرتی ہیں جب ابوسلمہ کی آنکھ کھلی رہ گئی تھی۔ اسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سَلَّمَ عَلٰى أَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ

سلم اُسکے پاس تشریف لائے۔ آپنے اُسکی آنکھ بند کی۔ پھر فرمایا کہ جب روح قبض کی جاتی ہے

تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ

تو آنکھ اُسکی تابع ہو جاتی ہے پس اُسکے گھر والے رونے لگے آپنے فرمایا کہ تم اپنے نفسوں پر بجز خیر کے دوسری دعا مت کیا کرو۔

فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ

کہ جو کچھ تم کہتے ہو اُسپر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر آپنے فرمایا۔ اے اللہ ابوسلمہ کو بخش

وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا

اور اُسکا درجہ اُن لوگوں میں بلند کر جنکو ہدایت کی گئی ہے۔ اور اُسکے پچھلوں میں تو اُسکا خلیفہ ہو۔ اور ہمکو

وَلَهُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور اسکو ہی رب العالمین بخش۔ اور اُسکے لئے اُسکی قبر میں فراخی کر۔ اور اُسکے لئے قبر میں روشنائی کر روایت کی یہ مسلم نے

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَيِّتِ وَمَا يَقُوْلُهُ مَنْ مَاتَ لَهُ مَيِّتٌ

باب اس امر کے بیان میں کہ میت کے پاس کیا کہا جائے۔ اور جسکے گھر میں میت ہو جائے وہ کیا کہے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا

کہ تم جب بیمار یا میت کے پاس جاؤ۔ تو اچھا کلمہ کہا کرو اسلئے کہ فرشتے جو کچھ تم کہتے ہو اُس پر آمین کہتے ہیں۔

ف تلقین کرو الخ یعنے مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ پکار کے کہو تاکہ مرنیوالا بھی سنکے کہے اور یوں نہ اُس سے کہنا چاہئے کہ لا الہ الا اللہ کہہ شاید بد حواسی سے انکار کر بیٹھے اور جو اسلئے کہ آخر کلام انکا لا الہ الا اللہ ہو حدیث میں آیا ہے جسکا یہ آخر کلام ہوگا وہ جنت میں جاوے گا اور یہ تلقین مستحب ہے جب وہ ایک بار پڑھ لے تو چپ کر جاؤ ہاں اگر کچھ اور بات کرے تو پھر تلقین کرو آخر کلمہ اس کا کلمہ توحید ہو۔

ف۲ حب روح الخ یعنے روح کے نکلنے کے بعد بینائی نہیں رہتی پھر نہیں فائدہ آنکھیں کھلی رکھنے میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دینا چاہئے

ف۳ یعنی فرشتے کہتے ہیں آمین یعنے جب آدمی مر گیا تو اُس وقت فرشتے موجود ہوتے ہیں تمہارے قول پر آمین کہتے ہیں تو اُسکے حق میں نیک بات بولو دعا کرو۔ معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیاں ذکر کرنا اور اُسکے واسطے دعا کرنا مستحب ہے اسکے بدگوئی کا ذکر نہ کرنا چاہیئے۔

تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

اس کلمہ کو تم کہتے ہو کہا کہ جب ابوسلمہ فوت ہوئے میں نبی صلعم کے پاس آئی اور آپکو کہا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ وَ

یا رسول اللہ ابوسلمہ فوت ہوگیا ہے آپنے فرمایا تو کہہ اے اللہ تو مجھے اور اسکو بخش اور

اَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِّيْ مِنْهُ مُحَمَّدًا

اسکے بعد مجھے اس سے بہتر عوض عطا کر میں نے بھی کہا اللہ نے مجھے اس سے بہتر محمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا

صلعم سے عطا فرمایا رواہ مسلم اسی طرح جب حاضر ہو تم بیمار کو یا میت کو

الثَّلٰثَ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَغَيْرُهٗ الْمَيِّتَ بِلَا شَكٍّ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

تو کہو تین کے ساتھ اور روایت کیا اس کو ابوداؤد اور دوسرے نے لفظ میت کا بغیر شک کے۔ اور ہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ اِنَّا لِلّٰهِ

اللہ صلعم کو فرماتے سنا کوئی بندہ نہیں کہ اسکو کوئی مصیبت پہونچے ف پھر وہ کہے حقیقی ہم واسطے اللہ کے ہیں

وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اٰجَرَهُ

اور حقیقی ہم طرف اپنے پروردگار کی ہیں اے اللہ بدلے مجھ کو توثیق مصیبت میری کے اور جانشین دے مجھ کو بہتر اس سے مگر

اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مُصِيْبَتِهٖ وَاَخْلَفَ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ

اللہ تعالیٰ اسکو اس مصیبت میں اجر عطا کرتا ہے اور اس سے بہتر خلف عطا فرماتا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ جب ابوسلمہ رض فوت ہوا تو میں نے

كَمَا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ خَيْرًا مِّنْهُ رَسُوْلَ

جیسا کہ فرمایا تھا رسول اللہ صلعم نے مجھے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

صلعم رواہ مسلم اور ابوموسیٰ رض سے روایت ہے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب مرجاتا ہے فرزند بندہ کا ہوتا ہے فرماتا ہے اللہ

لِمَلٰٓئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ

اپنے فرشتوں کو کہ قبض کی تم نے فرزند بندہ میرا فرماتا ہے کہ قبض کی روح بیٹے بندہ میرا کہتے ہیں ہاں پھر فرماتا ہے کہ تم نے میوہ دل بندہ کا کیوں قبض

فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ

کیا پھر کہتے ہیں ہاں پھر فرماتا ہے کہ کیا کہا بندہ میرا نے فرشتے کہتے ہیں اسنے تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا

ف کہ پہونچے اسکو
مصیبت یعنے تہوڑی ہو
یا بہت اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
جب کوئی مصیبت مسلمان کو
ہو تو انا للہ کہنا مستحب ہے
ایکبار چراغ گل ہوگیا مطلب
سلم نے فرمایا انا للہ وانا
الیہ راجعون اصحاب نے کہا
رسول اللہ چراغ گل ہونا
کون بڑی مصیبت ہے
جو آپنے انا للہ فرمایا
حضرت صلعم نے فرمایا کہ
مسلمان کو جس کلام سے
تکلیف ہو وہی
مصیبت ہے

(حاشیہ)
ف قولہ جب ابوسلمہ
فوت ہوا الخ یا ابوسلمہ رض
ام المومنین ام سلمہ رض کے
خاوند تھے جو مسلمان
عیال سمیت ہجرت کر کے
مکے سے مدینے میں گئے تھے
ان سب میں سے پہلے ابو
سلمہ ہی عیال سمیت
ہجرت کر کے واپس مشرف
ہوئے تھے ۱۲ ۱۲
غفرلہ

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِبْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کیواسطے بہشت میں گھر بناؤ۔ اور حمد کا گھر اُسکا نام رکھو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا لِعَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَآءٌ

صلعم نے فرمایا ہے کہ بندہ مومن کے لئے میرے پاس بہشت کے سوا کوئی بدلا نہیں

اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

جب میں نے دنیا کے لوگوں میں سے اُسکا پیارا لیا پھر اُسنے ثواب کی امید پر صبر کیا۔ روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ

اور اسامہ بن زید رضہ بیان کرتا ہے۔ کہ رسول اللہ کی ایک بیٹی نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ تَدْعُوْهُ وَتُخْبِرُهٗ اَنَّ صَبِيًّا لَهَا اَوِ ابْنًا لَهَا

ایک آدمی کو بھیجکر آپکو بلایا۔ اور کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا

الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَاَخْبِرْهَا اَنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَا اَخَذَ وَلَهٗ

نزع کی حالت میں ہے۔ آپنے اُس آدمی کو کہا کہ تو واپس جا اور اسکو کہدے کہ اللہ تعالیٰ کا ہے جو اُسنے لیا اور اُسی کا ہے

مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ وَذَكَرَ

جو اُسنے دیا۔ اور ہر چیز اسکے تردیک ایک وقت مقرر تک ہے۔ اور اسکو کہہ کہ صبر کرا اور ثواب کی امید رکھے اور

تَمَامَ الْحَدِيْثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور تمام حدیث ذکر کی۔ متفق علیہ

بَابٌ فِيْ جَوَازِ الْبُكَآءِ عَلَى الْمَيِّتِ بِغَيْرِ نَدْبٍ وَّلَا نِيَاحَةٍ اَمَّا النِّيَاحَةُ

باب میت پر بدون ذکر کرنے اسکے اوصاف کے اور بدون نیاحہ کے رونے کے جواز کے بیان میں۔ اور نیاحہ

فَحَرَامٌ وَّسَيَاتِيْ فِيْهَا بَابٌ فِي كِتَابِ النَّهْيِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَمَّا الْبُكَآءُ

حرام ہے اور اُسکا ذکر کتاب النہی میں انشاء اللہ تعالےٰ آوے گا۔ اور رونے کی نہی میں

فَجَآءَتْ فِيْهِ اَحَادِيْثُ بِالنَّهْيِ عَنْهُ وَاَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ

بہت حدیثیں آئی ہیں اور اس مضمون میں کہ میت کے گھر والوں کے رونے سے میت کو عذاب کیا جاتا ہے۔

وَهِيَ مُتَاَوَّلَةٌ مَّحْمُوْلَةٌ عَلٰى مَا اَوْصٰى بِهٖ وَالنَّهْيُ اِنَّمَا هُوَ عَنِ الْبُكَآءِ الَّذِيْ

یہ متاول ہیں۔ اور اسپر محمول ہیں۔ کہ جب میت نے رونے کی وصیت کی ہو اور اس رونے سے نہی ہے۔

عوض میں وہ گھر ملتا ہے ۱۲ غفرلہ

ف۲ یعنی جب مومن کا پیارا دوست جیسا ماں باپ یا بھائی یا بیٹا یا اور اسطرح کا عزیز فوت ہو گیا اور اسنے صبر کیا تو اُسکا بدلا خدا تعالیٰ نے بہشت مقرر کیا ہے ۱۲ ت

ف۳ پھر بھیجا یعنی دوبارہ بلا بھیجا اور حدیث آیندہ میں آگے یہ مضمون مذکور ہے۔ پھر بھیجا رسول اللہ صلعم کیطرف قسم دیکر کہ البتہ آپ تشریف لیجئے پس کھڑے ہوئے رسول اللہ صلعم اور آپکے ساتھ تھے سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ میں سے پس اٹھایا گیا رسول اللہ صلعم کیطرف لڑکا اور روح اُسکی حرکت کرتی تھی پس بہنے لگیں دونوں آنکھیں رسول اللہ صلعم کی پس کہا سعد نے یا رسول اللہ صلعم یہ کیا ہے پس فرمایا یہ رحمت ہے پیدا کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں اور بیشک رحم کرتا ہے اللہ اپنے بندوں میں سے رحم کرنیوالوں پر ۱۲ ف ۱۲

فِيهِ نَدْبٌ أَوْ نِيَاحَةٌ وَالدَّلِيلُ عَلَى جَوَازِ الْبُكَاءِ بِغَيْرِ نَدْبٍ وَلَا نِيَاحَةٍ

جسمیں ندب اور نیاحۃ ہو اور بدون ندب اور نیاحۃ کے رونے کے جواز میں

أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ مِنْهَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

بہت احادیث ہیں۔ ان میں سے یہ حدیث ابن عمر رضہ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَمَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

صلعم نے سعد بن عبادہ کی عیادت کی اور عبد الرحمٰن بن عوف

وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَبَكَى

اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود رضہ آپکے ہمراہ تھے ف

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

رسول اللہ صلعم روئے اور آپ کو رونے دیکھکر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ

اور لوگ بھی رونے لگے آپنے فرمایا کیا تم سنتے نہیں کہ اللہ تم آنکھ کے آنسو جانے

وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا أَوْ يَرْحَمُ وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور دل کے غمگین ہونے پر عذاب نہیں کرتا۔ اور زبان کیطرف اشارہ کرکے فرمایا لیکن اسکے سبب عذاب آتا ہے یا رحم کرتا ہے متفق علیہ

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور اسامہ بن زید رضہ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ رُفِعَ إِلَيْهِ ابْنُ ابْنَتِهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ

وسلم کی بیٹی کا لڑکا حالت نزع میں آپکے پاس حاضر کیا گیا اسکو دیکھ کر رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ

صلعم کی دونوں آنکھوں سے پانی بھہ آیا سعد نے کہا یا رسول صلعم یہ کیا۔ آپنے فرمایا یہ اللہ تعالے کی رحمت ہے

جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ مُتَّفَقٌ

اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور اللہ تعالے رحمت کرنیوالے بندوں پر رحمت کرتا ہے۔ متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ اور انس رضہ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

دَخَلَ عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا

اپنے بیٹے ابراہیم رضہ پاس اسکی نزع کی حالت میں تشریف لائے آپ کی آنکھوں سے

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

پانی جاری ہوگیا۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا۔

وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّہَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ اَتْبَعَہَا بِاُخْرٰی فَقَالَ

یارسول اللہ صلعم آپ اور یہ کام۔ آپنے فرمایا اے ابن عوف یہ رحمت ہے پھر اسکے پیچھے دوسری بار آنسو بہایا پھر بولے فرمایا

اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضَی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ

آنکھ آنسو بھائی ہے۔ اور دل غمناک ہوتا ہے۔ اور ہم وہی الفاظ کہینگے جنسے ہمارا رب خوش ہوا اور

یَا اِبْرَاہِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرُوِیَ بَعْضُہٗ مُسْلِمٌ وَالْاَحَادِیْثُ

اے ابراہیم ہم تیرے فراق سے محزون ہیں۔ روایت کی اسکو بخاری نے۔ اور مسلم نے اس کا بعض روایت کیا ہے اور اس

فِیْ ذٰلِکَ کَثِیْرَۃٌ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مَشْہُوْرَۃٌ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

باب میں حدیثیں بخاری میں بہت مشہور ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے

بَابُ الْکَفِّ عَمَّا یُرٰی فِی الْمَیِّتِ مِنْ مَّکْرُوْہٍ

باب اس بیان میں کہ میت سے اگر کوئی چیز مکروہ دیکھی جائے تو اسکا ذکر نہ کرنا چاہیے

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَسْلَمَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ

ابو رافع اسلم رسول اللہ صلعم کے آزاد کئے ہوئے سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَکَتَمَ عَلَیْہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ

اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کو نہلاوے اور اس کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ اسکے لئے

اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ بَابُ فِی

چالیس بار مغفرت کرتا ہے روایت کی یہ حاکم نے اور کہا صحیح ہے مسلم کی شرط پر۔ باب

الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمَیِّتِ وَتَشْیِیْعِہٖ وَحُضُوْرِ دَفْنِہٖ وَکَرَاہَۃِ اِتِّبَاعِ النِّسَاءِ

میت پر نماز پڑھنے کے بیان میں اور اسکو وداع کرنے۔ اور اسکے دفن پر حاضر ہونیکے ذکر میں اور جنازہ کے پیچھے عورتوں کے چلنے کی

الْجَنَائِزَ وَقَدْ سَبَقَ فَضْلُ التَّشْیِیْعِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

کراہت کے بیان میں۔ اور تحقیق گذر چکی بزرگی وداع کرنیکے۔ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَہِدَ الْجَنَازَۃَ حَتّٰی یُصَلّٰی

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص جنازہ پر حاضر ہو کر جنازہ کی نماز پڑھے۔

عَلَیْہَا فَلَہٗ قِیْرَاطٌ وَمَنْ شَہِدَہَا حَتّٰی تُدْفَنَ فَلَہٗ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ وَمَا

اسکے لئے ایک قیراط ہے اور جو شخص اسکے دفن ہونے تک اسکے ساتھ حاضر رہے اسکے لیئے دو قیراط کے برابر ثواب ہے کہا گیا

ف۱

اور تم روتے ہو یا رسول اللہ یعنے لوگ تو بسبب کم فہمی اور جہالت کے روتے ہیں۔ آپ باوجود اس بڑے شان کے اور معرفت کے کیوں روتے ہیں۔ ۱۲۱۲

ف۲ فرمایا حضرت صلعم نے اے عوف کے بیٹے تحقیق یہ رحمت ہے یعنے آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف اور حرام ہے ۱۲ تحفۃ الاخیار)

الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ اَنَّ

دو قیراط کس قدر ہوتے ہیں فرمایا دو بڑے پہاڑوں کے مثل ہیں۔ متفق علیہ اور انہی سے روایت ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسلمان کے جنازہ کے پیچھے ایمان سے اور

اِحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ

ثواب کی امید کر کے جاوے اور نماز پڑھے اور اسکے دفن سے فارغ ہونے تک اسکے ساتھ رہے وہ

بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِّثْلُ اُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ

دو قیراط ثواب لیکر واپس آتا ہے۔ ہر قیراط احد کی مثل ہے، اور جو شخص نماز پڑھکر دفن کرنے سے پہلے واپس چلا آیا

فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

تو وہ ایک قیراط ثواب لیکر واپس آتا ہے روایت کی یہ بخاری نے اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے

نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مَعْنَاهُ وَلَمْ

کہ جنازوں کے پیچھے جانے سے ہمکو نہی کی گئی مگر اس باب میں تشدد نہیں کیا گیا۔ متفق علیہ۔ یعنے

يُشَدَّدْ فِي النَّهْيِ كَمَا يُشَدَّدُ فِي الْمُحَرَّمَاتِ

جیسا محرمات کے روکنے میں تشدد کیا جاتا ہے ویسا تشدد

نہیں کیا گیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَكْثِيْرِ الْمُصَلِّيْنَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَجَعْلِ

باب جنازہ پر نماز پڑھنے والوں کی بہتایت کرنی اور انکی

صُفُوْفِهِمْ ثَلٰثَةً فَاَكْثَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ

صفیں تین یا تین سے زیادہ کرنے کے استحباب میں۔ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُّصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ

اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ جس میت پر مسلمانوں کی جماعت جن کا شمار

مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

سو کو پہنچ جاوے نماز پڑھیں اور سب اسکے حق میں سفارش کریں تو انکی سفارش اسکے حق میں قبول کیجاتی ہے روایت کی یہ مسلم نے اور ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ جو مسلمان آدمی مرجاوے

مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَّا يُشْرِكُوْنَ

اور چالیس آدمی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھیراتے ہوں اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں۔

بعض لوگ اس کو جنازہ کے پیچھے نہیں جانے دیتے ہیں اور
جانے پر برا نہیں کرتی ہیں اور
دوسرا یہ کہ وہ شخص جو جنازہ
کے پیچھے جاتا ہے وہ اس
پیچھے جانیکو اپنا ایمان
سمجھتا ہے اور ثواب جانتا
ہے ۱۲ غزنوی رح

برابر دو قیراط اگرچہ
قیراط نہایت ہلکا وزن ہے
ہے یعنی دانق کا آدھا اور
دانق ایک درہم کا چھٹا حصہ
تو قیراط درہم کا بارہواں
حصہ ہوا یعنی دو رتی کا
تخمینا پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک
یہ قیراط بہت بڑا
ہے

جو
پہاڑ سے بھی وزن
میں زائد ہے ۱۲ غ

تو احد تشدد نہیں کیا گیا
النخ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ
نے کہا یعنے رسول اللہ
صلعم نے عورتوں کو
جنازہ کے پیچھے جانے
سے منع نہیں فرمایا
مگر ممانعت تنزیہی تھی
نہ تحریمی یعنے اولیٰ اور افضل
عورتوں کیلئے یہی ہے
کہ جنازہ کیساتھ نہ جاویں
اور اگر جاویں تو جانا حرام
نہیں مکروہ ہے شافعیہ

یا بھی یہی مذہب ہے قاضی نے فرمایا کہ جمہور علماء کے نزدیک عورتوں کا جانا منع ہے اور علماء مدینہ و امام مالک نے جائز رکھا ہے مگر جوان عورت کے لئے وہ بھی مکروہ جانتے ہیں ۱۲ غزنوی

بِاللّٰہِ اِلَّا شَفَّعَہُمُ اللّٰہُ فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ مُرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْیَزَنِیِّ

اللہ تم انکی سفارش اُسکے حق میں ضرور قبول فرماتا ہے، روایت کی یہ مسلم نے اور مرثد بن عبد اللہ یزنی سے روایت ہے

قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ ھُبَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَۃِ فَقَالَ

کہ مالک بن ہبیرہ رضؓ جب جنازہ پر نماز پڑھتا اور لوگوں کو

النَّاسُ جَزَّاَھُمْ عَلَیْھَا ثَلٰثَۃَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

تھوڑے دیکھتا تو انکو تین حصہ کر دیتا پھر بیان کرتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص پر تین صفیں نماز پڑھیں بیشک اسکے لئے واجب کی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

اور کہا حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا یُقْرَأُ فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ

باب اس بیان میں کہ جنازہ کی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے۔

یُکَبِّرُ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ یَتَعَوَّذُ بَعْدَ الْاُوْلٰی ثُمَّ یَقْرَأُ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ ثُمَّ

نماز جنازہ میں چار تکبیر کہے۔ پہلی تکبیر کے بعد اعوذ پڑھے پھر الحمد پڑھے ولا پھر

یُکَبِّرُ الثَّانِیَۃَ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

دوسری تکبیر کہے پھر نبی صلعم پر صلوٰۃ پڑھے یعنی اللھم صل

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّالْاَفْضَلُ اَنْ یَّتِمَّ بِقَوْلِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی

علی محمد و علی آل محمدؐ اور افضل یہ ہے کہ کما صلیت صلے

اِبْرٰھِیْمَ اِلٰی قَوْلِہٖ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَفْعَلُہٗ کَثِیْرٌ مِّنَ الْعَوَامِّ

ابراھیم حمید مجید تک پڑھے اور عام لوگ

مِنْ قِرَائَتِھِمْ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اَلْاٰیَۃَ فَاِنَّہٗ لَا

جو ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی الخ پڑھتے ہیں نہ پڑھنی چاہیے۔ اور

تَصِحُّ صَلٰوتُہٗ اِذَا اقْتَصَرَ عَلَیْہِ ثُمَّ یُکَبِّرُ الثَّالِثَۃَ وَیَدْعُوْ لِلْمَیِّتِ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ

اگر اسی پر اقتصار کرے تو اسکی نماز صحیح نہیں ہوتی۔ پھر تیسری تکبیر کہے اور میت اور مسلمانوں کے لئے دعا کرے۔

بِمَا سَنَذْکُرُہٗ مِنَ الْاَحَادِیْثِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ یُکَبِّرُ الرَّابِعَۃَ وَیَدْعُوْا

جیسے ہم عنقریب ذکر کرینگے حدیثیں انشاء اللہ تعالیٰ پھر چوتھی تکبیر کہے اور دعا کرے

ہے کہ نبی صلعم کو پہلی وحی سے تشہد کی شفاعت کی قبولیت معلوم ہوئی ہو آپنے اُس کے مطابق لوگوں کو سُنا دیا۔ پھر چالیس کی شفاعت قبول ہونے کا حال معلوم کر کے ارشاد فرمایا، بعد ازاں تین صفوں کی شفاعت کی قبولیت کا حال اگرچہ شمار میں تھوڑے آدمی ہوں وحی سے معلوم کر کے لوگوں کو سنا دیا اور احتمال ہے کہ جمہور اصولیوں کے مذہب کے مطابق عدد کا مفہوم معتبر نہ ہو اور شارع کی غرض شفاعت کی قبولیت کا ذکر کرنا ہو یعنی تشہد کی اور چالیس کی اور تین صفوں کی اگرچہ تھوڑے آدمیوں کی ہوں خدا تعالیٰ کی درگاہ میں شفاعت قبول ہے واللہ اعلم بذا خلاصۃ ما قال النووی فی شرح المسلم

ف۲ پس پڑھی سورہ فاتحہ یعنے بعد تکبیر اولیٰ کے اور یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور یہی صحیح اور حق ہے۔

وَمِنْ اَحْسَنِ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ وَالْمُخْتَارُ

اور یہ دعا افضل ہے اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ واغفر لنا ولہ اور مختار یہ ہے۔

اَنَّهٗ يُطَوِّلُ الدُّعَآءَ فِي الرَّابِعَةِ خِلَافَ مَا يَعْتَادُهٗ اَكْثَرُ النَّاسِ لِحَدِيْثِ ابْنِ

کہ جنازہ اکثر لوگوں کی عادت کے چوتھی تکبیر کے بعد دعا بہت دراز کرے واسطے ابن

اَبِيْ اَوْفٰى الَّذِيْ سَنَذْكُرُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَمَّا الْاَدْعِيَةُ الْمَاْثُوْرَةُ بَعْدَ

ابی اوفی کے جو حدیث کے جو ہم عنقریب ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور تیسری تکبیر کے

التَّكْبِيْرَةِ الثَّالِثَةِ فَمِنْهَا وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ

بعد ادعیہ ماثورہ یہ ہیں جو اگلی حدیث میں مذکور ہیں۔ اور ابو عبد الرحمن عوف بن مالک رضہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی آپنے جو دعا پڑھی تھی اس میں سے میں نے یاد کر لی آپنے

مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ

یہ دعا پڑھی۔ اے اللہ تو اسکے گناہ بخش اور اسپر رحمت کر اور اس کو مکروہات سے عافیت دے اور اسکے تقصیرات معاف کر اور اسکی مہمانی

نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا

اکرام سے کر اور اسکی قبر فراخ کر اور اسکو پانی اور برف اور اولے سے نہلا اور اسکو گناہوں سے ایسا پاک کر جیسا تو نے

كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَ

سفید کپڑا میل سے صاف کیا ہے۔ اور پہلے گھر سے بہتر اسکو گھر بنا دے۔ اور

اَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ

دنیا کے اہل سے بہتر اسکو اہل عطا کر اور دنیا کی عورت سے اسکو بہتر عورت عطا کر اور اسکو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر

عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ

اور آگ کے عذاب سے بچا دے۔ راوی کہتا ہے کہ یہ سنکر میرے دل میں آرزو ہوئی کہ کاش اس میت کی جگہ میں ہوتا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ

روایت کی یہ حدیث مسلم اور ابو ہریرہ رضہ اور ابو قتادہ اور ابو ابراہیم اشہلی سے

اَبِيْهِ وَاَبُوْهُ صَحَابِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى

باپ اسکے اور اس کا باپ صحابی ہے ان کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے

عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا

ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور یہ دعا پڑھی اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ اور چھوٹے اور بڑے اور مرد

وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ

اور عورت اور حاضر اور غائب کو بخش ۔ اے اللہ ہم میں سے جسکو تو زندہ رکھے اُسکو اسلام پر زندہ رکھ

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا

اور جسکو تو ہم میں سے مارے اُسکو ایمان پر مار ۔ اے اللہ اُسکے اجر سے ہمکو محروم مت کر اور اُسکے بعد ہمکو فتنہ میں

بَعْدَهٗ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ رِّوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْاَشْهَلِيِّ وَ

ڈال اور ہمکو اور اُسکو بخش ۔ روایت کی یہ ترمذی نے ابو ہریرہ اور اشہلی کی روایت سے اور

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ مِنْ رِّوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ الْحَاكِمُ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ صَحِيْحٌ

ابوداود نے ۔ ابو ہریرہ اور ابو قتادہ کی روایت سے حاکم نے کہا ہے کہ ابو ہریرہ کی حدیث

عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ الْبُخَارِيُّ اَصَحُّ رِوَايَاتِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور ترمذی کہتا ہے کہ بخاری نے کہا ہے کہ اس حدیث کی روایات میں سب سے زیادہ

رِوَايَةُ الْاَشْهَلِيِّ وَاَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ اَبِيْ

صحیح اور کہا ہے بخاری نے اس باب میں سب سے صحیح عوف بن مالک کی حدیث ہے اور ابو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

رضہ بیان کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ

اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

جب تم میت پر نماز پڑھا کرو تو اُسکے لئے دعا خالص کیا کرو ۔ اس روایت کی یہ ابوداود نے اور ابو ہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ

رضہ نبی صلعم سے جنازہ کی نماز میں یہ دعا روایت کرتا ہے ۔

اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ

تو اُسکا مالک ہے اور تو نے اسکو پیدا کیا اور تو نے اُسکو اسلام کی راہ دکھائی اور تو نے

رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا وَقَدْ جِئْنَا شُفَعَاءَ لَهٗ

اُسکی روح قبض لی اور تو اُسکی پوشیدہ اور ظاہر کو خوب جانتا ہے ۔ تحقیق ہم اسکے لئے سفارشی آئے ہیں ۔

فَاغْفِرْ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

تو اُسکو بخشدے ۔ روایت کی یہ ابوداود نے اور واثلہ بن الاسقع رضہ سے روایت ہے

صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ

کہ ایک مسلمان مرد ۔ رسول اللہ صلعم نے جنازہ کی نماز ہمکو پڑھائی میں نے اُسکو

ف قولہ ایمان پر الخ زندگانی کی حالت میں اسلام مانگا اور موت کی حالت میں ایمان اسلئے کہ یہاں اسلام سے مراد ظاہری اعمال ہیں جیسے نماز روزہ زکوٰۃ حج وغیرہا اور یہ کام آدمی زندگانی کی حالت میں کرسکتا ہے ۔ اور موت کی حالت میں یہ اعمال ظاہری نہیں کرسکتا اور ایمان سے مراد ایمان اعتقادِ قلبی ہے کہ حالت موت میں اس کی سخت ضرورت ہے اور ایمان کا درجہ بھی بہت بڑا ہے اسلام سے غ نووی ف خالص کر واس کے لئے دعا یعنے جس تکبیر کے بعد پڑھو کیونکہ احادیث میں اس کی تقیید وارد نہیں موتی اور اخلاص کے ساتھ دعا کرنے یہ معنے ہیں کہ کسی کے دکھانے سنانے کا خیال نہ ہو واللہ اعلم کاتبہ محمد نووی منظور ہو ۱۲

يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جَوَارِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ

یہ دعا پڑھتے سنا تھا۔ اے اللہ فلاں بن فلاں تیرے ذمے میں ہے اور تیری پڑوس میں ہے۔ تو اسکو قبر کے فتنے

الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ

اور آگ کے عذاب سے بچا تو وفا اور حمد کا مستحق ہے۔ اے اللہ اسکو مغفرت اور رحمت کر

اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى

بیشک تو بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے۔ اور عبداللہ بن ابی اوفے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةِ ابْنَةٍ لَهٗ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ فَقَامَ بَعْدَ

رضہ سے مروی ہے کہ اسنے اپنے بیٹے کے جنازہ پر چار تکبیر کہے چوتھی تکبیر کے بعد ف اسقدر قیام کیا۔

الرَّابِعَةِ كَقَدْرِ مَا بَيْنَ التَّكْبِيْرَتَيْنِ يَسْتَغْفِرُ لَهَا وَيَدْعُوْ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ

جسقدر دو تکبیر کے درمیان ہوا کرتا ہے۔ اسکے لیے استغفار اور دعا کرتا رہا پھر کہا کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَبَّرَ اَرْبَعًا فَمَكَثَ سَاعَةً

اللہ صلعم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ چار تکبیر کہے۔ پھر ایک ساعت ٹھیر گیا۔

حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُكَبِّرُ خَمْسًا ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ

یہانتک کہ میںنے ظن کیا کہ پانچویں تکبیر کہیگا۔ پھر اسنے اپنے داہنے بائیں سلام کہا۔ جب فارغ ہوا

قُلْنَا لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَزِيْدُكُمْ عَلٰى مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہمنے اسکو کہا یہ کیا ہے۔ اسنے کہا میں تمہارے پاس اس سے زیادہ نہ کرونگا جیسے میںنے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

علیہ وسلم کو دیکھا کرتے ہوئے یا اسنے کہا اسی طرح رسول اللہ صلعم نے کیا تھا۔ روایت کی یہ حاکم نے اور کہا حدیث صحیح ہے ف

بَابُ الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب جنازہ جلدی لیکر چلنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔

اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ

کہ جنازہ کو جلدی کیا کرو۔ اگر نیک ہے۔ تو اسکو تم خیر کی طرف جلد لیجاتے ہو۔ اور اگر اسکے

سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

سوا ہے تو بری چیز کو تم اپنی گردنوں سے اتارتے ہو۔ متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔

فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

پس بھلائی ہے پہنچاتے ہو تم جنازہ کیواسطے اور ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ

کہ رسول اللہ صلعم فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور آدمی اسکو اپنی

عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا

گردنوں پر اٹھاتے ہیں۔ اگر نیک ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لیچلو اور اگر صالح نہیں تو لوگوں کو کہتا ہے اے ہلاکت تم مجھے کہاں لیجاتے ہو

يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ رَوَاهُ

انسان کے سوا سب چیزیں اسکی آواز سنتے ہیں اگر انسان سنے تو بیہوش ہو جاوے۔ روایت کی یہ بخاری نے ؎

بَابُ تَعْجِيلِ قَضَاءِ الدَّيْنِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالْمُبَادَرَةِ إِلَى تَجْهِيزِهِ

باب اس بیان میں کہ میت کا قرض جلد ادا کرنا چاہیئے اور اسکی تجہیز میں مبادرت و جلدی کرنی مناسب ہے

إِلَّا أَنْ يَمُوتَ فُجَاءَةً فَيُتْرَكَ حَتَّى يُتَيَقَّنَ مَوْتُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مگر اگر کوئی ناگہان مرجاوے تو اسکی موت یقین ہونے تک دیر کرنی ضرور ہے۔ ابوہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ

رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ مومن کی جان بسبب اس کے

بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ

قرض کے معلق رکھی جاتی ہے یہانتک کہ قرض ادا کیا جاوے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔

حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور حصین بن وحوح رضہ سے روایت ہے کہ طلحہ بن براء رضہ

مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أُرَى طَلْحَةَ

بیمار ہوا نبی علیہ السلام اسکی عیادت کو شریف لائے اسکو دیکھکر آپنے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں

إِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيهِ الْمَوْتُ فَآذِنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا بِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ

کہ اسمیں موت پیدا ہوگئی ہے تو مجھے اس کی خبر کرو۔ اور اسکے دفن کی جلدی کرو۔ مناسب نہیں کہ

مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ +

کہ مسلمان کی لاش اسکے گھر والوں میں پڑی رہے ؎ روایت کی یہ ابوداود نے

بَابٌ فِي الْمَوْعِظَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ +

باب قبر کے پاس وعظ کرنیکے بیان میں۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا فِیْ جَنَازَۃٍ فِیْ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا

علی رضہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم بقیع الغرقد میں ایک جنازہ پر تھے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَہٗ وَمَعَہٗ مِخْصَرَۃٌ فَنَکَسَ

کہ رسول اللہ صلعم تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم سب آپکے گرد بیٹھ گئے اور آپکے پاس عصا تھا آپنے سر نیچا کرکے

وَجَعَلَ یَنْکُتُ بِمِخْصَرَتِہٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ

عصا سے زمین کو کریدنا شروع کیا۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کے لئے

مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا

دوزخ اور بہشت میں جگہ لکھی گئی ہے لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم اپنی کتاب پر عمل بھروسہ نہ کریں

فَقَالَ اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ وَذَکَرَ تَمَامَ الْحَدِیْثِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

آپنے فرمایا عمل کرے جاؤ کہ ہر ایک آدمی جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسی کے اعمال اسپر آسان کیے جاتے ہیں اور تمام حدیث ذکر کی

بَابُ فِی الدُّعَاءِ لِلْمَیِّتِ بَعْدَ دَفْنِہٖ وَالْقُعُوْدِ عِنْدَ

باب میت کے لئے اسکے دفن کے بعد دعا کرنی اور ایک ساعت

قَبْرِہٖ سَاعَۃً لِّلدُّعَاءِ لَہٗ وَلِلْاِسْتِغْفَارِ وَالْقِرَاءَۃِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو وَقِیْلَ

دعا کیلئے اسکی قبر کے پاس بیٹھ جانے اور استغفار کرنے اور قرآن پڑھنے کے بیان میں۔ ابو عمرو اور کہا گیا ہے۔

اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَقِیْلَ اَبُوْ لَیْلٰی عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ

ابو عبد اللہ۔ اور کہا گیا ہے۔ ابو لیلے عثمان بن عفان رضہ بیان کرتا ہے۔ کہ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَیِّتِ وَقَفَ عَلَیْہِ وَقَالَ

نبی صلعم جب میت کے دفن کرنے سے فارغ ہوا کرتے تو اسپر ٹھیر جاتے اور فرمایا کرتے

اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ وَسَلُوْا لَہُ التَّثْبِیْتَ فَاِنَّہُ الْاٰنَ یُسْاَلُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

کہ تم اپنے بھائی کیلئے بخشش مانگو اور اسکے لئے ثابت رکھنے کا سوال کرو کہ وہ اب سوال کیا جائیگا۔ روایت کی ہے ابو داؤد نے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَاَقِیْمُوْا

اور عمرو بن عاص رضہ نے کہا جب مجھے دفن کرو۔ تو میری قبر کے گرد

حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّیُقْسَمُ لَحْمُہَا حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِکُمْ وَاَعْلَمَ

اسقدر ٹھیرا رہو کہ اونٹ ذبح کیا جائے اور اسکا گوشت تقسیم کیا جائے تاکہ تمسے انس حاصل کروں اور مجھے معلوم ہو جائے

مَاذَا اُرَاجِعُ بِہٖ رُسُلَ رَبِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِہٖ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَ

کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ روایت کی ہے مسلم نے اور یہ حدیث پہلے مفصل گذر چکی ہے شافعی رح فرماتے ہیں۔

يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقْرَأَ عِنْدَهُ بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنْ خَتَمُوا الْقُرْآنَ كُلَّهُ كَانَ حَسَنًا

کو مستحب ہے کہ میت کے پاس کچھ قرآن پڑھا جائے اور اگر تمام قرآن ختم کیا جائے تو بہتر ہوگا ۱۲

بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ

باب میت کی طرف سے صدقہ کرنے اور اسکے لئے دعا کرنیکے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جو لوگ انکے پیچھے آئے کہتے ہیں اے ہمارے رب بخش ہمکو اور ہمارے

خْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا

بھائیوں کو جو ہمسے پہلے ایمان کے ساتھ گذرے ہیں عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ قُتِلَتْ نَفْسُهَا وَاَرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ

رسول اللہ صلعم کو کہا کہ میری والدہ ناگہانی فوت ہوگئی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اگر اسکو کلام کرنے کی فرصت ملتی

تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

تو ضرور صدقہ کرتی اگر میں اسکی طرف سے صدقہ کروں تو اسکو اجر ملیگا آپنے فرمایا ہاں متفق علیہ ۱۲ اور

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب انسان

الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ

مرتا ہے تو اسکا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں سے ایک جسکا صدقہ جاریہ پہنچ رہے ہے یا جسکے علم سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے

اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یا فرزند صالح کہ اسکے لئے دعا کرتا ہے روایت کی اسکو مسلم نے ۱۲

بَابُ فِيْ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب اس بیان میں کہ لوگ میت کی ثنا کریں

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ

انس رضہ سے روایت ہے کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گذرے لوگوں نے اسکی ثنا کی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ

نبی صلعم نے فرمایا واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ لیکر گذرے لوگوں نے اسکی برائی کی آپنے فرمایا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

واجب ہوگئی عمر بن خطاب رضہ نے عرض کی

مَا وَجَبَتْ قَالَ هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ

کیا واجب ہوا آپنے فرمایا اسپر تم نے ثنا کی اسکے لیے بہشت واجب ہوگئی اور اسپر تم نے

عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

بری ثنا کی اسکے لیے دوزخ واجب ہوگئی تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو ف متفق علیہ اور

أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَرَّ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ

ابوالاسود سے روایت ہے کہا کہ میں مدینہ میں آیا۔ اور عمر بن خطاب رضہ کے پاس جا بیٹھا۔ وہاں ایک جنازہ گذرا اسپر نیک ثنا کی گئی۔

عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِالثَّانِيَةِ فَأُثْنِيَ

عمر رضہ نے کہا واجب ہوا پھر تیسرا جنازہ گذرا اسکی بھی نیکی کی گئی۔ عمر رضہ نے کہا واجب ہوا پھر تیسرا جنازہ گذرا اسکی

عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ

برائی بیان کی گئی۔ عمر رضہ نے کہا واجب ہوا۔ ابوالاسود کہتا ہے میں نے کہا

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا

اے امیر المؤمنین کیا واجب ہوا عمر رضہ نے کہا میں نے ویسا ہی کہا ہے۔ جیسا کہ نبی صلعم نے فرمایا تھا۔ کہ جس

مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ

مسلمان پر چار آدمی نیکی کی گواہی دیں اسکو اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل کرتا ہے۔ ہمنے کہا اگر تین آدمی گواہی دیں فرمایا تین بھی

فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ہمنے کہا اگر دو آدمی گواہی دیں آپنے فرمایا اور دو بھی پھر ہمنے آپسے ایک آدمی کی گواہی کا حکم نہیں پوچھا۔ روایت کی یہ بخاری نے

بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ أَوْلَادٌ صِغَارٌ

باب اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جس کی چھوٹی اولاد مرجائے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ

مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ

ایسا مسلمان نہیں جسکے تین فرزند فوت ہو جاویں جو بلوغت کو نہیں پہونچے۔ مگر اللہ تعالیٰ اسکو اپنی رحمت سے

الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بہشت میں داخل کرتا ہے۔ متفق علیہ۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مسلمانوں میں سے کسی کے تین فرزند نہیں

ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَتَحِلَّةُ الْقَسَمِ

فوت ہوتے مگر اسکو آگ کی آنچ نہ لگے گی مگر قدر بھی کرنے قسم کے۔ متفق علیہ ط اور بجے کرنے قسم سے

قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا وَالْوُرُودُ هُوَ الْعُبُورُ عَلَى الصِّرَاطِ وَهُوَ

اور یہ قول اللہ تعالے کا ہے۔ اور نہیں تم میں سے کوئی مگر گذرنیوالا ہے جہنم پر۔ اور ورود سے مراد گذرنا ہے صراط پر

جِسْرٌ مَمْدُودٌ عَلَى ظَهْرِ جَهَنَّمَ عَافَانَا اللّٰهُ مِنْهَا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ

اور وہ لمبا پل ہے۔ جہنم کے اوپر اللہ تعالے ہمکو بچاوے۔ اُس سے ۔ اور ابو سعید خدری

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

راوی ہے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلعم کے۔ پاس آئی اور عرض کی کہ یا رسول

يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ

اللہ صلعم آپکی وعظ اور نصیحت کی باتیں مرد لیگئے۔ آپ ایکدن ہمارے لئے بھی مقرر کر دیں کہ ہم آپکی خدمت میں

فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ

اکٹھی حاضر ہوا کریں اور آپ اُس علم میں سے جو اللہ تم نے آپکو تعلیم کیا ہے ہمکو تعلیم کر دیں آپنے فرمایا فلانے فلانے دن جمع ہوا کرو وہ عورتیں

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ

تشریف لائے اور اُس علم میں سے جو آپکو اللہ نے تعلیم کیا تھا۔ اُن کو تعلیم کیا پھر فرمایا تم میں سے۔ جس

امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِنَ الْوَلَدِ إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ

عورت کے تین فرزند آگے جائیں تو اُسکے لئے دوزخ کی آگ سے پردہ ہو جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کی

وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاثْنَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ اگر دو مریں رسول اللہ صلعم نے فرمایا اور دو بھی۔ ف متفق علیہ۔

بَابُ فِي الْبُكَاءِ وَالْحُزْنِ وَالْخَوْفِ عِنْدَ الْمُرُورِ بِالْقُبُورِ

باب ظالموں کی قبروں پر گذرنے کے وقت رونے اور غم کرنے اور ڈرنے

الظَّالِمِينَ وَمَصَارِعِهِمْ وَإِظْهَارِ الِافْتِقَارِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّحْذِيرِ مِنَ

اور اللہ کے آگے اپنا احتیاج ظاہر کرنے اور غفلت سے

الْغَفْلَةِ عَنْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تحذیر کرنے بیان میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

سلم قال لاصحابہ یعنی لما وصلوا الحجر دیار ثمود لا تدخلوا علی هؤلاء المعذبین

وسلم کے اصحاب جب مقام ف حجر یعنی ثمودیوں کے علاقہ میں پہنچے تو آپ نے انکو فرمایا کہ ان

الا ان تکونوا باکین فان لم تکونوا باکین فلا تدخلوا علیهم لا یصیبکم ما

معذبوں پر مت داخل ہو مگر اس حال میں کہ تم روتے ہو۔ اگر تم روتے ہوئے نہ ہو تو ان پر داخل مت ہوا کرو کہ تمکو بھی وہی

اصابهم متفق علیه وفی روایة قال لما مر رسول الله صلی الله علیه وسلم بالحجر

عذاب نہ پہونچے جو انکو پہنچا تھا۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجر میں

قال لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسهم ان یصیبکم مثل ما اصابهم الا

گذرے تو فرمایا کہ تم ظالموں کے مکانوں میں مت آؤ اس خوف سے کہ کہیں جو عذاب اُنپر آیا تھا وہی تمپر بھی آجائے مگر

ان تکونوا باکین ثم قنع رأسه واسرع السیر حتی اجاز الوادی

یہ کام کہ تم رونے والے ہوا کرو پھر آپنے سر ڈھانک لیا اور جلدی سے چلے۔ تاکہ وادی سے گذر گئے

الباب الثامن بعد المائة فی کتاب آداب السفر وفیه ابواب

باب ایک سو آٹھواں سفر کے آداب کے بیان میں اور اسمیں کئی باب ہیں۔

باب فی استحباب الخروج یوم الخمیس واستحباب اول النهار

باب جمعرات کے دن پہلے پہر سفر کو جانے کے استحباب میں

عن کعب بن مالک رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج فی غزوة تبوک

کعب بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم غزوۂ تبوک کو جمعرات

یوم الخمیس وکان یحب ان یخرج یوم الخمیس متفق علیه وفی روایة فی الصحیحین قل

کے دن چلے تھے۔ اور جمعرات کے دن سفر کے جانے کو آپ محبوب جانتے تھے۔ متفق علیہ۔ اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے

ما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج الا فی یوم الخمیس وعن صخر بن

کہ رسول اللہ صلعم جمعرات کے دن کے سوا کم ہی سفر کو جاتے تھے۔ اور صخر بن

وداعة الغامدی الصحابی رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه

وداعہ غامدی صحابی رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم قال اللهم بارک لامتی فی بکورها وکان اذا بعث سریة او جیشا

وسلم نے فرمایا اے اللہ میری امت کے لئے ان کے دن کے پہلے پہر میں برکت کر اور آپ جب کوئی سریہ یا لشکر بھیجتے

بعثهم من اول النهار وکان صخرا تاجرا وکان یبعث تجارته اول النهار

تو پہلے پہر انکو روانہ کرتے اور صخر سوداگر تھا۔ اپنی تجارت کا مال پہلے پہر بھیجا کرتا تھا۔

ف جب گذری
پر پانچ قوم ثمود کے ملک کا
ام مجر ہے اس حدیث
سے معلوم ہوتا کہ جس
وم پر عذاب ہو وہاں
یارت تک خدا کی مار
ور لیے برستی ہے قوم ثمود
ں حضرت صالح پیغمبر تھے
یب اُن لوگوں نے پیغمبر
و نہ مانا تو اُنپر عذاب آیا
سب مر گئے۔ ان

کا مقام شام
اور حجاز کے درمیان ہے

پہلے پہر سے یہ مراد
ہے کہ شروع دن ہی میں کام
رے صبح کی نماز کے
عید یہ وقت برکت کا ہے
جو کام اس وقت کریگا
امید ہے کہ اسمیں برکت
ہوگی ۱۲

فَاثْرٰی وَکَثُرَ مَالُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

پس دولتمند ہوگیا۔ اور اسکا مال بڑھ گیا۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الرُّفْقَۃِ وَتَاْمِیْرِھِمْ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَاحَدًا لِیُطِیْعُوْہُ

باب سفر میں رفیق طلب کرنے، اور ایک کو اپنا امیر بنانے کے استحباب میں جسکی سب اطاعت کریں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر

اَنَّ النَّاسَ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْوَحْدَۃِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاکِبٌ بِلَیْلٍ وَحْدَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

لوگ تنہا چلنے کے نقصان جیسے میں جانتا ہوں جہاں میں تو کوئی سوار رات کو تنہا نہ چلا کرے اس روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اور روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاکِبُ شَیْطَانٌ وَالرَّاکِبَانِ شَیْطَانَانِ وَالثَّلٰثَۃُ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اکیلا سوار ایک شیطان ہے اور دو شیطان ہیں دو سوار، اور تین سوار

رَکْبٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ بِاَسَانِیْدَ صَحِیْحَۃٍ قَالَ التِّرْمِذِیُّ حَدِیْثٌ

سوار ہیں روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے اسانید صحیحہ سے اور ترمذی نے کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حسن ہے۔ اور ابوسعید اور ابوہریرہؓ دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ ثَلٰثَۃٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَھُمْ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

صلعم نے فرمایا کہ جب تین آدمی سفر کو جائیں تو انکو لازم ہے کہ ایک کو اپنا امیر بنا لیا کریں۔ حدیث حسن ہے روایت کی یہ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ

ابوداؤد نے اسناد حسن سے۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الصَّحَابَۃِ اَرْبَعَۃٌ وَخَیْرُ السَّرَایَا اَرْبَعُ مِائَۃٍ وَخَیْرُ

وسلم نے فرمایا ہے کہ بہتر ساتھیوں کے چار ہیں اور سریوں میں سے بہتر چار سو آدمی کا سریہ ہے اور لشکروں میں سے بہتر چار

الْجُیُوْشِ اَرْبَعَۃُ اٰلَافٍ وَلَنْ یُّغْلَبَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا عَنْ قِلَّۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

ہزار کا لشکر ہے اور بارہ ہزار قلت کے سبب مغلوب نہیں ہوتے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اور

وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔

بَابُ اٰدَابِ السَّيْرِ وَالنُّزُوْلِ وَالْمَبِيْتِ وَالنَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَ

باب سیر کرنے اور اترنے اور رات گذارنے اور سفر میں سونے کے بیان میں اور

اِسْتِحْبَابِ السُّرَى فِي الرِّفْقِ بِالدَّوَابِّ وَمُرَاعَاةِ مَصْلَحَتِهَا وَالْاَمْرِ بِمَنْ قَصَّرَ فِي حَقِّهَا

رات کو چلنے اور چوپایوں سے نرمی کرنے اور انکی مصلحت کی رعایت کرنے اور جو شخص چوپاؤں کے حق میں قصور کرے

بِالْقِيَامِ بِحَقِّهَا وَجَوَازِ الْاِرْدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ اِذَا كَانَتْ تُطِيْقُ ذٰلِكَ عَنْ

اسکو انکے حق ادا کرنیکا امر کرنیکے استحباب میں اور جب چوپایہ قوی ہو تو دو آدمی کے آگے پیچھے اس پر سوار ہونیکے جواز کے بیان میں

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ جب تم

سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ

فراخسالی میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین میں سے انکا حق چرتے جاؤ۔ اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو اونٹوں کو دے

فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا

جلدی جلدی چلاؤ تاکہ مکان سے پہلے منزل پر پہنچ جائیں۔ اور جب پچھلی رات اترا کرو تو رستہ سے کنارہ ہو کر اترا کرو کہ وہ

طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعْنَى اَعْطُوا الْاِبِلَ

راستے چوپاؤں کے رہنے اور ہوام کی جگہ ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے اعطوا الابل

حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ اَيْ اِرْفُقُوْا بِهَا فِي السَّيْرِ لِتَرْعٰى فِي حَالِ سَيْرِهَا قَوْلُهٗ نِقْيَهَا

حظها من الارض کا معنے یہ ہے یعنے نرمی کرو ساتھ اونٹوں کے سیر کرنے میں تو کہ چارا کھا من سیر کی حالت میں۔ قول آپکا نقیها

هُوَ بِكَسْرِ النُّوْنِ وَاِسْكَانِ الْقَافِ وَبِالْبَاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْتُ وَهُوَ الْمُخُّ مَعْنَاهُ

ساتھ کسر نون اور سکون قاف اور ساتھ باء دو نقطوں والیکے نیچے سے اور وہ مغز ہے یعنے

اَسْرِعُوْا بِهَا حَتّٰى تَصِلُوا الْمَقْصَدَ قَبْلَ اَنْ يَّذْهَبَ مُخُّهَا مِنْ ضَنْكِ السَّيْرِ وَ

جلدی چلاؤ انکو کہ تم منزل کو پہنچ جاؤ۔ پہلے ختم ہو جانے مغز انکے سے بسبب سختی سیر کے اور

التَّعْرِيْسُ لِلنُّزُوْلِ فِي اللَّيْلِ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

تعریس رات کا اترنا ہے اور ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى

کہ رسول اللہ صلعم جب رات کو نزول فرماتے تو اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جاتے

يَمِيْنِهٖ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ رَوَاهُ

اور جب صبح سے کچھ اول فرودش ہوتے تو اپنا بازو کھڑا کرتے اور اپنی ہتھیلی پر سر رکھ لیتے۔ روایت کی یہ

مُسْلِمٌ قَالَ الْعُلَمَاءُ إِنَّمَا نَصَبَ ذِرَاعَهُ لِئَلَّا يَسْتَغْرِقَ فِي النَّوْمِ فَتَفُوتَ صَلٰوةُ

مسلم نے۔ علماء کہتے ہیں کہ ہتھیلی پر بازو ایسے رکھ لیا کرتے تھے۔ تاکہ نیند میں استغراق نہ ہو جائے کہ صبح کی نماز فوت نہ ہو جائے

الصُّبْحِ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ عَنْ أَوَّلِ وَقْتِهَا وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

یا اول وقت نہ پڑھی جائے۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ تم کو لازم ہے۔ کہ اول رات چلا کرو کہ رات کو زمین پیچیدہ کی جاتی ہے۔

بِاللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ الدُّلْجَةُ السَّيْرُ فِي اللَّيْلِ وَعَنْ

روایت کی یہ ابوداؤد نے ساتھ اسناد حسن کے۔ دلجہ رات میں چلنا ہے اور ابو

أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا

ثعلبہ خشنی رضؓ سے روایت ہے کہ لوگ جب کسی منزل میں فروکش ہوتے تو پہاڑوں کے

فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ

درون اور نالوں میں متفرق و منتشر ہو کر اتر پڑتے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ پہاڑوں کے

فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذٰلِكَ

درون اور نالوں میں تمہارا متفرق اور منتشر ہو جانا شیطان سے ہے۔ سو اس سے بعد کسی منزل میں نہیں اترتے تھے۔

مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَعَنْ سَهْلِ

مگر اس طرح کہ ایک دوسرے سے متصل ہو کر اترتے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے۔ اور سہل

ابْنِ عَمْرٍو وَقِيْلَ سَهْلُ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ

ابن عمرو اور کہا گیا ہے۔ سہل بن ربیع بن عمرو انصاری عرف ابن الحنظلیہ سے

وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جو بیعۃ الرضوان والوں سے ہے۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ

علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گذرے کہ اسکی پشت پیٹ سے چپٹی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان چوپایوں بے زبانوں کے بارہ میں خدا تعالیٰ سے ڈرو۔

فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَكُلُوْهَا صَالِحَةً رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَعَنْ أَبِي

اُن پر سواری کرو صلاحیت و درستی سے اور انکو کھاؤ صلاحیت و درستی سے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور ابو

جَعْفَرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جعفر عبداللہ بن جعفر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

و۱ قولہ بیعۃ الرضوان الخ چھٹے سال ہجری کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں پہونچکر مکہ بھیجا عثمان رضؓ کو سو جب جہاں خبر ہوئی آپ کی کفار کو مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا انہوں نے پہل کی اور یہ بھی کہ اسی آدمی مکہ کے لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دوکیلے کو مارین وہ سب جیتے پکڑ لیئے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا انکا ایک لبکر کے نیچے بیٹھے اور کہا مجھ سے قول کرو کہ مرنے تک کوئی نہ کروگے سب نے قول دیا اور انہی لوگوں کے حق میں یہ آیت اتری ہے لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے جس وقت بیعت کی انہوں نے ساتھ تیرے نیچے درخت کے ۱۲ و۲ یعنی اُن کے حقوق ادا کر کے اپنے حقوق ان سے لیا کرو ۱۲ مگر شیطان سے کہ تم کو ایک دوسرے سے جدا کرے اور دشمن قابو پاکر صدمہ کریں اور تم کو ایک ایک مار ڈالیں ۱۲

وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ وَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَ

وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے سوار کیا اور مجھ سے ایک بات خفی کہی کہ میں وہ بات کسی کے پاس ذکر نہ کروں گا و اور

كَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ

رسول اللہ صلعم کو بہت محبوب ہوا کرتا تھا کہ پردہ کرے واسطے حاجت اپنی کے کسی مکان بلند یا حائش

نَخْلٍ يَعْنِي حَائِطَ نَخْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا مُخْتَصَرًا وَزَادَ فِيهِ الْبَرْقَانِيُّ بِإِسْنَادِ

نخل کو و یہ روایت کی یہ مسلم نے مختصراً اور برقانی نے مسلم کی اسی اسناد سے

مُسْلِمٍ هٰذَا بَعْدَ قَوْلِهِ حَائِشُ نَخْلٍ فَدَخَلَ حَائِطَ الرَّجُلِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا

قولہ حائش نخل کے بعد اسمیں یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک انصاری کے باغ میں آئے۔

فِيهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ

اس باغ میں ایک اونٹ تھا جب اسنے رسول اللہ صلعم کو دیکھا تو آواز کی اور آنکھیں جاری ہوگئیں۔

فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ سَرَاتَهُ أَيْ سَنَامَهُ وَذِفْرَاهُ فَسَكَنَ

نبی صلعم اسکے پاس تشریف لائے اور اسکے کوہان اور کانوں کے پیچھے ہاتھ لگایا وہ ٹھیر گیا آپنے فرمایا

فَقَالَ مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هٰذَا لِي

یہ اونٹ کس کا ہے ایک جوان نے انصار میں سے کہا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا

یارسول اللہ یہ اونٹ میرا ہے آپنے فرمایا تو اس چوپایہ کے حق میں جسکا اللہ نے تجھکو مالک کیا ہے اللہ سے نہیں ڈرتا اس نے

فَإِنَّهُ يَشْكُو إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ الْبَرْقَانِيِّ قَوْلُهُ

میرے پاس شکایت کی ہے کہ تو اسکو بھوکا رکھتا ہے و اور تھکا دیتا ہے۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اور مثل برقانی کے قول اسکا

ذِفْرَاهُ هُوَ بِكَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الْفَاءِ وَهُوَ لَفْظٌ مُفْرَدٌ مُؤَنَّثٌ قَالَ

ذفراہ یہ ساتھ کسرہ ذال معجمہ اور سکون فا کے اور وہ لفظ ہے مفرد مؤنث

أَهْلُ اللُّغَةِ الذِّفْرَى الْمَوْضِعُ الَّذِي يَعْرَقُ مِنَ الْبَعِيرِ خَلْفَ الْأُذُنِ وَقَوْلُهُ

لغت والوں نے کہا ذفری وہ موضع ہے جس پر پسینا آتا ہے کان کے پیچھے اور قول آپکا

تُدْئِبُهُ أَيْ تُتْعِبُهُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا

تدئبہ یعنے تھکا رکھتا ہے اسکو اور انس رضہ سے روایت ہے کہ جب ہم کسی منزل میں اترا کرتے

لَا نُسَبِّحُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ قَوْلُهُ لَا نُسَبِّحُ

کجاوے اونٹوں کے پالان آتارنے سے پہلے نماز بھی نہ پڑھا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے ساتھ اسناد کے جو مسلم کی شرط پر ہے قول اسکا لا نسبح

ف۱ شاید اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو گا کہ یہ بات کسی سے ذکر نہ کرنی ۱۲ ۱۲ ۱۲

ف۲ یعنی کجاوؤں کے باغ ۱۲

ف۳ تو دیکھو کہ کیا ہی الجھتے ہوئے چار کلمے ہیں کہ ہلاتے ہوئے کام بہت لیتے ہو۔ یہ ظلم ہے اور اگر چارہ بہت دیا جاوے اور کام بھی بہت لیا جاوے مگر اتنا جتنا وہ طاقت رکھے تو یہ ظلم نہیں امام نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضاء حاجت کیواسطے ایسا پردہ کرنا کہ تمام بدن اسکا نظر نہ آوے سنت مؤکدہ ہے ۱۲ غفرلہ

اَیْ لَا نُصَلِّیْ لَنَا فَلَہٗ وَمَعْنَاہُ اَنَّا مَعَ حِرْصِنَا عَلَی الصَّلٰوۃِ لَا نُقَدِّمُہَا

یعنی ہم نماز نفل نہ پڑھا کرتے تھے۔ باوجود اسکے کہ ہمکو نماز کی بڑی حرص تھی پھر بھی ہم

عَلٰی حَطِّ الرِّحَالِ وَاِرَاحَۃِ الدَّوَابِّ

پالان اتارنے اور چوپاؤں کو آرام دینے سے پہلے نہ کرتے تھے ف

بَابُ فِیْ اِعَانَۃِ الرَّفِیْقِ وَفِی الْبَابِ اَحَادِیْثُ کَثِیْرَۃٌ تَقَدَّمَتْ

باب رفیق کی اعانت کر چکے بیان ہیں۔ اس باب میں بہت حدیثیں ہیں جو پیچھے گذر چکی ہیں۔

کَحَدِیْثِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ وَحَدِیْثِ

مثل واللہ فی عون العبد الخ اور

کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ وَاَشْبَاہُہُمَا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

کل معروف صدقۃ الخ وغیرہما ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے

قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَۃٍ لَّہٗ فَجَعَلَ یَصْرِفُ بَصَرَہٗ

کہ ہم سفر میں تھے کہ ایک آدمی اپنے اونٹ پر آیا اور

یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ فَضْلُ

داہنے بائیں آنکھ دوڑائی رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص کے پاس سواری

ظَہْرٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَا ظَہْرَ لَہٗ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَضْلٌ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ

زائد ہو وہ اسکو دیدیوے جسکے پاس سواری نہیں اور جسکے پاس زاد زیادہ ہو وہ اسکو دیدیوے

عَلٰی مَنْ لَّا فَضْلَ لَہٗ فَذَکَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَکَرَہٗ حَتّٰی رَاَیْنَا اَنَّہٗ لَا حَقَّ

جسکے پاس نہو آپنے سب اقسام مال کے اسی طرح ذکر فرمائے تاکہ ہمنے خیال کیا کہ زائد مال میں

لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ

ہمارا کچھ حق نہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَرَادَ اَنْ یَّغْزُوَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَ

اللہ صلعم نے ایک غزوہ کا ارادہ کیا۔ پس فرمایا اے مہاجرو اور

نْصَارِ اِنَّ مِنْ اِخْوَانِکُمْ قَوْمًا لَیْسَ لَھُمْ مَالٌ وَّلَا عَشِیْرَۃٌ فَلْیَضُمَّ اَحَدُکُمْ

انصار کی جماعت تمہارے بھائیوں میں سے ایسی قوم بھی ہیں کہ جنکے پاس مال نہیں اور نہ انکی برادری پس تمکو مناسب ہو کہ تم میں ہر ایک دو دو

اِلَیْہِ الرَّجُلَیْنِ وَالثَّلٰثَۃَ فَمَا لِاَحَدِنَا مِنْ ظَہْرٍ یَّحْمِلُہٗ اِلَّا عُقْبَۃٌ کَعُقْبَۃِ

آدمی تین تین اپنے ساتھ ملالے پس ہم میں سے کسی کے پاس سواری نہ تھی مگر یہ کہ ایک دوسرے کے بعد باری سوار ہوتے تھے۔

ف

جو پڑھتے نماز نفل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانوروں کے حال کی رعایت کرنا نفل عبادت پر مقدم ہے ۱۲

ف یعنی دائیں بائیں دیکھتا تھا یعنی اپنی حاجت روائی کیلئے کچھ طلب کرتا تھا کہ زاد و راحلہ سے محتاج تھا یعنی اسکا اونٹ بسبب کمزوری کے سواری کے لائق نہ تھا اسلئے حضرت نے لوگوں کو درماندوں کی خبر گیری کی طرف رغبت دلائی ۱۲ ظ۔ زرع

يَعْنِي اَحَدُهُمْ فَضَمَمْتُ اِلَيَّ اثْنَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً وَّمَا لِي اِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ اَحَدِهِمْ

یعنی ان میں سے ایک نے دو یا تین کو اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ حالانکہ میرے پاس بھی صرف ایک اونٹ تھا جس پر میں باری سے سواری کرتا تھا

مِنْ جَمَلِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ

حضرت انس سے روایت ہے اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں

فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

پیچھے چلتے تھے سو جا پکڑتے پس ضعیف سواری کو ہانکتے اور کسی کو اپنے پیچھے بٹھا لیتے اور ضعیف کے لئے دعا کرتے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے سند حسن سے

بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ اِذَا رَكِبَ دَآبَّتَهٗ لِلسَّفَرِ

باب اس بیان میں کہ جب سفر کے لئے چوپایہ پر سوار ہو تو کیا کہا کرے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ لِتَسْتَوٗا عَلٰى

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور بنا دیئے تمہارے لئے جو بحری اور کشتی جس پر سوار ہوتے ہو۔ تاچڑھ بیٹھو۔

ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحَانَ الَّذِيْ

اسکی پیٹھ پر پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان جب بیٹھ چکو اسپر اور کہو پاک ذات ہے وہ جس نے

سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

بس میں دیا ہمارے یہ اور ہم نہ تھے اسکے مقابل ہونیوالے اور ہمکو اپنے رب کیطرف پھر جانا ہے۔ روایت ہے ابن عمر رضی سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جانے کے وقت اپنے اونٹ پر چڑھ بیٹھتے

كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى

تین بار تکبیر کہتے پھر کہتے پاک ذات ہے وہ جسنے بس میں دیا ہمارے یہ اور ہم نہ تھے اسکے مقابل ہونیوالے اور ہم کو اپنے

رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا

رب کیطرف پھر جانا ہے اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ اور اس عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو خوش

تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ

ہوا ے اللہ اس سفر ہمارے میں ہم پر آسانی کر اور اسکی مسافت ہمارے لیپیٹ دے اے اللہ تو سفر میں

فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ

اور جب اہل گھر کے لوگوں میں تو ہی خلیفہ ہے اے اللہ میں تیرے ساتھ پناہ چاہتا ہوں سفر کی تکلیف اور سختی سے اور بری حالت دیکھنے

الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ

سے اور مال و اہل میں بری جگہ پلٹنے سے اور جب سفر سے واپس آتے تب بھی یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ الفاظ زیادہ

ئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ مُتَوَنِّبُونَ مُطِيقُونَ

م پھر جانے والے ہیں سفر سے، یا وطن کیطرف توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنیوالے ہیں اپنے رب کی تعریف کرنیوالے ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے قول کا متوبون ہیں تابعین ہیں

ءِ الْوَعْثَاءِ بِفَتْحِ الْوَاوِ وَإِسْكَانِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْمَدِّ وَ

اور وعثا ساتھ فتح واو اور سکون عین مہملہ اور ثاء مثلثہ والے کے اور ساتھ مد کے

هِيَ الشِّدَّةُ وَالْكَآبَةُ بِالْمَدِّ وَهِيَ تَغَيُّرُ النَّفْسِ مِنْ حُزْنٍ وَنَحْوِهِ وَالْمُنْقَلَبُ الْمَرْجِعُ

غم کو کہتے ہیں اور کآبہ ساتھ مد کے اور وہ بدلنا نفس کا ہے ساتھ غم اور مانند اسکے کے اور منقلب لوٹنے کی جگہ ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ

علیہ وسلم جب سفر کو جاتے تو سفر کی شدت اور بہرنے کے رنج سے اور نیادتی کے بعد نقصان لاحق ہونے سے

وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا هُوَ فِي صَحِيحِ

اور مظلوم کی دعا سے اور اہل اور مال میں بری نظر سے خوف کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اسی طرح ہے یہ صحیح

مُسْلِمٍ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ بِالنُّونِ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ قَالَ

مسلم میں الحور بعد الکون ساتھ نون کے۔ اور اسی طرح روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے

التِّرْمِذِيُّ وَيُرْوَى الْكَوْرِ بِالرَّآءِ وَكِلَاهُمَا لَهُ وَجْهٌ قَالَ الْعُلَمَآءُ وَمَعْنَاهُ بِالنُّونِ وَ

ترمذی نے کہا اور بعض نے اسکو راء کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور دونوں کا ایک وجہ ہے علماء نے کہا۔ اور معنے اسکا ساتھ نون اور

الرَّآءِ جَمِيعًا الرُّجُوعُ مِنَ الِاسْتِقَامَةِ أَوِ الزِّيَادَةِ إِلَى النَّقْصِ قَالُوا وَرِوَايَةُ الرَّآءِ

راء دونوں کے پھرنا ہے استقامت سے یا زیادت نقصان کی طرف اور انہوں نے کہا کہ روایت راء کی

مَأْخُوذَةٌ مِنْ تَكْوِيرِ الْعِمَامَةِ وَهُوَ لَفُّهَا وَجَمْعُهَا وَرِوَايَةُ النُّونِ مِنَ الْكَوْنِ مَصْدَرُ

ماخوذ ہے تکویر العمامہ سے اور وہ لپیٹنا ہے اسکا اور اکٹھا کرنا ہے اسکا اور روایت نون کی کون سے جو مصدر ہے

كَانَ يَكُونُ كَوْنًا إِذَا وُجِدَ وَاسْتَقَرَّ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ

کان یکون کونا کا جب پایا جاوے اور قرار پکڑے اور علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں

عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوا جب سواری کے لئے حاضر کیا گیا جب انہوں نے اپنا پاؤں

فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا

رکاب میں رکھا تو بسم اللہ کہا جب اس کی پشت پر بیٹھ گئے تو الحمد للہ الذی سخر لنا

فائدہ دعا مظلوم کی سے اس واسطے کہ نہیں درمیان دعا مظلوم کے اور درمیان اللہ کے کوئی پردہ یعنی فوراً قبول ہوتی ہے صحیح تر اس از آنکہ مظلوم ان کہ ہنگام دعا کردن باجابت نزدیک تر است از وقت استقبال می آید ۱۲ غزنوی

فائدہ قول مظلوم کی دعا سے الخ مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگتے کہ وہ بہت جلد قبول ہوتی ہے، اور حقیقت میں پناہ مانگی ہے ظلم سے کہ ظلم نہ کردں میں تا مظلوم بددعا نکرے مجھ پر معاذ رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ صلعم نے عامل کرکے بھیجا تھا اپنی وصیت میں یہ بھی اسکو سمجھایا تھا کہ

هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون پھر الحمد اللہ تین

ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَا

بار کہا پھر اللہ اکبر تین بار کہا پھر سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر

غْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيْلَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ

لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت کہکر خندہ کیا کسی نے کہا اے امیر المومنین آپنے کس چیز سے

اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ

خندہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلعم کو میںنے دیکھا تھا کہ آپنے ایسا ہی کیا تھا۔ جیسا میںنے کیا ہے پھر آپ نے خندہ کیا

ضَحِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ سُبْحَانَهٗ يُعْجِبُ

میںنے کہا یا رسول اللہ آپ کس سبب سے ہنسے آپنے فرمایا کہ جب بندہ اے رب میرے گناہ بخش کہتا ہے

مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے کہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی دوسرا گناہ نہیں بخشتا۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّفِيْ بَعْضِ النُّسَخِ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور بعضے نسخوں میں حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابو داؤد کی عبارت ہے۔

بَابُ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا وَشِبْهَهَا وَتَسْبِيْحِهٖ

باب اس بیان میں کہ مسافر جب گھاٹی وغیرہ بلند جگہ پر چڑھے تو تکبیر کہے۔ اور

اِذَا هَبَطَ الْاَوْدِيَةَ وَنَحْوَهَا وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُبَالَغَةِ فِيْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيْرِ وَ

جب میدان وغیرہ پستی میں اترے۔ تو تسبیح کہے۔ اور تکبیر وغیرہ میں آواز بلند کرنے میں مبالغہ کرنے سے

نَحْوِهٖ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا

نہی کے بیان میں۔ جابر رضؓ سے روایت ہے کہ جب ہم اونچی جگہ پر چڑھا کرتے تو تکبیر کہا کرتے اور جب پستی میں اترتے

سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

تو تسبیح کہا کرتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوْشُهٗ اِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا كَبَّرُوْا وَاِذَا هَبَطُوْا سَبَّحُوْا رَوَاهُ

اور آپکے لشکر جب اونچی جگہ پر چڑھا کرتے تو تکبیر کہتے اور جب نیچے کو اترتے تو تسبیح کہا کرتے تھے۔ روایت کی یہ

اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ

ابو داؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم جب

وہ حدیث میں گنتا کا لفظ آیا ہے یعنی تھے ہم الخ محدثین کے نزدیک جب صحابی یہ کہتا تو وہ حدیث بھی مرفوع کے حکم میں ہوتی ہے کیونکہ اس سے انکی مراد یہ ہوتی ہے کہ ہم یہ کام رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں کرتے تھے اور آپکا زمانہ وحی کے نزول کا زمانہ تھا تو وہ کام جبکا صحابی ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ اللہ تعالےٰ عالم الغیب کو پسند نہ ہوتا تو اس کے ممانعت کے لئے وحی آتی اور شاید یہ مراد ہو کہ ہم یہ کام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کرتے تھے اور آپ اس پر انکار نہ فرماتے تھے تو یہ سنت استقراری ہوئی ۱۲ غفرلہ

مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَآ إِلٰهَ

حج اور عمرہ سے واپس آتے۔ جب کسی گھاٹی پر چڑھتے تو تین بار تکبیر کہتے پھر کہتے نہیں کوئی معبود

إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

برحق سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے۔ اسکا کوئی شریک نہیں اسیکا ملک ہے۔ اسی کو حمد ہے وہ ہر شے پر قدرت والا ہے۔

آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ

اللہ کیطرف پھرآنیوالے ہیں توبہ کرنیوالے بندگی کرنیوالے اپنے رب کو سجدہ کرنیوالے۔ اللہ کی حمد کرنیوالے اللہ نے اپنا وعدہ

وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

سچا کیا اور اسنے اپنے بندہ کی مدد کی اور اس اکیلے نے لشکروں کو ہزیمت دی متفق علیہ۔ اور مسلم کی روایت میں ہے۔

إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ أَوِ السَّرَايَا أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ قَوْلُهُ أَوْفَى أَيِ ارْتَفَعَ

جب لشکروں سے یا سریوں سے یا حج سے یا عمرہ سے واپس آتے قول اسکا اوفی یعنے چڑھا اور

وَقَوْلُهُ فَدْفَدٍ هُوَ بِفَتْحِ الْفَائَيْنِ بَيْنَهُمَا دَالٌ مُهْمَلَةٌ سَاكِنَةٌ وَآخِرُهُ دَالٌ

قول اسکا فدفد سا تہ دو فا مفتوحہ کے درمیان انکے دال جملہ ساکنہ اور آخر اسکے اور دال ہے

أُخْرٰى وَهُوَ الْغَلِيظُ الْمُرْتَفِعُ مِنَ الْأَرْضِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور وہ سخت مکان ہے بلند زمین سے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى

کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ مجھے وصیت کرین فرمایا تجھے لازم ہے۔

اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَ

کہ اللہ سے ڈرتا رہے اور جب کسی بلندی پر چڑھے تو تکبیر کہے جب وہ واپس چلا گیا تو آپنے فرمایا اے اللہ اسکے لیے مسافت لپیٹ دیجیو اور

هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى

اسپر سفر آسان کر دے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابو موسے

الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا

اشعری سے روایت ہے کہ ہم نبی صلعم کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ جب کسی

شَرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میدان میں ہو چکتے تو تہلیل و تکبیر ایسی کہا کرتے کہ ہماری آوازیں بلند ہو جاتیں نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ

وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو اپنے نفسوں پر نرمی کرو۔ تم بہرے اور غائب کو نہیں بلاتے تم

نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور نقل کیا اسکا ابن السنی نے اور شرف ساتھ فتح شین اور جزم راء کے کہتے ہیں مکان بلند کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسافر کسی بلند جگہ پر چڑھے تو تکبیر کہنا اسکو مستحب ہے اور یہ جو فرمایا لپیٹ اسکے لیے دوریعنے سفر کا اسپر آسان کر نا اسکی تکلیف اسپر ہلکی ہو جاوے اور اسکی مشقت کم اور احمد اور ابو یعلے نے انس رضی کی حدیث سے نکالا کہ حضرت صلعم جب زمین کے کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو فرماتے اللھم لک الشرف علی کل شرف لک الحمد علی کل حال یعنے یا الٰہی تو اونچا ہے ہر اونچان سے اور ہر حال تیری ہی واسطے تعریف ہے کہا ہیثمی نے مجمع الزوائد میں اور اس حدیث میں زیادتی ہے جو لفظ نا ضعیف ہے اور باقی اسکے راوی پختہ ہیں ۱۲ منزل الابرار

تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَّهُوَ مَعَكُمْ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِرْبَعُوْا بِفَتْحِ الْبَاءِ

سننے والے قریب کو بلاتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے بے شک وہ سننے والا قریب ہے۔ متفق علیہ اربعوا ساکنہ بفتح

اَلْمُوَحِّدَةِ اَيْ اِرْفُقُوْا بِاَنْفُسِكُمْ

باء موحدہ کے ہے یعنے نرمی کرو اپنی جانوں پر

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِي السَّفَرِ

باب سفر میں دعا مانگنے کے استحباب کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُّسْتَجَابَاتٍ لَّا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ

وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخص کی دعائیں بلاشک قبول ہوتی ہیں ایک مظلوم کی دعا دوسرے

الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

مسافر کی دعا تیسری باپ کی دعا اپنے فرزند پر روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَّلَيْسَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ عَلٰى وَلَدِهٖ

حسن ہے اور ابی داؤد کی روایت میں علی ولدہ کا لفظ نہیں ہے

بَابُ مَا يَدْعُوْ بِهٖ اِذَا خَافَ نَاسًا اَوْ غَيْرَهُمْ

باب اس بیان میں کہ جب آدمیوں وغیرہ سے کسی طرح کا خوف ہو تو کیا دعا کرے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

ابوموسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کو جب

اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

کسی قوم سے خوف ہوا کرتا تھا تو کہا کرتے تھے۔ اے اللہ ہم تجھکو انکے مقابل کرتے ہیں اور انکی شرارتوں سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتی ہیں۔

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ساتھ اسناد صحیح کے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

باب اس بیان کہ جب منزل میں اترے تو کیا کہا کرے۔

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

خولہ بنت حکیم رضہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے

ف۱ فرمایا شیخ الاسلام ابن تیمیہ
نے اپنی کتاب شرح حدیث
النزول میں کہ یہاں کہیں اللہ
تعالیٰ نے اپنی ذات کو قریب کے
ساتھ موصوف کیا ہو تو وہ علم نہیں ہے
سب مخلوق کیساتھ معیت علمہ
کی طرح بلکہ قریب خاص ہے ساتھ
بعض افعال کے مانند دعا
کرنیوالے کی جو اس آیت
میں مذکور ہے وہ اسلئے
مجازی معنی فانی قریب
یجیب دعوۃ الداع اذا
دعان تو اللہ تعالیٰ قریب ہوتا
ہے دعا کرنیوالوں سے
اور نیز قرب کرتا
ہے
نمازی
سے رجیسا کہ
حدیث شریف میں آیا ہے
اور قرب کرتا ہے عرفات
والوں کی طرف یہ بھی صحیح
شریف سے ثابت ہے
تو قرآن شریف اور حدیث
مطہر میں کسی جگہ قرب
عام نہیں آیا جو اس سے
مراد علم اور قدرت لیا
جاوے اور آیت ونحن اقرب
الیہ من حبل الورید میں اور
ونحن اقرب الیہ منکم میں قرب
سے مراد قرب ملائکہ ہے سلف کے
مفسرین نے یہی معنی کیا ہے

اللہ علیہ وسلم یقول من نزل منزلا فقال اعوذ بکلمات اللہ التامات من

اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ جو شخص منزل میں اترے پھر کہے میں اللہ کے کلمات کاملہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں۔

شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک رواہ مسلم وعن

اس چیز کی شرارت سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ تو اسکو اس منزل سے کوچ کرنے تک کوئی چیز ضرر نہ کریگی روایت کی یہ مسلم نے۔ اور

ابن عمر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر

ابن عمر رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کو جب سفر میں

فاقبل اللیل قال یا ارض ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر

رات آجاتی تو یہ کہتے کہ اے زمین میرا اور میرا رب اللہ ہے میں اللہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں۔ تیری شرارت سے اور اس چیز کی

ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک اعوذ من شر اسد واسود

شرارت سے جو تجھ میں ہے۔ اور اس چیز کی شرارت سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہو اور اس چیز کی شرارت سے جو تجھ پر چلتی پھرتی ہے میں پناہ مانگتا ہوں

ومن الحیۃ والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد رواہ

کالے سانپ کی شرارت سے اور سانپ اور بچھو اور زمین کے رہنے والوں اور والد اور مولود کی شرارت سے روایت کی یہ

ابو داود الاسود الشخص قال الخطابی وساکن البلد هم الجن الذین هم

ابو داود نے اسود کے معنے شخص کی صورت جثہ ہے دئے کہا خطابی نے وساکن البلد جن ہیں جو

سکان الارض قال والبلد من الارض ما کان مأوی الحیوان ان لم

زمین میں رہتے ہیں۔ اور کہا اور بلد وہ جگہ ہے جو حیوانات کی جگہ ہو اگرچہ

یکن فیہ بناء ومنازل قال ویحتمل ان المراد بالوالد ابلیس وما ولد الشیاطین

اسمیں عمارت اور مکانات نہ ہوں کہا۔ اور احتمال ہے کہ مراد والد سے ابلیس ہو اور مراد ما ولد سے شیاطین ہوں

باب استحباب تعجیل المسافر الرجوع الی اھلہ اذا قضی

باب اس بیان میں کہ مسافر جب اپنا کام جسکے لئے سفر کیا تھا کرلے تو اسکو مستحب ہے کہ جلدی اپنے گھر کی طرف

حاجتہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واپس آوے۔ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

قال السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم طعامہ وشرابہ ونومہ فاذا

فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے تم کو کھانے اور پینے اور سونے سے روکتا ہے جب

قضی احدکم نھمتہ من سفرہ فلیعجل الی اھلہ متفق علیہ ھذا لفظ

سفر سے اپنا مطلب پورا کرلو تو گھر کو واپس آنے میں جلدی کیا کرو۔ متفق علیہ یہ لفظ

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُدُوْمِ عَلٰى اَهْلِهٖ نَهَارًا وَّكَرَاهَتِهٖ فِى اللَّيْلِ

باب مسافر کے سفر سے آنے کے وقت گھر میں دن کو آنیکے استحباب میں اور ضروری حاجت کے سوا رات کو گھر میں آنے کی

لِغَيْرِ حَاجَةٍ عَنْ جَابِرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کراہت کے بیان میں۔ جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

قَالَ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقَنَّ اَهْلَهٗ لَيْلًا وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنْ رَّسُوْلَ

فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی بہت دیر گھر سے غائب رہا کرے تو رات کو اپنے گھر میں نہ آیا کرے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

اللہ صلعم نے اس سے نہی فرمائی ہے۔ کہ مرد رات کو اپنے گھر کے لوگوں میں آوے۔ متفق علیہ ف اور

اَنَسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ

انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم اپنے گھر میں رات کو نہ آتے تھے۔

لَيْلًا وَّكَانَ يَاْتِيْهِمْ غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الطُّرُوْقُ الْمَجِىْءُ فِى اللَّيْلِ

پہلے پہر یا پچھلے پہر آیا کرتے تھے۔ متفق علیہ طروق کے معنے رات کو آنا

بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ اِذَا رَجَعَ وَاِذَا رَاٰى بَلْدَتَهٗ وَفِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ

باب اس بیان میں کہ جب آدمی واپس آوے اور اپنا شہر دیکھے تو کیا کہے اس مضمون میں ابن عمر کی حدیث

عُمَرَ السَّابِقُ فِىْ بَابِ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا عَنْ اَنَسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ

باب تکبیر المسافر اذا صعد الثنایا میں گذر چکی ہے۔ انس رضہ سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِظَاهِرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ

کہ ہم نبی صلعم کی رکاب میں سفر سے واپس آئے کہ جب ہم مدینہ کی بستی پر پہونچے تو آپنے یہ کلمات کہنے شروع کئے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا

اللہ کو مانتے پھر آنیوالے توبہ کرنیوالے اپنے رب کی بندگی کرنیوالے اسکی ثنا کرنیوالے آپ یہ کلمے کہتے رہے یہاں تک کہ ہم

الْمَدِيْنَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مدینہ میں پہونچے۔ روایت کی اس کو مسلم نے

بَابُ اسْتِحْبَابِ ابْتِدَاءِ الْقَادِمِ بِالْمَسْجِدِ الَّذِىْ فِىْ جِوَارِهٖ

باب اس بیان میں کہ مسافر جب سفر میں آوے تو مستحب ہے کہ پہلے اس مسجد میں جو اسکے گھر کے نزدیک ہو جاوے۔

وَصَلٰوتِهٖ فِيْهِ كَعْبَيْنِ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اور دو رکعت نماز نفل ادا کرے کعب بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فرکع فیہ رکعتین متفق علیہ

اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو اول مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز مسجد میں پڑھتے متفق علیہ

باب تحریم سفر المرأۃ وحدھا

باب اس بیان میں کہ عورت کا اکیلی کو سفر کرنا حرام ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر تسافر مسیرۃ یوم ولیلۃ الا

کہ جو عورت اللہ اور دن پچھلے کے اوپر ایمان رکھتی ہو اسکو حلال نہیں کہ دو دن محرم کے اکیلی ایک دن رات کی مسافت

مع ذی محرم علیہا متفق علیہ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی

سفر کرے۔ متفق علیہ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یخلون رجل بامرأۃ الا ومعہا ذو محرم ولا

صلعم کو فرماتے سنا کہ مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے وقت کہ اسکے ساتھ محرم ہو اور

تسافر المرأۃ الا مع ذی محرم فقام رجل یا رسول اللہ ان امرأتی خرجت

عورت سفر نہ کرے ذی محرم کے تو کھڑا ہوا ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میری عورت

حاجۃ وانی اکتتبت فی غزوۃ کذا وکذا قال انطلق فحج مع امرأتک متفق علیہ

حج کو چلی گئی ہے اور میرا نام اس غزوہ میں لکھا گیا ہے آپ نے فرمایا کہ جا اپنی عورت کے ساتھ حج کر متفق علیہ

الباب الثامن عشر فی فضائل القرآن وفیہ ابواب

باب اٹھارہواں قرآن کی فضیلت کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں

باب فی فضل قراءۃ القرآن عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال

باب قرآن پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں ابوامامہ رضہ سے روایت ہے

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرءوا القرآن فانہ یاتی یوم

میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا کہ قرآن پڑھو کہ وہ قیامت کے دن

القیامۃ شفیعا لاصحابہ اقرءوا الزہراوین فانہما تاتیان یوم القیامۃ کانہما

اپنے اصحاب کی شفاعت کرے گا پڑھو دو روشن سورتوں کو کہ وہ قیامت کے دن

غمامتان او کانہما غیایتان او کانہما فرقان من طیر صواف تحاجان عن

دو بادل ہیں یا دو سایہ ہیں یا دو جھنڈ ہیں پرندوں کے صف باندھے ہوئے جھگڑتے ہیں

صاحبہما اقرءوا سورۃ البقرۃ فان اخذہا برکۃ وترکہا حسرۃ ولا تستطیعہا

اپنے پڑھنے والے کی طرف سے پڑھو سورۃ بقرہ کو کہ اسکا پڑھنا برکت ہے اور چھوڑنا حسرت ہے اور

البطلۃ قال معاویۃ بلغنی ان البطلۃ السحرۃ ثم قال رضی اللہ عنہ قال

نہیں طاقت رکھتے اس کی باطل والے معاویہ رضہ کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ باطل والے جادوگر ہیں پھر کہا

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرءوا القرآن فانہ یاتی یوم

میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا کہ پڑھو قرآن کو کہ وہ قیامت کے دن

القیامۃ شفیعا لاصحابہ اقرءوا الزہراوین البقرۃ وآل عمران فانہما تاتیان

اپنے اصحاب کی شفاعت کرے گا پڑھو دو روشن سورتوں کو بقرہ اور آل عمران کہ وہ دونوں

یوم القیامۃ کانہما غمامتان او کانہما غیایتان او کانہما فرقان من طیر

قیامت کے دن ایسی ہیں کہ گویا دو بادل ہیں یا دو سایہ ہیں یا دو جھنڈ ہیں پرندوں کے

صواف تحاجان عن صاحبہما اقرءوا سورۃ البقرۃ فان اخذہا برکۃ وترکہا

صف باندھے ہوئے جھگڑتے ہیں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے پڑھو سورۃ بقرہ کو کہ اسکا پڑھنا برکت ہے اور

حسرۃ ولا تستطیعہا البطلۃ قال النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ قال

چھوڑنا حسرت ہے اور نہیں طاقت رکھتے اس کی باطل والے نواس بن سمعان رضہ سے روایت ہے

ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما القرآن وقال اقرءوہ

کہ ذکر کیا رسول اللہ صلعم نے ایک دن قرآن کا اور فرمایا پڑھو

ع

ریاض الصالحین کا مقصد ہر کوئی قرآن پر عمل کرے ۱۲ سلمہ

اس کے معلوم ہوتا ہے کہ سفر سے واپس آنے والے کو مستحب ہے کہ جب سفر سے آئے تو محلہ کی مسجد میں دو رکعت نماز پہلے پڑھ کر گھر میں جائے شرح بنا

۵۲

وخلوت کرنا اجنبی مرد عورت کا دوسرا ایک مکان میں جمع ہونا بیگانی عورت پاس مرد کو رہنا اور خصوصت کرنا حرام ہے خواہ دین کی عورت ہو خواہ دنیا کی عورت

۵۳ اور نہ سفر کرے عورت محرم کا مگر دو مرد کے ساتھ اس عورت کا کوئی محرم درست ہو جیسے باپ یا بیٹا یا بھائی یا بھتیجا یا ماموں کے

جون ۱۲ ۱۲

وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ

اور جو لوگ دنیا میں قرآن پر عمل کرتے تھے حاضر کئے جائیں گے سورہ بقرہ اور آل عمران آگے آگے ہونگی انہوں پڑھنے والوں عمل کرنیوالوں کی

تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

طرفسے دو نور جھگڑا کرینگی روایت کی یہ مسلم نے۔ اور عثمان بن عفان رضہ سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ رَوَاهُ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے ۱ اور پڑھائے روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بخاری نے۔ اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن کو سمجھ کر پڑھتا ہے وہ ملائکہ لکھنے والوں پرہیزگاروں کے ساتھ ہوگا۔ اور

الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر مشقت سے پڑھتا ہے۔ اُسکو دوگنا اجر ملے گا۔ متفق علیہ ۴

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور ابو موسے اشعری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مومن قرآن پڑھتا ہے وہ اترج کی مثل خوشبو اور

طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا

خوش ذائقہ ہے۔ اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا وہ چھوارے کی مثل ہے کہ اس میں بو نہیں

وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا

اور اس کا مزہ میٹھا ہے۔ اور اُس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہے وہ ریحان کی مثل ہے کہ اس کی بو

طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ

خوش اور ذائقہ تلخ ہے۔ اور منافق جو قرآن نہیں پڑھتا مثل اندرائن کے ہے جس کی

لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ

بو کچھ نہیں اور ذائقہ سخت کڑوا ہے۔ متفق علیہ ۴ اور عمر بن الخطاب رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ رَوَاهُ

صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب بہت لوگوں کو بلند کرتا ہے ۵ اور دوسرے لوگوں کو اسکے سبب پست کرتا ہے روایت کی یہ

مسلم وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا حسد الا

مسلم نے ف اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ نہیں حسد مگر

فی اثنتین رجل اتاہ اللہ القرآن فھو یقوم بہ اٰناء اللیل و اٰناء النھار و رجل اتاہ اللہ

دو چیزوں میں ایک وہ جسکو اللہ تعالے نے قرآن دیا ہے اور وہ شخص قیام کرتا ہے ساتھ اسکے اوقات رات کی میں اور دنیں اور دوسرا وہ شخص

مالا فھو ینفقہ اٰناء اللیل و اٰناء النھار متفق علیہ الاٰناء الساعات وعن البراء بن

مال اور وہ خرچ کرتا ہے مال اسی اوقات رات کی میں اور اوقات دن کے میں متفق علیہ۔ اناء بمعنے اوقات اور براء بن عازب رضہ سے

عازب رضی اللہ عنہ قال کان رجل یقرأ سورۃ الکھف وعندہ فرس مربوطۃ بشطنین

روایت ہے کہ ایک مرد سورۂ کہف پڑھتا تھا اور اس کے پاس گھوڑا دو رسی سے بندھا ہوا تھا کہ ناگاہ ڈھک

فتغشتہ سحابۃ فجعلت تدنو وجعل فرسہ ینفر منھا فلما اصبح اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کو ابر نے چھپا لیا۔ اور وہ ابر نزدیک ہوتا جاتا تھا اور گھوڑا اسکو دیکھ کر اچھلنے اور کودنے لگا جب صبح ہوئی تو اسنے رسول اللہ صلعم کی

وسلم فذکر لہ ذلک فقال تلک السکینۃ تنزلت للقرآن متفق علیہ الشطن

خدمت میں آکر ذکر کیا۔ آپنے فرمایا یہ سکینہ تھا کہ قرآن کے لئے نازل ہوا تھا۔ متفق علیہ رسی۔ شطن

بفتح الشین المعجمۃ والطاء المھملۃ الحبل وعن ابن مسعود رضی اللہ

ساتھ فتح شین معجم اور طاء مہملہ کے یعنے رسی اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے۔

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جو شخص اللہ تعالی کی کتاب سے ایک حرف پڑھے۔

فلہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالھا لا اقول الم حرف ولکن الف حرف

اسکو ایک نیکی ہے اور نیکی دس گنے ہوگی میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے

ولام حرف ومیم حرف رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن ابن

اور لام ایک حرف ہے۔ اور میم ایک حرف ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے۔ اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابن

عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی لیس

عباس رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس شخص کے

فی جوفہ شیء من القرآن کالبیت الخرب رواہ الترمذی وقال حدیث

پیٹ میں قرآن میں سے کچھ نہیں وہ شخص ویران گھر کی مثل ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن صحیح وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ عن النبی صلے

حسن صحیح ہے۔ ف اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

ہ ف جن لوگوں نے قرآن کو پڑھا اور اسپر عمل کیا ان کا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگوں نے اسپر عمل نہ کیا بیفائدہ ہوئے ۱۲ منہ

ف یعنی کہتے ہیں خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اسکے سبب سے دل صاف ہوتا ہے اور نفس کی تاریکی دور ہوتی ہے اور حضور اور ذوق پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی برکات ابرو غیرہ کے ظاہر ہوتی ہے ۱۲ منہ ازع

ف اس لئے کہ جو کوئی کچھ بھی قرآن نہ جانتا ہو اور اسپر ایمان رکھتا ہو وہ گھر ویران کی مانند ہے اور جسکو قرآن آتا ہو اور اسپر ایمان بھی رکھتا ہو اسکا باطن ایمان کے نور سے آباد ہے تھوڑا جانتا ہو گا۔ بہت آباد ہو گا۔ ۱۲ منہ ازع

اللہ علیہ وسلم قَالَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن والے کو کہا جائیگا کہ پڑھ اور چڑھ، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا تو دنیا میں

فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا کہ تیرا مرتبہ پچھلی آیت کے نزدیک ہے جو تو پڑھے۔ روایت کی اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْاٰنِ وَالتَّحْذِيرِ مِنْ تَعْرِيضِهِ لِلنِّسْيَانِ

باب قرآن کے تعہد و ذمہ داری و محافظت کے امر میں اور قرآن فراموش کرنے سے ڈرانے کے بیان میں

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا

ابوموسیٰ رضہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ قرآن ہمیشہ

هٰذَا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي

پڑھا کرو قسم ہے اس کی جسکے قبضہ میں محمد صلعم کی جان ہے کہ البتہ قرآن زیادہ بھاگنے والا ہے اونٹوں سے

عُقُلِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اپنی رسیوں میں متفق علیہ۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن والا اونٹ باندھے ہوئے کی مثل ہے اگر اسکی خبرداری کرے گا

أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اسکو نہ رکھیگا اور اگر اسکو کھولا تو چلا جائیگا۔ متفق علیہ

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ

باب قرآن خوش آوازی سے پڑھنے اور خوش آوازی سے قرأت کی خواہش

حُسْنِ الصَّوْتِ وَالِاسْتِمَاعِ لَهَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ

کرکے سننے کے انتخاب کے بیان میں۔ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ

رسول اللہ صلعم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے کوئی چیز رضامندی سے نہیں سنی جیسا پیغمبر کی قرأت کے بہتر

الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مَعْنَى أَذِنَ اسْتَمَعَ وَهٰذِهِ إِشَارَةٌ

جیکر پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پاک پکارے متفق علیہ۔ اذن کے معنے ہے سننا اور اس میں اشارہ ہے۔

إِلَى الرِّضَى وَالْقَبُولِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

رضامندی اور قبولیت کی طرف اور ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ مُتَّفَقٌ

اللہ صلعم نے اسکو کہا کہ تجھے داؤد کے مزامیر میں سے مزمار عطا کیا گیا ہے۔ متفق

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا

علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اسکو فرمایا کہ اگر تو دیکھتا کہ جب میں

أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

تیری قرأت کو رات گذشتہ سن رہا تھا۔ اور براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے کہ میں سنتا تھا

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ

کہ رسول اللہ صلعم نے عشا کی نماز میں سورۂ والتین والزیتون پڑھی تھی میں نے

أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ

اس سے زیادہ خوش آواز کوئی نہیں سنا۔ متفق علیہ۔ اور ابو لبابہ بشیر بن عبد المنذر

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَيْسَ

رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہماری سنت پر

مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ مَعْنَى يَتَغَنَّى يُحَسِّنُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ وَعَنِ

نہیں۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد جید سے۔ معنے یتغنی خوش آوازی سے قرآن پڑھے۔ اور

ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ

روایت ہے ابن مسعود رضؓ سے کہ مجھے نبی صلعم نے فرمایا کہ تو مجھے

الْقُرْآنَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ

قرآن پڑھ کر سنا میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں آپکو پڑھکر سناؤں اور حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے فرمایا میں اس سے دوست رکھتا

أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى جِئْتُ إِلَى هٰذِهِ الْآيَةِ

ہوں کہ غیر سے سنوں پس میں نے آپکو سورت نساء پڑھکر سنائی تا کہ اس آیت تک پہونچا۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ

فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا آپ فرمایا

حَسْبُكَ الْآنَ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اب بس کر میں نے آپکی طرف دیکھا تو آپکے دونوں آنکھیں جاری تھیں علیہ متفق

بَابُ فِي الْحَثِّ عَلَى سُوَرٍ وَّ آيَاتٍ مَّخْصُوْصَةٍ

باب سورتوں مخصوصہ اور آیات مخصوصہ پر ترغیب میں۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَّافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ابوسعید رافع بن معلیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

نے مجھے فرمایا کہ میں مسجد میں سے نکلنے سے پہلے تجھکو قرآن میں سے بڑی عظمت والی سورہ تعلیم کروں گا۔

فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّآ اَرَدْنَآ اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ

آپنے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میںنے گذارش کی کہ یارسول اللہ آپنے فرمایا تھا کہ میں تجھ کو

اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ

قرآن کی بڑی سورہ تعلیم کروں گا، آپنے فرمایا الحمد للہ رب العلمین یہی سبع المثانی

وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلَّى الْخُدْرِيِّ

اور قرآن عظیم ہے۔ جو مجھکو ملی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے ف اور ابوسعید معلی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ

رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے قل ہواللہ احد کے حق میں فرمایا تھا۔

الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

کہ مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میری جان ہے کہ یہ سورہ قرآن کی تہائی کے برابر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِيْ

صلعم نے اپنے یاروں کو فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک آدمی اس سے عاجز ہے کہ رات کو تہائی قرآن کی پڑھ لیا کرے۔

لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا اَيُّنَا يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ قُلْ

یہ بات یاروں کو بہت سخت مشکل معلوم ہوئی اور کہنے لگے کہ ہم میں سے کون ہے یارسول اللہ جو اسکی طاقت رکھتا ہو۔ آپنے فرمایا قل

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا

ہواللہ احد قرآن کی تہائی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور اُسی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

سَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُّرَدِّدُهَا فَلَمَّآ اَصْبَحَ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

کسی کو قل ہواللہ احد پھر پھر پڑھتے سنا جب صبح ہوئی تو اُس نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَكَاَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلعم کی خدمت میں ذکر کیا گویا وہ مرد اس قدر پڑھنے کو تھوڑا خیال کرتا تھا۔ رسول اللہ

ف قرآن میں خدا تعالےٰ نے حضرت صلعم پر اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجھکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا ہے سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہے سبع المثانی اسواسطے کہ اسمیں سات آیتیں ہیں اور کسی نماز میں سورہ فاتحہ دوبار سے کم نہیں پڑھی جاتی اور اسکا نزول بھی دوبار ہوا کہ مکہ میں بھی اور مدینہ میں بھی، اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسلئے فرمایا کہ جو مطلب قرآن میں مفصل ہیں وہ تمام اس سورہ میں مجمل موجود ہیں ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ

صلعم نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے ہاتھ میری جان ہے یہ سورہ قرآن کی تہائی کے برابر ہے روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

بخاری نے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ قَالَ فِيْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

نے قل ہو اللہ احد کے شان میں فرمایا ہے کہ بیشک یہ سورت قرآن کی تہائی کے برابر ہے روایت کی یہ مسلم نے اور انس رض

اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ

نے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میں سورہ قل ہو اللہ

السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

احد کو دوست رکھتا ہوں آپنے فرمایا کہ اس کی محبت تجھے بہشت میں داخل کرے گی۔ روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ تَعْلِيْقًا وَعَنْ عُقْبَةَ

اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور بخاری نے اپنی صحیح میں اس کو تعلیقاً روایت کیا ہے اور عقبہ

ابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ

ابن عامر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا اُن آیتوں کو

اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ

جو اس رات اتری ہیں ان کے برابر کسی نے کبھی نہیں دیکھیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ

بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

برب الناس روایت کی یہ مسلم نے اور ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَآنِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ

کہ رسول اللہ صلعم معوذتان کے نازل ہونے سے پہلے جن سے اور آدمی کی نظر لگنے سے تعوذ کیا کرتے تھے۔

حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

جب یہ نازل ہوئیں تو ان کو پکڑ لیا اور ان کے سوا جو تعوذ کے طریق تھے چھوڑ دیے۔ روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةً ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں سے ایک سورت تیس آیت کی ہے کہ شفاعت کی اس نے

ف تمام قرآن کا مطلب
تین قسم ہے ایک قسم میں
خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور
صفات ہیں دوسری قسم
میں قصے ہیں تیسری قسم میں
حلال اور حرام کا حکم ہیں
اس سبب سے قل ہو اللہ احد
قرآن کی تہائی ہوا کہ اس
میں توحید اور صفات الٰہی
کا بیان ہے ۱۲ ات ف
لبید بن اعصم یہودی نے حضرت
صلعم پر جادو کیا تعاذل
میں گیارہ گرہیں دی
تھیں جب قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ
برب
الناس
کی گیارہ آیتیں
اُترین تو گیارہ گرہیں کھل
گئیں حضرتؐ کو صحت حاصل
ہوئی۔ یہ جو فرمایا کہ اُن
کے برابر کوئی آیت نہیں
یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات
کے واسطے یہ دونوں سورتیں
بے نظیر ہیں ۱۲ ات

لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ وَهِیَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

واسطے ایک شخص کے یہاں تک کہ بخشش کی گئی واسطے اسکے اور وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ تَشْفَعُ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ نِ الْبَدْرِیِّ

اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابوداؤد کی روایت میں تشفع کا لفظ ہے۔ اور ابو مسعود بدری رضہ سے

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ بِالْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ

روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص پڑھ لیا کرے دو آیت بقرہ کے آخر سے دو آیت بقرہ کے آخر سے رات کو

سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ قِیْلَ كَفَتَاهُ الْمَكْرُوْهَ تِلْكَ اللَّیْلَةَ

تو یہ دونوں آسکو اس رات کی بلیات کی حفاظت کیلئے کافی ہونگی متفق علیہ۔ بعض نے کہا کفایت کرینگے سختی اس رات کی سے

وَقِیْلَ كَفَتَاهُ مِنْ قِیَامِ اللَّیْلِ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

اور بعض نے کہا کفایت کرینگے قیام اُس رات کے سے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم اپنے گھروں کو گورستان مت بناؤ کہ شیطان اُس گھر سے نفرت کرتا ہے۔

الَّذِیْ تُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

جسمیں سورہ بقرہ پڑھی جائے۔ روایت کی یہ مسلم نے ف اور ابی بن کعب رضہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَةٍ مِّنْ كِتَابِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے ابوالمنذر تو جانتا ہے کونسی کتاب

اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ

اللہ میرے پاس کونسی آیت بڑی عظمت والی ہے۔ میںنے عرض کی کہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم آپنے میرے سینہ میں ہاتھ مار کر فرمایا

لِیَهْنِكَ الْعِلْمُ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اے ابوالمنذر تو شکوار ہو تجھکو علم۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

قَالَ وَكَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ

کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کا داروغہ مقرر فرمایا پس ایک شخص میرے پاس آیا

فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

اور غلہ میں سے لپ بھرنی شروع کیا میں نے اُسکو پکڑ لیا۔ اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَیَّ عِیَالٌ وَّلِیْ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ فَخَلَّیْتُ عَنْهُ

علیہ وسلم کے روبرو لیجاؤنگا اسنے کہا میں محتاج ہوں۔ اور عیال کا نفقہ میری ذمہ ہے اور مجھے سخت حاجت ہے۔ میںنے اُسکو چھوڑ دیا۔

ف

یعنی تم مردوں کی طرح جیسے وہ قبرستانوں میں پڑی ہیں گھروں میں مت پڑے رہا کرو کہ وہ کچھ کرا لہی کرو وہ قرآن پڑہو شکوئی عبادت کرو بلکہ عبادت اور قرارت قرآن سے گھر کو آباد رکھو کہ شیطان جس گھر میں سورہ بقرہ پڑہی جائے اُس سے بھاگتا ہے ۱۲ ۲ ابوالمنذر کنیت ہے ابی بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت صلعم نے انکی ذہن آزمائی کی پہر انکے علم اور فہم سے خوش ہوئے اور برکت کی دعا کی آیت الکرسی اس واسطے سب آیتوں سے افضل ہے کہ اس میں صرف خدا کی ذات اور صفات بیان ہے۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ

جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا ف۱ کہ اے ابوہریرہ رات تیرے قیدی نے

اَلْبَارِحَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ

کیا کیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ اسنے عیالداری اور افلاس کی شکایت کی میں نے رحم کرکے اس کو چھوڑ دیا۔ ف۲

قَالَ اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

آپنے فرمایا وہ تجھ سے جھوٹ بول گیا۔ اور عنقریب پھر آوے گا۔ میں رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَصَدْتُّهُ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ

اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے جان گیا کہ وہ پھر آوے گا میں منتظر تھا کہ وہ پھرا اور غلہ میں سے لپین بھرنی شروع کیں میں اسکو پکڑ لیا اور کہا کہ میں

اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ لَا

تجھکو رسول اللہ صلعم کے روبرو لے جاؤنگا اسنے کہا مجھے چھوڑ دے میں محتاج ہوں۔ اور عیال کا نفقہ میرے ذمہ ہے۔

اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں پھر نہ آؤنگا۔ میں نے ترس کرکے اسکو چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی۔ تو رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّ

اے ابوہریرہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اسنے

عِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهُ

عیالداری اور افلاس کی شکایت کی میں نے ترس کرکے اسکو چھوڑ دیا۔ آپنے فرمایا اسنے تیری پاس جھوٹ کہا اور وہ پھر آویگا۔ میں اس کی

الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

تیسری بار تاکا منتظر تھا کہ وہ آیا اور غلہ سے لپین بھرنی شروع کیں میں نے اسکو پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ فَقَالَ

صلعم کے روبرو لے جاؤنگا اور یہ تیسری بار ہے کہ تو کہتا ہے۔ میں پھر نہ آؤنگا۔ اور پھر آجاتا ہے۔ اسنے کہا

دَعْنِيْ فَاِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَ اِذَا اَوَيْتَ

میں تجھے ایک کلام سکھاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس سے تجھے نفع دیگا۔ میں نے کہا کیا کلام ہے اسنے کہا۔ جب تو اپنے سونے پر

اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ

سونے کے واسطے جگہ پکڑے تو آیۃ الکرسی عظیم تک پڑھا کر

فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ

کہ اسکے سبب سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر نگہبان رہیگا۔ اور صبح ہونے تک شیطان تیرے نزدیک نہ آئے گا ف۳

ف۱ یعنی وحی سے معلوم کرکے ۱۲

ف۲ یعنی بسبب عجز اسکے کے کہ پھر نہ آؤں گا ۱۲

ف۳ یعنی جن اور انس کا شیطان تیرے نزدیک نہ آئے گا۔ کہ تجھے دینی یا دنیوی ایذا پہونچاوے اور اللہ تعالیٰ اس سورت کے سبب سے تجھکو بچاویگا سبحان اللہ کس قدر برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام میں کہ ایک ہی بار پڑھنے سے شیطان نزدیک نہیں آتا ہے مگر شیطان ہر وقت انسان کی دشمنی میں لگا رہتا ہے اور اکثر انسان غافل رہتے ہیں۔ تو شیطان آدمی کو پڑھنا نہیں دیتا اور پہلے ہی سلا دیتا ہے تو انسان کو چاہیے کہ شیطان کے [illegible] بھی پڑھے ۱۲ غفرلہ

فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ

میں نے اس کو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تیرے

أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ

قیدی نے کیا کیا آج رات تو نے عرض کی یا رسول اللہ اس نے کہا کہ میں تجھے ایک کلام سکھاتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع کرے گا۔

بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَقَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ

اسلیے میں نے اس کو چھوڑ دیا آپنے فرمایا وہ کونسی کلام ہے میں نے کہا اس نے مجھے کہا جب تو اپنے بچھونے پر سونیکے لئے جا بیٹھے

فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ

تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر یہانتک کہ ختم کرے تو آیت اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم کو اور کہا

قَالَ لِي لَا يَزَالُ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ

کہ اللہ کیطرف سے تجھ پر حافظ رہیگا اور صبح ہونے تک شیطان تیرے نزدیک نہ آئیگا نبی ﷺ نے فرمایا

قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ

یہ بات اسنے بھی کہی مگر وہ بہت جھوٹ بولنے والا ہے اے ابوہریرہ تجھے خبر بھی ہے کہ تین رات سے کس کیساتھ کلام کر رہا ہے

يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

اسنے کہا مجھے معلوم نہیں آپنے فرمایا یہ شیطان ہے روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابوالدرداء رضہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورہ

الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ رَوَاهُمَا

کہف کے اول سے دس آیتیں یاد کرلے دجال سے محفوظ رکھا جائیگا اور ایک روایت میں سورہ کہف کی آخر کی دس آیتیں ہیں روایت کی

مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ

مسلم نے۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا کہ اس وقت کہ جبریل ؑ

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ

نبی صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے میکائیل ؑ نے اوپر سے آواز سنی اور اپنا سر اٹھا کر دیکھا اور کہا

هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ وَلَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ

کہ آسمان کا یہ دروازہ آج ہی کھلا ہے آج کے سوا کبھی نہیں کھلا۔ پس ایک فرشتہ اس میں سے اترا

فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ

جبرئیل ؑ نے کہا یہ فرشتہ زمین کیطرف اترا ہے اور آج کے سوا کبھی نہیں اترا۔ وہ آیا اور حضرت صلعم کو السلام علیکم کہا اور کہا

ف

بہا یا جاویگا شیطان کے سان نزول ان کے قرآن کو یاد کرنا اور غور کرنا ضرور ہے اس لئے شیخ محی الدین صاحب اور ضرائی فرماتے ہیں کہ ان کی پیش خیمہ دجال لعین ہیں اُن کا اس زمانہ میں بڑا بلوا ہے اور

ان کے خیالات فاسدہ اکثر لوگوں میں پھیل رہے ہیں اور صریح معجزات انبیاء علیہم السلام کا اور آیات قرآنیہ اور بینات رحمانیہ کا انکار کرتے ہیں ۱۲ ۱۲

أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ

کہ تم خوش ہو ساتھ دو نوروں کے کہ تم کو دیئے گئے ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی سورۂ الحمد اور سورۂ بقرہ کا

سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْقَيْضُ الصَّوْتُ

خاتمہ قرآن میں سے ایک حرف نہ پڑھیگا مگر تجھے اس کا ثواب دیا جائیگا اسے روایت کیا مسلم نے القیض آواز کو کہتے ہیں

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الْقِرَاءَةِ

باب قرآن مجتمع ہوکر پڑھنے کے استحباب میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سَلَّمَ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ

سلم نے فرمایا ہے کہ کوئی قوم اللہ تعالے کے گھروں میں سے کسی گھر میں نہیں جمع ہوتی کہ اللہ تعالے کی کتاب تلاوت کریں اور اس کا درس کریں

بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ

مگر حال یہ ہے کہ اوپر سکینہ نازل ہوتا ہے۔ اور رحمت انکو ڈھانک لیتی ہے اور فرشتے انکے گرد احاطہ کرتے ہیں۔

وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور اللہ تعالے انکو یاد کرتا ہے ان لوگوں میں جو اس پر ہیں اسے روایت کیا مسلم نے

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الْوُضُوءِ

باب ایکسو دسواں وضو کی فضیلت میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا

اللہ تعالے نے فرمایا ہے اے ایمان والو جب تم اٹھو نماز کو تو دھولو

وُجُوهَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالٰى مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلٰكِنْ

اپنے منہ اللہ تعالے کے اس قول تک اللہ تم نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ مشکل رکھے لیکن

يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور اپنا احسان پورا کیا چاہے تم پر کہ شاید تم احسان مانو۔ ابوہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ

رضہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپنے فرمایا تھا

أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ

کہ میری امت قیامت کے دن پکاری جاوے گی روشن پیشانی سفید اعضاء وضو کے آثار سے پس تم سے جو شخص جو

ف۱ یا تیری دعا قبول کی جاویگی ۱۲ ف۲ ایک فرشتہ اترا اور یہ راوی کی کلام ہے نہ انکو نور اسلیئے کہ کہنے والے کو آگے

تم دن پڑھنے والے کے آگے

چلیں گی اور سورۂ بقرہ کا خاتمہ

آمن الرسول سے سورت کے آخر

تک مراد ہے اور مراد حرف سے

سوا کلمہ ہے اور کلمات اس میں

طرح کے ہیں ایک حاکی مثل

اہدنا الصراط المستقیم اور غیرکی

اور دوسرے وہ جس میں اس

حمد و ثنا ہے پس اول دعا

کا کلمہ پڑھیگا اس نور عار کا

مضمون اسے عطا ہو گا

اور جو حمد و ثنا پڑھیگا

اس کو ثواب دیا جائیگا

مزرع و سکینہ

کے معنے

ہیں

تسکین اور خاطر

جمعی کہ اس کے سبب سے

دنیا کی خواہش اور ماسوا کا

کا خوف دل سے نکل جاتا ہے

اور اللہ تعالے کا حضور اور

نورانیت دل میں پیدا ہوتی

ہے ۱۲ ازرح ف۳ ساری

آیت کا ترجمہ ہے اور ہاتھ

کہنیوں تک دھونا اور اپنے

سر کو اور پاؤں ٹخنوں تک

اور اگر تم کو جنابت ہو تو خوب

طرح پاک ہو اور اگر تم بیمار ہو

یا سفر میں یا ایک شخص تم میں

سے پاخانہ سے آیا ہے یا تم

نے عورتوں سے صحبت کی ہے

پھر پانی نہ پاؤ تو پاک

مٹی سے تیمم کرو ۱۲

مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى

اپنی پیشانی کی روشنی دراز کرنی چاہے۔ پس چاہیئے کرے۔ متفق علیہ ۱ اور اسی سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میںنے اپنے خلیل

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوءُ رَوَاهُ

صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مومن کا زیور جنت میں وہاں تک پہونچیگا جہاں تک وضو کا پانی پہونچیگا۔ روایت کی

مُسْلِمٌ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

یہ مسلم نے۔ اور عثمان بن عفان رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ حَتَّى

فرمایا ہے۔ کہ جو شخص وضو سنوار کرے۔ تو اس کے گناہ اس کے ناخنوں

تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے دلا۔ اور اسی سے روایت ہے کہ میںنے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا

علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ کہ جیسے میںنے وضو کیا ہے ایسا ہی آپنے وضو کیا پھر فرمایا جو شخص ایسا وضو کرے اس کے

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور نماز اور مسجد کیطرف چلنا جانیکا اب اسکے علاوہ ہے جو اسکو ملے گا۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے

قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ

فرمایا ہے کہ جب بندہ مسلمان یا فرمایا مومن وضو کا ارادہ کرتا ہے۔ پس دھوتا ہے اپنا منہ تو اسکے منہ کا ہر

خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنِهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ

گناہ۔ نکل جاتا ہے جو اپنی آنکھوں کے ساتھ اسکی طرف دیکھا تھا پانی کے ساتھ یا فرمایا پانی کے پچھلے قطرہ کیساتھ۔ پس جب ہاتھ دھوتا ہے

خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ

تو جو گناہ اسکے ہاتھوں نے کئے ہیں پانی کے ساتھ یا فرمایا پانی کے پچھلے قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔

فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ

پھر جب پاؤں دھوتا ہے تو جو گناہ پاؤں سے چل کر گئے ہیں۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے پچھلے قطرے کے

قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ بندہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول

---

۱ غُرّا غر کی جمع ہے بمعنی سفید چمکدار اور محجل جگہ کا نام ہاتھ پاؤں سفید ہوں یعنی نمازی کی پیشانی محشر میں یا جنت کیطرف جب بلائے جائینگے تو اس صفت پر ہونگے اور پیشانی کی روشنی دراز کرنے سے پیشانی کے اوپر سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک اور ہاتھ پہونچے اور پاؤں ٹخنوں کے اوپر تک دھوے ۱۲ منہ

۲ ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں یہ مبالغہ فرمایا ہے یعنی صغائر گناہوں سے پاکیزگی خوب طرح حاصل ہو جاتی ہے منہ از مس

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین و

اللہ صلعم گورستان میں تشریف لائے۔ پس کہا سلام ہے تم پر اے جماعت قوم مؤمنوں کی اور

انا ان شاء اللہ بکم لاحقون ودت انا قد رأینا اخواننا قالوا اولسنا

بیشک ہم اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں اور میں آرزو رکھتا ہوں کہ دیکھوں اپنے بھائیوں کو صحابہ نے کہا کیا ہم آپکے

اخوانک یا رسول اللہ قال انتم اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعد

بھائی نہیں ہیں۔ فرمایا تم میرے یار ہو۔ اور بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے

قالوا کیف تعرف من لم یات بعد من امتک یا رسول اللہ فقال ارأیت

صحابہ نے کہا کیونکر آپکی امت کے جو ابھی نہیں آئے آپ انکو کس طرح پہچانو گے آپنے فرمایا بھلا بتلاؤ تو

لو ان رجلا له خیل غر محجلة بین ظهراني خیل دهم بهم الا یعرف

اگر کسی کے گھوڑے سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں والے نہایت سیاہ رنگ گھوڑوں میں چلے ہوں۔ کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہ

خیله قالوا بلی یا رسول اللہ قال فانهم یاتون غرا محجلین من الوضوء

پہچانیگا صحابہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ پہچان لیگا۔ آپنے فرمایا قیامت کے دن میری امت کے لوگ وضو کے اثر سے سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں

وانا فرطهم علی الحوض رواه مسلم وعنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه

اور میں حوض کوثر پر انکا میر سامان ہونگا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم قال الا ادلکم علی ما یمحو اللہ به الخطایا ویرفع به الدرجات قالوا

وسلم نے فرمایا ہے کیا میں تمکو نہ بتلاؤں وہ چیز جس سے اللہ تم گناہ دور کرتا ہے اور اسکے سبب درجے بلند کرتا ہے۔ انہوں نے عرض کی

بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علی المکاره وکثرة الخطی الی المساجد

ہاں یا رسول اللہ بتلایئے۔ فرمایا تکلیفوں میں وضو کامل کرنا اور مسجدوں کیطرف بہت قدم چلنا

وانتظار الصلوة بعد الصلوة فذلکم الرباط فذلکم الرباط رواه مسلم

اور ایک نماز ادا کرکے دوسری کا انتظار کرنا یہی رباط ہے یہی رباط ہے روایت کی یہ مسلم نے

وعن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ

اور ابو مالک اشعری رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ سے اللہ

علیه وسلم الطهور شطر الایمان رواه مسلم وقد سبق بطوله فی باب

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وضو نصف ایمان ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور باب الصبر میں یہ حدیث

الصبر وفی لبابه حدیث عمرو بن عبسة السابق فی اخر باب الرجاء

تمام گذر چکی ہے اور اسی مضمون میں ہے۔ عمرو بن عبسہ رضہ کی حدیث جو باب الرجا کے آخر میں گذری ہے۔ اور

وا یعنی تم میرے یار اور بھائی خاص فیق و مصاحب ہو اور انکو مجھ سے صرف اسلام ہی کی بھائی چارہ ہوگا میرے سامنے میں آن کر پہلے جاکر مغفرت اور رفعت درجات کا انتظام کرینوالا ہوں گا الخ ۱۲ منہ وضو کے وقت وضو کا کرنا یہ کہ وضو کے تقاضا پر اچھی طرح پانی پہونچاوے اور تین بار دھووے اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا یہ کہ مسجد میں نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر بیٹھا رہے یا اگر نکلے تو دہیں لگا رہے۔ اور رباط کہتے ہیں سرحد پر دین کے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے بیٹھے رہنا تاکہ وہ آگے نہ آنے پائیں اسکا بڑا ثواب آیا ہے فرمایا کہ نماز کے لئے منتظر بیٹھنا اصل رباط ہے کہ جیسے وہاں کفار کے مقابلہ میں بیٹھتے ہیں یہاں شیطان کے مقابلہ میں بیٹھنا ہے کہ وہ اسکا بڑا دشمن ہے ۱۲ منہ

وَهُوَ حَدِيْثٌ عَظِيْمٌ مُشْتَمِلٌ عَلٰى جُمَلٍ مِّنَ الْخَيْرَاتِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ

اور وہ حدیث عظیم ہے بہت نیکیوں پر مشتمل ہے اور عمر بن خطاب رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ

روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ نہیں ہے۔ کوئی تم میں کہ وضو نہایت کو پہونچا دے

اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

یا فرمایا وضو کرے پھر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ

اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ مگر اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جاتے ہیں ف

يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ

جس دروازے سے چاہے داخل ہو جاوے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ترمذی نے اللھم اجعلنی من

التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

التوابین ۔ اجعلنی من المتطہرین زیادہ کیا ہے

اَلْبَابُ الْحَادِيْ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ الْاَذَانِ

باب ایکسو گیارہواں اذان کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا

اگر لوگ جانتے اس ثواب کو جو اذان دینے اور نماز باجماعت کی پہلی صف میں کھڑے ہونے میں ہے پھر نہ پاویں مگر یہ کہ قرعہ اندازی کی نوبت آوے

عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ

تو ضرور قرعہ ڈالیں اور اگر جانتے کی نوبت آجاتے تو ضرور آگے بڑھیں اور اگر ظہر کی نماز کو اول وقت جانتے تو یہ جانیں تو ہر ایک اس کے حاصل کرنیکو جلدی جایا کرے اور اگر

يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْاِسْتِهَامُ

نماز عشا و صبح کی نماز میں جو ثواب ہے جانتے تو ضرور اس نماز کے پڑھنے میں حاضر ہوا کریں اگر چہ سرین پر چلکر آنا ہو متفق علیہ۔ استہام

اَلْاِقْتِرَاعُ وَلِلتَّهْجِيْرِ التَّبْكِيْرُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قرعہ ڈالنا ہے۔ اور تہجیر اول وقت نماز کو جانا ف اور معاویہ رضہ سے روایت ہے۔

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ

کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا تھا۔ کہ فرماتے تھے اذان دینے والے قیامت کے دن دوسرے لوگوں سے زیادہ

ف دروازے بہشت کے آٹھوں الگ الگ ہیں سب بہشتوں کو ایک اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبھی ہر ایک کو بہشت کہتے ہیں اس حساب سے بہشت بہت ہوئے ۱۲

ف۲ تہجیر کے معنی ایک مذکور ہوئے۔ دوسرے یہ کہ مطلق عبادت کی طرف جلدی کرنا۔ اور بعضوں نے تہجیر کے معنے جمعہ کے لئے دوپہر کو جانے کے لکھے ہیں اور سرین پر چلنے یعنے اگر پاؤں پر چلنے کی قوت نہ ہو تو سرین پر گھسٹتے ہوئے صیاصنیف لوگ کیا کرتے ہیں آیا کریں منہ از ع وح۔

أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي

گردنوں والے ہونگے روایت کی یہ مسلم نے ف اور عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی

صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ لَهُ إِنِّي

صعصعہ رضی سے روایت ہے کہ ابو سعید خدری نے اسکو (یعنے مجھے) کہا کہ میں

أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ

تجھکو دیکھتا ہوں کہ بکریاں اور جنگل کو دوست رکھتا ہے۔ جب تو اپنی بکریوں میں ہوا کرے یا جنگل میں پھر کرے پس تو نماز کی

لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ

اذان کہے تو بلند آواز سے کہا کر کہ مؤذن کی آواز جن

وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ

اور انسان وغیرہ جو سنتے ہیں قیامت کے دن اسکے گواہی دینگے۔ ابو سعید نے کہا میں نے یہ بات رسول اللہ صلعم سے

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

سنی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے ف اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہا

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت دے کر

الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِينُ أَقْبَلَ

گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان نہ سنے جب اذان ختم ہو چکتی ہے تو آجاتا ہے یہاں تک

حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ

کہ جب اقامت کہی جاتی ہے تو پیٹھ دیکر بھاگتا ہے۔ جب اقامت ہو چکتی ہے تو پھر آجاتا ہے تاکہ آدمی کے دل میں خطرے ڈالے

وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ

کہتا ہے فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یاد کر جو نماز سے باہر یاد نہ تھیں۔ یہاں تک کہ ہو جاتا ہے آدمی

مَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ التَّثْوِيبُ الْإِقَامَةُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو

کہ اسکو خبر نہیں ہوتی کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ متفق علیہ تثویب کہتے ہیں اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو

ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

بن العاص رضی سے کہ اس نے رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرما رہے تھے

إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ

جب تم اذان سنو تو جیسا مؤذن کہتا ہے ویسا ہی تم بھی کہنے جایا کرو پھر مجھ پر درود بھیجو کہ جس شخص نے مجھ پر

ف دو اذان کہنے والے ہونگے یعنی بہت ثواب والے ہونگے یا مؤذن اس دن سرآمد ہونگے۔ ۱۲ منہ

ہونگے اسلئے جو کسی ہنر کا امیدوار ہوتا ہے گو اس ہنر کو کرکے اس کی عادت دیکھتا ہے یعنی اور لوگ سبق میں ہونگے اور یہ عادت کے منتظر ہونگے یا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی جناب میں مقرب اور معزز ہونگے ۱۲ منہ ازرح ع ۲

ہری کے معنے نہایت یعنی جہاں تک آواز کی پہنچ ہے یعنی جہاں تک مؤذن کی آواز سنی جاتی ہے وہاں تک سب جنی گواہی دے گی اس سے مؤذنوں کو آواز بلند کرنے کی ترغیب کی ہے ۱۲ منہ ازرح ع ۲ شیطان کے گوز ماننے سے بعضے بیوقوف تمسخر پر حمل کرتے ہیں اور بعضے مجازی معنی لیتے یعنی آواز کرتا ہے کہ سامع کے کان میں بھر جاتی ہے اور اذان سننے سے روکتی ہے اور دل میں وسوسے ڈالتا ہے تاکہ نماز میں دل حاضر نہ ہو ۱۲ منہ ازرح ع ۲

صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی

ایکبار درود بھیجا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ پھر تم میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو کہ وہ جنت میں

الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ

ایک درجہ ہے کہ نہیں لائق مگر واسطے ایک بندے کے اللہ کے بندوں میں سے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں جو شخص میرے لئے

لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

وسیلہ مانگیگا اسکے لیے میری شفاعت واجب ہو جائیگی۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابوسعید رضؓ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب تم اذان سنا کرو تو جیسے الفاظ مؤذن کہتا ہے۔

الْمُؤَذِّنُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

اسکے ساتھ کہتے جاؤ متفق علیہ اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ

کہ جو شخص اذان سنکر کہے اے اللہ رب اس پکار پوری اور نماز قائم کے ف۲ مالک

اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

محمد صلعم کو وسیلہ اور بزرگی عطا کر اور اسکو مقام محمود میں پہنچا جو تو نے اسکو وعدہ دیا ہے ف۳

حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ

اسکے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوتی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور سعد بن ابی وقاص

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ

رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص

یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

اذان سنکر کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔ اور بیشک محمدؐ

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ

اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے میں راضی ہوں ساتھ اللہ کے از روئے رب ہونے کے اور ساتھ محمدؐ کے از روئے رسول ہونے کے اور ساتھ

ذَنْبُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

بخشے جاتے ہیں روایت کی یہ مسلم نے۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا کبھی رد نہیں کی جاتی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور

ف۱ یعنی مؤذن کیساتھ ساتھ اذان کے الفاظ کہتے جاؤ ۱۲ منہ

ف۲ اور نماز قائم کے یعنے ہمیشہ کے کہ قیامت تک قائم رہیگی اور بعد لفظ والفضیلہ کے یہ جملہ جو پڑھتے ہیں۔ والدرجۃ الرفیعۃ یہ کسی روایت میں نہیں آیا ۱۲

ف۳ وعدہ دیا ہے یعنی عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ۱۲ منہ

ف۴ بیہقی کا ملا ہے

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ

باب ایکسو بارہواں نماز کی فضیلت میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ بیشک نماز روکتی ہے بےحیائی سے اور بری بات سے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْ

رضی سے کہ اُسنے کہا کہ میںنے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ کہتے تھے بھلا بتلاؤ۔

اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ

کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر چلتی ہو وہ اسمیں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو کیا اسکی

دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ

میل میں سے کچھ باقی رہ جاتی ہے لوگوں نے کہا کچھ میل باقی نہیں رہتی فرمایا اسی طرح پانچ

الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نمازوں کی مثال ہے اللہ تعالیٰ انکے سبب گناہ محو کرتا ہے متفق علیہ۔ اور جابر رضہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ

کہ کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ پانچ نمازیں بڑی نہر کی مثل ہیں۔

جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جو تم میں سے کسی کے دروازہ پر چلتی ہو۔ ہر روز اسمیں پانچ مرتبہ غسل کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْغَمْرُ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ الْكَثِيْرُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا

مرساتھ فتح عین نقطہ والے کے بہت کو کہتے ہیں۔ اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

ایک عورت کا بوسہ لیا پھر نبی صلعم کی خدمت میں آیا۔ اور آپکو خبر کی اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

تَعَالٰى اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ

دن کی دونوں طرفوں میں اور کچھ ساعات رات میں نماز قائم کر کہ نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔

فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلٰى هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اس آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میری ہی لئے خاص ہے فرمایا میری سب اُمت کے لئے ہے۔ متفق علیہ

کچھ ساعتیں رات کی یعنی مغرب اور عشا کی نماز مواظبت ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ يُغْشَ

کہ پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک انکے درمیان کے گناہوں کے کفارہ ہیں جب کبائر نہ کئے جائیں ؎

الْكَبَائِرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

روایت کی ہے مسلم نے۔ ف۱ اور عثمان بن عفان رضؓ سے روایت ہے کہ اُس نے کہا کہ میں نے رسول

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ

اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا جس مسلمان کو نماز فریضہ کا وقت آجائے

فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا

پس وہ اسکے وضو اور خشوع اور رکوع اچھی طرح کرے تو ضرور اُسکے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ

تُؤْتَ كَبِيرَةٌ وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ؎

کبائر نہ کئے جائیں۔ اور یہ ہمیشہ ہی ہے ف۲ روایت کی ہے مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّالِثَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

باب ایکسو تیرھواں صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابی موسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْبَرْدَيْنِ الصُّبْحُ وَالْعَصْرُ وَعَنْ

کہ جو شخص دو نمازیں ٹھنڈی پڑھے جنت میں داخل ہوگا متفق علیہ ایہ دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد صبح اور عصر کی نماز ہے

زُهَيْرٍ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

زہیر عمارہ بن رویبہ رضؓ سے روایت ہے کہ اُس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ جو شخص سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے نماز پڑھے ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا۔

غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ يُوسُفَ رَضِيَ

یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھے۔ روایت کی ہے مسلم نے اور جندب بن یوسف رضؓ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي

روایت ہے کہ کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھے۔

ف۱

اگر کہا جاوے کہ جب صغائر کو ہر روز نمازیں نے مٹا دیا تو جمعہ کس کو مٹائیگا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں کی صلاحیت رکھتے ہیں اگر ایک سے نہ مٹائے گئے تو دوسرا مٹاتا ہے اگر دوسرے نے نہ مٹایا تو تیسرا وعلیٰ ہذا القیاس جیسا دوسری روایت میں آیا یعنی اگر نمازوں سے بسبب قصور واقع ہونے کے ان میں کفارہ نہ ہوا تو جمعہ وغیرہ کفارہ ہو جائیگا۔ یعنی وہ مٹا دینے کی صلاحیت مٹانے کے سبب ہیں ہے ۱۲ منہ ازرج وغیرہ

ف۲ یعنی پہلے گناہ کے سبب اس عبادت کے مٹ جاتے ہیں ۱۲

ع یعنی جب کبائر سے بچا جائے تو یہ صغائر کا کفارہ ہو جاتا ہے

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ذِمَّةِ اللّٰهِ فَانْظُرْ يَا ابْنَ آدَمَ لَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وہ اللہ کے ذمہ میں ہے اے ابن آدم نظر کر کہ اللہ تو اپنے ذمہ کی بابت تجھ سے کچھ مطالبہ نہ کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ

کہ تم پر فرشتے رات کو اور کچھ دن کو ایک دوسرے کے بعد (لینے باری باری آتے ہیں)

الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ

فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر جنہوں نے تم میں رات گذاری تھی آسمان کو جاتے ہیں اللہ تو ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ

أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ

خود انکا حال خوب جانتا ہے۔ کہتے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے وہ کہتے ہیں ہم انکو نماز پڑھتے چھوڑ کر آئے ہیں اور جب ہم انکے

وَهُمْ يُصَلُّونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ

تب بھی وہ نماز پڑھتے تھے۔ متفق علیہ اور جریر بن عبداللہ بجلی رضہ سے نقل روایت کیا ہے کہا ہم

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ

نبی صلعم کے پاس تھے کہ آپنے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر کی پھر فرمایا تم عنقریب اپنے رب کو دیکھو گے

كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا

جیسا تم اس چاند کو بلا مزاحمت دیکھتے ہو۔ اگر تم کو طاقت ہو کہ سورج کے

عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

طلوع اور غروب سے پہلے نماز پڑھنے میں مغلوب نہ ہو تو کرو۔ متفق علیہ اور ایک

رِوَايَةٍ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

روایت میں ہے پس دیکھا آپنے چاند کو جو چودھویں تاریخ کا تھا۔ اور بریدہ رضہ سے روایت ہے۔ کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے عصر کی نماز چھوڑ دی اسکے عمل نیست و نابود ہو گئے۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الرَّابِعَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

باب ایکسو چودھواں مسجدوں کی طرف چلکر جانے کی فضیلت میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح

ف معلوم ہوتا ہے کہ ہر شب و روز اعمال نیک و بد انسان کی دو بار پیشی ہوتی ہے ایک بندوں کا حال وہ وقت دوبارہ اللہ کی میں عرض ہوتا ہے سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اُس کے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہیں کر سکتا اور یہاں باحکم الحاکمین کے ہرکاروں کا آدمی کو کچھ خیال ہی نہیں آتا۔ حاشیہ ایمان کا سبب ہے۔ جو غفلت اور سستی میں گذر رفی ہے ۱۲ ف ۲ یعنے بکیلہ میں سے ہے بجیلہ ایک قبیلہ کا نام ہے ۱۲ غزنوی ف ۳ یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھا کرو۔ ۱۲ ۱۲

إِلَى الْمَسَاجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یا شام کو مسجد میں گیا کرے خدا تعالیٰ اُسکے واسطے بہشت میں سبح تیار کرے گا۔ ف متفق علیہ

وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَضَى

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں

إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ تَعَالَى لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالَى كَانَتْ

غسل یا وضو کرکے پاکی ہوا پھر کسی مسجد میں گیا۔ فرض نماز پڑھنے کو

خُطْوَاتُهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

تو ایک دو دفعہ کا یہ حال ہوگا۔ کہ ایک قدم سے گناہ جھڑے گا۔ دوسرے سے درجہ بلند ہوگا۔ روایت کی ہے مسلم نے۔ اور

أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْعَدَ

ابی بن کعب رضہ سے روایت ہے کہا کہ ایک آدمی انصار میں سے مسجد سے اسکا گھر ایسا دور تھا کہ اس سے زیادہ دور گھر

مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَتْ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ فَقِيلَ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا

کسی کا گھر مجھے معلوم نہیں اور اسکی کوئی نماز مسجد سے خطا ہوتی تھی اسکو کہا گیا کہ تو ایک گدھا سواری کے لئے خرید لے

لِتَرْكَبَهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ

تاکہ اندھیرے اور گرمی میں اوپر سوار ہوکر آیا کرے آگے کہا میں اس بات سے خوش نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں چاہتا ہوں

إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي

کہ مسجد کی طرف نیرا چلنا، اور لوٹ کر جانا لکھا جائے۔

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ رَوَاهُ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے یہ سب جمع کردیئے ہیں۔ روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ

مسلم نے۔ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہا کہ مسجد نبوی کے گرد کچھ گھر خالی ہوگئے۔

فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے نزدیک رہیں یہ بات نبی صلعم کو پہنچ گئی۔

فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ

آپنے انکو فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے نزدیک آ رہنے کا ارادہ کرتے ہوا ہوں نے کہا

اللّٰهِ قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ

ہاں یا رسول اللہ پہنچے ارادہ کیا ہے آپنے فرمایا اے بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدم مسجد کے آنے کی طرف لکھے جائیں گے اے بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدم لکھے جائینگے

ف یہ اشارہ ہے اس پر کہ مسجد خانہ خدا کی مہمانی ہے جو کرتا ہے وہ زیارت کرنیوالوں کی خاطر کرتا ہے اور محروم نہیں رہتا مسجد میں جانے والوں کو ۱۲ (رحمتی)

ف یہ اشارہ ہے اس پر کہ جو شخص مسجد سے نزدیک رہتا ہے اسکے قدم بھی بہت رکھے جاتے ہیں اور وہ زیادہ ثواب پاتا ہے اور جو شخص مسجد سے دور رہتا ہے اسکے قدم بھی بہت رکھے جاتے ہیں اور وہ کم ثواب پاتا ہے ۱۲ (رحمتی)

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کے پاس گھر خالی ہونے کے سبب سے جانے والوں کے یا اور جگہ رہنے کے تو انہوں نے آرزو کی مسجد کے پاس رہنے کی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس پر یہ فرمایا کہ وہیں رہو جتنا دور ہوگے وہاں سے آنے میں قدم بہت رکھے ہوگے وہ نامہ اعمال میں لکھے جاویں گے اور باعث زیادتی ثواب کے ہونگے ۱۲ (رحمتی)

فَقَالُوا مَا يَسُرُّنَا أَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ

انہوں نے کہا اب ہمکو مکان بدلنا خوش نہیں آتا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور بخاری نے یہ مضمون انس کی روایت سے

أَنَسٍ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نقل کیا ہے اور ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى فَأَبْعَدُهُمْ وَ

وسلم نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں میں سے نماز کا ثواب اس شخص کو بڑا ہے جو دور سے چلکر آوے پھر جو اس سے بھی دور سے آوے اور جو

الَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيهَا

نماز کا منتظر رہے۔ تاکہ نماز امام کے ساتھ پڑھے زیادہ ثواب ہے اس شخص سے جو نماز پڑھے پھر سو رہے اور جماعت کا

ثُمَّ يَنَامُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انتظار نہ کرے۔ متفق علیہ۔ ۱۲ اور بریدہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ہے کہ اندھیروں میں مسجد کیطرف چلکر جانیوالوں کو تو بشارت دو ساتھ نور پورے کے قیامت کے دن

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں وہ چیز جس سے اللہ گناہ دور کرتا ہے۔

وَيَرْفَعُ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

اور اسکے سبب درجے بلند کرتا ہے۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلائیے فرمایا تکلیفوں میں وضو کا کامل کرنا

وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ

اور مسجدوں کی طرف بہت قدم چلنا اور ایک نماز ادا کرکے دوسری کا انتظار کرنا ہی۔ باط ہے۔ یہی رباط ہے۔

فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

روایت کی یہ مسلم نے اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ

صلعم نے فرمایا ہے کہ جب تم دیکھو ایک شخص کو کہ جایا کرتا ہے مسجد میں تو تم اس کے

بِالْإِيمَانِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ

حق میں گواہ ہو جاؤ۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اللہ کی مسجدوں کو تو ہی شخص آباد کرتا ہے

وہ یعنی جتنا گھر دور ہوگا اتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا۔ ۲ اور اگر کوئی جھوٹی جماعت کیساتھ یا اس امام کے نماز پڑھ لے جو امامت کا مستحق نہیں اور جماعت کثیر اور امام مستحق امامت کا انتظار کرے وہ بھی اسی قیاس پر ثواب میں کم رہتا ہے اس سے جو ذری جماعت کا یا اول امام کا انتظار کرے جو امامت کا مستحق ہو ۱۲ منہ ۳ یعنی وضو پورے نور کے ہیں وضو کرنے والے کی طرف نور بھیجتے ہیں یا یہ کہ قیامت کے دن وضو کے اعضا نور ہونگے ۱۲ منہ ۴ یعنی مسجدوں کی طرف جانے آنے کی عادت رکھتا ہے ۱۲ منہ ۵ یعنی خبر گیری کرتا ہے یعنی محافظت کرتا ہے اور مرمت کرتا ہے اور جھاڑو دیتا ہے اس میں نماز پڑھتا اور عبادت اور علوم دین کا درس کرتا ہے اس کے لئے گواہی دو کہ وہ مومن ہے ۱۲ منہ

الیوم الآخر الآیۃ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن وعن ابی ہریرۃ

دن پر پکے کے ساتھ ایمان لایا ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہ رض

رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو یعلمون ما فی

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اگر لوگ جانیں جو

العتمۃ والصبح لاتوھما ولو حبوا متفق علیہ وقد سبق بطولہ

عشا اور صبح کی نماز میں کو ثواب ہے۔ تو ضرور انکو پہنچتے ہیں حاضر ہوا کریں اگرچہ سرین پر چلکر آنا ہو متفق علیہ اور پہلے طول کیساتھ گذر گئی

الباب الخامس عشر بعد المائۃ فی انتظار الصلوۃ

باب ایکسو پندرہواں نماز کے انتظار میں۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

لا یزال احدکم فی صلوۃ ما دامت الصلوۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب

کہ تم میں سے ہر ایک ہمیشہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔ جب تک اسکو نماز نے روک رکھا ہو۔ گھر کی طرف جانے سے

الی اھلہ الا الصلوۃ متفق علیہ وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بجز نماز کے کسی لئے اسکو منع کیا ہو متفق علیہ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم قال الملئکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاہ الذی صلی فیہ

وسلم نے فرمایا ہے کہ فرشتے تم میں سے ہر ایک کیلئے دعا کرتے ہیں جبتک وہ اپنی نماز کی جگہ میں جہاں اسنے نماز پڑھی ہے

ما لم یحدث تقول اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ رواہ البخاری وعن

جبتک محدث نہ ہو فرشتے کہتے ہیں اے اللہ اسکو بخش دے اللہ اسپر رحمت کر۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور انس

انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر لیلۃ صلوۃ العشاء

رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے ایک رات عشا کی نماز پڑھی

الی شطر اللیل ثم اقبل بوجھہ بعد ما صلی فقال صلی الناس ورقدوا

آدھی رات جانے تک مدرکی پھر نماز پڑھکر لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ لوگ نماز پڑھکر سو گئے۔

ولم تزالوا فی صلوۃ منذ انتظرتموھا رواہ البخاری

اور تم جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے ہو نماز ہی میں شمار کئے جاؤ گے۔ روایت کی بخاری نے

الباب السادس عشر بعد المائۃ فی فضل صلوۃ الجماعۃ

باب ایکسو سولہواں نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ نماز

الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

جماعت کی اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہوتی ہے (یعنی ثواب میں) متفق علیہ

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَفِیْ سُوْقِہٖ خَمْسًا وَّ

کہ آدمی کی نماز جماعت میں (مسجد) گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے ثواب میں پچیس

عِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِکَ اَنَّہٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ

گنا زیادہ ہے اور یہ اس لئے ہے کہ جب اُس نے وضو کیا پس خوب طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف گیا نہیں

لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ یَخْطُ خُطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَحُطَّ عَنْہُ بِھَا

نکالا اسکو مگر نماز نے۔ کوئی قدم نہیں اُٹھاتا تھا اسکے سبب اسکا ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ اور ایک گناہ دور کیا جاتا ہے

خَطِیْئَۃٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ مَا لَمْ یُحْدِثْ

پس جب تک نماز پڑھی۔ تو جبتک اپنی نماز پڑھنے کی جگہ میں ہوتا ہے۔ فرشتے اسکے لئے دعا کرتے ہیں جبتک محدث نہیں ہوتا ہے

تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَلَا یَزَالُ فِیْ صَلٰوۃٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

کہتے ہیں فرشتے اے اللہ اسکو رحمت کر اور جبتک وہ نماز کا انتظار کریگا۔ اتنی دیر نماز ہی میں شمار کیا جاوے گا متفق علیہ۔ اور یہ لفظ

وَھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَعَنْہُ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰی فَقَالَ یَا

بخاری کے ہیں۔ اور اُسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم کے پاس ایک اندھا شخص آیا ؎ اور عرض کی یا

رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

رسول اللہ مجھے کوئی مسجد کی طرف لانے والا نہیں۔ جو میری لکڑی پکڑ کر مسجد تک لاوے اُس نے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرَخِّصَ لَہٗ فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِہٖ فَرَخَّصَ لَہٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاہُ

علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اسکو رخصت دیں کہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کرے آپنے اُسکو رخصت دی جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا اُسکو بلایا

فَقَالَ لَہٗ ھَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوۃِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

اور فرمایا کہ تو نماز کی اذان سنتا ہے اُسنے کہا ہاں فرمایا۔ پس نماز میں حاضر ہو۔ روایت کیا اسکو مسلم نے لفظ اور

عَبْدِ اللّٰہِ وَقِیْلَ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ الْمُؤَذِّنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

عبداللہ سے اور کہا گیا عمرو بن قیس جو ابن ام مکتوم مؤذن کے نام سے مشہور ہے۔ روایت ہے۔

ف بعضی روایتوں میں پچیس درجے کی زیادتی آئی ہے اور بعضی میں ستائیس درجے کی ان کی تطبیق اطلاع کی گئی ہے کہ پہلے پچیس درجے کی وحی ہوئی ہوگی پھر زیادہ فضل وانعام کے ستائیس فرمایا ہوگا اور یہ بھی ہے کہ یہ تفاوت احوال نمازیوں کے تفاوت احوال نمازیوں کے ہو اور کبھی اختلاف ہو کر یہ تفاوت اُس جماعت کی خصوصیات پر ہے جو مسجد میں ہو یا عام ہے ہر جماعت کو بعضی جماعت مسجد والے خصوص کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں عام ہے ۱۲ منہ

ظاہر ہے کہ جب کہ پہلے ہی سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے اولیٰ پر عمل کرنا اُسکے حال کے مناسب تھا ۱۲ منہ

ع بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ ۱۲ ف ابن ام مکتوم ۱۲ منہ

انہ قال یا رسول اللہ ان المدینۃ کثیرۃ الھوام والسباع وانا ضریر البصر

کہ اس نے کہا یا رسول اللہ مدینہ میں موذی جانور ہوں درندے بہت ہیں اور میں اندھا ہوں۔

فھل تجد لی من رخصۃ قال ھل تسمع حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قال

اب میرے لئے رخصت پاتے ہو۔ آپ نے فرمایا تو حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح سنتا ہے

نعم قال فحی ھلا ولم یرخص لہ رواہ ابوداود والنسائی ومعنی حی ھلا تعال

اس نے کہا ہاں سنتا ہوں آپ نے فرمایا حاضر ہو اکو اور رخصت نہ دی۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے۔ اور معنی حی ھلا کے آؤ نماز کیلئے

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان آمر بحطب فیحتطب ثم آمر بالصلوٰۃ

قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ قصد کیا میں نے کہ حکم کروں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں پھر میں حکم کروں کہ نماز کے لئے

فیؤذن لھا ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق

اذان کہی جائے پھر میں ایک آدمی کو حکم کروں کہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں جاؤں لوگوں کی طرف اسے پس ان کے گھر

علیھم بیوتھم متفق علیہ وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال من سرہ

انپر جلادوں میں متفق علیہ۔ اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہا میں نے جس شخص کو

ان یلقی اللہ تعالیٰ غدا مسلما فلیحافظ علی ھؤلاء الصلوات الخمس

تو اس کو چاہئے کہ خوش ہو قیامت کے دن پر مسلمان ہو کر خدا تعالیٰ کی ملاقات کرنی تو اسے چاہئے کہ پانچوں نمازوں کی محافظت کرے

حیث ینادی بھن فان اللہ شرع لنبیکم سنن الھدیٰ وانھن من

جہاں ان کی اذان دی جاتی ہو کہ اللہ تم نے تمہاری نبی کیلئے ہدایت کے طریقے مقرر کئے ہیں اور پانچوں نمازیں (جماعت سے پڑھی) ہدایت

سنن الھدیٰ ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف فی بیتہ

کے طریقوں میں سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے۔

لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم ولقد رایتنا وما یتخلف

تو بیشک تم نے اپنے نبی صلعم کی سنت ترک کر دی اور اگر تم اپنے نبی کی سنت ترک کر دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور بیشک میں اپنے تئیں دیکھا ہے

عنھا الا منافق معلوم النفاق ولقد کان الرجل یؤتی بہ یھادی

کہ ان نمازوں سے بجز اس منافق کے جسکا نفاق معلوم تھا کوئی پیچھے نہیں رہتا تھا۔ اور آدمی نماز کے لئے لایا جاتا تھا۔

بین الرجلین حتی یقام فی الصف رواہ مسلم وفی روایۃ لہ

دو آدمی کے سہارے سے تاکہ صف کے درمیان کھڑا کیا جاتا تھا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور اسکی ایک روایت میں ہے

عہ یعنے جماعت میں

فہ آخیکی ۱۲ سہ یعنے

نماز باجماعت مسجد میں

پڑھے ۱۲ عہ یعنے

جو نماز میں حاضر نہیں ۱۲

فا اس سے نکلتا ہے کہ امت

ہو جانیکے بعد حضوری کلم

کو چلے جانا اور مجرم کو مال

کی سزا لگانا اور اسکو

غفلت کیوقت پکڑنا جائز

ہے ۱۲ شرح حازمی وغیرہ

فہ پس جلادوں میں

ان پر گھر ان کے کہا

بن قدامہ نے ظاہر ہے کہ جلادو

گھر کا صغیرہ گناہ پر

نہیں

ہوتا

کو جماعت

کا ترک کرنا کبیرہ گناہ ہے

اور آنحضرت نے شروع سے

اپنی وفات تک جماعت

پر مواظبت فرمائی اور

جماعت کے ترک کی اجازت

نہ دی اسکو جو ان سے

اگرچہ وہ اندھا ہو اور

یہ سب حدیثوں میں وارد

ہے اور ابن مسعود نے

کہا جماعت سے پیچھے رہتا

جو کہ المنافق ہوتا اس

سے معلوم ہوتا ہے کہ

ترک جماعت کبیرہ گناہ سے

یہ ہے اور آنحضرت صلعم کیوقت میں ایک شخص کو لاتے اور وہ دو مردوں پر ٹیکا دئے ہوئے ہوتا ۱۲ عہ یعنی اگرچہ جماعت سے پڑھو ۱۲ عہ اور صحابہ کو اسحالت سے ۱۲

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ

کہ اُسنے کہا رسول اللہ صلعم نے ہمکو ہدایت کے طریقے تعلیم کئے ہیں اور

الْھُدَی الصَّلٰوۃَ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُؤَذَّنُ فِیْہِ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ

نماز اُس مسجد میں پڑھنی جس میں اذان دیجائے ہدایت کے طریقوں میں سے ہے اور روایت ہے ابو الدرداء سے

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلٰثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ

کہ میںنے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ اگر تین آدمی کسی گاؤں اور

وَّلَا بَدْوٍ لَّا تُقَامُ فِیْھِمُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطَانُ فَعَلَیْکُمْ

جنگل میں ہوں کہ اُنمیں نماز باجماعت نہ پڑھی جاتی ہو۔ مگر انپر شیطان غالب ہو جاتا ہے۔ تم

بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِیَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

جماعت کو لازم پکڑو کہ بھیڑیا اُسی بکری کو پھاڑ کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور رہنے والی ہو۔ روایت کی اسکو ابو داؤد نے اسناد حسن سے

اَلْبَابُ السَّابِعَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِی الْحَثِّ عَلٰی حُضُوْرِ الْجَمَاعَۃِ

باب ایکسو سترھواں صبح اور عشاء کی جماعت کے لئے حاضر ہونے کی

فِی الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

ترغیب میں۔ عثمان بن عفان رضہ سے روایت ہے کہ میںنے سنا تھا کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ

اللہ صلعم فرماتے تھے۔ جو شخص عشا کی نماز جماعت سے پڑھے گویا اُسنے نصف رات

اللَّیْلِ وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّفِیْ

قیام کیا۔ اور جو شخص صبح کی نماز جماعت سے پڑھے تو گویا اُسنے تمام رات نماز پڑھی۔ روایت کی یہ مسلم نے اور

رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

ترمذی کی روایت میں عثمان بن عفان رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَھِدَ الْعِشَاءَ بِالْجَمَاعَۃِ کَانَ لَہٗ قِیَامُ نِصْفِ لَیْلَۃٍ

صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عشا کی جماعت میں حاضر ہو۔ اُسنے آدھی رات تک عبادت کی ہے

وَّمَنْ شَھِدَ الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَۃٍ کَانَ لَہٗ کَقِیَامِ لَیْلَۃٍ قَالَ التِّرْمِذِیُّ

اور جو شخص عشا اور فجر کی جماعت میں حاضر ہو اُسکے لیئے رات بھر کے قیام کا ثواب ہوتا ہے۔ اور ترمذی نے کہا

حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم قال لو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو حبوا متفق علیہ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ جان جاویں اس ثواب کو جو عشا اور صبح کی نماز میں ہے تو ضرور ان دونوں میں حاضر ہوا کریں اگرچہ سرین پر چلکر آنے سے ہو

وقد سبق بطولہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس صلوۃ

اور یہ پہلے باب میں گذر چکی ہے۔ اور انہی سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ منافقوں پر

اثقل علی المنافقین من صلوۃ الفجر والعشاء ولو یعلمون ما فیھما

عشا اور فجر کی نماز سے زیادہ کوئی بھاری نہیں۔ اور اگر جان جائیں اس ثواب کو جو انمیں ہے۔

لاتوھما ولو حبوا متفق علیہ

تو ضرور آئیں گے اگرچہ سرین پر چلکر آنے سے ہو متفق علیہ

الباب الثامن عشر بعد المائۃ فی الامر بالمحافظۃ علی

باب ایکسو اٹھارہواں فرض نمازوں پر محافظت کرنیکے امر میں

الصلوات المکتوبات والنھی الاکید والوعید الشدید فی ترکھن

اور اُن کے ترک کرنے میں وعید شدید اور نہی موکد کے بیان میں۔

قال اللہ تعالی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وقال تعالی

اللہ تعالے نے فرمایا ہے نمازوں پر محافظت کرو اور نماز وسطی پر اور فرمایا ہے

فان تابوا واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ فخلوا سبیلھم وعن ابن مسعود رضی

اگر یہ لوگ توبہ کریں اور نماز قائم کریں۔ اور زکوۃ ادا کریں۔ تو ان کو چھوڑ دو روایت ہے ابن مسعود رضہ سے

اللہ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل

کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ سب عملوں میں سے کونسا عمل اللہ کو بہت پیارا ہے۔

قال الصلوۃ علی وقتھا قلت ثم ای قال بر الوالدین قلت ثم ای قال

آپنے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی میں نے عرض کی پھر کونسا عمل محبوب ہے آپنے فرمایا ماں باپ سے نیکی کرنی میں نے پھر پوچھا کونسا آپنے فرمایا

الجھاد فی سبیل اللہ متفق علیہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال

جہاد فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ کہا

رسول اللہ صلی اللہ متفق علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان

فرمایا رسول خدا صلعم نے بنیاد رکھی گئی اسلام کی اوپر پانچ چیزوں کے گواہی دینا اس کی

لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ

کہ نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے اور محمد صلعم بندہ اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے ہیں اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوۃ کا

ف

فجر اور عشا سے کیونکہ یہ دو وقت جو ہیں استراحت اور راحت نیند اور سستی کے ہیں پس اس لیے منافقوں پر بہت بھاری ہیں اور اس میں اشارہ ہے اس پر کہ مومن مخلص کو چاہیے اس خصلت سے تا منافہت انکے ساتھ نہ ہووے ۱۲ (عملے)

وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اور کرنا حج کا اور رکھنے روزے رمضان کے متفق علیہ۔ روایت کی بخاری نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا ہوا ہے یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کہیں اور

مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا

محمد اللہ کا رسول ہے۔ اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ جب انہوں نے یہ کام کیا تو مجھ سے

مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اپنے خون اور مال بچالے مگر ساتھ حق اسلام کے (یعنے قصاص وغیرہ) اور حساب ان کا اللہ پر ہے متفق علیہ

وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے۔ معاذ رضی اللہ سے کہا۔ کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھیجا (یعنے عامل بنا کر یمن کو بھیجا)

إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ

تو فرمایا تو اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جاتا ہے۔ پہلے انکو اس بات کیطرف دعوت کر کہ گواہی دیں۔

أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ

اسکی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اگر انہوں نے اس بات کو مان لیا۔ تو انکو خبر کر۔

أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْهُمْ

کہ اللہ تعالے نے اپنے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر انہوں نے

أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً

تیری یہ بات مان لی تو ان کو خبر کر کہ اللہ تعالے نے انپر صدقہ فرض کیا ہے۔

تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ

کہ انکے مالداروں سے لیکر ان کے فقیروں کو دیا جاوے اگر انہوں نے تیری یہ بات بھی مان لی تو ان کے

وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

عمدہ مالوں سے احتراز کر اور مظلوم کی بددعا سے خوف کر کہ اسکی دعا میں اور اللہ تعالیٰ میں حجاب نہیں۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

متفق علیہ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ اسنے کہا کہ میں نے سنا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ

علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آدمی اور شرک اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے کا فرق ہے۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کی یہ مسلم نے اور بریدہ رضؓ سے روایت ہے کہ کہا نبی صلعم نے

قَالَ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ رَوَاهُ

فرمایا کہ جو عہد کہ ہمارے اور انکے درمیان ہے وہ نماز ہے جس شخص نے نماز ترک کی بیشک وہ کافر ہو گیا روایت کی یہ ترمذی

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ شَقِيْقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّابِعِيِّ

نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور شقیق بن عبداللہ رضؓ تابعی سے

الْمُتَّفَقُ عَلٰى جَلَالَتِهٖ رح قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ

جنکی بزرگی پر اتفاق ہے روایت ہے کہ محمد صلعم کے اصحاب عملوں میں سے

شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ

نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے تھے۔ روایت کی یہ ترمذی نے کتاب الایمان میں

بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اسناد صحیح سے اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ

نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن بندہ کے عملوں میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا

فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ

اگر نماز ٹھیک ہوئی تو اسکو نجات اور مراد حاصل ہے اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ بے نصیب ہوا اور ٹوٹا کھایا اگر اس کے

مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ

فرائض میں کچھ نقصان ہوا تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ دیکھو میرے بندہ کے کچھ نفل ہیں پس فرضوں کا نقصان

بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ اَعْمَالِهٖ عَلٰى هٰذَا

نفلوں سے پورا کیا جائے گا۔ پھر باقی اعمال اسی طور پر ہوں گے۔ ؎ روایت کی

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ؎

اَلْبَابُ الثَّامِنَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

باب ایکسو اٹھارہویں پہلی صف کی فضیلت میں اور پہلی صفوں کے

وَالْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَتَسْوِيَتِهَا وَالتَّرَاصِّ فِيْهَا عَنْ

پورا کرنے اور برابر کرنے اور باہم ملکر کھڑے ہونے کے بیان میں۔

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم گھر سے تشریف لائے۔

فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اور فرمایا کہ تم ایسی صفیں نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے رب کے روبرو صفیں باندھتے ہیں ہمنے عرض کی یا رسول اللہ

وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ

فرشتے اپنے رب کے روبرو کس طرح صفیں باندھتے ہیں آپنے فرمایا کہ پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور لوگ دوسرے سے مل کر

فِي الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

کھڑے ہوتے ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانتے لوگ وہ ثواب جو اذان اور پہلی صف میں ہے۔ پھر

لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ

بغیر قرعہ ڈالنے کے موقع نہ ملتا تو قرعہ بھی ڈال ہی دیتے اور اسی سے روایت ہے کہا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ مردوں کی صفوں میں پہلی صفت بہتر ہے اور پچھلی صف بری ہے اور

وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ

اور عورتوں کی صفوں میں سے پچھلی صفت بہتر ہے اور اگلی پہلی صف بری ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ابو سعید

نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ اَصْحَابِهٖ

خدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اپنے یاروں کو دیکھا

تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ

کہ پیچھے رہتے ہیں آپنے فرمایا آگے آؤ۔ اور مجھ سے اقتدا کرو اور جو تم سے پیچھے ہیں وہ تمہارا اقتدا کریں جو لوگ

يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

پیچھے ہٹتے جاتے ہیں انکو خدا تعالیٰ پیچھے ہی کر دیتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو مسعود رضہ سے روایت ہے

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ

کہ رسول اللہ صلعم نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے

اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

برابر ہو جاؤ اور مختلف مت ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ تم میں سمجھدار لوگ میرے نزدیک کھڑے ہوا کریں۔

ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ رواہ مسلم وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

پھر جو ان سے متصل ہوں پھر جو اُن سے نزدیک ہوں۔ روایت کی ہے مسلم نے اور انس رضؓ سے روایت ہے۔

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تم نماز کی صفوں کو برابر کرو کہ صف

الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ

برابر کرنی نماز کے پورا کرنے سے ہے۔ متفق علیہ۔ اور بخاری کی روایت میں ہے۔ کہ صف برابر کرنی

الصَّفِّ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ وَعَنْهُ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

نماز کے قائم کرنے سے ہے ۲ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ نماز کی اقامت کہی گئی پس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ

رسول اللہ صلعم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم اپنی صفوں کو قائم کرو اور ایک دوسرے سے مل جاؤ کہ میں

مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهٖ وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ

تم کو اپنے پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ یہ عبارت بخاری کی ہے اور مسلم نے اس مضمون کو روایت کیا ہے۔ اور بخاری کی

وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ وَعَنِ

ایک روایت میں ہے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے کندھے کو دوسرے اپنے پاس والے کے کندھے اور قدموں کو دوسرے کے قدموں سے ملایا کرتا تھا۔ اور

النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور نعمان بن بشیر رضؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يَقُوْلُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کو سنا تھا کہ فرماتے تھے اپنے صفوں کو ضرور برابر کرو یا اللہ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈالدے گا۔ متفق علیہ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری صفوں کو ایسا برابر کیا کرتے

حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا

گویا اُنسے تیر سیدھا کیا جائے یہانتک کہ آپ جان گئے کہ ہم صفوں کو برابر کرنا آپ سے سمجھ گئے ہیں پھر ایک روز آپ نکلے

فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ

جب کہ کھڑے ہو کر تکبیر کہنے کو ہوئے تو ایک آدمی آپکو نظر آیا کہ اس کی چھاتی آگے کو نکلی ہوئی تھی آپنے فرمایا اے اللہ کے بندو

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

کہ اپنی صفوں کو برابر کرو یا اللہ تمہارے دلوں کو مخالف کردے گا اور براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ

رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلعم صف کی ایک طرف سے

نَاحِیَۃٍ اِلٰی نَاحِیَۃٍ تَیْعْنِیْ یَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَمَنَاکِبَنَا وَیَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ

دوسری طرف درمیان پھر کر ہمارے سینے اور کندھے ہاتھ سے ٹٹولتے اور فرماتے مختلف مت ہو کہ تمہارے

قُلُوْبُکُمْ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ

دل مختلف ہو جائیں گے اور فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اُسکے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ

روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے۔ ملہ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَیْنَ الْمَنَاکِبِ وَسُدُّوا

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تم صفوں کو سیدھا کرو۔ وحا اور مونڈھوں کو برابر کرو رجو جگہ صف کے درمیان

الْخَلَلَ وَلِیْنُوْا بِاَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِّلشَّیْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ

خالی ہو اسکو بند کرو اور بھائیوں کے آگے نرمی کرو۔ اور شیطان کے لئے جگہ خالی مت چھوڑو۔ اور جو صف کو

صَفًّا وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

ملائے اللہ تعالیٰ اسکو ملا دے گا۔ فا اور جو صف کو توڑیگا اسکو اللہ تعالیٰ توڑ دے گا۔ قا روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے قا

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْا

اور انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ملے ہوئے رہو۔

صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَہَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖٓ

صفوں کو اور صفوں کو نزدیک کرو اور گردنوں کو برابر کرو۔ وقا پس قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے

اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّہَا الْحَذَفُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ صفوں کی خلاؤں میں داخل ہوتا ہے گویا وہ بکری کا سیاہ بچہ ہے رعشہ کہتے ہیں

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ الْحَذَفُ بِحَآءٍ مُّہْمَلَۃٍ وَّذَالٍ مُّعْجَمَۃٍ

ابوداؤد نے مسلم کی شرط پر۔ حذف حا مہملہ و ذال معجمہ دونوں کی

مَفْتُوْحَتَیْنِ ثُمَّ فَآءٍ وَّہِیَ غَنَمٌ سُوْدٌ صِغَارٌ تَکُوْنُ بِالْیَمَنِ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ

فتحہ سے پھر فا سے ایک چھوٹی قسم ہے بکری بھیڑ کی کہ ملک یمن میں ہوتی ہیں۔ اور اُسی سے روایت ہے کہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْہِ فَمَا کَانَ مِنْ نَّقْصٍ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم پہلی صف کو پوری کرو پھر جو اُسکے نزدیک ہو پھر جو کچھ نقصان ہو

فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَعَنْ عَائِشَةَ

پچھلی صف میں ہو۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے۔ اور عائشہ رضہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ

سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ بیشک اللہ اور اسکے فرشتے

يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَفِيْهِ

رحمت بھیجتے ہیں صفوں کی داہنی طرف والوں پر روایت کی یہ ابوداؤد نے مسلم کی شرط پر اور اسمیں

رَجُلٌ مُخْتَلَفٌ فِي تَوْثِيْقِهِ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا

ایک آدمی ہے جسکے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے۔ اور روایت ہے براء بن عازب رضہ سے کہا کہ جب ہم

خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهِ يُقْبِلُ

رسول اللہ صلعم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے تو اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ ہم آپکے داہنی طرف ہوں تاکہ ہماری طرف

عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ

آپ متوجہ کریں پس میںنے آپکو سنا تھا کہتے تھے کہ اے میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا

عِبَادَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

یا جمع کرے گا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا الصُّفُوْفَ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ امام کو اپنے درمیان کرو اور صفوں کو برابر کرو۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے

اَلْبَابُ الْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّوَاتِبِ

باب ۱۲۰ ایکسو بیسواں فرضوں کے ساتھ سنن رواتب پڑھنے کی فضیلت

مَعَ الْفَرَائِضِ وَبَيَانِ أَقَلِّهَا وَأَكْمَلِهَا وَمَا بَيْنَهُمَا وَفِيْهِ أَبْوَابٌ

اور ان کے اقل اور اکمل اور متوسط کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں

بَابُ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَمْلَةَ بِنْتِ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ رملہ بنت ابو سفیان رضہ سے

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ

کہا کہ میںنے رسول اللہ صلعم کو سنا تھا کہ فرما رہے تھے کہ نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہے۔

لِلّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ

واسطے اللہ تعالے کے ہر دن بارہ رکعت نفل سوائے فرض کے مگر کہ بناتا ہے اللہ اسکے لئے۔

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

گھر بہشت میں۔ یا فرمایا بنایا جاتا ہے اسکے لئے گھر بہشت میں۔ روایت کی مسلم نے ف اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعت ف۱ اور

وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

اس کے پیچھے بھی دو رکعت اور جمعہ کے پیچھے دو رکعت اور مغرب کے پیچھے دو رکعت اور عشا کے پیچھے دو رکعت

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

پڑھی ہیں۔ متفق علیہ۔ اور عبداللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہے کہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے تیسری بار فرمایا

قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمُرَادُ بِالْأَذَانَيْنِ الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ

جو چاہے۔ متفق علیہ۔ مراد دو اذان سے مراد تغلیبًا اذان اور اقامت ہے ف۳

بَابُ فِي تَأْكِيدِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الصُّبْحِ

باب صبح کی دو رکعت سنت کی تاکید کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ

عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم ظہر سے پہلے چار رکعت

أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهَا

اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت کو ترک نہیں کرتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور انہیں سے روایت ہے

قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ

کہا کہ رسول اللہ صلعم جیسی دو رکعت سنت فجر کی محافظت کیا کرتے تھے۔

تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

جیسی دوسری کسی نوافل کی محافظت نہیں کرتے تھے متفق علیہ۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ

علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعت فجر کی بہتر ہے دنیا و ما فیہا سے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے

لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ

بخاری اور مسلم کے مجھکو پیاری ہیں سب دنیا سے۔ اور روایت ہے ابو عبداللہ بلال بن رباح

ف۱ ترمذی کی روایت میں بارہ کا شمار اس طرح کیا ہے کہ چار رکعت ظہر سے پہلے اور پیچھے دو اور دو مغرب کے بعد اور دو عشا کے بعد اور دو فجر سے پہلے یہ سب سنتین مؤکدہ ہیں اور فجر کی سنت سب سے زیادہ مؤکد ہیں حتی کہ حسن بصری اور بعض حنفیہ نے انکو واجب کہا ہے اور حسن نے مغرب کے دو رکعت کو بھی واجب کہا ہے لیکن اس حدیث سے انکے قول کو رد کیا ہے کہ واجب نہیں بلکہ سنت ہیں ۱۲ منہ

ف۲ اس حدیث سے ظہر سے پہلے دو سنتین ثابت ہوتی ہیں اور نماری کو اختیار ہے دو پڑھے یا چار لیکن اگر چار پڑھے تو دو سلام سے پڑھے امام اعظم ترمذی نے علی رضہ ایسا ہی نقل کیا ہے اور ایک سلام سے بھی پڑھنا جو ابو ایوب کی حدیث میں مروی ہے اور افضل چار پڑھنا ہے صحیحین میں اہل حدیث کا بھی مذہب قرار دیا ہے ۱۲ غزنوی منہ

ف۳ رسول اللہ صلعم نے اذان اور اقامت کے بیان میں تغلیب پر سنی کی ترغیب اس لئے فرمائی ہے کہ اذان کے قبول ہونے کا وقت اور اقامت کا وقت

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ

رضہ رسول اللہ صلعم کے موذن سے کہ وہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُؤْذِنَہٗ بِصَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ فَشَغَلَتْ عَائِشَۃُ بِلَالًا

صلعم کو فجر کی نماز کے لیے تو بلال نے کو آیا حضرت عائشہ رضہ نے اسکو باتوں میں لگایا

بِاَمْرٍ سَاَلَتْہُ عَنْہُ حَتّٰی اَصْبَحَ جِدًّا فَقَامَ بِلَالٌ فَاٰذَنَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَتَابَعَ

کچھ اس سے پوچھنے لگیں یہانتک کہ صبح خوب روشن ہوگئی بلال نے یہ دیکھ کر آپکو متواتر پکارنا شروع کیا

اَذَانَہٗ فَلَمْ یَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰی بِالنَّاسِ

رسول اللہ صلعم نہ نکلے۔ پھر جب نکلے اور لوگوں کو نماز پڑھائی

فَاَخْبَرَہٗ اَنَّ عَائِشَۃَ شَغَلَتْہُ بِاَمْرٍ سَاَلَتْہُ عَنْہُ حَتّٰی اَصْبَحَ جِدًّا وَاَنَّہٗ اَبْطَاَ

تو بلال رضہ نے رسول اللہ صلعم سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضہ نے مجھے باتوں میں لگادیا یہانتک کہ فجر کی روشنی خوب ظاہر ہوگئی تب میں

عَلَیْہِ فِی الْخُرُوْجِ فَقَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ کُنْتُ رَکَعْتُ رَکْعَتَیِ

آپنے نکلنے میں دیر کی۔ آپنے فرمایا میں فجر کی سنتیں پڑھ رہا تھا۔

الْفَجْرِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ اَصْبَحْتَ جِدًّا قَالَ لَوْ اَصْبَحْتُ اَکْثَرَ مِمَّا

بلال نے کہا یارسول اللہ آپنے صبح بہت ہی کردی آپنے فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ دیر ہوتی

اَصْبَحْتُ لَرَکَعْتُہُمَا وَاَحْسَنْتُہُمَا وَاَجْمَلْتُہُمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

تب بھی میں دو رکعتوں کو اچھی طرح خوبصورتی سے پڑھتا۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے

بَابُ تَخْفِیْفِ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ وَبَیَانِ مَا یُقْرَاُ فِیْہِمَا وَبَیَانِ

باب سنت فجر کی دو رکعت کی تخفیف کے بیان میں اور اس بیان میں کہ ان دونوں میں کیا پڑھا جائے اور اسکے وقت

وَقْتِہِمَا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ

کے بیان میں عائشہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلعم صبح کی

رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَآءِ وَالْاِقَامَۃِ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت خفیف پڑھا کرتے تھے متفق علیہ ۔ ۱۲

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَھُمَا یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَیُخَفِّفُھُمَا حَتّٰی اَقُوْلَ ھَلْ قَرَاَ فِیْھِمَا

اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ فجر کی دو رکعت پڑھتے اور ان کو خفیف پڑھتے کہ میں گمان کرتی کہ آپنے

بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ کَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ

سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہ ۱۲ اور مسلم کی ایک روایت ہے کہ تھے نماز پڑھتے فجر کی جب سنتے اذان

وَيُخَفِّفُهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ

اور اُن کو خفیف کرتے۔ ایک روایت میں ہے جب صبح ہوتی اور روایت ہے حفصہ رضہ سے کہ تحقیق رسول

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ

صلعم تھے جب اذان دے لیتا تھا اذان اور ظاہر ہو جاتی تھی صبح پڑھتے تھے

صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

دو رکعت ہلکی نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ تھے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَعَنِ ابْنِ

اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ صبح ہو جاتی تھی نہیں پڑھتے تھے مگر دو رکعت ہلکی۔ ف اور روایت ہے ابن

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ

عمر رضہ سے کہا کہ نبی صلعم رات کو

مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ

دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور آخر رات کو ایک رکعت وتر پڑھتے اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھتے

وَكَانَ الْأَذَانُ بِأُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

کو یا اذان اُنکے کان میں ہے۔ ف متفق علیہ۔ ف اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُولٰى

کہ رسول اللہ صلعم فجر کی دو رکعت میں سے پہلی رکعت میں

مِنْهُمَا قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا

ان میں سے قولوا آمنا باللہ وما اُنزل الینا الخ جو سورت بقرہ میں ہے پڑھا کرتے تھے۔ اور پچھلی میں

آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ وَفِي رِوَايَةٍ وَفِي الْآخِرَةِ الَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ

آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون پڑھا کرتے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پچھلی رکعت میں

تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ رَوَاهُمَا مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الخ جو آل عمران میں ہے پڑھتے۔ روایت کی ہے مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے۔

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فجر کی دو رکعت میں قل یا ایھا الکافرون

وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَمَقْتُ

اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔ روایت کی ہے مسلم نے اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ ایک مہینہ برابر دو رکعت میں جو فجر سے پہلے پڑھی جاتی ہیں قل یا ایہا الکافرون

وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اور قل ہو اللہ احد پڑھتے رہے - روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے -

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ

باب دو رکعت سنت فجر کے بعد داہنی پہلو پر لیٹنے کے استحباب میں

وَالْحَثِّ عَلَيْهِ سَوَاءٌ كَانَ لَهُ تَهَجُّدٌ بِاللَّيْلِ أَمْ لَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اور اس عمل پر ترغیب دینے کے بیان میں چاہے رات میں نماز تہجد پڑھتا ہو یا نہ پڑھتا ہو - روایت ہے عائشہ رضہ سے

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ

کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پڑھ چکتے دو رکعت فجر کے لیٹ جاتے اپنی

الْأَيْمَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

داہنی کروٹ پر روایت کی یہ بخاری نے - اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ

عشا کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے -

بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ

دو دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے جب مؤذن فجر کی اذان کہہ چپ ہو جاتا - اور

لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى

فجر ظاہر ہو جاتی اور مؤذن آپکے پاس آتا آپ کھڑے ہو کر دو رکعت ہلکی سی پڑھتے پھر داہنی

شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهَا يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ

پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کہنے کو آتا - روایت کی یہ مسلم نے اور قول عائشہ رضہ کا یسلم بین کل

رَكْعَتَيْنِ هَكَذَا هُوَ فِي مُسْلِمٍ وَمَعْنَاهُ يُسَلِّمُ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ أَبِي

رکعتین ایسا ہی ہے صحیح مسلم میں اور معنے اس کا یہ ہے کہ سلام پھیرتے تھے ہر دو رکعت کے اور ابو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى

ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے

أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِأَسَانِيدَ

کوئی فجر کی دو رکعت پڑھے تو چاہیئے کہ اپنی داہنی پہلو پر لیٹ جایا کرے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اسانید

ف

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے کہا ہے کہ یہ حدیث جسکو ترمذی صحیح کہتا ہے اسکے علیہ السلام ابن زیاد کی روایت ہے اور اسنے اسمیں

قولی کی ہے حدیث صحیح فعلی بعد یہ صحیح ہے کہ آپ اضطجاع کیا کرتے اور اس اضطجاع کا امر کرنا آپ سے ثابت نہیں ۱۲ شرح

صَحِيحَةٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

صحیح ہے۔ ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ سُنَّةِ الظُّهْرِ

باب ظہر کی سنت کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ

وسلم کے ساتھ دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر سے پیچھے پڑھی ہیں۔ متفق علیہ اور عائشہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ

رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم ظہر سے پہلے چار رکعت سنت کو ترک نہیں کرتے تھے

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي

روایت کی یہ بخاری نے۔ اور انہیں سے مروی ہے کہ نبی صلعم میرے گھر میں

بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي

ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے پھر جاکر لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعت

رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَ

پڑھتے اور مغرب کی نماز لوگوں کو پڑھا میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعت پڑھا کرتے اور

يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کے عشاء کی اور داخل ہوتے میرے گھر میں بس نماز پڑھتے دو رکعتیں۔ روایت کی یہ مسلم نے اور

أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص

حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر سے پیچھے چار رکعت پر محافظت کرے اللہ تعالےٰ اسکو دوزخ کی آگ پر حرام کر دیگا۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے۔ اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عبداللہ بن

بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا

سائب رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سورج کے زوال کے

ف ۱

قولہا کان النبی صلعم الخ یعنی میرے گھر میں اسلئے پہلے چار رکعت پڑھ لیتے کہ لوگوں کو پڑھاتے تھے۔ ظاہر ہے جب گھر پڑھتے اور جب مسجد میں پڑھتے تو دیر لگنے جیسے ابن عمرؓ کی روایت میں گزرا ہے یہ کہ کبھی چار کبھی دو پڑھتے ہونگے عائشہؓ نے گھر میں چار پڑھتے دیکھا چاہا یہاں کہ لوگوں کو دیں۔ ابن عمرؓ نے دو پڑھتے دیکھا دو کا ذکر سنا دیا۔ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ کسی میں کسی طرح کی جرح نہیں اور بعضے کہتے ہیں۔ کہ یہ چار رکعت نماز مستقل نہیں جو آپ زوال کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ یہ خلاصہ تحفہ ۱۲

بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ

بعد ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس ساعت میں آسمان کے دروازے

السَّمَاءِ فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

کھولے جاتے ہیں۔ میں دوست رکھتا ہوں کہ اس ساعت میں میرا عمل صالح آسمان کیطرف چڑھے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حسن ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ نبی صلعم

كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

ظہر سے پہلے چار رکعت نہ پڑھتے تو ظہر سے پیچھے وہ چار پڑھ لیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

بَابُ سُنَّةِ الْعَصْرِ

باب عصر کی سنت کے بیان میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے کہ نبی صلعم

يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ

عصر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اور ان کے درمیان ملائکہ

الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

مقربین اور مسلمانوں مومنوں پر جو انکے تابع ہیں۔ سلام پھیرنے کے ساتھ جدائی کرتے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حسن ہے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔

قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

اللہ تو اس آدمی پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حسن ہے۔ اور علی بن ابی طالب رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلعم

كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

عصر کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے

بَابُ سُنَّةِ الْمَغْرِبِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا

باب مغرب کی نماز سے پیچھے اور پہلے سنت پڑھنے کے بیان میں۔

ف۱ اس حدیث میں تسلیم سے مراد تشہد ہے اسلئے کہ تشہد تسلیم پر مشتمل ہے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جبرئیل و میکائیل و فلاں و فلاں تشہد میں سلام بھیجا کرتے تھے

ف۲ ابن عیینہ نے موضوع کہا اور بہت رد کیا ہے و اسحاق جوزجانی بھی سپرد تکذیب کیا کرتا تھا یعنی یہ فعل اپنا ثبوت کو نہیں پہونچا والبتہ حدیث رحم اللہ امرأ الخ جو آگے آتی ہے ابن حبان نے اس کی تصحیح کی ہے ۱۲ شرح

تقدم فی هذه الابواب حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما وحدیث عائشۃ

ان بابوں میں ابن عمرؓ اور عائشہ رضؓ کی

رضی اللہ عنہا وهما حدیثان صحیحان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان

دو حدیثیں صحیح پہلے گذر چکی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

یصلی بعد المغرب رکعتین وعن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ عن

مغرب کے بعد دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اور عبد اللہ بن مغفل رضؓ سے روایت ہے۔

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا قبل المغرب قال فی الثالثۃ لمن شاء رواہ

کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ مغرب سے پہلے نماز پڑھا کرو۔ تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا۔ جو چاہے۔ روایت کی یہ

البخاری وعن انس رضی اللہ عنہ قال رأیت کبار اصحاب النبی صلی اللہ

بخاری نے۔ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

علیہ وسلم یبتدرون السواری عند المغرب رواہ البخاری وعنہ قال

بڑے اصحابوں کو میں نے دیکھا تھا۔ کہ مغرب کے وقت ستونوں کی طرف دوڑ کر جاتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا

کنا نصلی علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد غروب

کہ رسول اللہ صلعم کے عہد میں ہم دو رکعت کے غروب کے بعد

الشمس قبل المغرب فقیل اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاهما

مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ اسکو کہا گیا کہ رسول اللہ صلعم بھی پڑھا کرتے تھے۔

قال کان یرانا نصلیهما فلم یامرنا ولم ینهنا رواہ مسلم وعنہ قال

انس نے کہا کہ آپ ہمکو پڑھتے دیکھا کرتے تھے نہ ہمکو امر فرماتے اور نہ منع کرتے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا

کنا بالمدینۃ فاذا اذن المؤذن لصلوۃ المغرب ابتدروا السواری

کہ ہم مدینہ میں تھے کہ جب مؤذن مغرب کی نماز کی اذان کہتا۔ تو لوگ ستونوں کی طرف دوڑ کر جاتے۔ اور دو رکعت نماز

فرکعوا رکعتین حتی ان الرجل الغریب لیدخل المسجد فیحسب ان

پڑھتے یہاں تک کہ اگر مسافر کوئی اس وقت مسجد میں آجاتا تو نماز پڑھنے والوں کی

الصلوۃ قد صلیت من کثرۃ من یصلیهما رواہ مسلم

کثرت دیکھ کر خیال کرتا کہ مغرب کی نماز پڑھی گئی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

باب سنۃ العشاء بعدها وقبلها ۲۲

باب عشاء کے پہلے اور پیچھے سنت پڑھنے کے بیان میں۔

وا

جو چاہے اسلئے فرمایا کہ لوگ اسکو فرض یا سنت موکدہ نہ سمجھ لیں ۱۲ شرح ملخصاً ۱۲ احسان یہ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سورج کے غروب کے بعد مغرب کے فرضوں سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنے مستحب ہیں اور سلف میں بعضے مستحب کہتے ہیں اور نخعی نے بدعت کہا ہے مستحب کہنے والوں کے لیے کہ یہ احادیث دلیل ہیں اور بدعت ہونے کی کوئی دلیل نہیں ملتا بلکہ عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم وغیرہم صحابہ اور امام مالک وغیرہ اس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں اور امام احمد و اسحاق متاخرین میں سے اور بعضے تابعین اور صحابہ میں سے مستحب کہتے ہیں ۱۲ شرح ملخصاً

فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رضہ السَّابِقُ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ

اس باب میں ابن عمر رضہ کی حدیث صلیت مع النبی صلعم یعنی جو پہلے گذر چکی ہے۔

بَعْدَ الْعِشَاءِ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور عبداللہ بن مغفل کی حدیث بین کل اذانین صلوٰۃ ہے جو پیچھے گذر گئی ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي سُنَّةِ الْجُمُعَةِ

باب اکیسواں اکیسواں جمعہ کی سنت کے بیان میں

فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رضہ السَّابِقُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس باب میں ابن عمر رضہ کی حدیث سابق ہے کہ اس نے نبی صلعم کے ساتھ

رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ متفق علیہ۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو اسکے پیچھے

اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

چار رکعت پڑھا کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

علیہ وسلم جمعہ کے بعد کچھ نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ واپس لوٹتے پس اپنے گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي اسْتِحْبَابِ جَعْلِ

باب بائیسواں ۱۲۲ بائیسواں

النَّوَافِلِ فِي الْبَيْتِ سَوَاءٌ النَّرَاتِبَةُ اَوْ غَيْرُهَا وَالْاَمْرِ بِالتَّحَوُّلِ لِلنَّافِلَةِ

نوافل یعنی سنن رواتب وغیرہ گھر میں پڑھنے کے استحباب میں اور اسی میں ہیں کہ نفل پڑھنے کیوقت فرض کی جگہ چھوڑ کر

مِنْ مَوْضِعِ الْفَرِيضَةِ اَوِ الْفَصْلِ بَيْنَهُمَا بِكَلَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

دوسری جگہ پڑھنی چاہیے یا فرض اور نفل میں کلام کرکے فصل کر دینا چاہیے۔ زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا اَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ

کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ اے لوگو تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو۔

الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

کہ آدمی کی نماز فریضہ کے سوا وہ نماز افضل ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ متفق علیہ۔ اور ابن عمر

اور ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی نماز کے پیچھے سنت پڑھنی مستحب ہیں اور کم سے کم دو رکعت ہے اور اکثر چار رکعت ہے اور من کان منکم مصلیا سے معلوم ہوتا ہے کہ وجوب نہیں اور چار کا ارشاد فرمایا بسبب ان کی فضیلت کے یعنی چار افضل ہیں اور خود پڑھکر بیان کر دیا کہ دو پڑھنی بھی جائز ہیں۔ اور آپ اکثر چار پڑھا کرتے تھے قولہ فلیصل بعدہ اربعا یہ ہمارے امام ابو حنیفہ رح اور اسحق رح کہتے ہیں کہ چار رکعت ملا فصل پڑھنی چاہئیں اور بعضوں کے نزدیک دو رکعت پہلے پڑھے پھر چار پڑھے۔ اور کہتے ہیں کہ چار رکعت ملا فصل پڑھنی چاہئیں اور بعضوں کے نزدیک دو رکعت پہلے پڑھے پھر چار پڑھے۔ اور شافعی کے نزدیک جمعہ بعد نفل مستحب ہیں اور جسقدر رہبت پڑھی جائیں افضل ہیں اشرح ملخصا

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِکُمْ

رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ تم بعض نماز اپنے

فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

گھروں میں بھی پڑھا کرو۔ اور تم گھروں کو جیسں مت بناؤ متفق علیہ۔ ف اور جابر رضؓ سے روایت ہے۔ کہا

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمْ صَلٰوتَہٗ فِی الْمَسْجِدِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز پڑھکر آیا کرے

فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْبًا مِنْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ خَیْرًا

تو اپنی نماز میں سے کچھ حصہ گھر میں بھی ادا کیا کرے اللہ تعالیٰ اسکے گھر میں نماز پڑھنے سے خیر و بھلائی کرنے والا ہے۔

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ اَرْسَلَہٗ

متفق علیہ۔ اور عمر بن عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہا کہ نافع بن جبیر رح نے اس کو

اِلَی السَّائِبِ بْنِ اُخْتِ نَمِرٍ یَسْاَلُہٗ عَنْ شَیْءٍ رَاٰہُ مِنْہُ مُعَاوِیَۃُ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ

سائب بن اخت نمر کے پاس بھیجا تاکہ اس سے پوچھے وہ چیز جو اس سے معاویہ نے نماز میں دیکھی تھی۔ پس سائب نے کہا

نَعَمْ صَلَّیْتُ مَعَہُ الْجُمُعَۃَ فِی الْمَقْصُوْرَۃِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ

کہ ہاں میں نے جمعہ کی نماز معاویہ رضؓ کے ساتھ مقصورہ میں پڑھی جب امام نے سلام پھیرا میں نے اپنی جگہ میں اٹھ کر

فَصَلَّیْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّیْتَ الْجُمُعَۃَ

نماز پڑھی جب معاویہ گھر میں داخل ہوا تو مجھے آدمی بھیجکر بلوایا اور کہا کہ جو تو نے کیا ہے پھر نہ کر جب تو نے جمعہ کی نماز پڑھی

فَلَا تَصِلْھَا بِصَلٰوۃٍ حَتّٰی تَتَکَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

تو اسکے ساتھ اور نماز کو مت لا یہانتک کہ تو بولے یا نکلے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِکَ اَنْ لَّا نَوْصِلَ صَلٰوۃً بِصَلٰوۃٍ حَتّٰی نَتَکَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ہمکو امر فرمایا ہے کہ کسی نماز کو دوسری نماز کے ساتھ نہ ملاویں یہانتک کہ ہم بولیں یا مسجد سے نکلیں۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِی الْحَثِّ عَلٰی صَلٰوۃِ

باب اکیسو تیئیسوان نماز وتر کی ترغیب میں

الْوِتْرِ وَبَیَانِ اَنَّہٗ سُنَّۃٌ مُؤَکَّدَۃٌ وَبَیَانِ وَقْتِہٖ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اور وتر کے سنت موکدہ ہونے اور اسکے وقت کے بیان میں ف روایت ہے علی رضؓ سے

قَالَ الْوِتْرُ لَیْسَ بِحَتْمٍ کَصَلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ وَلٰکِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

کہ وتر نماز فریضہ کے طرح واجب نہیں لیکن رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

علیہ وسلم نے سنتا تحقیر ابی ہے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے نماز وتر کو محبوب رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے۔ اے قرآن والو نماز وتر پڑھا کرو روایت کی یہ

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَ

کہ رسول اللہ صلعم نے تمام رات میں وتر پڑھے ہیں پہلی رات بھی اور

مِنْ اَوْسَطِهٖ وَمِنْ اٰخِرِهٖ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ

رات کے وسط میں بھی اور رات کے اخیر میں بھی اور آپ کے وتر پڑھنے کا وقت سحر تک پہنچا ہے متفق علیہ۔ اور ابن عمر

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ

رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ تم اپنی نماز جو رات کو پڑھتے ہو سب نماز کے پیچھے

بِاللَّيْلِ وِتْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

وتر پڑھا کرو۔ متفق علیہ ف اور ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ نبی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ

صلعم نے فرمایا ہے کہ تم وتر نماز صبح ہونے سے پہلے پڑھا کرو۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ ۲ اور عائشہ رضہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ صَلٰوتَهٗ بِاللَّيْلِ وَهِيَ

روایت ہے کہ نبی صلعم رات کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور وہ

مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ اَيْقَظَهَا فَاَوْتَرَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ

اپکے آگے عرض میں پڑی ہی سوئی جاتی تھی جب وتر باقی رہتے تو آپ اسکو جگاتے پس وہ بھی وتر پڑھتی۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے

لَهٗ فَاِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَالَ قُوْمِيْ فَاَوْتِرِيْ يَا عَائِشَةُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

کہ جب وتر باقی رہجاتے تو فرماتے اے عائشہ اٹھ وتر پڑھ ف۳ اور ابن عمر رضہ سے

عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تم جلدی کرو صبح سے ساتھ وتر کے روایت کی یہ ابو داؤد

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ف۴ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو خوف ہو کہ آخر رات کو بیدار نہ ہو سکیگا تو وہ

ف۱ پہلا اور آخر جو کہ ہمیشہ کا ہے مستحب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آخر فرض پڑھنے سے پہلے وتر کا وقت ہے پھر نہیں ۱۲ شرح از ان ۱۲ ف۲ اس سے نکلتا ہے کہ سوتے کو نماز کے وقت میں نماز کیلئے جگا دینا مستحب ہے ۱۲ و اس مضمون میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں اور عورت کے آگے سے آدمی کی نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲ شرح لمحفا ف۳ یعنے وتر صبح سے پہلے پہلے پڑھ لیا کرو حنفیوں کے نزدیک یہ امر وجوب کے لئے ہے اور اگر وتر رات کو رہجائیں تو ان کی قضا واجب ہے دن کو پڑھ لے ۱۲ منہ از ع -

أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلٰوةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ

وہ پہلی رات وتر کی نماز پڑھ لیا کرے اور جو آخر رات کو اٹھنے کی امید رکھے تو اسکو چاہیے کہ آخر رات کو وتر پڑھا کرے کہ آخر رات کی نماز میں

وَذٰلِكَ أَفْضَلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۲

اور یہ بہتر ہے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ مِائَةٍ فِيْ فَضْلِ الضُّحٰى

باب ایکسو چوبیسواں چاشت کی نماز کی فضیلت میں

وَبَيَانِ أَقَلِّهَا وَأَكْثَرِهَا وَأَوْسَطِهَا وَالْحَثِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

اور اس بیان میں کہ یہ نماز تھوڑی کس قدر ہے اور اکثر کس قدر ہے اور اوسط کس قدر ہے اور اسکی محافظت کی ترغیب میں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ مجھے میرے پیارے صلعم نے

بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ

ہر مہینہ میں تین روزہ رکھنے اور دو رکعت نماز چاشت کی پڑھنی اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی ہے۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْإِيْتَارُ قَبْلَ النَّوْمِ إِنَّمَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ لَّا يَثِقُ بِالْاِسْتِيْقَاظِ

متفق علیہ۔ سونے سے پہلے وتر پڑھنے اُس شخص کو مستحب ہیں جسکو پچھلی رات جاگنے پر اعتماد نہ ہو۔

آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنْ وَثِقَ فَآخِرُ اللَّيْلِ أَفْضَلُ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اگر پچھلی رات جاگنے پر اعتماد ہو تو وتر پچھلی رات پڑھنے افضل ہیں۔ اور ابوذر رضہ سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کی ہڈی پر ہر صبح کو

صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ

صدقہ و خیرات واجب ہے۔ سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے

وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ

اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور لوگوں کو نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہے۔ اور ان سب کے

وَتُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

عوض دو رکعت نماز چاشت پڑھنے سے پڑھنی کفایت کرتی ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى أَرْبَعًا وَّيَزِيْدُ

کہا کہ رسول اللہ صلعم چاشت کی چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ ف اور

مَا شَاءَ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

اور جتنا اللہ چاہتا زیادہ کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ام ہانی فاختہ بنت ابوطالب کی بیٹی رضہ سے روایت ہے

عَنْهَا قَالَتْ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ

کہا کہ میں فتح کے سال رسول اللہ صلعم کے پاس گئی آپ اس وقت

يَغْتَسِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نہا رہے تھے۔ جب نہانے سے فارغ ہوئے تو آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ اور یہ نماز ضحی کی تھی۔ متفق علیہ ف

وَهٰذَا مُخْتَصَرُ لَفْظِ إِحْدَى رِوَايَاتِ مُسْلِمٍ ۲

اور یہ مختصر لفظ مسلم کی ایک روایت کے ہیں

بَابُ يَجُوزُ صَلٰوةُ الضُّحٰى مِنِ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ إِلَى زَوَالِهَا

باب چاشت کی نماز سورج کے بلند ہونے سے زوال تک جائز ہے

وَالْأَفْضَلُ أَنْ تُصَلّٰى عِنْدَ اشْتِدَادِ الْحَرِّ وَارْتِفَاعِ الضُّحٰى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

اور افضل یہ ہے کہ پڑھی جاوے گرمی کے سخت ہونے اور دن کے بلند چڑھ آنے کے وقت۔ زید بن ارقم

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلٰوةَ

رضہ سے روایت ہے کہ اس نے کچھ لوگ ضحی کی نماز پڑھتے دیکھکر کہا تعجب ہے بیشک یہ لوگ جانتے ہیں کہ نماز

فِي غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ صَلٰوةَ

اس ساعت کے غیر میں افضل ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ

الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ تَرْمَضُ بِفَتْحِ التَّاءِ وَ

صلوۃ الاوابین اس وقت ہے جب اونٹنی کے بچوں کے پاؤں گرمی سے جلنے لگیں۔ روایت کی یہ مسلم نے و ترمض ساتھ فوقانی کے

الْمِيمِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ يَعْنِي شِدَّةَ الْحَرِّ وَالْفِصَالُ جَمْعُ فَصِيلٍ وَهُوَ الصَّغِيرُ مِنَ الْإِبِلِ

میم کے اور ساتھ ضاد معجمہ کے یعنی گرمی کی سختی اور فصال جمع فصیل کی ہے اور وہ اونٹ کا بچہ ہے۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي الْحَثِّ عَلٰى صَلٰوةِ

باب ایکسو پچیسواں دو رکعت

تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ وَكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي أَيِّ

تحیۃ المسجد کی ترغیب کے بیان میں اور جب مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتوں کے پڑھنے سے پہلے بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں۔

وَقْتٍ دَخَلَ وَهُوَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ بِنِيَّةِ التَّحِيَّةِ أَوْ صَلٰوةً فَرِيضَةً

اور تحیۃ المسجد یہ ہے۔ کہ آدمی دو رکعت تحیہ کی نیت سے پڑھے یا نماز فریضہ

ف ہم ثانی کی حدیث نہیں آٹھ رکعت ہیں اور عائشہ کی حدیث میں آٹھ رکعت آئی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ضحی کی رکعتوں کی تعداد معین نہیں کم کی گئی البتہ بارہ سے زیادہ نہیں آئی ۱۲ ف۲ یہ لوگ جانتے ہیں یعنی بعض نے انہیں انکار کیا کہ اول وقت چاشت پڑھتے تھے اور وقت مختار تک انہوں نے صبر کیا یعنی باوجود اسکے کہ جانتے ہیں کہ یہ نماز اس وقت کے غیر وقت افضل ہے پھر اس وقت میں کیوں پڑھتے ہیں اونٹوں کے بچوں کے پاؤں گرمی سے جلنے لگیں الحدیث سال تقریباً ڈیڑھ پہر دن چڑھے ہوتا ہے اونٹوں کے بچوں کے پاؤں بسبب نرم ہونے کے شدت گرمی دوپہر کی سے پہلے ہی جلنے لگ جاتے ہیں صلوۃ الاوابین یعنی نماز اللہ کیطرف رجوع کرنے والوں کی ۱۲ اشرح از مظہر وغیرہ

أَوْ سُنَّةً رَاتِبَةً أَوْ غَيْرَهَا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

یا سنت مؤکدہ یا اسکے سوا پڑھے۔ ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو جبتک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے تب تک نہ بیٹھے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر رضؓ سے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم

وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کے پاس آیا اور آپ اُس وقت مسجد میں تھے آپنے فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ لے متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي اسْتِحْبَابِ

باب اکیسو پچھبیسواں وضو کے بعد دو رکعت

رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

پڑھنے کے استحباب میں۔ روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ

اللہ علیہ وسلم نے بلال رضؓ کو فرمایا ہے بلال مجھے بتلاؤ وہ عمل جو تو نے اسلام میں کیا ہے جس پر تجھے بہت امید ہو

فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا

کیونکہ تیری جوتیوں کی آواز جنت میں اپنے آگے سنی ہے۔ بلال رضؓ نے عرض کی کہ میرے نزدیک

أَرْجَى عِنْدِي مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا

جس عمل پر مجھے بہت امید ہے یہ ہے کہ رات دن میں جب وضو کیا ہے

صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ

تو اسکے ساتھ جس قدر نماز میرے لیئے مقدر تھی ضرور پڑھی ہے۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ

الْبُخَارِيِّ الدَّفُّ بِالْفَاءِ صَوْتُ النَّعْلِ وَحَرَكَتُهُ عَلَى الْأَرْضِ

بخاری کا ہے۔ دف ساتھ فاء کے جوتی کی آواز اور حرکت اسکی کو کہتے ہیں۔ ۱۲

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ يَوْمِ

باب ایسو ستائیسواں جمعہ کی فضیلت اور اسکے

الْجُمُعَةِ وَوُجُوبِهَا وَالِاغْتِسَالِ لَهَا وَالطِّيبِ وَالتَّبْكِيرِ إِلَيْهَا وَالدُّعَاءِ

واجب ہونے اور اسکے لیے غسل کرنے اور خوشبو لگانے اور جمعہ کی نماز کے لیے اول وقت جانے اور جمعہ کے دن میں دعا

يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ وَبَيَانِ سَاعَةِ

بلکنے اور رسول اللہ صلعم پر درود بھیجنے اور قبولیت کی ساعت

الْاِجَابَةِ وَاسْتِحْبَابِ اِكْثَارِ ذِكْرِ اللّٰهِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور جمعہ کے بعد اللہ تم کا ذکر بہت کرنیکے استحباب کے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

کہ جب جمعہ کی نماز ادا کی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ۔ اور چاہو فضل اللہ کے سے

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اور اللہ تم کو بہت یاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ افضل دن جسپر آفتاب نکلا۔

يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا رَوَاهُ

جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم پیدا ہوئے اور اسی دن بہشت میں داخل کئے گئے اور اسی دن بہشت سے نکالے گئے۔ روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ

مسلم نے۔ وہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جسنے

فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ

اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جمعہ کو آیا پھر خطبہ سنا اور چپکا بیٹھا رہا تو اسکے گناہ بخشے گئے۔ اس وقت سے پچھلے

الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَّسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جمعہ تک اور تین دن اور بھی زیادہ اور جو خطبہ کے وقت کنکریاں ٹالا کیا تو اسنے بیہودہ کام کیا۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ

اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ

اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَ

دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے جب کہ کبیرہ گناہوں سے

الْكَبَائِرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمَا سَمِعَا

بچا جائے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ اور ابن عمر رضہ دونوں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ

رسول اللہ صلعم کو منبر پر فرماتے سنا کہ ضرور باز رہیں گے لوگ

عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

چھوڑنے سے نہیں تو خدا انکے دلوں پر مہر کر دے گا۔ پھر بیشک وہ لوگ غافلوں میں ہو جائینگے۔ روایت کی یہ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسلم نے۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ

فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کو جائے تو غسل کرلیا کرے۔ متفق علیہ۔ اور ابو سعید خدری

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ

رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جمعہ کو نہانا

عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ الْمُرَادُ بِالْمُحْتَلِمِ الْبَالِغُ وَالْمُرَادُ بِالْوُجُوْبِ وُجُوْبُ اخْتِيَارٍ كَقَوْلِهِ

ہر بالغ آدمی پر واجب ہے متفق علیہ۔ مراد محتلم سے بالغ ہے۔ اور مراد وجوب سے وجوب اختیاری ہے۔ جیسا

اَلرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ حَقُّكَ وَاجِبٌ عَلَيَّ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کوئی کہے اپنے رفیق کو کہ تیرا حق مجھ پر واجب ہے واللہ اعلم۔ اور سمرہ رضہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ

کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا پس سنت کا طریقہ پکڑا اور بہت اچھا ہے۔

وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

اور جو شخص غسل کرے تو غسل افضل ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث

حَسَنٌ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حسن ہے۔ اور سلمان رضہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ

وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہاوے اور جس قدر طاقت ہو پاکی حاصل کرے۔ اور تیل

مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ

لگاوے۔ اپنے گھر سے خوشبو لگاوے پھر مسجد کی طرف نکلے۔ اور دو آدمیوں میں جدائی نہ ڈالے پھر

يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ

نماز پڑھے جو اسکے لیئے مقدر ہو پھر جب امام کلام کرنے تو چپ رہے تو اسکے جو گناہ درمیان اس جمعہ اور جمعہ دوسرے

الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

کے ہوں بخشے جاتے ہیں۔ روایت کی یہ بخاری نے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

جھوڑنے سے دور پڑا ہوا ہے کہ یہ لفظ بعضوں میں منکلمین نے اختلاف کیا ہے بعضی کہتے ہیں کہ لطف اور بھلائی کے اسباب اسکو میسر نہیں ہوتے اور اکثر کا یہ قول ہے کہ اون کے دلوں میں کفر پیدا کر دیتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں ایک نشان کر دیتا ہے کہ فرشتے اس نشان سے اچھے برے کو پہچانتے لگ جاتے ہیں۔ منہ

یعنے چھائی اور پڑ جائی ختم سے آسان ہے اور ختم اقفال سے آسان ہے اقفال سب سے زیادہ سخت ہے اعاذنا اللہ منہا کہا اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ فرض ہے یوں قدر ضروری کے ترک کرنا ہر گز درست نہیں اور نہ غیر خطبہ کے لئے بنانا سنت ہے شرح اتقن دون وت قائلین کسی کلام کو خود اپنے نفس پر لازم کرنا ۱۲

یعنی جمعہ کے غسل کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا

صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن مثل غسل جنابت کے غسل کیا پھر گیا تو گویا اس نے

قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ

اونٹ قربانی کیا اور جو شخص اس سے پیچھے دوسری گھڑی میں گیا اس نے گویا گائے قربانی کی اور جو

فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ

تیسری گھڑی میں گیا اس نے گویا دنبہ قربانی کیا۔ اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے گویا

فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا

مرغی اللہ کی راہ میں صدقہ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا۔ اس نے گویا انڈا صدقہ کیا۔ پس جب امام خطبہ

خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ غُسْلَ الْجَنَابَةِ

کو نکلا فرشتے آحاضر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر سنتے ہیں۔ متفق علیہ۔ قولہ غسل الجنابۃ یعنی یہ ہیں کہ ایسی صفت کو

أَيْ غُسْلًا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ فِي الصِّفَةِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ

غسل کرے جیسے جنابت کا غسل ہوتا ہے۔ ف اور انھیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا

الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى

اور فرمایا کہ اس دن میں ایک ساعت ہے کہ نہیں موافق ہوتا اس سے بندہ مسلمان کہ نماز پڑھ رہا ہو اللہ تعالیٰ سے سوال کرے

إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي

مگر اللہ تعالیٰ اسکو وہ سوال عطا کرتا ہے ف اور اپنے ہاتھ سے اس ساعت کے تھوڑی ہونے کا اشارہ کیا متفق علیہ ف اور روایت ہے ابو بردہ بن ابی

مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

موسیٰ اشعری رضہ سے کہا اسنے کہ عبداللہ بن عمر رضہ نے مجھے کہا

عَنْهُمَا أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ

کیا تو نے اپنے باپ کو جمعہ کی ساعت کی شان میں رسول اللہ صلعم سے

سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حدیث کرتے سنا ہے۔ ابو بردہ رضہ کہتے ہیں میں نے کہا ان میں نے اس سے سنا کہ کہتا تھا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ يَقُولُ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وسلم فرماتے تھے کہ وہ ساعت امام کے خطبہ پڑھنے کو بیٹھنے سے اسکے نماز سے فارغ ہونے تک ہے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور اوس بن اوس رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا کہ رسول اللہ نے صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے افضل دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر درود بہت بھیجا کرو۔

فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۲

کہ بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي اسْتِحْبَابِ

باب اکیسو اٹھائیسوان کسی نعمت ظاہر کے

سُجُوْدِ الشُّكْرِ عِنْدَ حُصُوْلِ نِعْمَةٍ ظَاهِرَةٍ اَوْ اِنْدِفَاعِ بَلِيَّةٍ ظَاهِرَةٍ عَنْ

حاصل ہونیکے وقت یا کسی ظاہر مصیبت کے دور ہونیکے وقت سجدہ شکر کا کرنیکے استحباب کے بیان میں

سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضہ سے کہا اُس نے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِّنْ غَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ

کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو چلے جب ہم غزوہ راء کے قریب پہنچے تو آپ سواری سے اُترے

رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ

دونوں ہاتھ اٹھا کر ایک ساعت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے پھر سجدہ میں گر پڑے اور بہت دیر سجدہ میں پڑے رہے پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور

يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا قَالَ اِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ وَشَفَعْتُ

دونوں ہاتھ اٹھا کر کچھ ساعت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے پھر سجدہ میں گر پڑے یہ کام آپنے تین بار کیا پھر فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی امت کیلئے

لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ ثُلُثَ اُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ

سفارش کی اور شفاعت کی پس اللہ نے مجھے امت کی تہائی عطا کی میں نے اپنے رب کو شکر کا سجدہ کیا پھر میں نے اپنا سر اٹھا کر

فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ الثُّلُثَ الثَّانِيَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ

اپنی امت کیلئے اپنے رب سے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے امت کی تہائی عطا کی پھر میں نے اپنے رب کو شکر کا سجدہ کیا پھر میں نے اپنا

رَاْسِيْ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ الثُّلُثَ الْاٰخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ

سر اٹھایا اور اپنی امت کے لئے اپنے رب سے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے باقی تہائی بھی عطا فرمائی میں نے پھر اپنے رب کو

شُكْرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ✣ ✣

شکر کا سجدہ کیا۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب نیسو اٹھائیسوان رات کی نماز کی فضیلت کے بیان میں

ف۱ امام احمد رحمۃ نے مسند میں ابو بکرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کی خبر پر شکر کا سجدہ کیا کرتے تھے اور ابن ماجہ نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کو ایک کام کی بشارت دی گئی آپ سجدہ میں گر پڑے ۱۲ وذہبی نے روایت کی ہے کہ علی رضہ نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمدان کی مسلمان ہو جانے کی خبر لکھی تو آپ سجدہ میں گر پڑے پھر سر اٹھایا اور فرمایا ہمدان پر سلام ہو ہمدان پر سلام ہو اور کعب بن مالک کی جب توبہ قبول ہوئی تو اس نے سجدہ کیا ۱۲ اور یہ قصہ پہلے گذر چکا ہے اور علی رضہ نے جب خارجیوں کے مقتولوں میں ذوالثدیہ کو پایا تو آپنے دیکھ کر سجدہ کیا ۱۲ اور ابو بکرہ رضہ نے جب بنی عنبر کے صدقے کے اونٹ ہونے کی خبر سنی تو سجدہ کیا ۱۲ شرح

ف۲ یعنے سجدہ کا بیان ہے ۱۲

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا
اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور کچھ رات سے جاگتا رہ اس میں یہ بڑھتی ہے تجھکو شاید کہ کھڑا کرے تجھکو تیرا رب
مَّحْمُوْدًا ۝ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی تَتَجَافٰی جُنُوْبُہُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ
تعریف کے مقام میں ۝ اور فرمایا الگ رہتی ہیں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے پکارتے ہیں اپنے رب کو
خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰہُمْ یُنْفِقُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ
ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔ اور فرمایا وہ تھے رات کو تھوڑا
مَا یَہْجَعُوْنَ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
سوتے۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ
وَسَلَّمَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاہُ فَقُلْتُ لِمَ تَصْنَعُ ہٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وسلم رات کو نماز میں اتنا کھڑے ہوتے کہ آپکے دونوں قدم سوج جاتے کہا میں نے کہ اے یا رسول اللہ آپ یہ کیوں کرتے ہو
وَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا
حالانکہ آپکے پہلے اور پچھلے گناہ سب بخشے گئے ہیں۔ آپنے فرمایا کیا میں بندہ شکر گذار نہ ہوں ف
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ نَحْوُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
متفق علیہ اور مغیرہ رضہ سے بھی یہ مضمون مروی ہے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے علی رضہ سے
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَقَہٗ وَفَاطِمَۃَ لَیْلًا فَقَالَ اَلَا تُصَلِّیَانِ مُتَّفَقٌ
کہ نبی صلعم آئے اور فاطمہ رضہ کے پاس رات کو تشریف لائے اور فرمایا کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے۔ متفق
عَلَیْہِ طَرَقَہٗ اَتَاہُ لَیْلًا وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ
علیہ۔ طرقہ رات کو آئے۔ اور سالم بن عبداللہ ابن عمر بن خطاب رضہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔
اللّٰہُ عَنْہُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰہِ لَوْ
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے اگر
کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ سَالِمٌ فَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا یَنَامُ مِنَ
رات کو نماز بھی پڑھتا۔ سالم کہتا ہے۔ کہ اس سے پیچھے عبداللہ رات کو تھوڑا ہی
اللَّیْلِ اِلَّا قَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ
سویا کرتا تھا۔ متفق علیہ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضہ سے
عَنْہُمَا قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَکُنْ مِّثْلَ
اُسنے کہا کہ فرمایا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے عبداللہ نہ ہو مانند

ف۱ کیا نہ ہوں میں الخ یعنی اللہ نے جو میرے گناہ معاف کردئے تو کیا میں مشقت عبادت کی چھوڑ دوں بلکہ اس مغفرت کی نعمت کے شکریہ میں مجھے عبادت کرنا چاہیئے

ف۲ اے عبداللہ مت ہو الخ مطلب یہ ہے کہ وہ زیادہ محنت کرنے لگا تو اس سے نرمی اور آسانی سے کچھ اور نیکیاں کرسکے

ف۳ بشرطیکہ توبہ کرے

ف۴ مقام محمود وہ مقام ہے جس کی اگلے اور پچھلے سب تعریف کرینگے اور یہ مکہ مرتبہ ہی قیامت میں جو خداوند کریم کی بارگاہ سے ہمارے پیغمبر کو عنایت ہوگا اسپر اگلے اور پچھلے سب رشک کرینگے۔ اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ مقام محمود شفاعت کا مقام ہے اگلے ہمارے پیغمبر اللہ

بس بلا اذن سے ڈر کر شفاعت کی جرأت کریں گے اور ہمارے پیغمبر لوگوں کی پریشانی پر رحم فرما کے شفاعت کے لئے اٹھ کھڑے ہونگے ۱۲

فَإِنْ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

فلانے شخص کے بارے۔ قیام کرتا رات کو پس چھوڑ دیا قیام رات کا متفق علیہ۔ اور ابن مسعود

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى

رضہ سے روایت ہے کہ کہا نبی صلعم کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو رات بھر سویا رہا یہانتک

أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ مُتَّفَقٌ

کہ صبح ہوگئی۔ آپنے فرمایا کہ شیطان نے اُسکے کانوں میں پیشاب کردیا ہے۔ ف متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ

فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اُسکے سر کے پچھلی طرف تین گرہیں

عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ

دیتا ہے ہر گرہ میں کہتا ہے۔ ابھی تجھ پر رات بڑی ہے سوتا رہ۔ اگر جاگ پڑا اور اللہ کا ذکر کیا تو

فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا

ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر اُسنے وضو کیا تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھی تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں تو صبح کو خوش

طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَافِيَةُ الرَّأْسِ

دل اُٹھتا ہے ورنہ صبح کو سست بدنفس خالا اُٹھتا ہے۔ متفق علیہ۔ قافیۃ الراس کا معنے آخر سر کا

أَخْرَجَهُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عبداللہ بن سلام رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے

قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَ

فرمایا اے لوگو جاری کرو سلام کو اور پھیلاؤ اُسکو آپس میں اور کھانا کھلاؤ اور جب لوگ رات کو سوتے ہوں

النَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

تو تم نماز پڑھا کرو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ گے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

صَحِيحٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

صحیح ہے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے

وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ

فرمایا کہ رمضان کے بعد محرم کے روزے افضل ہیں اور نماز

ف

یہ شخص ہے کہ پیشاب کرتا ہے شیطان اُسکے کان میں بھی اپنی حقیقت معلوم ہے ہم اسکی بھی تاویل نہیں کرتے کیونکہ شیطان کھاتا ہے پیتا ہے تو پیشاب بھی کرتا ہوگا ۱۲ ف ۲ مراد گرہ لگانے سے گرہ سستی کی ہے یعنے شیطان اُسکو کاہلت و سستی میں گرفتار کردیتا ہے بعضے کہتے ہیں یہ [illegible] لگاتا ہے جب [illegible] سحر کیونکر تب کس پر کرکے لگایا کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں یہ مجاز ہے اور مراد شیطان کا سوکنا ہے ذکر اور نماز سے اس حدیث کی ظاہر معنے مفہوم ہوتا ہے کہ جو شخص ذکر اور نماز اور وضو تینوں کو جمع نہ کرے وہ خبیث النفس کاہل اُٹھتا ہے ۱۲ شرح ملخصا

بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

فریضہ کے بعد رات کو نماز پڑھنی افضل ہے ف۱ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ اور جب تجھے صبح ہو جانے کا خوف ہو

الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو ایک رکعت ملا کر وتر کر لے۔ متفق علیہ ف۲ اور اُسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و

وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ

سلم رات کو دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے، اور ایک رکعت ملا کر وتر کر لیتے۔ متفق علیہ۔ اور انس رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ

روایت ہے کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم مہینے میں افطار کرتے

حَتّٰى نَظُنَّ اَنَّهٗ لَا يَصُوْمُ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنَّهٗ لَا يُفْطِرُ مِنْهُ شَيْئًا

یہاں تک کہ ظن کیا جاتا کہ آپ اس مہینے میں روزہ نہ رکھینگے اور روزہ رکھتے یہاں تک کہ ظن کیا جاتا کہ آپ اس مہینے میں کسی دن روزہ نہ چھوڑینگے

وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ

اور تھے کہ اگر تو آپکو رات میں نماز پڑھتے دیکھنا چاہے تو آپکو نماز پڑھتے ہی دیکھتا۔ اور اگر تو آپکو سوتا ہوا دیکھنا چاہتا تو آپکو ایسا ہی دیکھتا سوائے اس کے

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بخاری نے۔ اور عائشہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم

كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِيْ فِي اللَّيْلِ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ

گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے۔ یعنی رات میں اُنمیں سجدہ اتنا کرتے جتنا تم میں سے کوئی

مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ

پچاس آیت پڑھے پہلے اس سے کہ سر اٹھائے وہ فجر کی نماز سے پہلے

صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلٰوةِ

دو رکعت پڑھتے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے تاکہ نماز کے لئے بلانے والا آجائے۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کی یہ بخاری نے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلعم

يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ

رمضان وغیرہ مہینوں میں تہجد کے نماز گیارہ رکعت ہے زیادہ نہ کیا کرتے تھے چار رکعت پڑھتے اُن کی

ف۱ یعنی تہجد ۱۲

ف۲ یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ اقل وتر کی ایک رکعت ہے۔ اور ایک رکعت بھی نماز صحیح ہے اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ نماز وتر ایک رکعت نہیں اور اکیلی رکعت پڑھنی نماز بھی نہیں اور احادیث صحیحہ اس کے مخالف ہیں ۱۲ شرح ازین احقر ہرگز خلاف حدیث نہیں حدیث کے معانی اٹکے گئے ہیں جیسے ترجمہ میں ظاہر ہے جس پر آئندہ حدیث متفق علیہ دال و میان ان احادیث مجملہ کے ہے ۱۲ مصحح

عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ

خوبی اور درازی سے مت پوچھ پھر چار پڑھتے اُن کی خوبی اور درازی سے مت پوچھ پھر

يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ

تین رکعت پڑھتے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں فرمایا اے عائشہ رضؓ

إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا متفق علیہ ۱۲ اور اُسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ

علیہ وسلم پہلی رات سو جایا کرتے تھے اور پچھلی رات اُٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے متفق علیہ ۔ اور روایت ہے ابن

ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً

مسعود رضؓ سے کہا میں نے ایک رات نبی صلعم کے ساتھ نماز پڑھی

فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قِيلَ مَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَ

آپ اتنا کھڑے رہے کہ میں نے بُرا ارادہ کیا اسکو کہا گیا کہ تو نے کیا ارادہ کیا تھا اُسنے کہا میں نے ارادہ کیا تھا کہ آپکو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں متفق

أَدَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

علیہ ۔ اور روایت ہے حذیفہ رضؓ سے کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى

علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپنے سورۂ بقرہ شروع کی میں نے خیال کیا کہ سو رکوع کرینگے پھر آپ اسی طرح پڑھتے چلے گئے۔

فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ

میں نے کہا کہ سورۂ بقرہ کو ایک رکعت میں پڑھیں گے پس پڑھتے گئے میں نے کہا اب رکوع کرینگے پھر آپ نے سورت نساء شروع کر دی تو میں نے

فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ

پڑھا کر پھر آل عمران شروع کر دی اسکو آہستہ آہستہ پڑھتے گئے جب کسی آیت تسبیح پر آتے

سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ

تو سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پر آتے تعوذ کرتے پھر رکوع کیا پس سبحان

رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

ربی العظیم کہنا شروع کیا پس آپکا رکوع قیام کی مثل تھا پھر سمع اللہ لمن حمدہ

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ

ربنا لک الحمد کہا پھر رکوع کے قریب دیر تک کھڑے رہے پھر آپنے سجدہ کیا پس سبحان ربی

الْاَعْلٰی فَکَانَ سُجُوْدُہٗ قَرِیْبًا مِّنْ قِیَامِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰہُ

الاعلیٰ کہنا شروع کیا اور آپکا سجدہ قیام کے نزدیک تھا۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے جابر رضہ سے

عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ

کہا کہ رسول اللہ صلعم سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے آپنے فرمایا

طُوْلُ الْقُنُوْتِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اَلْمُرَادُ بِالْقُنُوْتِ الْقِیَامُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ

دیر قیام والی۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ ف قنوت سے مراد قیام ہے۔ اور عبد اللہ بن

عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ سلام نے فرمایا

اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ

کہ بہت پیاری نماز اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ اور بہت پیارے روزے اللہ تعالیٰ کو داؤد کے روزے ہیں۔

وَکَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ

تھے داؤد علیہ السلام آدھی رات سویا کرتے اور تہائی رات کی عبادت کرتے اور چھٹا حصہ سوتے اور ایکدن روزہ رکھتے اور ایکدن افطار

یَوْمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

کرتے۔ متفق علیہ اور روایت ہے جابر رضہ سے کہا کہ میں سنتا تھا کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَۃً لَا یُوَافِقُھَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ

فرماتے تھے کہ رات میں ایک ساعت ایسی ہے کہ مرد مسلمان اس ساعت میں

یَسْاَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی خَیْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

ہر رات میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی نہیں مانگتا مگر اللہ تعالیٰ اُسکو وہ سوال ضرور عطا کرتا ہے۔

اِیَّاہُ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ

اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنَ اللَّیْلِ فَلْیَفْتَتِحِ الصَّلٰوۃَ

نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو چاہئے کہ

بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ

پہلے دو رکعت خفیف پڑھا کرے روایت کی یہ مسلم نے ف اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَہٗ

کہ رسول اللہ صلعم جب رات کو اٹھتے تو پہلے

بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ

دو رکعت خفیف پڑھکر نماز شروع کرتے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب کبھی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلّٰى

رات کی نماز بسبب کسی درد وغیرہ عذر کے رسول اللہ صلعم سے فوت ہو جاتی

مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

تو آپ دن کو بارہ رکعت پڑھ لیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور عمر بن خطاب رضہ سے روایت ہے کہا کہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے وظیفہ سے سو جائے یا اُس کا کچھ

مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ

وظیفہ جو رات کو کیا کرتا تھا۔ رہجاتے پھر فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے تو گویا اُسنے وہ وظیفہ

اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

رات کو پڑھا۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اُس مرد پر جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی عورت کو بھی جگائے

فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ

اگر عورت اُٹھنے سے انکار کرے تو اُسکے منہ پر پانی چھڑک دے۔ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اُس عورت پر جو رات کو اُٹھکر نماز پڑھے۔ اور

أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَبِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

خاوند کو بھی جگادے اگر وہ اُٹھنے سے انکار کرے تو اُسکے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے

وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور ابو ہریرہ اور ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہا دونوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا

سلم نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر کے لوگوں کو رات جگاتا ہے پس وہ دونوں ملکر نماز پڑھتے ہیں تو وہ دونوں اُن

فِي الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَبِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ عَائِشَةَ

لوگوں میں لکھے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کرتے ہیں۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور عائشہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ

رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھ جائے

ف۱ پڑھتے اول دن بارہ رکعتیں اس سے معلوم ہوا کہ اوراد اور وظائف کی احتیاط ضروری ہے کہا امام نووی نے اور معلوم ہوا کہ وتر کی قضا نہیں ہے ۱۲ ف۲ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ ایک عمل کی توفیق دے تو اُسکو چاہیئے کہ ہمیشہ اُس عمل کی ترغیب دیا کرے۔ اور بے تکلفی کی جگہ نوافل پر بیٹھکر پڑھنا بھی جائز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبب اسکے کہ اُمت پر کمال عطوفت و مہربانی تھی اسلیئے ان کیلئے دعا کرکے اُنکو اس عمل کی ترغیب فرمائی ہے ۱۲ ش از ط وغیرہ ف۳ یعنی پانی نزدیک کو رات کو

فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لعلہ

تو اسکو چاہیئے سو جائے یہانتک کہ اس سے نیند دور ہو جائے کیونکہ تم میں سے کوئی اونگھتا ہوا نماز پڑھے تو شاید وہ

یذھب فیستغفر فیسب نفسہ متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ رضی

بخشش مانگنے کی جگہ اپنے اوپر گالیاں دینی شروع کر دے متفق علیہ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من

کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی رات کو اٹھے

اللیل فاستعجم القرآن علی لسانہ فلم یدر ما یقول فلیضطجع رواہ مسلم

پس قرآن اسکی زبان پر بھاری ہو جاوے پس جو زبان سے بولتا ہو وہ سمجھ نہ سکے تو اسکو چاہیے کہ لیٹ رہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

الباب الثلاثون بعد المائۃ فی استحباب قیام رمضان

باب ایکسو تیسواں قیام رمضان پڑھنے نماز تراویح کے

وھو التراویح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ

متحباب کے بیان میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان میں از روئے ایمان کے اور ثواب طلب کر کے نماز تراویح پڑھے اسکے پہلے گناہ

ذنبہ متفق علیہ وعنہ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلے

بخشے جاتے ہیں۔ متفق علیہ اور اسی راوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم فیہ

اللہ علیہ وسلم نے قیام رمضان کی لوگوں کو ترغیب دیا کرتے تھے۔ بدون اسکے کہ ان کو وجوب کا امر کریں

بعزیمۃ فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ مسلم

فرمایا کرتے کہ جو شخص از روئے ایمان اور طلب ثواب کے نماز تراویح پڑھے اسکے پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے

الباب الحادی والثلاثون بعد المائۃ فی فضل قیام لیلۃ

باب اکیسواں اکیسو ان لیلۃ القدر کے قیام کی فضیلت میں

القدر وبیان ارجی لیالیھا قال اللہ تعالی انا انزلناہ فی لیلۃ

اور اس بیان میں کہ لیلۃ القدر کی امید کونسی رات میں زیادہ ہے۔ فرمایا اللہ تعالی نے ہمنے اسکو لیلۃ

القدر الی آخر السورۃ وقال تعالی انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ

القدر میں نازل کیا ہے آخر تک۔ اور فرمایا ہے ہمنے اسکو رات مبارک میں نازل کیا ہے۔

الآیات وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

الخ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا

من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ متفق علیہ

کہ جو شخص از رادے ایمان اور طلب ثواب کے لیلۃ القدر میں نماز پڑھے اُسکے پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ متفق علیہ

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ

اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ نبی صلعم

علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ

کے یاروں میں سے بعضوں کو لیلۃ القدر رمضان کی پچھلی سات راتوں میں خواب میں دکھلائی گئی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان

صلعم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب پچھلی سات راتوں میں موافق پڑ گئے ہیں۔ پس جو

متحریھا فلیتحرھا فی السبع الاواخر متفق علیہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا

شب قدر تلاش کرنے والا ہو پچھلی سات راتوں میں اُس کی تلاش کرے متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر الاواخر من رمضان

کہا کہ رسول اللہ صلعم رمضان کی پچھلی دس رات میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔

ویقول تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان متفق علیہ

اور فرماتے کہ رمضان کی پچھلی دس رات میں شب قدر تلاش کیا کرو۔ متفق علیہ

وعنہا رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ

اور اُسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

القدر فی العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاری وعنہا

کہ رمضان کے پچھلی دس رات میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور اُنہی سے روایت ہے

قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر الاواخر

کہ جب رمضان کا پچھلا عشرہ آتا۔ تو رسول اللہ صلعم

من رمضان احیی اللیل وایقظ اھلہ وجد وشد المیزر متفق علیہ

رات کو زندہ کرتے تھے اور اپنے گھر کے لوگوں کو جگاتے اور عبادت میں کوشش کرتے اور تہہ بند مضبوط باندھتے متفق علیہ

وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتہد فی رمضان

اور اُسی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم رمضان میں جتنی کوشش کیا کرتے تھے

ف شب قدر کو حضرتؐ کے اصحاب نے خواب میں دیکھا کسی نے تیسویں کسی نے پچیسویں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان کی پچھلی طاق راتوں میں شب قدر ضرور ہے جس کو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتوں میں بیدار رہے۔ اور عبادت کرے اُن میں سے کوئی تو پاوے گی ۱۱ ات ۲

یعنی عبادت سے ۱۲

۳ تہہ بند مضبوط باندھتے یعنی عورتوں سے کنارہ کرتے یا عبادت میں کوشش کرتے ۱۲

۴ تو دس راتوں میں الخ اور راتوں میں نہ پایا ہے کہ پچھلے دس کے طاق راتوں میں تلاش کرو۔ یعنے پچیس اور تیئیس و ستائیس اور انتیس میں ۱۲ ۱۲

مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ وَفِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جو رمضان کے سوا دوسرے مہینوں میں نہیں کرتے تھے اور رمضان کے پچھلے عشروں میں اپنی کوشش کرتے کہ اور دنوں میں نہیں کرتے تھے ۱۲ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ

اور انہیں سے روایت ہے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ فرمائیے اگر مجھے معلوم ہو جائے

لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ

کہ لیلۃ القدر کونسی رات ہے تو میں اُس میں کیا دعا مانگوں آپ نے فرمایا مانگ اے اللہ تو بخشنے والا ہے تو بخشنے کو دوست رکھتا ہے

عَنِّي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مجھے بخش دے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ وَ

باب ایکسو تینتیسواں مسواک کرنے کی فضیلت میں اور فطرت کی

خِصَالِ الْفِطْرَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

خصلتوں کے بیان میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ

علیہ وسلم نے اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو میں اُن کو واجب کر کے مسواک کا حکم دیتا ۱۳

مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

متفق علیہ ۱۴ اور حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

رسول اللہ صلعم جب نیند سے اُٹھتے تو اپنا مونہہ مسواک کے ساتھ ملتے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الشَّوْصُ الدَّلْكُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ

متفق علیہ ۱۵ شوص کے معنے ملنے کے ہے اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ ہم

لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ

رسول اللہ صلعم کے واسطے مسواک اور وضو کا پانی طیار کر کے رکھا کرتے تھے۔ پس اللہ تو آپکو جتنی رات سے چاہتا جگا دیتا

فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور انس رضہ سے روایت ہے کہا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ میں نے تمکو مسواک کرنیکے باب میں بہت تاکید کی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے ۱۶ اور روایت ہے۔

---

۱۲ یعنی بندگی میں

۱۳ فطرت یعنی انبیاء علیہم السلام کی سنت یا دین

۱۴ یعنی پنجگانہ نماز میں

۱۵ مسواک کرنا سنت ہے بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعی رح کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہے مسواک سے وضو ہوتی ہر وضو اور قرأت قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوک کے وقت زیادہ تر منتخب ہے۔ مسواک کرنا دی کرنا کی چاہیے پیلو کی مسواک سب سے بہتر ہے چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لمبی ہو ۱۲ منہ ۱۵ ملنے منہ اپنا کہا شوص کے ملنے نے اس حدیث میں دلیل ہے کہ نیند سے اٹھتے وقت مسواک کرنا مستحب ہے کیونکہ اس وقت منہ کا مزہ بدلا ہوتا ہے ۱۲ (نیل)

شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ

شریح بن ہانی رحمہ سے کہا کہ میں نے عائشہ رضہ کو کہا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ رسول اللہ صلعم جب گھر تشریف لاتے تو پہلے کیا کام کرتے تھے۔ اس نے کہا مسواک کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اور ابو موسےٰ اشعری رضہ سے روایت ہے کہا کہ میں رسول اللہ صلعم سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ

اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُسوقت مسواک کا کنارہ آپکی زبان پر تھا۔ متفق علیہ۔ اور یہ مسلم کا لفظ ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ

اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا مسواک

مُطَهِّرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ بِأَسَانِيدَ

منہ کو پاک کرنیوالی رب کو خوش کرنے والی ہے۔ روایت کی یہ نسائی نے اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں سیکھ

صَحِيحَةٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسنادوں سے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَتَقْلِيمُ

فرمایا کہ آدمی کی پیدائشی چیزیں پانچ ہیں ختنہ کرنا اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنا اور ناخن

الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الِاسْتِحْدَادُ حَلْقُ الْعَانَةِ

کاٹنا۔ اور بغلوں کے بال اکھاڑنا اور مونچھیں کترنا متفق علیہ۔ الاستحداد حلق کرنا حاد کا

وَهُوَ حَلْقُ الشَّعْرِ الَّذِي حَوْلَ الْفَرْجِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

اور وہ مونڈنا اون بالوں کا جو کہ زیر ناف ہوں۔ اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دس چیزیں بدو الفطرۃ سنت ہیں۔ خوب مونچھیں کترانا اور داڑھی چھوڑنا

وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ

اور مسواک کرنا اور پانی سے ناک صاف کرنا۔ اور ناخن کاٹنا اور انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا اور بغل کے بال

الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ

اکھاڑنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا۔ اور پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔ راوی نے کہا میں دسویں چیز کو بھول گیا۔

وا

یعنی ہر ایک انسان جس میں کہ حیات ہے دو ملین یا کروڑ ان چیزوں کو ایسا پسند کرتا ہے گویا کہ پیدائشی بات ہے تعلیم کی ہمیں کچھ حاجت نہیں اسواسطے کہ اس میں پاکی اور ستھرائی ہے آپ کبھی پانچ ذکر فرمایا اور کبھی دس کا ذکر کیا کبھی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا اور دس والی حدیث آگے آتی ہے ۱۲ منہ مختصراً

وے تاکہ سبیل جم نہ جائے ۱۲

الا ان تکون المضمضۃ قال وکیع ھو احد روایتہ انتقاص الماء یعنی

مگر یہ کہ کلی ہو۔ کہا وکیع نے اور وہ اس حدیث کا ایک راوی ہے انتقاص الماء یعنی

الاستنجاء رواہ مسلم الباء الموحدۃ والجیم وھی عقد الاصابع

استنجا کرنا روایت کیا اسکو مسلم نے باء موحدہ کے اور جیم کے اور وہ جوڑ ہیں انگلیوں کے

واعفاء اللحیۃ معناہ لا یقص منھا شیئا وعن ابن عمر رضی اللہ عنھما

اور اعفاء اللحیہ کا معنے یہ ہے کہ اپنی ڈاڑھی سے کچھ کم نہ کرے۔ اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احفوا الشوارب واعفوا اللحی متفق علیہ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ مونچھوں کو کتراؤ اور داڑھی کے بال بڑھاؤ۔ متفق علیہ

الباب الثالث والثلاثون بعد المائۃ فی تاکید وجوب

باب ایکسو تینتیسواں زکوٰۃ کے وجوب کے تاکید میں

الزکوٰۃ وبیان فضلھا وما یتعلق بھا قال اللہ تعالیٰ واقیموا الصلوٰۃ و

اور فضیلت اور اسکے متعلقات کے بیان میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور نماز قائم کرو۔

اتوا الزکوٰۃ وقال تعالیٰ وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین

اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور فرمایا اُن کو یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ کی عبادت کریں نرمی کرکر اسکے واسطے

حنفاء ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ وذلک دین القیمۃ وقال

بندگی ابراہیمؑ کی رہ کر اور کھڑی کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور یہ راہ ہے مضبوط لوگوں کی اور فرمایا

تعالیٰ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وعن ابن عمر

تو ان کے مالوں سے صدقہ لے کہ تو ان کو اسکے ساتھ پاک کرے۔ اور ابن عمر

رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بنی الاسلام علی

رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسلام کی بنا پانچ ۵ پر

خمس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام

چیز پر ہے اسکی گواہی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے

الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وحج البیت وصوم رمضان متفق علیہ وعن

اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ اور رمضان کے روزے رکھنے متفق علیہ ۲ اور روایت ہے

طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ

طلحہ بن عبید اللہؓ سے کہا کہ ایک آدمی پراگندہ بالوں والا

وا

یعنی محبوب یا واجب نہیں لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز شاید کلی کرنا مراد ہو ۱۲ ف ۲ اور ان پانچ میں حصر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ عبادت قولی ہے۔ اور یہ قولی ہے۔ اور یہ یا ترک کی ہوگی اور یہ روزہ ہے یا فعلی اور یہ یا بدنی ہے جیسے نماز یا مالی ہے جیسے زکوٰۃ یا دونوں سے مرکب ہے جیسے حج ۱۲ شرح ملخصاً

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ

تھے ہم ان میں سے کہ ہم اسکی بھنبھناہٹ آواز سنتے تھے اور اس کی بات نہ سمجھتے تھے۔

حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ

رسول اللہ صلعم کے پاس آ ماتکہ آپکے نزدیک ہوا پس وہ آپ سے اسلام پوچھتا تھا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ رات اور دن میں پانچ نمازیں ہیں اس نے کہا

هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

کیا ان کے سوا بھی مجھ پر کوئی نماز ہے یا نہیں فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھے اور ماوی نے کہا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَوٰةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ

علیہ وسلم نے اسکو زکوٰۃ کا حکم سنایا اس نے گذارش کیا کہا اسکے سوا بھی مجھ پر کچھ ہے آپنے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفلی صدقہ دے پس وہ شخص پیٹھ پھیر کر

وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

اور کہتا جاتا تھا۔ اللہ تو کی قسم ہے میں نہ اس سے زیادہ کروں گا۔ اور نہ کم کروں گا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرَّجُلُ إِنْ صَدَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ

فرمایا مراد پانی اس شخص نے اگر سچ بولتا ہے متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ نبی

عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ رضی کو طرف یمن کی پس فرمایا

ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ

انکو اس بات کی دعوت کر کہ گواہی دیں اس کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اگر انہوں نے تیری اس بات کو مان لیا

فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ

تو انکو خبر کر کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر

هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ

انہوں نے تیری یہ بات مان لی تو ان کو خبر کر کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر صدقہ فرض کیا ہے کہ ان کے

أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

مالداروں سے لیکر ان کے فقیروں کو دیا جائے متفق علیہ اور ابن عمر رضی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا

کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا ہے یہانتک کہ دے۔

أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا

کہ لا الٰہ الا اللہ کہیں اور محمد صلعم اللہ کا رسول ہے۔ اور نماز کو قائم کریں۔ اور زکوٰۃ ادا کریں جب

فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَآءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

انہوں نے یہ کام کیا تو مجھ سے اپنے خون اور مال بچالیے مگر ساتھ حق اسلام کے (یعنے قصاص وغیرہ) متفق علیہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ

وسلم کی وفات ہوئی اور ابو بکر رضہ خلیفہ ہوئے اور عرب کے لوگوں میں سے جتنے کافر ہونا تھا کافر ہوا اس وقت عمر رضہ نے ابو بکر رضہ کو

اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ

کہا کہ تم لوگوں سے کس طرح لڑائی کروگے حالانکہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں امر کیا گیا ہوں۔

أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي

کہ لوگوں سے لڑائی کروں یہانتک کہ کہیں لا الٰہ الا اللہ پس جسنے یہ کلمہ کہا اس نے اپنا

مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ

مال اور جان مجھ سے بچایا مگر ساتھ اسلام کے حق کے اور اسکا حساب اللہ پر ہے۔ ابو بکر رضہ نے کہا بھلے اللہ کی قسم ہے کہ میں

مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا

اس شخص سے ضرور لڑونگا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ مجھے اللہ کی قسم ہے اگر اونٹ کی رسی

كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ قَالَ

جو رسول اللہ صلعم کو دیا کرتے تھے مجھے نہ دینگے۔ تو میں ضرور ان سے لڑونگا۔

عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَّأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ

عمر رضہ نے کہا مجھے اللہ کی قسم ہے کہ کچھ نہ تھا مگر کہ میں جان لیا کہ اللہ نے ابو بکر رضہ کا سینہ

أَبِي بَكْرٍ لِّلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ

لڑائی کرنے کو کھول دیا ہے پس میں سمجھ گیا کہ یہی بات حق ہے متفق علیہ ۔ اور ابو ایوب رضہ سے روایت ہے کہ

عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ

ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ صلعم آپ مجھے ایسا عمل بتلایئے جو مجھے بہشت میں داخل کرے

قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَّتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ

اور دور کرے۔ مجھکو آگ سے آپنے فرمایا اللہ کی عبادت کر اور کسی چیز کو اسکا شریک مت کر اور نماز قائم کر اور زکوٰۃ ادا کر اور برادری کے لوگوں سے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ

اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے آپ ایسا عمل بتلایئے جسکے کرنیسے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔

قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ

آپنے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی بندگی کر اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کر اور نماز قائم کر اور زکوٰۃ مفروضہ ادا کر

وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى

اور رمضان کے روزے رکھ۔ اسنے کہا مجھے اُس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میری جان ہے میں اس سے زیادہ نہ کرونگا جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ

تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص کا جی چاہتا ہے کہ بہشتیوں میں سے ایک آدمی کو

الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

دیکھے تو چاہیئے کہ اسکو دیکھے متفق علیہ۔ اور روایت ہے جریر بن عبداللہ رضؓ سے

قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ

کہا کہ میںنے بیعت کی نبی صلعم سے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے

وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي

رسول اللہ صلعم نے چاندی اور سونے کا کوئی ایسا مالک نہیں جو اُس کا حق ادا نہیں کرتا عہ

مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ

مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو آگ سے پگھلا کر اُس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے۔ پھر دوزخ کی

عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ

آگ میں وہ پتر دہکائے جاوینگے۔ پھر اُن سے مالک کی کروٹ اور ماتھا اور پیٹھ داغے جاوینگے۔ جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے۔

أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ

تو پھر دہکا کر داغی جاوینگے۔ یہ عذاب اُتنے بڑے دن میں ہوتا رہیگا جسکا انداز پچاس ہزار برس کا ہوگا یہاں تک کہ جب بندوں کے درمیان

الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

فیصلہ ہو چکیگا پھر اُسکو اُسکی راہ دکھلائی جاوے گی۔ یا بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف کہا گیا یا رسول اللہ

ف

یعنی جبکہ پتر ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ میں پھر دہکا کر انسے ان کی کروٹیں اور ماتھے اور پیٹھیں نہیں بچے اور یہ عذاب ان کو ہوا کریگا جتنے بڑے ان میں جس کا انداز پچاس ہزار برس کا ہوگا کما ہو مصرح القرآن میں پچاس ہزار برس الخ قیامت کا ہے جب قبروں سے نکلیں اور جب تک دوزخ بہشت

پھر جب مہ یعنے آگ سے پگھلا کر اس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ میں وہ پتر دہکائے جاوینگے گو یا آگ ہونگے ۱۲ مہ یعنی زکوٰۃ نہیں دیتا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

فَالْإِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ

پھر اونٹ آپنے فرمایا اور نہیں کوئی اونٹوں والا کہ اونٹوں میں سے اُنکا حق ادا نہیں کرتا - اور اُنکے حقوق میں سے ہے - ف

وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ وَفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ

پانی پلانے کے دن اگر وہ بنا کر قیامت کیوجہ اُسکو میدان فراخ کیساں میں موٹہ کے نیچے ڈالا جاویگا - اور حالیکہ وہ اونٹ جیسے دنیا میں تھے اُس سے زیادہ موٹے اور تگڑے

فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ

ہوکر سب اُنکے کھروں سے ایک بچہ بھی پیچھے نہ رہیگا اور اپنے مالک کو اپنے پاؤں سے روندینگے - اور مونہہ سے کاٹینگے جب پہلا گذر جاویگا

عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ

تو پچھلا پھر اُسپر پچھلے پاؤں لوٹایا جاویگا اُس دن میں جسکا مقدار پچاس ہزار برس کا ہے تاکہ بندوں کا فیصلہ ہوچکے گا -

فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ

پھر اُسکو راہ دکھلائی جاوے گی یا دوزخ کی طرف یا بہشت کی طرف - کہا گیا یا رسول اللہ پھر گائے ف اور بکری

قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ

آپنے فرمایا اور نہیں کوئی گائے اور بکری والا کہ اُن میں سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا - مگر جب قیامت کا دن ہوگا -

بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا

اُسمیدان فراخ کیساں میں مالک کو موٹہ کے نیچے ڈالکر اُن سبکو حاضر کیا جاویگا وہ نہیں سے کوئی پیچھے نہ رہیگا نہیں کوئی ایسا ہوگا جسکے سینگ نہ ہونگے یا جسکے

عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي

سب سینگوں سے اُسکو ماریں گے اور پاؤں سے اُسکو روندیں گے جب اُسپر پہلا گذر جاویگا تو پچھلا اُسپر لوٹایا جاویگا - اُس دن میں

يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى

جسکا مقدار پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ بندوں کا فیصلہ ہوچکے گا - پس اُسکو اُسکی راہ دکھلائی جائے گی -

الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ

بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف - کہا گیا یا رسول اللہ آپ گھوڑوں کا حال فرمایئے آپنے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک

وِزْرًا وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ

وہ جو آدمی پر بوجھ اور گناہ ہے - اور دوسرا آدمی کے پردہ ہے - اور تیسرا آدمی کے لیے اجر ہے پس وہ گھوڑا کہ واسطے اُسکے سبب گناہ کا ہے سو

رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي لَهُ سِتْرٌ

کہ باندھا اُسکو ریا اور فخر کے لئے اور واسطے دشمنی کے اہل اسلام سے تو یہ گھوڑا اُسپر - بوجھ اور گناہ ہے - اور جو آدمی کے لئے پردہ ہے

فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى فِي ظُهُورِهَا وَلَا فِي رِقَابِهَا

وہ یہ ہے کہ اُسنے گھوڑا فی سبیل اللہ باندھا پھر اللہ تعالےٰ کا حق جو اُسکی پشت اور گردن میں ہے - فراموش نہیں کیا - ف

فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ

یہ گھوڑا اسکے لیے پردہ ہے۔ اور جو آدمی کے لئے اجر ہے۔ وہ یہ ہے کہ آدمی گھوڑا فی سبیل اللہ

الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا

مسلمانوں کی تائید کیلئے چراگاہ یا باغ میں باندھے وہ گھوڑا چراگاہ یا باغ میں سے جو کچھ کھا لیگا۔

كُتِبَتْ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَتْ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا

اُس شخص کے لئے اسکی کھائی ہوئی گھاس کے برابر حسنات لکھے جائینگے اور اسکی لید اور بول کے شمار کے برابر اُسکے لئے

حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ

حسنات لکھے جائینگے اور اگر وہ گھوڑا رسی تڑوا کر ایک میدان یا دو میدان میں پچھلا نگین مارتا ہوا کودے تو اس کے

عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا

قدم اور لید کی شمار کے برابر اسکے لئے حسنات لکھے جائینگے۔ اور اگر مالک اسکو نہر پر سے لیکر گذرے اور اسکو پانی پلانیکا ارادہ نہ ہو مگر

يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ يَا

وہ خود بخود پانی پی لے تو جتنے گھونٹ اس نے پانی پیا ہوگا۔ اسی قدر اسکے لئے حسنات لکھی جائینگی۔ کہا گیا یا

رَسُولَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ

رسول اللہ پھر گدھوں کا کیا حکم ہے آپنے فرمایا گدھوں کے باب میں مجھ پر سوا اس آیت جامعہ کے کچھ نازل نہیں ہوا۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ط

کہ جس نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ دیکھ لیگا۔ اور جسنے ذرہ بھر برائی کی وہ بھی)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ

دیکھ لیگا۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ

باب ایکسو چونتیسواں رمضان کے روزہ کے وجوب

وَبَيَانِ فَضِيْلَتِهِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ وَفِيْهِ أَبْوَابٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا

اور فضیلت اور متعلقات کے بیان میں۔ اور اس میں کئی باب ہیں۔ فرمایا اللہ تعالے نے اے

الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

ایمان والو حکم ہوا ہے تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا تمسے اگلوں پر شاید تم

تَتَّقُوْنَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ

پرہیزگار ہو جاؤ۔ کئی دن ہیں گنتی کے پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں ہو تو گنتی چاہیئے

أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا

اور دنوں سے۔ اور جنکو طاقت ہے تو بدلا چاہیئے ایک فقیر کا کھانا۔ ف پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی

فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي

تو اوسکو بہتر ہے۔ اور روزہ رکھو تو تمہارا بھلا ہے۔ ف اگر تم سمجھ رکھتے ہو ف مہینا رمضان کا وہ جو

أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَن

اوتارا گیا ہے بیچ اوسکے قرآن مجید ہدایت واسطے لوگوں کے اور دلیلیں ہدایت کے سے اور معجزے پس جو کوئی

شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ

حاضر ہو تم میں سے مہینے میں پس چاہیے کہ روزہ رکھے اوسکو اور جو بیمار ہو یا اوپر سفر کے پس گنتی ہے

أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ الآية وَأَمَّا الأَحَادِيثُ فَقَدْ تَقَدَّمَتْ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَهُ

اور دنوں سے۔ آخر تک۔ اور حدیثیں اس مضمون کی اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا

وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے آدمی کے عمل اوسکے لیئے ہیں مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی

أَجْزِي بِهِ ۚ الصِّيَامُ جُنَّةٌ ۚ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا

اوسکا بدہ دوں گا۔ اور روزے سپر ہیں جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو فحش نہ بولے اور نہ

يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ

بیہودہ گوئی میں شور و غوغا کرے اگر کوئی اوسکو برا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے تو اوسکو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ

بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ

کر روزہ دار کے موتھ کی بو اللہ تعالی کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے روزہ دار کو

فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ

دو خوشیاں ہیں اوس کیلئے روزہ کہولتا ہے تو اوسکو بسبب روزہ کہولنے کے خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کریگا تو اوسکو بسبب روزے کے خوشی

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ وَهَذَا لَفْظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَ

متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روایت کے لفظ ہیں اور اوسکی ایک روایت میں ہے کھانا پینا شہوت

شَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ۚ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

میرے لئے چھوڑتا ہے روزہ میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اوسکی جزا دونگا اور نیکی کی جزا دس گنی ہوتی ہے

مسکین کو کھانا کھلانا لازم ف یعنی جو طاقت رکھتے ہیں روزہ رکھنے کی بطاقت کے پیچھے

تھا۔ پھر یہ حکم فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ کے نازل ہونے سے منسوخ ہوگیا اور شیخ فانی کے سوا سب کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا گیا۔ ف۳ قولہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن رمضان کے مہینے میں قرآن نازل ہوا۔ حدیث میں آیا ہے کہ سب کتابیں الہی رمضان میں نازل ہوئی ہیں۔ امام احمد رحمۃ واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابراہیم کے صحیفے رمضان کی پہلی رات نازل ہوئے اور توریت چھٹی رات رمضان میں نازل ہوئی اور انجیل تیرہویں کو اور قرآن چوبیسویں کو اوتارا گیا اور جابر سے مرفوعی ہے کہ زبور بارہویں کو اور انجیل اٹھارہویں کو نازل ہوئیں اور قرآن رمضان میں آسمان میں بیت العزت میں مجموعہ اوتارا گیا پھر

ہے محمد کی جان ہوگی

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ لَهُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آدمی کے سب نیک عمل اوسکے لیے دس گنے سے

إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ

سات سو گنے تک بڑھائی جاتی ہیں، اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اوسکی جزا دونگا۔ اپنی

يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ

شہوت اور کھانا میرے لیے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت ہے۔ اور دوسری ہی

عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَعَنْهُ

رب کی ملاقات کرنے کیوقت ہوگی اور اسکے مُونہہ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک کستوری کی بو سے زیادہ خوشبو دار ہے۔ اور اُسی سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جوڑا دے گا۔

نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ

بہشت کے سب دروازوں سے بلایا جاوے گا۔ اے اللہ کے بندے یہ بہتر ہے۔ جو شخص نمازیوں سے ہوگا۔

دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَ

نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اور جو مجاہدوں سے ہوگا۔ جہاد کے دروازے سے بُلایا جائے گا۔

مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ

جو شخص روزے داروں سے ہوگا۔ باب الریان سے بلایا جائیگا اور

الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَبِي أَنْتَ

صدقہ دینے والوں سے ہوگا صدقہ کے دروازے سے بلایا جائیگا ابوبکر رضہ نے کہا

وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضَرُورَةٍ

اے رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ جو شخص اون دروازوں سے بلایا جائے اوسپر کچھ ضرور نہیں

فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا فَقَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

کوئی ایسا بھی ہوگا جو اُن سب دروازوں سے بُلایا جائیگا آپنے فرمایا ہاں اور میں امید رکھتا ہوں کہ تو اون میں سے ہو۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

متفق علیہ۔ اور روایت ہے سہل بن سعد رضہ سے وہ روایت کرتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ و

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ

سلم سے فرمایا کہ بہشت میں ایک دروازہ ہے اوسکو ریان کہا جاتا ہے قیامت کے دن اوس دروازے سے روزہ دار لوگ بہشت میں داخل ہونگے

ف۱ فوراً یا اچھی بہ میں ہی اُسکا بدلا دونگا یعنے اوسکا بدلا فرشتوں سے نہ دلاؤنگا خود دونگا تو اسے کو خدا نے اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت میں جیسے نماز زکوٰۃ حج میں ریا و خودنمائی کو دخل ہے لیکن روزے میں دخل نہیں کہ اگر روزہ دار ظاہر نہ کرے تو اوسکو کوئی نہیں جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ عبادت میں فرشتے آدمی کے شریک ہیں مگر روزے میں کھانے پینے کا پاس نہیں جسکو روکیں وہ خوشی میں روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہے کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک پیاس کا غلبہ گیا۔ اور خدا سے ملکر روزے کا ثواب پاویگا تو خوش ہوگا

ف۲ جوڑا دیگا یعنے دو اشرفی یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا

اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور اون کا بہشتی ہونا نکلتا ہے ۱۲ ات

ف۳ یعنے جو سب دروازوں سے بلائے جاویں گے

الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّآئِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا

اون کے سوا کوئی دوسرا اُس بہشت میں داخل نہ ہوگا کہا جائیگا۔ روزہ دار کہاں ہیں روزہ دار اُٹھ کھڑے ہونگے۔

يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ

اونکے سوا کوئی دوسرا اُس دروازہ سے بہشت میں نہ جائیگا۔ جب وہ داخل ہو جائینگے تو وہ دروازہ بند کیا جائیگا پھر اُس سے کوئی داخل نہ ہوگا متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

علیہ۔ اور ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ

صلعم نے کوئی بندہ نہیں کہ فی سبیل اللہ ۱؎ روزہ رکھے مگر اللہ تعالیٰ

بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اُسکو دوزخ کی آگ سے ستر سال کی مسافت دور کرتا ہے۔ ۲؎ متفق علیہ اور ابو ہریرہ رضؓ سے

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ

روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ جو شخص ایمان ۳؎ اور گواہی کی امید کرکے رمضان کے روزے رکھے۔

اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اوسکے پہلے گناہ بخشے جائینگے۔ متفق علیہ۔ اور اُسی سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین قید کئے جاتے ہیں۔ ۴؎ متفق علیہ اور

عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا

اوسی سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ رمضان کے ہلال کو دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کے ہلال کو

لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

دیکھ کر افطار کرو اگر تم پر ابر وغیرہ سے ہلال چھپا یا جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ متفق علیہ

هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا

یہ بخاری کی عبارت ہے اور مسلم کی روایت میں ہے اگر تم پر ابر ہو جائے تو تیس دن روزے رکھو

بَابٌ فِي الْجُوْدِ وَفِعْلِ الْمَعْرُوْفِ وَالْاِكْثَارِ مِنَ الْخَيْرِ فِي شَهْرِ

باب رمضان میں بخشش کرنے اور نیک کام کرنے اور نیکی بہت کرنے

۱؎ یعنی جہاد میں ۱۲
۲؎ یعنی جو شخص غزوہ کی مشقت اور روزہ کی مشقت یعنی دونوں مشقتوں کو برداشت کرے اسکو خدا تعالیٰ یہ بخشش کرتا ہے ۱۲ شرح مختصر
۳؎ اعتقاد حقیقت فرضیت سے ۱۲
۴؎ شیاطین قید کئے الخ یعنے بسبب اسکے روزہ رکھنے کے باعث قوت جبلی جو غضب اور شہوت کی جڑ ہے کمزور ہو جاتی ہے اس لیے روزہ دار ان پر اُنکے وسوسے کچھ تاثیر نہیں کرتے یا تاثیر کم کرتے ہیں جو گناہ ہوں تک نہ پہنچ سکیں ۱۲ شرح ازمظ۔ از ع

رَمَضَانَ وَالزِّيَادَةِ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

خصوصًا پچھلے عشرہ میں نیکی بہت کرنیکے بیان میں ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَ

رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور

كَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ

رمضان میں جب جبرئیل ع آپ سے ملاقات کرتا تو بہت سخاوت کیا کرتے اور جبرئیل رمضان میں ہر رات آپ کی

رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

ملاقات کیا کرتا اور آپ سے قرآن کا دور کرتا۔ جب جبرائیل آپ کی ملاقات کرتا۔

يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ

تو آپ ہوا تیز سے بھی زیادہ مال کی سخاوت کیا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔ ف اور عائشہ رضہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَ

روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم جب رمضان کا

الْأَخِرُ مِنْ رَمَضَانَ أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پچھلا عشرہ آتا تو رات کو زندہ کرتے ف اور اپنے گھر والوں کو جگاتے اور تہبند مضبوط کرتے۔ ف متفق علیہ

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقَدُّمِ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ بَعْدَ نِصْفِ شَعْبَانَ

باب شعبان کے نصف کے بعد رمضان سے پہلے روزہ رکھنے سے نہی کے بیان میں

إِلَّا لِمَنْ وَصَلَهُ بِمَا قَبْلَهُ أَوْ وَافَقَ عَادَةً لَّهُ بِأَنْ كَانَ عَادَتُهُ صَوْمَ

مگر اس شخص کو کہ روزہ کو ماقبل سے متصل کردے یا اوسکی عادت کے موافق ہوجائے۔ مثلاً اوسکی عادت تھی

الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَوَافَقَهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

کہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتا تھا یہ دن ان ایام میں آگئے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ

صلعم نے کہ تم میں سے کوئی ایک دن

أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

یا دو دن کا روزہ رمضان سے پہلے نہ رکھے مگر وہ شخص کہ اوسکی عادت اوس دن کے روزہ کی تھی وہ شخص اوس دن کا روزہ رکھ لیا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کرے متفق علیہ۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کرنا ہر وقت بہتر ہے اور رمضان میں اور صلحاء کے اجتماع کے وقت بہت ہی اچھا ہے اور صلحاء اور فضلاء کی زیارت و مجالست کرنی اچھا کام ہے مگر جب اوس کو اوس کی زیارت سے کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے اور رمضان میں قرآن کی تلاوت بہت کرنی چاہیئے اور قرآن وغیرہ علوم شرعی کی مدارست رمضان میں مستحب اور قرآن پڑھنا تسبیح کہنی وغیرہ اذکار کرنیسے افضل ہے ۱۲ شرح اذکن ف ۲ یعنی شب بیداری کرتے ف ۳ یعنی عبادت میں بہت کوشش کرتے یا عورتوں سے کنارہ کرتے ۱۲ ۱۲ ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا

صلعم نے رمضان سے پہلے روزہ مت رکھو۔ چاند کو دیکھ کر رکھا کرو اور دیکھ کر

لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَابَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

چھوڑا کرو اگر چاند میں اور تم میں ابر حائل ہو جائے تو تیس دن پورے کرو۔ روایت کی ہے ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَلْغَيَابَةُ بِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ الغیابۃ ساتھ غین نقطہ والے اور یا دو نقطہ والی کے

مِنْ تَحْتِ الْمُكَرَّرَةِ وَهِيَ السَّحَابَةُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

جو مکرر ہے اور وہ بادل ہے۔ اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِّنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا

رسول اللہ صلعم نے کہ جب شعبان آدھا باقی ہو۔ تو روزہ مت رکھو ۱۲

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَمَّارِ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو الیقظان عمار بن یاسر

بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ

رضؓ سے روایت ہے کہا کہ جو شخص اوس دن روزہ رکھے جس دن کے چاند کے چڑھنے میں شک ہو اسنے ابو القاسم ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

صلعم کی نافرمانی کی۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب اس بیان میں کہ ہلال کے دیکھنے کے وقت کیا کہا جائے

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ رضؓ سے کہ نبی صلعم

كَانَ اِذَا رَاٰى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَ

جب پہلی رات کا چاند دیکھتے تو کہا کرتے اے اللہ اسکو ہم پر امن اور ایمان اور

السَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ هِلَالُ رُشْدٍ وَّخَيْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال میرا اور تیرا مالک اللہ ہے یہہ چاند ہو بہتری کا اور بھلائی کا روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ فَضْلِ السُّحُوْرِ وَتَاْخِيْرِهٖ مَالَمْ يَخْشَ طُلُوْعَ الْفَجْرِ

باب سحری اور اس کے تاخیر کرنے کی فضیلت کے بیان میں جب تک آدمی کو فجر کے طلوع کا خوف نہ ہو ف۱

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ

کہ سحری کھایا کرو کہ سحری میں برکت ہے۔ متفق علیہ۔ ف۲ اور روایت ہے زید بن ثابت رضہ سے

عَنْہُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ

کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم فجر کی نماز کو کھڑے ہو گئے۔

قِیْلَ کَمْ کَانَ بَیْنَھُمَا قَالَ خَمْسُوْنَ اٰیَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ

کہا گیا کہ دونوں کے درمیان کس قدر فرق تھا۔ اوسنے کہا پچاس آیت پڑھنے کے قدر فرق تھا متفق علیہ ف۳ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے

اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَّابْنُ

کہا کہ رسول اللہ صلعم کے دو موذن تھے۔ ایک بلال دوسرا ابن

اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا یُّؤَذِّنُ بِلَیْلٍ

ام مکتوم رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ بلال رات میں اذان کہہ دیتا ہے۔

فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ وَلَمْ یَکُنْ بَیْنَھُمَا اِلَّا اَنْ

تم کھایا پیا کرو تاکہ ابن ام مکتوم اذان کہے ف۴ کہا راوی نے کہ دونوں کی اذان میں اتنا فرق ہوا کرتا تھا۔ ف۵ کہ ایک

یَّنْزِلَ ھٰذَا وَیَرْقٰی ھٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ

اترتا دوسرا چڑھتا۔ متفق علیہ۔ اور عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے

عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اور

وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے ف۶ روایت کی اس کو مسلم نے

بَابُ فَضْلِ تَعْجِیْلِ الْفِطْرِ وَمَا یُفْطَرُ عَلَیْہِ وَمَا یَقُوْلُ بَعْدَ اِفْطَارِہٖ

باب روزہ کھولنے میں جلدی کرنے کی فضیلت اور اس بیان میں کہ کس چیز سے افطار کرنا چاہیے اور افطار کے بعد روزہ دار کیا کہے

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلعم نے

ف۱ یعنی سحری کھانے میں اتنی دیر کرنا کہ فجر کے طلوع ہونے کا خوف ہو جائز ہے

ف۲ برکت یہ ہے کہ سحری کھانے سے روزہ پر قوت ہو جاتی ہے اور اوسوقت عبادت میں استغفار قبول ہوتی ہیں

ف۳ اس سے اشارہ ہے کہ سحری کی تاخیر مستحب ہے

ف۴ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کی نماز فجر کے طلوع سے پہلے بھی جائز ہے اور طلوع فجر تک کھانا پینا جماع کرنا اور نابینا کو اذان کہنا جائز ہے

ف۵ اگر ایک ساتھ پینا ہو تو بلال کا اذان کہنا جائز ہے جیسا ابن ام مکتوم بلال کے ساتھ تھا اگر پینا ساتھ نہ ہو تو نہیں کہ اذان کہنی مکروہ ہے

ف۶ صبح کیلئے دو اذان ایک فجر کے طلوع سے پہلے اور دوسری بھی مستحب ہیں اور موذن کی آواز پر اعتماد کرنا درست ہے اور بڑی مسجد میں دو موذن مقرر کرنے مستحب ہیں عثمان رضہ نے جارودین منذر کے تھے

قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةَ

نے فرمایا ہے کہ لوگ ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہینگے متفق علیہ ف۱ اور روایت ہے ابی عطیہ رضہ سے

قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ

کہا کہ میں اور مسروق عائشہ رضہ کے گھر آئے مسروق نے عائشہ رضہ کو کہا۔

رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوا عَنِ الْخَيْرِ

کہ دو آدمی رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں سے ہیں۔ دونوں نیکی کرنے میں قصور نہیں کرتے

أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ فَقَالَتْ

انمیں سے ایک مغرب کی نماز پڑھنے میں اور روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا مغرب اور افطار میں دیر کرتا ہے عائشہ رضہ کہا

مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مغرب اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے۔ اوسنے کہا عبداللہ ابن مسعود رضہ

فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ

عائشہ رضہ نے کہا رسول اللہ صلعم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے قولہ

لَا يَأْلُوا أَيْ لَا يُقَصِّرُ فِي الْخَيْرِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

لایالوا یعنی قصور نہیں کرتا نیکی کرنے میں۔ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ عِبَادِيَ إِلَيَّ

رسول اللہ صلعم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بندوں میں سے مجھے وہ بندہ بہت پیارا ہے۔

أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ

جو روزے کو سب سے جلدی افطار کرے۔ روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ وعن عمر بن

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

خطاب رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب

أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ

یہاں سے رات چڑھ آوے اور یہاں سے دن پیٹھ دیجاوے اور سورج غروب ہو جاوے تو بیشک روزہ دار نے روزہ

الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ

افطار کر دیا ف۲ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابوابراہیم عبداللہ بن ابی اوفی رضہ سے

عَنْهُ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتْ

کہا ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ سفر میں چلے جاتے تھے۔ اور آپ روزہ دار تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا

ف۱ اس لیے کہ تعجیل افطار میں اظہار عجز پایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے آگے انکسار عجز بہت ہی خوب ہے غروب سورج کے بعد افطار میں جلدی کرنی بہت خوب ہے شرح وغیرہ

ف۲ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی محبت اور بتقاضین جو ناخیر افطار کے وجوب کے قائل ہیں اون کی مخالفت کرنے کے سبب اللہ تعالیٰ کو سب بندوں سے زیادہ محبوب ہیں ۱۲ شرح ازہر ملخصاً ۱۲ منہ یعنی روزہ کے افطار کا وقت آگیا ۱۲ ۱۲

الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ

تو آپنے لوگوں میں سے ایک کو فرمایا کہ اے فلانے اتر اور ہمارے لیئے ستو پانی میں ملا۔ اوسنے کہا یا رسول اللہ

اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ

اگر آپ شام کرلیں تو بہتر ہے آپنے فرمایا اتر کر ہمارے لیئے ستو پانی میں ملا اوسنے عرض کی ابھی دن ہے آپنے فرمایا کہ اتر کر ستو پانی میں ملا

فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا

اوسنے اتر کر انکے لیئے ستو پانی میں ملائے پس رسول اللہ صلعم نے نوش فرمائے پھر آپ نے فرمایا جب

رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ

تم دیکھو کہ یہاں سے رات چڑھ آتی ہے۔ تو روزہ دار کے افطار کرنے کا وقت آگیا۔ اور آپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف

الْمَشْرِقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ اجْدَحْ بِجِيمٍ ثُمَّ دَالٍ ثُمَّ حَاءٍ مُهْمَلَتَيْنِ أَيْ

اشارہ کیا۔ متفق علیہ۔ قولہ اجدح اس کا اجدح ساتھ جیم کے پھر دال دھار مہملتین کے یعنے

اخْلِطِ السَّوِيقَ بِالْمَاءِ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ

ملا ستو کو ساتھ پانی کے۔ اور سلمان بن عامر ضبی صحابی رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو چاہیے کہ

عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

کھجور سے کرے اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ

صلعم نماز سے پہلے خرما تازہ پر افطار کیا کرتے تھے۔ اگر تازہ نہ ہوتے

رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ رَوَاهُ أَبُو

تو خشک خرما پر کرتے اگر یہ بھی نہ ہوتے تو چند چلو پانی کے ہی پی لیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور

دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

بَابُ أَمْرِ الصَّائِمِ بِحِفْظِ لِسَانِهِ وَجَوَارِحِهِ عَنِ الْمُخَالَفَاتِ

باب اس امر کے بیان میں کہ روزہ دار کو اپنی زبان اور اعضا کو مخالفات شرعیہ سے

وَالْمُشَاتَمَةِ وَنَحْوِهَا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور گالی گلوچ وغیرہ بیہودہ گوئی سے روکنا چاہیے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہوا کرے تو فحش نہ بولے۔ اور شور نہ کرے

فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ مَرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْهُ

اگر کوئی اوسکو گالی دے یا اوس سے کوئی لڑائی کرے تو اوسکو دو بار کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں متفق علیہ۔ اور اسی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ

کہا نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا۔ نہ چھوڑے۔

فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

تو اوسکے کھانا پینا چھوڑنے کی اللہ کو کچھ حاجت نہیں۔ ۱۲ روایت کی یہ بخاری نے

بَابٌ فِیْ مَسَائِلَ مِنَ الصَّوْمِ

باب روزہ کے مسائل کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلعم نے فرمایا

اِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ فَاَکَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَآ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

کہ جب تم میں سے کوئی بھولکر کھا پی لے تو اوسکو چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اسکو اللہ تعالے نے کھلا پلا دیا ہے۔

مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ

متفق علیہ۔ اور روایت ہے لقیط بن صبرہ رضہ سے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ

اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ

اللہ مجھے وضو کی خبر دیجئے آپنے فرمایا کہ تو وضو کامل کر اور انگلیوں میں خلال کر اور ناک میں

فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ

پانی ڈالنے میں مبالغہ کر مگر یہ کہ تو روزہ دار ہو ۱۲ روایت کی ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا

حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُدْرِکُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ یَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ

صلعم کو صبح ہو جایا کرتی تھی اور آپ اپنے اہلیہ سے جنابت میں ہوتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے

وا پس نہیں اللہ تعالیٰ کچھ حاجت یعنی روزہ رکھنے سے یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو۔ اور جو بیہودہ باتیں اور فعل کرتا رہا تو کہا نے پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہ ہوئی اگر چہ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بے لطف ۱۲ عف

یعنی روزہ میں مبالغہ کرنا چاہیے ۱۲ عف کہلا پلا دیا ہے یعنے خدا نے اسکی نوبت کی روزہ بھی لگا دیا اور پیٹ بھی بھر سبحان اللہ کیا کریم ہے بھولے چوکے کو نہیں پکڑتا ۱۲ عف پس نہاتے الخ اس سے معلوم ہوا کہ جنب ہو جاوے اور تیمم کے بعد نہا لے روزہ آگا صحیح ہے خواہ فرض ہو خواہ نفل عف اسپر قضا ہے نہ کوئی اور بات ۱۲

متفق علیہ وعن عائشۃ وام سلمۃ رضی اللہ عنہما قالتا کان رسول

متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضہ اور ام سلمہ رضہ سے وہ دونوں نے کہا کہ رسول صلے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح جنبا من غیر حلم ثم یصوم متفق علیہ

اللہ علیہ وسلم صبح کرتے جنابت کی حالت میں بدون احتلام کے پھر روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ ۱۲ متفق علیہ

باب فضل صوم المحرم وشعبان والاشہر الحرم

باب محرم اور شعبان اور حرمت والے مہینوں حرام کے روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد

کہ رمضان کے روزوں کے پیچھے محرم کے روزے افضل ہیں۔ اور نماز

الفریضۃ صلوۃ اللیل رواہ مسلم وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت

فریضہ کے بعد رات کی نماز افضل ہے۔ روایت کی اس کو مسلم نے۔ اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا

لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من شہر اکثر من شعبان فانہ

کہ نبی صلعم شعبان میں سب مہینوں سے زیادہ روزے رکھا کرتے تھے۔ تحقیق آپ

کان یصوم شعبان کلہ وفی روایۃ کان یصوم شعبان الا قلیلا متفق

سارا شعبان روزے رکھتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ شعبان میں روزے رکھتے مگر تھوڑے سے۔ متفق

علیہ وعن مجیبۃ الباھلیۃ عن ابیہا او عمہا انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ ۱۲ اور مجیبہ باہلیہ اپنے باپ یا چچا سے روایت کرتی ہے کہ اوسکا باپ یا چچا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ثم انطلق فاتاہ بعد سنۃ وقد تغیرت حالہ وھیئتہ فقال

علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ پھر واپس چلا گیا۔ برس کے بعد پھر آیا حال آنکہ اوسکا حال اور صورت متغیر ہو گئی تھی۔ اوسنے کہا

یا رسول اللہ اما تعرفنی قال ومن انت قال انا الباھلی الذی جئتک

یا رسول اللہ آپ مجھے پہچانتے نہیں آپ نے فرمایا تو کون ہے۔ اوسنے کہا میں وہی باہلی ہوں جو پچھلے سال

عام الاول قال فما غیرک وقد کنت حسن الھیئۃ قال ما اکلت طعاما

آپکے پاس آیا تھا۔ آپنے فرمایا تو خوش شکل تھا۔ تغیر کیوں ہو گیا۔ اوسنے کہا جس دن سے آپ سے رخصت ہوا ہوں

منذ فارقتک الا بلیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم عذبت

کھانا نہیں کھایا۔ رات کو آپنے فرمایا تو نے اپنے نفس کو

ف۱ یعنی جماع سے جنبی ہوتے اور بلا احتلام حالت میں آپکو صبح ہو جاتی پھر نہاتے اور روزہ بھی رکھ لیتے ۱۲ ۲

ف۲ یعنی تیرہ ۱۳ ۱۴ ۱۵ یعنی شعبان کے تھوڑے دن روزوں سے خالی ہوتے تھے ۱۲

ف۳ دوسری روایت پہلی کی تفسیر ہے یعنے سارے شعبان سے اکثر مراد ہے پہلی حدیث میں آیا ہے کہ محرم کے روزے سب سے افضل ہیں اور پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم شعبان میں بہت روزے رکھا کرتے تھے محرم میں بہت کیوں نہیں رکھتے تھے جواب یہ ہے کہ شاید محرم کے روزہ کی افضلیت آپ کو آخر زندگی میں معلوم ہوئی ہو پھر فرصت نہ ملی ہو گی کہ محرم کے روزے رکھیں یا محرم میں آپ کو کچھ عذر پیش آجاتے ہونگے جس سے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں مثل سفر اور مرض وغیرہما کے ۱۲ شرح

نفسك ثم قال صم شهر الصبر ويوما من كل شهر قال زدني فإن بي قوة

کیوں کہ دیا پھر فرمایا تو رمضان کے مہینہ میں روزے رکھا کر اور ہر مہینہ میں ایکدن روزہ کہدیا کرو اسنے کہا آپ مجھے زیادہ کی اجازت فرمائیے کہ مجھ میں

قال صم يومين قال زدني قال ثلثة أيام قال زدني قال صم من الحرم

فرمایا دو دن روزہ رکھ لیا کرو اسنے کہا مجھے زیادہ کی اجازت فرمائیے فرمایا تین دن روزہ رکھ لیا کرو اسنے کہا مجھے زیادہ کی اجازت فرمائیے آپ نے فرمایا مہینہ

واترك صم من الحرم واترك صم من الحرم واترك وقال بأصابعه الثلث

اور چھوڑ دیا کر مہینوں حرام میں روزہ رکھا کر اور چھوڑ دیا کر مہینوں حرام میں روزہ رکھ اور چھوڑ دیا کر اور اپنے تین انگلی سے تین

الحرم فضمهن ثم أرسلها رواه أبو داود وشهر الصبر رمضان

مہینہ حرام کا اشارہ کیا پھر ان کو ملا لیا پھر کھول دیا۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے۔ شہر الصبر رمضان کو کہتے ہیں۔

باب فضل الصوم وغيره في العشر الأول من ذي الحجة

باب ذی الحجہ کے پہلے دس دن کے روزوں کی فضیلت کے بیان میں۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ما من أيام العمل الصالح فيها أحب إلى الله من هذه الأيام يعني أيام

کہ دنوں میں سے کسی دن بس عمل صالح اللہ تعالیٰ کو ان دنوں میں عمل کرنے سے یعنے عشرہ

العشر قالوا يا رسول الله ولا الجهاد في سبيل الله قال ولا الجهاد في سبيل

ذی الحجہ میں، زیادہ محبوب نہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جہاد فی سبیل اللہ بھی ان دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب نہیں فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی

الله إلا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشيء رواه البخاري

مال لیکر جہاد کو گیا پھر ان میں سے کسی چیز کو واپس نہ لایا۔ روایت کی یہ بخاری نے

باب فضل صوم يوم عرفة وعاشوراء وتاسوعاء

باب عرفہ کے دن اور عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں۔

عن أبي قتادة رضي الله عنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت ہے ابو قتادہ رضہ سے کہا عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عن صوم يوم عرفة فقال يكفر السنة الماضية والباقية رواه مسلم

سلم کو پوچھا گیا آپ نے فرمایا سال گذشتہ اور آئندہ کے گناہوں کا کفارہ کرتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

وعن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صام

اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ رسول اللہ صلعم نے محرم کی دسویں کو خود بھی روزہ رکھا۔

ف۱ یعنے محرم کی دسویں اور تاسوعا یعنے محرم کی نویں دن میں ۱۲

ف۲ یعنی اس دن روزہ رکھنے والے کو دو سال کے صغائر کا کفارہ ہو جاتا ہے اگر صغائر نہ ہوں تو کبائر کی تخفیف کی امید ہے اگر کبائر سے بھی اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے ہو درجات بلند کئے جائینگے شرح ازن

عَاشُورَآءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

دن عاشورہ کے روزہ رکھنے کا حکم لوگوں کو بھی فرمایا۔ متفق علیہ۔ اور ابو قتادہ رضؓ روایت ہے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَآءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ

کہ عاشورے کے دن روزہ رکھنا رسول اللہ صلعم سے پوچھا گیا۔ آپنے فرمایا

السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

پہلی گذشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے روایت کی یہ مسلم اور ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

رسول اللہ صلعم نے کہ اگر میں آیندہ سال تک زندہ رہا تو محرم کی نویں تاریخ کو ضرور روزہ رکھوں گا روایت کی یہ مسلم نے

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ ۲

باب شوال کے چھ روزہ رکھنے کے استحباب کے بیان میں

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو ایوب رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر شوال سے چھ روزہ اوسکے پیچھے رکھے تو صیام الدہر کے مثل ہوگا۔ روایت کی یہ مسلم نے

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

باب پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے استحباب کے بیان میں

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ

روایت ہے ابو قتادہ رضؓ سے کہ پیر کے دن روزہ رکھنے کا رسول اللہ صلعم سے سوال کیا گیا

عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ

آپنے فرمایا اس دن میں میری ولادت ہوئی۔ اور اسی دن میں مبعوث ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل

عَلَيَّ فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

کی گئی روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ

علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے پیر اور جمعرات کو اعمال عرض کئے جاتے ہیں میں دوست رکھتا ہوں کہ میرا

عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِغَيْرِ ذِكْرِ

عمل عرض کیا جائے اور میں روزہ دار ہوں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور روایت کیا اسکو مسلم نے بغیر ذکر

ف

یعنی ایسا ہوگا جیسا کہ ہمیشہ روزہ رکھے ۱۲

ف یعنی یہ ایسا دن ہے جس میں برکات موجود ہوئی ہیں پیر روزہ رکھنے کے لئے اس دن سے افضل اور کونسا دن ہوگا اور اسی دن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور پیر اور جمعرات کو بندوں کے عمل اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کئے جاتے ہیں شرح لمعات اشعۃ وط وغیرہا ۱۲ ۱۲ ۱۲

الصَّوْمِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ذکر صوم کے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو قصد کرکے روزہ رکھا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حدیث حسن ہے

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّالْاَفْضَلُ

باب ہر مہینہ میں تین روزہ رکھنے کے استحباب کے بیان میں

صَوْمُهَا فِيْ اَيَّامِ الْبِيْضِ وَهِيَ الثَّالِثَ عَشَرَ وَالرَّابِعَ عَشَرَ وَالْخَامِسَ عَشَرَ

اور ایام بیض میں وہ روزے افضل ہیں۔ اور ایام بیض تیرہویں چودھویں پندرھویں کو کہتے ہیں۔

وَقِيْلَ الثَّانِيَ عَشَرَ وَالثَّالِثَ عَشَرَ وَالرَّابِعَ عَشَرَ وَالصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ هُوَ الْاَوَّلُ

اور کہا گیا ہے کہ بارہویں تیرہویں چودھویں کو کہتے ہیں مگر صحیح اور مشہور قول پہلا ہی ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ مجھے میرے پیارے رسول اللہ صلعم نے

بِثَلَاثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ

تین کام کی وصیت کی ہے۔ ایک تو ہر مہینہ میں تین دن کے روزہ رکھنے دوسرا دو رکعت ضحیٰ کی نماز پڑھنی تیسرا سونے سے پہلے وتر

اَنَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ

پڑھنے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابو الدرداء رضہ سے کہا کہ مجھے میرے پیارے (رسول اللہ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ اَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ اَوْصَانِيْ بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ

صلعم نے تین چیز کی وصیت کی ہے۔ میں جبتک زندہ ہوں۔ انکو کبھی نہ چھوڑونگا۔ آپنے مجھے ہر مہینہ میں تین

اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَبِاَنْ لَّا اَنَامَ حَتّٰى اُوْتِرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

ان کے روزہ رکھنے اور ضحیٰ کی دو رکعت پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت کی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے وہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

علیہ وسلم نے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنے ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہیں۔ متفق علیہ۔ اور

یہ عبداللہ نہایت عابد مرد تھے اور انہوں نے نکاح کیا شب و روز عبادت میں مشغول رہتے جورو کی خبر نہ لیتے ایک روز عمرو بن عاص عبداللہ کے باپ گھر میں آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہوئے ہے اسکا سبب پوچھا اس عورت نے کہا میرا خاوند میری خبر نہیں لیتا شب و روز عبادت میں مشغول رہتا ہے تو

باپ عبداللہ سے شکایت کی حضرت صلعم سے حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہے نہ اتنی افراط بہتر کہ اور حقوق ضائع ہوں اتنی تفریط اچھی کہ جانوروں کی طرح جماع اور خواب و خور میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے۔ ۱۲

مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ

معاذہ عدویہ رحمہ سے روایت ہے کہ اونے عائشہ رضہ سے پوچھا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَقَالَتْ نَعَمْ

کہ رسول اللہ صلعم ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے ۔ عائشہ رضہ نے کہا ہاں رکھا کرتے تھے۔

فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ الشَّهْرِ يَصُوْمُ

(یہ کہتی ہو مہینے بھر کہا مہینہ میں سے کونسے دن روزہ رکھتے تھے۔ عائشہ رضہ نے کہا کہ اس بات کا کچھ خیال نہیں کرتے تھے کہ مہینہ میں سے کون سے دن روزہ رکھیں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور ابوذر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَالِثَ عَشْرَ وَرَابِعَ عَشْرَ وَخَامِسَ عَشْرَ

نے کہ جب تو مہینہ میں تین روزے رکھے تو تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو روزہ رکھا کر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ

روایت کی یہ ترمذی نے ۔ اور کہا حدیث حسن ہے اور روایت ہے قتادہ بن ملحان رضہ سے

عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِصِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو ایام بیض

ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

یعنی تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ

رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم ایام

الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

بیض میں روزہ نہ چھوڑتے تھے نہ حضر میں اور نہ سفر میں ۔ روایت کی یہ نسائی نے باسناد حسن سے

بَابُ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا وَّفَضْلِ الصَّائِمِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ

باب روزہ دار کو روزہ افطار کرانے والی کی فضیلت میں اور اس روزہ دار کی فضیلت جسکے پاس کھایا جائے۔

عِنْدَهٗ وَدُعَاءِ الْاٰكِلِ لِلْمَاْكُوْلِ عِنْدَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ

اور کھانیوالے کی دعا اوس شخص کے واسطے جسکے پاس کھایا جائے۔ اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ

کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اوسکو

ف ۱

یعنے کوئی دن مقرر نہ تھا کبھی مہینہ کی ابتدا میں کبھی درمیان کبھی آخر کی تاریخوں میں روزہ رکھا کرتے تھے ۱۲ شرح ازقی

أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

روزہ دار کے برابر اجر ہوگا اور روزہ دار کے اجر میں سے ایک ذرہ کم نہ ہوگا۔ روایت کی یہ ترمذی نے۔ اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ام عمارہ انصاریہ رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ

وسلم اوسکے ہاں تشریف لائے اوسنے آپکے آگے کھانا حاضر کیا آپنے اسکو فرمایا کہ تو بھی کھا اوسنے عرض کی کہ میں روزہ دار ہوں

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جائے تو اوس کے کھا لینے فارغ ہونے تک ملائکہ

أُكِلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَتَّى يَشْبَعُوا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

روزہ دار کے لئے دعا کرتے ہیں اور اکثر فرمایا کرتے اوسکے سیر ہونے تک۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث حسن ہے۔ اور روایت ہے انس رضہ سے کہ نبی صلعم

جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ

سعد بن عبادہ رضہ کے ہاں تشریف لائے اوس نے روٹی اور زیت حاضر کیا آپنے کھایا پھر

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ

نبی صلعم نے یہ دعا کی کہ تمہارے پاس روزہ دار روزہ افطار کیا کریں۔ اور تمہاری دعوت پرہیزگار لوگ کھایا کریں۔

وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ

اور فرشتے تمہارے لئے دعا کیا کریں۔ روایت کی ابو داؤد نے ساتھ سند حسن صحیح کے

الْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ الِاعْتِكَافِ

باب ایکسو پینتیسواں اعتکاف کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم

يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

رمضان کا پچھلا عشرہ اعتکاف کیا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

کہ نبی صلعم فوت ہونے تک رمضان کے پچھلے دس دن اعتکاف کرتے رہے۔

حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ بَعْدَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ

پھر آپ کے بعد آپکی ازواج مطہرات اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابوہریرہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ

رضہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر

عَشَرَۃَ اَیَّامٍ فَلَمَّا کَانَ الْعَامُ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْہِ اعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ یَوْمًا

رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے پس جس سال میں آپ کی روح قبض ہوئی اس سال میں بیس

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۲

دن اعتکاف کیا۔ روایت کی یہ بخاری نے ۲

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِی الْحَجِّ

باب ایکسو چونتیسواں حج کے بیان میں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ۱

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ کا حق ہے۔ لوگوں پر حج کرنا اس گھر کا جو کوئی پاوے اس تک راہ ۱۲

وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

۱۰ جو کوئی منکر ہوا تو اللہ پرواہ نہیں رکھتا جہان کے لوگوں کی۔ ۱۲ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینی

اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ

اس بات کی کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر اللہ اور محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنی اور زکوٰۃ کا ادا کرنا

وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

اور حج کرنا بیت اللہ کا اور روزے رمضان کے رکھنے متفق علیہ۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَآ اَیُّہَا النَّاسُ

کہا رسول اللہ صلعم نے ہم کو خطبہ سنایا پس فرمایا اے لوگو

قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَکَتَ

تمہیں حج فرض کیا گیا ہے تو حج کرو۔ ایک شخص نے کہا کہ ہر سال یا رسول اللہ پس آپ چپ رہے

حَتّٰی قَالَہَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ

تین بار کہی پھر آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہدیتا

سورۃ آل عمران تمام

۱۰ ۱۲ ۱۲ ۱۲

لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذروني ما تركتكم فإنما هلك من كان

تو ہر سال ہی فرض ہو جاتا۔ پھر فرمایا تم مجھے چھوڑ دو جبتک میں تمکو چھوڑ دون کہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے بہت

قبلكم بكثرة سؤالهم واختلافهم على أنبيائهم فإذا أمرتكم بشيء فأتوا

سوال کرنے اور بہت اختلاف کرنیسے ہی ہلاک ہوئے ہیں جب تمکو کوئی امر کرون تو اوسکو

منه ما استطعتم وإذا نهيتكم عن شيء فدعوه رواه مسلم وعنه

اپنی طاقت کے موافق کرو اور جب میں تمکو کسی چیز سے منع کرون تو اوسکو چھوڑ دو روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے

قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم أي الأعمال أفضل قال إيمان بالله

کہا کہ نبی صلعم سے سوال کیا گیا کہ عملوں میں سے کونسا عمل افضل ہے۔ آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانا

ورسوله قيل ثم ماذا قال الجهاد في سبيل الله قيل ثم ماذا قال حج مبرور

اور ساتھ رسول اُسکے کے کہا گیا پھر کونسا آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کرنا کہا گیا پھر کونسا فرمایا حج مقبول

متفق عليه المبرور هو المقبول وقيل الذي لا يرتكب صاحبه فيه معصية

متفق علیہ۔ مبرور سے مراد مقبول ہے اور بعض نے کہا وہ حج ہے کہ حاجی اس میں گناہ نہ کرے

وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حج فلم يرفث

اور اسی سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے میںنے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ جو شخص حج کرے پس نہ

ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه متفق عليه وعنه أن رسول الله

صحبت کرے اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پھر وہ لوٹتا ہے مثل اوس دن کے کہ اوسکی ماں نے اسکو جنا تھا متفق علیہ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ

صلى الله عليه وسلم قال العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور

فرمایا رسول صلعم نے کہ ایک عمرہ دوسری عمرہ تک اون دونکے درمیان کے گناہون کا کفارہ ہے۔ اور حج مقبول کی

ليس له جزاء إلا الجنة متفق عليه وعن عائشة رضي الله عنها قالت

جزا بہشت کے سوا اور کچھ نہیں۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ میںنے

قلت يا رسول الله نرى الجهاد أفضل العمل أفلا نجاهد فقال لكن أفضل

کہا یا رسول اللہ ہم جہاد کو بہتر عمل جانتے ہیں۔ کیا ہم جہاد نکریں آپنے فرمایا کہ تمہارے لیئے افضل

الجهاد حج مبرور رواه البخاري وعنهما رضي الله عنهما أن رسول الله صلى

جہاد حج مقبول ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم قال ما من يوم أكثر من أن يعتق الله فيه عبدا من النار

اللہ علیہ وسلم نے کہ عرفہ کے دن سے زیادہ کوئی دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندہ کو آگ سے آزاد

ف۱ یعنے یہود و نصاریٰ ۱۲ ف۲ یعنے دین کی مخالفتوں سے ۱۲ ف۳ افضل اعمال میں احادیث مختلف آئی ہیں کسی حدیث میں کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسی میں کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسی میں کسی عمل کو دجہ تطبیق کی یہ ہے کہ یہ اختلاف حسب حیثیات اور مقامات اور احوال سائلین کے بیان فرمایا ہے اور حج مقبول کی یہ نشانی ہے کہ وہ اس شخص کو نیک اعمال کی رغبت پہلے سے زیادہ ہو جائے ۱۲ ف۴ یعنی کسی کو گالی وغیرہ نہ دے اور نہ کسی سے مجادلہ کرے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

کرتا ہے۔ ف روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا فرمایا اس حج کی برابر ہے جو میرے ساتھ کیا جائے۔ ف متفق علیہ

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى

اور اسی سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ کے فرض نے

عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ

جو حج میں اوسکے بندوں پر ہے پایا ہے میرے باپ کو بوڑھا بڑا کہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتا کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں ف آپنے فرمایا ان

نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

متفق علیہ۔ ف اور لقیط بن عامر رضہ سے روایت ہے کہ لقیط بن عامر رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ

علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے نہ حج اور عمرہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ چلنے اور سوار ہونے کی وہیں فرمایا

قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

تو آپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کر روایت کی ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حُجَّ بِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور سائب بن یزید رضہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں مجھے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ

علیہ وسلم کے ساتھ حج کروایا گیا۔ اور میں سات برس کا تھا۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے ابن

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ

عباس رضہ سے کہ رسول اللہ صلعم روحا ہین ف ایک قافلہ سے ملے آپنے فرمایا

مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ قَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتِ امْرَاَةٌ

کون لوگ ہیں اونہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں پھر اونہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ پس ایک عورت نے

صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ

ایک لڑکا اونچا کرکے کہا کہ اوسکے لئے حج ہے ف فرمایا ہاں ہے اور تیرے لئے بھی ثواب ہے ف روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے انس رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ وَكَانَتْ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پالان پر حج کیا اور وہ

ف

یعنی عرفہ کے دن سب حاجیوں سے زیادہ آنا دکرتا ہے ۱۲

ف یعنی تو اتنا حج کرے برابر ہے یا اونچ حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا جائے یہ نہیں کہ حج کے قائم مقام ہوتا ہے اور حج کی ضرورت نہیں رہتی ۱۲ شرح از ان ف یعنی نائب کرکے حج کر ف یہ سوال وجواب حجۃ الوداع میں ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اجنبی عورت کی کلام ضرورت کے وقت منسوخ ہے جائز ہے۔ اور جو شخص بسبب بڑھاپے اور ٹوٹے ہوئے اور موت کے نزدیک ہونے کے حج نہ کرسکے اوسکا نائب اوسکی طرف سے حج کرے تو درست ہے اور مرد کی نائب عورت بھی ہو سکتی ہے غیر ۱۲ شرح از ان وغیرہ ف کجاوے میں سے ف یعنی اسکو ثواب ہوگا ف یعنے اسکو ثواب ہوگا لطیفہ جو نہ کریگی اسکا ثواب تجھ کو ملیگا ۱۲ منہ روحا ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ سے چھتیس کوس

ذا لِلّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَتْ عُکَاظُ

آپ کی بار برداری کا، منت تمام روایت کی یہ بخاری نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ جاہلیت کے زمانہ میں عکاظ

وَمَجَنَّۃُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِی الْجَاہِلِیَّۃِ فَتَاَثَّمُوْا اَنْ یَّتَّجِرُوْا فِی الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ

اور مجنہ اور ذوالمجاز بازار تھے جاہلیت کے پس صحابہ نے حج کے دنوں میں تجارت کو گناہ خیال کیا۔ اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

یعنی تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم اپنے رب سے حج کے دنوں میں رزق طلب کرو۔ روایت کی یہ بخاری نے ۱۲

الْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِی الْجِہَادِ

باب ایکسو سینتیسواں جہاد کے بیان میں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَآفَّۃً کَمَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ کَآفَّۃً وَاعْلَمُوْا اَنَّ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور لڑو شرکوں سے ہر حال جیسے وہ لڑتے ہیں تم سے ہر حال اور جانو کہ اللہ

اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ وَقَالَ تَعَالٰی کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ وَہُوَ کُرْہٌ لَّکُمْ وَعَسٰی

ساتھ ہے ڈر والوں کے۔ اور فرمایا حکم ہوا تم پر لڑائی کا اور وہ بری لگتی ہے۔ تمکو اور

اَنْ تَکْرَہُوْا شَیْئًا وَّہُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّہُوَ شَرٌّ لَّکُمْ

شاید تم کو بری لگے ایک چیز اور وہ بہتر ہو تمکو اور شاید تمکو خوش لگے ایک چیز اور وہ بری ہو تم کو

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی انْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاہِدُوْا

اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور فرمایا ہے تم نکلو ہلکے اور بھارے اور اپنے

بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ

مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ اور فرمایا اللہ نے خرید لی

الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

مسلمانوں سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکے لیے بہشت ہے لڑتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں

فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَ

پھر مارتے ہیں اور مرتے ہیں وعدہ ہو چکا اوسکے ذمے پر سچا توراۃ اور انجیل اور قرآن میں اور

مَنْ اَوْفٰی بِعَہْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ

کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ۔ سو خوشیاں کرو اس معاملہ پر جو تم نے کیا ہے اوس سے۔ اور یہی ہے

ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ وَقَالَ تَعَالٰی لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

بڑی مراد ملنی اور فرمایا برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان

سورۃ توبہ ع ۱۲

سورۃ توبہ ع ۱۲

سورۃ توبہ ع ۱۲

سورۃ النساء ع ۱۳

ف ۱ یعنی آپنے ایسے وقت پر جبکہ قریش کی جگہ پلان تھا سوار ہوکر حج کیا ۱۲ ف ۲ یعنے اُن جگہوں میں لوگ میلے کے طور بازار لگایا کرتے تھے ۱۲ ف ۳ عکاظ عین مہملہ مضموم اور ظاء معجمہ کے ساتھ مکہ کے نزدیک ایک جگہ ہے کہ جاہلیت میں وہاں کئی دن بازار لگایا کرتے تھے۔ اور مجنہ میم مفتوح زائدہ یا مکسور مکہ سے کئی میل پر ایک جگہ ہے کہ عرب کے لوگ وہاں بازار لگایا کرتے تھے اور ذوالمجاز عرفات کے پاس ایک موضع ہے کہ جاہلیت میں وہاں بھی بازار لگتا تھا ۱۲ شرح از شہ ۱۲

غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ

جنکو بدن کا نقصان نہیں ہے اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے

اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ

اللہ نے بڑائی دی ہے لڑنیوالوں کو بیٹھنے والوں سے بڑے ثواب میں بہت درجوں میں اور سب کو وعدہ دیا

اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ

اللہ نے خوبی کا اور زیادہ کیا اللہ نے لڑنیوالوں کو بیٹھنے والوں سے بڑے ثواب میں بہت درجوں میں

مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا وَقَالَ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اپنے ہاں کی اور بخشش ہیں اور مہربانی ہیں اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان ۱۲ ح اور فرمایا اے ایمان

آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ

والو میں بتاؤں تمکو ایک سوداگری کہ بچادے تم کو ایک دکھ کی مار سے ح ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر

وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ

بخشے تمہارے وہ گناہ اور داخل کرے تم کو باغوں میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں اور ستھری گھر دن میں۔

طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وَأُخْرٰى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ

بسنے کی باغوں میں یہہ ہے بڑی مراد ملنی اور ایک اور چیز دی جسکو تم چاہتے ہو۔ مدد اللہ کی طرف سے اور فتح

اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْآيَاتُ فِي الْكِتَابِ كَثِيرَةٌ مَّشْهُورَةٌ وَأَمَّا

شتاب۔ اور خوشی سنا ایمان والوں کو۔ اور قرآن میں اس مضمون کی آیتیں بہت اور مشہور ہیں۔ اور

الْأَحَادِيثُ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصٰى فَمِنْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

جہاد کی فضیلت میں حدیثیں شمار سے زیادہ ہیں۔ انمیں سے یہہ ہیں جو آگے آتے ہیں۔ ابو ہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلعم سے پوچھا گیا کہ عملوں سے کونسا عمل افضل ہے

قَالَ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قِيلَ

آپنے فرمایا اللہ اور اوسکے رسول کے اوپر ایمان لانا۔ کہا گیا پھر کونسا عمل۔ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ کہا گیا

ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

پھر کونسا فرمایا حج مقبول۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہا اونہوں نے

سورۂ صف ۶۱

جو لوگ معذور نہ ہوں اور جہاد سے بیٹھ رہیں وہ جہاد کرنیوالوں کے برابر نہیں ہو سکتے اور معذور لوگوں کو تو وہی ثواب ملے گا جو جہاد کرنیوالوں کو ملتا ہے ۱۲ منہ

ح یعنی جہاد کرنے والے کو بیٹھ رہنے والے پر جو معذور نہ ہو ایک درجہ کی فضیلت ہوئی ہے لیکن یہ درجہ اتنا بڑا ہے کہ پھر اوس میں کئی درجے ہیں تو درحقیقت کئی درجہ کی فضیلت ہوئی جسکا بیان دوبارہ فرمایا ۱۲ منہ

ح عثمان بن مظعون نے کہا یا رسول اللہ کونسی سوداگری ایسی تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے وہ بتلا تو میں اس کو اختیار کروں اوقت یہ آیت تری ۱۲ منہ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ

کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی میں نے عرض کی پھر

اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کونسا فرمایا ان باپ سے نیکی کرنی میں نے کہا پھر کونسا آپنے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا متفق علیہ

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ

اور روایت ہے ابوذر رضہ سے کہا اونہوں نے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے۔

قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

فرمایا اللہ تعالیٰ کیساتھ ایمان لانا اور اوسکی راہ میں جہاد کرنا۔ متفق علیہ ۔ اور انس رضہ سے روایت ہے

عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلی اہر یا

رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ

پچھلے پہر اللہ کی راہ میں چلنا ہے دنیا سے اور اوس چیز سے جو دنیا میں ہے بہتر ہے متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابوسعید خدری

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ

رضہ سے اسنے کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس اس نے کہا کونسا

النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ

آدمی افضل ہے آپنے فرمایا وہ مومن جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان اور مال کیساتھ جہاد کرے اوس شخص نے کہا پھر

مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ

کون افضل ہے آپنے فرمایا وہ شخص جو کسی پہاڑ کے درے میں یا کسی جنگل میں ان جنگلوں میں سے گوشہ نشین ہو کر

يَعْبُدُ اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ

اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنی نفس کی شرارت سے چھوڑ دے متفق علیہ۔ اور سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کہا فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ کے رستہ میں ایکدن گھوڑا باندھنا ۳

خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا

دنیا و ما علیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے ایک کے کوڑے کی جگہ جنت میں دنیا سے

وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا

اور جو چیز دنیا پر ہے سب سے بہتر ہے اور ایک پچھلا پہر کہ بندہ اللہ کے راہ میں چلے یا پہلا پہر دنیا

ف ۱ یعنے جہاد کے لئے ۱۲

ف ۲ یعنے پہلے پہر یا پچھلے پہر اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کے لئے چلنے کا ثواب اس سے بہتر ہے اور زیادہ ہے کہ آدمی دنیا کی سب نعمتوں کا مالک ہو جائے اور سب حاصل کرے یا سب کو امور آخرت میں خرچ کرے یعنی دنیا کی سب نعمتوں کو اللہ کیلئے خرچ کرنیکا ثواب اس غدوہ یا روحہ کے ثواب سے کم ہے شرح لمعات ۱۲ یعنی چوکی داری کرنی ۱۲ ۱۲

وما علیہا متفق علیہ وعن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال سمعت

وما علیہا سے بہتر ہے۔ متفق علیہ اور روایت ہے سلمان فارسی رضہ سے کہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم ولیلۃ خیر من صیام شہر

کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا کہ ایک دن رات اللہ کی راہ میں پہرہ چوکیداری کرنی بہتر ہے مہینے کے

وقیامہ وان مات جری علیہ عملہ الذی کان یعمل واجری علیہ رزقہ

روزے رکھنے اور اوسکی شب بیداری کو سے اور اگر وہ چوکیدار مر جاوے تو جو عمل کہ کیا کرتا تھا اوسکا ثواب اوسکے لئے جاری رہتا ہے اور

وامن الفتان رواہ مسلم وعن فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ ان

اور فتنہ میں ڈالنے والے سے امن میں رہتا ہے۔ ف۱ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور فضالہ بن عبید رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل میت یختم علی عملہ الا المرابط فی سبیل

اللہ صلعم نے کہ ہر میت کا عمل موت سے ختم کیا جاتا ہے ف۲ مگر جو چوکیداری کرنے والا

اللہ فانہ ینمی لہ عملہ الی یوم القیمۃ ویؤمن من فتنۃ القبر رواہ ابوداود

اللہ کی راہ میں ف۳ کہ اوسکا عمل اوسکے لئے قیامت تک بڑھایا جاتا ہے۔ اور قبر کے فتنہ سے امن میں رہتا ہے روایت کی یہ ابو داؤد

والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن عثمان رضی اللہ عنہ قال

اور ترمذی نے۔ اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ف۴ اور عثمان رضہ سے روایت ہے کہا

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم فی سبیل اللہ خیر

کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ اللہ کی راہ میں ف۵ ایک دن چوکیداری کرنا دوسرے کاموں سے

من الف یوم فیما سواہ من المنازل رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

ہزار دن چوکیداری کرنے سے بہتر ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

صحیح وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صحیح ہے۔ ف۶ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

وسلم تضمن اللہ لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا جہاد فی سبیلی وایمان

سلم نے فرمایا کہ اللہ نے ذمہ دار ہے اوس شخص کا جو اوسکی راہ میں نکلے۔ اوسکو میری راہ میں جہاد کرنے اور میرے ساتھ ایمان لانے

بی وتصدیق برسلی فہو علی ضامن من ان ادخلہ الجنۃ او ارجعہ الی

اور میرے رسولوں کی تصدیق کی سوا اور کسی چیز نے نہ نکالا ہو مجھ پر اوسکی ضمانت ہے کہ میں اسکو بہشت میں داخل کروں ف۷ یا اوسکو ثواب

منزلہ الذی خرج منہ بما نال من اجر او غنیمۃ والذی نفس محمد بیدہ ما من کلم

اور غنیمت کے ساتھ اوسکے گھر پہونچاؤں۔ مجھے اوس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میری جان ہے جو زخم

ف۱ یعنی جہاد میں ۱۲ اوسکا ثواب ہمیشہ جاری رہتا ہے

ف۲ یعنی جو عمل زندگی میں کیا تھا اوسکا ثواب اوسکو پہنچتا رہتا ہے اور بند نہیں ہوتا

ف۳ یعنی بہشت کے طعام و شراب ۱۲ ف۴ یعنی خوبصورت حور و جمال یا شیطان سے

ف۵ یعنی موت کے بعد اوسکے عمل کا ثواب ہو سکو نہیں پہنچتا ۱۲ ف۶ یعنی جہاد میں ۱۲ ف۷ اوسکا ثواب اس لیئے بڑھایا جاتا ہے کہ اوس نے جان دینے کا کام میں دی ہے۔ اوسکا نفع مسلمانوں کو پہنچتا ہے یعنی اوسنے ایسا دین کے لیئے دشمنان دین کی لڑائی میں جان دی ہے ۱۲ منہ ف۸ یعنی جہاد میں ف۹ مجاہد سمر کہیں لڑنیوالا لڑائی کی حالت میں اس سے مستثنے ہے ۱۲ ۱۲ شرح دہ نظارع ف۱۰ یعنے اگر شہید ہو

يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَّ

کہ اللہ کی راہ میں لگے گا قیامت کے دن اسی صورت میں آویگا جس صورت میں کہ زخم کھا یا تھا روز تھا اوسکا رنگ خون کا ہوگا

رِيحُهُ رِيحُ مِسْكٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا

اور بو مشک کی ہوگی مجھے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ میری جان ہے اگر مسلمانوں پر مشکل نہ ہوتی تو میں

قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَبَدًا وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ

کسی سریہ سے پیچھے نہ رہتا۔ لیکن میں گنجائش نہیں رکھتا کہ انکو سوار کردوں

وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ

اور نہ وہ گنجائش رکھتے ہیں ف۱ اور مجھے پیچھے رہنا انکو مشکل ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے ہاتھ میری جان

لَوَدِدْتُ أَنْ أُغْزَى فَأُقْتَلَ ثُمَّ أُغْزَى فَأُقْتَلَ ثُمَّ أُغْزَى فَأُقْتَلَ ثُمَّ أُغْزَى فَأُقْتَلَ

ہے۔ میں اسکو دوست رکھتا ہوں کہ اوسکو ہمراہ لیکر اللہ کی راہ میں لڑائی کروں پس قتل ہو جاؤں پھر لڑائی کروں پس قتل ہو جاؤں پھر لڑائی کروں پس قتل ہو جاؤں پھر لڑائی کروں پھر قتل ہو جاؤں

فَأُقْتَلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ الْكَلْمُ الْجُرْحُ وَعَنْهُ قَالَ

پھر زندہ ہو کر قتل ہو جاؤں روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت کیا بخاری نے بعض اسکے کو اور کلم زخم کو کہتے ہیں ف۲ اور اسی سے روایت ہے کہا فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ

رسول اللہ صلعم نے کوئی مجروح ایسا نہیں جو اللہ کی راہ میں زخمی کیا جائے مگر وہ قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

آویگا اس حال میں کہ اوسکے زخم سے خون بہتا ہوگا رنگ خون کا ہوگا اور اوسکی بو مشک کی سی ہوگی متفق علیہ اور معاذ

مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

رضؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ جو مسلمان مرد اللہ کی راہ میں

مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ

بقدر نواق اونٹنی کی لڑائی کرے اوسکے لیئے بہشت واجب ہوئی۔ ف۳ اور جو اللہ کی راہ میں زخمی کیا گیا ف

اللّٰهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا

یا مصیبت اور رنج پہنچایا گیا۔ وہ زخمی قیامت کے دن آویگا اکثر اوس چیز کی کہ پایا جاتا تھا دنیا میں ف۴ اوسکا رنگ

الزَّعْفَرَانُ رِيحُهَا كَالْمِسْكِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

زعفران کا ہوگا۔ اور بو مشک کی ہوگی۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے ف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ

ف۱ یعنی خون ٹپکتا ہوگا ۱۲
ف۲ کہ خود سواری کا انتظام کرلیں ۱۲ ف۳ یعنی قتل ہو کر زندہ ہو جاؤں ۱۲
ف۴ زخم سے خون اسلیئے جاری ہوگا کہ اون کی بزرگی سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے ۱۲ ف
ف یعنے اختیار ۱۲
ف۲ یعنی دشمن کے ستیہ
ف۳ یعنی جیسا
ف۴ کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا میں ۱۲ ف نواق یہ ہے کہ دو پیالی دودھ دہنے اونٹنی کے فرق ہوتا ہے یعنی ایکبار اونٹنی کا دودھ دوہ لیا اتنا وقت تھوڑی دیر میں پھر دوہا اس دیر کا نام کہ درمیان دودھ دہنے کے ہوتی ہے نواق ہے اور یہاں مراد زمان قلیل ہے ۱۲
منظ انوار ع ۱۲ ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ

علیہ وسلم کے یاروں میں سے ایک پہاڑ کی درے میں گذرا کہ ایک چھوٹا سا چشمہ میٹھے پانی کا وہاں تھا اوسکو وہ چشمہ خوش لگا اوسنے دلمیں کہا

النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ

لوگوں سے الگ ہوکر اس درے میں اقامت کروں اور میں یہہ کام نکروں گا تا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

صلعم سے اذن طلب کروں پس اوسنے رسول اللہ صلعم کے پاس اسکا ذکر کیا آپنے فرمایا

لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ

کہ نکر اسلیئے کہ ٹہرنا ایک تمہارے کا اللہ کی راہ میں ۱؎ اپنے گھر میں

سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوا فِي

ستر برس نماز پڑہنے سے بہتر ہے کیا تم اس بات کو دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تم کو بخشے اور جنت میں داخل کرے

سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ

اللہ کی راہ میں دین کے دشمنوں سے لڑ جو اللہ کی راہ میں اونٹنی کے فواق کی قدر لڑائی کریگا اوسکے لیئے بہشت واجب ہوگئی روایت کی

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْفُوَاقُ مَا بَيْنَ الْحَلْبَتَيْنِ وَعَنْهُ قَالَ

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ۲؎ فواق اس فاصلہ کو کہتے ہیں جو دو دہنی کے درمیان ہوتا ہے اور اسی سے روایت ہے کہا اوس نے

قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ

کہا گیا اے رسول اللہ کونسا عمل ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے آپنے فرمایا تم اوسکی طاقت نہیں رکھتے

فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ ثُمَّ قَالَ

لوگوں نے دو یا تین بار آپ سے یہی بات لوٹاکر ہر بار آپ یہی جواب دیتے رہے کہ تمکو اوسکی طاقت نہیں پھر فرمایا

مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الْقَائِمِ الصَّائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ

فی سبیل اللہ جہاد کرنیوالا اوس شخص کے مثل ہے جو ہمیشہ نماز میں کہڑا رہے اور ہمیشہ روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ کی آیات پر عمل کرے

لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَصِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

روزہ اور نماز میں مجاہد فی سبیل اللہ کے واپس آنے تک کبھی سستی نکرے۔ متفق علیہ اور

هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِي

یہ مسلم کے لفظ ہیں۔ اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے

عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ

ایسا عمل بتلائے جو جہاد کے برابر ہو آپنے فرمایا ایسا عمل کوئی نہیں پھر فرمایا تو اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کو جائے

کاش اگر تم

۱؎ یعنی جہاد میں ۱۲

۲؎ ستر برس سے مراد کثرت ہے تحدید نہیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کرنا گوشہ گزینی سے افضل ہے بشرطیکہ جہاد کی حاجت ہو ورنہ خلوت بہتر ہے غرض یہ ہے کہ کبھی خلوت افضل ہوتی ہے۔ اور کبھی صحبت ۱۲ شرح ملخصاً ۱۲

اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ فَقَالَ وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ

اوسوقت تو اپنی مسجد میں نماز میں کھڑا ہو جاوے اور نماز میں کسی وقت سستی نکرے اور تو روزے رکھے اور کبھی افطار نہ کرے اوسنے کہا اوسکی کسکو طاقت

ذٰلِكَ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَيْرُ مَعَاشِ

کو عمل کر سکے ف۳ اور اوسی سے روایت ہے کہ نقل کی اوسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے سب لوگوں کی زندگانی سے اوس

النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا

مرد کی زندگانی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے - دوڑتا پھرتا ہے اوس کی پیٹھ پر جب کہ

سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلٰى مَتْنِهٖ يَبْتَغِي الْقَتْلَ اَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ

شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے اور موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھرتا ہے یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے

فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَأْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ

جو بکریاں لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں انہیں نالوں میں سے رہتا ہے -

يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ

نماز کو قایم رکھتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک نہیں ہوتا لوگوں کے حصہ میں

النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

مگر بھلائی میں روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

نے کہ بہشت میں سو درجے ہیں جو اللہ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنیوالوں کے لئے طیار کیے ہیں -

مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَبِيْ

دو درجوں کا ایسا فرق ہے جیسا آسمان اور زمین میں روایت کی یہ بخاری نے - اور ابو سعید

سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّضِيَ

خدری رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو شخص

بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا

اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کو اور اسلام کو اپنا دین بنانے کو اور محمد صلعم کے رسول ہونیکو پسند کرے اوسکے لئے بہشت واجب ہوا -

اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰى

ابو سعید رضہ کو یہہ بات خوش لگی عرض کی یا رسول اللہ یہ بات پھر فرمایئے آپنے اوسکو دوبارہ سنایا پھر فرمایا اور ایک چیز اور ہے

يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ

کہ اوسکے سبب اللہ تعالیٰ بہشت میں بندہ کی سو درجے بلند کرتا ہے کہ درمیان دو درجوں کے اون میں سے ایسا فرق ہوگا جیسا آسمان

ف۱ یعنے اوس کے واپس آنے تک ۱۲ ف۲ یعنے کسی کو اتنی طاقت نہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ف۳ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاد سب اعمال سے افضل ہے ۱۲ شرح

وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَاهِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الْجِھَادُ فِیْ

اور زمین میں ہے۔ ابو سعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں لڑائی کرنا

سَبِیْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ

اللہ تعالیٰ کے راہ میں جہاد کرنا۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری رضہ سے

عَنْہُ قَالَ سَمِعَتْ اَبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھُوَ بِحَضْرَۃِ الْعَدُوِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ

کہا کہ میں نے اپنے باپ کو سنا تھا کہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا کہہ رہا تھا کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَامَ

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ بہشت کے دروازے تلواروں کی چھاؤں تلے ہیں

رَجُلٌ رَثُّ الْھَیْئَۃِ فَقَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

ایک شخص خستہ حال سا کھڑا ہوا اور کہا اے ابو موسیٰ تو نے سنے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ

علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا ابو موسیٰ نے کہا ہاں پس وہ شخص اپنے یاروں کے پاس لوٹ گیا اور آ کر کہا میں تم کو سلام کرتا ہوں

ثُمَّ کَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ فَاَلْقَاہُ ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِہٖ اِلَی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ

پھر اس نے اپنی تلوار کا میان توڑ کر پھینک دیا اور تلوار ہاتھ میں لیکر دشمن کیطرف چلا پس اس تلوار سے دشمن کو مارتا تھا یہاں تک

رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ عَبْسٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ

روایت کی یہ مسلم نے ابی عبس عبد الرحمن بن جبیر رضہ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فَتَمَسُّہُ النَّارُ رَوَاہُ

کہ رسول اللہ صلعم نے کہ بندے کے قدم جہاد کا لودہ نہیں ہوتے کہ پھر انکو بھی آگ لگے روایت کی یہ

الْبُخَارِیُّ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

بخاری نے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ

لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ

جو شخص اللہ کے خوف سے رویا دودھ کی آگ میں داخل نہ ہوگا یہاں تک کہ دودھ پستان میں پھر دوڑ کر آجاوے اور نہ جمع ہو سکے

عَلٰی عَبْدٍ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ

کسی بندہ پر اللہ کی راہ میں غبار اور دوزخ کا دھواں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلے

ف۱ یعنی رخصت کا سلام ہے

ف۲ یہ خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والوں اور شہیدوں کو بشارت ہے کہ دین کے غلبہ کے لیے راہ خدا تعالیٰ میں اپنی جان قربان کرتے ہیں وہ کچھ دن نہ بہشت پاوین ہوت

ف۳ یعنی جہاد میں ۱۲ ف۴ یعود اللبن الخ اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں یعنی دودھ دوہا ہوا پستان میں آجانا محال ہے ایسا ہی اوس کا دوزخ میں جانا محال ہے۔ منہ ۱۲ مرغ

اللہ علیہ وسلم یقول عینان لا تمسھما النار عین بکت من خشیۃ اللہ وعین

اللہ علیہ وسلم سے کہ فرما رہے تھے کہ دو آنکھیں ہیں کہ ان کو آگ نہ لگے گی ایک وہ آنکھ کہ خدا کے خوف سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جو

باتت تحرس فی سبیل اللہ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن وعن

راہ خدا میں رات کو نگہبانی کرے۔ ف روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور زید بن خالد

زید بن خالد رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جھز غازیا

رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جسنے راہ خدا میں جہاد کرنے والے کو لڑائی کا سامان درست کر دیا۔

فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اھلہ فقد غزا متفق علیہ وعن

بیشک اوسنے جہاد کیا ف اور جو شخص مجاہد کے پیچھے اوسکے گھر کے لوگوں میں اسکا خلیفہ ہوا بیشک اوسنے بھی جہاد کیا متفق علیہ۔ اور ابو

ابی امامہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل

امامہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ سب صدقوں سے افضل صدقہ کرنا

الصدقۃ ظل فسطاط فی سبیل اللہ ومنیحۃ خادم فی سبیل اللہ او طروقۃ

خیمہ کا سایہ کا ہے ف اللہ کی راہ میں یا اللہ کی راہ میں خادم دینا ف یا عاریۃً دینا یا ایسی اونٹنی کا دینا جس پر جفت

فحل فی سبیل اللہ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن انس

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور انس رضہ سے

رضی اللہ عنہ ان فتی من اسلم قال یا رسول اللہ انی ارید الغزو و

روایت ہے کہ ایک جوان اسلمی نے رسول اللہ ۲ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد میں شامل ہونے کا ہے

لیس معی ما اتجھز بہ قال ائت فلانا فانہ قد کان تجھز فمرض فاتاہ

مگر میرے پاس جہاد کا سامان کچھ نہیں آپنے فرمایا کہ تو فلانے شخص کے پاس جا کہ اوسنے جہاد کا سامان طیار کیا تھا مگر وہ بیمار ہو گیا اوس جوان

فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السلام ویقول اعطنی

اوسکے پاس جا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ جہاد کا سامان

الذی کنت تجھزت بہ فقال لامرأتہ یا فلانۃ اعطیہ الذی تجھزت

جو تو نے طیار کیا ہے وہ مجھے دیدے اوسنے اپنی عورت سے کہا کہ سب سامان جو تو نے طیار کیا ہے اوسکو دیدے

بہ ولا تحبسی منہ شیئا فواللہ لا تحبسی منہ شیئا فیبارک لک فیہ

اور کوئی چیز رکھ نہ لینا مجھے اللہ کی قسم ہے کہ تو اس میں سے کوئی چیز نہ رکھیو کہ اللہ تیرے لئے اس میں برکت کرے گا۔

رواہ مسلم وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے

روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

ع

یعنی اگر تو نے اس میں سے کوئی چیز بھی کھلی تو اوس میں ہرگز برکت نہ ہوگی ۱۲

ف

یعنے رات مجاہدوں کی نگہبانی کرتے ہے کفار سے ۱۲ ف یعنے ثواب میں شریک ہے ۱۲ ف یعنے اون کی خبر گیری کرتا رہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

ف

یعنے مجاہد کو گھوڑا یا سواری یا اون کے مثل کو دینا

ف

یعنے کسی کے ملک کر دینا ۱۲

ف

یعنی ایسی کہ اس عمر کو پہنچی ہو کہ نہ اوسپر حبت کرتا ہو اللہ تعالیٰ کی راہ میں آدمی کے لئے دیوے ۱۲

ع یعنے اگر تو نے اس میں سے کوئی چیز بھی کھلی تو اس میں ہرگز برکت نہ ہوگی ۱۲ ۱۲ ۱۲

اللّٰہ علیہ وسلم بعث إلی بنی لحیان فقال لینبعث من کل رجلین أحدھما
اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان پر جو ہذیل میں سے تھے ایک لشکر بھیجا فرمایا کہ دو مرد ہر ہر بن سے ایک غزوہ کو جائے۔

والأجر بینھما رواہ مسلم وفی روایۃ لہ لیخرج من کل رجلین رجل
اور اجر میں دونو شریک ہونگے۔ روایت کی اسکو مسلم نے اور ایک روایت میں مسلم کے ہے ہر دو میں سے ایک غزوہ کو جائے پھر

ثم قال للقاعد ایکم خلف الخارج فی أھلہ ومالہ بخیر کان لہ مثل نصف
فرمایا بیٹھنے والا جو تم میں سے جو خلیفہ ہو نکلنے والے کا مگر اوسکے اور مال اوسکے ساتھ دیانتداری کے لئے۔ مانند نصف

أجر الخارج وعن البراء رضی اللّٰہ عنہ قال أتی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم
اجر نکلنے والے کے ہے۔ اور روایت ہے براء رضہ سے کہا کہ نبی صلعم کے پاس

رجل مقنع بالحدید فقال یا رسول اللّٰہ أقاتل أو أسلم فقال أسلم ثم
ایک سردار آیا کہ لوہے میں چھپا ہوا تھا تو اوسنے کہا یا رسول اللہ میں لڑائی کروں یا اسلام قبول کروں آپنے فرمایا اسلام قبول کر پھر

قاتل فأسلم ثم قاتل فقتل فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عمل قلیلا وأجر
لڑائی کر وہ مسلمان ہوا پھر اوسنے لڑائی کی پس مارا گیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اوسنے عمل تھوڑا کیا۔

کثیرا متفق علیہ وھذا لفظ البخاری وعن أنس رضی اللّٰہ عنہ
اور اجر بہت دیا گیا۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔ اور انس رضہ سے روایت ہے

أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ما أحد یدخل الجنۃ یحب أن یرجع
کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ کوئی ایسا آدمی نہیں کہ بہشت میں داخل ہو پھر دنیا کی طرف واپس آنا چاہیے۔

إلی الدنیا ولہ ما علی الأرض من شیء إلا الشھید یتمنی أن یرجع إلی الدنیا
اس حال میں کہ جو چیز زمین پر ہے اوسکو مل جاوے ۳ مگر شہید کہ وہ آرزو کرتا ہے۔ کہ دنیا میں دوبارہ پلٹ آوے۔

فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامۃ وفی روایۃ لما یری من فضل الشھادۃ
پس دس بار مارا جائے بسبب اوس عزت کے اور فضیلت کے جو اوسنے دیکھی ہے ۴

متفق علیہ وعن عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص رضی اللّٰہ عنھما أن
متفق علیہ۔ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے۔

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یغفر للشھید کل شیء إلا الدین رواہ
کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ شہید کی ہر شے بخشی جاتی ہے۔ مگر قرض روایت کی یہ

مسلم وفی روایۃ لہ القتل فی سبیل اللّٰہ یکفر کل شیء إلا الدین
مسلم نے، اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جانا ہر شے کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ مگر قرض ۵

---

۱ یعنی لوہے کے ہتھیار مثل خود وغیرہ کی اوسنے پہنی ہوئی تھی ۱۲ ۲ اس مرد کا نام اعرو عمرو بن ثعلبہ تھا۔ اور اسکا حال بجا بات ہے کہ بہشت میں داخل ہوا حال آنکہ اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ بھی نہیں کیا ۱۲ شرح لامع

۳ یعنے جو بہشت میں داخل ہوا اسکو آرزو نہیں کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ اسکو ہفت اقلیم کی سلطنت ملے ۱۲

۴ اس حدیث میں شہادت کی عمدگی کا بیان ہے۔ یعنی شہید کے سب مطلب حاصل ہوئے سوائے اوسکے اوسکو کچھ آرزو باقی نہیں کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر رفعہ کے تر و یک عزت پاوے

۵ یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہے آنحدیث میں اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں سستی نکرے علماء نے کہا ہے کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہیں یعنے شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہو جاتے ہیں۔ مگر بندوں کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ

اور ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ

فِیْہِمْ فَذَکَرَ اَنَّ الْجِہَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰہِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ

فرمایا پس صحابہ کے بیچ ذکر کیا واسطے اون کے یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب عملوں سے افضل ہیں ایک آدمی نے

رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَتُکَفِّرُ عَنِّیْ

کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ آپ فرمایئے اگر میں فی سبیل اللہ مارا جاؤں تو میرے گناہوں کا

خَطَایَایَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ

کفارہ ہو جائے گا۔ آپنے فرمایا ہاں اگر تو اللہ تم کی راہ میں۔

سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

مارا گیا دھیان کر صبر کرنے والا خالص نیت رکھنے والا چھاتی سامنے رکھنے والا پشت نہ دینے والا ہو۔ پھر آپ نے فرمایا

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَتُکَفِّرُ

تو نے کس طرح کہا اوس نے عرض کی آپ فرمایئے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو میرے گناہوں کا

عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ

کفارہ ہو جاوے گا۔ آپنے فرمایا ہاں درحالیکہ تو صبر کرنے والا۔

مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لِیْ

خدا تعالیٰ کی خوشنودی طلب کرنیوالا چھاتی سامنے رکھنے والا پشت نہ دینے والا ہو مگر قرض کہ جبرئیل ؑ نے مجھے یہی

ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَیْنَ اَنَا یَا

کہا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہا ایک مرد نے کہا یا

رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِی الْجَنَّۃِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ کُنَّ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ قَاتَلَ

رسول اللہ اگر میں مارا جاؤں تو میں کہاں ہونگا فرمایا جنت میں۔ اوسکے ہاتھ میں کچھ چھوہارے تھے۔ اوسنے پھینک دیئے پھر ایسا لڑا

حَتّٰی قُتِلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

کہ مارا گیا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے انس رضؓ سے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ حَتّٰی سَبَقُوا الْمُشْرِکِیْنَ اِلٰی بَدْرٍ وَجَآءَ الْمُشْرِکُوْنَ

صلعم اور آپ کے اصحاب مشرکوں سے پہلے بدر میں پہنچ گئے۔ اور مشرک بھی آ گئے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْدُمَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اِلٰی شَیْءٍ حَتّٰی

رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی پہلے کسی چیز کیطرف نہ جائے۔

---

۱ قولہ محتسب یعنی نیت خالص اللہ کر نیوالا ہو اگر عصبیت یا غنیمت نام و غیرہ کیلئے لڑائی کرے تو اسکو یہ ثواب نہ ملیگا

۲ اور قرض مسلمانوں کے حقوق مراد ہیں جو آدمی کے ذمہ ہوں یہ اوس صورت میں ہے کہ ادا جو قدرت کے ہوں کے حقوق ادا کرنے میں تساہل کرے اور اگر ادا کی قدرت نہ ہو۔ تو بشرط صحت توبہ اور صدق نیت کی اللہ تعالیٰ کی عنایت سے امید ہے کہ حق تعالیٰ کو اس سے خوش کردے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور استثنا میں تھوڑی تاخیر کرنے اس حدیث سے جائز معلوم ہوتی ہے اور قرضدار آدمی کو لازم ہے کہ عبادت ناظر بہت کیا کرے تاکہ حقداروں کے عوض میں محسوب ہو ۱۲ شرح ملخصاً ۲ یعنی اپنے یاروں کو ۱۲ ۱۲

أَكُونَ أَنَا دُونَهُ فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کسی چیز کیطرف نہ جائے۔ پس مظہ کہ نزدیک آ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو فرمایا کہ تم

قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَ يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ

جنت کیطرف جسکا چوڑاؤ آسمانوں اور زمین کے مثل ہے جلدی کھڑے ہو جاؤ کہا راوی نے کہ عمیر بن حمام انصاری نے کہا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ

اے رسول اللہ طرف اوس جنت کے جسکا عرض آسمان و زمین کا عرض ہے یعنی اسقدر وسیع ہے فرمایا ہاں اوسنے کہا واہ واہ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا واہ واہ کہنے پر تجھے کس چیز نے برانگیختہ کیا اوسنے کہا

وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا رَجَاءَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا

یا رسول اللہ مجھے اللہ کی قسم ہے میں نے یہہ کلمہ نہیں کہا مگر اس امید پر کہ میں بہشت والوں سے ہوؤں آپنے فرمایا بیشک تو بہشت والوں سے ہے پس اوسنے

فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ ثُمَّ جَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتّٰى آكُلَ

اپنی ترکش میں سے کچھ کھجوریں نکال کر کہانی شروع کیں باہر کہ اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا۔

تَمَرَاتِي هٰذِهِ إِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيلَةٌ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ

تو بیشک زندگی بہت دراز ہے۔ یہہ کہکر جو کھجوریں اوسکے پاس تھیں پھینک دیں اور مشرکوں سے لڑا کہ مارا گیا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْقَرَنُ بِفَتْحِ الْقَافِ وَالرَّاءِ هُوَ جُعْبَةُ النُّشَّابِ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ

روایت کی یہ مسلم نے۔ القرن ساکن قاف اور را کے ہے اور وہ ترکش ہے تیروں کا۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ کچھ

أُنَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ مِنْهُمْ رِجَالٌ يَعْلَمُونَ الْقُرْآنَ

لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ کہ آپ ہمارے قبیلہ کے آدمی بھیجو جو قرآن اور

وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيهِمْ

سنت ہمکو تعلیم کریں آپنے ستر آدمی انصار میں سے۔ وہ جنکو قاری کہا جاتا تھا ارسال فرمائے۔ ان میں

خَالِي حَرَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُونَهُ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ

میرا ماموں حرام بھی تھا یہ لوگ رات کو قرآن پڑھتے اور باہم درس کرتے اور سیکھتے تھے اور دن کو

يَجِيئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ

پانی مسجد میں لاکر رکھا کرتے اور لکڑی لاکر بیچتے اور اُن کی قیمت سے

بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَالْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضُوا لَهُمْ

اہل صفہ اور فقیروں کو کھانا خرید کر کھایا کرتے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو مسجد پاس سکھتے ہوئے انکے نبی سلیم

فقتلوهم قبل ان يبلغوا المكان فقالوا اللهم بلغ عنا نبينا انا قد لقيناك

اور اوس جگہ پہنچنے سے پہلے ف۱ اونکو قتل کر ڈالا انہوں نے کہا اے اللہ ہماری طرف سے ہمارے نبی کو خبر پہنچا دے کہ ہمنے تجھ سے ملاقات کی

فرضينا عنك ورضيت عنا واتى رجل حرامًا خال انس رضى الله عنه

ہم لوگ تجھسے خوش ہوئے اور تو ہمسے خوش ہوگیا۔ اور ایک آدمی نے حرام انس کے ماموں کو

خلفه فطعنه برمح حتى انفذه فقال حرام فزت ورب الكعبة فقال

پیچھے سے نیزہ مار کر دوسری طرف سے نکالدیا حرام نے کہا کعبہ کے رب کی قسم ہے۔ میں مراد کو پہنچا

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخوانكم قد قتلوا وانهم قالوا اللهم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بھائی مارے گئے اور انہوں نے کہا اے اللہ تو

بلغ عنا نبينا انا قد لقيناك فرضينا عنك ورضيت عنا متفق عليه و

ہماری طرف سے ہمارے نبی صلعم کو یہہ خبر پہنچا دے کہ ہم تجھسے ملے ہم تجھ سے خوش ہوئے اور تو ہمسے خوش ہوگیا۔ متفق علیہ اور

هذا لفظ مسلم وعنه قال غاب عمي انس بن النضر رضى الله عنه عن

یہ مسلم کی عبارت ہے۔ اور انس رض سے روایت ہے کہ میرا چچا انس بن نضر رض بدر کی لڑائی

قتال بدر فقال يا رسول الله غبت عن اول قتال قاتلت المشركين

سے غائب رہا اوسنے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ۱۲ میں پہلی لڑائی سے جو آپنے مشرکون سے کی غائب

لئن الله اشهدني قتال المشركين ليرين الله ما اصنع فلما كان يوم

رہا مجھے قسم ہے کہ اگر اللہ تم نے مشرکون کی لڑائی میں مجھے حاضر کیا تو خدا تم لوگون کو دیکھلائیگا میں کیسی لڑائی کرونگا پھر جب احد کے دن

احد انكشف المسلمون فقال اللهم اني اعتذر اليك مما صنع هؤلاء يعني

مسلمانون کو ہزیمت ہوگئی پس کہا انس بن نضر نے یا اللہ جو کام اونہون نے کیا ہے۔ یعنی اوس کام کا مجھسے عذر کرتا ہون اور جو انہون نے یعنے

اصحابه وابرأ اليك مما صنع هؤلاء يعني المشركين ثم تقدم فاستقبله سعد بن

مشرکون نے کیا ہے اوس سے میں اپنی برات ظاہر کرتا ہون پھر انس بن نضر آگے بڑہا تو سعد بن معاذ رض اوسکے سامنے آئے ف۲ پس کہا اے

معاذ رضى الله عنه فقال يا سعد بن معاذ الجنة ورب النضر اني اجد ريحها من دون

سعد بن معاذ قسم ہے نضر کے رب کی بیشک مجھے احد کی طرف سے بہشت کی بو آتی ہے۔

احد قال سعد رضى الله عنه فما استطعت يا رسول الله ما صنع قال انس رض

سعد رضہ نے کہا۔ یا رسول اللہ جیسے اوس نے لڑائی کی ہے مجھے اوس کی طاقت نہین۔ انس رض کہتا ہے۔

الله عنه فوجدنا به بضعا وسبعين ضربة بالسيف وطعنة برمح او

کہ ہمنے اوس کے بدن پر بہتر اسی زخم تلوار یا نیزہ یا

ف۱ یعنے جہان بھائے گئے
ف۲ یعنے لڑائی میں شامل نہ ہو سکا ۱۲
ف۳ یعنی
یعنے بھاگتے ہوئے ۱۲
ف۴ جنت یعنی طالب جنت ہون ۱۲ ع
یعنے میرے ساتھیون نے

رَمَيْتُ بِسَهْمٍ فَوَجَدْتُهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفْتُهُ إِلَّا أُخْتُهُ

تیر کے دیکھا اور وہ قتل ہوا پڑا اور مشرکوں نے اسکو مثلہ کیا تھا پس ہم میں سے کسی نے اسکو شناخت نہ کیا مگر اوس کی ہمشیرہ نے

بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ كُنَّا نَرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي شَأْنِهِ وَفِي

اوس کی انگلیوں سے شناخت کر لیا انس رضی اللہ عنہ کہتا ہے ہم دیکھتے یا خیال کرتے ہیں کہ یہ آیت یعنی رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ الخ اوسکی اور اسکی

أَشْبَاهِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ إِلَى آخِرِهَا مُتَّفَقٌ

مثل مومنوں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے

عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ فِي آخِرِ بَابِ الْمُجَاهَدَةِ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ

اور پہلے یہی آخر باب المجاہدہ میں گذرا اور سمرہ بن جندب رضہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات کو دو مرد میرے پاس آئے۔ وہ مجھے

بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا

ایک درخت پر چڑھا کر لیگئے پس اون دونوں نے مجھے ایک گھر میں داخل کیا کہ وہ گھر بہت ہی خوبصورت اور افضل تھا کہ میں نے کبھی اوس سے زیادہ خوبصورت

أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهُوَ بَعْضُ مِنْ حَدِيثٍ طَوِيلٍ

سو شہیدوں کا گھر ہے روایت کی یہ بخاری نے اور یہ حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے

فِيهِ أَنْوَاعٌ مِنَ الْعِلْمِ سَيَأْتِي فِي بَابِ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَ

جسمیں کئی قسم کے علم ہیں۔ جو عنقریب باب تحریم الکذب میں آوے گی انشاء اللہ تعالے وہ اور

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ

روایت ہے انس رضہ سے کہ ام الربیع بنت البراء یہ حارثہ بن سراقہ کی ماں ہے۔

أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے حارثہ کی بات نہیں سناتے

وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ

اور وہ بدر کے دن مارا گیا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہو تو میں صبر کروں اور اگر اسکا غیر ہو۔

اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ فَقَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ

تو میں اوسپر رونے میں کوشش کروں آپنے فرمایا اے ام حارثہ جنت میں بہت سے ہیں اور تیرا بیٹا

أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ

فردوس اعلی میں پہنچ گیا ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے۔ جابر بن عبد اللہ رضہ سے

ف یعنی خواب میں ۲ حدیث باب اگلے ۱۵۴ جون بھوٹ کے تحریم کے بیان میں ۱۲

ف یعنی جنت میں نہ ہو

عنہما قال جیء بأبی إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد مثل فوضع بین یدیہ

کہ کہا میرا باپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کیا گیا اور اوسکو مثلہ کیا گیا تھا آپکے سامنے رکھا گیا

فذہبت أکشف عن وجہہ فنہانی قومی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے اوسکا منہ کھولنا شروع کیا لوگوں نے مجھے روک دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ما زالت الملئکۃ تظلہ بأجنحتہا متفق علیہ وعن سہل بن حنیف رضی اللہ

کہ ملائکہ اپنے پروں سے اوپر سایہ کرتے رہے ہیں۔ متفق علیہ ۲ اور سہل بن حنیف رضہ سے روایت ہے۔

عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سأل اللہ تعالی الشہادۃ بصدق

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اللہ تعالہ سے شہادت صدق دل سے

بلغہ اللہ منازل الشہداء وإن مات علی فراشہ رواہ مسلم وعن

مانگتا ہے اللہ تعالہ اوسکو شہیدوں کے مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر ہی فوت ہو روایت کی یہ مسلم نے ۳

انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الشہادۃ

اور انس رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صدق دل سے

صادقا أعطیہا ولو لم تصبہ رواہ مسلم وعن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

شہادت طلب کرے اوسکو عطا کی جاتی ہے۔ اگرچہ شہادت اوسکو نہ پہنچی، روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یجد الشہید من مس القتل إلا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید کو مارا جانا سے اسقدر دکھ ہوتا ہے۔

کما یجد أحدکم من مس القرصۃ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح

جیسا تم کو چٹکی لینے سے ہوتا ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

وعن عبد اللہ بن أبی أوفی رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اور عبد اللہ بن ابی اوفی رضہ سے روایت ہے ایہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم فی بعض أیامہ التی لقی فیہا العدو انتظر حتی مالت الشمس ثم قام

وسلم نے دشمن سے مقابلہ کے بعض دنوں میں انتظار کیا۔ یہانتک کہ سورج مائل ہوگیا۔ اوسوقت آپ کھڑے

فی الناس فقال یا أیہا الناس لا تتمنوا لقاء العدو واسألوا اللہ العافیۃ

ہوئے، اور فرمایا اے لوگو دشمن سے مقابلہ کی آرزو نہ کرو۔ اور خدا تعالی سے عافیت مانگا کرو اور

فإذا لقیتموہم فاصبروا واعلموا أن الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال اللہم

جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو اور جان لو کہ بہشت تلواروں کے سایہ تلے ہے۔ پھر فرمایا صلعم نے اللہ

مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

قرآن کے نازل کرنیوالے اور بادل کے چلانیوالے اور لشکروں کے ہزیمت دینے والے ان کو ہزیمت دے اور ہماری مدد کر

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

متفق علیہ۔ اور سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو باتیں دو دعا رد نہیں کیجاتی یا کم کیجاتی ہے ایک اذان کے وقت دوسرے

وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ

لڑائی کیوقت جب ایک دوسرے کو جھپٹ جاتے ہیں اور روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور انس

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ

رضہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب لڑائی کرتے تو یہ دعا کرتے تھے اے اللہ تو

أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

تو ہی میرا مددگار میرا ساتھی قوت تیرے ہی دیئے ہوئے ہیں اور ساتھ قوت تیرے ہی حملہ کرتا ہوں۔ اور ساتھ مدد تیرے ہی لڑتا ہوں میں

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

اور روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور روایت ہے ابو موسے رضہ سے کہ نبی صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَ

اللہ علیہ وسلم جب خوف اندیشہ کرتے کسی قوم سے کہتے یا الٰہی تحقیق ہم کرتے ہیں تجھکو مقابل کفار کے اور پناہ مانگتے ہیں ہم

نَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

ساتھ تیرے برائی اونکی سے روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے بندھی ہے پیچھے پیشانیوں اونکی کی بھلائی

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

روز قیامت تک متفق علیہ رہے اور عروہ بارقی رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک بھلائی بندھی ہوئی ہے یعنی ثواب اور غنیمت ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

وا دیتے تجھ ہی پہر وسا
ہے مجھے ہلر میں ۱۲
ف ۲ مراد پیشانی سے
ذات ہے یعنی گھوڑوں میں
برکت ہے اس لیئے کہ
بسبب اون
کے
حاصل
ہوتا ہے جہاد کہ
اس میں خیر بنا اور غنیمت
کی ہے ۱۲ ابو ادریس ازھر
عہ واسطے جمع کرنے لکر
کفار کے ۱۲ سہ دشمنان
دین پر ۱۲

علیہ وسلم من احتبس فرسا فی سبیل اللہ ایمانا باللہ واحتسابا وتصدیقا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کے راہ میں ایمان سے اور ثواب کے امید پر اور اوسکے وعدہ کی

بوعدہ فان شبعہ وریہ وروثہ وبولہ فی میزانہ یوم القیمۃ رواہ البخاری

تصدیق کرکے کہوڑا باندھے اوسکی سیری اور سیرابی اور لید اور لول قیامت کیدن ترازو میں میزان اعمال اوسکی میں روایت کی یہ بخاری نے

وعن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی رسول اللہ

اور روایت ہے ابو مسعود انصاری رضہ سے کہ کہا لایا ایک شخص

صلی اللہ علیہ وسلم بناقۃ مخطومۃ فقال ھذہ فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ

اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہ واسطے راہ خدا تعالیٰ کے ہے۔ وے پس فرمایا پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم لک بھا یوم القیمۃ سبعمائۃ ناقۃ کلھا مخطومۃ رواہ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے تیرے بدلے اس اونٹنی کے دن قیامت کے سات سو اونٹنیاں ہونگی سب مہار کی ہوئی پس روایت کی یہ مسلم

مسلم وعن ابی حماد ویقال ابو سعاد ویقال ابو اسد ویقال ابو عامر رضی

نے اور ابو حماد اور کہا گیا ابو سعاد اور کہا گیا ابو اسد اور کہا گیا ابو عامر اور

یقال ابو عمرو ویقال ابو الاسود ویقال ابو عیس عقبۃ بن عامر الجھنی رضی

کہا گیا ہے ابو عمرو اور کہا گیا ابو الاسود اور کہا گیا ابو عیس عقبہ بن عامر جہنی رضہ سے

اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر یقول و

روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ منبر پر اوپر تھے فرماتے تھے اور

اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل الا ان القوۃ الرمی الا ان

تم اون کے لئے قوت اور گھوڑوں کے باندھنے سے جہانتک ہو سکے تیاری کرتے رہا کرو خبردار قوت تیراندازی ہے خبردار

القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی رواہ مسلم وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

قوت تیراندازی ہے خبردار قوت تیراندازی ہے روایت کی یہ مسلم نے اور اوسکی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

ستفتح علیکم ارضون ویکفیکم اللہ فلا یعجز احدکم ان یلھو بأسھمہ رواہ

کہ عنقریب تم پر ملک فتح ہونگے اور تم کو خدا کفایت کریگا پس درستی کرے ایک تمہارا کھیلنے سے ساتھ تیروں اپنے کے روایت

مسلم وعنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم

کی یہ مسلم نے۔ وے اوسی سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص

الرمی ثم ترکہ فلیس منا او فقد عصی رواہ مسلم وعنہ قال سمعت

تیراندازی جاننے پھر چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں یا اوسنے بے فرمانی کی یہ روایت کی یہ مسلم نے اور اوسی سے روایت ہے کہا کہ میں نے

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ بِالسَّہْمِ ثَلٰثَۃَ نَفَرٍ الْجَنَّۃَ

رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ تیر کے سبب تین آدمی کو جنت میں داخل کرے گا۔

صَانِعَہٗ یَحْتَسِبُ فِی صَنْعَتِہِ الْخَیْرَ وَالرَّامِیَ بِہٖ وَمُنْبِلَہٗ وَارْمُوا وَارْکَبُوا وَاَنْ

اوسکے بنانیوالے کو جو اسکے بنانے میں بھلائی کی امید رکھے اور اسکے چلانیوالے کو اور اوس شخص کو جو تیر انداز کو تیر چلا تا دیتا ہے۔ اور تم تیر

تَرْمُوا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْکَبُوا وَمَنْ تَرَکَ الرَّمْیَ بَعْدَ مَا عَلِمَہٗ رَغْبَۃً عَنْہُ

تمہارے تیر اندازی مجھے تمہاری سواری کرنیسے زیادہ محبوب ہے اور جو سیکھ کر بے رغبتی سے تیر اندازی چھوڑ دے تو اوسنے نعمت چھوڑ

فَاِنَّمَا نِعْمَۃٌ تَرَکَہَا اَوْ قَالَ کَفَرَہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ

دی یا فرمایا اوسنے نعمت کی ناشکری کی۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے۔ اور روایت ہے۔ سلمہ بن اکوع رضہ سے

عَنْہُ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَفَرٍ یَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ ارْمُوا بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ

کہا کہ نبی علیہ السلام ایک جماعت پر جو تیر اندازی کرتی تھی گذرے۔ آپنے انکو فرمایا اے اسماعیل کی اولاد تیر اندازی کیا کرو۔

فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

کہ تمہارا باپ تیر انداز تھا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور عمرو بن عبسہ رضہ سے روایت ہے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ

کہا کہ میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص اللہ تعالیٰ کی

اللّٰہِ فَہُوَ لَہٗ عَدْلُ مُحَرَّرَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

راہ میں ایک تیر چلائے اوسکے لئے غلام آزاد کرنیکے برابر ثواب ہوتا ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

صَحِیْحٌ وَعَنْ اَبِیْ یَحْیٰی خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صحیح ہے اور ابو یحیی خریم بن فاتک رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ سَبْعُمِائَۃِ ضِعْفٍ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے اوسکے لئے سات سو لکھا جاتا ہے ف

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُوْمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ نہیں کہ فی سبیل (یعنی جہاد میں) روزہ رکھے مگر

بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ وَجْہَہٗ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ

اللہ تعالیٰ اس دن کی برکت سے اوسکو دوزخ کی آگ سے ستر سال کی مسافت دور کرتا ہے ۲ متفق علیہ اور

ف

یعنے ایک چیز مثل روپیہ
و پیسہ و اشرفی وغیرہ
کے اگر خرچ کرے تو سات
سو لکھی جاتی ہے ۱۲

۲ یعنی وہ شخص
غزوہ
کی
مشقت اور دور
کی مشقت یعنے دونوں
مشقتوں کو برداشت کرے
اوس کو خدا تعالیٰ یہہ
بخشش کرتا ہے ۱۲
شرح ملخصاً عن جواہر
تم نے اسکو دی تھی ۱۲

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ

روایت ہے ابو امامہ رضؓ سے نقل کی اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں وے

سَبِیْلِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالےٰ اوسکے اور دوزخ کے درمیان خندق کرتا ہے جیسا آسمان اور زمین کے درمیان ہے وے

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ

کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مرا اور جہاد نہ کیا اور اوسکے دل میں

نَفْسَہٗ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِّنَ النِّفَاقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ

جہاد کا خیال بھی نہ گذرا تو وہ ایک قسم نفاق پر مرا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور جابر رضؓ سے روایت ہے

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ

کہا اوسنے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اوسنے فرمایا کہ مدینہ میں

لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ حَبَسَھُمُ الْمَرَضُ

کچھ آدمی ہیں کہ سیر کرنی اور قطع منازل میں تمہارے ساتھ ہیں وے اون کو بیماری نے ساتھ آنیسے روک لیا ہے۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِلَّا شَرِکُوْکُمْ فِی الْاَجْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور ایک روایت میں ہے نبد کیا انکو عذر نے اور ایک روایت میں ہے کہ اجر میں تمہارے شریک ہیں۔ روایت کی یہ بخاری نے

مِنْ رِّوَایَۃِ اَنَسٍ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ مِنْ رِّوَایَۃِ جَابِرٍ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی

انس کی روایت سے اور روایت کی یہ مسلم نے جابر کی روایت سے اور لفظ مسلم کے ہیں۔ اور روایت ہے ابوموسیٰ رضؓ سے

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرَّجُلُ

کہ ایک گنوار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہا یا رسول اللہ ۲ ایک مرد

یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُذْکَرَ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانُہٗ وَفِیْ

غنیمت کیواسطے لڑائی کرتا ہے اور ایک اسلئے لڑتا ہے کہ لوگ میں اوسکا نام ہو اور ایک اسلئے لڑتا ہے کہ اوسکا مرتبہ دیکھا جاوے ۱۲ اور ایک

رِوَایَۃٍ یُقَاتِلُ شَجَاعَۃً وَّیُقَاتِلُ حَمِیَّۃً وَفِیْ رِوَایَۃٍ یُقَاتِلُ غَضَبًا فَمَنْ فِیْ

روایت میں ہے کہ شجاعت کے اظہار کو لڑائی کرتا ہے اور حمیت کو لڑتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ غصہ کے سبب لڑتا ہے ان میں سے

سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ

سبیل اللہ کس کی لڑائی ہے۔ فرمایا جو اسلئے لڑتا ہے۔ کہ اللہ کا کلمہ

اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ متفق علیہ وعن عبد اللہ بن عمرو بن

غالب اونچا ہو جائے۔ اور کسی لڑائی فی سبیل اللہ ہے۔ متفق علیہ۔ ۱۲ اور عبد اللہ بن عمرو بن

العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غازیۃ

العاص رضی سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی جماعت جہاد کرنے والی

او سریۃ تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورھم وما من غازیۃ

یا لشکر جہاد کرے پس غنیمت جاوے اور صحیح سلامت آوے مگر تحقیق جلدی لے تہائی مزدوری انہی کے اور نہیں کوئی جماعت جہاد کرنے والی

او سریۃ تخفق وتصاب الا تم لھم اجورھم رواہ مسلم وعن ابی امامۃ

یا لشکر جہاد کرے ہوا لاکر غنیمت نہ لاوے اور زخمی کیا جاوے مگر پورا ہوتا ہے ثواب ان کا۔ روایت کی مسلم نے۔ ۱۲ اور روایت ہے ابو امامہ

رضی اللہ عنہ ان رجلا قال یا رسول اللہ ائذن لی فی السیاحۃ فقال

سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا حضرت آپ مجھے سیاحت کی اجازت فرمایئے۔

لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاحۃ امتی الجہاد فی سبیل اللہ عزوجل

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو فرمایا کہ میری امت کی سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے

رواہ ابو داود باسناد جید وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ

روایت کی ہے ابو داود نے اسناد جید سے۔ ۱۲ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی سے روایت ہے۔

عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قفلۃ کغزوۃ رواہ ابو داود باسناد

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپسی کرکے واپس گھر کو آنا اجر میں مثل غزوہ کے جانے کے ہے رواہ ابو داود اسناد

جید القفلۃ الرجوع والمراد الرجوع من الغزو بعد فراغہ معناہ انہ یثاب

جید سے۔ قفلہ پھرنا ہے اور مراد واپس آنا ہے غزوہ سے بعد فراغت کے مطلب یہ ہے کہ وہ ثواب دیا جاتا ہے۔

فی رجوعہ بعد فراغہ من الغزو وعن السائب بن یزید رضی اللہ عنہ

واپسی میں بعد راحت اسکے کے غزوہ سے اور روایت ہے سائب بن یزید رضی سے

قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ تبوک تلقاہ الناس فلقیتہ

کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگ آپ کے استقبال کو گئے میں بھی

مع الصبیان علی ثنیۃ الوداع رواہ ابو داود باسناد صحیح بھذا اللفظ

لڑکوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع پر آپ سے جا ملا۔ روایت کی ہے ابو داود نے اسناد صحیح سے انہی لفظوں سے

ورواہ البخاری قال ذھبنا نتلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع

اور بخاری نے روایت کی ہے کہ کہا راوی نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کرنے کو گئے

وا یعنی دین اسلام ۱۲ ف۲ اس حدیث کا مضمون پہلے باب میں بھی گزرا ہے ۱۲ منہ ۳ دوتہائی مزدوری اپنی کے کہ غنیمت اور سلامت ہے اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہے اور وہ قیامت کے دن پاوے گا۔ اور اسی حساب سے جو کوئی سلامت آیا اور غنیمت نہ لایا۔ ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور اخیر جملہ کے یہ معنی ہیں کہ جس نے جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتھ نہ لگی تو ثواب اس کا پورا باقی ہے کہ آخرت میں پاوے گا ایا ادریس از مفہ ف۴ سیاحت یہ ہے کہ آدمی لوگوں کی مصاحبت و مخالطت چھوڑ کر تنہا جنگلوں میں رہنا اختیار کرے ۱۲ مجمع البحار ف۵ یعنی جیسا غزوہ کے جانے میں ثواب ہے ویسا ہی واپس گھر کو لوٹ کر آنے میں بھی ثواب ہے ۱۲ شرح ف۶ اس سفر سے واپس آنیوالے کے استقبال کا استحباب نکلتا ہے

۱۲ سنہری

الصبیان الی ثنیۃ الوداع وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی

لڑکوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔ اور ابو امامہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ

اللہ علیہ وسلم قال من لم یغز او یجھز غازیا او یخلف غازیا فی اھلہ بخیر

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نہ جہاد کیا یا نہ غازی کا سامان بنا دیا۔ یا نہ غازی کے گھر میں بھلائی کے ساتھ خلیفہ ہوا

اصابہ اللہ بقارعۃ قبل یوم القیمۃ رواہ ابوداود باسناد صحیح وعن

اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے کوئی مصیبت سخت پہونچاوے گا روایت کی اس کو ابوداود نے باسناد صحیح سے۔

انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاھدوا المشرکین

اور انس رضؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد کرو مشرکوں سے

باموالکم وانفسکم والسنتکم رواہ ابوداود باسناد صحیح وعن ابی عمرو

اپنے مالوں اور جانوں اور زبانوں کے ساتھ جہاد کرو روایت کی اس کو ابوداؤد نے باسناد صحیح سے اور روایت ہے ابو عمرو

ویقال ابو حکیم النعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ قال شھدت رسول

یا ابو حکیم نعمان بن مقرن رضؓ سے کہا میں نے دیکھا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لم یقاتل من اول النہار اخر القتال حتی تزول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب نہ لڑتا دن کے پہلے حصہ میں تو ٹھہرا رہتا لڑائی میں تا ظہر آنے تک سورج ڈھل

الشمس وتھب الریاح ویزل النصر رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث

جاوے اور ہوا بہنے لگے اور مدد نازل ہوتی ہے روایت کی اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن صحیح وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

حسن صحیح ہے۔ اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم لا تتمنوا لقاء العدو فاذا لقیتموھم صابروا متفق علیہ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہ آرزو کرو دشمن کی ملنے کی اور جب ان سے ملو تو صبر کرو۔ متفق علیہ

وعنہ وعن جابر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

اور اس سے ہے۔ ابوہریرہ اور جابر رضؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الحرب خدعۃ متفق علیہ

لڑائی دھوکا ہے متفق علیہ

باب بیان جماعۃ من الشھداء فی نوابہ الاخرۃ ویغسلون

باب ان شہیدوں کے بیان میں جنکو آخرت میں ثواب ملے گا اور ان کو غسل دیا جاتا ہے

وَيُصَلَّى عَلَيْهِمْ بِخِلَافِ الْقَتِيلِ فِي حَرْبِ الْكُفَّارِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اور ان پر جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے بخلاف اس شخص کے جو کافروں کی لڑائی میں مارا گیا ہو ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ شہید پانچ ہیں۔ جو طاعون میں مرجائے۔ اور جو اسہال سے مرجائے۔

وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ

اور وہ جو پانی میں ڈوب کر مرجائے اور جو کسی مکان وغیرہ کے نیچے دب کر مرجائے اور اللہ کے رستہ میں شہید ہوجائے متفق علیہ۔ اور اسی سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ فِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ

کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو خطاب کرکے فرمایا کہ تم لوگ شہید کس کس کو شمار کرتے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ

مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ قَالُوا فَمَنْ

شہید وہ ہے جو اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ آپنے فرمایا اس صورت میں میری امت میں شہید بہت تھوڑے ہونگے۔ انہوں نے عرض کیا

يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللهِ

یارسول اللہ پھر شہید کون کون ہے۔ آپنے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں مرجائے۔

فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ

وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون میں مرجائے۔ وہ بھی شہید ہے۔ اور جو

فَهُوَ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو

پیٹ کے مرض میں مرجائے وہ بھی شہید ہے اور جو ڈوب کر مرجائے وہ بھی شہید ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ اور عبداللہ بن عمرو

ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ

ابن العاص رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي الْأَعْوَرِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ

اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جاوے وہ شہید ہے۔ متفق علیہ ۱۲ اور روایت ہے ابوالاعور سعید بن زید بن عمرو

بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ نُفَيْلٍ أَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُودِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ سَمِعْتُ

ابن نفیل رضؓ سے احد عشرہ جنکو بہشت کی بشارت دی ہے سنا میں نے

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ

رسول اللہ صلعم کو فرماتے کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جاوے وہ شہید ہے اور جو اپنے

دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ

خون کی حفاظت میں مارا جاوے وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت میں مارا جاوے وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے

عہ بدون اختیار ہوا
عہ یعنی اپنی جان کی
فہ یعنی کفار کی لڑائی
میں مارا جاوے ۱۲
وہ یعنی تقدیر
فہ اس لئے
ہے کہ جو
شخص
اپنی
مال لینے کا
قصد کرے اگر مالک
اسکو قتل کرے تو جائز
ہے خواہ مال بہت
ہو یا تھوڑا ہو ۱۲ شرح
ازن ۱۲

اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ

اہل کی حفاظت کرتا مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ روایت کیا ہے ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور یہ روایت ہے

اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ رضہ سے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَخْذَ مَالِیْ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ

اور کہا یا رسول اللہ آپ مجھے خبر دیجئے اگر کوئی میرا مال لینے کا ارادہ کرے آپنے فرمایا تو اوسکو اپنا مال

مَالَكَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِیْ قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِیْ قَالَ فَاَنْتَ

مت دے اوسنے کہا اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے آپنے فرمایا تو بھی اوس سے لڑائی کر اوسنے کہا اگر اوسنے مجھے قتل کر دیا آپنے فرمایا تو

شَهِيْدٌ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ قَالَ هُوَ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

شہید ہوگا اوسنے کہا اگر میں اوسکو قتل کر دوں آپنے فرمایا وہ دوزخ کی آگ میں داخل ہوگا۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ الْعِتْقِ

باب ایکسو اڑتیسواں غلام آزاد کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ

فرمایا اللہ تعالے نے سو نہ چڑھا گھاٹی پر اور تو کیا بوجھا ہے وہ گھاٹی چھوڑنا گردن کا۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص

اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهٗ

غلام مسلمان آزاد کرے اللہ تعالے اوس غلام کے ہر ہر عضو کو جو عوض آزاد کرنیوالے کا عضو آگ سے آزاد کرا دے تا اوس کا فرج

بِفَرْجِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اوسکی فرج کی عوض آزاد کیا جاتا ہے متفق علیہ۔ اور ابوذر رضہ سے روایت ہے اسنے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قُلْتُ اَیُّ

اعمال میں سے کونسا عمل افضل ہے آپنے فرمایا اللہ تعالے کے ساتھ ایمان اور اوسکے رستے میں جہاد کرنا میں نے عرض کی کونسی

الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَكْثَرُهَا ثَمَنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

گردن افضل ہے آپنے فرمایا جو مالکوں کو بہت پیاری اور بہت مول والا ہو۔ متفق علیہ

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ الْاِحْسَانِ

باب ایکسو انتالیسواں غلام سے احسان کرنے کے

وَالْمَمْلُوكِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَبِذِي الْقُرْبٰى

فضیلت کے بیان میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور بندگی کرو اللہ کی اور کسی شے کو اسکا شریک مت کرو اور والدین سے احسان کرو۔

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ

اور ذوالقربےٰ اور یتیموں اور مسکینوں اور پڑوسی قرابت والے اور پڑوسی اجنبی اور برابر کے رفیق

وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَعَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا ذَرٍّ

اور مسافر اور مملوک اور غلام کے ساتھ احسان کرو۔ اور روایت ہے معرور بن سوید سے کہا کہ میں نے ابوذر کو دیکھا

وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهٖ مِثْلُهَا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ سَابَّ رَجُلًا

کہ اوسپر ایک حلہ تھا۔ اور ویسا ہی اوسکے غلام پر تھا۔ میں نے اسکا سبب پوچھا اوسنے بیان کیا کہ اوسنے

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيَّرَهٗ بِاُمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

رسول اللہ صلعم کے عہد میں ایک آدمی کو طعنہ دیا دین اوس کو اوس کی ماں کے عیب لگایا پس رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَعَيَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ اِخْوَانُكُمْ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر تو نے اوسکی ماں کو عیب لگایا بیشک تو ایسا آدمی ہے کہ تجھ میں جاہلیت کی حالت ہے وہ تمہارے بھائی

وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ

اور خدمتگار ہیں اللہ تم نے اونکو تمہارے ہاتھوں کے نیچے کردیا ہے جسکا بھائی اوسکے تابع ہو اوسے چاہیے اپنے ساتھ کا کھانا

مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ

کھلاوے اور جیسے آپ کپڑے پہنے اوسکو پہنایا کرے اور اوسکو ایسے کام کی تکلیف مت دیجو جو اوس پر غالب ہو اگر تم اون کو ایسے کام کی

فَاَعِيْنُوْهُمْ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَ

تو اوس کام میں اونکی مدد کرو۔ متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَلْيُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَاِنْ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس اوسکا خادم کھانا لاوے تو اوسکو بھی کھانیکے واسطے اپنے ساتھ بٹھلا لیوے اگر

يُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اَكْلَةً اَوْ اَكْلَتَيْنِ فَاِنَّهٗ وَلِيَ حَرَّهٗ

نہ بٹھلاوے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دیدیا کرے اس واسطے کہ وہ اپنے خدمتگار کا کھانا پکانے

وَعِلَاجَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَلْاَكْلَةُ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَهِيَ اللُّقْمَةُ

اور اوسکی گرمی سے بلا رہا ہے روایت کی یہ بخاری نے۔ واؤ الاکلۃ ساتھ ضمہ ہمزہ کے ہے۔ اور وہ لقمہ ہے۔

اَلْبَابُ الْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ

باب ایکسو چالیسواں اوس غلام کی فضیلت کے بیان میں

ف ۱۲ یعنی ان کی گالی دی ۱۲ منہ یعنی جس کی ماں کو طاقت نہو ۱۲ ف ۳

ایک آدمی کو گالی دی وہ آدمی جسکو اوسنے گالی دی بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن تھا اور حالیکہ کچھ ذخیرہ تیس آدمیوں کے برابر رکھتا تھا مشکل کام میں اون کو مدد دیتا تھا اور نسبت کے فخر کرنا بہت برا ہے۔ تعالے تعالے نے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم فرمایا ہے اور شریعت میں تقوی فضیلت ہے اور تنہا ابائے فخر بدون تقوے کے معتبر نہیں ۱۲

شرح ملخصا والتفصیل لا تخفی منہ ۱۲ ف ۴ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کہانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا ضرور دینا چاہیئے اگرچہ اسکا کھانا مقرر نہو یعنی ضرورت سے بیشہ ہے کہ وہ کھانا پکاوے اور پکانے کی گرمی اٹھاوے اور اس کھانے سے کچھ بھی نہ پاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہیں اگر کھلا دیوے تو بہتر ہے اپنا غرور کہو یا ۱۲

حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰی وَحَقُّ مَوَالِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

جو اللہ کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے۔ ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک غلام جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی اچھی طرح ادا کرے

فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

تو اوسکو دوہرا ثواب ہوگا متفق علیہ۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غلام مملوک مصلح کو دو اجر ہیں۔ مجھے اوس ذات پاک کی قسم جسکے ہاتھ میں

أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ

ابوہریرہ کی جان ہے اگر جہاد فی سبیل اللہ اور حج اور ماں سے نیکی کرنے کی میری خواہش ضرور اس بات کو دوست رکھتا

وَأَنَا مَمْلُوكٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

کہ مملوکیت کی حالت میں مجھے موت آوے متفق علیہ۔ اور ابو موسیٰ اشعری رضی سے روایت ہے کہا کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو غلام اپنے رب کی عبادت خوب طرح کرے۔ اور اپنے

إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

مالک کا حق اور خیر خواہی اور فرمانبرداری جو اوسپر واجب ہے ادا کرے اوسکو دو اجر ہیں روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ

اور اوسی سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہیں جنکو دوہرا ثواب ہے ایک مرد

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ

جو اہل کتاب میں سے جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا حق اور اپنے

وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا

مالکوں کا حق ادا کیا۔ تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی۔ اوسنے اوسکو شست برخاست وغیرہا کا ادب سکھلایا پس اچھی طرح ادب

فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سکھلایا اور اوسکو شریعت کے احکام کی تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا اور اوسی سے نکاح کر لیا تو اوسکو دونو ایسا میں سے۔ متفق علیہ

اَلْبَابُ الْحَادِي وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الْعِبَادَةِ

باب ایکسو اکتالیسواں ہرج میں عبادت کرنے کی فضیلت کے بیان میں۔

فِی الْهَرْجِ وَهُوَ الْاِخْتِلَاطُ وَالْفِتَنُ وَنَحْوُهَا عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ

اور ہرج کسی امر میں حد سے گذرنا اور فتنوں وغیرہ کو کہتے ہیں۔ معقل بن یسار رضی سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِی الْهَرْجِ کَهِجْرَةٍ

کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرج میں عبادت کرنی میری طرف ہجرت کرکے آنے کی مثل ہے

اِلَیَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اپنی طرف

اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ السَّمَاحَةِ

باب ایکسو چالیسواں بیع و شراء

فِی الْبَیْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْاَخْذِ وَالْعَطَاءِ وَحُسْنِ الْقَضَاءِ وَالتَّقَاضِیْ وَاِرْجَاحِ

اور لینے اور دینے میں ادا کرنے اور تقاضا کرنے اور

الْمِکْیَالِ وَالْمِیْزَانِ وَالنَّهْیِ عَنِ التَّطْفِیْفِ وَفَضْلِ انْظَارِ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَالْوَضْعِ

ناپ اور تول کے جھکانے میں سہولت و مسامحت کرنے کی فضیلت بیان میں اور ان دونوں میں کمی کرنے سے نہی کرنے کے بیان میں اور تخفیف

عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ وَ

چھوڑنے کے فضیلت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو کچھ کرو بھلائی سے اللہ تم جانتا ہے۔ اور

یَا قَوْمِ اَوْفُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ

فرمایا اے قوم پورا کرو ناپ اور تول انصاف سے اور نہ گھاٹا دو لوگوں کو ان کی چیزوں میں اور

وَقَالَ تَعَالٰی وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ

فرمایا خرابی ہے گھٹانے والوں کے جو جب ناپ دیں لوگوں سے پورا بھر لیں

وَاِذَا کَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ

اور جب ناپ دیں ان کو یا تول دیں تو گھٹا کر دیں۔ کیا خیال نہیں رکھتے وہ لوگ

لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

ایک بڑے دن جس دن کھڑے ہوں گے آدمی رب سارے جہان کے اور ابوہریرہ رضی سے

عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ

کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تقاضا کرتا تھا آپ سے قرض کا اور سخت کہا آپ کو

بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ

یار نے اسکا قصد کیا آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو حق والے کی

ف۱ ہرج کشت وخون وغیرہا تکالیف یعنے کشت وخون جب جہان میں رائج ہو اور زمانے میں فساد پھیلا ہوا ہو تو اس وقت کی عبادت کا ثواب حضرت والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہے۔ اس واسطے کہ ایسے سخت وقت میں دین پر

ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہے ایسے وقت میں بندگی کرنے والا گویا مہاجر کی مثل ہے کہ لوگوں کو چھوڑ کر اپنے رب کی عبادت پر ثابت قدم ہو گیا ۱۲

ف۲ یعنے اس کے ذمہ قصد کیا ۱۲ ۱۲

مقالا ثم قال اعطوه سنا مثل سنه قالوا یا رسول الله لا نجد الا امثل من

گفتگو بہ کرتی ہے۔ تو پھر فرمایا اسکو اسکے عمر کے مثل دیدو تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم تو ہیں پاتے مگر اسکے اونٹ سے

سنه قال اعطوه فان خیرکم احسنکم قضاء متفق علیه وعن جابر

فضل افضل آپنے فرمایا اسکو وہی دیدو کہ تم میں افضل وہ شخص ہے جو قرض بہت خوب طرح سے ادا کرے۔ متفق علیہ اور جابر

رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رحم الله رجلا

رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ رحم کرے اوس شخص پر

سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی رواه البخاری وعن ابی قتادة

جو بیچنے اور خریدنے اور مطالبہ کرنے کے وقت نرمی کرتا ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابو قتادہ رضی سے روایت ہے۔

رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سره

کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جسکو بھلا معلوم ہو۔

ان ینجیه الله من کرب یوم القیمة فلینفس عن معسر او یضع عنه رواه

کہ خدا اسکو قیامت کے تکلیفوں سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج و فقیر کو مہلت دے یا قرض اوس کو چھوڑ دے یہ حدیث کی ہے

مسلم وعن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

یہ مسلم نے روایت کی۔ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال کان رجل یداین الناس وکان یقول لفتاه اذا اتیت معسرا فتجاوز

فرمایا کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ اور اپنے غلام کو کہا کرتا کہ جب تو تنگدست کے پاس مطالبہ کرنے جائے تو

عنه لعل الله ان یتجاوز عنا فلقی الله فتجاوز عنه متفق علیه وعن

امید ہے کہ اللہ تعالے ہمسے درگذر کرے پس وہ شخص اللہ کو ملا پس اللہ نے اس سے درگذر کی۔ متفق علیہ اور

ابی مسعود البدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

ابو مسعود بدری رضی سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حوسب رجل ممن کان قبلکم فلم یوجد له من الخیر شیء الا انه کان

کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص حساب کیا گیا۔ اسکی نیکی کوئی نہ ملی مگر یہ کہ وہ

یخالط الناس وکان موسرا وکان یامر غلمانه ان یتجاوزوا عن المعسر قال

لوگوں سے معاملہ کیا کرتا تھا۔ اور اپنے غلاموں کو کہا کرتا تھا کہ تنگدست نادار کو درگذر کیا کریں۔ اللہ تعالی نے فرمایا

الله تعالی نحن احق بذلک منه تجاوزوا عنه رواه مسلم وعن حذیفة رضی

ہم اس شخص سے اس کام کے زیادہ مستحق ہیں اسلئے اس سے درگذر کرو۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے حذیفہ رضی سے

اللہ عنہ قال أتی اللہ بعبید من عبادہ اتاہ اللہ مالا فقال لہ ماذا عملت فی

کہا کہ ایک بندہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے جسکو خدا تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر کیا گیا صلعم نے اوسکو فرمایا کہ تو نے

الدنیا قال ولا یکتمون اللہ حدیثا قال یارب اتیتنی مالک فکنت ابایع

دنیا میں کیا عمل کیا تھا اور اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہ چھپا سکینگے ۔ کہیگا اے میرے رب تو نے مجھے مال عطا کیا تھا میں لوگوں سے لین دین کا

الناس وکان من خلقی الجواز فکنت اتیسر علی الموسر وانظر المعسر فقال اللہ تعالیٰ

معاملہ کیا کرتا تھا اور درگذر کرنا میری خو تھی میں مالدار سے آسانی کیا کرتا تھا ۔ اور تنگدست کو مہلت دیا کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا

انا احق بذا منک تجاوزوا عن عبدی فقال عقبۃ بن عامر وابو مسعود

میں تجھ سے زیادہ اس کام کا سزاوار ہوں ۔ (حکم ہوگا) کہ میرے بندے سے درگذر کرو ۔ عقبہ بن عامر اور ابو مسعود

الانصاری رضی اللہ عنہ ھکذا سمعناہ من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

انصاری رضی نے کہا ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے موںہ مبارک سے اسی طرح سنا ہے

سلم رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

روایت کی مسلم نے ۔ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم من انظر معسرا او وضع عنہ اظلہ اللہ یوم القیمۃ تحت ظل

نے فرمایا کہ جو شخص تنگدست کو ادا کو مہلت دے یا اسکو چھوڑ دے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکو اپنے عرش کے

عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن

سایہ کے نیچے جگہ دے گا جس دن اوسکے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا ۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور

جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتری منہ بعیرا

جابر رضی سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے اونٹ مول لیا ۔

فوزن لہ فارجح متفق علیہ وعن ابی صفوان سوید بن قیس رضی

اور میرے لیئے تول کر دیا (یعنے اوسکا مول) اوچا کر تولا ۔ متفق علیہ ۔ اور روایت ہے ابو صفوان سوید بن قیس رضی سے ۔

اللہ عنہ قال جلبت انا ومخرمۃ العبدی بزا من ھجر فجاءنا النبی صلی

کہا کہ میں اور مخرمہ عبدی ہجر سے کسی مقام کا نام ہے ۔ کپڑا لائے ۔ نبی صلے اللہ

اللہ علیہ وسلم فساومنا سراویل وعندی وزان یزن بالاجر فقال النبی صلی

علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک پاجامہ ہمسے چکایا اور میرے پاس ایک شخص تولنے والا تھا کہ مزدوری لیکر تولا کرتا تھا نبی صلے اللہ

اللہ علیہ وسلم للوزان زن وارجح رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح

علیہ وسلم نے اوسکو فرمایا کہ تول اور جھکتا تول ۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے فقط

ف۱ یعنی قبر میں یا قیامت کو حاضر کیا جائیگا واللہ اعلم

ف۲ یعنی اوسکو چھوڑ دو ۱۲

ف۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پاجامہ کے مول میں کوئی چیز وزنی اونکو وا دی اور تولنے والے کو فرمایا کہ جھکتا تول دے ۔ ہجر ایک جگہ کا نام ہے ۔ مدینہ کے قریب ہے ۔ وہاں یہ دونو شخص کپڑا لائے اور ہم میں لاکر فروخت کیا آپ نے اُن کے پاس پاجامہ خریدا ۔ خریدا جامہ خریدنا آپ ثابت ہے پہننا ثابت نہیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پائنچے اور تولنے پر مزدوری یعنی مقرر ہے اور پائنچے تولنے کی اجرت مشتری ہے اگر مول میں کوئی چیز وزنی دے اور اگر بیع وزنی ہو تو اوس کی اجرت بائع پر ہوگی ۱۲ شرح از حفظ و فقیر فقہ

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی الْعِلْمِ

باب ایکسو تینتالیسواں علم کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَقَالَ تَعَالٰی هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کہہ اے رب مجھ کو بڑھتی دے بوجھ اور فرمایا کیا علم والے

یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ

اور بے علم برابر ہیں (یعنے برابر نہیں) ف اور فرمایا اور جو لوگ تم میں سے ایمان لائے

وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

اور جن کو علم دیا گیا ہے اللہ تم اُن کے درجے بلند کرے گا۔ اور فرمایا اللہ تم سے ڈرتے وہی ہیں اوسکے بندے جن کو سمجھ ہے

وَعَنْ مُّعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اور معاویہ رضہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ

کہ جس شخص سے اللہ تعالیٰ نیکی کیا چاہتا ہے اوسکو دین میں بوجھ دیتا ہے متفق علیہ اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے

اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَیْنِ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسد کرنا لائق نہیں مگر دو شخص پر

رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰی هَلَکَتِهٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰہُ الْحِکْمَةَ

ایک وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو مال دیا ہے اور اسکو حق کی راہ میں خرچ کر ڈالنے کی توفیق دی ہے اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو علم دیا ہے

فَهُوَ یَقْضِیْ بِهَا وَیُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَسَدِ الْغِبْطَةُ وَهُوَ اَنْ یَّتَمَنّٰی

وہ اوسکے موافق لوگوں میں حکم کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے متفق علیہ۔ حسد سے مراد آرزو ہے مطلب یہ ہے کہ دو شخصوں کی مانند کے

مِثْلَهٗ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ

آرزو کرے۔ اور ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَصَابَ اَرْضًا

وسلم نے فرمایا کہ وہ چیز کی مثال جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیکر بھیجا ہے علم اور ہدایت سے مینہ کی مثال ہے جو پہنچا زمین پر

فَکَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَیِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَاَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ

سو اوس میں سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوگ گئی اور چارا اور بہت سا سبزا جمایا اور

وَکَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا

اوس زمین میں سے جو کڑی سخت تھی اوس نے پانی کو بیٹھ رہنے دیا اوس سے آدمیوں کو نفع پہونچایا پھر آدمیوں نے اوس سے پانی پیا اور

وزرعوا فاصاب طائفة منها اخری انما هی قیعان لا تمسك ماء ولا تنبت

اور کھیتوں کو سینچا اور کچھ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی اپنے میں سوخت تو پس یہ میدان ہے کہ نہ پانی کو روکے اور نہ چارا

کلا فذلك مثل من فقه فی دین الله ونفعه الله بما بعثنی الله به فعلم و

جملہ سو یہ مثال ہے اوس کی جو فدا کے دین کو سمجھا اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا اور غیروں کو سکھایا

علم ومثل من لم یرفع بذلك راسا ولم یقبل هدی الله الذی ارسلت به متفق

اور مثال ہے اوس کی جس نے اوپر کو نہ اٹھایا اور خدا کی ہدایت کو جس کے واسطے میں بھیجا گیا ہوں نہ لیا متفق

علیه وعن سهل بن سعد رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم

علیہ اور سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال لعلی رضی الله عنه فوالله لان یهدی الله بك رجلا واحدا خیر

علی رضہ کو فرمایا کہ واللہ اگر تجھ سے ایک آدمی کو اللہ تعالے ہدایت کرے تو تیرے لیئے

لك من حمر النعم متفق علیه وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله

یہ کام سرخ بھبک اونٹوں سے بہتر ہے۔ متفق علیہ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے

عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم قال بلغوا عنی ولو ایة وحدثوا عن بنی

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے لوگوں کو پہونچا دو اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتیں

اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار رواه البخاری

شک نقل کرو اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور جو شخص مجھ پر جانکر جھوٹ باندھے تو چاہیئے کہ اپنی جگہ دوزخ میں اگ میں بنالے روایت کی یہ بخاری نے

وعن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

من سلك طریقا یلتمس فیه علما سهل الله له طریقا الی الجنة رواه مسلم

کہ جو شخص علم کی تلاش میں کسی راہ میں چلے خدا تعالہ اوسکے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے روایت کی یہ مسلم نے

وعنه ایضا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من دعا الی هدی

اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص ہدایت کی طرف بلاوے

کان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ینقص من اجورهم شیئا رواه مسلم

اوسکو اوسکی متابعت کرنیوالے کے مثل اجر ہے اور اونکے اجر سے کچھ کم نہیں ہوتا۔ روایت کی یہ مسلم نے

وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مات ابن آدم انقطع

اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اوسکا عمل

فائدہ یعنی علم دین پر کچھ دھیان نہیں کیا جاتا
فائدہ یعنی لوگوں کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہے اگر کچھ نہ بولا جاوے تو قرآن کی ایک آیت بھی تعلیم کرنے سے اسکا اسلام میں بنی اسرائیل کی کتابوں کے دیکھنے سے حضرت صلعم نے منع کیا تھا اس سے ثابت ہوا کہ اونکی ہدایات پر اعتماد نہیں مبادا وہ اسلام کو اپنے اعتقاد بگاڑ دیویں پھر جب دلوں میں اسلام کا عقیدہ مضبوط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی گو یا حق بات کی اور تائید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہے کہ جو اسلامیات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہوں ان کی ہرگز نہ جانا چاہیئے ۱۲ فائدہ فرد چاہیئے کہ اپنی جگہ دوزخ کی آگ میں نہایت منع اور زجر ہے بہت باتوں سے آنحضرت صلعم نے حرام اور کبیرہ گناہ ہے ساتھ اتفاق علماء کے اور حدیث فعلی متواترات سے ہے بیاسٹھ صحابی سکھلاوی ہیں کہ

عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ رَوَاهُ

کٹ جاتا ہے اور مرحوم ہو جاتا ہے مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اس کا ثواب نہیں ہوتا ایک تو خیرات جو صدقہ جاریہ ہو دوسرا علم جس سے

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ

مسلم نے نقل اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار دنیا ملعون ہے

وَمَلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور جو چیز دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو چیز اس سے اللہ تعالیٰ پیدا کرے اور عالم اور متعلم علم روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَوْلُهٗ وَمَا وَالَاهُ اَيْ طَاعَةُ اللّٰهِ وَعَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور کہا حدیث حسن ہے قولہ وما والاہ یعنے طاعت اللہ تعالیٰ کی اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم دین کی طلب میں اپنے گھر سے نکلے تو وہ واپس گھر میں آنے تک گویا اللہ تعالیٰ کی راہ میں

حَتّٰى يَرْجِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ

گھر سے نکلا ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابو سعید خدری

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَّشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِّنْ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بھلائی سے (یعنی علم سے) سیر نہیں ہوتا

خَيْرٍ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ

یہاں تک کہ اس کا انجام بہشت میں داخل ہونا ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث یہ حسن ہے اور

اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم کی فضیلت

عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ

عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت ہے تم میں سے ادنے پر پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ

وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ

اور اسکے فرشتے اور آسمان اور زمین والے یہانتک کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور مچھلیاں

لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ

لوگوں کو بھلائی (یعنے علم دین) سکھانے والے دین کیلئے دعا کرتے ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

یقول من سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ وان

فرماتے تھے کہ جو شخص چلے ایک راہ میں کہ طلب کرتا ہو اس میں علم دین کا جس علم کے لیے بہشت کی راہ آسان کر دیتا ہے ۔ اور

الملئکۃ لتضع اجنحتہا رضی لطالب العلم وان العالم لیستغفر لہ من فی السموٰت

فرشتے علم دین کا طلب کرنے والے کے خوشی کیلئے بازو بچھاتے ہیں ۔ اور بخشش چاہتے ہیں آسمان اور زمین میں ہیں ، تک کہ مچھلیاں باقی

ومن فی الارض حتی الحیتان فی الماء وفضل العالم علی العابد کفضل

ہیں عالم کے لئے بخشش مانگتے ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے

القمر علی سائر الکواکب ان العلماء ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا

چاند کی فضیلت ہے دوسرے تاروں پر اور علماء پیغمبروں کے وارث ہیں ۔ اور پیغمبروں نے دینار

دینارا ولا درہما انما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر رواہ ابو داود

اور درہم وارث نہیں چھوڑا ۔ انہوں نے تو علم ہی وارث چھوڑا ہے پس جس نے علم حاصل کیا اس نے بہت کامل حصہ حاصل کیا روایت کی یہ ابو داؤد اور

والترمذی وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ

ترمذی نے اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی

علیہ وسلم فرماتے سنا کہ اللہ تازہ کرے اس شخص کو کہ سنے جو کچھ ہم سے سنا جیسا سنا ہو پس اپنے لوگوں کو پہنچایا کہ اکثر پہنچائے گئے ۔

من سامع رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن ابی ہریرۃ رضی

پہنچانے والے ہوتے ہیں سننے والے سے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے ۔

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم فکتمہ الجم یوم

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پوچھا گیا بات علم کی پھر چھپایا اس کو اس تو اس کو قیامت کے

القیمۃ بلجام من نار رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن وعنہ

دن آگ کی لگام پہنائے جائے گی یہ روایت کی ابو داود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور اسی سے روایت ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وہ علم جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

اللہ عز وجل لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ

طلب کی جاتی ہے دنیا کی منافع حاصل کرنے کے لئے سیکھے قیامت کے دن وہ شخص

یوم القیمۃ یعنی ریحہا رواہ ابو داود باسناد صحیح وعن عبد اللہ بن عمرو بن

بہشت کی بو بھی نہ پائے گا روایت کی یہ ابو داؤد نے استاد صحیح سے اور عبد اللہ بن عمرو بن

ف۱ یعنی تواضع اور عزت کرتے ہیں ۱۲ ف۲ یعنی مسائل کو نہ بتایا ۱۲ ف۳ یہ اصل علم کے حق میں ہے جس کی تعلیم ضروری ہے جیسا کوئی کسی عالم کو کہے کہ مجھے اسلام کی تعلیم کر یا نماز کے وقت پوچھے کہ مجھے نماز سکھلا یا کوئی حلال حرام کا فتوے پوچھے تو اس کا فرض ہے کہ جواب دے ۔ اور اوس کی تعلیم کرے اور نوافل میں یہ حال نہیں ۱۲ منظار سعید ف۴ امام احمد رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ وہ اور وزیر کے ذریعہ دنیا کو حاصل کرنا بہتر ہے اس سے کہ تو اوسکو دین کے ذریعہ سے حاصل کرے ۱۲ اشرفی

العاص رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله لا

العاص رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح سے

يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء

نہ اٹھائیگا کہ اسکو لوگوں سے یکبارگی دور کر دے بلکہ علم کو علماء کے اٹھانے سے اٹھائے گا۔ ف۱

بقبض العلماء

یہاں تک

حتى إذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم

کہ کوئی عالم دنیا میں نہ چھوڑیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنا بیٹھینگے پس ان سے مسائل پوچھے جائینگے وہ بغیر علم کے فتوے دینگے پس وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور

فضلوا وأضلوا متفق عليه

لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے ف۲ متفق علیہ۔

الباب الرابع والأربعون بعد المائة في كتاب حمد الله وشكره

باب اکیسو چوالیسواں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کے بیان میں

قال الله تعالى فاذكروني أذكركم واشكروا لي ولا تكفرون وقال تعالى

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم یاد کرو مجھ کو میں یاد کرونگا تم کو اور احسان مانو میرا اور ناشکری نہ کرو اور فرمایا اگر

لئن شكرتم لأزيدنكم وقال قل الحمد لله وقال تعالى وآخر دعواهم

تم شکر کروگے میں تم کو بڑھاؤں گا۔ اور فرمایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی حمد کہہ اور فرمایا ہے اور تمام ان کی دعا اسپر

أن الحمد لله رب العالمين وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي

کہ سب خوبی اللہ کو ہے جو صاحب سارے جہان کا اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم أتي ليلة أسري به بقدحين من خمر ولبن فنظر إليهما

صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات دو پیالی ایک شراب کا دوسرا دودھ کا دی گئی آپنے دونوں کیطرف نظر کی

فأخذ اللبن فقال جبريل عليه السلام الحمد لله الذي هداك للفطرة

پس دودھ لے لیا جبریل نے کہا حمد ہے اوس خدا کی جسنے تجھ کو فطرت دیعنے اسلام کی راہ دکھا دی

لو أخذت الخمر غوت أمتك رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله

اگر تو شراب لیتا تو تیری امت گمراہ ہو جاتی روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم كل أمر ذي بال لا يبدأ فيه بالحمد لله فهو أقطع حديث

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کام ذی شان الحمد للہ کے ساتھ شروع نہ کیا جاوے۔ تو وہ کٹا ہوا ہے۔ ف۴ حدیث

حسن رواه أبو داود وغيره وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه

حسن ہے روایت کی یہ ابو داؤد وغیرہ نے اور ابو موسیٰ اشعری رضہ سے روایت ہے۔

ف۱

یعنی آخری زمانہ میں بتدریج علماء کم ہوتے جائینگے اور ان کے اٹھنے سے علم بھی کم ہوتا جائیگا ۱۲

ف۲

علماء نے علم کے اٹھ جانیکے یہ معنی کیئے ہیں کہ علم پر عمل نکیا جائیگا اور علماء علم پر عمل کرنے والے مر جائینگے اور بچھلے علم کو دنیا کمانے کا ذریعہ سمجھا کرینگے ۱۲ شرح ملخصاً

ف۳

قال جبریل الخ یعنی جبریل نے کہا خدا تعالیٰ نے پہلے بنلا رکھا تھا کہ خمر لیگا تو سطرح ہوگا اور دودھ لیگا تو اسطرح ہوگا اور فطرت کے معنے یہاں اسلام و استقامت کے ہیں ۱۲ شرح ملخصاً ف۴ یعنی ناقص اور بے برکت ہے ۱۲ ۱۲

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرتا ہے۔ فرزند بندے کا تو اللہ تعالےٰ

لِمَلٰئِکَتِہٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ

فرشتوں کو فرماتا ہے تم نے میرے بندے کی فرزند کی روح قبض کر لی وہ کہتے ہیں ہاں تب فرماتا ہے اللہ تم نے قبض کیا میرے بندے دل کے کا پھل ہے کہا ہاں

نَعَمْ فَیَقُوْلُ فَمَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِبْنُوْا

کہا ہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے اوس وقت کیا کہا وہ کہتے ہیں اوسنے تیری حمد کی اور انا للہ و انا الیہ راجعون کہا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیار کرو

لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ

بہشت میں میرے بندے کا گھر بناؤ اور بیت الحمد اوس کا نام رکھو ترمذی نے یہ روایت کی اور کہا حدیث حسن

حَسَنٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہے۔ اور انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْہَا وَیَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ

کہ اللہ تعالےٰ بندے سے خوش ہوتا ہے۔ کہ ایک لقمہ کھا کر اوسپر اوس کی حمد کرے اور ایک گھونٹ پی کر

فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اوسپر اوس کی حمد کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کِتَابٍ

باب اکیسو اور دو سو چوالیسواں

اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ وَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و درود بھیجنے کے بیان میں۔ قال فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ اور

مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اوسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر اے ایمان والو رحمت بھیجو اوس پر اور سلام بھیجو سلام بھیجکر اور

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے۔ کہ اوسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ اوس کی عوض میں اوس پر دس رحمت بھیجتا ہے روایت کی یہ مسلم نے اور

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوْلٰی

ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن

صلوٰۃ کے معنی ہیں رحمت اور استغفار اور درود حضرت صلعم پر بندوں کی طرف سے طلب کرنا رحمت کا ہے اللہ تعالیٰ سے اوس کے لیئے کہ وہ رحمت نازل ہو بھلائی دنیا و آخرت کی اور حضرت صلعم پر درود و سلام بھیجنے کا خدا نے حکم فرمایا ہے۔ یا ایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما اور صلوٰۃ

عمر میں ایک بار حضرت صلعم پر درود بھیجنا مومنوں پر فرض ہے اور زیادہ مستحب و مسنون ہے اور غیر پر بدون حضرت کے ابتداً صلوٰۃ و سلام بھیجنا خلاف اولیٰ یا مکروہ تنزیہی ہے اور بعضوں نے حرام یا مکروہ تحریمی کہا ہے اور اگر حضرتؐ کا نام سنے تو درود بھیجنا واجب ہو جاتا ہے ۱۲

منہ انتہ وع

النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ

وہ شخص سب سے زیادہ میرے نزدیک ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھنے والا اور روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

حَسَنٌ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اور اوس بن اوس رضی سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ

کہ تمہارے سب دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے۔ اوس دن میں مجھ پر درود بہت پڑھا کرو۔ کہ تمہارا

صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ

درود مجھ پر عرض کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا درود آپ پر کس طرح عرض کیا جاتا ہے۔

وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ

حالانکہ آپ کا جسم مبارک ریزہ ہو گیا ہوگا راوی نے امت کے شک بابت سے بیان کیا آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم

الْاَنْبِیَاءِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حرام کیے ہیں۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاک آلودہ ہو اوس شخص کی ناک جسکے پاس میں ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود

عَلَیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

نہ بھیجے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور اسی سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو عید مت ٹھہراؤ اور مجھ پر درود بھیجو کہ بیشک تمہارا درود مجھ پر پہنچتا ہے۔

حَیْثُ کُنْتُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

جہاں تم ہو صلے۔ حدیث کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ

نے فرمایا مجھ پر کوئی بندہ سلام نہیں بھیجتا مگر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس بھیجتا ہے تاکہ میں اوسکے سلام کا جواب دوں روایت کی یہ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

ابوداؤد نے اسناد صحیح سے اور علی رضی سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے جسکے پاس میں ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے روایت کی یہ ترمذی نے اور

قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے فضالہ بن عبید رضؓ سے

سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ تَعَالٰى

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو نماز میں دعا مانگتا سنا کہ اللہ تعالیٰ کی مجید نہیں کرتا تھا اور

وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے

عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيْدِ رَبِّهٖ

جلدی کی۔ پھر اسکو بلایا پس اوسکو یا کسی دوسرے کو مخاطب کرکے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اپنے رب کی تمجید کرے

سُبْحَانَهٗ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ رَوَاهُ

اور اس کی ثناء مدح کرے پھر نبی صلعم پر درود بھیجے پھر بعد میں جو چاہے دعا مانگے روایت کی یہ

اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

ابوداؤد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے ابو محمد کعب بن

عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا

عجرہ رضؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کر ہماری پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کی

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا

یا رسول اللہ آپ پر سلام تو ہم جانتے کہ دینے آپنے التحیات میں سکھا دیا ہے کہ السلام علیک ایہا النبی (الخ) آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں آپنے فرمایا کہا کرو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اے اللہ محمد ﷺ پر اور محمد کی آل پر رحمت بھیج جیسے تو نے ابراہیم اور ابراہیم کے آل پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

تحقیق تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ یا الٰہی تو محمد اور محمد کی آل پر برکت بھیج جیسے تو نے ابراہیم ؑ پر

وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ نِ الْبَدْرِيِّ

اور ابراہیم کی آل پر برکت بھیج ہے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابو مسعود بدری رضؓ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ

کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا

بشیر بن سعد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو امر کیا ہے کہ ہم آپ پر درود بھیجیں۔

ف

اس امر سے دلیل لی ہے اس شخص نے جو تشہد کے بعد درود کے وجوب کا قائل ہے اور یہی مذہب ہے حضرت عمرؓ اور ابن عمر اور ابن مسعود اور جابر بن زید اور شعبی اور محمد بن کعب قرظی رض اور ابو جعفر باقر اور ہادی اور قاسم اور شافعی رح اور احمد بن حنبل رح اور اسحاق رح اور ابن سوار کاتب قاضی ابوبکر بن عربی نے اسکو

پند کیا اور جمہور نے اس امر کو حمل کیا ہے استحباب پر اور وہ کہتے ہیں کہ صلوٰۃ حضرت پر تشہد کے بعد واجب نہیں ہے ہمیں سے ہیں مالک اور ابو حنیفہ رح اور اس کے اصحاب اور ثوری اور اوزاعی اور اہلبیت میں سے ناصر اور اور لوگ ۲

۲ آل بمعنی اہل و عیال کے ہے اور اسکے معنے قالبعد اور کے بھی آئے ہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہے۔

حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ

یہانتک کہ ہم نے آرزو کی کہ وہ آپ سے سوال ہی نہ کرتا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو اے اللہ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر رحمت بھیج جیسے تو نے ابراہیمؑ پر رحمت بھیجی ہے اور محمدؐ پر اور

عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ

محمدؐ کی آل پر برکت بھیج جیسے تو نے ابراہیم پر برکت کی ہے۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اور سلام جیسا کہ تم کو سکھلایا گیا ہے۔ (عینی التحیات

عُلِّمْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالُوْا

ہیں) روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو حمید ساعدی رضؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ

یارسول اللہ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں آپ نے فرمایا کہا کرو۔ اے اللہ محمدؐ پر اور آپکی ازواج مطہرات

وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ

اور آپکی ذریت پر (اپنے اور) درود بھیج جیسا تو نے ابراہیمؑ پر درود بھیجا ہے۔ اور محمدؐ پر اور ان کی ازواج مطہرات پر اور ذریت پر برکت کر

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلْبَابُ

جیسا تو نے ابراہیمؑ پر برکت کی ہے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ متفق علیہ باب

السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ الْاَذْكَارِ

ایکسو چھیالیسواں اللہ تم کا ذکر کرنیکی فضیلت میں

وَفِيْهِ اَبْوَابٌ بَابٌ فِيْ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ

اور اسمیں کئی باب ہیں۔ باب ذکر کی فضیلت اور اسپر ترغیب دینے کے بیان میں فرمایا اللہ تم نے اور

لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَقَالَ تَعَالٰى فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى وَاذْكُرْ

اللہ تم کا ذکر بہت بڑا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا۔ اور فرمایا اور یاد کرتا رہ اپنے رب کو

رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ

دل میں گڑگڑاتا اور ڈرتا اور پکارسے کم آواز بولنے میں صبح اور شام کے وقتوں میں

وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اور مت رہ بے خبر اور فرمایا ہے اور اللہ تم کو بہت یاد کرو تاکہ تم کو نجات حاصل ہو۔

اس سے مراد فجر کے نماز کے بعد آفتاب نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد آفتاب ڈوبنے تک یہ وہ اوقات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی یاد کیلئے بہت تاکید ہے ان اوقات میں اعمال اللہ تعالیٰ کے طرف چڑھتے ہیں اور ذکر کرنیوالوں کی مدد ہوتی ہے یہ خطاب تو نبی سے ہے مگر آپ کی ساری امت مراد ہے۔ جو فرمایا پکار کر بات کرنے سے کم آواز میں اس سے یہ مطلب ہے کہ بیچ کی آواز سے اللہ تم کا ذکر کرے

باکل آہستہ کہ خود بھی نہ سنے نہ اس قدر پکار کر کہ آس پاس کے سب لوگ سنیں ابن عباسؓ نے کہا اتنی آواز سے کہ خود سنے اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ بہت چلا کر ذکر الٰہی کرنا اور ضرب میں اور نعرے مارنا اچھا نہیں اور آنحضرت نے بھی صحابہ کو اس سے منع فرمایا ۱۲

وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ۔ تا قولہ ۔ اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنیوالے

کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا وَقَالَ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا

مرد اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنیوالی عورتیں اللہ تعالیٰ نے انکے لئے مغفرت اور بڑا اجر طیار کیا ہے ۔ اور فرمایا اے ایمان

الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَالْاٰیَاتُ

والو یاد کرو اللہ کو بہت سی یاد اور پاکی بولو اوکی صبح شام اور آیتیں

فِیْ الْبَابِ کَثِیْرَۃٌ مَّعْلُوْمَۃٌ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اس باب میں بہت ہیں اور معلوم ہیں ۔ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہا کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمہ زبان پر ہلکے ہیں ۔ میزان میں بھاری ہونگے ۔

حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور رحمٰن کو پیارے ہیں وے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم متفق علیہ

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ

اور اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور

الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ رَوَاہُ

الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا مجھے محبوب تر ہے اوس چیز سے جس پر سورج نکلتا ہے یعنی دنیا کی سب چیزوں سے مجھے یہ کلمات پیارے

مُسْلِمٌ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ

ہیں ۔ مسلم ہی روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص لا الہ

اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر

فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ کَانَتْ لَہٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَکُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَ

اس میں سو مرتبہ کہے اوسکے لئے دس غلام آزاد کرنیکے ثواب کے برابر ثواب ہوگا ۔ اور اسکے لئے سو نیکی لکھی جائے گی اور

مُحِیَتْ عَنْہُ مِائَۃُ سَیِّئَۃٍ وَکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ حَتّٰی

اوسکی سو برائی مٹائی جاتی ہے اور اُسدن شام تک شیطان سے اوس کی حفاظت ہوتی ہے

یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِہٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْہُ وَقَالَ

اور جو کام اُسنے کیا ہے اس سے افضل کسی نے نہیں کیا مگر جس نے اس سے زیادہ کیا ہو یعنے سو سے زیادہ یہ کلمہ پڑھا ہو ۔ اور فرمایا

مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ

جو سبحان اللہ وبحمدہ دن میں سو بار کہا کرے اسکے گناہ دور کیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی

زَبَدِ الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

جھاگ کے مثل ہوں (یعنی اگرچہ بہت ہی ہوں) متفق علیہ۔ اور ابو ایوب انصاری رضہ سے روایت ہے۔

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ

کو نقل کی اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے۔ جو شخص لا الہ الا اللہ الخ

لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کَانَ کَمَنْ

قدیر تک دس بار کہے مثل اوس شخص کے ہوتا ہے جسنے

اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ

چار غلام حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے آزاد کیے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابوذر رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھ کو وہ کلام نہ بتلاؤں

الْکَلَامِ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ

جو اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے سے اللہ تعالیٰ کو یہ کلام بہت پیارا ہے جسے سبحان اللہ وبحمدہ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو مالک اشعری

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ

رضہ سے روایت ہے کہ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وضو کرنا نصف

اَلْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ

ایمان ہے اور الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ والحمد اللہ عہ

تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ

آسمان اور زمین کے مابین کو بھر دیتے ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

رضہ سے کہ ایک گنوار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہا

عَلِّمْنِیْ کَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ اَللّٰهُ

آپ مجھ کو ہی کلام سکھلایئے جو میں پڑھا کروں آپنے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک اللہ اللہ

اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا

اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا سبحان اللہ رب العالمین ولا حول ولا

عہ

...ی کو شک ہے کہ حضرت ...نے لفظ تمام کا تثنیہ فرمایا ...ہے یا تماما مفرد اور معنے ...اس جملہ کے یہ ہیں کہ اگر اسکے ...قابل کیا جسم فرض کیا جاوے تو ...اتنا ہوتا ہے کہ بھر دے اس ...چیز کو کہ درمیان آسمان اور ...زمین کے ہے ۱۲ منہ ...طیبی نے کہا ہے سبحان ...اللہ وبحمدہ کا پڑھنا برابر ہے ...کہ سو یا متفرق پڑھے یا ...اکثر اول روز میں پڑھے ...یا آخر روز میں ...

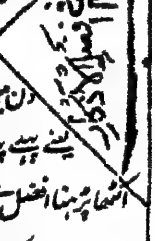

...ن ہر ...لینے پہنے پر ...اٹھا پر پہنا افضل ہے ...منہ انعم عہ پاک ہونا ...آدھا ایمان ہے اس لیے ...کہ ایمان سے بڑے اور ...چھوٹے گناہ معاف ہو ...جاتے ہیں اور وضو سے ...چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ...ہیں پس اس اعتبار سے ...طہارت بیچ مرتبہ آدھے ...ایمان کے ہوئی ۱۲ ...العصیتہ نازدے ...اعمال ۱۲ ۱۲

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَالِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ

قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم اوسنے کہا یہ میرے رب کے لئے ہے میرے لیے کیا ہے آپنے فرمایا اللھم

اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ

اغفرلی وارحمنی واہدنی وارزقنی بڑھا کرو روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے ثوبان رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ

کہ کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت پھرتے نماز اپنی سے

اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا

تین بار استغفار کرتے اور پھر یہ کلمات اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا

الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ كَيْفَ

الجلال والاکرام کہتے اوزاعی کو جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہے۔ کہا گیا کہ استغفار

الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ

کسطرح کہنا چاہیئے اوسنے کہا کہے استغفر اللہ استغفر اللہ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مغیرہ بن شعبہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اوسکا شریک کوئی نہیں۔

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ

اوسیکی بادشاہت ہے اور اوسیکو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ جو تونے عطا کی ہے اوسکا روکنے والا کوئی نہیں۔

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

اور جو تونے روکدی اوسکا دینے والا کوئی نہیں اور دولتمند کو اس کی دولتمندی تیرے عذاب سے کچھ نفع نہیں کرتی متفق علیہ اور مروی ہے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ حِيْنَ

عبد اللہ بن زبیر رضہ سے ہر نماز کے بعد جب سلام

يُسَلِّمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

پھیرتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اسکا کوئی شریک نہیں واسطے اوسکے بادشاہی ہے اور واسطے اوسکے حمد ہے اور

شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ

ہر شی پر قدرت والا ہے۔ گناہوں سے رکنا اور نیکی پر قوت اللہ کی مدد کے سوا نہیں ہم اوسی کی عبادت کرتے ہیں۔

ف

جد کے معنے کوشش بھی کرنے کے ہیں یعنی کوشش کرنیوالے کو اوسکے کوشش کچھ نفع نہیں کرتی تیری رحمت ہی اوسکو نفع کرتی ہے ۱۲ منہ

یعنے اے اللہ تو ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے ۱۲ ۱۲

لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

اسی کی ہیں نعمتیں اور اسکے لئے ہے بزرگی اور اسکے لئے ہے تعریف خوب، کوئی معبود نہیں مگر اللہ ہم خالص کرنیوالے ہیں اسکی بندگی

الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اگرچہ برا مانیں کافر۔ کہا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔ روایت کی اس کو مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ذَهَبَ اَهْلُ

کہ فقراء مہاجرین رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ

الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ

الدار اول بلند درجے اور دائمی نعمتیں (جنتی ہمیشہ) لیگئے سب جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں ویسے ہی وے بھی نماز پڑھتے ہیں اور

كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِّنْ اَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ

جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں ویسے ہی وے بھی روزے رکھتے ہیں اور انکو مال کے سبب زیادتی ہے وہی لوگ حج کرتے ہیں اور عمرہ بجالاتے ہیں اور

وَيَتَصَدَّقُوْنَ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَ

جہاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں، آپنے فرمایا میں تم کو ایسی شئی نہ بتلاؤں کہ اس سے تم پہلوں کا درجہ حاصل کر لو۔

تَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا

اور پچھلوں سے سابق ہو جاؤ۔ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو مگر جو شخص وہی کام کرے

صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ

جو تم نے کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ آپ بتلائے آپنے فرمایا نماز کے پیچھے تینتیس ۳۳ تینتیس ۳۳ بار تسبیح اور تحمید اور تکبیر

كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ لِلرَّاوِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا سُئِلَ

کہا کرو۔ کہا ابو صالح نے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہے جب ان کلمات کے

عَنْ كَيْفِيَّةِ ذِكْرِهِنَّ قَالَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ

ذکر کی کیفیت سے پوچھے گئے تو اسنے کہا سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنی چاہیئے تم کو

مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ فَرَجَعَ

سب تینتیس بار ہو جائیں متفق علیہ اور مسلم نے زیادہ کیا ہے۔ کہ فقراء

فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا

مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پھر آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مالداروں نے بھی۔

ف

تینتیس بار پڑھ سکنے کے تین احتمال ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ تینوں ملکر تینتیس ۳۳ ہو جائیں یعنی سبحان اللہ کہا ایک بار اور الحمد للہ کہا ایک بار اور اللہ اکبر کہا ایک بار دوسرا یہ کہ ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہو چنانچہ مشائخ کا عمل بھی اسی پر ہے اور یہ افضل ہے اور بعضے روایت میں صریح بھی اسی طرح آیا ہے تیسرا یہ کہ تینوں ملا کر تینتیس ۳۳ رہو جائیں مگر یعنی انہوں نے بڑا ثواب حاصل کیا اور بہشت کی نعمتوں کے لائق ہو گئے ۱۲ م

هل الاموال بما فعلنا ففعلوا مثله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کام ہم کرتے ہیں سن لیا اور وہ بھی ویسا ہی کرنے لگ گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم بفتح الدال واسكان

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور وہ بڑی ساتھ والا اور بسکون

الثناء المثلثة وهو المال الكثير وعنه عن رسول الله صلى الله عليه

ثا مثلثہ کے یعنی بہت مال اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم قال من سبح الله دبر كل صلوة ثلثا وثلثين وحمد الله ثلثا و

ملم نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور

ثلثين وكبر الله ثلثا وثلثين وقال تمام المائة لا اله الا الله وحده

تینتیس اکبر کہے اور کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا

لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير غفرت خطاياه

شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر کے کہنے سے سو پورا کردے اوسکے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

وان كانت مثل زبد البحر رواه مسلم وعن كعب بن عجرة رضى الله

اگرچہ دریا کے جھاگ کے مانند ہوں (یعنے بہت) روایت کی یہ مسلم نے۔ اور کعب بن عجرہ رضہ سے روایت ہے۔

عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال معقبات لا يخيب قائلهن

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہنے الفاظ ہیں نماز کے پیچھے کہنے کی کہ اونکے کہنے والا نامراد نہیں ہوتا (یعنی ثواب ہے)

او فاعلهن دبر كل صلوة مكتوبة ثلثا وثلثين تسبيحة وثلثا وثلثين

پیچھے ہر نماز فریضہ کے تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار

تحميدة وثلثا وثلثين تكبيرة رواه مسلم وعن سعد بن ابى وقاص

الحمد للہ اور تینتیس بار اللہ اکبر کہنا روایت کی یہ مسلم نے اور سعد بن ابی وقاص

رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ دبر كل

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز فریضہ کے پیچھے

صلوة مكتوبة بهؤلاء الكلمات اللهم اني اعوذ بك من الجبن و

ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگا کرتے تھے۔ الٰہی میں نامردانگی سے اور بخیلی سے

البخل واعوذ بك من ان ارد الى ارذل العمر واعوذ بك من فتنة

تیری پناہ مانگتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں کہ نکمی عمر کی طرف رد کیا جاؤں (یعنے بڑھاپے کیطرف) اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کے

ف۱ نمازوں کے بعد
کے اذکار دعا اور ذکر کے
سے افضل ہیں اور نہیں
دعا کی قبول ہونے کی
زیادہ امید ہے ۱۲ شرح
ازرق ف۲ نماز کے پیچھے
ایسے کلمات پڑھنے کی تمنا
مختلف اوقات حضرت کبھی
کسی طرح کبھی کسی طرح پڑھا
کرتے تھے جس طرح آدمی پڑھے
سنت ادا ہو جائے گی
شرح و مظاہر حق ۱۲
ف۳ اپنے ظالموں کا شمار
رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم
انگلیوں پر کیا کرتے تھے اور
فرمایا کرتے کہ انگلیوں پر شمار
کرو کہ یہ پوچھے جائینگی اور
حیاء سے کہ کہیں گٹھلیوں پر بھی
پڑھنا ثابت ہے مگر انگلیوں پر پڑھنا
افضل ہے اور گٹھلیوں وغیرہ پر پڑھنا
جائز ہے مظاہر حق ۱۲
ف۴ یعنی عمر نہایت پیری کی جسمیں
نکمی ہو جاتا ہے اسلیے پناہ
مانگی کہ کس وقت آدمی کے ہاتھ
پاؤں کہے میں نہیں ہوتی نہ عقل
ٹھکانے رہتی ہے تو گویا آدمی
دیوانہ کے مثل ہوتا ہے ۱۲
ف۵ قوله البخل یعنی نامردی
جبن یا نفس کے ساتھ ہوتا ہے

الدنيا واعوذ بك من فتنة القبر رواه البخاري وعن معاذ رضي الله

فتنہ سے اور تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں قبر کے فتنہ سے روایت کی یہ بخاری نے اور معاذ رضہ سے

عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيده وقال يا معاذ

روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ

والله اني لاحبك فقال اوصيك يا معاذ لا تدعن في دبر كل صلوة

قسم اللہ کی میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں پھر فرمایا میں تجھ کو وصیت کے طور پر کہتا ہوں اے معاذ کہ پیچھے ہر نماز فرض کے کہ

تقول اللهم اعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك رواه ابو داود

اے اللہ میری مدد کر اپنے ذکر پر اور شکر کرنے پر اور اچھی کرنے عبادت پر روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد

باسناد صحيح وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

صحیح سے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قال اذا تشهد احدكم فليستعذ بالله من اربع يقول اللهم اني اعوذ

فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو چار چیز سے اللہ کے ساتھ پناہ مانگا کرے اور کہا کرے اے اللہ میں دوزخ کے عذاب سے

بك من عذاب جهنم ومن عذاب القبر ومن فتنة المحيا والممات و

اور قبر کے عذاب سے اور جینے اور مرنے کے فتنہ اور

من شر فتنة المسيح الدجال رواه مسلم وعن علي رضي الله عنه قال

مسیح دجال کے فتنہ کی شرارت سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں روایت کی یہ مسلم نے اور علی رضہ سے روایت ہے کہا کہ

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة يكون من اخر ما

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے تو تشہد

يقول بين التشهد والتسليم اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما

اور سلام کے درمیان میں یہ دعا پڑھتے اے اللہ تو بخش دے آگے کیا ہے اور جو پیچھے کیا ہے اور جو

اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم

پوشیدہ کیا ہے اور جو ظاہر کیا ہے اور جو اسراف کیا ہے اور وہ گناہ جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور پیچھے جس کو

وانت المؤخر لا اله الا انت رواه مسلم وعن عائشة رضي الله عنها

پیچھے چاہے نہیں نہ کرے اور آگے چاہے کرنے لا ہے معبود جس کو تیرے سوا ہے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول في ركوعه

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں

وا

دجال کو مسیح اس لیے
کہا گیا ہے کہ ایک آنکھ اس
کی مسیح ہوگی اور زمین
کا فتنہ بیماری اور مال اور
اولاد کا نقصان یا کثرت
مال کی جو خدا سے غافل
کرے یا کفر

اور گمراہی اور
موت کا فتنہ اس وقت
کی شدت اور بخشت
یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا
شرح ازت وغیرہ

وَسُجُودِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُمَا

یہ کلمے بہت کہا کرتے تھے پاک ہو تو یا الٰہی اے پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تعریف تیری کے یا الٰہی بخش دے مجھ کو متفق علیہ۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں تسبوح

قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

قدوس رب الملائکہ والروح کہا کرتے تھے روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابن عباس رضا سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رکوع میں اس نے رب کی

فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ رَوَاهُ

عظمت بیان کیا کرو اور سجدہ جو ہے۔ پس کوشش کرو دعا مانگنے میں پس لائق ہے یہ کہ قبول کی جاوے تمہارے لئے روایت

مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

وسلم نے فرمایا کہ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب سے بہت ہی نزدیک ہوتا ہے پس اس حالت میں دعا بہت مانگا کرو۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ

روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ

اے اللہ بخشدے میرے سب گناہ جھوٹے بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور پوشیدہ

وَسِرَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ افْتَقَدْتُّ

روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے عائشہ رضا سے کہ ایک رات میں نے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَتَحَسَّسْتُ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا (یعنی بجھ گئے پر) میں نے آپ کو تلاش کیا۔ پس ناگاہ آپ رکوع میں تھے یا سجدہ میں

يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَوَقَعَتْ يَدِيْ

یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت اور ایک روایت میں ہے۔ عائشہ کہتی ہیں کہ میرے ہاتھ آپ کے

عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ

قدموں پر پہنچے اور آپ سجدہ میں تھے۔ اور آپ کے دونوں قدم کھڑے تھے۔ اور یہ دعا پڑھ رہے تھے یا الٰہی

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ

میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کیساتھ تیرے غضب سے اور تیرے عافیت کیساتھ تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے

لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

میں تیری تعریف نہیں کر سکتا۔ تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات پر تعریف کی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے۔

سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّكْسِبَ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَ

حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم میں سے عاجز ہے اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے۔ حضرت ؓ کے

سَآئِلٌ مِّنْ جُلَسَآئِهٖ كَیْفَ یَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِیْحَةٍ

پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں ہزار نیکیاں حاصل کرے آپ نے فرمایا سو بار سبحان اللہ پڑھے تو

فَیُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِیْئَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ

تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاویں یا ہزار گناہ اس سے گرائے جاویں۔ روایت کی یہ مسلم نے کہا

الْحُمَیْدِیُّ كَذَا هُوَ فِیْ كِتَابِ مُسْلِمٍ وَیُحَطُّ قَالَ الْبَرْقَانِیُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ

حمیدی نے اسی طرح ہے یہ صحیح مسلم میں اور یحط برقانی نے کہا روایت کیا اس کو شعبہ اور ابو

عَوَانَةَ وَیَحْیَی الْقَطَّانُ عَنْ مُّوْسَی الَّذِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مِّنْ جُمْلَتِهٖ فَقَالُوْا وَ

عوانہ و یحییٰ قطان نے اس موسیٰ سے جن کی سند سے مسلم نے روایت کیا ہے کہ ان سب راویوں نے کہا ہے۔

یُحَطُّ بِغَیْرِ اَلِفٍ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

و یحط بغیر الف کے اور ابو ذر رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُصْبِحُ عَلٰی كُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِیْحَةٍ

فرمایا کہ ہیں سلامیاں آدمی کی ہڈی بڑی ہر صبح کو صدقہ واجب ہے ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔

صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَكْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ

اور ہر الحمد کہنا صدقہ ہے اور ہر لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے

وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ

اور لوگوں کو نیک بات بتانا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کے عوض

رَكْعَتَانِ یَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ جُوَیْرِیَةَ

دو رکعت چاشت کی پڑھ لیوے کافی ہے روایت کی یہ مسلم نے اور ام المومنین جویریہ

ف۱ سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیاں اسواسطے ہوئیں کہ خطا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا وہ چند ہزار ہوتا ہے

ف۲ یعنی صحیح مسلم کہتا ہے ہر روز خدا کی تا روز قیامت ہے تو آدمی پر اس کی شکرگزاری بھی ضرور ہے پھر فرمایا کہ غیرت کر نا صرف مال ہی خرچ کرنے میں منحصر نہیں بلکہ ذکر الٰہی بھی ثواب خیرات کے برابر ہے اور ضحیٰ کی دو رکعت اس شکر گذاری میں کفایت کرتی ہیں ۱۲ ت ۵ یعنی ان افعال سے کہ تیرے نزدیک مجھ پر تیری اطاعت پر لازم کریں ۱۲ ۵ یعنی تیری رحمت کے ساتھ تیری قہر سے ۱۲ ۵ یعنی اگر وہ کہتا ہے ۱۲ ۱۲

بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ

بنت حارث رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اون کے

عِنْدِہَا بُکْرَۃً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَہِیَ فِیْ مَسْجِدِہَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ

پاس سے وقت صبح کے اوسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ اپنے جو بیہ رضؓ اپنی نماز کی جگہ میں

اَضْحٰی وَہِیَ جَالِسَۃٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُکِ عَلَیْہَا قَالَتْ

بیٹھی ہوئی تھی۔ پھر آپ چاشت کے بعد واپس لوٹ آئے اور وہ دہاں ہی بیٹھی ہوئی تھیں آپنے اسکو کہا کہ تو اوسی حال پر بیٹھی ہے جسپر میں تجھسے جدا ہوا

نَعَمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلٰثَ

بولی ہاں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیرے پاس سے نکلنے کے بعد چار کلمے تین بار کہے ہیں وہ ایسے ہیں

مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْہُنَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

کہ اگر وہ تولے جاویں اوس چیز سے جو تو نے اس دن کی ابتدا سے کہی ہے تو البتہ اونپر غالب آویں وہ چار کلمے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ

عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ

بقدر گنتی اوسکی مخلوقات کے اور اوسکی ذات کی مرضی کے موافق اور اوسکے عرش کے بوجھ کے موافق اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر روایت کی یہ مسلم نے اور

رِوَایَۃٍ لَہٗ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ

اوسکی ایک روایت میں یہ کلمات آئے ہیں سبحان اللہ بقدر گنتی اوسکی مخلوقات کی اور سبحان اللہ اوسکی ذات کی مرضی کے موافق اور سبحان اللہ اوسکے عرش کے بوجھ کے موافق اور سبحان

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ لَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ تَقُوْلِیْنَہَا

اللہ اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ فرمایا میں تجھ کو کچھ کلمے نہ سکھلاؤں کہ تو اونکو پڑھا کرے

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ

سبحان اللہ بقدر گنتی اوسکی مخلوقات کے سبحان اللہ بقدر گنتی اوس کی مخلوقات کے سبحان اللہ بقدر گنتی اوس کی مخلوقات کے

سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ

سبحان اللہ اوسکے ذات کی مرضی کے موافق سبحان اللہ اوسکے ذات کی مرضی کے موافق سبحان اللہ اوسکی ذات کی مرضی کے موافق

سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ

سبحان اللہ اوسکے عرش کے بوجھ کے موافق سبحان اللہ اوسکے عرش کے بوجھ کے موافق سبحان اللہ اوسکے عرش کے بوجھ کے

عَرْشِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ

موافق سبحان اللہ اوس کے کلمات کی سیاہی کے برابر سبحان اللہ اوس کے کلمات کی سیاہی کے برابر سبحان اللہ اوس کے

وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ

کلمات کی سیاہی کے برابر اور ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ نبی

ف۱ یعنی صبح سے ابتک کہ نفت کا وقت آگیا ہے تو اسی طرح بیٹھی ہوئی ذکر میں مشغول ہے ۱۲ ف۲ اگر تولے جاویں الخ حدیث سے یہ نکلا کہ ہر ایک دعا کا ثواب مختلف ہے اور جس دعا کا مضمون زیادہ جامع ہو اسمیں زیادہ ثواب ہے ۱۲ ف۳ تو البتہ غالب آویں ان پر یعنے تیرے پاس سے جانیکے بعد چار لفظیں تین بار کہیں جسکا ثواب اس تمام تیرے ملفوظ سے زیادہ ہے اس حدیث میں اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے میں ہلکے اور ثواب میں بھاری ہے ۱۲ ف۴ یعنے ان کا ثواب تیرے ذکر کے ثواب سے زیادہ ہو ۱۲ ف۵ اور موافق مقدار سیاہی کلموں اسکے کی یعنے بے انتہا اسلیئے کہ خدا کے کلموں کی کوئی حد نہیں اگرچہ درخت زمین میں قلم ہوں اور سمندر سیاہی ہو اسکی سیاہی اسکے پیچھے سات سمندر اور ہو بھی خدا کے کلمات تمام نہ ہوں گے ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهٗ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مثال اس شخص کی جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا۔

مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ

مثال زندہ اور مردہ کی ہے روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ مثال اس گھر کی جس میں

يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ وَعَنْ

اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور اس گھر کی جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے مثال زندہ اور مردہ کے ہے۔ اور

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ

فرمایا ہے کہ میں اپنے بندے کی گمان کے پاس ہوں جیسا گمان کرے وہ میرے ساتھ رکھے اور جب مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر بندہ

فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ

مجھے اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں گا اس کی مجمع

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ

بہتر ہے متفق علیہ۔ اور اس سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سبقت لے گئے

الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا

مفرد لوگ بڑھے لوگوں نے عرض کی کہ مفرد لوگ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے مرد

وَالذَّاكِرَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ رُوِيَ مُفَرِّدُوْنَ بِتَشْدِيْدِ الرَّاءِ وَتَخْفِيْفِهَا وَالْمَشْهُوْرُ

اور عورتیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا مفردون ساتھ تشدید راء کے اور تخفیف اس کے اور مشہور

الَّذِيْ قَالَهُ الْجُمْهُوْرُ التَّشْدِيْدُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

وہ ہے جو جمہور نے کہا تشدید ہے اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا۔ کہ لا الہ الا اللہ سب ذکروں میں سے افضل ہے۔ روایت کی

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ ۲ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر رضؓ سے

عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ

کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اسلام کے احکام (یعنے نوافل) مجھ پر غالب ہو گئے پل رکھنے بہت ہیں یا کہ اون سب کے کرنے سے عاجز ہوں۔

فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ

پس آپ مجھ کو کسی چیز کی خبر دیں کہ میں اوس پر بھروسا کروں فرمایا تری زبان اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہمیشہ تر رہے (یعنی جاری رہے) روایت کی

التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا بہشت میں اسکے لئے کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔

فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیْتُ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں معراج کی رات ابراہیم علیہ السلام سے

لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّی السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ

ملا اور اسنے مجھے کہا اے محمد میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہہ اور انکو خبر کر دے

الْجَنَّةَ طَیِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِیْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ

کہ بہشت کی مٹی پاکیزہ ہے اور پانی شیریں ہے اور وہ میدان ہے بڑ (یعنی ہموار درختوں سے خالی) اور سبحان

اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ

اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا اوس میں درخت لگانے ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حسن ہے اور ابو الدرداء رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِیْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَیْرٍ لَّكُمْ مِّنْ

نے فرمایا کیا میں تم کو تمہاری عملوں سے جو بہتر اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاکیزہ تر اور تمہارے درجے

اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَخَیْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَ

بہت بلند کرنیوالا اور تمہارے لئے سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہے اور تمہارے لئے اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمنوں کا سامنا کرو

یَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

تم لوگوں کے گردنیں کاٹو اور وے تمہاری گردنیں کاٹیں (یعنے جہاد سے بھی بہتر ہے نہ جہاد نہ کرنے پر تمہاری گردنیں کاٹی جاویں) لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ تب فرمایا اللہ تعالیٰ کو

وَقَالَ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ

اور حاکم ابو عبداللہ نے کہا اسکا اسناد صحیح ہے اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ

رضی سے کہ وہ کہتے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس آئے ف اور اس کے

يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا

آگے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں یہ شک راوی کا ہے کہ اوس پر تسبیح پڑھتی تھی سے رسول اللہ نے اسکو فرمایا یہ میں تجھ کو ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ اس سے

أَوْ أَفْضَلَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ

بلکہ بہت بہتر ہو وہ یہ تسبیح ہے۔ سبحان اللہ الخ پاکی ہے اللہ تم کو قدر گنتی اوسچیز کے کہ پیدا کی آسمان میں اور پاکی ہے اللہ تم کو برابر گنتی

مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ

اوس چیز کے جو اوس نے زمین میں پیدا کی ہے اور پاکی ہے اللہ تم کو برابر گنتی اوسچیز کے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور پاکی ہے اللہ تم کو موافق گنتی

مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

اوسچیز کے جس کا وہ پیدا کرنیوالا ہے اور اللہ اکبر اسی کے مانند اور الحمد للہ اسیکے مانند اور لا الہ الا اللہ

مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

اسی کے مانند اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ اسی کے مانند روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ

حسن ہے۔ اور ابو موسی رضی سے روایت ہے کہ کہا رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کیا میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتلادوں میں نے کہا ہاں

يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یارسول اللہ بتایئے آپنے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے متفق علیہ

بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَائِمًا وَقَاعِدًا وَمُضْطَجِعًا وَمُحْدِثًا

باب اللہ تعالے کے یاد کرنے کے بیان میں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے اور بے وضو

وَجُنُبًا وَحَائِضًا إِلَّا الْقُرْآنَ فَلَا يَحِلُّ لِجُنُبٍ وَلَا لِحَائِضٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور جنبی اور حائض کو مگر قرآن کہ جنبی اور حائض کو پڑھنا جائز نہیں فرمایا اللہ تعالے نے

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي

بیشک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے اختلاف میں نشانیاں داناؤں کے لئے

الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ

ہیں جو یاد کرتے ہیں اللہ تم کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے

ف ایکبار آپ کے پاس بیٹھی تھیں۔

یہ ہے کہ وہ حضرت پیغمبر کی بیوی حضرت جویریہ رضہ یا اور کوئی تھی اور احادیث استدلال کر سکتے ہیں کہ تسبیح بنا کر ذکر کرنا مستحب ہے بسبب تقریر یعنے ثابت رکھنے حضرت کے وقت تسبیح جو اب متعارف ہے نہ تھی بیٹھے گٹھلیوں یا شگفتہ پر پڑتے تھے اور بیٹھے دودھ کی میں گریں دیتے تھے مگر اس تسبیح متعارف یعنے جو اب بھی آپ کے ثابت رکھنے اور منع کرنے سے مفہوم ہوتا ہے

اور شبہ دیئے ہوئے دانوں میں کچھ فرق نہیں اور اسکو وعظ کہنے والے کے قول پر اعتماد نہیں شائع سے منقول ہے کہ یہ شیطان کیلئے گونہ ہے منقول ہے کہ کسی فضیلہ کے ہاتھ میں یہ دیکھی تھی تسبیح دیکھ کر پوچھا جواب کہ میں اپنی چیز کو کیونکر چھوڑ دوں جسکے سبب اللہ تعالے کیطرف پہنچ گیا ہوں ۱۲ شرح

ع مرقاۃ عبود ص

یعنی تسبیح کا شمار آن کر کرنے تھے

الآیۃ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ

آیت کے آخیر تک - اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ رواہ مسلم وعن ابن عباس رضہ

علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے - روایت کی یہ مسلم نے - اور ابن عباس رضہ سے

اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان احدکم اذا اتی اھلہ

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اپنی عورت کے پاس جائے

فقال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا

پس کہے شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے الٰہی بچائے رکھ ہم کو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو

فقضی بینھما ولد لم یضرہ متفق علیہ ۲۲

سو البتہ اگر جورو خاوند کے درمیان اس صحبت میں کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو اسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکیگا - متفق علیہ

باب ما یقول عند نومہ واستیقاظہ

باب اس کلام کے بیان میں جو سونے کے وقت اور جاگنے کے وقت کہا کرے

عن حذیفۃ وابی ذر رضی اللہ عنہما قالا کان رسول اللہ صلے

حذیفہ اور ابو ذر رضہ سے روایت ہے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ قال باسمک اللھم احیا واموت

اللہ علیہ آلہ وسلم جب بچھونے پر آتے تو کہا کرتے تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں (یعنی لیٹتا ہوں اور سوتا ہوں)

واذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور رواہ البخاری

اور جب جاگتے تو کہا کرتے سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے جس نے ہم کو جلایا بعد اسکے کہ ہم کو سلا دیا تھا اور اسکی طرف پھر کر جانا ہے - روایت کی یہ بخاری نے

باب فضل حلق الذکر والندب الی ملازمتھا والنھی عن مفارقتھا لغیر عذر

باب ذکر کے حلقوں کی فضیلت میں اور ان کی ملازمت کے استحباب میں اور بلا عذر ان سے جدائی کرنے سے نہی کے بیان میں

قال اللہ تعالی واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغدوۃ و

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور تھام رکھ اپنے کو ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہیں

العشی یریدون وجھہ ولا تعد عیناک عنھم وعن ابی ھریرۃ

اور سکے منہ کے اور نہ دوڑیں تیری آنکھیں ان کو چھوڑ کر اور ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالی

رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے

مَلٰئِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا

فرشتے ہیں کہ گھومتے پھرتے ہیں راہوں میں ڈھونڈتے ہیں خدا کے یاد کرنیوالوں کو پھر جب پاتے ہیں اس گروہ کو

يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ

جو خدا کو یاد کرتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں جلد آؤ اپنے مطلب کو یوں سے انکو اپنے پروں سے چھپا لیتے ہیں۔

إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالَ

پہلے آسمان تک پس اللہ تعالیٰ انسے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انکا حال انسے زیادہ جانتا ہے۔ کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں۔ فرمایا

يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ فَيَقُولُ هَلْ

ملائکہ کہتے ہیں وے پاک اللہ کہتے ہیں وے اللہ اکبر کہتے ہیں وے والحمد للہ کہتے ہیں وے اور لا الہ الا اللہ کہتے ہیں وے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہیں

رَأَوْنِي فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ يَقُولُونَ

پس اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں اللہ کی قسم انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا اللہ فرماتا ہے اگر وے مجھے دیکھ لیں تو انکا کیا حال ہو فرمایا

لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَشَدَّ لَكَ تَحْمِيدًا

فرشتے کہتے ہیں اگر وے تجھ کو دیکھ لیں تو تیری بہت ہی عبادت کریں اور نہایت ہی تیری بڑائی بیان کریں۔ اور بہت ہی تیری

وَأَكْثَرَ تَسْبِيحًا فَيَقُولُ فَمَاذَا يَسْأَلُونَ قَالَ يَقُولُونَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ

پاکی بولیں حضرت نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وے مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ وے بہشت مانگتے ہیں حضرت

قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ

نے فرمایا پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر کیا انہوں نے دیکھا ہی کہتے ہیں کہ نہیں قسم تیری ذات کی

يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا

فرمایا پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے اگر اسکو دیکھ لیں تو انکا کیا حال ہو فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر وے اسکو دیکھ پاویں تو اوسکے بڑے

حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ قَالُوا

لالچی چاہنے والے اور اسکی بہت ہی طلب کریں اور نہایت ہی اسکی خواہش کریں خدا تعالیٰ فرماتا ہے پھر کس سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے کہتے

يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ

ہیں کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں حضرت نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے اسکو دیکھا ہے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہیں۔ قسم اللہ تعالیٰ کی ہے

مَا رَأَوْهَا فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ

کہ انہوں نے اسکو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وے اسکو دیکھ لیں تو انکا کیا حال ہو حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وے دوزخ کو دیکھ لیں

مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ

تو اس سے بہت ہی بھاگیں اور اس سے بہت ہی ڈریں حضرت کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سو میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے

ف ۱ ڈھونڈتے ہیں ذکر کرنے والوں کو یعنے تاکہ ملیں ان سے اور سنیں ذکر ان کا ۱۲

ف ۲ طرف مطلب اپنی کے یعنے سننے ذکر اور مشغول ذکر کرنے والوں کے ۱۲

ف ۳ یعنے ہر عیب و نقصان سے تجھ کو پاک بتلاتے ہیں ۱۲

ف ۴ یعنی تجھ کو سب سے بڑا جانتے ہیں ۱۲

ف ۵ یعنی تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں ۱۲ ف ۶ یعنی تیرے سوا کسیکو لایق بندگی کے نہیں جانتے ۱۲ ف ۷ یعنی بدوں تیری مدد کے اپنا کسی بات میں مقدور نہیں جانتے تیری بڑائی بیان کرتے ہیں ۱۲

غفرت لہم قال یقول ملک من الملئکۃ فیہم فلان لیس منہم انما

اُن کو بخشدیا حضرت نے فرمایا کہ اُن میں ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اُنمیں فلاآدمی اُنمیں سے نہیں بیٹھے ذکر کرنیوالوں میں سے انہیں وہ

جاء لحاجۃ قال ھم الجلساء لا یشقی بہم جلیسہم متفق علیہ وفی روایۃ

صرف کسی اپنے کام کو آیا تھا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بڑے ایسے لوگ ہیں کہ اُن کے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا متفق علیہ اور ۲ مسلم کی

لمسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ

ایک روایت میں ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ نقل کی اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ کے کتنے

ملئکۃ سیارۃ فضلا یبتغون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکر قعدوا

فرشتے ہیں بہت پھرنے والے زیادہ تر ذکر کی محفلوں کو ڈھونڈتے ہیں جب اُن کو ایسی محفل ملجاتی ہے کہ جسمیں اللہ کا ذکر ہوتا ہو

معہم وحف بعضہم بعضا باجنحتہم حتی یملؤا ما بینہم وما بین السماء

وہاں اُنکے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں یہانتک کہ بھر جاتے ہیں فرشتے درمیان ذکر کرنیوالوں کے اور

الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا وصعدوا الی السماء فیسالہم اللہ عز وجل

درمیان آسمان دنیا کے پس جب لوگ یعنے ذکر کرنیوالے متفرق ہو جاتے ہیں تو فرشتے آسمان کیطرف چڑھ جاتے ہیں پس اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا

وھو اعلم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لک فی الارض

ہے حالانکہ وہ اُنکے حال کو خوب جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین میں ہیں

یسبحونک ویکبرونک ویہللونک ویحمدونک ویسالونک قال وماذا

تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں یعنے اللہ اکبر کہکر اور لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور تیری تعریفیں کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ

یسالونی قالوا یسالونک جنتک قال وھل راوا جنتی قالوا لا ای رب

فرماتا ہے کہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ تجھ سے بہشت مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے بہشت دیکھی ہے فرشتے کہتے ہیں اے رب نہیں

قال فکیف لو راوا جنتی قالوا ویستجیرونک قال ومما یستجیرونی قالوا

فرمایا پھر کیسا ہو اگر دیکھ لیں بہشت کو دیکھنے کے بعد کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں اور تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کچھ پس

من نارک یا رب قال وھل راوا نارک قالوا لا قال فکیف لو راوا

فرشتے پناہ مانگتے ہیں تیری آگ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں اللہ فرماتا ہے اگر میری

نارک قالوا ویستغفرونک فیقول قد غفرت لہم فاعطیتہم ما سالوا

آگ کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں تجھ سے بخشش مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے انکو بخش دیا اور جو مانگا تھا اُنکو عطا کیا فرشتے

واجرتہم مما استجاروا قال یقولون یا رب فیہم فلان عبد

پھر انہوں نے مانگی یعنے بہشت اور پناہ دی اُس چیز سے جس سے انہوں نے پناہ مانگی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اے خداوند اے تیرا

ف۱ یعنے اُنکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا

ف۲ اس حدیث سے ذکر الٰہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور ولیا کی اور جو لوگ رات دن خدا کے ذکر میں رہتے ہیں انکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکوں کی صحبت آخرت میں کام آویگی ۱۲ ات ف۳ یعنے اعمال لکھنے والوں وغیرہ کے سوا کہ اُن کا مقصد ذکر کے حلقوں کے سوا کچھ نہیں ۱۲ اف ۴ یعنے ذکر چھوڑ کر اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں ۱۲

خطاء إنما مر مجلس معهم فيقول وله غفرت لهم القوم لا يشقى جليسهم

بڑا گناہگار ہے وہ تو اس مجلس سے گذرا اانکو دیکھ کر انکے درمیان بیٹھ گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیٹھنے اسکو بھی بخشدیا ایسے لوگ ہیں کہ ان کی برکت سے

وعنه وعن أبي سعيد رضي الله عنهما قالا قال رسول

انکے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت محروم نہیں رہتا اور اسی راوی ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دونوں نے کہا فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم لا يقعد قوم يذكرون الله تعالى إلا حفتهم

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ بیٹھتے ہیں خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو ان کو فرشتے چاروں طرف سے

الملئكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن

گھیر بیٹھتے ہیں اور خدا کی رحمت ان کو چھپا لیتی ہے۔ اور اُنپر آرام اور چین اتارتا ہے

عنده رواه مسلم وعن أبي واقد الحارث بن عوف رضي الله

اور خدا تعالیٰ اُن کا ذکر کرتا ہے۔ اُن بزرگوں کے پاس ہیں اسکو روایت کیا مسلم نے اور ابو واقد حارث بن عوف رضی اللہ عنہ سے

عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما هو جالس في المسجد و

روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ

الناس معه إذ أقبل ثلثة نفر فأقبل اثنان إلى رسول الله صلى

آپ کے ساتھ تھے کہ تین آدمی آئے اُن تین سے دو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف

الله عليه وسلم وذهب واحد فوقفا على رسول الله صلى الله عليه وسلم

متوجہ ہوئے اور ایک چلا گیا پس وہ دونو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے

فأما احدهما فرأى فرجة في الحلقة فجلس فيها وأما الآخر فجلس خلفهم

ایک اُن میں سے حلقہ میں جگہ خالی دیکھ کر بیٹھ گیا۔ اور دوسرا اُن کے پیچھے بیٹھ گیا

وأما الثالث فأدبر ذاهبا فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

اور تیسرا بہشت پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا

ألا أخبركم عن النفر الثلثة أما أحدهم فأوى إلى الله فآواه الله و

کیا میں تم کو تین شخصوں کی خبر نہ بتاؤں اُن ایک نے تو خدا کی طرف رجوع کی خدا نے اسکو جگہ دی اور

أما الآخر فاستحيى فاستحيى الله منه وأما الآخر فأعرض فأعرض الله عنه

دوسرا شرمایا تو خدا بھی اس سے شرمایا۔ اور تیسرے نے منہ پھیر لیا اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا

متفق عليه وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال خرج معاوية

روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا امیر معاویہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ

رضی اللہ عنہ ایک حلقہ پر مسجد میں تو نکلے ف معاویہ نے کہا تم کو کس چیز نے بٹھلایا ہے انہوں نے کہا ہم بیٹھے ہیں تاکہ

اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا

اللہ تم کا ذکر کریں اُسے کہا اللہ کی قسم تم کو اس کام کے سوا کسی اور چیز نے تو نہیں بٹھلایا انہوں نے کہا ہم کو اسکے سوا کسی اور چیز نے نہیں بٹھلایا اس

إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنْ مَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

تحقیق میں نے نہیں قسم دی تم کو واسطے اتہمت رکھنے کے تمہارے ف اور کوئی شخص آنحضرت ؐ سے حدیث کم نقل کرنے میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

میرے جیسا نہ تھا۔ ف اور تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَ

اپنے اصحاب کے ایک حلقہ پر اسے ان کو کہا کہ تم کو کس چیز نے بٹھلایا ہے انہوں نے کہا ہم بیٹھے ہیں تاکہ اللہ کو یاد کریں اور

نَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا

اسکی حمد کریں کہ اس نے ہمکو اسلام کی ہدایت کی اور اسکے ساتھ ہم پر احسان کیا آپ نے فرمایا اللہ کی قسم تم کو اس امر کے سوا کسی دوسری

ذَاكَ قَالُوا آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ

چیز نے نہیں بٹھلایا انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہے ہمکو اس امر کے سوا کسی دوسری چیز نے نہیں بٹھلایا آپ نے فرمایا جو بات ہو تحقیق نہیں قسم

وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

لیکن میرے پاس جبرائیل آیا اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ فرشتوں پر فخر کرتا ہے ف روایت کی یہ مسلم نے

بَابُ الذِّكْرِ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ ۴

باب صبح اور شام کے وقت ذکر کرنے کے بیان میں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کر تو اپنے رب کو دل میں گڑگڑاتا اور ڈرتا اور پکارے کم آواز

مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ. وَقَالَ أَهْلُ

بولنے میں صبح اور شام سے (دوسرا پارہ) اور مت رہ بے خبر لغت والوں نے کہا

اللُّغَةِ الْآصَالُ جَمْعُ أَصِيلٍ وَهُوَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَقَالَ تَعَالٰى

آصال جمع اصیل کی ہے۔ اور وہ عصر اور مغرب کے درمیان وقت کو کہتے ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَقَالَ تَعَالٰى

تو اور پاکی بیان کر ساتھ خوبیاں اپنے رب کی پہلے سورج نکلنے اور پہلے ڈوبنے سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ف یعنے کچھ لوگ مسجد میں حلقہ کے طور پر بیٹھتے تھے معاویہؓ وہاں آئے تو فرمایا یعنے تم کو جھوٹا جانکر قسم نہیں دی بلکہ تعظیم و اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ انہوں نے بھی اسی طرح کیا تھا جیسا تم نے اس حدیث میں سنا کہ ہے ف یعنے میں حدیث کی روایت بہت ہی کم کیا کرتا تھا اس لیے کہ صحابہؓ روایت میں کمی بیشی ہو جائے اس ڈر سے ف یعنے اس امر کے سوا کسی اور چیز نے نہ بہکانے پر آمادہ کرنا تھا اس لیے کہ بہت روایت کرنے میں نسیان کا احتمال ہے۔ ف یعنے میں ایسا نہ تھا ۱۲ ف یعنے جھوٹ کے ف یعنے دیکھو باوجود تعلق شیطان کے مانع ہونے کے یہ جماعت بندے میرے ذکر میں مشغول ہیں اس لیے تم کو لگے یاد کرنے کے مشغول ہیں کہ تم کو مانع کوئی نہیں ۱۲

فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ

اُن گھروں میں کہ اللہ نے حکم دیا انکو بلند کرنے کا اور وہاں اسکا نام پڑھنے کا یاد کرنے میں اسکی وہاں صبح

وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ

اور شام کو کہ نہیں غافل ہوتے سوداگری نہ بیچنے میں اللہ کی یاد سے اور نماز کھڑی رہنے سے

وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ وَقَالَ تَعَالٰى

اور زکوٰۃ دینے سے ڈرتے رہتے ہیں اس دن کا جسمیں الٹنے جاویں دل اور آنکھیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ وَعَنْ أَبِي

نے بھیجے ہم پہاڑ اسکے ساتھ پاکی بولتے شام اور صبح کو اور ابو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص

حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ

صبح اور شام کے وقت سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہا کرے قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ رَوَاهُ

اسکے عمل سے بہتر کوئی نہ لاسکے گا مگر شخص جو اسکی مانند کرتا رہا ہو یا اس سے زیادہ کرتا رہا ہو روایت کی

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ

مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہا کہ ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے رسول

اللّٰهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ

اللہ بچھنے کیسی ایذا پائی ایک بچھو نے مجھ کو آج رات کاٹا ہے۔ آپ نے فرمایا خبردار اگر تو جب شام ہوئی تھی

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ

اعوذ بکلمات اللہ التامات تجھے ضرر نہ پہنچاتے یعنے میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلموں اللہ تعالیٰ کے کامل ہیں اجنس کی برائی سے جو اسی نے پیدا کی ہے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ اللّٰهُمَّ بِكَ

اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تو کہا کرتے تھے اللھم کہا اے اللہ تیری قدرت کے ساتھ ہم نے

أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ وَإِذَا

صبح کی اور ساتھ تیری ہی قدرت کے ہمنے شام کی اور تیری ہی قدرت کیساتھ ہم جیتے ہیں اور تیری قدرت کیساتھ ہم مرتے ہیں اور مرنے کے بعد تیری

أَمْسَى قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ

طرف اٹھکر جانا ہے اے اللہ تیری ہی قدرت کیساتھ ہمنے شام کی اور تیری ہی مدد کیساتھ ہم زندہ رہتے ہیں اور تیری ہی مدد کیساتھ ہم مرتے ہیں اور تجھ کو

رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن وعنہ ان ابابکر
روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور انہی سے روایت ہے کہ ابوبکر
الصدیق رضی اللہ عنہ قال یا رسول اللہ مرنی بکلمات اقولھن
صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے آپ حکم کریں ایسے کلموں کا کہ میں کہا کروں صبح اور شام
اذا اصبحت واذا امسیت قال قل اللھم فاطر السموت والارض
کروں وہ کلمے پڑھا کروں آپ نے فرمایا اگر اللھم الخ یعنے اے اللہ پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے
عالم الغیب والشھادۃ رب کل شیء وملیکہ اشھد ان لا الہ الا انت
جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اے ہر چیز کے رب اور ہر چیز کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں
اعوذ بک من شر نفسی وشر الشیطان وشرکہ قال قلھا اذا اصبحت
میں اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور اسکے شرک کروانے سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں فرمایا جب صبح
واذا امسیت واذا اخذت مضجعک رواہ ابوداود والترمذی و
کرے اور جب شام کرے اور جب تو سونے کی جگہ میں جائے تو یہ کلمے پڑھ کر۔ روایت کی اس کو ابوداود اور ترمذی نے
قال حدیث حسن صحیح وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال کان
اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسی قال امسینا وامسی الملک للہ
صلے اللہ علیہ وسلم جب شام کرتے تھے تو کہا کرتے تھے۔ امسینا الخ یعنے شام کی ہمنے اور شام کی
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ قال الراوی اراہ قال
ملک کے واسطے خدا کے اور سب تعریف خدا کے واسطے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔ کہا راوی
فیھن لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر رب اسالک خیر ما
نے گمان کرتا ہوں میں کہ ان کلموں میں یہ بھی کہا اسی کی ملک ہے اور اسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میرے رب میں تجھ سے
فی ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ما فی ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا
اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جو اس رات میں ہے اور جو اسکے بعد ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے برائی سے جو اس رات میں ہے اور جو اسکے بعد ہے
رب اعوذ بک من الکسل وسوء الکبر رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر
اے میرے رب میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور برے بڑھاپے سے اے میرے رب میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ عذاب دوزخ کے عذاب سے اور عذاب
واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا واصبح الملک للہ رواہ مسلم
صبح کرتے تب بھی یہ کلمے پڑھتے اور امسینا اور شام کی جگہ اصبحنا اور اصبح الملک الخ پڑھتے روایت کی یہ مسلم نے

ف۱ اور لفظ لیلہ کی عوض الیوم پڑھے اور شر ما بعدہ پڑھے ۱۲

اور فرمایا قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس اور اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو دونو چیزوں سے پناہ لینے کو فرمایا تو یہ بہت ہی مبارک اور جامع دعا ہے ۱۲ عبداللہ الی السلفی الخزنوی۔

ف۱ یعنے عبادت میں مشغول ہو کر سو رہا الکبر کا ساتھ فتحہ با موحدہ کے یعنے میں پناہ مانگتا ہوں عمر کی درازگی اور اس کی آفات سے اور اس فرمانگی سے جو بسبب عمر کی درازگی کے لاحق ہوتی ہے اور یا موحدہ کی سکون کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے اور اسکے معنے تکبر اور غرور اور نخوت ہیں اور پہلی روایت صحیح ہے۔ ف۲ میں حدیث سے قبر کے عذاب کا ثبوت ہوا اور قبر کا عذاب قرآن

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اور روایت ہے عبداللہ بن خبیب ساتھ ضمہ خاء معجمہ کے رضی اللہ عنہ سے

قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ

کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو شام کے وقت اور صبح کے وقت قل ہو اللہ احد

الْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ

اور معوذتین قل تین مرتبہ ہر شے سے تجھے کفایت

شَيْءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ

کرے گی روایت کی اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ

فرمایا کہ جو بندہ ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو بسم اللہ الذی آخر تک یعنے شروع کرتا ہوں ساتھ نام اس اللہ

الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ

تعالیٰ کے جو ضرر نہیں کرتی اسکے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہی ہے سننے والا جاننے والا

الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

تین دفعہ اسکو کوئی چیز ضرر نہ کرے گی روایت کی اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ عِنْدَ النَّوْمِ

باب اس کلام کے بیان میں جو آدمی سونے کے وقت کہا کرے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کا بنانا اور رات اور دن کا بدلتے رہنا

النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ

اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور

قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور فکر کرتے ہیں بیچ پیدائش آسمانوں اور زمین کے

اَلْاٰيَاتِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

آخر تک حذیفہ اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ف

اور لیلۃ القدر کی جگہ لفظ الیوم کا اور بجائے ضمیر مؤنث کے مذکر کی ضمیر پڑھے یعنے ہا کی جگہ ہ پڑھے ۱۲

ف ۲ یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ۱۲

ف ۳ یعنے دفع کریگے ہر آفت و بلا کو ۱۲

آل عمران ع

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهٖ قَالَ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَحْيَا

صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت بچھونے پر آتے تو کہا کرتے یا اللہ تیرے نام کے ساتھ میں جیتا ہوں

وَأَمُوْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اور مرتا ہوں ف۱ یہ روایت کی یہ بخاری نے ف۲ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ وَلِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا

اللہ علیہ وسلم نے اسکو اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ جب تم دونو اپنے بچھونے پر جگہ پکڑو

أَوْ أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا

یا تم دونو اپنی خوابگاہ میں پکڑو تو تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر کہا کرو اور تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہا کرو اور

ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ التَّسْبِيْحُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ التَّكْبِيْرُ

تینتیس ۳۳ بار الحمد اللہ کہا کرو۔ اور ایک روایت میں سبحان اللہ چونتیس ۳۴ بار آیا ہے۔ اور ایک روایت میں

أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار آیا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهٖ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر آوے

فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهٖ فَإِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ

چاہئے کہ اسطے (تو جھاڑے ف۴ اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کی اندر کی طرف سے اسلئے کہ اسکو معلوم نہیں کہ اسکے پیچھے اسپر کیا پڑا ہے پھر

يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِاسْمِكَ أَرْفَعُهٗ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ

یہ دعا پڑھے یعنے باسمک ربی سے آخر تک دعا کے یہ معنے ساتھ نام تیرے کی پہلو رکھا میں نے اپنا اور تیرے نام سے میں اسکو اٹھاؤنگا اگر تو نے روک لی میری

فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تو رحم کر اسپر (یعنی بخشدے اسکو) اور اگر تو نے جان کو چھوڑا (بچے زندہ رکھا) تو اسکو بچا جسطرح تو بچاتا ہے نیکوں کو جو تجھ سے ڈرتے ہیں متفق علیہ اور

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب

إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهٗ نَفَثَ فِيْ يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهٗ

خواب گاہ میں جاتے تو اپنے دونو ہاتھوں میں دم کرتے اور پڑھتے معوذات ف۵ اور دونو ہاتھ مبارک اپنے بدن

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

پر پھیرتے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور دونو کی یہ روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر رات

ف۱ یعنے جاگتا ہوں اور مرتا ہوں ۱۲ ف۲ مصنف نے اس روایت کو مختصر ذکر کیا ہے مشکوٰۃ والے نے جو بخاری اور مسلم کی روایت ذکر کی اس میں یہ بھی ہے کہ جس وقت آدمی بچھونے پر رات کو سوتے ہاتھ اپنا نیچے رکھ لیوے اپنے کے پھر کہتے اللھم باسمک اموت و احیا اور جس وقت جاگے کہتے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیہ النشور ۱۲ عبد الاول الفزلوے

ف۳ سنت یہ ہے کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑ تا کہ کیڑا اور گرد و غبار وغیرہ جو پڑ گیا ہو وہ دعا پڑھے جو آگے مذکور ہے اور قبل کی طرف منکر کے سونے سے بستر جھاڑنا خصوصاً اندھیرے میں نہایت حکمت کی بات ہے ۱۲ ف۴ یعنے نیند میں کوئی مر گیا ۱۲ ف۵ یعنی سورتین اور قل ہو اللہ احد ۱۲

إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ

جب اپنے بچھونے پر جاتے تو اپنے دونوں ہاتھ جمع کرتے پھر ارادہ کرتے پھونک مارنے کا پھر ان میں قل ہو

اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا

اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے پھر اپنے بدن میں جہاں تک

مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ

جہاں تک ہو سکتا دونوں ہاتھوں کو پھیرنا شروع کرتے اپنے سر پر اور اپنے منہ پر اور اگلی جانب بدن پر پھیرتے تھے

يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ النَّفْثُ نَفْخٌ لَطِيفٌ

کرتے تین بار پڑھنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھ کا تین بار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اہل لغت نے کہا نفث نفخ لطیف سی پھونک ہے۔

بِلَا رِيقٍ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ

بغیر تھوک کے۔ اور روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ مجھ کو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اپنے سونے پر جائے تو وضو کر جیسا کہ نماز کے لیے

لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ

وضو کرتا ہے۔ پھر اپنے داہنی پہلو پر لیٹ پھر یہ دعا پڑھ اے اللہ میں نے اپنا نفس تیرے سپرد کیا

وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ

اور میں نے اپنا منہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنے کام تیری سپرد کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف لگائی۔

رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ

تیری ثواب کی امید کرتے کیونکہ اسیلے اور تیرے عذاب سے ڈرتے کیلئے پناہ اور نہیں نجات تیری عذاب سے مگر طرف رحمت تیری کی میں ایمان

الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ

لایا ساتھ کتاب تیرے کے جو تو نے نازل کی اور ساتھ نبی کے جو تو نے بھیجا ہے فرمایا پس اگر تو مر گیا تو مرا فطرت پر یعنے اسلام پر

وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

اور ان کلمات کو آخر کہا کر۔ روایت ہے بخاری و مسلم نے۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا

صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے تو کہتے سب تعریف اللہ کو ہے جس نے ہم کو کھانا کھلایا۔ اور پانی

وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پلایا اور ہم کو کفایت کی اور ٹھکانا دیا پس کتنے ہی ہیں جن کا کفایت کرنے والا اور جگہ دینے والا کوئی نہیں روایت کی یہ مسلم نے

ف۱ یہ ترجمہ ہے ثم نفث فیہما کا ظاہر ان لفظوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ پہلے ہاتھوں پر دم کر لیتے اسکے بعد منہ وغیرہ پڑھتے تو بعض نے اسکو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور کہا ہے کہ اسلیے

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب

إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ قِنِي

سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ کلمے کہتے۔ اے اللہ تو مجھے اپنے

عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ

عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائیگا۔ یہ حدیث کی ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَفِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

ابوداؤد نے یہ حدیث حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے اور اسمیں ہے کہ یہ کلمے تین بار کہا کرتے تھے۔

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي الدَّعَوَاتِ

باب ایک سو سینتالیسواں دعاؤں کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى ادْعُوا

فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور کہتا ہے تمہارا رب مجھ کو پکارو میں ہو نگا تمہاری پکار کو۔ اور فرمایا پکارو

رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَقَالَ تَعَالٰى وَإِذَا سَأَلَكَ

اپنے رب کو گڑگڑاتے اور چپکے اسکو خوش نہیں آتے حد سے بڑھنے والے۔ اور فرمایا اور جب تجھ سے پوچھیں

عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ الْآيَةَ وَقَالَ

بندے میرے مجھ کو تو میں نزدیک ہوں اور ہو نگا۔ پکارنے کی پکار کو جو وقت مجھ کو پکارتا ہے۔ اور فرمایا

تَعَالٰى أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ الْآيَةَ وَعَنِ النُّعْمَانِ

بھلا کون ہو نجتا ہے پہنچے کی پکار کو جب اسکو پکارتا ہے اور اوٹھا دیتا ہے۔ برائی۔ اور نعمان

ابْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ

ابن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا بھی

الْعِبَادَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ

عبادت ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے۔

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ

دعا جامع کو یعنے بہتوں کو دوست رکھا کرتے تھے۔ اور ایسی دعا کے سوا کو چھوڑ دیا کرتے تھے صلے روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد

وہ یعنی حقیقی عبادت اور
اصل بندگی دعا ہی ہے
کہ تمین عجز اور تذلل اور
انکسار پایا جاتا ہے اور
عبادت یہی ہے۔
جسمیں عجز اور انکسار
ہو۔ اشرح لمعات
۱۲ دعا جامع وہ
ہے کہ لفظ اسکے تھوڑے
ہوں اور معنے بہت
شامل ہوں امور دنیا اور
آخرت کو جیسے یہ دعا
ربنا آتنا فی الدنیا
حسنۃ وفی الآخرۃ
حسنۃ وقنا
عذاب
النار
اور چھوڑنے
اور یعنے بہت دعا کرنے جامع
دعا ہو خاص مطلب اس
میں مذکور نہ ہو وہ جیسے
نے ترک کی تھی مانند
ارزقنی زوجۃ صالحۃ
یعنے دے مجھ کو بیوی
اچھی وغیر فلاں کے اور
یہ باعتبار اکثر کے ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم اکثر دعائیں جامع
ہی مانگتے تھے خاص
مطلب کی دعا مانگتے تھے
والا کبھی کبھی خاص
مطلب کی بھی مانگنا روایت ہوا ہے
۱۲ ابو درین از منظ

جيد وعن انس رضی الله عنه قال كان اكثر دعاء النبی صلی الله

جید سے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی

عليه وسلم اللهم اتنا فی الدنيا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار

تھی اللھم الخ اے اللہ دے تو ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہم کو آگ کے عذاب سے نجات دے

متفق عليه زاد مسلم فی روايته قال وكان انس رضی الله عنه اذا اراد

متفق علیہ مسلم نے اپنی روایت میں زیادہ کیا ہے۔ کہا راوی نے اور انس رضی اللہ عنہ جب ایک

ان يدعو دعوة دعا بها واذا اراد ان يدعو بدعاء دعا بها فيه وعن

بار دعا مانگنے کا ارادہ کرتا تھا تو اسکے ساتھ دعا مانگتا تھا اور جب کوئی خاص دعا مانگنی چاہتا تو بھی اسکے ساتھ دعا مانگتا تھا اور

ابن مسعود رضی الله عنه ان النبی صلی الله عليه وسلم كان يقول اللهم

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اللھم الخ اے اللہ

انی اسالك الهدى والتقى والعفاف والغنى رواه مسلم وعن طارق

میں تجھ سے ہدایت اور تقویٰ اور نفس کو حرام اور مکروہ سے باز رکھنا اور بے پرواہی دل کی اور ظاہر کی مانگتا ہوں رواہ مسلم اور طارق

ابن اشيم رضی الله عنه قال كان الرجل اذا اسلم علمه النبی صلی الله

ابن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوا کرتا تھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکو پہلے

عليه وسلم الصلوة ثم امره ان يدعو بهؤلاء الكلمات اللهم اغفر

نماز سکھلایا کرتے تھے پھر اسکو حکم کیا کرتے تھے کہ ان کلموں سے دعا مانگا کرے۔ اے اللہ تو مجھے بخش

لی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی رواه مسلم وفی روايته له

اور مجھ پر رحم کر اور مجھے سیدھی راہ دکھا اور مجھے عافیت دے اور مجھے روزی دے روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اسی کی ایک روایت

عن طارق انه سمع النبی صلی الله عليه وسلم واتاه رجل فقال

ابن طارق سے ہے کہ اس نے سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا تھا۔ اور

يا رسول الله كيف اقول حين اسالك ربی فقال قل اللهم اغفر لی وارحمنی

اس نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ اس نے کہا یا حضرت جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کس طرح کہا کروں آپ نے فرمایا کہا کر اے اللہ بخش

وعافنی وارزقنی فان هؤلاء تجمع لك خير دنياك واخرتك

[illegible] اور عافیت دے اور روزی دے یہ تیرے دنیا اور آخرت کی بھلائی جمع کرتے ہیں

وعن ابن عمرو بن العاص رضی الله عنهما قال قال رسول الله

ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہا رسول اللہ صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ

علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو تو اپنی طاعت کی طرف پھیر دے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ

فرمایا کہ اللہ کے ساتھ پناہ پکڑو بلا کی مشقت سے۔ اور بدبختی کے پہونچنے سے اور بری تقدیر سے

وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سُفْيٰنُ اَشُكُّ اَنِّيْ زِدْتُ

اور دشمنوں کے خوش ہونے سے متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ سفیان نے کہا کہ مجھے شک ہے کہ کہیں میں نے ایک

وَاحِدَةً مِّنْهَا وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کلمہ زیادہ کیا ہوگا۔ اور اسی سے روایت ہے رضی اللہ عنہ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ

علیہ وسلم کہا کرتے تھے۔ یا الٰہی تو میرے لیے میرے دین کو درست کر کہ وہ میرے کام کا بچاؤ ہے اور میرے دنیا

لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَ

میرے لئے درست کر کہ اسمیں میری زندگانی ہے اور میری آخرت میرے لیے درست کر کہ اسی میرا رجوع کرنا ہے اور زندگی کو میرے

اجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ رَوَاهُ

لئے ہر نیکی کے زیادہ ہونے کا سبب کر دیجئے بہت نیکیوں اور نیک کام بہت کرنے کے لئے اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے آرام کا سبب کر دیجئے

مُسْلِمٌ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مسلم نے ہے اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو یہ

سَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى

پڑھا کر یا الٰہی مجھے ہدایت کر دیجئے راہ سیدھی راہ اور مجھے سیدھا رکھ اور ایک روایت میں یہ ہے یا الٰہی میں تجھ سے ہدایت

وَالسَّدَادَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور سداد مانگتا ہوں۔ (یعنے راستی) روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ

علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ یا الٰہی میں پناہ پکڑتا ہوں تیرے ساتھ عاجزی اور سستی کرنے اور بزدلی

وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

اور بڑھاپے اور کنجوسی سے۔ اور میں تیری پناہ پکڑتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ پکڑتا ہوں

اور تقدیر سے مراد وہ چیز ہے کہ آدمی کے حق میں بری ہو اور دشمنوں کے خوش ہونے سے یعنے دین اور دنیا میں ہمکو کوئی ایسی مصیبت نہ پہنچے جس سے دشمن خوش ہوں پس یہ دعا سب مطالب کو جامع ہے

ملا ازم روح ۲

یعنے نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتے ہیں اور آخرت کے عذاب سے نجات حاصل ہوتی ہے ۱۲

۳ دنیا کی درستی قوت حلال سے ہوتی ہے جس سے گذران اچھی طرح ہو اور عبادت پر طاقت حاصل ہو اور عبادت میں خلل اور تشویش سے خاطر جمعی ہوتی ہے یعنے دنیا کی قوت حلال عطا کر دے آخرت کی درستی یہ کہ اُن عملوں کی توفیق دے جن سے آخرت کے عذاب سے نجات حاصل ہو اور خیر جامع یہ مطالبہ کر

الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِي رِوَايَةٍ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ

فتنہ سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں اور ایک روایت میں ہے اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری ساتھ پناہ پکڑتا ہوں روایت کی یہ مسلم

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي

سوال کیا کہ آپ مجھے ایسی دعا بتلایئے جو میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا یہ پڑھا کر یا الٰہی میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے

ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ

اور سوا تیرے کوئی دوسرا گناہ نہیں بخشتا تو اپنی پاس سے مجھے مغفرت کر اور

وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَفِي بَيْتِي

مجھ پر رحمت کر بے شک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں ہے اور وہ عبارہی مگر میں

وَرُوِيَ ظُلْمًا كَثِيرًا بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُجْمَعَ

اور بعض روایت میں کثیرا ساتھ ثا مثلثہ اور با موحدہ کے آیا ہے۔ پس چاہیئے کہ دونو کو

بَيْنَهُمَا فَيُقَالُ كَثِيرًا كَبِيرًا وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

جمع کرے اور پڑھے ظلما کثیرا کبیرا۔ اور ابو موسے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي

صلے اللہ علیہ وسلم ان کلمات سے دعا کیا کرتے تھے۔ یا الٰہی تو میری خطا اور جہالت اور اسراف جو

وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي

میرے کام میں ہو بخشدے اور وہ گناہ جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے یا الٰہی بخشدے مجھے میرا قصد سے کرنا

وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ

اور بسی سے کرنا اور نادانستہ کرنا اور جانکر کرنا اور یہ سب میرے پاس ہیں اے یا الٰہی مجھے بخشدے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیے

وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ

اور وہ گناہ جو مجھ سے پھر آئندہ کو ہونگے اور وہ گناہ جو چھپکر کئے اور وہ گناہ کہ میں نے اعلانیہ کیے اور وہ گناہ کہ تو انکو خوب جانتا ہے مجھ سے

وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے تو اور نہیں کوئی معبود مگر تو اور تو ہر چیز پر قادر ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے۔

فِی دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ رَوَاہُ

اللھم الخ یا الٰہی میں تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں برائی اُس کام کی سے جو میں نے کیا اور برائی اُس کام کی سے جو میں نے نہیں کیا۔

مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ

میں سے یہ دعا بھی تھی۔ یا الٰہی میں تیری نعمت کے جاتے رہنے اور تیری عافیت کے ٹل جانے اور

وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ

تیرے عذاب کے ناگہان آجانے اور تیری سب قسموں سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں۔ روایت کی یہ مسلم نے اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ

سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے یا الٰہی میں

اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ عاجز ہونے سے اور اچھے کاموں میں سستی کرنے سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے

اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا

اور قبر کے عذاب سے یا الٰہی دیدے میرے نفس کو اُس کی پرہیزگاری اور تو اسکو پاک کر تو بہتر اُن خصلتوں کا ہے کہ اسکو پاک کرتے ہیں تو اسکا کارساز

وَمَوْلٰھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا

اور مالک ہے۔ یا الٰہی میں پناہ پکڑتا ہوں تیرے ساتھ اُس علم سے جو نہ نفع دے اور اُس دل سے جو نہ ڈرے

یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ریا (شیخین نہ پائے ساتھ ذکر الٰہی کے) اور اُس نفس سے کہ سیر نہ ہو اور اُس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ

فرمایا کرتے تھے یا الٰہی تیرے واسطے میں نے فرمانبرداری کی اور تیرے ساتھ میں ایمان لایا اور تجھی پر میں نے توکل کیا اور تیری

اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ

طرف میں نے رجوع کیا اور میں تیری مدد سے کافروں کے ساتھ لڑتا جھگڑتا ہوں اور تیری طرف اپنا مقدمہ لاتا ہوں تو مجھے بخشدے وہ گناہ جو میں نے

وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ

اور جو پیچھے کئے اور جو پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (بِبَعْضِ تِرْوَاةٍ) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تیرے سوا (اس حدیث میں بعض راویوں نے یہ لفظ نہیں بھی کہے ہیں) حول الخ پڑھنے اور برا نہ ماننا ہوں سے اور نیز بھی بغیر قوت اللہ کی مدد کے سوا نہیں حاصل ہوتی کی

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوا

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لفظوں سے دعا

بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ

مانگا کرتے تھے یا اللہ میں آپ سے فتنہ اور آگ کے عذاب سے

وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اور مالداری کی برائی سے اور محتاجی کی برائی سے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

صَحِيْحٌ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوُدَ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ وَهُوَ

صحیح ہے اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں اور روایت ہے زیاد بن علاقہ سے کہ نقل کی اس نے اپنے چچا

قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے

يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ

تھے اے کہی میں بری خلاق اور برے اعمال اور بری خواہشوں سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ شَكْلِ بْنِ حُمَيْدٍ رَضِيَ

روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور روایت ہے شکل بن حمید رضی

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً قَالَ قُلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ

اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے آپ نے فرمایا تو یہ دعا پڑھ کہ اللھم انی الخ یعنے یا الٰہی میں پناہ

مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ

پکڑتا ہوں تیرے ساتھ اپنے شنوائی کی برائی سے اور اپنی بینائی کی برائی سے اور اپنی زبان کی برائی سے اور

وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ

اپنے دل کی برائی سے اور اپنی منی کی برائی سے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ

انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللھم الخ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ

یعنے اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ سے برص اور جنون اور جذام اور برے بیماریوں سے

ف یعنے اس کے کلام پر نہ
ساکروں ۱۲ ف۲ یعنے
اس کے بری چیز نہ دیکھوں
ف۳ یعنے بری کلام
اور لغو اس سے نکلے ۱۲
ف۴ یعنے برے عقیدے
اور عمد اور کینہ وغیرہ باطل
میں نہ ڈالوں اور برے کام
پر مصمم ارادہ نہ کروں ۱۲
ف۵ یعنے زنا میں صورت
مرد اور خصوصت کی نظر
سے کسی کو نہ دیکھوں ۱۲
ف۶ برص اور جذام
وغیرہا بعض متعدی
بیماریوں ہوتے
ف
یعنے
کسی
کسی ایک
میں بات کا اعتقاد ایسا
ہوتا ہے کہ بسبب بدگمانی
لگانے مبرص یا جذامی
وغیرہا کے جب تک کہ
یہ بیماریاں پیدا ہو جاتی
ہیں۔ یعنے دوسرے شخص
کے بدن میں بھی وہ
فاسد پیدا ہو جاتا ہے
اسی سبب کثرت محالطت
کے واسطے قطع نزع
ف مثل استعمال دق
وغیرہا کے ۱۲

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ

علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ یا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ بھوک سے کہ وہ

بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ رَوَاهُ

بری ہمخواب ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ خیانت سے کہ وہ بری خصلت اندر کی ہے روایت کی یہ ابو

اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهٗ فَقَالَ

داؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسکے پاس ایک غلام مکاتب آیا اور کہا

اِنِّیْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ

کہ میں بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں آپ میری اعانت کریں فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمے نہ بتلاؤں جو رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ حِرَاءٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھلائے تھے۔ اگر تیرے ذمہ اس پہاڑ کی مثل قرض ہو وہ بھی اللہ تم تجھ سے ادا کر دے

عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ

کہا کر اللھم الخ اے اللہ تو اپنے حرام سے اپنے حلال کے ساتھ مجھے کفایت کر اور اپنے فضل اور رحمت سے اپنی غیر سے

سِوَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ

بے پرواہ کر دے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ؎ اور روایت ہے عمران بن حصین

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ اَبَاهُ حُصَيْنًا كَلِمَتَيْنِ

رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے باپ حصین کو دو کلمے

يَدْعُوْ بِهِمَا اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ رَوَاهُ

سکھلائے کہ اس کے ساتھ دعا مانگا کرے وہ دعا یہ ہے۔ الٰہی تو میرے دل میں میری ہدایت ڈالدے اور مجھے میرے نفس کی

التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ اَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ ابْنِ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ؎ اور روایت ہے ابوالفضل عباس ابن

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَيْئًا

عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کہا اس نے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے ایسی چیز تعلیم فرمایئے

اَسْاَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا

کہ میں اس چیز کو اللہ تعالیٰ سے سوال کروں اپنے فرمایا اللہ سے عافیت مانگا کرو میں چند دن ٹھہرا پھر آیا اور کہا یا

مجموعہ ۲ کا ابواب کمالات ہے خلاصہ یہ ہے کہ دل میں کبھی سستی اور وحشت کے ہجوم میں اور کبھی انس کے وجود کی حالت میں ہر حالت کو احاطہ کرنے میں ہر حالت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عطا

رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ لِي يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ سَلُوا

رسول اللہ آپ مجھے ایسی چیز تعلیم فرمایئے کہ اپنے کو اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں آپ نے مجھے فرمایا اے عباس اے چچا رسول اللہ کے

اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اللہ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگا کرو اس روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ

اور روایت ہے شہر بن حوشب سے کہا کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ یا ام المومنین

مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تیرے پاس ہوا کرتے تھے تو اکثر دعا آپ کی کونسی ہوا کرتی تھی، انہوں نے بیان کیا۔ کہ اکثر

كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دعا آپ کی یہ ہوا کرتی تھی۔ اے دلوں کے پھیرنے والے جما دے میرے دل کو اپنے دین پر روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا اکثر یہ ہوا کرتی تھی۔ اے اللہ

إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي إِلَى حُبِّكَ

میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور تجھ سے محبت رکھنے والے کی محبت اور اس عمل کی محبت مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ رَوَاهُ

یا الٰہی تو اپنی محبت میرے دل میں میری جان اور مال اور اہل اور سرد پانی سے زیادہ محبوب کر دے روایت کی یہ ترمذی

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یا ذا الجلال والاکرام کو لازم پکڑو اور بہت پڑھا کرو روایت کی یہ ترمذی نے

وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ مِنْ رِوَايَةِ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ الصَّحَابِيِّ قَالَ الْحَاكِمُ حَدِيثٌ

اور نسائی نے اس حدیث کو ربیعہ بن عامر صحابی سے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسکو حدیث

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ أَلِظُّوا بِكَسْرِ اللَّامِ وَتَشْدِيدِ الظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ مَعْنَاهُ الْزَمُوا

صحیح الاسناد کہا ہے۔ الظوا کسرہ لام اور تشدید ظاء معجمہ کے ہے یعنے لازم پکڑو

هٰذِهِ الدَّعْوَةَ وَاكْثِرُوا مِنْهَا وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا

اس دعا کو اور بہت پڑھا کرو اسکو اور روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا فَقُلْنَا يَا

وسلم نے بہت طور سے دعا مانگی ہمکو اس میں سے کچھ بھی یاد نہ رہا ہم نے عرض کی

رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى

رسول اللہ آپ نے بہت دعائیں پڑھیں مگر ہمکو ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں رہا پھر آپ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی دعا

مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ

دے بتلاؤں جو اس سب کو جمع کرلے یعنے یہ تمام مضمون اسمیں آجائیں فرمایا تو کہا کر اللہم سے آخر تک یعنے یا الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بھلائی

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ

محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں برائی اس چیز کی سے جس سے تیرے نبی محمد صلے اللہ

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا

علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے اور تو ہی اعانت طلب کیا گیا ہے اور تو ہی پہونچانے والا ہے (یعنے مراد کو) اور گناہ سے بچنا اور

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

عبادت کی قوت تیری مدد کے سوا نہیں ہوسکتی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور روایت ہے ابن مسعود

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی اللہم آخر تک یا الٰہی

اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ

میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ کام جو سبب ہیں تیری رحمت کے اور جن سے ضرور ہو تیری بخشش اور سلامتی ہر گناہ

اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ

سے اور لوٹ ہر نیکی سے اور مراد پانا ساتھ جنت کے اور نجات پانا آگ سے روایت کی یہ حاکم

اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

ابو عبداللہ نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے مسلم کی شرط پر

بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

باب کسی کی پیٹھ پیچھے دعا مانگنے کی فضیلت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور واسطے ان کے جو آئے ان کے پیچھے کہتے ہوئے اے رب بخش ہمکو

وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَقَالَ تَعَالٰى وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ

اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے آگے گئے ایمان میں۔ اور فرمایا اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَقَالَ تَعَالٰى اِخْبَارًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ

اور ایمان دار مردوں اور عورتوں کے لئے۔ اور ابراہیم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خبر دیکر۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اے رب ہمارے بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن کھڑا ہوگا حساب

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

سَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ

فرماتے سنا کہ کوئی بندہ مومن اپنے بھائی کیلئے پیٹھ پیچھے دعا نہیں مانگتا۔ مگر فرشتہ کہتا ہے کہ

وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تجھ کو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

كَانَ يَقُوْلُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ

فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے پیٹھ کے پیچھے قبول کی جاتی ہے۔ اُسکے سر کے پاس فرشتہ

مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

معین ہوتا ہے جب اپنے بھائی مسلمان کیلئے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو کہتا ہے فرشتہ جو موکل ہوتا ہے اسپر قبول کر دعا اسکی اور واسطے تیرے

بَابٌ فِيْ مَسَائِلَ مِنَ الدُّعَاءِ

باب دعا کے بعضے مسائل کے بیان میں

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ

فرمایا کہ جس شخص سے کوئی احسان کیا جاوے اُسنے احسان کرنیوالے کو جزاک اللہ خیرا کہدیا تو اُسنے

اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ جَابِرٍ

اسکی تعریف میں مبالغہ کر دیا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور جابر رضی اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ

عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنی جان پر بددعا مت کرو۔

ف

یعنے درستہ عرض کرنا ہے جناب الٰہی میں کارکا اسکی قبول کرنیکا حق بھائی اُسکے کیلئے دعا کرنے والے کو خطاب کرکے کہتا ہے کہ تجھ کو بھی ہو مانند اسکی صاحب

فائدہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اس نے اسکے عرض دینے سے اپنے بھروسہ کا اظہار کرکے عرض دینا اللہ کے سپرد کر دیا کہ اسکو اللہ تعالیٰ پورا عرض معلوم کرکے اس عرض دینے سے عاجز ہیں عرض کو شرح دو

وَلَا تَدْعُوا عَلٰى وَلَدِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً

اور اپنی اولاد پر اور اپنے مالوں پر بد دعا نہ کیا کرو تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اُس ساعت کو

يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

کہ مانگی جائے اُس میں بخشش پس قبول کرے واسطے تمہارے روایت کی یہ مسلم نے وہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب سے

رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

بہت ہی نزدیک ہوتا ہے تم اُس حالت میں دعا بہت کیا کرو روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ تم میں سے ہر ایک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ

تمہارے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک جلدی نہ کرے کہ کہنے لگے تحقیق میں نے اپنے رب سے دعا مانگی

رَبِّيْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا

خدا لگانے نے قبول نہ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم اور مسلم کی ایک روایت میں ہے بندہ کی دعا ہمیشہ قبول کی جاتی ہے۔ جب تک

لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ

کہ گناہ کی یا توڑنے ناتے کی دعا نہیں کرتا جب تک جلدی نہ کرے کہا گیا یا رسول اللہ جلدی کس طرح ہوتی ہے۔

قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ

فرمایا کہے میں نے دعا مانگی اور تحقیق پھر میں نے دعا مانگی میں نے اکثر بار پس میں نے نہ دیکھا کہ میری دعا قبول ہوتی ہے پھر تھک جائے

وَيَدَعُ الدُّعَاءَ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ

اور دعا مانگنی چھوڑ دے اور روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ

پوچھا گیا کہ کون سے وقت دعا بہت قبول ہوتی ہے فرمایا درمیان رات میں کہ جانب اخیر میں ہے یعنی تہجد کے وقت اور فرض

الْمَكْتُوْبَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

نمازوں کے پیچھے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ

روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین پر کوئی مسلمان

يَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِدَعْوَةٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ

اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا نہیں مانگتا مگر اللہ تعالیٰ اسکو وہ چیز عطا کرتا ہے یا ویسی ہی کوئی برائی اُس سے دور کرتا ہے۔

مِثْلُهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذًا نُكْثِرَ قَالَ

جب تک گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اسوقت ہم بہت کچھ حاصل کرلیں گے

اللّٰهُ أَكْثَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ

فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ عطا کرنے والا ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے

مِنْ رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ وَزَادَ فِيهِ أَوْ يَدَّخِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَهَا وَعَنِ ابْنِ

ابوسعید کی روایت سے ذکر کی ہے اور اسمیں زیادہ کیا ہے یا ویسا ہی اسکے لیئے اجر ذخیرہ کرتا ہے۔ اور ابن عباس

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شدت رنج و مصیبت و اہم کے وقت

عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

کہا کرتے تھے۔ لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم نہیں کوئی معبود سوا اللہ بزرگ بردبار کے نہیں۔ اللہ بڑے عرش کے مالک کے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سوا کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ کے سوا جو آسمان اور زمین اور عرش عزت والے کا مالک ہے کوئی معبود نہیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

الْبَابُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَفَضْلِهِمْ

باب اکچاسی ۱۴۸ اولیاء کی کرامات اور اُن کی فضیلت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سن رکھو جو لوگ اللہ کی طرف ہیں نہ ڈر ہے اُن پر نہ وہ غم کھاویں گے

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے تھے ان کو خوشخبری دنیا کے جیتے اور آخرت میں

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وَقَالَ تَعَالٰى وَهُزِّي

بدلتی نہیں اللہ کی باتیں یہی ہے بڑی مراد ملنی۔ اور فرمایا اور ہلا

إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِي وَاشْرَبِي الْآيَةَ

اپنی طرف سے کھجور کی جڑ اُس سے گریں گی تجھ پر پکی کھجوریں اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا

اور فرمایا جس وقت آتا اسکے پاس زکریا حجرے میں پاتا اُس پاس کچھ کھانا

قَالَ يٰمَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ

بولا اے مریم کہاں سے آیا تجھ کو کہنے لگی یہ اللہ کے پاس سے اللہ روزی دیتا ہے جسکو چاہے۔

يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَقَالَ تَعَالٰى وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا

بے گنتی اس کو اور فرمایا اور جب تم نے کنارہ پکڑا ان سے اور جنکو وہ پوجتے ہیں اللہ کے سوا

اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ

اب جا بیٹھو اس کہو میں پھیلا دے تمہارا رب تمہارا کچھ اپنی مہر سے اور بنا دے تم کو تمہارے کام کا

مِّرْفَقًا ۝ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ

آرام اور تو دیکھے دھوپ جب نکلتی ہے ہٹ کے جاتی ہے انکے غار سے داہنے کو اور

اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ الْاٰيَةَ ۝ وَعَنْ اَبِيْ

جب غروب ہوتے کترا جاتی ہے اُن سے بائیں کو اور وہ میدان میں ہیں انکے ۔ اور روایت ہے ابو

مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَصْحٰبَ الصُّفَّةِ

محمد عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہ اصحاب صفہ رضی

كَانُوْٓا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَّنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ

فقیر لوگ تھے ۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکبار فرمایا جس شخص کے گھر دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لیجائے

فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ بِسَادِسٍ اَوْ كَمَا

اور جس شخص کے یہاں چار کا کھانا ہے وہ پانچوں یا چھٹے کو لے جائے یا جیسا فرمایا

قَالَ وَاِنَّ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَآءَ بِثَلٰثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تین شخصوں کو لائے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دس آدمی کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَّاِنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ

اپنے ساتھ لیگئے ۔ اور ابو بکر رضی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کا کھانا کھایا پھر وہاں ہی ٹھیرے رہے تا کہ

حَتَّى صُلِّيَ الْعِشَآءُ ثُمَّ رَجَعَ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهٗ امْرَاَتُهٗ

عشا کی نماز پڑھی پس آئے ابو بکر صدیق رضی گھر میں جو گزرے رات کے اس قدر کہ جانا اللہ تعالےٰ نے تو کہا حضرت ابو بکر صدیق رضی سے انکی بیوی

مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ وَقَدْ

تجھے اپنے مہمانوں سے کس چیز نے روک رکھا ابو بکر رضی نے کہا کیا تو نے ان کو کھانا نہیں کھلایا کہا ابو بکر رضی کی بیوی نے انہوں نے انکار کیا یہاں تک کہ آپ

عُرِضُوْا عَلَيْهِمْ قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ فَقَالَ يٰغُنْثَرُ فَجَدَّعَ

اور ہم کہا نیکو پیش کر چکے عبدالرحمن نے کہا میں چھپ گیا انہوں نے مجھے پکارا کہ اے بے وقوف بیٹے مجھے برا

وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوْا لَا هَنِيْئًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا قَالَ وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا

بھلا کہا اور الگ کہا کھاؤ ۔ نہ خوشگوار ہو تم کو ابو بکر رضی نے کہا اللہ کی قسم میں کبھی نہ کھاؤں گا کہا اسنے اپنے عبدالرحمن نے اللہ کی قسم

كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةِ الْآخَرِ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ

ہم ایک لقمہ نہ اوٹھاتے تھے۔ مگر اسکے نیچے سے اُس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا تاکہ سب نے پیٹ بھر کر کھالیا اور کھانا پہلے سے بھی

فَلَمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ

زیادہ ہو گیا ابو بکر رضؓ نے دیکھ کر اپنی بیوی کو کہا اے بہن بنی فراس کی

فَمَا هَذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلَ

کیا ہے یہ امر عجیب (یعنے بڑھنا طعام کا) کہا ابو بکر رضؓ کی بیوی نے (قسم اپنی نفس کی کھا کر) تحقیق یہ کھانا اب سہ چند زیادہ ہے۔ اس سے کہ

مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا

ابو بکر رضؓ نے بھی اس سے کہا اور کہا وہ (یعنے قسم کھانی کہ نہ کھاؤنگا) شیطان سے تھی ف۲ پھر ایک لقمہ کھایا

لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا

اور کھانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اوٹھا کر لیگئے۔ تو صبح تک کھانا آپکے پاس رہا اور ہمارے اور قوم کے

وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَفَرَّقْنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ

درمیان عہد تھا یعنے صلح کا اور مدت گذر چکی تھی۔ پس جدا ہوئے ہم بارہ آدمی اور

رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ قَدَّ اللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ وَ

ہر ایک کے ساتھ کچھ کئی آدمی تھے۔ اور اللہ ہی کو معلوم ہے کہ ہر ایک کیساتھ کس قدر آدمی تھے سب نے اُس کھانے میں سے کھایا اور

فِي رِوَايَةٍ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَطْعَمُهُ فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ فَحَلَفَ

ایک روایت میں ہے کہ ابو بکر رضؓ نے قسم کھائی کہ نہ کھائیگا اور اسکی عورت نے بھی قسم کھائی کہ نہ کھائیگی پس مہمان یا

الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

مہمانوں نے بھی قسم کھائی کہ جب تک وہ (یعنے ابو بکر رضؓ نہ کھائیگا ہم بھی نہ کھائیں گے۔ پس ابو بکر رضؓ نے کہا یہ (یعنے قسم کھانی)

هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً

شیطان کی حرکت سے ہے۔ اُس نے کھانا منگوایا اور کھانے اور مہمانوں نے بھی کھانا شروع کیا جو لقمہ اوٹھاتے تھے۔ پہلے وہ

إِلَّا رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا فَقَالَتْ

لقمہ کھانے سے پہلے اُس سے زیادہ نیچے سے پیدا ہو جاتا تھا ابو بکر رضؓ نے کہا اے بہن بنی فراس کی یہ کیا سبب ہے اُس نے کہا

وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا

یہ بندگی آنکھوں میری کی ہے بیشک یہ پہلے سے اب زیادہ ہے پس سب نے کھایا اور ابو بکر رضؓ نے وہ کھانا

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی بھیجا راوی نے ذکر کیا کہ حضرت نے بھی اُس سے کھایا اور ایک روایت میں ہے کہ ابو بکر رضؓ نے

ف

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ مخلوق کے ساتھ قسم کھانا شرک ہے تو اس حدیث میں مضاف محذوف نکالنا چاہیئے یعنے حذف قرۃ عینی یعنے قسم ہے رب محمد کی آنکھوں میری کی

ف

حدیث میں رشد خصائص بہت شائل ہے ۱۲ مجد اول اللہ الغزی ف۲ یعنے شیطان کے بہکانے سے تھی ۱۲ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سمی فیہ

قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ دُونَكَ اَضْيَافَكَ فَاِنِّيْ مُنْطَلِقٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عبدالرحمن کو کہا کہ تو اپنے مہمانوں کو لے چل ۔ اور میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں

سَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ اَنْ اَجِيْءَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَتَاهُمْ

تو میرے آنے سے پہلے اُن کے کھانا کھلانے سے فارغ ہو جاوے ۔ عبدالرحمن ان کو لے گیا ۔ اور جو کچھ گھر میں انکے پاس موجود

بِمَا عِنْدَهٗ فَقَالَ اطْعَمُوْا فَقَالُوْا اَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اطْعَمُوْا قَالُوْا

تھا حاضر کیا اور کہا کہ کھاؤ ۔ انہوں نے کہا ۔ گھر کا مالک کہاں ہے اُسنے کہا تم کھاؤ ۔ انہوں نے کہا

مَا نَحْنُ بِاٰكِلِيْنَ حَتّٰى يَجِيْءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ فَاِنَّهٗ اِنْ جَاءَ

ہم گھر کے مالک کے آنے تک کھانا نہ کھائینگے ۔ اس نے کہا تم ہم سے اپنی مہمانی قبول کر لو کہ اگر تم نہ کھاؤ گے ۔ تو وہ

وَلَمْ تَطْعَمُوْا نَلْقَيْنَ مِنْهُ فَاَبَوْا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ

تم کو ہمسے رنجیدہ ہوگا ۔ اُنہوں نے کھانے سے انکار کیا میں جان گیا کہ ابوبکر مجھ پر غضب ناک ہوگا ۔ جب ابوبکر آیا تو ہم خوف سے کنارہ پر گئے

فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ يَا

اُسنے کہا کہ تم نے گھر والوں کی کہ تم نے کیا کیا انہوں نے اسکو سب حال بتا دیا ابوبکر نے مجھے پکارا میں چپ رہا ۔ اُس نے

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ

پھر پکارا میں پھر بھی چپ رہا ۔ اُسنے کہا اے بے وقوف میں تجھے قسم دیکر کہتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سنتا ہے تو

صَوْتِيْ اِلَّا جِئْتَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ اَضْيَافَكَ فَقَالُوْا صَدَقَ اَتَانَا

چلا آ ۔ میں نے آکر کہا تو اپنے مہمانوں سے پوچھ ۔ انہوں نے کہا یہ سچ کہتا ہے ۔

بِهٖ فَقَالَ اِنَّمَا انْتَظَرْتُمُوْنِيْ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ وَاللّٰهِ

اُس نے کہا تم میرا انتظار کرتے ہے ہو مجھے قسم ہے میں آج رات کو کھانا نہ کھاؤں گا ۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہے ۔

لَا نَطْعَمُهٗ حَتّٰى تَطْعَمَهٗ فَقَالَ وَيْلَكُمْ مَا اَنْتُمْ لَا تَقْبَلُوْنَ عَنَّا قِرَاكُمْ هَاتِ

جبتک تو نہ کھائیگا ہم بھی نہ کھائینگے ۔ اُسنے کہا تم ہمسے مہمانی کا کھانا کیوں نہیں قبول کرتے ابوبکر نے کہا تو

طَعَامَكَ فَجَاءَ بِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّيْطَانِ فَاَكَلَ

کھانا لا ۔ وہ کھانا (یعنے عبدالرحمن) اور اپنا ہاتھ رکھکر کہا بسم اللہ پہلے یعنے قسم جو پہلے کھائے تھی ۔ وہ شیطان سے تھی اسنے بھی کھایا

وَاَكَلُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ غُنْثَرٌ بِغَيْنٍ مُعْجَمَةٍ مَضْمُوْمَةٍ ثُمَّ نُوْنٍ سَاكِنَةٍ

اور انہوں نے یعنے مہمانوں نے بھی کھایا ۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے قولہ غنثر سا غین معجمہ مضمومہ کے پھر نون ساکن کے

ثُمَّ ثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ هُوَ الْغَبِيُّ الْجَاهِلُ قَوْلُهٗ فَجَدَعَ اَيْ شَتَمَهٗ وَالْجَدْعُ الْقَطْعُ

پھر ثاء مثلثہ کے وہ ہے بیوقوف جاہل ۔ قول فجدع یعنے گالی دی ۔ اور جدع کاٹنے کو کہتے ہیں ۔

قوله يجد علي وهو بكسر الجيم اي يغضب وعن ابي هريرة رضي الله

قول اسکا یجد علی سانہ کسرہ جیم کے ہے یعنے غصے ہوگا۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد كان فيما قبلكم من

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمسے پہلے لوگوں میں الہام کئے گئے

الامم ناس محدثون فان يكن في امتي احد فانه عمر رواه البخاري

لوگ ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ہو تو بے شک وہ عمر ہے رواہ بخاری نے

ورواه مسلم من رواية عائشة وفي رواية ما قال ابن وهب محدثون

اور مسلم نے عائشہ رضہ سے روایت کیا ہے۔ وہ اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کہا ابن وہب نے محدثون

اي ملهمون وعن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال شكا اهل الكوفة

یعنے ملہمون۔ اور روایت ہے جابر بن سمرہ رضہ سے کہا کہ کوفہ کے لوگوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ کے پاس

سعدا يعني ابن ابي وقاص الى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فعزله

سعد بن ابی وقاص رضہ اپنے حاکم کی شکایت کی عمر رضہ نے اسکو معزول

واستعمل عليهم عمارا فشكوا حتى ذكروا انه لا يحسن يصلي فارسل اليه

کرکے عمار رضہ کو انکا حاکل مقرر کیا لوگوں نے اسکی یعنے سعد کی شکایت کرکے کہا کہ وہ نماز بھی اچھی نہیں پڑھتا عمر رضہ نے اسکے پاس آدمی بھیجا

فقال يا ابا اسحاق ان هؤلاء يزعمون انك لا تحسن تصلي فقال اما

اور کہا کہ اے ابو اسحاق یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ تو نماز اچھی طرح نہیں پڑھتا اُسنے کہا اللہ کی قسم ہے۔

انا والله فاني كنت اصلي بهم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم لا

کہ میں انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسے نماز پڑھاتا تھا اُس میں سے کوئی چیز ترک نہیں

اخرم عنها اصلي صلوة العشي فاركد في الاوليين واحذف في الاخريين

کرتا ہوں میں ظہر اور عصر کی نماز میں پہلے دو رکعت دراز اور پچھلی دو رکعت کو خفیف کرتا ہوں

قال ذلك الظن بك يا ابا اسحاق وارسل معه رجلا او رجالا الى الكوفة

عمر رضہ نے کہا اے ابو اسحاق میرا بھی تجھ پر یہی گمان ہے اور اسکے ساتھ اپنے عمار کے ساتھ ایک مرد یا کئی مرد اسکا حال دریافت کرنے

يسأل عنه اهل الكوفة فلم يدع مسجدا الا سأل عنه ويثنون معروفا

کو کرنے والوں سے کوفہ کو بھیجے۔ انہوں نے کوفہ کی ہر مسجد میں سے اسکا حال دریافت کیا سب لوگ اسکی نیکی کی ثنا کرتے تھے۔

حتى دخل مسجدا لبني عبس فقام رجل منهم يقال له اسامة بن قتادة

تا کہ بنی عبس کی مسجد میں پہنچے اُن میں سے ایک مرد نے جس کا نام اسامہ بن ابی قتادہ

ف۱

بے شک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتوں سے افضل ہے تو جب اگلی امتوں میں صاحب الہام لوگ ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بطریق اولے ہوئے

اس حدیث سے بڑی فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی ۱۲ محدث سائل مفعل مشدد منقوح کے پیسنے ملہم کے ہم گویا اسکے ساتھ ظنیات کی جاتی ہے اور اسکو جبوی رہاتی ہے پس وہ لوگوں میں بیان کرتا ہے گذا فی النہایہ ۱۲ منظار ح ۱۲ ۱۲

يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ أَمَا إِذْ أَنْشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ

اور کنیت ابوسعدہ تھی کہا کہ جب تو نے ہمکو قسم دیکر پوچھا ہے تو ہم پورا پورا بیان کرتے ہیں کہ سعد لشکر کے ساتھ نہیں جاتا اور

وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ أَمَا وَاللَّهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ

تقسیم برابر نہیں کرتا اور مقدمات میں عدالت نہیں کرتا۔ سعد نے کہا کہ اللہ کی قسم ہے میں تین دعا کرتا ہوں

اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمْرَهُ وَأَطِلْ

اے اللہ اگر یہ تیرا بندہ جھوٹا ہے۔ اور دکھلانے اور سنانے کو یہ باتیں کرتا ہے (یعنے شہرت کے لئے) تو اس کی عمر اور محتاجی

فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ لِلْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ

طول کر اور اسکو فتنوں میں مبتلا کر اور اس سے پیچھے جب اسکو پوچھا جاتا تو کہتا تھا بڑا بوڑھا مفتون ہے۔

أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ الرَّاوِي عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

مجھے سعد کی بددعا لگی ہے کہا عبدالملک بن عمیر نے جو جابر بن سمرہ سے راوی ہے۔

فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ أَنْ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ

پھر میں اسکو اسی واقعہ کے بعد دیکھا کہ بسبب بڑھاپے کے اسکے دونو ابرو آنکھوں پر گر گئے تھے اور رستے میں

لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ فَيَغْمِزُهُنَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ

جوانوں سے تعرض کرتا انکھیوں سے انکے ساتھ چھیڑ چھاڑ رکھا کرتا تھا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ اور عروہ بن زبیر سے روایت ہے

سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى بِنْتُ

کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے مسماۃ اروی بیبی اوسنے

أَوْسٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَقَالَ

مروان بن حکم کے دربار میں جھگڑا کیا اور دعوے کیا کہ سعید نے لے لی ہے یعنے ازراہ ظلم کے کچھ زمین اسکی سے پس کہا

سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ

سعید نے یعنے بطریق استبعاد اور استعجاب کے کہ بھلا میں لوں گا زمین اسکی سے کچھ بعد اسکے کہ سنا میں نے پیغمبر

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا مروان نے کہ کیا سنا تو نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ

کہا سعید نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ لیوے ایک بالشت کسی کی زمین سے

الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ فَقَالَ لَهَا مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ

ازراہ ظلم کے کریگا۔ اللہ تعالے اس بالشت بھر زمین کو طوق اس کا سات زمینوں تک پس کہا مروان نے کہ نہیں طلب کرتا میں تجھ سے

وا نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں اور فرمایا اللہ تعالے نے اللہ الذی خلق سبع سمٰوات ومن الارض مثلہن۔ اور مماثلت کی تاویل ہیئات یا شکل سے خلاف ظاہر ہے اسی طرح سے سات زمینوں سات اقلیمیں مراد لینا یہ بھی بعید ہے اور ہر ایک اقلیم کی ایک بالشت بھر زمین غصب کرنے کے لیے ساتوں اقلیموں کی زمین کا طوق بنانے کی کوئی وجہ نہ تھی برخلاف اسکے جب زمین کے سات طبقے ہوں کیونکہ ایک بالشت بھر کے بھی سات طبقہ ہونگے جو تابع ہونگے اسکے اور طوق بنانے سے یہ غرض ہے کہ اسکو تکلیف مرتکاب دیگی اسکے اوپہانے کی اور گردن میں طوق کا قطع ہنائی جائے گی اور اوس کی گردن لمبی کر دیجاوے گی واللہ اعلم ۱۲ ۱۲ ۱۲

بَيِّنَةٌ بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيدٌ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا

گواہ یعنے دلیل بعد اسکے یا اس حدیث کی روایت میں گواہ نہیں مانگتا پس کہا سعید نے خدا وندا اگر یہ عورت جھوٹی تو اندھا کر

وَاقْتُلْهَا فِي اَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي

اور مار اسکو اسکی زمین میں کہا عروہ نے پس نہ مری وہ عورت یہاں تک کہ جاتی رہی بینائی اُس کی اور ایک دن وہ عورت چلتی تھی

فِي اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

اس زمین اپنی میں ناگاہ گری وہ بیچ ایک گڑھے کے پس مر گئی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَاَنَّهُ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ

بن عبداللہ بن عمر رضہ سے یہی مضمون مروی ہے اور ان سے یعنے محمد بن زید نے اُس عورت کو اندھی ہوئی دیکھا کہ دیواروں کو ٹٹولتی ہوئی

تَقُوْلُ اَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيْدٍ وَاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمَتْهُ

چلتی تھی اور کہتی تھی کہ مجھکو سعید کی بد دعا لگی ہے اور وہ ایک دن ایک کنوئیں پر پہنچے گڑھے پر گذری جو اُسی زمین میں تھا جسکی بابت اُسنے سعید سے

فِيْهَا فَوَقَعَتْ فِيْهَا وَكَانَتْ قَبْرَهَا وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ

جھگڑا کیا تھا پس وہ اسمیں گری اور وہی گڑھا اسکی قبر ہو گیا ف اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُضِرَتْ اُحُدٌ دَعَانِي اَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِي اِلَّا

عنہما سے کہا کہ جب جنگ احد ہوئی آئی تو میرے باپ نے مجھ کو کچھ رات گئی بلایا اور کہا کہ میں اپنے تئیں ان لوگوں میں

مَقْتُوْلًا فِي اَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّي لَا

گمان کرتا ہوں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے سب سے پہلے قتل کئے جائیں گے اور میں رسول اللہ

اَتْرُكُ بَعْدِي اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ

صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کے سوا تجھ سے زیادہ عزیز اپنے پیچھے کسی کو نہیں چھوڑتا ف اور میرے

عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ

ذمہ کچھ قرض ہے تو اسکو ادا کرنا اور اپنی بہنوں کے حق میں میری وصیت قبول کر کہ انسے بھلائی کر پس جب صبح ہوئی تو وہ پہلے میرا باپ

وَدُفِنْتُ مَعَهُ اٰخَرَ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي اَنْ اَتْرُكَهُ مَعَ اٰخَرَ فَاسْتَخْرَجْتُهُ

اور میں نے اسکو ایک اور شخص کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا پھر میرے جی نے نہ چاہا کہ اسکو دوسرے کیساتھ ایک قبر میں چھوڑوں پس میں نے اسکو

بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ غَيْرَ اُذُنِهِ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ

چھ مہینے کے بعد نکالا تو ویسا ہی تھا جیسا میں نے اسکو رکھا تھا مگر اسکے کان (یعنے کان ثابت نہ تھے) پس میں نے اسکو علیحدہ قبر میں دفن

عَلٰى حِدَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ

کر دیا روایت کی یہ بخاری نے ف اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے

أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

یاروں میں سے دو شخص اندھیری رات میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

سَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا

پاس سے نکلے اور اُنکے ساتھ دو چراغوں کی مثل اُن دونوں کے آگے آگے تھے جب وہ دونو جدے جدے ہو گئے

صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ طُرُقٍ

تو ہر ایک کے ساتھ ایک چراغ ہو لیا تاکہ وہ اپنے گھر میں آگیا روایت کی یہ بخاری نے کئی طریق سے

وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ الرَّجُلَيْنِ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور ایک روایت کہ وہ دونو مرد اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما تھے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دس آدمی جاسوس

وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ

بھیجے اور عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدْأَةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا

فرمایا وے لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان مکان ہدأۃ میں (جو مکہ سے دوسری منزل پر ہے) پہنچے

بذیل میں سے

لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ

بنی لحیان کو اُن کی خبر ہو گئی اُن میں سے تخمیناً سو آدمی تیر انداز ان کی

رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَفَوْا آثَارَهُمْ فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَأُوا إِلَى

تلاش میں متفرق ہو کر نکلے اور اُن کے سراغ کے پیچھے ہوئے جب عاصم اور اسکے یاروں کو اُنکا حال معلوم ہوا تو ایک جگہ پہر گئے

مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا انْزِلُوا وَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَ

اور اُن لوگوں نے ان کو احاطہ کر لیا اور کہنے لگے کہ تم نکل آؤ اور اپنا اختیار ہمکو دیدو اور تم سے ہمارا

الْمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَيُّهَا الْقَوْمُ أَمَّا

عہد و پیمان ہے کہ تم میں سے کسی کو قتل نہ کرینگے عاصم نے کہا اے قوم میں

أَنَا فَلَا أَنْزِلُ عَلَى ذِمَّةِ كَافِرٍ اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کافر کے عہد پر نہ اتروں گا۔ یا الٰہی تو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حال سے مطلع کر

فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ

پس انہوں نے اُن کو تیر مارے اور عاصم کو قتل کر دیا اور تین آدمی یعنے خبیب اور زید بن دثنہ

مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا

اور ایک مرد اور ان کے عہد و پیمان پر نکل آئے جب انکے قابو میں آگئے تو انہوں نے اپنی کمانوں کی زہ

أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا أَوَّلُ غَدْرٍ وَاللّٰهِ لَا

کھول دی اور ان کو باندھ لیا اس تیسرے مرد نے کہا یہ پہلی عہد شکنی ہے اللہ کی قسم ہے میں تمہارے ساتھ نہ

أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي بِهٰؤُلَاءِ أُسْوَةً يُرِيدُ الْقَتْلَى فَجَرُّوهُ وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ

ہونگا تحقیق واسطے میرے ساتھ ان لوگوں کے یعنے مقتولوں کے نمونہ اچھی ہو دیعنے شہادت میں انہوں نے اسکو کھینچا اور پکڑا مگر اسنے انکی

فَقَتَلُوهُ وَانْطَلَقَ بِخُبَيْبٍ وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتّٰى بَاعُوهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ

صحبت سے انکار کیا۔ انہوں نے اسکو قتل کر دیا اور خبیب اور زید بن دثنہ کو پکڑ کر لیگئے اور جنگ بدر کے بعد مکہ والوں کے پاس انکو فروخت کر دیا اور

بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ خُبَيْبًا

حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف کے بیٹوں نے خبیب کو خرید لیا۔

وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ

اور خبیب نے جنگ بدر میں حارث کو قتل کیا تھا پس خبیب ان کے پاس کچھ مدت

أَسِيرًا حَتّٰى أَجْمَعُوا عَلٰى قَتْلِهِ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسًى

قید رہا اور وے سب انکے قتل کرنے پر متفق ہو گئے خبیب نے ایک دن حارث کی لڑکیوں میں سے کسی سے ہوئے زہار کے مونڈنے

لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ

کو استرہ لیا۔ اس عورت کا ایک چھوٹا سا لڑکا مان کی غفلت کی حالت میں خبیب کے پاس چلا گیا خبیب نے اسکو اپنی ران

مُجْلِسَهُ عَلٰى فَخِذِهِ وَالْمُوسٰى بِيَدِهِ فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ

بیٹھا لیا اور استرہ خبیب کے ہاتھ میں تھا جب اس عورت کو معلوم ہوا تو بہت مضطرب ہوئی خبیب نے اس کا اضطراب معلوم کر کے کہا

أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكِ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا

کیا تو خوف کرتی ہے کہ میں اسکو قتل کر دونگا میں یہ کام نہ کروں گا وہ عورت کہتی ہے کہ مجھے اللہ کی قسم ہے یعنے خبیب سے بہتر کوئی قیدی

خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ

نہیں دیکھا واللہ یعنے ایک دن اسکے ہاتھ میں انگور کا خوشہ دیکھا کہ کھا رہا تھا۔ اور وہ

لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ

زنجیر میں بندھا تھا۔ اور مکہ میں ان دنوں کوئی میوہ بھی نہ تھا وہی بیان کرتی ہے کہ وہ رزق تھا کہ اللہ نے خبیب کو عطا کیا

خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُونِي

أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ

میں دو رکعت نماز پڑھ لوں انہوں نے اسکو چھوڑ دیا اسنے دو رکعت پڑھی کہا خبیب نے کہ اللہ کی قسم ہے اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ تم گمان کرو گے

مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا

کہ موت سے ڈرتا نماز زیادہ پڑھتا ہے تو بیشک میں نماز زیادہ پڑھتا پھر بددعا کی اور دعا یہ جملہ الٰہی تو انکو شمار کر لینے انکے عدد کو اور نہ چھوڑ

وَقَالَ فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ فِي اللّٰهِ مَصْرَعِي

اور کہی انہوں نے یہ دو شعر جنکا ترجمہ یہ ہے جب میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جاؤں تو مجھے کچھ خیال نہیں کہ کس کروٹ پر اللہ کے رہ میں میرا قتل ہو۔

وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ وَكَانَ

اور یہ اللہ کی ذات میں ہے اپنے اللہ کی رضامندی کو اور اگر وہ چاہے تو میرے اعضا منقطعہ کے ٹکڑہ پر برکت کرے خبیب نے

خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ وَأَخْبَرَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ہر مسلمان کیلئے جو قید ہو کر قتل کیا جائے نماز مقرر کر دی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جس دن اُن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمٍ

لوگوں کو مصیبت پہنچی تھی اُسی دن اپنے یاروں کو اُن کے حال سے خبر کر دی تھی ف۱ جب قریش کو عاصم بن ثابت کے قتل ہونے کی

ابْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يَأْتُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ

خبر ہوئی تو انہوں نے کچھ آدمی بھیجے کہ اسکا کوئی عضو موقوف (مثل سر کے) کاٹ لاویں کیونکہ عاصم نے ان کے

رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ

سرداروں میں سے کسی کو قتل کیا تھا پس اللہ تعالے نے عاصم کی حفاظت کی اور ایک جماعت شہد کی مکھیوں کی ابر کی مانند اسکی لاش کے

مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْهُدَاةُ مَوْضِعٌ

انہوں نے عاصم کی حمایت کی اس سبب سے انہوں عاصم کا کوئی عضو کاٹنے کی قدرت نہ پائی وغیرہ روایت کی یہ بخاری نے ہداۃ ایک موضع ہے

وَالظُّلَّةُ السَّحَابُ وَالدَّبْرُ النَّحْلُ وَقَوْلُهُ اقْتُلْهُمْ بَدَدًا بِكَسْرِ الْبَاءِ وَفَتْحِهَا

اور ظلہ بادل ہے اور دبر شہد کی مکھی ہے اور قول اسکا اقتلہم بددا ۔ تہ کسرہ باء اور فتح اس کی کے

فَمَنْ كَسَرَ قَالَ هُوَ جَمْعُ بِدَّةٍ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَهِيَ النَّصِيبُ وَمَعْنَاهُ اقْتُلْ

تو کسرہ کی صورت میں جمع ہے بدۃ کا سا تہ کسرہ باء کے اور وہ حصہ ہے اور معنے اس کا یہ ہے کہ قتل کر ان کو

حِصَصًا مُنْقَسِمَةً لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ نَصِيبٌ وَمَنْ فَتَحَ قَالَ مَعْنَاهُ مُتَفَرِّقِينَ

متفرق جدا جدا ہر ایک کے لئے ان میں سے ایک حصہ نو لکھی کہا اور فتح کی صورت میں معنے یہ ہے کہ وہ متفرق ہوں

فِي الْقَتْلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ مِنَ التَّبْدِيدِ وَفِي لُبَابِ الْأَحَادِيثِ كَثِيرَةٌ

قتل ہونے میں ایک دوسرے کے بعد تبدید سے ہے اور اس مضمون [illegible] بہت ہیں۔

ف۱ یعنے ان جاسوسوں سے یہ معاملہ گذرا ہے ۱۲

ف۲ کہتے ہیں جب کفار عاجز ہوئے اسکے کسی عضو کے کاٹنے سے تو انہوں نے اسپر کہا کہ رات کو وقت شناسایہ شہد کی مکھی نہ ہو جب رات ہوئی تو اللہ تعالے نے پانی کا سیل بھیجدیا اُس نے اسکو وہاں سے بہا لیا اور ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا اور بعض نے کہا زمین نے اس کو نگل لیا اور اسمیں ایک حکمت کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو مارے جانے سے نہیں بچایا اور عضو کے کاٹے جانے سے بچایا شاید یہی حکمت ہو کہ مارے جانے سے شہادت کیساتھ مشرف ہو اور عضو کے کاٹے جانے پر کوئی ایسا بڑا فائدہ مترتب نہیں ہوتا تھا ۱۲ اعلم الاول المفوض عفا اللہ عنہ غفرلہ الجاوی والحنفی ۱۲ ۱۲

صَحِيحَةٍ سَبَقَتْ فِي مَوَاضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْهَا حَدِيثُ الْغُلَامِ الَّذِي

جو اس کتاب میں اپنی اپنی جگہ میں گذر چکی ہیں منجملہ اُن کے اُس لڑکے کی حدیث ہے جو

كَانَ يَأْتِي الرَّاهِبَ وَالسَّاحِرَ وَمِنْهَا حَدِيثُ جُرَيْجٍ وَحَدِيثُ أَصْحَابِ

راہب اور ساحر کے پاس جایا کرتا تھا جو تیسرے باب میں گذری ہے اور حدیث جریج کی جو بیچوں باب میں آئی ہے۔ اور اصحاب الغار

الْغَارِ الَّذِينَ أَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ الصَّخْرَةُ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ الَّذِي سَمِعَ صَوْتًا

کی حدیث جن پر پتھر گر کر غار کا دروازہ بند ہو گیا تھا پہلے باب میں گذری ہے اور اُس شخص کی حدیث جس نے ابر میں سے

فِي السَّحَابِ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَاللَّائِلُ فِي

آواز سنی تھی۔ کہ کوئی کہتا تھا کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ ساتھویں باب میں لکھی گئی ہے۔ اور اسکے سوا اس باب میں

الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

دلائل بہت ہیں وباللہ التوفیق اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ لِشَيْءٍ قَطُّ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا

کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو کسی شے کی بابت کبھی کہتے نہیں سنا کہ کہتا ہو میں اسکو ایسا گمان کرتا ہوں مگر

كَانَ كَمَا يَظُنُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

جیسا وہ گمان کیا کرتا تھا وہ شے ویسی ہی ہوا کرتی تھی روایت کی یہ بخاری نے

الْبَابُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ الْأُمُورِ

باب ایک سو اونچاسواں ان امور کے متعلق جن سے

الْمَنْهِيِّ عَنْهَا، بَابُ تَحْرِيمِ الْغِيبَةِ وَالْأَمْرِ بِحِفْظِ اللِّسَانِ

نہی کی گئی ہے باب غیبت کے حرام ہونے اور زبان کی حفاظت کرنے کے امر کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ

اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ اور بد نہ کہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہے تم میں سے کسی کو کہ کھاوے گوشت

أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ وَقَالَ

اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن کھائی تم کو اُس سے اور ڈرتے رہو اللہ تعالے سے بیشک اللہ معاف کرنیوالا ہے۔ مہربان اور فرمایا ہے

تَعَالٰى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ

اور نہ پیچھے پڑ جس بات کی خبر نہیں تجھ کو بیشک کان اور آنکھ اور دل ہر ایک

أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا وَقَالَ تَعَالٰى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ

سب کی اُس سے باز پرس ہے اور فرمایا نہیں بولتا ایک بات جو نہیں اُس پاس

وا

مسلمان بھائی کی عزت اُسکے گوشت کھانے سے ہے جیسے غیبت کرنے کا اسکی غیبت میں خرابی ڈالنی تو گویا اسکا گوشت کھایا یا حول ولا قوۃ ہر شخص اُس سے نفرت کرے گا ۱۲

وہ کہ آدمی نے کان سے کیا سنا اور آنکھ سے کیا دیکھا اور دل میں کیا خیال کیا اور یہ سب آدمی پر گواہی دینگے ۱۲ حق تعالے ان کو زبان دے گا ۱۲ ۱۲

رقیب عتید اعلم انہ ینبغی لکل مکلف ان یحفظ لسانہ عن جمیع
ایک ماہ دیکھنا نا رہ تو جان لے کہ ہر عاقل بالغ پر لازم ہے کہ اپنی زبان کو ہر طرح کے کلام سے بچانا
الکلام الا کلاما ظھرت فیہ المصلحۃ ومتی استوی الکلام وترکہ
رہا کرے مگر جس کلام میں مصلحت ظاہر ہو اور جب بولنا اور نہ بولنا مصلحت میں
فی المصلحۃ فالسنۃ الامساک عنہ لانہ قد ینجر الکلام المباح الی حرام
برابر ہوں تو اس صورت میں نہ بولنا سنت ہے اسلئے کہ کبھی مباح کلام حرام اور مکروہ تک
او مکروہ وذلک کثیر فی العادۃ والسلامۃ لا یعدلھا شیء وعن
پہنچا دیتی ہے اور یہ عادت میں بہت ہے اور سلامت کے برابر کوئی چیز نہیں اور ابو ہریرہ
ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور دیکھے
یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت متفق علیہ وھذا
دن پر ایمان لایا ہے اسکو چاہیے کہ نیک بات کہا کرے یا چپ رہا کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور یہ حدیث
الحدیث صریح فی انہ ینبغی ان لا یتکلم الا اذا کان الکلام خیرا وقد
اس مضمون میں صریح ہے کہ آدمی نیک کلام کے سوا نہ بولا کرے اور نیک کلام وہ ہے
ھو الذی ظھرت مصلحتہ ومتی شک فی ظھور المصلحۃ فلا یتکلم وعن
جسکی بھلائی ظاہر ہو اور جب بھلائی کے ظاہر ہونے میں شک ہو تو ایسی بات منہ سے نہ نکالے اور روایت ہے ابو موسے
ابی موسی رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ ای المسلمین افضل قال من سلم
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا مسلمان افضل ہے فرمایا وہ افضل ہے جسکی
المسلمون من لسانہ ویدہ متفق علیہ وعن سھل بن سعد رضی
زبان اور ہاتھ سے مسلمان لوگ سلامت رہیں اس روایت کی بخاری اور مسلم نے۔ اور سہل بن سعد رضے
اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یضمن لی ما بین
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے لیے ضمانت کرے کہ اور مجھ سے عہد کرے
لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ متفق علیہ وعن ابی
اُسکے جبڑے کی محافظت کا جو اُسکے دونوں کانوں کے درمیان ہے اور اپنے ستر کی محافظت کا جو اُسکے دونوں پاؤں کے درمیان ہے میں اسکے لیے
ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد لیتکلم
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بندہ کلمہ

ف۱ یعنے جو بے فائدہ باتوں میں اپنی اوقات ضائع کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہی تباہی قصے کہانیاں جن میں دین کا فائدہ ہو خود دنیا کی ان کا کہنا اور سننا دونو منع ہیں ۱۲

ف۲ یعنے زبان کی کسی لغزش پہنچے خدا تعالے سے ۱۲

ف۳ یعنے زبان اور دانت کو زبان کو بیفائدہ اور بُرے کلام سے بچاوے اور دانتوں کو کھانے پینے حرام سے حفاظت کرے ۱۲

ف۴ یعنے شرمگاہ کو زنا سے بچاوے ۱۲ ف۵ یہ ضمانت حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کیونکہ جیسا اللہ تعالیٰ صدق کا ضامن ہے ویسا ہی جزائے اعمال کا بھی اُس نے وعدہ کیا ہے اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گویا نیابۃً فرماتے ہیں کہ میں ضامن ہوں منہ ازرع وح

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ ابو ہریرہ

بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا نَزَلَ بِهَا إِلَى النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

بولتا ہے اس میں کیا نہیں کرتا کہ اچھا ہے۔ یا برا ہے اُسکے سبب آگ میں اتنا دور جاتا ہے کہ اُسکی مسافت مشرق اور مغرب کی مسافت سے بھی بہت

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَى يَتَبَيَّنُ يَفْكِرُ أَنَّهَا خَيْرٌ أَمْ لَا وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

دور ہے روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے اور معنے نہیں کا یہ ہے کہ فکر کرے کہ یہ بات اچھی ہے یا نہیں۔ اور اُسی سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا يُلْقِي

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہے اور دل میں اُسکو کوئی بڑی چیز نہیں

لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ

سمجھتا حالانکہ اُسی بات کے سبب سے خدا اُسکے درجے بلند کرتا ہے اور بیشک بندہ اللہ تعالےٰ کے غضب ناک ہونے کا کلمہ

تَعَالَى لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي

بولتا ہے اسکے بولنے میں کچھ مضائقہ اور پروا نہیں جانتا اُسکے سبب سے دوزخ میں جا گرتا ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے اور ابو

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

عبدالرحمن بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالَى

نے فرمایا کہ مرد بولتا ہے ایک بات اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کی

مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ

ظن نہیں کیا جاتا کہ وہ بات اس نہایت کو پہنچے گی اللہ تعالےٰ اُسکے سبب اپنی خوشنودی لکھ لیتا ہے اُس دن تک کہ اس سے ملاقات کریگا

وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا

اور مرد اللہ تعالےٰ کے غضبناک ہونے کا کلمہ منہ سے بولتا ہے۔ کہ ظن نہ کیا جاتا کہ وہ کلمہ ایسا بڑا ہوگا کہ بڑی ہیں اس درجہ کو

بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ

پہنچے گا جو پہنچتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اُس آدمی کو اُس کلمے کے سبب اپنا غضبناک ہونا لکھ بتا ہے اُس دن تک کہ اُس سے ملاقات کریگا روایت کی یہ مالک نے موطا میں

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اور ترمذی نے کہا اور حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے سفیان بن عبداللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ

رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھے بتائیے ایسا کلام جسکو میں مضبوط کرکے پکڑوں آپنے فرمایا

قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ

تو کہہ میرا مالک اللہ ہے پھر اسپر مضبوط ٹھہر جا میں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جس سے آپ مجھ پر بہت ڈرتے ہیں۔

فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

آپ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا کہ یہ ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

صَحِیْحٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

صحیح ہے۔ اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

سَلَّمَ لَا تُکْثِرُوا الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ کَثْرَةَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ

کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا کلام بہت مت کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا کلام بہت کرنا دل کی

لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی الْقَلْبُ الْقَاسِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

کڑاہی کا سبب ہے اور کڑے دل والا سب لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے دور ہے روایت کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَشَرَّ مَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ

جس شخص کو اللہ تعالیٰ شرارت اس چیز کی سے جو اسکے دونوں کلوں کے درمیان ہے یعنی زبان اور شرارت اس چیز کی سے جو درمیان دونوں ٹانگوں کے ہے بچائے پہنچے جنت

التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہے۔

قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْسِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ

کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ نجات کا سبب کیا ہے۔ (یعنے دنیا اور آخرت میں) فرمایا اپنی زبان کو بند رکھ

وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ

اور گنجایش دے تجھ کو تیرا گھر اور تو اپنے گناہوں پر رویا کر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے۔ ابو سعید خدری رضؓ سے اس نے نقل کی نبی صلے

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ کُلَّهَا تُکَفِّرُ اللِّسَانَ

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ جب آدمی صبح کرتا ہے تو سب اعضا زبان کے آگے عاجزی کرتے ہیں۔

تَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِیْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِکَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنْ اعْوَجَجْتَ

کہتے ہیں تو ہمارے حق میں اللہ تعالیٰ سے ڈر ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہے تو ہم سیدھے رہینگے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی تیرے

اعْوَجَجْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مَعْنٰی تُکَفِّرُ اللِّسَانَ اَیْ تَذِلُّ وَتَخْضَعُ وَعَنْ

ہو جینگے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور معنے تکفر اللسان کا یہ ہے ذلیل ہوتے ہیں حد عاجزی کرتے ہیں۔

مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي

معاذ رضی سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو بتلایئے کوئی عمل جو مجھ کو

الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ

جنت میں داخل کرے اور دوزخ کی آگ سے دور رکھے فرمایا تو نے بڑے کام کا سوال کیا اور یہ کام جس پر اللہ تعالیٰ

عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَ

آسان کر دے آسان ہے وہ کام یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی بندگی کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا اور قائم کر نماز

تُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا

زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزہ رکھ اور اگر تجھ کو طاقت ہو خانہ کعبہ کا حج کر

ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ

پھر فرمایا کیا میں تجھ کو بھلائی کے دروازے نہ بتلاؤں وہ روزہ ڈال ہے صدقہ اور اس کے سبب گناہ اور دوزخ سے بجھا دیتی ہے اللہ دینا گناہ کو

الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا

بجھا دیتا ہے جیسا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور رات کے درمیان آدمی کی نماز پھر یہی (نبی) گناہ کو دور کرتی ہے پھر آپ نے

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ

تجافی جنوبہم عن المضاجع حتی بلغ یعملون تک پڑھا پھر فرمایا کیا میں تجھ کو دین کا

الْأَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ

اور اس کا ستون اور اونٹ کے کوہان کی بلندی نہ بتلاؤں میں نے کہا ہاں یا حضرت بتلایئے فرمایا دین کی اصل

الْإِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ

اسلام ہے اور ستون اس کا نماز ہے اور اونٹ کے کوہان کی بلندی جہاد ہے پھر فرمایا کیا میں تجھ کو

بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِلِسَانِهٖ فَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ

اصل اور جڑ تمام ان سب کا میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ بتلایئے پس حضرتؐ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا کہ تو اپنے پر اس کو بند

هٰذَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ

کر لے میں نے عرض کی یا حضرت کیا ہم اُن باتوں کے سبب بھی پکڑے جائینگے جو ہم اپنی زبان سے بولتے ہیں فرمایا تیری ماں تجھ کو گم کرے (یعنی تو مر جائے) اور

وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

نہیں گرا دیتے لوگوں کو دوزخ میں اوندھے منہ مگر کرتوتوں ان کی کے اور روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهُ فِي بَابِهٖ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور پہلے ایک باب میں اس کی شرح گذر چکی ہے اور ابو ہریرہ سے روایت ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ

کو تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے۔

قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ

انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں آپنے فرمایا غیبت تیرا ذکر کرنا ہے اپنے بھائی مسلمانوں کا اس صفت سے کہ وہ اسکے ذکر کرنے کو ناخوش رکھے کسی نے

فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ

بھائی میں وہ وصف جو میں ذکر کرتا ہوں پائی جاتی ہو تو فرمایا اگر تجھ میں وہ کہتا ہے اوس سے غیبت ہوئی اور اگر تجھ میں نہ ہو

مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

تو اوس پر تو نے بہتان اور افترا کیا اس روایت کی مسلم نے۔ اور ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں منا کے مقام قربانی کے دن اپنے خطبہ میں فرمایا تھا

إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ

تمہارے خون اور مال اور عزتیں تمہر حرام ہیں مثل حرام ہونے اس دن کے اس مہینہ میں

هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اس شہر میں خبردار رہنے پہنچا دیا۔ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا

کہا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ کفایت ہے تجھ کو صفیہ سے ایسا ایسا (اپنے اونٹ کے بھون سے)

قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءٍ

کہا بعض راویوں نے کہ عائشہ رضہ کی مراد اوس سے یہ تھی کہ صفیہ کوتاہ قد ہے آپنے فرمایا تو نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر دریا میں

الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا

ملایا جاوے تو اس سے ملجاوے تو اوپر غالب آجاوے عائشہ نے کہا میں نے آپکے پاس ایک انسان کی حکایت یعنی نقل کی آپنے فرمایا میں اس بات کو نہیں چاہتا کہ میں کسی

وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

آدمی سے لیئے ایسا ایسا ہو (یعنے مال) روایت کی اس کو ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

صَحِيحٌ وَمَعْنَى مَزَجَتْهُ خَالَطَتْهُ مُخَالَطَةً يَتَغَيَّرُ بِهَا طَعْمُهُ أَوْ رِيحُهُ لِشِدَّةِ

صحیح ہے مزجتہ کے معنے یہ ہیں کہ اوس سے ایسا مل جاوے کہ اوسکے مزہ اور بو کو بسبب اپنے بدبو کی کے

نَتْنِهَا وَقُبْحِهَا وَهٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَبْلَغِ الزَّوَاجِرِ عَنِ الْغِيبَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى

اور بدبو کی کے شدت سے بدل والے اور یہ حدیث غیبت سے روکنے والی باتوں میں سے بہت ہی بلیغ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کہ نبی علیہ السلام خواہش نفسانی سے نہیں بولتے نہیں یہ مگر وحی ہے جو بھیجی گئی اور انس رضی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَّهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے معراج کرایا گیا تو ایک قوم پر میرا گذر ہوا کہ انکے ناخن

نُّحَاسٍ يَّخْمُشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ

تانبے کے تھے کہ اپنے مونہوں اور سینوں کو انسے کھرونچ رہے تھے میں نے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں کہا

قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ رَوَاهُ

یہ وے لوگ ہیں جو لوگوں کے گوشت کھایا کرتے تھے (یعنی غیبت کیا کرتے تھے) اور انکی بیعزتی کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے

اَبُوْدَاوُدَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر

وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ہر چیز مسلمان کی حرام ہے اوسکا خون حرام ہے اور عزت حرام ہے اور مال حرام ہے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ سَمَاعِ الْغِيْبَةِ وَ

باب ایکسو پچاسوان غیبت سننے کی حرمت میں اور

اَمْرِ مَنْ سَمِعَ غِيْبَةً مُّحَرَّمَةً بِرَدِّهَا وَاِبْطَالِهَا وَالْاِنْكَارِ عَلٰى قَائِلِهَا فَاِنْ

جو شخص غیبت حرام سنے اوسکو چاہیے کہ اوس غیبت کو رد باطل کرے۔ اور غیبت کہنیوالے پر انکار کرے اگر سننے والا

عَجَزَ وَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ فَارَقَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسَ اِنْ اَمْكَنَهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

عاجز ہو اور اوسکی بات نہ مانی جائی ہو تو اگر طاقت ہو تو اس مجلس سے دور ہو جائے۔ اللہ تعالے نے فرمایا

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالَ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ

اور جب بیہودہ باتیں سنتے ہیں تو اوسے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے اور وہ لوگ کہ بے فائدہ کاموں سے منہ

مُعْرِضُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ

پھیرنیوالے ہیں۔ اور فرمایا بیشک کان اور آنکھ اور دل سب کی

كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا وَقَالَ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ اٰيٰتِنَا

اوس سے باز پرس ہوگی۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے جب تو دیکھے ان لوگوں کو کہ پڑتے ہیں ہماری آیتوں میں

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ

تو اُن سے کنارہ کر جبتک کہ لگیں اور کسی بات میں اور اگر کبھی بہلاوے تجھکو شیطان

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ

تو نہ بیٹھ بعد نصیحت کے بے انصاف قوم کے ساتھ اور ابوالدرداء رضی سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيهِ رَدَّ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کی آبرو سے جواب دے دے اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

قیامت کے دن اوسکے منہ سے دوزخ کی آگ کو دور کرے گا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ۱۲

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ الْمَشْهُورِ

اور عثمان بن مالک رضی سے حدیث طویل مشہور میں روایت ہے۔

تَقَدَّمَ فِي بَابِ الرَّجَاءِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

کہ اوسنے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے

فَقَالَ اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ فَقَالَ رَجُلٌ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ

اور فرمایا مالک بن دخشم کہاں ہے ایک مرد نے کہا وہ منافق ہے اللہ تعالیٰ اور رسول سے

وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ

محبت نہیں رکھتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ بات مت کہو کیا تو جانتا نہیں کہ اوسنے

قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیئے لا الہ الا اللہ کہا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے لا الہ الا اللہ

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعِتْبَانُ

کہے اوسکو اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کیا ہے متفق علیہ اور عتبان ساتھ کسرہ

بِكَسْرِ الْعَيْنِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَحُكِيَ ضَمُّهَا وَبَعْدَهَا تَاءٌ مُثَنَّاةٌ مِنْ فَوْقُ ثُمَّ

عین کے مشہور ہے اور روایت کیا گیا ضمہ اسکا اور بعد اسکے تا دو نقطوں والی کے اوپر سے پھر پھر

بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَالدُّخْشُمِ بِضَمِّ الدَّالِ وَاِسْكَانِ الْخَاءِ وَضَمِّ الشِّينِ الْمُعْجَمَتَيْنِ

موحدہ ہے اور دخشم ساتھ ضمہ دال اور سکون خا اور ضمہ شین دو نقطوں والے کے

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ فِي قِصَّةِ

اور کعب بن مالک رض سے حدیث طویل میں اوسکی توبہ کے

تَوْبَتِهِ وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ التَّوْبَةِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

ذکر میں جو باب التوبہ میں گذری ہے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام

ف۱

مسلمان بھائی کی آبرو سے جواب دینا اسطرح ہے کہ غیبت کرنے والا اگر جھوٹ بولتا ہے تو کہے تو کاذب ہے

تو سچ نہیں بولتا اور اسکے مثل اگر وہ سچ کہتا ہو تو کہے تو برا کہتا ہے تو غیبت نکر تو اپنے بھائی مردہ کا گوشت مت کھا اور اسکے ماتھ اور اپنے بھائی کی خوبیاں کرنے لگ جائے یہ سب صح

جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ يَتْبُولُ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ

بیٹھا تھا لوگوں میں پیشاب ہوتے تھے کہ اسوقت آپنے فرمایا کعب بن مالک نے کیا کیا (یعنے کیوں نہیں آیا) ایک مرد نے کہا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ

یا حضرت اوسکو اوسکی دو چادروں اور دونو کندھوں کی طرف نظر کرنے سے روک لیا ہے آنے نہیں دیا معاذ بن جبل نے کہا

بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ

تو نے برا کہا واللہ یا حضرت ہم کو اوس کا حال بجز خیر کے معلوم نہیں رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عِطْفَاهُ جَانِبَاهُ وَهُوَ إِشَارَةٌ إِلَى إِعْجَابِهِ بِنَفْسِهِ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے متفق علیہ عطفاہ کے معنے دونو طرف اوسکے یہ اشارہ ہے اسکا خوش ہونا ساتھ اپنے نفس کے

بَابُ مَا يُبَاحُ مِنَ الْغِيبَةِ

باب اوس غیبت کے بیان میں جو مباح و جائز ہے۔

اِعْلَمْ أَنَّ الْغِيبَةَ تُبَاحُ لِغَرَضٍ صَحِيحٍ شَرْعِيٍّ لَا يُمْكِنُ الْوُصُولُ إِلَيْهِ

تو جان لے کہ غیبت کسی طرح سے جو شرعاً صحیح ہو اور بدون غیبت کے کرنے کے حاصل نہ ہو سکے مباح و جائز ہے

إِلَّا بِهَا وَهُوَ بِسِتَّةِ أَسْبَابٍ الْأَوَّلُ التَّظَلُّمُ فَيَجُوزُ لِلْمَظْلُومِ أَنْ يَتَكَلَّمَ

اور اوس کے چھ سبب ہیں۔ پہلا سبب تظلم و فریاد کرنا ہے۔ مظلوم کو جائز ہے کہ ظالم کی طرف سے

إِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَاضِي وَغَيْرِهِمَا مِمَّنْ لَهُ وِلَايَةٌ وَقُدْرَةٌ عَلَى إِنْصَافِهِ

بادشاہ اور قاضی وغیرہ کے پاس جن کو اوسکے انصاف کی قدرت ہو بیان کرے۔

مِنْ ظَالِمِهِ فَيَقُولُ ظَلَمَنِي فُلَانٌ بِكَذَا الثَّانِي الِاسْتِعَانَةُ عَلَى تَغْيِيرِ

کہ فلان شخص نے مجھ پر ایسا ایسا ظلم کیا ہے۔ دوسرا سبب گناہ کے تغیر

الْمُنْكَرِ وَرَدِّ الْعَاصِي إِلَى الصَّوَابِ فَيَقُولُ لِمَنْ يُرْجُو قُدْرَتَهُ عَلَى إِزَالَةِ

اور لوٹنا گنہگار کو نیکی کیطرف فلانے پر استعانت ہے پس جس شخص کو گناہ کے زائل کرنے کی قدرت ہو۔ اوس کے پاس بیان کردے

الْمُنْكَرِ فُلَانٌ يَفْعَلُ كَذَا فَازْجُرْهُ عَنْهُ وَنَحْوُ ذَلِكَ وَيَكُونُ مَقْصُودُهُ

کہ فلان شخص ایسا کام کرتا ہے تو اوسکو اس کام سے روک دے اور اس کہنے سے اوس کا مطلب

التَّوَصُّلَ إِلَى إِزَالَةِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ يَقْصِدْ ذَلِكَ كَانَ حَرَامًا الثَّالِثُ

صرف گناہ کا زائل ہو۔ اگر یہ مطلب نہ ہوگا۔ تو اس کا ذکر کرنا حرام ہوگا۔ تیسرا سبب

الِاسْتِفْتَاءُ فَيَقُولُ لِلْمُفْتِي ظَلَمَنِي أَبِي أَوْ أَخِي أَوْ زَوْجِي أَوْ فُلَانٌ بِكَذَا

فتوے پوچھنا ہے مفتی کے پاس بیان کرے کہ میرے باپ بھائی یا خاوند یا فلان شخص نے مجھ پر ایسا ایسا ظلم کیا ہے۔

فهل له ذلك وما طريقي في الخلاص منه وتحصيل حقي ودفع الظلم

کیا اوسکو یہ کام جائز تھا اور اب اُس ظلم سے خلاصی کا طریقہ میرے لیے کیا ہے اور اپنے حق کے حاصل کرنے اور ظلم کے دفع کی

ونحو ذلك فهذا جائز للحاجة ولكن الأحوط والأفضل أن يقول

کیا تدبیر ہے یہ کام حاجت کے لیے جائز ہے۔ لیکن احوط اور افضل یہ ہے کہ اس طرح بیان کرے

ما تقول في رجل أو شخص أو زوج كان من أمره كذا فإنه يحصل به الغرض

کہ تو کیا حکم دیتا ہے ایسے آدمی یا شخص یا خاوند کے حق میں کہ اوسکا حال ایسا ہے کہ اس سے بالتعیین غرض ہو جائے گی

من غير تعيين ومع ذلك فالتعيين جائز كما سنذكره في حديث هند

اور باوجود اسکے تعین کرنا بھی جائز ہے جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہند کی

إن شاء الله تعالى الرابع تحذير المسلمين من الشر ونصيحتهم وذلك من

حدیث میں ذکر کرینگے۔ چوتھا سبب مسلمانوں کو برائی سے بچانا اور اُن کی خیر خواہی کرنا ہے اور یہ کئی وجہ سے

وجوه منها جرح المجروحين من الرواة والشهود وذلك جائز بل بإجماع

ہو سکتا ہے اوس وجوہ سے ایک وجہ راویوں اور گواہوں کی جرح کرنی ہے۔ جو حقیقت میں مجروح ہوں اور یہ کام مسلمانوں کی

المسلمين بل واجب للحاجة ومنها المشاورة في مصاهرة إنسان أو

اجماع سے جائز بلکہ حاجت کے وقت واجب ہو جاتا ہے اور اون وجوہ میں سے ہے کسی آدمی سے مصاہرت یا

مشاركته أو إيداعه أو معاملته بغير ذلك ومجاورته ويجب على

شراکت یا ودیعت یا اوس سے اوسکے سوا معاملہ کرنے اور مجاورت وغیرہ یہ باتوں کی بابت مشورہ کرنا۔ مشورہ دینے والے پر

المشاور أن لا يخفي حاله بل يذكر المساوئ التي فيه بنية النصيحة

واجب ہے کہ اوسکا حال مخفی نہ رکھے بلکہ خیر خواہی کی نیت سے جو عیب اوس میں جانتا ہو سب بیان کر دیا کرے۔

ومنها إذا رأى متفقها يتردد إلى مبتدع أو فاسق يأخذ منه العلم و

اور اُن وجوہ میں سے یہ ہے کہ جب کسی طالب العلم کو دیکھے کہ کسی بدمذہب یا فاسق کے پاس علم سیکھنے کو جاتا ہے۔

خاف أن يتضرر المتفقه بذلك فعليه نصيحته ببيان حاله بشرط

اور اُس علم پڑھنے والے کو ضرر کا خوف ہو تو اوسکو نصیحت کی نیت سے اوس بدمذہبی کا حال بیان کرے مگر اس میں

أن يقصد النصيحة وهذا مما يغلط فيه وقد يحمل المتكلم بذلك

غلطی کھا جانا محتمل ہے اس لیے کہ کبھی بسبب حسد کے اوس کا حال برا بیان

الحسد ويلبس الشيطان عليه ذلك ويخيل إليه أنه نصيحة فليتفطن

کر دیتا ہے اور شیطان اوسپر اوسکا حال ملبس کر دیتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ نصیحت ہے حالانکہ وہ حسد کی وجہ سے کہتا ہے پس عالم کو چاہیے کہ

لِذٰلِكَ وَمِنْهَا اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وِلَايَةٌ لَا يَقُوْمُ بِهَا عَلٰى وَجْهِهَا اِمَّا بِاَنْ

چاہیئے۔ اور اُن وجوہ میں سے یہ بھی ہے کہ اوس شخص کو حکومت ہے کہ اوسکا انتظام پورا پورا نہیں کرتا یا اس سبب سے

لَّا يَكُوْنَ صَالِحًا لَهَا وَاِمَّا بِاَنْ يَّكُوْنَ فَاسِقًا اَوْ مُغَفَّلًا وَنَحْوُ ذٰلِكَ فَيَجِبُ

کہ اوس کی لیاقت نہیں رکھتا یا فاسق یا غافل وغیرہ ہو پس واجب ہے کہ اوس کا حال

ذِكْرُ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّهٗ عَلَيْهِ وِلَايَةٌ عَامَّةٌ لِيُزِيْلَهٗ اَوْ يُوَلِّيَ مَنْ يَّصْلُحُ اَوْ يَعْلَمَ

سنایا جاوے اوس شخص کو کہ اوسپر حکومت عام رکھتا ہے تاکہ زائل کرے اسکو یا جو شخص اوسکی لیاقت رکھتا ہو اوسکو متولی کرے یا اوسکے حال کو

ذٰلِكَ مِنْهُ لِيُعَامِلَهٗ بِمُقْتَضٰى حَالِهٖ وَلَا يَغْتَرَّ بِهٖ وَاَنْ يَّسْعٰى فِيْ اَنْ يَّحُثَّهٗ

معلوم کرے تاکہ اوسکے حال کے موافق اوس سے معاملہ کرے اور اوسکے فریب میں نہ آوے اور اوسکو استقامت کی

عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ اَوْ يَسْتَبْدِلَ بِهٖ وَالْخَامِسُ اَنْ يَّكُوْنَ مُجَاهِرًا بِالْفِسْقِ

ترغیب دے یا اوسکو بدل دے اور پانچواں سبب یہ ہے کہ آدمی

اَوْ بِدْعَةٍ كَالْمُجَاهِرِ بِشُرْبِ الْخَمْرِ وَمُصَادَرَةِ النَّاسِ وَاَخْذِ الْمَكْسِ وَحِمَايَةِ

دبدعت ظاہر کرے مثلاً شراب خوری اور لوگوں پر ناحق جرمانہ کرنے ناحق محصول لینے اور ظلم سے

الْاَمْوَالِ ظُلْمًا وَتَوَلِّي الْاُمُوْرِ الْبَاطِلَةِ فَيَجُوْزُ ذِكْرُهٗ بِمَا يُجَاهِرُ بِهٖ وَيَحْرُمُ

لوگوں کے مال لینے اور باطل ناجائز کاموں کی ذمہ داری کرنے میں مجاہر ہو پس جو کام وہ ظاہر کرتا ہو اوسی کام کا ذکر کرنا جائز ہے اور دوسرے

ذِكْرُهٗ بِغَيْرِهٖ مِنَ الْعُيُوْبِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لِجَوَازِهٖ سَبَبٌ اٰخَرُ مِمَّا ذَكَرْنَا

عیوب کا ذکر کرنا حرام ہے مگر یہ کہ اوسکی جواز کیلئے جو اسباب ہمنے بیان کیے ہیں اون میں سے کوئی سبب پایا جاتا ہو (اوقت دوسرا عیب بھی ذکر کرنا جائز ہوگا۔

وَالسَّادِسُ لِلتَّعْرِيْفِ اِذَا كَانَ الْاِنْسَانُ مَعْرُوْفًا بِلَقَبٍ كَالْاَعْمَشِ وَ

اور چھٹا سبب تعریف ہے جب آدمی کسی لقب سے مثل اعمش وا اور

الْاَعْرَجِ وَالْاَعْوَرِ وَالْاَصَمِّ وَالْاَعْمٰى وَالْاَحْوَلِ وَغَيْرِهِمْ جَازَ تَعْرِيْفُهُمْ

اعرج اور اعور اور اصم اور اعمے اور احول وغیرہا کے مشہور وموصوف ہو تو اوسکی تعریف ان القاب سے کرنی

بِذٰلِكَ وَبِجَرْحٍ اِطْلَاقُهٗ عَلٰى جِهَةِ التَّنْقِيْصِ وَلَوْ اَمْكَنَ تَعْرِيْفُهٗ بِغَيْرِ

جائز ہے اور تنقیص کی نیت سے ایسے القاب بولنے حرام ہیں اور اگر ان القاب کے سوا اوس کی

ذٰلِكَ كَانَ اَوْلٰى فَهٰذِهٖ سِتَّةُ اَسْبَابٍ ذَكَرَهَا الْعُلَمَاءُ وَاَكْثَرُهَا مُجْمَعٌ

تعریف ہو سکے تو بہتر ہے کہ ان القاب کو چھوڑ کر دوسرے طور سے تعریف کیا کرے پس یہ چھ سبب ہیں کہ علماء نے بیان کئے ہیں اور انمیں سے اکثر پر اجماع ہے

عَلَيْهِ وَدَلَائِلُهَا مِنَ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ الْمَشْهُوْرَةِ فَمِنْ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ

اور اوسکے دلائل احادیث صحیحہ مشہور ہیں منجملہ اوسکے احادیث آئندہ ہیں عائشہ رضہ سے

وا

اعمش اس کو کہتے ہیں جسکی آنکھوں سے بیماری کے سبب آنسو بہا کریں، یہ کتب حدیث میں ایک مشہور راوی کا ہے انکا نام سلیمان ہے اور لقب ان کا اعمش ہے اور اعرج لنگڑے کو کہتے ہیں۔ اور اعور کانے کو اور اصم بہرے کو اور اعمی اندھے کو اور احول کج آنکھ والے کو یعنی جس کی آنکھیں ٹیڑھی ہوں ۱۲ منہ لینے اوسکے فسق وغیرہ کو زائل کرے ۱۲ منہ عبدالاول السلفی الزائر

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اذن طلب کیا آپنے فرمایا اسکو

اِئْذَنُوْا لَهٗ بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاحْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ فِيْ جَوَازِ غِيْبَةِ

اذن دیدو اپنی قوم میں برا آدمی ہے متفق علیہ اور بخاری رح نے اہل فساد اور اہل شک کی غیبت

اَهْلِ الْفَسَادِ وَاَهْلِ الرِّيَبِ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جائز ہونے پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ اَاَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وسلم نے فرمایا میں نہیں گمان کرتا کہ فلان اور فلان شخص ہمارے دین میں سے کچھ بھی جانتے ہوں روایت کی اسکو بخاری نے

قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ كَانَا

اور کہا لیث بن سعد نے جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہے کہ یہ دونوں مرد منافقوں میں سے تھے۔

مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ

اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس رضہ سے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةَ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ

علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا بیشک ابوجہم اور معاویہ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا ہے آپنے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ

فرمایا معاویہ مفلس ہے اسکے پاس کچھ مال نہیں اور ابوجہم اپنے

فَلَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ

کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتا۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ابوجہم عورتوں کو

فَضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ وَهُوَ تَفْسِيْرٌ لِرِوَايَةٍ لَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهٖ وَ

بہت مارتا ہے اور کندھے سے لاٹھی نہ اتارنے کی یہی تفسیر ہے۔ اور بعضوں نے اس کے معنے اسطرح کیے ہیں۔

قِيْلَ مَعْنَاهُ كَثِيْرُ الْاَسْفَارِ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کہ وہ بہت سفر کرنیوالا ہے اور روایت ہے زید بن ارقم رضہ سے کہا کہ ہم

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کو نکلے۔ اس سفر میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی۔

شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى

عبداللہ بن ابی نے کہا کہ جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں انپر خرچ کرو دیدینے جاہرین کو کہانا مت دو تاکہ

يَنْفَضُّوا وَقَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَأَتَيْتُ

نے لوگ پراگندہ ہو جائیں اور کہا کہ اگر ہم مدینہ کو واپس گئے تو قسم ہے کہ عزت والا ذلیل کو نکال دے گا وہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی خبر کر دی اپنے عبد اللہ بن

أُبَيٍّ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ فَقَالُوا كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابی کو بلا کر پوچھا اس نے قسم کھائی کہ میں نے یہ کام نہیں کیا لوگوں نے کہا زید بن ارقم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جھوٹ کہہ دیا

سَلَّمَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا وَشِدَّةٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقِي إِذَا جَاءَكَ

لوگوں کے اس کہنے سے میرے جی کو رنج ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق کے لئے قرآن میں اذا جاءک

الْمُنَافِقُونَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا

المنافقون نازل فرمائی پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بلایا کہ ان کے لئے استغفار کریں انہوں نے آنے سے

رُءُوسَهُمْ وَفِيهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدُ امْرَأَةُ أَبِي

سر پھیرا متفق علیہ۔ اور روایت ہے عائشہ رضا سے کہ ابوسفیان کی عورت

سُفْيَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ

ہند نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ کہ ابوسفیان مرد بخیل ہے۔ اس قدر

يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي

خرچ نہیں دیتا جو مجھے اور میری اولاد کو کفایت کرے۔ مگر جو میں بلا اسکے اطلاع کے لے لوں آپ نے فرمایا

مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ جس قدر تجھے اور تیری اولاد کو کفایت کرے لے لیا کر متفق علیہ

الْبَابُ الْحَادِي وَالْخَمْسُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ

باب اکیاونواں سو کے نمیمہ کی حرمت کے بیان میں

وَهِيَ نَقْلُ الْكَلَامِ بَيْنَ النَّاسِ عَلَى جِهَةِ الْإِفْسَادِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى هَمَّازٍ

اور نمیمہ لوگوں میں فساد ڈالنے کی نیت سے ایک دوسرے کے کلام نقل کرنے کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عیب کرنیوالا

مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ وَقَالَ تَعَالَى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ

کے چلنے والا ساتھ بھلی کے اور فرمایا نہیں بولتا کوئی بات مگر اوس کے پاس نگہبان طیار ہے

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور حذیفہ رضا سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کا حق دوسرے پر ہو تو وہ شخص اس دوسرے کے مال سے اپنا حق بغیر اجازت اس دوسرے کے لے سکتا ہے مگر دوسری روایت میں آیا ہے لا تخن من خانک یعنی جس نے تیری خیانت کی ہے تو اوس کی خیانت نہ کر تو اس حدیث کے بھی کو علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے تہمت اور احتیاط پر حمل کیا ہے اور بعد والی حدیث کو جواز پر یعنی اگر اپنا حق اوسکے مال سے لیلیوے تو جائز ہے اور مال اوسکے لئے حلال ہے اور اگر بغیر اجازت اوسکے اپنا مال لیوے تو زیادہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ عبد الاول الغزنوی السلفی تغمدہ اللہ بغفرانہ۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

کہ چغل خور بہشت میں نہ جاوے گا۔ متفق علیہ اور ابن عباس رضؓ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے پس آپنے فرمایا کہ ان قبروں والوں کو عذاب کیا جاتا ہے اور یہ

يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ بَلٰى اِنَّهُ كَبِيْرٌ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ

بڑے امر میں عذاب نہیں کیے جاتے۔ ہاں بیشک وہ بڑا ہے اے پر ایک انمیں سے چغلی کیا کرتا تھا۔

وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ اَحَدٍ وَاٰيَاتٌ

اور دوسرا اپنے بول سے اجتناب نہیں کرتا تھا۔ متفق علیہ۔ اور یہ عمارت بخاری کی ایک روایت

الْبُخَارِيِّ قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنٰى مَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ اَيْ كَبِيْرٍ فِي زَعْمِهِمَا

کی ہے۔ علماء نے اسکے معنے اسطرح کیے ہیں کہ وہ دونوں ایسے امر میں عذاب کیے جاتے ہیں کہ اون کے زعم میں بڑا امر تھا

وَقِيْلَ كَبِيْرٌ تَرْكُهُ عَلَيْهِمَا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ

اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوس کام کو ترک کرنا اون پر بڑا بھاری معلوم دیتا تھا۔ اور ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيْمَةُ اَلْقَالَةُ بَيْنَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمکو بتلاتا ہوں تم کو کہ بہتان کیا چیز ہے۔ وہ چغلی ہے جو کثرت گفتگو سے لوگوں میں

النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْعَضْهُ بِفَتْحِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ الضَّادِ

فساد ڈالنے روایت کی یہ مسلم نے۔ عضہ ساتھ فتح عین کے مہملہ اور سکون ضاد

الْمُعْجَمَةِ وَبِالْهَاءِ عَلٰى وَزْنِ الْوَجْهِ وَرُوِيَ الْعِضَةُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ

معجمہ کے ہے اور ساتھ ہا کے ہے۔ موافق وزن وجہ کے اور روایت کیا گیا ہے عضہ ساتھ کسرہ عین اور فتح

الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ عَلٰى وَزْنِ الْعِدَةِ وَهِيَ الْكَذِبُ وَالْبُهْتَانُ وَعَلَى الرِّوَايَةِ

ضاد معجمہ کے موافق وزن عدۃ کے اور اس کا معنے جھوٹ اور بہتان کے ہے۔ اور پہلی روایت میں

الْاُوْلٰى الْعَضْهُ مَصْدَرٌ يُقَالُ عَضَهَهُ عَضْهًا اَيْ رَمَاهُ بِالْعَضْهِ

عضہ مصدر ہے عرب کہتے ہیں عضہہ عضہا یعنے اوسکے ذمہ جھوٹ لگا دیا

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ نَقْلِ

باب ایکسو پاونجا جب حاجت نقل حرف

الْحَدِيْثِ وَكَلَامِ النَّاسِ اِلٰى وُلَاةِ الْاُمُوْرِ اِذَا لَمْ يُدْعَ اِلَيْهِ حَاجَةٌ

وغیرہ کے نہ ہو اوسوقت لوگوں کے کلام حاکموں کے پاس نقل کرنے کی۔

وا

یعنے جو فساد کرنے کے واسطے لوگ کی بات اوہر کہدے وہ بہشت سے محروم ہے کہ شیطان کی خو اس نے اختیار کی ۱۲ ات

كَخَوْفِ مَفْسَدَةٍ وَنَحْوِهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

بھی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے گناہ اور سرکشی پر ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔

وَفِي الْبَابِ الْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

اور اس باب میں وہی حدیثیں جو اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہیں اور ابن مسعود

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغْنِي اَحَدٌ

رضی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے

مِنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ

یاروں میں سے کوئی کسی کی بات مجھ تک نہ پہنچایا کرے کسی کو میں چاہتا ہوں کہ جب تمہارے پاس آیا کروں تو میرا

الصَّدْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

سینہ صاف ہو۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ

باب ۱۵۳ ایکہ ترسو ذی الوجہین آدمی کی مذمت میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے چھپتے ہیں لوگوں سے اور نہیں چھپ سکتے اللہ تعالیٰ سے اور وہ

مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا

ان کے ساتھ ہے جب رات کو کرتے ہیں وہ چیز کہ نہیں پسند کرتا بات سے اور جو کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا

اَلْآيَتَيْنِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

احاطہ کرنیوالا ہے دونوں آیتوں کے آخر تک۔ اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو مثل معدنوں کے دیکھو گے جو لوگ ان میں سے جاہلیت میں بہتر تھے۔

خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ خِيَارَ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الشَّاْنِ

جب انہوں نے دین سمجھ لیا تو اسلام میں بھی بہتر ہوگے اور تم پاؤ گے اس شان میں سب سے بہتر اس شخص کو

اَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ

جو اس سے سخت کراہت کرتا ہو اور تم پاؤ گے بدتر میں مردم دو رخی آدمی کہ آوے ان لوگوں پاس ایک منہ

بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا

لیکر اور جاوے ان لوگوں پاس دوسرا منہ لیکر متفق علیہ۔ اور روایت ہے محمد بن زید رضی سے کہا کہ لوگوں نے اور کسی

ماندہ ۱۶ ع

النساء ۱۴ ع

وا

یعنے جنس تقصیرات
اور افعال بد سے کہ فلانے
نے ایسا کیا اور فلانے نے
یوں کہا ۱۲ منہ یعنی کسی
سے میرے دل میں رنج و کینہ
نہ ہو ۱۲ منہ یعنی دوروی
جو دو بروکچھ کہے اور پیچھے
سے کچھ اور کہے ۱۲ منہ
یعنے کام امارت میں
وہ قاضی رحمۃ
کہا ہے کہ اس شان
سے مراد اسلام
ہے جیسا حضرت
عمر رضی خطاب
ابتدا
میں
سب سے زیادہ
اسلام کو برا سمجھتے تھے
جب اسلام میں داخل
ہوئے تو اخلاص و
فضیلت میں سب سے زیادہ
ہو گئے اور احتمال ہے کہ
شان سے مراد حکومت ہو
یعنے جس کو بالا طلب کرنے
حکومت مل جائے تو اتقی الی
دس کا مددگار رہو جاوے
ہے ۱۲ کذا فی شرح
مسلم ۱۲ ۱۲ ۱۲

لِرَجُلٍ: عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ

والد عبداللہ ابن عمر رضؓ کو کہا کہ ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں ان کے روبرو

بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلَى

باتیں کرتے ہیں بخلاف ان باتوں کے کہ جب ان کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو عبداللہ بن عمر رضؓ نے کہا ہم

عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسکو نفاق شمار کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الْكَذِبِ

باب ایک سو پچاس بعد بولنے کے حرام ہونے کے بیان میں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ وَقَالَ تَعَالٰى مَا يَلْفِظُ مِنْ

فرمایا اللہ تعالےٰ نے تو مت پیچھے چل اوس چیز کے کہ تجھ کو اسکا علم نہیں اور فرمایا نہیں بولتا

قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کوئی بات مگر اوسکے پاس نگہبان طیار ہے۔ اور ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک سچ بولنا نیکی کو بتا دیتا ہے اور

الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ

نیکی بہشت میں پہونچاتی ہے۔ اور البتہ مرد سچ بولتا ہے۔ یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا

صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَ

جاتا ہے اور جھوٹ بولنا نافرمانی کو بتا دیتا ہے اور نافرمانی دوزخ میں پہونچاتی ہے اور

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

مرد جھوٹ بولا کرتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ متفق علیہ۔ اور عبداللہ

ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابن عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ

چار چیزیں ہیں کہ جس میں وے چاروں ہوں گی وہ منافق ہے۔ اور جس میں ایک خصلت ہوگی اون چاروں میں سے

كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ

تو اسمیں ایک ہی نفاق کی خو ہے یہانتک کہ اوسکو چھوڑ دے ایک تو یہ کہ جب امانت سونپے تو اسمیں خیانت کرے دوسری یہ کہ جب بات کہے

وا

یعنے اون کے روبرو کچھ کہتے ہیں اور پیچھے اوسکے خلاف باتیں کرتے ہیں ۱۲ وے کو لکھا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق یعنے سچوں کی

فہرست میں اسکا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اسکے سچ کا اثر ہوتا ہے ۱۲

كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهُ مَعَ

تو جھوٹ بولے تیسرے یہ کہ جب قول اور اقرار کرے تو اسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب لڑے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے متفق علیہ اور اس

حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهِ فِي بَابِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

پہلے ساتھ حدیث ابو ہریرہ اور اس کی مانند کے باب الوفاء بالعہد میں گزر چکا ہے۔ اور ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ

رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے دیکھے اپنی طرف سے بنا کر خواب بیان کرے

لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى

اوپر یہ حکم ہوگا کہ دو جَو کو گرہ دیکر جوڑے اور یہ کبھی نہ کرسکے گا اور جو شخص کان لگائے کسی قوم کی بات سننے کے

حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ

وہ اسکے اور وہ لوگ اسکے سننے کو برا جانتے ہوں تو اسکے دونوں کانوں میں سیسہ پگھلا ہوا قیامت کے دن ڈالا جائیگا اور جس شخص نے تصویر

صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهِ الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

بنائی وہ بنائے جانے کی تاکید کیا جائیگا اور اس کی تکلیف دیا جائیگا کہ اس میں جان ڈالے اور جان ڈالنے والا نہیں ہے کبھی پھر یہ بخاری نے

تَحَلَّمَ أَيْ قَالَ إِنَّهُ حَلَمَ فِي نَوْمِهِ وَرَأَى كَذَا وَكَذَا وَهُوَ كَاذِبٌ لِأَنَّهُ

تحلم یعنے کہا کہ تحقیق مجھ کو خواب نظر آئی اور یہ نے خواب میں فلاں فلاں بات دیکھی درحالیکہ وہ جھوٹ ہو۔ آنگ

بِالْمَدِّ وَضَمِّ النُّونِ وَتَخْفِيفِ الْكَافِ وَهُوَ الرَّصَاصُ الْمُذَابُ وَعَنِ

ساتھ اور ضمہ نون کے اور تخفیف کاف کے گھی پگھلی ہوئی کو کہتے ہیں۔ اللہ

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِرْيَ الْفِرَى

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب جھوٹوں سے بڑا جھوٹ یہ ہے

أَنْ يُرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَعْنَاهُ يَقُولُ رَأَيْتُ

کہ آدمی اپنے دونوں آنکھوں کو وہ دکھلائے جو انہوں نے نہیں دیکھا روایت کی یہ بخاری نے وسنے اور معنے یہ ہے کہ کہے میں نے خواب میں

فِيمَا لَمْ يَرَ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ

دیکھی وہ چیز کہ اوسنے نہیں دیکھی۔ اور روایت ہے سمرہ بن جندب رضہ سے کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ

صلے اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے یاروں کو فرمایا کرتے تھے۔ کیا تم میں سے کسی نے

مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ

کوئی خواب دیکھا ہے پس جسکو اللہ تعالیٰ چاہتا کہ اپنا خواب حضرت کے پاس بیان کرے وہ اپنا خواب کرتا ایک روز آپنے فرمایا کہ آج

غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا

رات کو میرے پاس دو آنیوالے آئے (جیسے خواب میں) اور انہوں نے مجھے کہا چلیئے۔ میں اونکے ساتھ چلا

وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا هُوَ آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ

تو ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے کہ وہ لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی

يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَهُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ

ایک پتھر لیئے کھڑا ہوا اوسکے سر کو کچلتا ہے پس جب مارتا ہے تو پتھر ڈھلک آتا ہے ادہر کو اور وہ اس پتھر کے پیچھے جاتا ہے

فَيَأْخُذُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ

جب وہ پتھر کو لیکر آتا ہے تو اوسکے واپس آنے تک اوس کا سر پھر ویسا ہی ثابت ہو جاتا ہے جیسا پہلے تھا وہ پھر اوسکے ساتھ ویسا ہی

بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَا لِي

کرتا ہے جیسا پہلی بار کیا تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا میں نے اون دونوں کو کہا سبحان اللہ یہ کیا ہے ف۱ اون دونوں نے کہا

انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ

چلے چلو۔ تب ہم وہاں سے چلے تا کہ ایک آدمی کے پاس آئے کہ پشت پر چت لیٹا ہوا تھا۔ اور دوسرا آدمی

قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ فَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ

لوہے کا آنکڑا لیئے اوسپر کھڑا ہے اور اس کی مونہ کی ایک طرف آتا ہے اور اوسکے

شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ

اور آنکھ اور ناک میں ڈالکر چیرتا ہے پھر دوسری طرف کو پھرتا ہے۔

الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ

اور اس دوسری طرف بھی اسی طرح کرتا ہے۔ جو پہلی طرف میں کیا تھا۔ وہ اس طرف سے فارغ نہیں ہوتا

الْجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ

کہ پہلی طرف ویسے ہی صحیح ثابت ہو جاتی ہے جیسے پہلے تھی وہ پھر

مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ قَالَا لِي

پہلی طرف سے وہی حال کرتا ہے جو پہلی بار کیا تھا آپنے فرمایا میں نے کہا سبحان اللہ یہ کون ہیں۔ اون دونوں نے مجھے کہا

انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ فَإِذَا فِيهِ

چلے چلو ہم ایک جگہ پر آئے کہ تنور کے مثل تھی۔ کہا راوی نے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپنے فرمایا کہ ناگاہ اس میں

لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ

شور اور آوازیں ہیں۔ ہم نے اوس میں نظر کی تو اس میں مرد اور عورتیں ننگی ہیں اور اونکے

ف۱ یعنے پھر پتھر مارکر اوسکا سر کچلتا ہے ۱۲

ف۲ یعنے مجھے بتلاؤ کہ یہ کون شخص ہے اور یہ کام اس سے کیوں ہو رہا ہے ۱۲

ف۳ یعنے ابھی مت پوچھ کہ اور عجائب دیکھنے ہیں اس کی تعبیر پھر بتلائے گی ۱۲ ۱۲ ۱۲

يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا وَقُلْتُ مَا

نیچے سے آگ کا شعلہ آتا ہے جب وہ شعلہ ان کو لگتا ہے تو وے چیخیں مارتے ہیں۔ میں نے کہا یہ

هَؤُلَاءِ قَالَ لِي انْطَلِقِ انْطَلِقِ فَانْتَهَيْنَا عَلَى نَهَرٍ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ

کون ہیں ان دونوں نے مجھے کہا چلے چلو سو ہم چلتے چلے تا کہ ایک نہر پر آئے اور کہا راوی نے میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا

أَحْمَرُ مِثْلُ الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ

کہ وہ نہر خون کے مانند سرخ تھی اور نہر میں ایک آدمی تیرا کی تیرتا ہے۔ اور نہر کے کنارہ پر ایک آدمی نے

قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ

اپنے پاس بہت پتھر جمع کر رکھے ہیں۔ اور تیراک کچھ قدر تیرتا ہے۔ پھر وہ اس شخص کے پاس آتا ہے۔

الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ

جس نے اپنے پاس پتھر جمع کر رکھے ہیں پس یہ اوس کے پاس آ کر اپنا منہ کھولتا ہے اور وہ شخص کنارہ والا اسکے منہ میں پتھر ڈالدیتا ہے وہ

ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا

پھر جب لوٹ کر اوسکے پاس آتا ہے تو پہلے منہ کھولدیتا ہے اور وہ اوسکے منہ میں پتھر ڈالدیتا ہے میں نے ان دونوں کو کہا یہ کیا ہے انہوں نے کہا

قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقِ فَانْتَهَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ أَوْ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ

کہ چلے چلو پس ہم چلے پس آئے ہم ایک مرد بہت مکروہ اس شخص سے کہ تو دیکھے

رَجُلًا مَرْآةً فَإِذَا هُوَ عِنْدَ نَارٍ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا قَالَا

از روئے شکل کے پس ناگاہ اوسکے گرد آگ ہے وہ اس آگ کو جلاتا ہے اور اوسکے گرد دوڑتا ہے میں نے انکو کہا یہ کون ہے ان دونوں نے کہا

انْطَلِقِ انْطَلِقِ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرٍ

چلے چلو۔ سو ہم چلے پس ایک باغ سرسبز میں آئے کہ اوس میں بھاری شگوفے ہر قسم کے

الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ

موجود تھے اور باغ کے درمیان ایک آدمی ایسا بلند قامت تھا کہ بسبب درازی کے اوسکا سر دکھائی نہ

طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَأَيْتُهُمْ قَطُّ

دیتا تھا۔ اور اوس آدمی کے گرد لڑکے لڑکیاں بہت تھیں کہ میں نے وے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

قُلْتُ مَا هَذَا وَمَا هَؤُلَاءِ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقِ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا إِلَى

میں نے کہا یہ کیا ہے اور یہ کون لوگ ہیں اون دونوں نے مجھے کہا چلے چلو پس ہم چلے اور ایک

رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَا لِي ارْقَ

بڑے درخت کے پاس آئے کہ میں نے اوس سے بڑا اور خوبصورت درخت کبھی نہ دیکھا تھا انہوں نے مجھے کہا کہ اس درخت پر چڑھ

فِيهِمَا فَارْتَقَيْنَا فِيهَا إِلَى مَدِينَةٍ مُبَيَّنَةٍ بِلَبِنٍ ذَهَبٍ وَلَبِنٍ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا

جب ہم اوپر چڑھ گئے تو ایک شہر میں پہنچے جو بنایا گیا ہے ساتھ سونے کے اینٹوں کے اور ساتھ چاندی کی اینٹوں کے پھر ہم

بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ

شہر کے دروازہ پر آئے دروازہ کھولا گیا ہمارے لئے کھولا گیا جب ہم اس میں داخل ہوئے۔ تو ہم کو کچھ مرد ملے کہ ان کی پیدائش میں سے

خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَا

کچھ حصہ تو نہایت ہی خوبصورت تھا جس سے کہ جسکو تو دیکھنے والا ہے اور کچھ حصہ نہایت ہی برا شکل اور بدصورتی سے جسکو تو دیکھنے والا ہے ان دونوں نے کہا

لَهُمْ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ فَإِذَا هُوَ نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ

انکو کہا کہ اس نہر میں گر جاؤ وہ نہر تھی عرض میں بہتی پانی اس کا باقی گویا

الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ

سفیدی میں دودھ کے مانند تھا وہ لوگ گئے اور اس میں گر پڑے پھر جب لوٹ کر ہمارے پاس آئے تو وہ بدصورتی

ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ قَالَا لِي هَذِهِ جَنَّةُ

ان سے زائل ہو گئی تھی اور بہت ہی خوش شکل ہو گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں نے مجھے کہا کہ یہ جنت

عَدْنٍ وَهَذَا مَنْزِلُكَ فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ

عدن ہے اور یہ تیرا گھر ہے پس میری آنکھ بلند ہو گئی تو ایک محل ابر سفید کے مانند

الْبَيْضَاءِ قَالَا لِي هَذَا مَنْزِلُكَ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا فَذَرَانِي

نظر آیا ان دونوں نے کہا یہ تیرا گھر ہے میں نے ان کو کہا خدا تعالیٰ تم کو برکت دے تم مجھے چھوڑ دو

فَأَدْخُلَهُ قَالَا أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ قُلْتُ لَهُمَا فَإِنِّي رَأَيْتُ مُنْذُ

کہ میں اسمیں داخل ہو جاؤں انہوں نے کہا ابھی نہیں لیکن تو اس میں داخل ہونے والا ہے۔ میں نے ان کو کہا کہ آج رات کو

اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ قَالَ لِي أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ أَمَّا الرَّجُلُ

میں نے بہت عجائب دیکھے ہیں جو ابھی دیکھے ہیں یہ کیا ہیں انہوں نے کہا کہ ہم تجھ کو ان کی خبر بتائینگے لیکن وہ پہلا

الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ

مرد جسکے پاس تو آیا تھا اور اوسکا سر پتھر سے توڑا جاتا تھا وہ شخص ہے جسنے

الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ

قرآن پڑھا پھر چھوڑ دیا اور نماز فریضہ سے سو جایا کرتا پڑھتا نہ تھا اور وہ مرد جس پر تم گذرے جس کے

عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ

پھٹڑے تیرے جاتے تھے۔ اور ناک اور آنکھ پیچھے کی طرف توڑ کر نکالی جاتی تھی۔

فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكِذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ وَأَمَّا الرِّجَالُ

سو یہ تو آدمی ہے جو گھر سے نکل کر لوگوں میں ایسا جھوٹ بولتا ہے ساسے جہان میں مشہور ہو جاتا ہے اور مرد

وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ هُمْ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي وَ

اور عورتیں ننگی جو تنور جیسے مکان میں تھے سو یہ مرد اور عورتیں ہیں جو زنا کرتی ہیں

أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَنْبَتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَوا

اور وہ آدمی جو نہر میں پتھر تھے اور اسکے منہ میں ہتھر ڈالے جاتے ہیں سو بیاج

وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهُ الْمَرْآةِ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا

کھانیوالا ہے اور آدمی بدشکل جس کے پاس آگ تھی اور وہ آگ کو جلاتا تھا اور اوسکے گرد پھرتا تھا

فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ

وہ داروغہ ہے دوزخ کا اور وہ آدمی قامت جو باغ میں تھا وہ

إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَ

ابراہیم ہے اور جو لڑکے اوسکے گرد تھے وہ سب جو فطرت پر مرے ہیں اور

فِي رِوَايَةِ الْبَرْقَانِيِّ وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ

برقانی کی روایت میں وہ ہیں جو فطرت پر پیدا ہوئے تھے مسلمانوں میں سے کسی نے عرض کی کہ یا رسول

اللَّهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَادُ

اللہ اور مشرکوں کی اولاد (یعنے اونکا کیا حال) فرمایا اور مشرکوں کی

الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ

اولاد بھی (یعنے اون کے سپرد ہوئی ہے) اور جن لوگوں کی پیدائش کا کچھ حصہ خوش شکل اور کچھ بدشکل تھا

فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

سو وے لوگ ہیں جنہوں نے نیک عمل اور برے ملے جلے کیے ہیں خدا تعالیٰ نے اونسے درگذر کیا روایت کی یہ بخاری نے

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ

اور اوس کی ایک روایت میں ہے کہ یعنے آپنے فرمایا) میںنے آج رات کو دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور مجھے زمین پاک کیطرف لیگئے

ثُمَّ ذَكَرَ وَقَالَ فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ

پھر اس حدیث کو ذکر کیا اور فرمایا پھر ہم ایک گڑھے پر جو مثل تنور کے تھا۔ اوسکا منہ تنگ اور اندر

وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَإِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا

کشادہ ہے نیچے اوسکے آگ جل رہی ہے پس جسوقت کہ اوپر اٹھتی آگ اوپر کو تو اٹھتے آدمی یہانتک کہ قریب تھا کہ نکل جائیں۔

وَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَآءٌ عُرَاةٌ وَفِيْهَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى

پھر جب بجھتی تھی تو اوسکے اندر ہو جاتے تھے اور اسمیں ننگے مرد اور عورتیں تھیں اور اُس روایت میں ہے کہ ہم

نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ رَجُلٌ قَآئِمٌ عَلٰى وَسَطِ النَّهَرِ وَعَلٰى شَطِّ

ایک خون کی نہر پر پہنچے اوسمیں ایک مرد کھڑا ہے اور نہر کے کنارے پر

النَّهَرِ رَجُلٌ وَبَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِىْ فِى النَّهَرِ فَاِذَا

ایک مرد ہے اوسکے دونوں ہاتھوں میں پتھر ہیں سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر میں تھا۔ سو جب

اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِىْ فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا

کہ اوسنے نکلنا چاہا اُسکے مرد نے اوسکے مونہہ میں پتھر مار کر ہٹا دیا جہاں کہ وہ تھا سو جب وہ

جَآءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِىْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَمَضٰى بِىْ حَتّٰى

نکلنے لگتا تھا اوسکے مونہہ میں پتھر مارتا تھا اور وہ اپنے مکان پر پلٹ جاتا تھا۔ اور اُس روایت میں ہے کہ وہ دونوں مجھے ایک درخت پر چڑھا لیگئے

فَاَدْخَلَنِىْ دَارًا لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ وَفِيْهَا

اور ایک گھر میں مجھے داخل کیا کہ میںنے کبھی اوس سے بہتر اور خوبصورت گھر نہیں دیکھا اوسمیں مرد ہیں بڈھے اور جوان اور اُس روایت میں ہے۔

الَّذِىْ رَاَيْتَهٗ يُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ

کہ وہ شخص جو تجھنے دیکھا تھا اوسکا گھپڑا چیرا جاتا تھا سو وہ بہت جھوٹ بولنے والا ہے کہ جھوٹی باتیں بنا کر لوگوں سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر

حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِيْهَا الَّذِىْ رَاَيْتَهٗ يُشْدَخُ رَاْسُهٗ

اور اون سے نقل کرتے تھے یہانتک کہ سارے جہان میں جھوٹ مشہور ہو جاتا تھا اوسپر یہ عذاب قیامت تک ہوا کرے گا۔ اور اُس عمارت میں جو شخص تجھنے دیکھا

فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ فَلَمْ يَعْمَلْ بِهٖ بِالنَّهَارِ فَيُفْعَلُ

سو وہ مرد ہے جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو وہ قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا اور نہ تہجد میں قرآن پڑھی اور دن کو اُسپر عمل نہ کیا۔ یہ عذاب

بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِىْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا

اوسکو قیامت تک ہوا کرے گا اور پہلا گھر جس میں تو داخل ہوا تھا وہ عام ایمان داروں کا مقام ہے۔

هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَآئِيْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ

اور یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے۔ اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہے تو اپنا

فَرَفَعْتُ رَاْسِىْ فَاِذَا فَوْقِىْ مِثْلُ السَّحَابَةِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ

سر اٹھا سو میںنے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر بدلی سی ہے انھوں نے کہا یہ تیرا مقام ہے

لَهُمَا دَعَانِىْ اَدْخُلْ مَنْزِلِىْ قَالَا اِنَّهٗ قَدْ بَقِىَ لَكَ عُمُرٌ لَّمْ تَسْتَكْمِلْهُ

میںنے کہا کہ مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنے مکان میں جاؤں انھوں نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہے کہ تو نے ابھی اوسکو پورا نہیں کیا۔

فائدہ

قولہ قرآن سکھلایا یا الخ اوسکے معنے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ اس سے مراد حفظ کے نقل یعنی تہجد مراد ہیں۔ تو اس معنی پر حافظوں کیلئے تہجد کا پڑھنا بہت ضروری ہوگا۔ اور دوسرا قول ہے کہ اس سے مراد فرض نماز ہے اور قرآن مجید کے سیکھنے کا ذکر اس لئے کیا کہ علماء کو تعمیل احکام الٰہی کی زیادتی کی تاکید ہے اور یہ دوسرا قول بہت ٹھیک معلوم ہوتا ہے ۱۲ غزنوی

فَلَوِ اسْتَكْمَلَتْ أَثْبَتَتْ مَنْزِلَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَوْلُهُ يَتْلَغُ رَأْسَهُ هُوَ بِالْ

سو تو جب عمر کو پورا کر چکے گا تو اپنے مکان میں آوے گا۔ روایت کی یہ بخاری نے ف قولہ یتلغ راسہ یہ ساتھ تاء

لْمُثَلَّثَةِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ يَشُدَّخُهُ وَيَشُقُّهُ قَوْلُهُ يَتَدَهْدَهُ أَيْ يَتَدَحْرَ

مثلثہ اور غین معجمہ کے ہے یعنے کوٹتا اور پھاڑتا ہے سر اس کا قول اسکا یتدھدہ یعنے لڑھکتا ہے

الْكَلُّوبُ بِفَتْحِ الْكَافِ وَضَمِّ اللَّامِ الْمُشَدَّدَةِ وَهُوَ مَعْرُوفٌ قَوْلُهُ فَيُشَرْشِرُ

کلوب ساتھ فتح کاف اور ضمہ لام مشددہ کے ہے اور وہ مشہور ہے (یعنی انکڑا) قول اسکا فیشرشر

أَيْ يُقَطِّعُ قَوْلُهُ ضَوْضَوْا هُوَ بِضَادَيْنِ مُعْجَمَتَيْنِ أَيْ صَاحُوا قَوْلُهُ فَيَفْغَرُ

یعنی کاٹا جاتا ہے قول اس کا ضوضوا یہ ساتھ دو ضادوں معجمتین کے یعنی چیخیں مارتے تھے۔ قول اسکا فیفغر

هُوَ بِالْفَاءِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ يَفْتَحُ قَوْلُهُ الْمِرْآةُ هُوَ بِفَتْحِ الْمِيمِ الْمَنْظَرُ قَوْلُهُ

یہ ساتھ فا اور غین معجمہ کے ہے یعنی کھولتا ہے قول اسکا مرآۃ یہ ساتھ فتح میم کے ہے۔ جگہ دیکھنے کی

يَحُشُّهَا هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ يُوقِدُهَا

قول اس کا یحشہا یہ ساتھ فتح یا اور ضمہ حائے مہملہ اور شین معجمہ کے ہے یعنے جلاتا ہے اسکو

قَوْلُهُ رَوْضَةٌ مُعْنِقَةٌ هُوَ بِضَمِّ الْمِيمِ وَإِسْكَانِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ التَّاءِ وَتَشْدِيدِ

قول اسکا روضۃ معنقۃ یہ ساتھ ضمہ میم اور سکون عین اور فتح تاء اور تشدید

الْمِيمِ أَيْ وَافِيَةُ النَّبَاتِ طَوِيلَتُهُ قَوْلُهُ دَوْحَةٌ هِيَ بِفَتْحِ الدَّالِ وَإِسْكَانِ

میم کے ہے یعنی کامل اور لمبی سبزی والا قول اس کا دوحۃ یہ ساتھ فتح دال اور سکون

الْوَاوِ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ الشَّجَرَةُ الْكَبِيرَةُ قَوْلُهُ الْمَحْضُ هُوَ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَ

واو اور حائے مہملہ کے ہے اور یہ بڑی درخت کو کہتے ہیں قول اس کا محض یہ ساتھ فتح میم اور

إِسْكَانِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ اللَّبَنُ قَوْلُهُ فَسَمَا بَصَرِي

سکون حائے مہملہ اور ضاد معجمہ کے ہے یعنے دودھ قول اس کا فسما بصری

أَيِ ارْتَفَعَ وَصُعُدًا بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ أَيْ مُرْتَفِعًا وَالرَّبَابَةِ بِفَتْحِ الرَّاءِ

یعنی بلند ہوا اور صعداً ساتھ ضمہ صاد اور عین کے ہے یعنی اونچا اور ربابہ ساتھ فتح راء

وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ الْمُكَرَّرَةِ وَهِيَ السَّحَابَةُ

اور باء موحدہ مکررہ کے ہے اور وہ بادل ہے۔

الْبَابُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيمَا يَجُوزُ مِنَ الْكَذِبِ

باب اکیسو بچپنواں اس کذب کے بیان میں جو جائز ہے۔

ف

اس حدیث میں بہوٹے
اور قرآن سے غفلت
کرنی اور سود خواری کی
سزا کا بیان ہے حفظ
قرآن کا حق ہے کہ
اسکو دائم تلاوت
کیا کرے خصوصاً
رات کو تہجد میں اور
اسکے احکام پر عمل
کرے۔ اور
معلوم
کہ
مسلمانوں کی
کے مرنے کے بعد حضرت
ابراہیم کو کی پرورش کرتے
ہیں اور ثابت ہوا
کہ حضرت کے سوا
شہید ان کا رتبہ دوسرے
مسلمانوں سے نہایت
افضل ہے ۱۲

ت

إِعْلَمْ أَنَّ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ أَصْلُهُ مُحَرَّمًا فَيَجُوزُ فِي بَعْضِ الْأَحْوَالِ

تو جان لے کہ جھوٹ اگرچہ اسکا اصل حرام ہے مگر بعضے وقت کئی شرطوں سے جو بینے وہ شرطیں

بِشُرُوطٍ قَدْ أَوْضَحْتُهَا فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ وَمُخْتَصَرُ ذٰلِكَ أَنَّ الْكَلَامَ وَسِيلَةٌ

کتاب الاذکار میں واضح و روشن کرکے بیان کی ہیں جائز ہو جاتا ہے۔ اور اوسکا بیان مختصر یہ ہے کہ کلام

إِلَى الْمَقَاصِدِ فَكُلُّ مَقْصُودٍ مَحْمُودٍ يُمْكِنُ تَحْصِيلُهُ بِغَيْرِ الْكَذِبِ يَحْرُمُ الْكَذِبُ فِيهِ

مطلب کے حاصل کرنیکا ذریعہ ہے۔ پس جس مطلب محمود کی تحصیل سوا جھوٹ کے ممکن ہو وہاں جھوٹ بولنا حرام ہے۔ اور اگر

وَإِنْ لَمْ يُمْكِنْ تَحْصِيلُهُ إِلَّا بِالْكَذِبِ جَازَ الْكَذِبُ ثُمَّ إِنْ كَانَ تَحْصِيلُ ذٰلِكَ

جھوٹ کے سوا حاصل نہ ہو سکتا ہو تو وہاں جھوٹ بولنا جائز ہے۔ پھر اگر اس مطلب کو حاصل کرنا

الْمَقْصُودِ مُبَاحًا كَانَ الْكَذِبُ مُبَاحًا وَإِنْ كَانَ وَاجِبًا كَانَ الْكَذِبُ وَاجِبًا فَإِذَا

مباح ہے تو وہاں جھوٹ بھی مباح ہے اور اگر واجب ہے تو کذب بھی واجب ہوگا۔ پس جب کوئی مسلمان

اخْتَفَى مُسْلِمٌ مِنْ ظَالِمٍ يُرِيدُ قَتْلَهُ أَوْ أَخْذَ مَالِهِ أَوْ أَخْفَى مَالَهُ وَسُئِلَ إِنْسَانٌ عَنْهُ

ظالم سے جو اوسکو قتل کرنیکا یا اسکے مال چھیننے کا ارادہ کرتا ہو چھپ جاوے یا اپنا مال چھپاوے اور کوئی آدمی اوس سے پوچھا جاوے تو اوس کے

وَجَبَ الْكَذِبُ بِإِخْفَاءِ ذٰلِكَ وَكَذَا لَوْ كَانَ عِنْدَهُ وَدِيعَةٌ وَأَرَادَ الظَّالِمُ أَخْذَهَا وَجَبَ

اخفا میں جھوٹ بولنا واجب ہے۔ اور ایسا ہی ہے اگر اوسکے پاس ودیعت ہو اور ظالم اوسکے لینے کا ارادہ کرے۔

الْكَذِبُ بِإِخْفَائِهَا وَالْأَحْوَطُ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ التَّوْرِيَةُ وَمَعْنَى التَّوْرِيَةِ أَنْ يَقْصِدَ

تو اوس ودیعت کے چھپانے میں کذب واجب ہے تاکہ مومن کا مال تلف نہ جاتا رہے۔ اور ان سب صورتوں میں احتیاط یہ ہے کہ توریہ کرے اور توریہ

بِعِبَارَتِهِ مَقْصُودًا صَحِيحًا لَيْسَ هُوَ كَاذِبًا بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فِي ظَاهِرِ

یہ ہے کہ متکلم اپنی عبارت سے مطلب صحیح جو بہ نسبت اوسکے کاذب نہ ہو اوسکا ارادہ کرے

اللَّفْظِ وَبِالنِّسْبَةِ إِلَى مَا يَفْهَمُهُ الْمُخَاطَبُ وَلَوْ تَرَكَ التَّوْرِيَةَ وَأَطْلَقَ عِبَارَةَ

اگرچہ ظاہر لفظی معنے کی نسبت اور مخاطب کے سمجھ کی نسبت وہ کاذب ہی ہوا اور اگر متکلم توریہ کو چھوڑے اور کذب کی عبارت ہی

الْكَذِبِ فَلَيْسَ بِحَرَامٍ فِي هٰذِهِ الْحَالِ وَاسْتَدَلَّ الْعُلَمَاءُ بِجَوَازِ الْكَذِبِ

بولے تو ان صورتوں میں حرام نہیں اور علماء نے اس حال میں جھوٹ بولنے کی جواز پر

فِي هٰذِهِ الْحَالِ بِحَدِيثِ أُمِّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ

ام کلثوم رضہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ اس بیچے ام کلثوم رضہ نے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں ملاپ کرا دیوے

ف

قولہ کتاب الاذکار میں الخ کتاب الاذکار مصنفؒ کی ایک عجیب کتاب ہے جس میں ادعیہ ماثورہ کی روایتیں ذکر کیں ہیں اس کتاب کی بابت علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ قول مشہور ہے ربع الدار دافتشر الاذکار یعنے اپنی حویلی بیچ ڈال اور کتاب الاذکار خرید لے ۱۲ غفرلہ

فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ زَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ

اپنی طرف سے بیچ میں بات جوڑ کر ملاپ کرائے یا نیک بات کہے متفق علیہ اور مسلم کی روایت میں زیادہ ہے کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ

بیان کرتی ہے کہ میں نے آپ کو لوگوں کی باتوں میں سے کسی چیز میں رخصت دیتے نہیں سنا۔ مگر تین میں

يَعْنِي الْحَرْبَ وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا

یعنے لڑائی میں اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے میں اور مرد جو اپنی عورت سے باتیں کرتا ہے اور عورت جو اپنے خاوند سے باتیں کرتی ہے ۱۲

الْبَابُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي الْحَثِّ عَلَى

باب ایکسو چھپن اس امر کی ترغیب میں

التَّثَبُّتِ فِيمَا يَقُولُهُ وَيَحْكِيهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ

کہ آدمی جو بات زبان سے کہے اور حکایت کرے تو تحقیق اور ثبوت کو پہنچا کر کہے ۱۲ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تابع نہو اس چیز کے جسکا تجھکو علم

عِلْمٌ وَقَالَ تَعَالَى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ وَعَنْ أَبِي

نہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بات نہیں بولتا مگر اسکے پاس نگہبان ہے طیار ۱۲ اور ابو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا

ہریرہ رضی سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹ کفایت کرتا ہے۔

أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے روایت کی یہ مسلم نے ۱۲ اور سمرہ رضی سے روایت ہے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرف سے حدیث کی روایت کرے اور

يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ

وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹی حدیث ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے ۱۲ اور اسماء رضی سے

اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ

روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری ایک سوت ہے۔ کیا مجھ پر گناہ

تَشَبَّعَتْ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اگر میں اپنے خاوند کی طرف سے اظہار کروں غیر اوس چیز کا جو مجھے دیتا ہے ۱۲ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ و

سَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمُتَشَبِّعُ هُوَ

سلم نے فرمایا کہ اوس چیز کو ظاہر کرنیوالا جو اسکو نہیں دی گئی جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے متفق علیہ ۱۲ متشبع وہ ہے۔

الَّذِیْ یُظْهِرُ الشِّبَعَ وَلَیْسَ بِشَبْعَانَ وَمَعْنَاهُ هُنَا اَنْ یُّظْهِرَ اَنَّهٗ حَصَلَ

جو اپنا رجحان ظاہر کرے اور حقیقت میں رجحان ہوا نہیں ہے اور معنی اس کا یہاں یہ ہے کہ ظاہر کرے کہ اسکو کسی قسم کی

لَهٗ فَضِیْلَةٌ وَّلَیْسَتْ حَاصِلَةً وَلَابِسُ ثَوْبَیْ زُوْرٍ اَیْ ذِیْ زُوْرٍ وَّهُوَ

فضیلت حاصل ہوئی ہے اور حقیقت میں حاصل نہیں ہے۔ اور لابس ثوبے زور اے یعنے ذی زور اور اس سے

الَّذِیْ یُزَوِّرُ عَلَی النَّاسِ بِاَنْ یَّتَزَیَّا بِزِیِّ اَهْلِ الزُّهْدِ وَالْعِلْمِ وَالثَّرْوَةِ

وہی شخص مراد ہے جو لوگوں پر جھوٹ ظاہر کرے بایں طور کہ زاہدوں یا عالموں یا مال والوں کے ساتھ مشابہت کرے

لِیَغْتَرَّ بِهِ النَّاسُ وَلَیْسَ هُوَ بِتِلْكَ الصِّفَةِ وَقِیْلَ غَیْرُ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

کہ لوگ اس سے دھوکہ کھاویں اور وہ اس مرتبہ میں نہیں ہے اور بعض نے اور معنے بیان کیا ہے واللہ اعلم

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ غِلَظِ تَحْرِیْمِ

باب ایکسو ستاون بھوٹی گواہی کے حرام ہونے کی

شَهَادَةِ الزُّوْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ وَقَالَ تَعَالٰی وَلَا تَقْفُ

گواہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالے نے اور بچو جھوٹی بات سے اور فرمایا اللہ تعالے نے

مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ وَقَالَ تَعَالٰی مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ

کہ جس چیز کا تجھے علم نہ ہو اور سکے تابع نہ ہو۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے کوئی بات نہیں بولتا مگر

رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ وَقَالَ تَعَالٰی

اوس کے پاس نگہبان طیار ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق پروردگار تیرا البتہ گھات میں ہے اور فرمایا

وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اللہ تعالے نے اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ اور ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں میں تم کو بتلاتا ہوں کبیرہ گناہوں میں سے جو بہت بڑے ہیں۔

قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَ

ہمنے کہا ہاں ہے رسول اللہ مو تبلایئے حضرت مہ نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور

كَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ وَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ

رمانی اور حضرت مہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے سو اٹھ بیٹھے اور فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پس حضرت مہ اسکو

یُكَرِّرُهَا حَتّٰی ظَنَنَّا لَیْتَهٗ سَكَتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۞

ہمیشہ کہتے رہے یہانتک کہ ہمنے ظن کیا کہ کاشکے آپ چپ ہو جاویں۔ متفق علیہ۔

ف۱ دو کپڑوں سے مراد چادر اور تہ بند ہیں اور جھوٹے کپڑے پہننے والے سے مراد وہ شخص ہے کہ عاریت یا امانت کے کپڑے پہنے اور دکھاوے کہ گویا اوسکے ہی ہیں یا وہ شخص مراد ہے کہ لباس زاہدوں اور صالحوں کا پہنے اور واقع میں ایسا نہ ہو اور بعضوں نے کہا ہے۔ کہ عرب میں ایک شخص تھا کہ دو کپڑے قیمتی اپنا شرف اور عزت ظاہر کرنے کو پہنتا اور جھوٹی گواہی دیتا اور ایسے کپڑے پہنتا تھا کہ اوس کی گواہی کو جھوٹا نہ جانیں اوس سے تشبیہ دی ہے ۱۲

ف۲ یعنے کہا اور آرزو کی دل میں ۱۲

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ تَحْرِیْمِ لَعْنِ

باب ایکسو اٹھاون کسی آدمی کو خاص کرکے (یعنے نام لے کر)

اِنْسَانٍ بِعَیْنِهٖ اَوْ دَآبَّةٍ عَنْ اَبِیْ زَیْدٍ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِیِّ

انسان یا چوپایہ کو لعنت کرنے کی حرمت کے بیان میں ابو زید ثابت بن ضحاک انصاری

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَیْعَةِ الرِّضْوَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

رضہ سے کہ وہ بیعۃ الرضوان والوں میں سے ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ بِمِلَّةٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر اسلام کے سوا کسی اور دین پر جھوٹی قسم کھائے

فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَیْءٍ عُذِّبَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَیْسَ عَلٰی

وہ ویسا ہی ہے جیسا اُسنے کہا اور جو شخص کسی چیز سے اپنکو قتل کرے اپنے خود کشی کرے قیامت کے دن اُسی سے عذاب کیا جائیگا اور جس چیز کا

رَجُلٍ نَذْرٌ فِیْمَا لَا یَمْلِكُهٗ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ قَوْلُهٗ مَنْ

آدمی مالک نہ ہو اوسپر اوس کی نذر روا نہیں اور مومن کو لعنت کرنا اوسکے قتل کرنے کے مانند ہے متفق علیہ جو شخص

قَتَلَ نَفْسَهٗ اِلٰخِرِهٖ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا

اپنے آپ کو مارڈالے اخیر تک یعنے جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ میں ہوگا دوزخ کی آگ میں سدا اپنے پیٹ میں

فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ شَرِبَ سَمًّا فَقَتَلَ

اوسکو بھونکا کرے گا ہمیشہ اور جو زہر پیکر اپنی جان

نَفْسَهٗ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ

مارے گا تو اوسکے ہاتھ میں زہر رہیگا دوزخ کی آگ میں ہمیشہ اوسکو پیا کرے گا مدام اور جس نے آپ کو پہاڑ پر سے گرا کر

فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ یَتَرَدّٰی فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

مارڈالا تو وہ دوزخ کی آگ میں اوپنے مکانوں سے بہتیرا گرا کرے گا پڑا رہیگا اوسمیں سدا اور ابو ہریرہ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدیق کو سزاوار نہیں

اَنْ یَّكُوْنَ لَعَّانًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کہ بہت لعنت کرنے والا ہو مسلم نے روایت کی اور ابو الدرداء رضہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَآءَ وَلَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن شفاعت کرنیوالے نہ ہونگے اور

شہداء یوم القیمۃ رواہ مسلم وعن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ

گواہی دینے والے ہونگے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور سمرہ بن جندب رضہ سے روایت ہے۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضبہ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اوسکے غضب اور

ولا بالنار رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن

آگ کے ساتھ ایک دوسرے کو لعنت مت کرو۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے حدیث حسن اور صحیح ہے اور

ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی رواہ

کہ مومن طعنہ مارنیوالا اور بہت لعنت کرنیوالا اور فحش بولنے والا اور بدزبان نہیں ہوتا روایت کی

الترمذی وقال حدیث حسن وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال

یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابو الدرداء رضہ سے روایت ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا لعن شیئا صعدت

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت

اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونہا ثم تہبط الی الارض

آسمان کی طرف جاتی ہے آسمان کے دروازے بند کئے جاتے ہیں پھر زمین کی طرف اترتی ہے

فتغلق ابوابہا دونہا ثم تاخذ یمینا وشمالا فاذا لم تجد مساغا

اوسکے دروازے بھی بند کئے جاتے ہیں پھر دائیں بائیں پھرتی ہے جب اوسکو کوئی جگہ نہیں ملتی

رجعت الی الذی لعن فان کان اہلا لذلک والا رجعت الی قائلہا

تو اس شخص کی طرف پھرتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی اگر وہ اسکے لائق ہے تو اسپر پڑتی ہے، ورنہ لعنت کرنیوالے کی طرف آتی ہے

رواہ ابو داود وعن عمران بن الحصین رضی اللہ عنہما قال بینما

روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت ہے عمران بن حصین رضہ سے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ وامراۃ من الانصار

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ایک عورت انصار میں سے

علی ناقۃ فضجرت فلعنتہا فسمع ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

اونٹنی پر سوار تھی پس اونٹنی اڑ رہی اور بلبلائی اور اوس عورت نے اوسکو لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنا اور فرمایا

ف۱ یعنی جب مومن ایک دوسرے کی سفارش کرینگے اور دوسری باتوں پر گواہی دینگے تو لعنت کی عادت والے اس درجہ سے محروم رہینگے ۱۲

شرح ف۲ یعنی یہ نہ کہا کرو کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت یا اللہ تعالیٰ کا غضب ہو، یا دوزخ میں جائے، اور ان کے سوا اور کلمات لعنت کہا کرو ۱۲ منہ ف۳ فاحش اُس کو کہتے ہیں جو لوگوں کی مذمت اور غیبت وغیرہا سے بے عزتی کرے ۱۲ کذا فی النہایۃ ۱۲

خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ

کہ اس اونٹنی پر جو سباب ہے اسکو اتار لو اور اوسکو چھوڑ دو کہ ملعنت کی گئی ہے کہا عمران نے گویا میں اوسکو اب لوگوں میں

تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ نَضْلَةَ

چلتی پھرتی دیکھتا ہوں کہ کوئی اوس سے تعرض نہیں کرتا۔ روایت کی یہ مسلم نے و اور ابو برزہ نضلہ

ابْنِ عُبَيْدٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ

بن عبید اسلمی سے روایت ہے۔ کہ ایک لڑکی اونٹنی پر سوار تھی کہ اوسپر لوگوں کا

مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ

کچھ اسباب بھی لدا ہوا تھا کہ اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور پہاڑ نے لوگوں کو تنگ کیا ہوا تھا و

فَقَالَتْ حَلْ اللَّهُمَّ الْعَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَاحِبْنَا

اوس لڑکی نے اونٹنی کو زجر کرکے کہا اے اللہ اسکو لعنت کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ حَلْ بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ

اونٹنی پر لعنت ہے وہ ہمارے ساتھ نہ رہے۔ روایت کی یہ مسلم نے قولہ حل الخ حا کا فتحہ اور لام کا

اللَّامِ وَهِيَ كَلِمَةُ لِزَجْرِ الْإِبِلِ وَاعْلَمْ أَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ قَدْ يَسْتَشْكِلُ

سکون ہے اور یہ ایک کلمہ ہے واسطے جھڑکنے اونٹ کے اور جان لے کہ اس حدیث کے معنے

مَعْنَاهُ وَلَا إِشْكَالَ فِيهِ بَلِ الْمُرَادُ النَّهْيُ أَنْ يُصَاحِبَهُمْ تِلْكَ النَّاقَةُ وَلَيْسَ

مشکل ہیں اور حقیقت میں کچھ مشکل نہیں بلکہ مراد نہی ہے اس بات سے کہ ساتھ جاوے اونکے یہ اونٹنی اور نہیں

فِيهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِهَا وَذَبْحِهَا وَرُكُوبِهَا فِي غَيْرِ صُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اس حدیث میں منع بیچنے اوسکے سے اور ذبح کرنے اور سواری اوس کی سے بغیر صحبت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہی کے

وَسَلَّمَ بَلْ كُلُّ ذَلِكَ وَمَا سِوَاهُ مِنَ التَّصَرُّفَاتِ جَائِزٌ لَا مَنْعَ مِنْهُ إِلَّا

سوا بلکہ یہ سب نفع اور سوا اسکے اور کسی قسم کا فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ صرف

مِنْ مُصَاحَبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا لِأَنَّ هَذِهِ التَّصَرُّفَاتِ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھنا منع ہے۔ اور کسی قسم کا فائدہ لینا منع نہیں اسلئے کہ اصل میں یہ سب تصرفات جائز تھے۔

كُلُّهَا جَائِزَةٌ فَمُنِعَ بَعْضٌ مِنْهَا فَبَقِيَ الْبَاقِي عَلَى مَا كَانَ وَاللهُ أَعْلَمُ

پھر بعض اونکی منع کے گئے پس باقی تصرفات اپنے اصل پر باقی رہے واللہ تعالےٰ اعلم

الْبَابُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي جَوَازِ لَعْنِ

باب ایکسو اونسٹھ گنہگاروں

و

یہ کام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے مالک کی تادیب کو کیا اور ایسے الفاظ بولنے کی اوسکو سزا لگائی تھی۔ ورنہ اونٹنی ذمکلف تھی اور نہ لعنت کے

اس

ہوا کہ مجرم کو مالی عقوبت جائز ہے۔ امام جسقدر مناسب سمجھے لگا دیا کرے شرح ملخصا

۵۲

یعنے لیب چار کے رستہ تنگ تھا

أَصْحَابِ الْمَعَاصِي غَيْرِ الْمُعَيَّنِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَى أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

غیر معینوں پر لعنت کرنے کے جواز کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے خبردار ظالموں پر

وَقَالَ تَعَالَى فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وَقَدْ

اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرمایا پھر انہیں ایک آواز کرنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اور

ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللهُ

بخاری میں ثابت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا تعالیٰ

الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَأَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللهُ آكِلَ الرِّبَا وَأَنَّهُ قَالَ لَعَنَ

اس عورت پر جو دوسری عورت کے بال میں بال کو جوڑے اور اس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑنے والے کو اور اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ

اللهُ الْمُصَوِّرِينَ وَأَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ أَيْ حُدُودَهَا

تصویر بنانیوالوں پر لعنت کرے۔ اور آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس شخص پر جو زمین کے بتے اور نشان مٹا دے حدّ

وَأَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ وَأَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللهُ مَنْ

اور آپنے فرمایا خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا چراتا ہے حدّ اور آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس شخص پر

لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ وَأَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحْدَثَ

جو والدین پر لعنت کرے حدّ اور اللہ لعنت کرے اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر کے واسطے ذبح کرے حدّ اور آپنے فرمایا جو شخص اسمیں

فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

یعنی مدینہ میں بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو اُسمیں جگہ دے اُسپر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور لوگوں کی سب کی لعنت ہے

وَأَنَّهُ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ

اور آپنے فرمایا اللہ رعل اور ذکوان اور عصیہ کو لعنت کر کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کی بے فرمانی کی ہے۔

وَهِنْدٌ ثَلَاثُ قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ وَأَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا

اور یہ تینوں عربوں میں سے قبیلے ہیں اور آپنے فرمایا اللہ یہود کو لعنت کرے کہ انہوں نے

قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ وَأَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنایا۔ اور آپنے لعنت کی اُن مردوں پر جو عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں

وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَجَمِيعُ هَذِهِ الْأَلْفَاظِ فِي الصَّحِيحِ

اور اُن عورتوں کو جو مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہیں اور یہ سب الفاظ صحیح حدیثوں میں ہیں۔

بَعْضُهَا فِي صَحِيحَيِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَبَعْضُهَا فِي أَحَدِهِمَا وَإِنَّمَا قَصَدْتُ

بعضے بخاری اور مسلم دونوں میں موجود ہیں اور بعضے ان دونوں میں سے ایک میں ہیں اور میں نے اختصار کے

۱۲ تینوں صورتوں میں جانور تو ملعون ہے اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہے۔ اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہیں ۱۲

الاختصار بالاشارة اليها وسأذكر معظمها في ابوابها من هذا الكتاب

واره وہ سے اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے اور ان میں سے اکثر کو میں اس کتاب کے بابوں میں

انشاء الله تعالى ۔

انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کروں گا

الباب الستون بعد المائة في تحريم سب المؤمن بغير حق

باب ایک سو ساٹھواں مومن کو بغیر حق کے برا بھلا کہنے کی حرمت کے بیان میں

قال الله تعالى والذين يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو لوگ ایذا دیتے ہیں مومن مردوں کو اور مومن عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے برا کیا ہو

فقد احتملوا بهتانا واثما مبينا وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال

پس تحقیق انہوں نے اٹھایا بہتان اور گناہ ظاہر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اس کو مارنا کفر ہے

متفق عليه وعن ابي ذر رضي الله عنه انه سمع رسول الله صلى الله

متفق علیہ ہے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم يقول لا يرمي رجل رجلا بالفسوق او بالكفر الا ارتدت عليه

علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی شخص کسی شخص کو فسق یا کفر کی تہمت نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا صاحب ویسا

ان لم يكن صاحبه كذلك رواه البخاري وعن ابي هريرة رضي الله

ہو تو وہ کلمہ کہنے والے ہی پر لوٹ کر آتا ہے روایت کی یہ بخاری نے اور ابو ہریرہ رضی اللہ سے

عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المستبان ما قالا فعلى

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص ایک دوسرے کو برا کہنے والے گناہ اس پیچیدگی کا کہ

البادي منهما حتى يتعدى المظلوم رواه مسلم وعنه قال اتى

کہتا ہے پہلے برا کہنے والا تک اور دوسرا مظلوم ہے جب تک کہ تجاوز نہ کرے مظلوم برائی کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے

النبي صلى الله عليه وسلم برجل قد شرب قال اضربوه قال ابو هريرة فمنا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کہ اس نے شراب پی ہے حاضر کیا گیا حضرت نے فرمایا اس کو مارو ابو ہریرہ رضی نے کہا کہ پھر ہم میں سے

الضارب بيده والضارب بنعله والضارب بثوبه فلما انصرف قال

اس کو کوئی ہاتھ سے مارتا تھا اور کوئی جوتی سے مارتا تھا اور کوئی کپڑے سے مارتے تھے جب وہ شخص واپس لوٹ گیا لوگوں میں سے

ف۱ یہ حدیث اکثر کے نزدیک تغلیظ و تشدید پر محمول ہے اور کفر سے اسلام کا کامل نفی مراد ہے اور شارحین نے اس حدیث کی بہت توجیہیں کی ہیں جو شرح میں دیکھ لے منہ ۱۲

ف۲ یعنی ویسا ہو جیسے فاسق و کافر ہو یعنی اگر کسی غیر فاسق کو اور کسی کافر نہیں ہے تو آپ کفر ہوا اور مطلب ف۳ یعنی دوسرا شخص کہ برا کہتا ہے اس کا گناہ بھی اول پر ہے ظلم کیا ۱۲ ۱۲ ۱۲

بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ

کسی نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسپر شیطان کی مدد مت کرو روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ

بخاری نے اور اُسی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص

قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اپنے مملوک کو زنا کی تہمت لگائے قیامت کے دن اسپر حد قائم کیجائیگی مگر یہ کہ مملوک ویسا ہی ہو تو قیامت کی حد سے بچ جائیگا متفق علیہ

بَابُ تَحْرِيْمِ سَبِّ الْاَمْوَاتِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّمَصْلَحَةٍ شَرْعِيَّةٍ

باب مُردوں کو ناحق اور بدون مصلحت شرعی کے برا کہنے کی تحریم کے بیان میں

وَهِيَ التَّحْذِيْرُ مِنَ الْاِقْتِدَاءِ بِهٖ فِيْ بِدْعَةٍ وَّفِسْقِهٖ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فِيْهِ

اور مصلحت شرعی یہ ہے کہ وہ شخص متبوع و مقتدا ہو اسکی بدعت اور فسق وغیرہ میں اسکی پیروی کرنے سے لوگوں کو بچانے کیلئے اسکو برا کہنا جائز ہے

الْاٰيَاتُ وَالْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهٗ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

مضمون میں آیتیں اور حدیثیں ہیں جو پہلے باب میں گذر چکیں اور عائشہ رضہ سے

عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مُردوں کو برا مت کہا کرو

فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہ بیشک انہوں نے جو کچھ عمل نیک یا بد کیا تھا اُسکو پہونچ گئے اس روایت کی ہے بخاری نے

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِيْذَاءِ

باب ایکسو انسٹھواں لوگوں کو ایذا دینے سے منع کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا

فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور جو لوگ ایذا دیتے ہیں مسلمان مردوں اور عورتوں کو بدون اسکے

فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

کام کے جو انہوں نے کیا تو اٹھایا انہوں نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان

اَلْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ

وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان لوگ سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو چھوڑ دے اس کام کو جس سے اللہ تعالےٰ نے منع کیا ہے۔

ف۱ شیطان کی مدد مت کرو یعنی اس طرح کی دعا کر اس لیے کہ جب اوسکو اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا تو اسپر شیطان غالب آویگا یا اسلیے کہ جب یہ سنیگا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہو جائیگا اور گناہوں میں مشغول ہوگا پس یہ دعا اسکے ہلاکنے میں گویا شیطان کی مدد ہو جائے گی ۱۲ منہ لخصًا

ف۲ اس میں اس مسئلہ کی طرف اشارہ ہے کہ غلام کے قاذف کو دنیا میں حد نہیں لگائی جاتی لیکن تعزیر جائز ہے ۱۲ شرح ازن ملخصًا

ف۳ یعنی عوام کو بدعت وغیرہ سے بچانا ہو تو مہینے اس کی سزا کو اب تمہارے برا کہنے کا کچھ فائدہ نہیں ۱۲

متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب

متفق علیہ اور اسی راوی سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص

أن يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتأته منيته وهو يؤمن

چاہتا ہے کہ دوزخ کی آگ سے دور رکھی جائے اور بہشت میں داخل کیا جائے تو اسکو چاہئے کہ اسکی موت اس حال میں آوے کہ وہ

بالله واليوم الآخر وليأت إلى الناس الذي يحب أن يؤتى إليه

اللہ تعالےٰ اور پچھلے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اور چاہیئے کہ لوگوں سے وہ برتاؤ کرے جو خود چاہتا ہے کہ اسی سے

رواه مسلم وهو بعض حديث طويل سبق في باب طاعة ولاة الأمور

کیا جائے۔ روایت کی مسلم نے یہ حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو باب اطاعت میں گذر چکی ہے۔

الباب الثاني والستون بعد المائة في النهي عن التباغض و

باب ایکسو باسٹھواں ایک دوسرے سے بغض رکھنے اور

التقاطع والتدابر قال الله تعالى إنما المؤمنون إخوة وقال تعالى أذلة

ایک دوسرے سے قطع کرنے اور ایک دوسرے کی طرف پشت کرنے کی نہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ مومن ایکدوسرے کے بھائی ہیں اور

على المؤمنين أعزة على الكافرين يجاهدون في سبيل الله و

فرمایا اللہ تعالےٰ نے نرم دل ہیں مسلمانوں پر اور زبردست ہیں کافروں پر لڑتے ہیں اللہ کی راہ اور

لا يخافون لومة لائم وقال تعالى محمد رسول الله والذين معه

ڈرتے نہیں کسیکے الزام سے اور فرمایا محمد رسول اللہ تعالےٰ کا رسول اور جو اسکے ساتھ ہیں

أشداء على الكفار رحماء بينهم وعن أنس رضي الله عنه أن النبي

زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں اور انس رضی سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا ولا تقاطعوا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں بغض عداوت نہ رکھو اور آپس میں حسد نہ کرو اور آپس میں پشت دیکر نہ بیٹھو اور ایک دوسرے سے قطع مت کرو

ولا يبع بعضكم على بيع بعض وكونوا عباد الله إخوانا ولا يحل لمسلم

اور بعض تم میں سے دوسرے کی سودے پر سودا نہ کیا کرے اور آپس میں اللہ تعالیٰ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بنے رہا کرو اور مسلمان کو حلال نہیں

أن يهجر أخاه فوق ثلث متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه

کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدائی و مہاجرت کرے متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تفتح أبواب الجنة يوم الاثنين

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت کے دروازے دوشنبہ

وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ

اور پنجشنبہ کے دن کھولے جاتے ہیں تو ہر ایک بندہ کے گناہ جو خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو بخشے جاتے ہیں مگر اس آدمی کے گناہ نہیں بخشے جاتے

بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا

درمیان اور اُسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہو۔ سو حکم کیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دو یہانتک کہ آپس میں صلح کر لیں ان دونوں کو

حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ

یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے مسلم کے کہ پیش کیے جاتے ہیں اعمال ہر

خَمِيسٍ وَّاثْنَيْنِ وَذَكَرَ نَحْوَهُ ۔

جمعرات کے دن اور اسکی مانند ذکر کیا۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيْمِ الْحَسَدِ

باب ایکسو تریسٹھ حسد کے حرام ہونے کے بیان میں

وَهُوَ تَمَنِّي زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا سَوَاءٌ كَانَتْ نِعْمَةَ دِيْنٍ أَوْ دُنْيَا

اور حسد یہ ہے کہ آدمی کسی نعمت والے شخص کی نعمت زائل ہونے کی دل میں آرزو کرے چاہے وہ نعمت دینی ہو یا دنیاوی ہو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا حسد کرتے ہیں لوگوں کا اوپر جو دیا انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور

فِيْهِ حَدِيْثُ أَنَسٍ السَّابِقُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اس باب کے مضمون میں انس کی حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہے۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے۔

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حسد سے دور ہو کر حسد نیک

الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَقَالَ الْعُشْبَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ۔

عملوں سے ایسا کہا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ یا فرمایا سوکھی گھاس کو کہا جاتا ہے۔ روایت کیا ابوداؤد نے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّجَسُّسِ وَ

باب ایکسو چونسٹھواں کسی عیب کے جستجو اور تفتیش کرنے اور اس شخص کی

التَّسَمُّعِ لِكَلَامِ مَنْ يَّكْرَهُ اسْتِمَاعَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَجَسَّسُوْا وَقَالَ

بات کان لگا کر سننے سے جو اسکے سننے کو برا جانتا ہو۔ اور اپنی بات مخفی رکھنا چاہتا ہو یا نہیں کہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی کا بھید نہ ٹٹولو اور

تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لوگ تہمت لگاتے ہیں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بن کیے کام تو

احتملوا بهتانا وإثما مبينا وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول

تو اٹھایا انہوں نے بوجھ جھوٹ کا اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث ولا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے اور کسی کی بات کان

تحسسوا ولا تجسسوا ولا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا

لگا کر مت سنا کرو اور کسیکے عیب کی جستجو کیا کرو اور دنیا کی کسی چیز کیطرف رغبت نکرو ف۱ اور آپسمیں حسد نکرو اور آپسمیں کینہ اور عداوت نہ رکھو اور ایک دوسرے

وكونوا عباد الله إخوانا كما أمركم الله المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا

کیطرف پشت نکرو ف۲ اور اللہ تعالیٰ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بنے رہو مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اسپر ظلم کرے اور نہ

يخذله ولا يحقره التقوى ههنا التقوى ههنا ويشير إلى صدره

اس کی مدد ترک کرے اور نہ اسکو حقیر جانے۔ پرہیزگاری اس جگہ ہے پرہیزگاری اس جگہ ہے اور حضرت نے اپنے سینہ مبارک کیطرف اشارت

بحسب امرئ من الشر أن يحقر أخاه المسلم كل المسلم على المسلم حرام

کی آدمی مسلمان کو اسسے زیادہ کفایت کرتی ہے کہ بھائی مسلمان کی حقارت کرے ف۳ مسلمان کی سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کا

دمه وعرضه وماله إن الله لا ينظر إلى أجسادكم ولا إلى صوركم و

خون اور اس کی آبرو اور اسکا مال اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو اور

أعمالكم ولكن ينظر إلى قلوبكم وفي رواية لا تهاجروا ولا تباغضوا

عملوں کو دیکھتا ہے لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے ایک دوسرے سے جدائی نکرو اور آپسمیں کینہ عداوت نہ رکھو

ولا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تناجشوا وكونوا عباد الله إخوانا و

اور ایک دوسرے کی عیب جوئی نکرو اور ایک دوسرے کیطرف کان نہ لگاؤ اور دھوکہ کیغرض سے بڑھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی جیسے ایک دوسرے کے بھائی بنے رہو اور

في رواية لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وكونوا

ایک روایت میں ہے ایک دوسرے سے قطع نکرو اور ایک دوسرے کیطرف پشت نکرو ف۴ اور نہ بغض رکھو آپسمیں اور حسد نکرو آپسمیں اور ہو

عباد الله إخوانا وفي رواية لا تهاجروا ولا يبع بعضكم على بيع

بندے اللہ تعالیٰ کے بھائی بھائی اور ایک روایت میں ہے ف۱ آپسمیں جدائی نکرو اور خرید فروخت نکرے بعض تمہارا اوپر خرید فروخت

بعض رواه مسلم بكل هذه الروايات وروى البخاري أكثرها وعن

دوسرے کے یہ سب روایتیں مسلم کی ہیں اور بخاری میں بھی انمیں سے اکثر آئے ہیں اور روایت ہے

معاوية رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

معاویہ رضؓ سے کہ میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

ف۱ یا دنیا کی چیزوں میں یہ خواہش نکرو کہ تم اکیلوں ہی کو ہو دوسرے کو نہ ملے ۱۲

ف۲ یعنی حقارت سے

ف۳ یعنی یہی بات برائے میں کافی ہے اور برائی کی حاجت نہیں ۱۲ ف۴ یعنے ترک ملاقات نکرو ۱۲

يَقُولُ لَكَ إِنْ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ أَفْسَدْتَهُمْ أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ

اگر تو مسلمانوں کی عیب جوئی کے پیچھے پڑیگا۔ تو انکو تو نے فساد میں ڈالدیا۔ یا فرمایا قریب ہے کہ تو انکو فساد میں ڈالے

حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ

حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے اور ابن مسعود رضی سے روایت ہے

عَنْهُ أَنَّهُ أُتِيَ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا فَقَالَ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنِ

کہ اسکے پاس کوئی شخص لایا گیا اور کہا گیا کہ یہ فلاں شخص ہے کہ اس کی داڑھی سے خمر کے قطرے ٹپکتے ہیں ابن مسعود رضی نے کہا ہم کو منع کیا گیا ہے

التَّجَسُّسِ وَلٰكِنْ إِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَأْخُذْ بِهِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو

عیوب کی جستجو کرنے سے لیکن اگر ہم پر عیب ظاہر ہو گیا تو اسکے سبب ہم پکڑینگے حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے

دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ

اسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ

باب ایکسو پینسٹھ مسلمانوں پر بلا ضرورت

ظَنِّ السُّوءِ بِالْمُسْلِمِينَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ قَالَ اللهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

بدظنی کرنے کی ممانعت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو

آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بچتے رہو بہت سے گمان سے مقرر بعضے گمان گناہ ہے اور ابو ہریرہ سے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ

رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بد گمانی سے

وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

بچو کہ بد گمانی بڑی جھوٹی بات ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالسِّتُّونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ احْتِقَارِ

باب ایکسو پینسٹھ مسلمانوں کی حقارت کرنے کی تحریم

الْمُسْلِمِينَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسٰى

کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے ایمان والو ٹھٹھا نہ کرے ایک قوم دوسری سے

أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسٰى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ

شاید کہ وہ انسے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے شاید وہ بہتر ہوں ان سے

ف

فساد میں ڈالدیا اس لئے کہ جب تک آدمی کا گناہ مخفی رہتا ہو تو عیب شرعاً کے اسکو ضرر ہوتا ہے کہ کہیں یہ گناہ ظاہر ہو جائے اور اس حالت میں اسکی توبہ کی امید ہے کہ جیسا ایمان کی شاخ ہے اور جب گناہ میں مشہور ہو گیا تو وہ دلیر ہو جاتا ہے اور دلیری کے سبب پھر توبہ کی طرف کم ہی راغب ہوتا ہے الا ماشاء اللہ تعالیٰ اس لئے گنہگار کو نصیحت کرنے سے تعریض میں نہی آئی ہے ۱۲ شرح ملخصاً

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ

اور عیب نہ دو ایک دوسرے کو اور نہ نام ڈالو چڑھ ایک دوسرے کی برا نام ہے گنہگاری پیچھے

الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى وَيْلٌ

ایمان کے اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو وہی ہیں بے انصاف اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے خرابی ہے

لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہر طعنہ دینے عیب چننے کی اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کو برائی اسی قدر کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی حقارت کرے روایت کی یہ مسلم نے

وَقَدْ سَبَقَ قَرِيْبًا بِطُوْلِهٖ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

اور یہ حدیث دراز مع ترجمہ پیچھے قریب ہی گذر چکی ہے۔ اور ابن مسعود رضی سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بہشت میں داخل نہ ہوگا۔ جس کے دل میں ایک ذرہ کی

ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّ

مقدار کبر بڑائی ہو ایک آدمی نے عرض کی کہ تحقیق ہر شخص دوست رکھتا ہے یہ کہ ہو کپڑا اسکا اچھا اور

نَعْلُهٗ حَسَنَةً فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ

جوتا اس کی اچھے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے۔ جمال کو دوست رکھتا ہے کبر حق کو رد کرنے اور لوگوں کو

النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعْنٰى بَطَرُ الْحَقِّ دَفْعُهٗ وَغَمْطُهُمْ اِحْتِقَارُهُمْ وَقَدْ سَبَقَ

حقیر اور ذلیل جانتا ہے روایت کی یہ مسلم نے یعنی بطر الحق کا رد کرنا حق کا وغمطہم کا معنے لوگوں کو ذلیل جاننا اور آگے

بَيَانُهٗ بِاَوْضَحَ مِنْ هٰذَا فِيْ بَابِ الْكِبْرِ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اس کا بیان بہت واضح اس سے باب الکبر میں گذر چکا اور جندب بن عبد اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ وَ

رضی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص نے کہا کہ

اللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ

اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہ بخشیگا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا یہ کون ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے۔

اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ میں فلاں شخص کو نہ بخشونگا بخشدیا اسکو بخشدیا اور تیرے عمل حبط و محو کر دیے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی النَّهْیِ عَنْ

باب ایک سو سڑسٹھ مسلمانوں پر فرحت ظاہر کرنے سے

اِظْهَارِ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ وَقَالَ

نہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں اور

تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لوگ چاہتے ہیں کہ چرچا ہو بدکاری کا ایمان والوں میں

عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ

انکو دکھ کی مار ہے دنیا اور آخرت میں۔ اور واثلہ بن اسقع رضؓ سے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَ

اور روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان پر خوشی

خِیْكَ فَیَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَیَبْتَلِیْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

ظاہر مت کر۔ پس اللہ تعالیٰ اُسپر رحمت کرے گا۔ اور تجھ کو مبتلا کرے گا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

وَفِیْ لِبَابِ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِیْ بَابِ التَّجَسُّسِ

اور اس باب میں ابو ہریرہ رضؓ کی حدیث ہے جو باب التجسس میں گذر چکی ہے

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ الْحَدِیْثَ

یعنے یہ حدیث کل المسلم علی المسلم حرام آخر تک

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ تَحْرِیْمِ الطَّعْنِ

باب ایکسو اڑسٹھ انساب

فِی الْاَنْسَابِ الثَّابِتَةِ فِیْ ظَاهِرِ الشَّرْعِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ

جو شرعاً ثابت ہیں انمیں طعن کرنیکی تحریم کے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور وہ لوگ کہ ایذا دیتے

الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا

ہیں مسلمانوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اُسکے کہ بُرا کیا ہوا انہوں نے پس تحقیق اٹھایا انہوں نے بہتان اور گناہ

مُّبِیْنًا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

ظاہر۔ اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ فِی النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَالنِّیَاحَةُ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں لوگوں میں ہیں کہ وہ دونوں انمیں کفر ہیں ایک نسب میں طعن کرنا اور دوسرا میت پر

ف۱ خلاصہ دونوں ان میں کفر ہیں اس کے یہ معنے کہ یہ دونوں کام کافروں کے اعمال و اخلاق میں سے ہیں یا یہ دونوں کفر کو پہونچا دیتے ہیں واللہ اعلم

شرح میں ہے جو چاہے دیکھ لے شرح لمختصر۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ۱۲ ۱۲

عَلَى الْمَيِّتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

دونوں نوحہ کرنا روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ

باب انسٹھ اٹھتر سو نہی کے

الْغِشِّ وَالْخِدَاعِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہیں مسلمانوں کو اور

الْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا وَعَنْ

مسلمان عورتوں کو بغیر اسکے کہ برا کیا ہو انہوں نے پس تحقیق اوٹھایا انہوں نے بہتان اور گناہ ظاہر اور

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ

ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں اور جو ہمسے دغا بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں صحیح روایت کی یہ مسلم نے اور مسلم کی

رِوَايَةٍ لَّهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک طعام کے ڈھیر پر گذرے اور آپنے اس میں ہاتھ

يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ

ڈالا تو آپ کی انگلیوں کو تری لگ گئی آپنے فرمایا اے طعام والے یہ کیا ہے اسنے کہا

اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ

یا رسول اللہ اسپر مینہ برس گیا ہے آپنے فرمایا اسکو اوپر کیوں نہ کردیا تاکہ لوگ

النَّاسُ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

دیکھ لیتے جو ہم سے دغا بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ اور اسی ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا تَنَاجَشُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

چیز کے خریدنے میں آپس میں جھوٹا بھاؤ نہ بڑھاؤ متفق علیہ۔ اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ لِّرَسُوْلِ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سودے میں دم بازی سے منع کیا ہے متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ ایک شخص نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا کہ وہ سودے میں دھوکھا دیا جاتا ہے آپنے فرمایا

مسلمانوں میں سے نہیں ۱۲

ف اس حدیث کو بعضوں نے متحمل پر حمل کیا ہے یعنی اگر مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا بیجا حلال سمجھ کر اٹھائے تو وہ مسلمان نہیں ورنہ سیدھا مضمون یہ ہے کہ ایک حضرت بازار میں تشریف لیگئے ایک گیہوں کے ڈھیر میں ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا اس کا سبب پوچھا تو اس نے کہا بارش ہی بھیگ گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ بھیگے ہوئے گیہوں اوپر کیوں نہ رکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے فرمایا کہ جو دغا بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ۱۲ شرح

ف ۲ یعنی کوئی دوسرا کسی چیز کو خریدتا ہو تو اسکو دم دینے کہ آپ بھی اس چیز کا خریدار بن جائے کہ اس چیز کی اصل قیمت سے زیادہ دم بازی منع کیا ہے ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْخِلَابَةُ بِخَاءٍ

کہ تو جس شخص سے سودا کیا کرے کہدیا کر کہ کچھ فریب نہیں (یعنی دین میں) متفق علیہ واو ر الخلابۃ سانۂ خار

مُعْجَمَةٍ مَكْسُورَةٍ وَبَاءٍ مُوَحَّدَةٍ وَهِيَ الْخَدِيعَةُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

معجمہ مکسورہ کے اور ساتھ بار موحدہ کے اور یہ فریب ہے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِئٍ أَوْ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کے جورو یا

مَمْلُوكِهِ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَخَبَّبَ بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ ثُمَّ بَاءٍ مُوَحَّدَةٍ

غلام کو فریب دیکر خراب کرے وہ ہم میں سے نہیں روایت کی اسکو ابوداؤد نے اور خبب سانۂ خاء معجمہ اور بار موحدہ

مُكَرَّرَةٍ أَيْ أَفْسَدَهُ وَخَدَعَهُ

مکررہ کے معنی یہ ہیں کہ خراب کرے اور فریب دیوے اس کو

اَلْبَابُ السَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الْغَدْرِ

باب ایک سو ستر غدر اور بیوفائی کی تحریم کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ وَقَالَ تَعَالَى وَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو پورا کرو قرار اور فرمایا

أَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

پورا کرو قرار کو بیشک قرار کی پوچھ ہے اور عبداللہ بن عمرو بن العاص

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار باتیں ہیں جس شخص میں وہ چار دن ہوویں

كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ

وہ منافق خالص ہے۔ نفاق العمل ہے اور جس شخص میں انمیں سے ایک خصلت ہوگی اس میں ایک خصلت

النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ

نفاق کی ہے یہانتک کہ اسکو چھوڑ دے۔ جب اس پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب عہد کرے توڑ دے

وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ

اور جب جھگڑے بڑا بکے متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ اور ابن عمر و انس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ

رضہ سے کہا انہوں نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر غدر کرنے والے کے لیے قیامت کے دن جھنڈا

الْقِيٰمَةِ يُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ

دن جھنڈا ہوگا۔ کہا جائیگا یہ فلانے کا غدر ہے ف۱

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

متفق علیہ اور ابو سعید خدری

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن

غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ

ہر ایک غدر کرنیوالے کیلئے جھنڈا ہوگا اُسکے سُرین کے پاس اُسکے غدر کے اندازہ کے موافق اونچا کھڑا کیا جائیگا خبردار ہو کوئی غدر کرنے والا

غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

غدر کرنے میں عام لوگوں کے امیر سے بڑا نہیں ف۲ روایت کی مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین شخص سے قیامت کے دن میں جھگڑونگا ان تین شخص

بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا

جو میرے نام کیساتھ اسنے عہد کیا پھر اُسنے توڑ دیا اور دوسرا وہ جسنے اہیل کو فروخت کرکے اُسکا مول کھایا اور تیسرا وہ جسنے مزدور کام پر لگایا

فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور اُس سے کام پورا کرلیا اور اُس کی اجرت اُسکو نہ دی۔ روایت کی یہ بخاری نے۔

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالسَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ

باب اکہتر سو ایکسو عطا وغیرہ کے بعد یعنے کسے کو کچھ

الْمَنِّ بَعْدَ الْعَطِيَّةِ وَنَحْوِهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

دیکر احسان جتانے کی نہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے ایمان والو

تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى وَقَالَ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

ضائع مت کرو اپنی خیرات احسان رکھکر اور ستاکر اور فرمایا جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ

اللہ تعالےٰ کی راہ میں پھر پیچھے خرچ کرکے نہ احسان رکھتے ہیں نہ ستاتے ہیں اور ابو ذر رضہ سے

ف۱ غدر کے معنی ہیں بے وفائی کرنا۔ یہاں مراد یہ ہے کہ فلانے کی بے وفائی کا جھنڈا ہے۔ غادر اُسکو کہتے ہیں جو عہد کرکے وفا نکرے ۱۲ شرح ف۲ یعنے عام کا امیر جو غدر کرے غدر کرنے میں کوئی اُس سے بڑا نہ ہوگا کہ اُس کا عمر بھر خلقت کو ہو پہنچا ہے ۱۲ ف۳ قولہ اعطی بی الخ یعنے کسی سے قال قسم کی خدا تعالیٰ کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا تعالیٰ کو ضامن دیکر ۱۲ ف۴ قولہ اُسکا مول کھایا الخ یہ قید واسطے زیادتی تنبیہ کے ہے اگر نکھاوے گا۔ تو بھی ٹھہکا اور داخل اس وعید میں ہے ۱۲ ابو (ادریس)

اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَّا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جنسے خدا کلام نکرے گا قیامت کے

الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ فَقَرَاَھَا

دن اور اُن کی طرف بنظر رحمت نہ دیکھیگا اور اُن کو گناہوں سے پاک نکرے گا اور انکو عذاب دردناک ہے ابوذر نے کہا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مِرَارٍ قَالَ اَبُوْذَرٍ خَابُوْا وَخَسِرُوْا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو تین بار پڑھا۔ ابوذر نے کہا برباد ہوگئے وے لوگ اور انکو ٹوٹا پڑا کون ہیں

مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ

وے لوگ یارسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانیوالا دوسرا خیرات کرکے جتانیوالا جو احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے

رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہُ الْمُسْبِلُ اِزَارَہٗ یَعْنِی الْمُسْبِلَ اِزَارَہٗ وَثَوْبَہٗ

روایت کی یہ مسلم نے اور اُس کی ایک روایت میں ہے لٹکانے والا اپنی ازار کو یعنی جو شخص ازار اور کپڑا

اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ لِلْخُیَلَآءِ

ٹخنوں سے نیچے غرور سے لٹکائے

اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالسَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِی النَّھْیِ عَنِ

باب اکیسو بہتر سو ان اور سرکشی اور غرور اور تکبر

الْاِفْتِخَارِ وَالْبَغْیِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی

کرنیسے نہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو مت بولو اپنی ستھرائیاں وہ بہتر جانتے ہے اُسے جو بچ چلا

وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی

اور فرمایا الاہنا تو اُس پر جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور دھوم اٹھاتے ہیں۔

الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ

ملک میں ناحق اُن لوگوں کو ہے ایک دکھ کی مار اور عیاض بن حمار

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی

رضی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے میری طرف اس

اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی

بات کی وحی کی ہے کہ تواضع اور فروتنی کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر ظلم وزیادتی نکرے اور نہ کوئی کسی پر فخر وبڑائی کرے

اَحَدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ قَالَ اَھْلُ اللُّغَۃِ اَلْبَغْیُ التَّعَدِّیْ وَالِاسْتِطَالَۃُ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

روایت کی یہ مسلم نے۔ لغت والوں نے کہا ہے بغی کے معنے تعدی یعنی اور دست درازی کے ہے۔ اور ابوہریرہ رضی سے

و۱ یعنی جس کا پائجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے ۱۲

و۲ اس میں دلیل ہے کہ فخر بطریق تکبر وستم کے حرام ہے ۱۲ حفظ الدرح اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ ھَلَکَ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کہے کہ لوگ ہلاک

النَّاسُ فَھُوَ اَھْلَکُھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اَلرِّوَایَۃُ الْمَشْھُوْرَۃُ اَھْلَکُھُمْ بِضَمِّ الْکَافِ وَ

برباد ہوئے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک و برباد ہونیوالا ہے ف۱ روایت کی برمسلم نے۔ روایت مشہور میں اہلکہم ساتھ ضمہ کاف کے ہے اور

رُوِیَ بِنَصْبِھَا وَذٰلِکَ النَّھْیُ لِمَنْ قَالَ ذٰلِکَ عُجْبًا بِنَفْسِہٖ وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ

منصوب بھی مروی ہے اور یہ نہی اس شخص کے لئے ہے جو اپنے آپکو اچھا سمجھے اور لوگوں کو حقیر و ذلیل تصور کرے

وَارْتِفَاعًا عَلَیْھِمْ فَھٰذَا ھُوَ الْحَرَامُ وَاَمَّا مَنْ قَالَہٗ لِمَا یَرٰی فِی النَّاسِ مِنْ

اور اپکو لوگوں پر رفعت و تعلی دیکھ ایسے الفاظ کہے کہ اس صورت یہ الفاظ بولنے حرام ہیں اور جو شخص لوگوں کے

نَقْصٍ فِیْ اَمْرِ دِیْنِھِمْ وَقَالَہٗ تَحَزُّنًا عَلَیْھِمْ وَعَلَی الدِّیْنِ فَلَا بَاْسَ کَمَا

دین میں نقصان دیکھ کر ان کے دین پر غمناک ہو کر کہے تو اس میں کچھ خوف نہیں علماء نے

فَسَّرَہُ الْعُلَمَاءُ وَفَصَّلُوْہُ وَمِمَّنْ قَالَہُ الْاَئِمَّۃُ الْاَعْلَامُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَالْخَطَّابِیُّ

اس کی تفسیر و تفصیل ایسی ہی کی ہے اور ائمہ اعلام میں سے جنہوں نے یہ تقریر و تفسیر کی ہے انمیں سے امام مالکؒ اور خطابی اور

وَالْحُمَیْدِیُّ وَاٰخَرُوْنَ وَقَدْ وَضَّحْتُہٗ فِیْ کِتَابِ الْاَذْکَارِ

حمیدی وغیرہم ہیں میں نے اسکو کتاب الاذکار میں خوب واضح کر کے بیان کیا ہے۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ تَحْرِیْمِ

باب ایکسو تہتر وان مسلمانوں سے تین دن سے زیادہ

الْھَجْرَانِ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ اِلَّا لِبِدْعَۃٍ فِی الْمَھْجُوْرِ اَوْ

ایک دوسرے سے جدائی کرنے کی حرمت کے بیان میں مگر جب کہ مہجور مبتدع یا فاسق و فسق کا مددگار وغیرہ ہو

تَظَاھُرٍ بِفِسْقٍ وَنَحْوِ ذٰلِکَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ

کہ ان صورتوں میں زیادہ جدائی بھی جائز ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں

فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَقَالَ تَعَالٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

سو ملا دو اپنے دو بھائیوں کو اور فرمایا اور مدد نکرو گناہ پر اور زیادتی پر

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور انس رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ

کہ تم ایکدوسرے سے قطع مت کرو۔ نہ ایک دوسرے کیطرف پشت مت کرو اور آپسمیں بغض و کینہ مت رکھو اور آپس میں ایکدوسرے پر حسد مت کرو

ف۱ اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ لوگوں کو ذلیل سمجھنے سے اور رحمت سے ناامید کر اور یہ کہنے سے کہ لوگ ہم گناہوں سے برباد ہو گئے ضرور دوزخ میں پڑینگے بخشے نہ جاوینگے تو حقیقت میں یہی شخص خود برباد ہو گیا اسواسطے کہ لوگوں کو رحمت سے ناامید کیا اور بندگی چھڑائی دوسرا یہ کہ لوگوں کے عیب اور برائیاں نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو یہ آپ برباد ہوا کہ لوگوں کی غیبت کی اور آپکو سب سے بہتر سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگوں کے گناہ اور سستی دیکھ کر افسوس سے یوں کہے کہ ہائے لوگ بگڑ گئے برباد ہوئے تو کچھ مضائقہ نہیں اور اگر یہ بات غرور سے کہے اور آپکو بہتر اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہیں حدیث کے موافق ۱۲ ت

اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ

بھائی بنکر رہو اور مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدائی کرے متفق علیہ اور ابو ایوب

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان کو حلال و درست نہیں کہ اپنے بھائی

اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا

مسلمان سے تین رات سے زیادہ جدائی کرے کہ دونوں ملاقات کیوقت ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں وہ بھی برا ہی اور ان دونوں میں سے بہتر

الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

وہ شخص ہے جو سلام علیک پہلے کہے متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رضہ ہے روایت ہے کہ کہا فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پیر اور جمعرات کو بندوں کے اعمال خدا تعالےٰ کے روبرو کیے جاتے ہیں۔

فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَءً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

پس اللہ تعالیٰ ہر ایک آدمی کو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں ٹھہراتا بخشتا ہے مگر آدمی کو اسکے اور اسکے بھائی کے درمیان

اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ

کینہ ہو فرماتا ہے ان دونوں کو مہلت دو تاکہ صلح کرلیں ان کی بخشش کی جائیگی جب صلح کرلیں گے رواہ مسلم نے اور روایت ہے جابر

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ

رضہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ شیطان

قَدْ يَئِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ

اس سے بے آس ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب میں نماز پڑھنے والے اس کی بندگی کریں لیکن آپس میں فساد ڈالنے اور انکے دلوں کو خراب کرنے میں لگا رہتا ہے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلتَّحْرِيْشُ اَلْاِفْسَادُ وَتَغْيِيْرُ قُلُوْبِهِمْ وَتَقَاطُعُهُمْ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

رواہ مسلم نے و تحریش فساد ڈالنا اور بدل ڈالنا لوگوں کے دلوں کو اور لوگوں کے آپس میں قطع ڈالنا اور ابو ہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ

رضہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے

فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ هَجَرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى

زیادہ جدائی کرے جو شخص اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدائی کرے اور اسی حال پر مرجائے تو وہ دوزخ کی آگ میں داخل ہو گا روایت کی یہ ابو

شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَعَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ حَدْرَدِ بْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ

کو بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے اور ابو خراش حدرد بن ابی حدرد اسلمی

ف۱ یہ حدیث باب ۱۵ یعنی باب تحریم ہجر المسلم میں تھوڑے سے فرق سے گذر چکی ہے ۱۲

ف۲ شیطان کی عبادت سے تحریش کی عبادت مراد ہے کہ شیطان اس کا امر کرتا ہے اور نماز پڑھنے والوں سے مومن مراد ہیں۔ اور مسیلمہ وغیرہ کے اصحاب اگرچہ مرتد ہو گئے تھے مگر بت پرستی ان سے صادر نہیں ہوئی ۱۲ شرح ملخصاً

الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ

صحابی رضؓ سے روایت ہے کہ اُس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص

هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَعَنْ اَبِيْ

اپنے بھائی سے ایک سال بھر جدائی کرے تو یہ کام اُس کی خونریزی کے مثل ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے اور ابوہریرہ رضؓ

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو حلال نہیں

يَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَّرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْيَلْقَهٗ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَاِنْ رَّدَّ

کہ تین دن سے زیادہ مومن سے جدائی کرے اگر تین دن گذر گئے پھر اُس سے اُس کی ملاقات ہوئی تو اُسکو السلام علیکم کہے اگر اُسنے وعلیکم السلام

عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَآءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ

کہکر جواب دیا تو اب دونوں شریک ہوگئے اگر اُسنے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گنہگار رہا اور سلام

الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ اِذَا كَانَتِ

کہنے والا ہجرت سے نکل گیا روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے ابوداؤد نے کہا جب ہجرت

الْهِجْرَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَلَيْسَ مِنْ هٰذَا فِيْ شَيْءٍ

اللہ تعالےٰ کے لیئے ہو تو اُس کا یہ حکم نہیں۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ

باب ایک سو چوہترواں دو آدمی کو

تَنَاجِيْ اثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اِلَّا لِحَاجَةٍ وَّهُوَ اَنْ يَّتَحَدَّثَا

بدون تیسرے کے اذن کے راز گوئی کرنیکے بھی کے بیان میں مگر حاجت کیلئے اور وہ (یعنے راز گوئی) یہ ہے کہ دو آدمی

سِرًّا بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُهُمَا وَفِيْ مَعْنَاهُ اِذَا تَحَدَّثَا بِلِسَانٍ لَّا يَفْهَمُهٗ قَالَ

کسی بات کریں اسطور سے کہ اُن کی بات سنا نہ سنے اور اُس کی مانند ہے جب ایسی زبان میں بات کریں کہ وہ اُسکو نہ سمجھتا ہو فرمایا

اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ

اللہ تعالیٰ نے یہ جو ہے کہ نا پھوسی سو شیطان کا کام ہے اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تین آدمی ایک جگہ میں ہوں تو دو آدمی

دُوْنَ الثَّالِثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ قَالَ اَبُوْصَالِحٍ

بدون تیسرے کے بھکے کانا میں بات نہ کریں متفق علیہ ہے اور ابوداؤد کی روایت میں زیادہ ہے کہ ابو صالح نے کہا۔

ف

اس واسطے منع کیا
تیسرے کو رنج ہوگا
اور وہ خیال کرے گا
کہ مجھ کو مشورے
کے لائق
نہیں

قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَرْبَعَةً قَالَ لَا يَضُرُّكَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا

میں نے ابن عمرؓ کو کہا اگر چار ہوں کہا اس صورت میں مجھ کو کچھ ضرر نہیں ۱؎ روایت کیا ابن عمر رضؓ کی حدیث کو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَ دَارِ

مالک رحؒ نے موطا میں ۲؎ روایت ہے عبداللہ بن دینار رضؓ سے کہا کہ میں اور ابن عمر رضؓ خالد بن عقبہ رضؓ کے گھر کے

خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِي فِي السُّوقِ فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يُنَاجِيَهُ وَلَيْسَ مَعَ ابْنِ

پاس کھڑے ہو بازار میں ہے ایک آدمی آیا اور اس سے چپکے سے بات کرنیکا ارادہ کیا اور ابن عمر کے ساتھ

عُمَرَ أَحَدٌ غَيْرِي فَدَعَا ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا آخَرَ حَتَّى كُنَّا أَرْبَعَةً فَقَالَ لِي وَ

میرے سوا کوئی نہ تھا ابن عمر رضؓ نے ایک اور آدمی کو بلا لیا تاکہ ہم چار ہو گئے پھر مجھے اور

لِلرَّجُلِ لِثَالِثِ الَّذِي دَعَاهُ اسْتَأْخِرْ شَيْئًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

تیسرے آدمی کو جو بلایا تھا کہا کہ تم دونوں مجھ پیچھے ہو جاؤ۔ کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ دو آدمی تیسرے کے سوا چپکی بات نہ کریں۔ اور ابن مسعودؓ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا

رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین ہوا کرو تو

يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

دو آدمی الگ چپکے بات نکیا کریں یہانتک کہ تم لوگوں میں مخلوط مل جاؤ کہ یہ کام اس تیسرے کو رنج میں ڈالتا ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ

باب ایکسو پچہتر ۱۷۵ ممانعت اور

تَعْذِيبِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّابَّةِ وَالْوَلَدِ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ أَوْ زَائِدٍ

عورت اور چوپایہ اور فرزند کو بلا سبب شرعی کے عذاب کرنیسے یا ادب کے اندازہ سے

عَلَى قَدْرِ الْأَدَبِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبٰى

زیادہ دکھ دینے سے نہی کے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ماں باپ سے نیکی اور قرابت والے سے

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ

اور یتیموں سے اور محتاجوں سے اور ہمسائے قریب سے اور ہمسائے اجنبی سے اور یار کے پہلو سے اور

وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا وَعَنِ

راہ کے مسافر سے اور اپنے ہاتھ کے مال سے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آتا کوئی ہوا اتراتا بڑائی کرتا۔ اور

۱؎ یعنی اس صورت میں اگر دو آدمی چپکے کان میں بات کریں تو مضائقہ نہیں یعنے اس صورت میں کسی کے دل میں رنج نہیں آتا ۱۲

۲؎ یعنے ان لفظوں سے جو بیان ہوتے ہیں ۱۲ اہم استغفر لکاتبہ دس سعی فیہ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عذبت

ابن عمرؓ سے حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک عورت بلی کے متعلق میں

امرأۃ فی ھرۃ سجنتھا حتی ماتت فدخلت فیھا النار لا ھی اطعمتھا

عذاب کی گئی اسنے بلی کو قید کیا یہانتک کہ مرگئی پس وہ عورت اس سبب سے آگ میں داخل ہوئی نہ اس کو کھلایا اور نہ پلایا

وسقتھا اذ ھی حبستھا ولا ھی ترکتھا تاکل من خشاش الارض متفق علیہ

جب اسنے اسکو قید کیا اور نہ اسکو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھائے متفق علیہ قول اسکا

قولہ خشاش الارض بفتح الخاء المعجمۃ وبالشین المعجمۃ المکررۃ وھی

خشاش الارض ساتھ فتحہ خاء معجمہ اور شین معجمہ مکررہ کے اور وہ

ھوامھا وحشراتھا وعنہ انہ مر بفتیان من قریش قد نصبوا طیرا

زہریلی اور زندہ چیز ہیں۔ اور اسی سے روایت ہے کہ وہ چلا جاتا تھا اور قریش میں سے کچھ جوان ایک جانور کو نشانہ بنا کر

وھم یرمونہ وقد جعلوا لصاحب الطیر کل خاطئۃ من نبلھم فلما رأوا

تیر اندازی کر رہے تھے۔ اور اس جانور کے مالک کے لیے یہ ٹھہرایا تھا کہ جو تیر خطا جائے وہ تیرا ہوا جب انہوں نے

ابن عمر نفروا فقال ابن عمر من فعل ھذا لعن اللہ من فعل ھذا ان

ابن عمرؓ کو دیکھا تو متفرق ہو گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا یہ کام کس نے کیا ہے اللہ تعالیٰ لعنت کرے اسکو جسنے یہ کام کیا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا متفق

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اس شخص کو جو جاندار چیز کو نشانہ بنائے متفق

علیہ الغرض بفتح الغین المعجمۃ والراء وھو الھدف والشیء الذی یرمی

علیہ ف غرض ساتھ فتحہ عین معجمہ کے اور راء کے ہے یعنی نشانہ اور جو چیز تیر کے ساتھ

الیہ وعن انس رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ماری جائے۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

ان تصبر البھائم متفق علیہ ومعناہ تحبس للقتل وعن ابی علی سوید

چوپایوں کو قتل کرنیکے لئے قید کرنیسے نہی فرمائی ہے متفق علیہ۔ اور اسکا معنے ہے کہ نہ کی جائے واسطے قتل کے۔ اور روایت ہے ابو علی سوید

بن مقرن رضی اللہ عنہ قال لقد رأیتنی سابع سبعۃ من بنی

بن مقرن رضؓ سے کہا کہ مقرن کے بیٹوں میں سے میں ساتواں تھا (یعنے ہم سات بھائی تھے)

مقرن ما لنا خادم الا واحدۃ لطمھا اصغرنا فامرنا رسول اللہ صلی

اور ایک لونڈی کے سوا ہمارے پاس کوئی خدمتگار نہ تھا کہ ہم سب میں سے چھوٹے نے اس کو تھپڑ مارا رسول اللہ صلے

ف۱ اس سے سمجھا گیا کہ جاندار کو نشانہ بنانا حرام ہے کہ اس میں اس کو عذاب ہوتا ہے اور مال ضائع ہوتا ہے

ف۲ یعنی ہم سات بھائی تھے ۱۲

اللہ علیہ وسلم ان نعتقہما رواہ مسلم وفی روایۃ سابع اخوۃ لی وعن ابی

اللہ علیہ وسلم نے ہم کو امر کیا کہ ہم اُس کو آزاد کر دیں، روایت کی مسلم نے اور روایت ہے ابو

مسعود البدری رضی اللہ عنہ قال کنت اضرب غلاماً لی بالسوط

مسعود بدری رضہ سے کہا کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا۔

فسمعت صوتاً من خلفی اعلم ابا مسعود فلم افہم الصوت من الغضب فلما

پیٹھے پیچھے سے آواز سنی کہ اے ابا مسعود جان لے۔ مگر میں بسبب غلبہ غصہ کے آواز نہ سمجھا کہ آواز کس کی ہے جب

دنا منی اذا ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو یقول اعلم ابا مسعود

میرے نزدیک آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے کہ فرماتے تھے جان لے ابا مسعود

ان اللہ اقدر علیک منک علی ھذا الغلام فقلت لا اضرب مملوکا بعدہ

کہ جیسا تو اس غلام پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ تیرے پر قدرت رکھتا ہے۔ میں نے کہا اسکے بعد میں کسی مملوک کو کبھی

ابدا وفی روایۃ فسقط السوط من یدی من ھیبتہ وفی روایۃ فقلت

نہ مارونگا اور ایک روایت میں ہے آپکی ہیبت سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے کہا

یا رسول اللہ ھو حر لوجہ اللہ فقال اما انک لو لم تفعل للفحتک النار او

یا رسول اللہ میں اسکو للہ آزاد کیا۔ آپنے فرمایا اگر تو نہ کرتا (یعنی آزاد نہ کرتا) تو تجھ کو آگ جلاتی یا فرمایا

لمستک النار رواہ مسلم بھذہ الروایات وعن ابن عمر رضی اللہ

چھوتی تجھ کو آگ یہ روایتیں مسلم کی ہیں۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے۔

عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ضرب غلاماً لہ حداً لم یاتہ

کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو اپنے غلام کو بے کیے حد مارے جو اُسنے نہیں کیا (خواہ حرام کاری کی خواہ شراب کی)

او لطمہ فان کفارتہ ان یعتقہ رواہ مسلم وعن ھشام بن حکیم بن

یا طمانچہ مارے تو اسکا کفارہ (یعنی اتار) یہ ہے کہ اُسکو آزاد کر دے روایت کی یہ مسلم نے اور ہشام بن حکیم بن

حزام رضی اللہ عنہما انہ مر بالشام علی ناس من الانباط وقد اقیموا

حزام رضہ سے روایت ہے کہ وہ شام کے ملک میں کچھ زمینداروں پر گذرے کہ دھوپ میں

فی الشمس وصب علی رؤوسہم الزیت فقال ما ھذا قیل یعذبون فی

کھڑے کیے ہوئے انکے سروں پر تیل گرایا گیا تھا۔ ہشام نے کہا یہ کیا ہے کہا گیا کہ یہ لوگ خراج

الخراج وفی روایۃ حبسوا فی الجزیۃ فقال ھشام اشھد لسمعت رسول

نہ دینے میں عذاب کیے جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جزیہ کی بابت قید کیے گئے تھے ہشام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول

وا
خواہ حرام کاری کی
خواہ شراب کی ۱۲
۲ غلام کو بے تقصیر
مارنے سے آزاد کرنا
مستحب ہے
امام
اعظم رح
اور امام شافعی
رحمہ اللہ تعالیٰ کے
نزدیک فرض نہیں ۱۲
ف ۱

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو

فی الدنیا فدخل علی الامیر فحدثہ فامر بہم فخلوا رواہ مسلم الانباط

عذاب کرتے ہیں پس وہ امیر کے دربار میں آئے اور اسکو یہ حدیث سنائی اسنے حکم کیا اسے لوگ اسکے حکم سے چھوڑے گئے روایت کی یہ مسلم نے ف

الفلاحون من العجم وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول مر ای رسول

انباط زمیندار لوگ عجمیوں سے اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا کہ دیکھا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا موسوم الوجہ فانکر ذلک قال فواللہ لا اسمہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا موسوم پر داغ دیا ہوا پس برا جانا اس کو کہا راوی نے ابن عباس نے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں اسکو داغ نہ دوں گا۔

الا فی اقصی شیء من الوجہ فامر بحمار لہ فکوی فی جاعرتیہ وھو اول

مگر بیچ دور تر چیز کے موضہ سے پس حکم دیا اپنے گدھے کیلئے پس داغ دیا گیا بیچ دو طرف دبر اس کی کے اور ابن عباس اول

من کوی الجاعرتین رواہ مسلم الجاعرتان ناحیتا الورکین حول

وہ شخص ہے کہ جسنے داغ دیا دو دبر کے دونوں طرفوں پر روایت کی یہ مسلم نے۔ جاعرتان دو طرف سرین کے ہیں آس پاس

الدبر وعن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ

دبر کے۔ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک گدھا

حمار قد وسم فی وجھہ فقال لعن اللہ الذی وسمہ رواہ مسلم وفی روایۃ

گذرا کہ اسکے موضہ میں داغ کیا ہوا تھا آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ لعنت کرے اسکو جسنے اسکو داغ کیا ہے روایت کی یہ مسلم نے اور مسلم کی

لمسلم ایضا نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجہ

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے موضہ پر مارنے اور موضہ پر

وعن الوسم فی الوجہ

داغ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

الباب السادس والسبعون بعد مائۃ فی تحریم

باب ایک سو چھہتر ۱۷۶ جاندار کو آگ سے

التعذیب بالنار فی کل حیوان حتی القملۃ ونحوھا عن ابی ھریرۃ

عذاب کرنے کی تحریم کے بیان میں یہاں تک جوں وغیرہ اس کے کوبھی آگ کا عذاب نہ کرنا چاہیئے اور روایت ہے ابو ہریرہ سے

رضی اللہ عنہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعث فقال

رضہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا

ف

ان اللہ یعذب الذین یعذبون الخ یہ حکم ناحق عذاب دینے والوں کے حق میں ہے قصاص اور حدود میں نہیں اور

باب وجوب التعذیب بالنار الخ

نسخہ وغیرہا اس میں داخل نہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲ شرح ملخصاً

نْ وَّجَدْتُّمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوْهُمَا بِالنَّارِ

کہ فلانے فلانے قریش میں سے دو شخصوں کا نام لیکر فرمایا کہ اگر ان دونوں کو پاؤں تو آگ سے جلا دو

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ اِنِّيْ كُنْتُ

پھر جب ہمنے چلنے کا ارادہ کیا تو اپنے فرمایا کہ میں نے تم کو

اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ

حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے کو جلا دیجیو اور آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوا خدا کے کسی کو نہ چاہیے سو اگر وہ دونوں

وَجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

تمہارے ہاتھ آجائیں تو ان کو قتل کر دینا۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَيْنَا

کہا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ قضاء حاجت کو تشریف لیگئے ہمنے

حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفَرَّشُ فَجَاءَ

ایک لال پرندہ دیکھا کہ اسکے ساتھ دو بچے تھے ہمنے اسکے دو بچے پکڑ لیئے لال پرندہ آیا اور اپنے پر زمین پر پھیلاتا تھا۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَّعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اسکو اسکے بچوں سے کس نے ایذا دی اور بیقرار کیا ہے اسکے بچے پھیر دو اور

رَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذَا قُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهٗ لَا

آپنے ایک چیونٹیوں کا بھون دیکھا کہ ہمنے جلا دیا تھا۔ آپنے فرمایا یہ کسنے جلایا ہے ہمنے عرض کی ہمنے جلایا ہے۔ حضرت ؐ نے فرمایا

يَنْبَغِيْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ قَوْلُهٗ

کہ لائق نہیں کہ آگ کے ساتھ آگ کے مالک کے سوا کوئی دوسرا عذاب کرے روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے

قَرْيَةُ النَّمْلِ مَعْنَاهُ مَوْضِعُ النَّمْلِ مَعَ النَّمْلِ

قول اس کا قریۃ النمل یعنے سوراخ کیڑوں کا سمیت کیڑوں کے

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ مَطْلِ

باب ایکسو ستتر وان اس بیان میں کہ حرام حقدار اپنا حق

الْغَنِيِّ بِحَقٍّ طَلَبَهٗ صَاحِبُهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا

طلب کرے تونگر کو دیر کرنی حرام ہے۔ فرمایا اللہ تعالے نے اللہ تعالی تم کو فرماتا ہے کہ پہونچاؤ

الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا وَقَالَ تَعَالٰى فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ

امانتیں امانت داروں کو اور فرمایا پھر اگر اعتبار کرے ایک دوسرے کا تو چاہیئے

النساء ۵۹ - البقرۃ ۲۸۳

ف۱

مشارق میں لکھا ہے وہ دونوں شخص ایک ہنبار بن الاسود ابن عبد المطلب تھا، اور دوسرا نافع ابن عبد القیس تھا یہاں سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہے لیکن بیمار میں داغ دینا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو درست ہے ۱۲ ف

الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

کہ پورا کرے جسپر اعتبار کیا اپنے اعتبار کو اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دولتمند کو ادائے قرض و امانت میں دیر کرنی ظلم ہے اور جب تم میں سے کوئی غنی پر حوالہ کیا جائے

فَلْيَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مَعْنَى أُتْبِعَ أُحِيلَ عَلَيْهِ

تو چاہیئے حوالہ کو قبول کرلے۔ متفق علیہ ف۱

الْبَابُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كَرَاهَةِ عَوْدِ

باب ایکسو اٹھترواں اس ہبہ کے واپس لینے کی

الْإِنْسَانِ فِي هِبَةٍ لَمْ يُسَلِّمْهَا إِلَى الْمَوْهُوبِ لَهُ وَفِي هِبَةٍ وَهَبَهَا لِوَلَدِهِ

کراہت میں جو موہوب لہ کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ اور اس ہبہ کے لینے کی کراہت میں جو اپنے فرزند کو

وَسَلَّمَهَا أَوْ لَمْ يُسَلِّمْهَا وَكَرَاهَةِ شِرَاءِ شَيْءٍ تَصَدَّقَ بِهِ مِنَ الَّذِي تَصَدَّقَ

دیا ہو چاہے اُسکو سپرد کیا ہے یا نہیں کیا۔ اور اپنے صدقہ کی چیز اس شخص سے خریدنے کی کراہت میں جس کو

عَلَيْهِ أَوْ أَخْرَجَهُ عَنْ زَكَوٰةٍ أَوْ كَفَّارَةٍ وَنَحْوِهَا وَلَا بَأْسَ بِشِرَاءِ مَنْ

صدقہ میں دی ہو یا زکوٰۃ یا کفارہ وغیرہ میں دی ہو اگر متصدق علیہ سے

شَخْصٍ آخَرَ قَدِ انْتَقَلَ إِلَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ

دوسرے کے پاس چلی گئی ہو تو پھر اس سے خرید لینے میں کراہت نہیں۔ اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ

کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنی بخشش واپس پھیر لے وہ کتے کی مثل ہے۔ جو قے کرکے

فِي قَيْئِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ

پھر کھا لیتا ہے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ اس شخص کی جو اپنے صدقہ میں رجوع کرتا ہے۔

الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْعَائِدِ فِي هِبَتِهِ

کتے کی مثل ہے جو قے کرکے اپنی قے پھر کھا لیتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بخشش میں عود کرنے والا

كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

مثل اس شخص کے ہے جو قے کرکے پھر آپ ہی کھا لیتا ہے اور روایت ہے عمر بن خطاب رضہ سے کہا۔

حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ

کہ میں نے جہاد میں گھوڑے پر ایک شخص کو سوار کیا تھا اُسنے اُس کی خدمت میں سستی کرکے اسکو ضائع کردیا میں نے خیال کیا۔

ف۱ یعنی مالدار ہوکر قرض نہ دے کرے اور ٹالے تو بڑا ستم ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض ادا دے تو لازم ہے کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے ۱۲ بلوا اور پس معنی حدیث یعنے جسنے اُسکو گھوڑا دیا کہ سوار ہوکر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے ۱۲ ۱۲

اَشْتَرِیہِ فَظَنَنْتُ اَنَّہٗ یَبِیعُہٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

کہ اب وہ ارزان فروخت کرتا ہے اسلیئے میں نے اسکو خریدنا چاہا تب میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا

لَا تَشْتَرِہِ وَلَا تَعُدْ فِی صَدَقَتِکَ وَاِنْ اَعْطَاکَہٗ بِدِرْہَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِی

کہ تو اسکو مت خرید اور نہ پھیرلے اپنا صدقہ اگرچہ وہ تجھ کو ایک درہم کو دے رہی تب بھی نہ خرید اگر اپنے صدقہ میں

صَدَقَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِی قَیْئِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ قَوْلُہٗ حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ فِی

رجوع کرنیوالا اس شخص کی مانند ہے جو اپنی قے میں رجوع کرنیوالا ہو متفق علیہ ط قولہ حملت علی فرس فی

سَبِیلِ اللّٰہِ مَعْنَاہُ تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَلٰی بَعْضِ الْمُجَاہِدِیْنَ

سبیل اللہ کا معنے صدقہ کیا میں نے اس گھوڑے کو اوپر بعض مجاہدین کے

الْبَابُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِی تَاْکِیْدِ تَحْرِیْمِ

باب ایکسو انا سی یتیم کے مال حرام ہونے کی

مَالِ الْیَتِیْمِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا

تاکید میں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کے ناحق

اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا وَقَالَ تَعَالٰی وَلَا تَقْرَبُوْا

وہ ہی کھاتے ہیں اپنے پیٹ میں آگ اور اب پیٹھیں گے آگ میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور پاس نہ

مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ وَقَالَ تَعَالٰی وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی

جاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہو۔ اور فرمایا اور پوچھتے ہیں تجھ سے یتیموں کا حکم تو

قُلْ اِصْلَاحٌ لَّہُمْ خَیْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْہُمْ فَاِخْوَانُکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ

کہ سنوارنا ان کا بہتر ہے اور اگر تم خرچ ملا رکھو انکا تو تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے

الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

خرابی کرنیوالا سنوارنے والا سے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی نے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا

اللہ علیہ وسلم نے کہ بچو سات کبیرہ گناہوں سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں اصحاب نے کہا یا رسول اللہ وہ

ہُنَّ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ

کون گناہ ہیں۔ فرمایا کہ خدا کے ساتھ شریک کرنا اور جادو۔ اور اس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہے

وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ

اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی ایماندار عورتوں کو حرام کاری سے

ف

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا تعالیٰ کی راہ میں دیدے اسکو پھر مول

بھی نہ لیوے ت ف یعنی بے باپ کے لڑکے کا مال

اَلْمُوْبِقَاتُ الْمُهْلِكَاتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمُوْبِقَاتُ السَّبْعُ

(واقف نہیں ان کو عیب لگانا ہے) (متفق علیہ) (موبقات کے معنے) (ہلاک کرنے والیں)

اَلْبَابُ الثَّامِنُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَغْلِيْظِ تَحْرِيْمِ الرِّبٰوا

(باب اکیاسو اسی) (بیان کی حرمت کے) (کو اسی میں)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ

(فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کھاتے ہیں) (سود نہ اٹھیں گے قیامت کو) (مگر جس طرح اٹھتا ہے۔)

الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ

(جس کے حواس کھو دیے جن نے لپٹ کر۔ یہ اسواسطے کہ انہوں نے کہا) (سودا کرنا بھی ایسا ہی) (جیسا)

الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى

(سود لینا۔ اور اللہ تعالیٰ نے حلال کیا) (سود اور حرام کیا۔ سو جو کسی کو پہنچی نصیحت اپنے رب کی طرف سے) (اور باز آیا)

فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا

(تو اسکا ہے جو آگے ہو چکا اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ کے اختیار ہے۔ اور جو کوئی پھر کرے وہی ہیں دوزخ والے لوگ)

خٰلِدُوْنَ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

(وہ اسی میں رہ پڑے) (مٹاتا ہے) (اللہ تعالیٰ سود) (اور بڑھاتا ہے خیرات) (الی قولہ) (اے)

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِلَى الْاٰيَةَ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ

(ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے) (اور چھوڑ دو رہا سہا سود) (اگر تم کو ایمان ہے الآیۃ) (اور حدیثیں)

فَكَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحَيْنِ مَشْهُوْرَةٌ مِّنْهَا حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِي الْبَابِ

(بہت اور مشہور ہیں صحیحین میں) (ان میں سے ایک حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہے۔)

قَبْلَهٗ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ) (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے) (سود کھانے والے)

اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ

(اور کھلانے والے کو لعنت کی ہے روایت کی اس کو مسلم نے۔ ترمذی وغیرہ محدثوں نے زیادہ کیا ہے۔ اور اسکے گواہی دینے والوں اور اسکے لکھنے والے کو)

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ الرِّيَآءِ

(باب اکیاسی) (ریا کی حرمت کے) (بیان میں)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ

(فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ان کو حکم یہی ہوا ہے کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی خاص کر اسکے واسطے بندگی) (ابراہیم علیہ السلام کی راہ پر)

ف

ہر چند اس حدیث میں گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثوں میں زیادہ بھی ثابت ہیں اس وقت اتنے ہی گنا ہوں

گنا کر کر بھلا ت

سو کو

ت و

ب لعنت کی ہے و

وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ الْآيَةَ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى

اور کپڑی کریں نماز کو آخر تک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو مت ضائع کرو اپنی خیراتیں احسان رکھ کر

كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَآءَ النَّاسِ الْآيَةَ وَقَالَ تَعَالٰى يُرَآءُونَ النَّاسَ

اور ستا کر جیسے وہ جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو آخر آیت تک اور فرمایا ہے۔ لوگوں کو

وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

دکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا اور روایت ہے۔ ابو ہریرہ رضی سے

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا أَغْنَى

کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں

الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَ

پنہت اور شرکوں کے نہایت بے پرواہ ہوں سامجی سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور سامجی کیا تو میں اسکو

شِرْكَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اُسکے سامجی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں روایت کی یہ مسلم نے۔ ف۲ اور اسی سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ

سنا کہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جسپر حکم کیا جائے گا۔ ف۳ ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا تھا

فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ

وہ حاضر کیا جائیگا ف۴ پھر اللہ تعالیٰ اسکو اپنی نعمتیں معلوم کرائیگا اور وہ شخص ان نعمتوں کو جان لیگا ف۵ پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تجھنے ان نعمتوں میں کیا کمایا ف۶ وہ کہیگا

حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ

یہاں تک کہ شہید کیا گیا اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو نے جھوٹ کہا لیکن تو لڑا تھا تاکہ کہا جاوے کہ بہادر ہے ف۷ سو کہا گیا ف۸

قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ

پھر حکم کیا جائیگا پس وہ منہ کے بل گھسیٹا جائے یہانتک کہ آگ میں ڈالا جاوے گا۔ اور ایک وہ شخص کہ اُسنے علم پڑھا۔

وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا

اور لوگوں کو پڑھایا اور قرآن پڑھا۔ پس وہ حاضر کیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں جو دنیا میں اُسکو عطا کی تھیں جتلا دیگا۔ پس وہ جان لیگا کہ ان نعمتوں کا شکر

قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ

میں نے تیری راہ میں علم پڑھا اور لوگوں کو پڑھایا اور تیرے لیئے قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تو نے جھوٹ کہا لیکن علم اس لیئے پڑھا تھا کہ تجھکو عالم

تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى

کہا جاوے۔ اور قرآن اسلیئے پڑھا تھا کہ تجھکو قاری کہا جاوے سو کہا گیا پھر حکم کیا جائے گا۔ پس وہ منہ کے بل

ف یعنی یہ عبادت اور عمل دکھلانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے خدا اسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہے جو خدا کیواسطے خالص ہو دوسرے کا اس میں کچھ بھی لگاؤ نہ ہو ۱۲ ابو ادریس عفی عنہ ۲ یعنی بسبب تو کہ اخلاص کے ۳ یعنی شہید کے میدان میں ۱۲ ۴ کہ ہاں مجھ کو دی گئیں تھیں ۱۲ ۵ یعنی ان نعمتوں کا شکر تو نے کیا ادا کیا ۱۲ ۶ یعنی کافروں سے ۱۲ ۷ یعنی بہادر کہلایا سو اسلیئے تو نے لڑائی کی تھی ۱۲ ۸ یعنی لوگوں نے تجھ کو دنیا میں بہادر کہدیا سو یہ مجھ سے کیا چاہتا ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ رَجُلٌ وَّسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ

کھینچا جاویگا یہاں تک کہ آگ میں ڈالا جائیگا۔ اور ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے اسکے رزق میں کشائش دی تھی اور ہر قسم کا مال اسکو عطا کیا

الْمَالِ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَہَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْہَا قَالَ مَا تَرَکْتُ

تھا پس وہ حاضر کیا جائیگا اور اسکو اللہ تعالیٰ جو نعمتیں اسکو دی گئیں تھیں بتلا دیگا پس وہ سب نعمتیں پہچان لیگا پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تو نے ان نعمتوں

مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُّنْفَقَ فِیْہَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیْہَا لَکَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ

کوئی راہ جسکو تو دوست رکھتا ہو جسمیں تیری خوشنودی کرنا خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو نے جھوٹ کہا لیکن تو نے

فَعَلْتَ لِیُقَالَ ھُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ ثُمَّ

اور کیا تاکہ تجھ کو سخی کہا جاوے سو کہا گیا پس حکم کیا جائیگا۔ پس وہ منہ کے بل کھینچا جائیگا

اُلْقِیَ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ جُرِّیَ بِفَتْحِ الْجِیْمِ وَکَسْرِ الرَّاءِ وَبِالْمَدِّ اَیْ سُحِبَ عَلٰی

ڈالا جائے گا۔ روایت کی یہ مسلم نے جرّی ساتھ فتح جیم اور کسر راء اور مد کے ہے یعنے وہ لایا اور کھینچا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ نَاسًا قَالُوْا لَہٗ اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰی سُلْطَانِنَا

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ لوگوں نے اسکو کہا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے

فَنَقُوْلُ لَھُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَکَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِھِمْ قَالَ کُنَّا نَعُدُّ ھٰذَا نِفَاقًا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

اور ان کے سامنے بخلاف اس کے ہم باتیں کرتے ہیں جو ان کے پاس سے نکل کر کرتے ہیں تو ابن عمرؓ نے کہا

اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کُنَّا نَعُدُّ ھٰذَا نِفَاقًا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم اس کو نفاق میں شمار کیا کرتے تھے

سَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سُفْیَانَ رَضِیَ

روایت کی یہ بخاری نے اور جندب بن عبداللہ بن سفیان رضی سے روایت ہے

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ

فرمایا نبی صلعم نے کہ جو شخص عمل کرے دکھلانے کے واسطے سنا دیگے تاکہ لوگ سنیں اور اس کی شہرت ہو اللہ تم اسکے عیب قیامت کو مشہور کریگا اور اسکو سزا کریگا

یُرَائِیْ یُرَائِی اللّٰہُ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ اَیْضًا مِنْ رِّوَایَۃِ

جو شخص عمل کرے دکھلانے کے واسطے دکھا دیگا اللہ تعالیٰ اسکو یہ متفق علیہ ہے اور روایت کیا اسکو مسلم نے بھی ابن

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سَمَّعَ بِتَشْدِیْدِ الْمِیْمِ وَمَعْنَاہُ اَظْھَرَ عَمَلَہٗ

عباس رضی کے روایت سے سمع ساتھ تشدید میم کے اور معنا اسکا یہ ہے کہ ظاہر کرے عمل اپنا

لِلنَّاسِ رِیَاءً سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ اَیْ فَضَحَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعْنٰی مَنْ رَاءٰی رَاءَی اللّٰہُ

لوگوں کو دکھلا دیگے گئے سمع اللہ بہ یعنی رسوا کریگا اسکو قیامت کے روز اور معنے من راءی راءی اللہ۔

ف۱ یعنی ان کے روبرو کچھ کہتے ہیں۔ اور ان کی غیبت میں اس کے خلاف کرتے ہیں ۱۲

ف۲ یعنی کہیگا کہ اپنی جزا اس سے طلب کر جس کے لیے تو نے عمل کیا تھا ۱۲ منہ

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سمع فیہ ۱۲

یہ ای من اظہر للناس العمل الصالح لیعظم عندھم راءی اللہ بہ ف ۱ اسے
یعنے جو لوگوں کے لئے نیک عمل ظاہر کرے تاکہ بڑھ جاوے انکے نزدیک راءی اللہ بہ یعنے

اظہر سریرتہ علی رؤس الخلائق وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال
ظاہر کرے پوشیدہ عمل اپنے لوگوں کے سامنے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص وہ علم پڑھے جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے

عز وجل لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا لم یجد عرف
اس علم کو نہیں پڑھتا مگر اس لیے کہ حاصل کرے اسکے ذریعہ سے دنیا کی متاع دا سباب تو قیامت کے دن

الجنۃ یوم القیامۃ یعنی ریحھا رواہ ابو داود باسناد صحیح و
وہ نہ پاوے گا خوشبو بہشت کی روایت کی یہ ابو داؤد نے بسلسلہ اسناد صحیح کے

الاحادیث فی الباب کثیرۃ مشہورۃ
اور حدیثیں اس باب میں بہت اور مشہور ہیں۔

الباب الثانی والثمانون بعد المائۃ فیما یتوھم انہ
باب ایکسو بیاسی اس عمل کے بیان میں کہ وہم کیا جاتا ہے

ریاء ولیس ھو ریاء عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قیل لرسول اللہ صلی
ریا ہے حالانکہ وہ ریا نہیں اور روایت کی ہے ابو ذر رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمدہ
اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ آپ فرمائیے ایک آدمی کوئی عمل کرے اور اس کی لوگ

الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن رواہ مسلم
مدح کریں ف ۲ آپنے فرمایا یہ مومن کے لئے دنیا میں بشارت ہے روایت کی یہ مسلم نے

الباب الثالث والثمانون بعد المائۃ فی تحریم النظر
باب ایکسو تراسی اجنبی عورت

الی المرأۃ الاجنبیۃ والامرد الحسن لغیر حاجۃ شرعیۃ قال اللہ تعالیٰ
اور لڑکے بے ریش خوبصورت کی طرف بدون حاجت شرعی کے نظر کرنے کی تحریم میں۔ فرمایا اللہ

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم وقال تعالیٰ ان السمع و
تعالیٰ نے مومنوں کو کہہ کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔ اور فرمایا بیشک کان اور

ف ۱ یعنے یہ ریا ہے یا نہیں ۱۲

ف ۲ یعنی خدا تعالیٰ نے اس کو دنیا میں ہی اسکے عمل کا کچھ ثمرہ دکھا دیا تو کامل ثمرہ آخرت کو دکھائے گا اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

البصر والفؤاد كل اولئك كان عنه مسئولا وقال تعالى يعلم خائنة

آنکھ اور دل ان سب سے سوال کیا جائیگا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ آنکھ کی خیانت کو

الاعين وقال تعالى ان ربك لبالمرصاد وعن ابي هريرة رضي

جانتا ہے۔ اور فرمایا بیشک تیرا رب لگا ہے گھات میں اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال كتب على ابن ادم نصيبه

کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدم کے بیٹے پر زنا کا حصہ لکھا گیا ہے۔

من الزنا مدرك ذلك لا محالة العينان زناهما النظر والاذنان

کہ وہ اسکو ضرور پانیوالا ہے دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور دونوں کانوں کا

زناهما الاستماع واللسان زناه الكلام واليد زناها البطش والرجل

زنا سننا ہے اور زبان کا زنا بات کرنی ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں کا

زناها الخطى والقلب يهوى ويتمنى ويصدق ذلك الفرج او يكذب به

زنا چلنا ہے۔ اور دل خواہش کرتا ہے۔ اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اسکو سچا کرتا ہے۔ یا جھٹلاتا ہے۔

متفق عليه وهذا لفظ مسلم ورواية البخاري مختصرة وعن ابي سعيد

متفق علیہ اور یہ عبارت مسلم کی ہے۔ اور بخاری کی روایت مختصر ہے۔ اور ابو سعید

الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم

خدری رضی سے روایت ہے۔ کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم راستوں میں

والجلوس في الطرقات قالوا يا رسول الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث

بیٹھنے سے بچو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کو راستوں میں بیٹھنے سے چارہ نہیں کہ ہم وہاں آپس میں بات چیت

فيها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا ابيتم الا المجلس

کرتے ہیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم وہاں نہ بیٹھنے کو نہیں مانتے

فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حق الطريق يا رسول الله قال غض البصر

تو رستہ کا حق ادا کرو۔ صحابہ نے عرض کی کہ رستہ کا حق کیا ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ (۱) اجنبی عورت اور لوگوں کی عیبوں سے آنکھ

وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه

اور لوگوں کی تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا (۲) اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا۔ متفق علیہ

وعن ابي طلحة زيد بن سهل رضي الله عنه قال كنا قعودا بالافنية

اور روایت ہے ابو طلحہ زید بن سہل رضی سے کہا کہ ہم صحن میں بیٹھے

عہ یعنی اپنے پتھر اور کانٹا ہٹانا ۱۲ ف ۱ یعنی اجنبیہ کی طرف بنظر شہوت ۱۲ ف ۲ یعنی نامحرم کی باتیں شہوت انگیز ۱۲ ف ۳ یعنی زنا کی باتیں کرنی ۱۲ ف ۴ یعنی نامحرم کو ہاتھ لگانا ۱۲ ف ۵ چلنا بھی کسی کے لئے ۱۲ ف ۶ زنا کا حصہ ایک لکھا گیا ہے یعنی اس کے مقدمات آگے ان کی تفصیل فرمائی اور شرمگاہ کی تصدیق یہ کہ زنا کر لیا تو نفس کی اطاعت کی اگر نہ کیا تو اسکو جھٹلایا اور اطاعت نہ کی ۱۲ منہ مختصراً ف ۷ یعنی اجنبی عورت اور لوگوں کی عیبوں سے ف ۸ یعنی اول تو راہ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے ۱۲ ات ف ۹ یہ حدیث باب تیئیس ۲۳ میں گذر چکی ہے ۱۲

نتحدث فيها فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام علينا فقال ما
باتیں کر رہے تھے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر فرمایا
لكم ولمجالس الصعدات اجتنبوا مجالس الصعدات فقلنا إنما قعدنا
کہ تم کو رستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ ہمنے عرض کی کہ نہیں بیٹھے ہم
لغير ما بأس قعدنا نتذاكر ونتحدث فقال إما لا فأدوا حقها غض
واسطے کسی نقصان کے بیٹھے ہیں۔ ہم آپسمیں بات چیت کرنیکو آپنے فرمایا اگر تم کو لابد بیٹھنا ہی ہے تو رستوں کا حق ادا کرو یعنی آنکھ
البصر ورد السلام وحسن الكلام رواه مسلم الصعدات بضم الصاد
نیچی کرنی اور سلام کا جواب دینا اور نیک کلام کرنا۔ روایت کی یہ مسلم نے الصعدات ساتھ ضمہ صاد
والعين أي الطرقات وعن جرير رضي الله عنه قال سألت رسول
اور عین کے پیچھے رستے اور روایت ہے جریر رضہ سے کہا میں نے رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن نظر الفجاءة فقال صرف بصرك رواه
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ناگہانی نظر کا سوال کیا آپنے فرمایا تو اپنی آنکھ پھیر لے ۱۲ روایت کی
مسلم وعن أم سلمة رضي الله عنها قالت كنت عند رسول الله
مسلم نے اور ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ میں اور میمونہ رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم وعنده ميمونة فأقبل ابن أم مكتوم وذلك بعد
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ ناگہان ابن ام مکتوم کہ نابینا تھا آپ کے پاس آیا
أمرنا بالحجاب فقال النبي صلى الله عليه وسلم احتجبا منه فقلنا يا
ہمنے کہا یا رسول اللہ ہم کو فرمایا کہ تم دونوں اس سے پردہ کرو۔
رسول الله أليس هو أعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم
کیا وہ نابینا نہیں نہ ہم کو دیکھتا ہے نہ ہم کو پہچانتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
أفعميا وان أنتما ألستما تبصرانه رواه أبو داود والترمذي وقال
کہ تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم اسکو نہیں دیکھتیں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا
حديث حسن صحيح وعن أبي سعيد رضي الله عنه أن رسول الله صلى
حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
الله عليه وسلم قال لا ينظر الرجل إلى عورة الرجل والمرأة إلى عورة المرأة
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھے اور عورت عورت کے ستر کی طرف نہ دیکھے۔

ف۱ یعنی تم رستوں میں مت بیٹھا کرو ۱۲ ف۲ یعنی اگر کسی نامحرم پر تیری آنکھ ناگہانی جا پڑے تو اپنی آنکھ کو فی الفور راہ سے پھیر لے ۱۲ ف۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسا عورت کا مرد کو دیکھنا حرام ہے ویسا ہی مرد کا دیکھنا عورت پر حرام ہے اور یہ حکم شرع و نقولی پر مجمول ہے اس لئے کہ حضرت عائشہ رضہ سے منقول ہے کہ حبشیوں کو نیزہ بازی کرتے دیکھ رہی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روبرو تھے۔ اور یہ قصہ ہجرت سے نوین برس میں تھا اور ابن ام مکتوم حضرت عائشہ رضہ سے برس کی تھیں اور پردہ کرنیکا حکم بھی آچکا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بشرا اس کے شہوت سے دیکھنا عورت پر حرام نہیں ۱۲ منہ ازرع

وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ

اور نہ دو مرد ایک کپڑے میں ننگے ہو کر جمع ہوا کریں اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ

فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ایک کپڑے میں ننگی ہو کر جمع ہوا کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِيَّةِ

باب ایکسو چوراسی اجنبی عورت سے خلوت کرنے کی حرمت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جب تم انکا کچھ اسباب پس مانگو ان سے پیچھے پردے کے سے

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا

وسلم نے فرمایا کہ تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو تو ایک انصاری مرد نے پوچھا کہ یا

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْحَمْوُ قَرِيْبُ الزَّوْجِ

رسول اللہ بہاوی دیور کا حال بتلایئے آپ نے فرمایا دیور ہی تو فساد کا سبب ہے متفق علیہ۔ الحمو قریبی خاوند کا ہے

كَاَخِيْهِ وَابْنِ اَخِيْهِ وَابْنِ عَمِّهٖ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ

جیسے اس کا بھائی اور بھتیجا اور چچا کا بیٹا اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ اَحَدُكُمْ بِامْرَاَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی عورت اجنبی کے پاس محرم کے سوا خلوت میں نہ

مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

جایا کرے متفق علیہ۔ اور بریدہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجاہدوں کی عورتوں کی عزت بیٹھنے والوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی عزت و حرمت ہے

مَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ

کہ بیٹھنے والوں میں سے کوئی آدمی نہیں کہ مجاہدین میں سے کسی کا نائب ہو انکے اہل و عیال میں پھر انہیں اس کی

فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شَآءَ حَتّٰى يَرْضٰى

خیانت کرے مگر قیامت کے دن کھڑا کیا جاوے اس مجاہد کے لئے کی پاس ہوں گی! اللہ کے نبی وہ اس میں سے جو چاہیگا لیوے گا تو خوش ہو جاوے

وہ یعنی خاوند کے رشتہ داروں کے علاوہ

تو بیٹھے گئے کہ یہ لوگ بھی عورت

پاس جاویں یا نہ جاویں عرض

نے فرمایا کہ خاوند کے رشتہ

کا عورت پاس جانا موت ہے

یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

خاوند کے رشتہ داروں کو

جیسے دیور وغیرہ کو خلوت

میں عورت پاس جانا نادرست

شرعی پردے کے عورت کا

سامنے آنا درست نہیں

ت ہوا محرم وہ جس

سے نکاح حرام ہے

وہ یعنی جو جہاد

کو نہ

جاویں

گھر میں ان

ان کے ذمہ مجاہدوں کی

عورتوں کی عزت ہوا

یعنی ان کی عورتوں میں

خیانت نہ کریں اور بری

نظر سے نہ دیکھیں اور

ایسا حرام جانیں گویا ان

کی مائیں ہیں ہوا

یعنے ان کی بیوی یا

لونڈی یا قرابتیوں میں

مجاہد کا نائب ہوئے ہو

ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پھر آپنے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے ۱۲

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ تَشَبُّهِ

باب اکیسی چھیاسی مردوں کو عورتوں سے

الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَتَشَبُّهِ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ فِيْ لِبَاسٍ وَحَرَكَةٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

اور عورتوں کو مردوں سے لباس اور حرکت وغیرہ ان میں مشابہت کرنیکی حرمت کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَعَنَ رَسُوْلُ

مخنثوں پر مردوں میں سے اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کرنیوالی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت کرنے والے ہیں۔ اور ان عورتوں کو

مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

جو مردوں سے مشابہت کرنیوالی ہیں ۱۲ روایت کی یہ بخاری نے ۱۲ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو لعنت کی جو عورت جیسے پوشاک پہنے اور

الْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَعَنْهُ قَالَ

اس عورت کو جو مرد کا لباس پہنے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے استناد صحیح سے اور اسی سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہیں کہ میں نے ان کو نہیں دیکھا۔ ایک قوم تو وہ ہیں۔

مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ

کہ انکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلوں کی دمیں کہ لوگوں کو ان سے ماریں گے اور دوسری وہ عورتیں ہیں جو کپڑے پہنے ہیں اور ننگی ہیں۔

مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ

مردوں کو اپنی طرف جھکانی ہیں۔ آپ مردوں کیطرف جھکتی ہیں سر انکے جیسے اونٹوں کے جھکے کوہان وے عورتیں بہشت میں نہ جاویں گی۔

وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ

اور اس کی خوشبو نہ پاویں گی اور اس کی خوشبو ملتی ہے۔ اتنی اور اتنی دوسرے (یعنے بہت دور سے) روایت کی

ف۱ تمہارا کیا گمان ہے یعنی تم لوگ اس کے نیک اعمال کے لینے اور رغبت کرنے میں مجاہد سے کیا گمان کرتے ہو یعنے اس کے سب نیک عمل مجاہد لے لیوینگے، یا مجاہد کو یہ مرتبہ ملنے میں تمہارا کیا گمان ہے۔ یعنے جب خدا تعالیٰ نے اسکو اس فضیلت سے خاص کیا۔ تو ضرور اسکو دوسری فضیلتیں بھی عطا فرمائیگا ۱۲ منازع المخصا

ف۲ یعنی لباس و حرکت وغیرہا میں ۱۲

ف۳ مخنث اس مرد کو کہتے ہیں کہ تشبہ کرے ساتھ عورتوں کے ۱۲ ۱۲ ۱۲

مُسْلِمٌ مَعْنَاهُ كَاسِيَاتٌ اَیْ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَارِيَاتٌ مِّنْ شُكْرِهَا وَقِيْلَ مَعْنَاهُ

مسلم نے فرمایا کاسیات ہیں پہنے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ننگیاں ہیں شکر سے اور بعض نے کہا معنی ہے

تَسْتُرُ بَعْضَ بَدَنِهَا وَتَكْشِفُ بَعْضَهُ لِاِظْهَارِ الْجَمَالِ بِهَا وَنَحْوِهٖ وَقِيْلَ تَلْبَسُ

بعض بدن اپنے کو اور ننگا ہوتی ہیں بعض کو واسطے اظہار خوبصورتی اور مانند اوسکی کے اور بعض نے کہا کہ پہنے

ثَوْبًا رَّقِيْقًا يَصِفُ لَوْنَ بَدَنِهَا مَعْنٰى مَآئِلَاتٌ قِيْلَ عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَا

کپڑا باریک کہ جس سے نظر آوے بدن اوسکا اور مائلات کا معنی بعض نے کہا پھرنیوالیاں اللہ تعالیٰ کی تابعداری سے اور اس

يَلْزَمُهُنَّ حِفْظُهُ مُمِيْلَاتٌ اَیْ يُعَلِّمْنَ غَيْرَهُنَّ فِعْلَهُنَّ الْمَذْمُوْمَ وَقِيْلَ

چیز سے جو لازم ہے اُن کو نگاہ بانی اوسکی مُمیلات یعنی سکھلاتی ہیں غیر اپنے کو بُرا فعل اپنا اور بعض نے کہا

مَآئِلَاتٌ يَمْشِيْنَ مُتَبَخْتِرَاتٍ مُّمِيْلَاتٌ لِاَكْتَافِهِنَّ وَقِيْلَ مَآئِلَاتٌ يَمْتَشِطْنَ

مائلات کا معنی یہ کہ چلتی ہیں غرور سے جھکانیوالیاں مونڈھوں اپنوں کو اور بعض نے کہا مائلات یعنی کنگھی کرتی ہیں۔

الْمُشْطَةَ الْمِيْلَاءَ وَهِيَ مُشْطَةُ الْبَغَايَا وَمُمِيْلَاتٌ يَمْتَشِطْنَ غَيْرُهُنَّ تِلْكَ

کنگھی کرنا چلنے والی کا اور وہ کنگھی کرنا ہے بدکار عورتوں کا اور مُمیلات یعنی کنگھی کرتی ہیں غیر کو

الْمُشْطَةَ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ اَیْ يُكَبِّرْنَهَا وَيُعَظِّمْنَهَا بِلَفِّ عِمَامَةٍ

اس طریق پر روسہن کا سنمۃ البخت یعنی بڑھاتی ہیں ان کو اور زیادہ کرتی ہیں ان کو ساتھ باندھنے

اَوْ عِصَابَةٍ اَوْ نَحْوِهٖ

پگڑی کے یا اُسکے مانند کے

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ

باب ایک سو چھیاسی

التَّشَبُّهِ بِالشَّيْطَانِ وَالْكُفَّارِ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

شیطان اور کافروں کے ساتھ مشابہت کرنے سے نہی کے بیان میں جابر رضہ سے روایت ہے کہا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے مت کھایا کرو اپنے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھایا کرے اور نہ پیا کرے اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ ۱۲

رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ

روایت کی ہے مسلم نے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم قال ان الیھود والنصاریٰ لا یصبغون فخالفوھم متفق علیہ المراد

علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ (یعنی عیسائی) خضاب نہیں کرتے تم ان کا خلاف کرو۔ متفق علیہ ۱۲ مراد

خضاب شعر الرأس واللحیۃ الابیض بصفرۃ او حمرۃ واما بالسواد فنھی

خضاب لگانا ہے سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو ساتھ زرد یا سرخ رنگ کے اور سیاہ رنگ منع ہے

عنہ کما سنذکرہ فی الباب بعدہ ان شاء اللہ تعالیٰ

جیسے ہم اسکو اگلے باب میں ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ

الباب السابع والثمانون بعد المائۃ فی نھی الرجل و

باب ایکسو ستاسی مرد اور

المرأۃ عن خضاب شعرھما بسواد عن جابر رضی اللہ عنہ قال اتی

عورت کو سیاہ خضاب بالوں کو لگانے سے نہی کے بیان میں جابر رضہ سے روایت ہے کہا

بابی قحافۃ ولد ابی بکر الصدیق یوم فتح مکۃ ورأسہ ولحیتہ

کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ ابوبکر صدیق رضہ کا باپ حاضر کیا گیا ۱۲ اور اسکے تھے سر اور داڑھی

کالثغامۃ بیاضا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیروا ھذا

سفیدی میں ثغامہ کی مانند تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو بدل دو

واجتنبوا السواد رواہ مسلم

اور سیاہی سے بچو ۱۲ روایت کی ہے مسلم نے ۱۲

الباب الثامن والثمانون بعد المائۃ فی النھی عن

باب ایکسو اٹھاسی بیچ نہی کے

القزع وھو حلق بعض الرأس دون بعض او اباحۃ حلق کلہ للرجال

اور قزع سر کے کچھ بال منڈانے اور کچھ نہ منڈانے کو کہتے ہیں۔ اور مرد کو سر کے بال سب منڈانے کی رخصت ہیں

دون المرأۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال نھی رسول اللہ صلی

نہ عورت کو ۱۲ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللہ علیہ وسلم عن القزع متفق علیہ وعنہ قال رأی رسول

صلے اللہ علیہ وسلم نے قزع سے نہی کی ہے متفق علیہ ۱۲ اور انہی سے روایت ہے کہا رسول ۱۲

ف۱ قزع سر کے کچھ بال منڈالے اور کچھ نہ منڈائے کو کہتے ہیں ۱۲ ا

ف۲ یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب قولی سنت ہے اور ہم بھی ذکر کرتے ہیں لیکن اور خضاب جو بالوں کو سیاہ کردیوے درست نہیں ۱۲ ت

ف۳ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ۱۲ ف۳ یعنی اس کے بالوں کا رنگ بدل دو کر سیاہ نہ کرنا ۱۲

ف۴ ثغامہ ایک گھاس ہے کہ اس کے گلگوٹے اور پھل سب سفید ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ ثغامہ ایک درخت ہے سفید رنگ تند برف کے ۱۲ کذا فی النہایۃ ف۵ یعنی عورت کو مباح نہیں کہ سر کے بال منڈا دیوے ۱۲ ۱۲ ۱۲

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبِیًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِہٖ وَتُرِکَ بَعْضُہٗ فَنَہَاہُمْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکا دیکھا کہ اسکے سر کے بال کچھ مونڈے ہوئے تھے اور کچھ چھوڑے ہوئے تھے آپ نے اس سے

عَنْ ذٰلِکَ وَقَالَ اِحْلِقُوْا کُلَّہٗ اَوِ اتْرُکُوْا کُلَّہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ عَلٰی

منع فرمایا اور کہا کہ تمام بال منڈادو یا تمام بال چھوڑ دو روایت کی ہے ابوداؤد نے اسناد صحیح سے

شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ

بخاری اور مسلم کی شرط پر اور روایت ہے عبداللہ بن جعفر رضہ سے

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْہَلَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاہُمْ فَقَالَ لَا تَبْکُوْا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی اولاد کو تین دن تک مہلت دی پھر ان کی نسلی کرنے کے لیے تین دن کے بعد تشریف لائے اور فرمایا کہ بس

عَلٰی اَخِیْ بَعْدَ الْیَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِیْ بَنِیْ اَخِیْ فَجِیْءَ بِنَا کَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ

اب میرے بھائی پر مت روؤ پھر فرمایا بلاؤ میرے پاس میرے بھتیجوں کو پس ہم لائے گئے گویا ہم چوزے تھے پھر فرمایا

ادْعُوْا لِی الْحَلَّاقَ فَاَمَرَہٗ فَحَلَقَ رُءُوْسَنَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ عَلٰی

بلاؤ نائی کو پس آپنے اسکو ہماری حجامت کرنیکو فرمایا پس ہمارے سر کے بال مونڈے گئے۔ روایت کی ہے ابوداؤد نے اسناد صحیح سے

شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے اور روایت ہے علی رضہ سے کہ رسول

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَۃُ رَاْسَہَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنا سر منڈوانے سے نہی فرمائی ہے روایت کی یہ نسائی نے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ تَحْسِیْنِہٖ وَصِلِہٖ

باب ایکسو نواسی باون کو بخشنے

اَلشَّعْرِ وَالْوَشْمِ وَالْوَشْرِ وَہُوَ تَحْدِیْدُ الْاَسْنَانِ قَالَ تَعَالٰی اِنْ

اور گودنے اور دشم اور دانتوں کو تیز کرنے کی تحریم کے بیان میں ف فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اسکے سوا

یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا لَّعَنَہُ

نہیں پکارتے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے مگر شیطان سرکش کو

اللّٰہُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا وَّلَاُضِلَّنَّہُمْ وَ

اور فرمایا وہ بولا کہ میں البتہ لونگا شیطان بندوں سے حصہ مقرر اہوا انکو بہکاؤنگا

وَلَاُمَنِّیَنَّہُمْ وَلَاٰمُرَنَّہُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّہُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ

اور ان کو آرزوئیں دونگا اور ان کو سکھاؤنگا کہ چیریں جانوروں کے کان اور ان کو سکھلاؤنگا کہ بدلیں

واجب اسکے شہید ہوتے۔

کی خبر لی ۱۲ منہ یعنی

کو تین دن تک چھوڑ دے

رکھا کہ روتے اور غم کرتے

تھے جعفر کے مرنے پر اور

تین دن تک آپ انکے ان

تشریف نہ لائے ۱۲ منہ

یعنی عبداللہ اور عون اور محمد

کہ جعفر کے بیٹے تھے ۱۲

منہ جعفر اپنے بھتیجے

بھائی ابوطالب کے بیٹے

علی رضہ کے حقیقی بھائی

تھے۔ اس سے معلوم

ہوا کہ تین دن تک میت

پر غم و ماتم کرنا

جائز

ہے

اس سے زیادہ

بجز میت کی مشکوہ

کے اور کر دچاہیے منہ

ملخصاً ۱۲ منہ

دشم یہ ہے کہ سوئی

وغیرہ تیز چیز دہن میں

چبھو نا تاکہ خون نکل آوے

پھر سرمہ وغیرہ کوئی چیز

اس میں بھر دینی جیسے

بعضی عورتوں کی عادت

ہے ۱۲ منہ دشر دانتوں

کو تیز کرکے کہتے ہیں

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

خلق اللہ الآیۃ وعن اسماء رضی اللہ عنہا ان امرأۃ سألت النبی صلے

صورت بنانی اللہ تعالیٰ کی اور روایت ہے اسماء رضی اللہ عنہا سے کہ ایک عورت نے نبی صلے اللہ

اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے لڑکے کو چیچک کے مرض لاحق ہو گئی تھی اس سبب سے اس کے بال

شعرھا وانی زوجتھا افاصل فیہ فقال لعن اللہ الواصلۃ والموصولۃ

گر گئے ہیں اور میں نے اسکا نکاح کر دیا ہے۔ کیا میں اسکے بالوں سے دوسرے کے بال ملکر ملا دوں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہو ملانے

متفق علیہ وفی روایۃ الواصلۃ والمستوصلۃ قولھا فتمرق وھو بالتراء

متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے لعنت کی ملانے والی کو اور اسکو جو طلب کرتی ہے بال ملانے کی۔ قول اسکا فتمرق وہ ساقط ہو کے ہے

ومعناہ انتشر وسقط والواصلۃ التی تصل شعرھا او شعر غیرھا بشعر

اور معنے اسکا پھیل گیا اور گر پڑا اور واصلہ وہ ہے جو ملائے بال اپنے یا بال غیر کے ساتھ اور

اخر والموصولۃ التی توصل شعرھا والمستوصلۃ التی تسئل من یفعل ذلک

بالوں کے اور موصولہ وہ ہے جو ملائے جاویں بال اسکے اور مستوصلہ وہ ہے جو چاہے کہ اس سے یہ

بھا وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا نحوہ متفق علیہ وعن حمید بن

کیا جائے۔ اور عائشہ رضہ سے اس کی مثل روایت ہے متفق علیہ اور حمید بن

عبد الرحمن رضی اللہ عنہ انہ سمع معاویۃ رضی اللہ عنہ عام الحج علی

عبد الرحمن رضہ سے روایت ہے کہ اسنے معاویہ کو جس سال معاویہ رضہ نے حج کیا تھا منبر پر

المنبر وتناول قصۃ من شعر کانت فی ید حرسی فقال یا اھل المدینۃ

کھڑے ہوئے اور بالوں کا ایک دستہ جو اُنکے پہرہ دار سپاہی کے ہاتھ میں تھا۔ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے تھے کہتے سنا تھا کہ اے مدینہ والو

این علماؤکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن مثل ھذہ

تمہارے علما کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے کاموں سے نہی کرتے سنا

ویقول انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ھا نساؤھم متفق علیہ

اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل تب ہی ہلاک ہوئے جب اُن کی عورتوں نے ایسے کام کرنے کی عادت پکڑی۔ متفق علیہ

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن

اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے

الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ متفق علیہ وعن

ملانیوالی اور ملوانے والی کو اور گودنے والی اور گودوانے والی کو متفق علیہ اور

ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہ قال لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ اُسنے کہا کہ لعنت کی ہے اللہ تعالےٰ نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر اور اُن عورتوں کو کہ چہرہ پر سے بال نچواویں اور ان عورتوں کو جو

والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله فقالت له امرأة في ذلك فقال

دانتوں کو خوبصورتی کیلئے سوہان کرواتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی پیدائش کو تغیر کرنیوالی ہیں۔ ایک عورت نے ابن مسعود رضؓ کو اس مسئلہ میں کچھ کہا تو اُس نے کہا

ومالي لا ألعن من لعنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في كتاب الله

میں کیوں نہ لعنت کروں اُس شخص کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود لعنت کی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی کتاب (یعنی قرآن) میں ہے

تعالى وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا متفق عليه

کہ جو تم کو رسول اللہ صلعم دیں لیلو اور جس سے روکیں رک جاؤ۔ متفق علیہ

المتفلجة هي التي تبرد من أسنانها ليتباعد بعضها عن بعض قليلا

متفلجہ وہ ہے کہ اپنے دانتوں کو پچھیں سے گھسائے تاکہ دانتوں کا آپس میں تھوڑا سا فاصلہ رہے

وتحسنها وهو الوشر والنامصة التي تأخذ من شعر حاجب غيرها

اور خوبصورتی معلوم ہو اور وہی وشر ہے اور نامصہ وہی ہے جو دوسرے کے بڑھے سے بال نکالے

وترققه ليصير حسنا والمتنمصة التي تأمر من يفعل بها ذلك

اور باریک بنادے اسکو خوبصورتی کیلئے اور متنمصہ وہ ہے جو دوسرے کو امر کرے کہ میرے بروؤں کو ایسا کردے

الباب التاسع والتسعون بعد المائة في النهي عن نتف الشيب من

باب ایکسو نوے ڈاڑھی اور سر وغیرہا سے

اللحية والرأس وغيرهما وعن نتف الأمرد شعر لحيته عند أول

سفید بال اکھاڑنے سے نہی کے بیان میں اور بے ریش لڑکوں کو آغاز ڈاڑھی کے وقت ڈاڑھی کے بال اکھاڑنے سے نہی کے

طلوعه عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضي الله عنه عن النبي

بیان میں۔ روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے دادا سے اور اُسنے نقل کی حضرت

صلى الله عليه وسلم قال لا تنتفوا الشيب فانه نور المسلم يوم القيامة

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے سفید بالوں کو مت اکھاڑو کہ یہ قیامت کے دن مسلمان کے لئے نور ہے۔

حديث حسن رواه أبو داود والترمذي والنسائي بأسانيد حسنة

حدیث حسن ہے۔ روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے اسانید حسنہ سے

قال الترمذي حديث حسن وعن عائشة رضي الله عنها قالت قال

اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہا

ف۱ یعنی تو یہ بات کہاں سے کہتا ہے ۱۲ ف۲ مسئلہ میں یہ حدیث تفصیل وار ہے ۱۲ ف۳ پڑھا پاسیب نورانیت کا ہے اسلئے کہ بڑھاپا وقار ہے جیسکا امام مالکؒ نے روایت کیا ہے کہ اول جو بڑھے ہوئے نبی آدم میں ابراہیمؑ تھے پس جب انہوں نے بڑھاپا دیکھا ڈاڑھی میں تو کہا کیا ہے یہ اے رب میرے جواب آیا یہ وقار ہے عرض کیا کہ خداوند زیادہ کر وقار میرا اور وقار نافع آتا ہے آدمی کو متقی و معاصی سے اور باعث ہوتا ہے تواضع اور طاعات کا اور یہ سبب نور کا ہوتا ہے کہ دوڑتا ہوگا آگے مومن کے ظلمات حشر میں جیسکا مذکور ہے اس آیۃ میں یسعی نورہم بین ایدیہم وبایمانہم پس یا ین توجیہ دے سے مراد نور روز قیامت کا ہو جیسا کہ ایک حدیث میں صریح آیا ہے اور اگر مراد نورانیت سے جمال و صورت اور صفای باطن اور سیرت نیک ہو کہ بوڑھوں کو اس عالم میں حاصل ہوتی ہیں بعید نہ ہو اور بحسب الحدیث کے مکروہ ہے چننا سفید بال کا بکثرت یک اکثر علماء کے مظاہر ج ۲ ص ۲۷۶

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایسا عمل کرے کہ اسپر ہمارا امر نہیں ہے تو وہ مردود ہے روایت کی اسکو مسلم نے ف۱

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ کَرَاھَۃِ الْاِسْتِنْجَاءِ

باب ایکسو اکانوین — داہنے ہاتھ سے — استنجا کرنے

بِالْیَمِیْنِ وَمَسِّ الْفَرْجِ بِالْیَمِیْنِ عِنْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ عَنْ

اور استنجا کرنیکے وقت بلا عذر داہنا ہاتھ — شرمگاہ کو لگانے کی کراہت کے — بیان میں

اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَالَ

ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے — کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے — فرمایا کہ جب تم میں سے

اَحَدُکُمْ فَلَا یَاْخُذَنَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَسْتَنْجِ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَنَفَّسْ فِی

کوئی بول کرے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے ہرگز نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں پینے کے وقت دم

الْاِنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ فِیْ لَبَابِ اَحَادِیْثَ کَثِیْرَۃٍ صَحِیْحَۃٍ

لیا کرے ف۲ متفق علیہ — اور اس باب میں — احادیث صحیح اور بھی — بہت ہیں

اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ کَرَاھَۃِ الْمَشْیِ

باب ایکسو بانوے — ایک جوتی یا موزے میں

فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ وَخُفٍّ وَّاحِدٍ لِغَیْرِ عُذْرٍ وَّکَرَاھَۃِ لُبْسِ النَّعْلِ وَالْخُفِّ

بلا عذر — چلنے کی کراہت میں — اور بلا عذر کھڑے ہو کر — جوتی اور موزہ پہننے کی

قَائِمًا لِغَیْرِ عُذْرٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

کراہت کے بیان میں — ابو ہریرہ رضہ سے — کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْشِ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ لِیُنْعِلْھُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْھُمَا

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک جوتی میں نہ چلے چاہیئے کہ دو نو جوتی — پہنکر چلے پھرے یا دونوں کو اتار دیا کرے

جَمِیْعًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَوْ لِیَحْفِ جَمِیْعًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اور ایک روایت میں ہے یا چاہیے کہ دونوں کو ننگی رہنے دے۔ متفق علیہ — اور اسی سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلَا یَمْشِ فِی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے — جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ — ٹوٹ جائے تو نہ چلے

الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصْلِحَھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ

دوسری جوتی پہنے جب تک اسکو درست نہ کرلے روایت کی یہ مسلم نے — اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول

ف۱ یعنی ہمارے دین میں اسکے کرنیکا حکم نہیں ۱۲

ف۲ اس حدیث میں بدعت چڑیہ سے اکھڑگئی ڈاڑھی کے بال کھانے کو بھی اس میں داخل ہیں اسی واسطے مؤلف اس حدیث کو اس باب میں لایا ہے یعنی جس دین کے کام میں حضرت کا حکم نہ ہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہے مسلمان محمدی کو اس سے بچنا چاہیئے ۱۲

ف۳ بلکہ برتن موںہ سے الگ کرکے دم لیا کرے ۱۲

ف۴ عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاؤں۔ ایک جوتا پہننا اسلئے منع کیا کہ کیچڑ میں گرنیکا خوف ہے اور موجب تکلیف ہے اور معیوب بھی ہے ۱۲

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یتنعل الرجل قائما رواہ ابوداود وباسناد حسن

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو کھڑا ہوکر جوتا پہننے سے بھی فرمائی ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے

الباب الثالث والتسعون بعد المائة فی النہی عن ترک

باب ایکسو تراسوے ممانعت بیان میں چھوڑنے

النار فی البیت عند النوم ونحوہ سواء کانت فی سراج او نحوہ عن

وقت گھر میں آگ جلتی چھوڑنے کے ممانعت کے بیان میں برابر ہے کہ آگ چراغ یا اس کی مثل میں ہو۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تترکوا النار

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سوتیکے وقت

فی بیوتکم حین تنامون متفق علیہ وعن ابی موسی الاشعری رضی

اپنے گھروں میں آگ مت رکھا کرو۔ متفق علیہ اور روایت ہے ابوموسی اشعری رضہ سے

اللہ عنہ قال احترق بیت بالمدینۃ علی اھلہ من اللیل فلما حدثت

کہ مدینہ میں ایک گھر جل گیا گھر والوں کے رات کو جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشانہم قال ان ھذہ النار عدو لکم فاذا

رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کا حال بیان کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم

نمتم فاطفؤھا متفق علیہ وعن جابر رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ

سویا کرو تو اسکو بجھا دیا کرو۔ متفق علیہ۔ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال غطوا الاناء واوکوا السقاء واغلقوا الباب و

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور مونہہ باندھو مشکوں کا اور بند کرو دروازے کو اور

اطفؤا السراج فان الشیطان لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف

گل کیا کرو چراغ کو اس واسطے کہ شیطان نہ کھولے مشک اور دروازے اور برتن کو

اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی اناۂ عودا ویذکر اسم

تین کھولتا اور اگر برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑ رکھ دیوے اور بسم اللہ کہے

اللہ فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم علی اھل البیت بیتھم رواہ مسلم

مقرر چوہا گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔ ف تو اگر گھر میں آگ لگجاتی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے ف۲

الفویسقۃ الفارۃ تضرم تحرق

فویسق کا معنے چوہا۔ تضرم جلا دیتا ہے۔

ف

یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن ہے تو چوہا بتی لیجاتا ہے ۱۲

ف۲ حضرت صلے اس حدیث میں ہم آداب سکھلائے ہے الذی عزت الناس بالنار جزاک اللہ کو بسم اللہ کہکر رات کو یہ کام کرنا چاہیئے اس میں بڑے فائدے ہیں ۱۲ منہ

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی النَّهْیِ عَنِ التَّکَلُّفِ وَ

باب ایکسو چورانوے تکلف سے نہی کے بیان میں

هُوَ فِعْلُ وَقَوْلُ مَا لَا مَصْلَحَةَ فِیْهِ بِمَشَقَّةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ مَآ اَسْئَلُکُمْ

اور تکلف اس فعل اور قول کو کہتے ہیں جسمیں کوئی مصلحت نہو اور مشقت سے کیا جائے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو کہہ کہ میں تم سے

عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں سے ہوں اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے۔

قَالَ نُهِیْنَا عَنِ التَّکَلُّفِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا

کہا کہ ہم کو تکلف کرنے سے نہی کی گئی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور روایت ہے مسروق رضہ سے کہا۔

عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ

کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضہ کے پاس آئے انہوں نے کہا اے لوگو

شَیْئًا فَلْیَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَعْلَمْ فَلْیَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ

جو شخص کچھ جانتا ہو وہ اسکو بیان کردیا کرے۔ اور جو نہ جانتا ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ علم کہا کرے۔ کہ یہ بھی علم سے ہے

یَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِمَا لَا یَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ لِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کہ جس چیز کو نہ جانتا ہو اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ اعلم کہدیا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو

قُلْ مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

فرمایا ہے کہ تو کہہ کہ میں اسپر تمسے مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنیوالوں میں سے ہوں روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی تَحْرِیْمِ

باب ایکسو پچانوے میت پر نوحہ کرنے

النِّیَاحَةِ عَلَی الْمَیِّتِ وَلَطْمِ الْخَدِّ وَشَقِّ الْجَیْبِ وَنَتْفِ الشَّعْرِ وَحَلْقِهٖ

اور رخسارہ پر طمانچہ مارنے اور گریبان پھاڑنے اور بال اکھاڑنے اور بال منڈوانے

وَالدُّعَآءِ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور ویل اور ہلاکت مانگنے کی تحریم کے بیان میں عمر بن الخطاب رضہ سے روایت ہے کہا

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهٖ بِمَا نِیْحَ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَا نِیْحَ

کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مردہ عذاب کیا جاتا ہے قبر میں نوحہ کرنیسے اور ایک روایت میں ہے جسبب سے

عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

متفق علیہ ۱۲ اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

ف ۱ یعنے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ۱۲ ف ۲ نوحہ سے میت پر خواب اس صورت میں ہے کہ وہ اپنے پر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اس کے خاندان میں نوحہ گری

ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع نکرے ۱۲ ت اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سمع فیہ ۱۲

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہماری راہ پر نہیں جو مصیبت میں منہ کو کوٹے اور گریبان کو پھاڑے

وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اور کفر کے بول بولے۔ متفق علیہ ف اور روایت ہے ابو بردہ رضہ سے

قَالَ وَجِعَ اَبُوْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیُّ فَغُشِیَ عَلَیْہِ وَرَاْسُہٗ فِیْ حَجْرِ امْرَاَۃٍ مِّنْ اَھْلِہٖ

کہا کہ ابو موسی اشعری رضہ درد سے بیتاب ہوگئے اور انکو غشی کی حالت ہوگئی اور اسوقت اسکا سر اسکے اہل میں سے ایک عورت کے گود میں تھا

فَاَقْبَلَتْ بِصَیْحَۃٍ فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْھَا شَیْئًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ

وہ عورت اس کا حال دیکھکر چلا کر روئی تھی اور ابو موسی کو اسکے روکنے کی طاقت نہ تھی جب اسکو غشی سے افاقہ ہوا تو کہا

اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّنْ بَرِیَٔ مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کہ میں بیزار ہوں اس شخص سے جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیزار ہیں رسول اللہ صلعم بلند آواز کرکے

بَرِیْءٌ مِنَ الصَّالِقَۃِ وَالْحَالِقَۃِ وَالشَّاقَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ الصَّالِقَۃُ الَّتِیْ

رونے والی اور مصیبت کے وقت سر منڈانے والی اور کپڑے پھاڑنیوالی سے بیزار ہیں متفق علیہ ف۲ صالقہ

تَرْفَعُ صَوْتَھَا بِالنِّیَاحَۃِ وَالنَّدْبِ وَالْحَالِقَۃُ الَّتِیْ تَحْلِقُ رَاْسَھَا عِنْدَ

وہ ہے جو بلند کرے آواز ساتھ بین کے اور حالقہ وہ ہے جو منڈوادے سر اپنا وقت

الْمُصِیْبَۃِ وَالشَّاقَّۃُ الَّتِیْ تَشُقُّ ثَوْبَھَا وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

مصیبت کے اور شاقہ وہ ہے جو پھاڑے کپڑے اپنے اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضہ سے

عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نِّیْحَ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ

کہا میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ جسپر نوحہ کیا جاتا ہے اسکو

یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ نُسَیْبَۃَ بِضَمِّ

اس نوحہ کیا جانیکے سبب قیامت کو عذاب کیا جاوے گا۔ متفق علیہ اور روایت ہے ام عطیہ نسیبہ راسا ضمہ

النُّوْنِ وَفَتْحِھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اَخَذَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

نون کے ضم اور فتحہ دونوں کے ساتھ رضہ سے (کہا) کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ فِیْ بَیْعَتِہٖ اَنْ لَّا نَنُوْحَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ

بیعت کرنیکے وقت ہمسے عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کیا کرینگے۔ متفق علیہ اور روایت ہے نعمان بن بشیر

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَوَاحَۃَ فَجَعَلَتْ اُخْتُہٗ تَبْکِیْ

رضہ سے کہا کہ عبداللہ بن رواحہ پر بیہوشی ڈالی گئی اسوقت اس کی بہن نے

ف۱ کفر کے بول "ویا ویلاہ مصیبتہا
کہنا یا یوں کہنا کہ ہائے کیا
غضب ہوا یہ کیا ظلم و ستم
ہمپر ہوا یا میت کی بڑائیاں
ذکر کرکے چلا کے رونا پیٹنا
سنت یہ ہے کہ مصیبت میں صبر
کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑھے یہ کفر کی رسمیں ذکر کرے
خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ
امام اور پیغمبر کی لیکن دل میں
غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا
منع نہیں ۱۲ ف۲ کفر کی
رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا
تو اسکے شوہر میں یہ کام
کرتے جس طرح
سر کے بال
منڈانے کی رسم ہے
سے حضرت نے منع
حلوم ہوا کہ مصیبت
میں یا محرم میں جیسے
عوام کی عادت ہے بیٹھنا
صبر کا حکم ہے اور اس
قسم کے کام صبر کے
مخالف ہیں ۱۲ ت

وَتَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتُ شَيْئًا

واجبلاہ واکذا واکذا کہکر رونا شروع کیا۔ اس کی بڑی بڑی صفتیں گنتی تھی جب عبداللہ کو افاقہ ہوا اور ہوش حواس درست ہوئے تو اُس سے کہا کہ میں نے کچھ نہ کہا

اِلَّا قِيْلَ لِيْ اَنْتَ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

اسپر مجھے کہا گیا تو ایسا ہی ہے ف۱ روایت کی یہ بخاری نے ف۲ اور روایت ہے۔ ابن عمر رضہ سے

عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہا کہ سعد بن عبادہ رضہ کچھ کسی مرض سے بیمار ہوئے۔ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّ

علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَشِيَّةٍ

عبداللہ بن مسعود رضہ کو ہمراہ لیکر ان کی عیادت کو تشریف لائے۔ جب اُنکے پاس آئے تو اُن کو بیہوشی میں پایا

فَقَالَ اَقَضٰى فَقَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تب پوچھا کیا مرگیا لوگوں نے کہا نہیں یارسول اللہ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روئے

فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ

جب لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا رونا دیکھا تو سب کے سب روئے پس آپنے فرمایا کیا تم سنتے نہیں۔ یعنے سنو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا

بیشک اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو بہانے اور دل کے غم کرنے سے عذاب نہیں کرتا اپنی زبان کیطرف اشارہ کرکے فرمایا

اَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ نِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ

لیکن اس سے عذاب کرتا ہے یا رحم کرتا ہے متفق علیہ ف۳ اور ابو مالک اشعری رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نوحہ کرنے والی اگر مرنے سے پہلے

قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ

توبہ نکرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی (یعنے موقف میں) اور اُسپر قطران کا اور جرب خارش کا کرتا

جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اُسَيْدِ بْنِ اُسَيْدٍ التَّابِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ہوگا۔ روایت کی یہ مسلم نے ف۴ اور اسید بن اسید تابعی رضہ سے روایت ہے۔

اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ بیعت کرنیوالی عورتوں میں سے ایک عورت نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے اُس بیعت میں جو ہمسے کی تھی یہ عہد لیا تھا۔

ف۱ یعنی بطور تنبیہ کے ۱۲ ف۲ یعنی اگر مثلاً واجبلاہ کہا تھا تو مجھے کہا گیا کہ کیا تو پہاڑ ہے کہ تیرے ساتھ لوگ پناہ پکڑتے ہیں ۱۲ ف۳ یعنے بے ہوشی ڈالی گئی یعنی ایک دفعہ ایسے بیمار ہوئے کہ قریب المرگ ہو گئے مگر اس بیماری میں مرے نہیں بلکہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے ہیں مظہر ف۴ یعنی اگر زبان سے کلمات ناشکری کے یا پے در پے کے جناب الٰہی میں بولا یا نوحہ کیا عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور اگر صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت اور ثواب کے لائق ہوتا ہے ۱۲ مظہر ف۵ قطران ایک دوا ہے بدبودار سیاہ رنگ درخت ابہل سے نکلتی ہے ہندی میں اسکو ہوبیر کہتے ہیں اور خارش والے اونٹوں کو ملتے ہیں اور آگ اُس میں بہت سرایت کرتی ہے اور جلد بھڑکتی ہے مطلب یہ کہ اُسپر خارش مسلط ہوگی اور قطران اُسپر بہینگا کر

فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ أَنْ لَا نَخْمِشَ وَجْهًا وَلَا

کہ ہم آپکی بیفرمانی نہ کریں اور یہ کہ ہم مونہہ کو نہ پیٹیں (یعنی نوحہ کے وقت) اور

نَدْعُوَ وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَأَنْ نَنْشُرَ شَعْرًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

ویل و ہلاکت نہ پکاریں اور گریبان نہ پھاڑیں اور بال نہ منتشر کریں روایت کی ہے ابو داؤد نے اسناد حسن سے

وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور ابو موسے رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوَ ذَلِكَ

نہیں کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو رونے والا ان میں سے اور کہے اے پہاڑ اور اے سردار اور اسکے مانند

إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ وَيَقُولَانِ أَهَكَذَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

اگر کہ اللہ تعالی اوس پر فرشتے مقیں کرتا ہے کہ اسکے سینہ میں مکے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ روایت کی یہ ترمذی نے۔ اور کہا

حَدِيثٌ حَسَنٌ اللَّهْزُ الدَّفْعُ بِجُمْعِ الْيَدِ فِي الصَّدْرِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

یہ حدیث حسن ہے لہز کہ مارنے کو کہتے ہیں اور ابوہریرہ رضہ سے

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا

روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو خوبیں لوگوں میں ایسی ہیں۔

بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جو انکے حق میں کفر ہیں ایک تو نسب میں عیب لگانا۔ دوسرے مرنے پر نوحہ کرنا۔ روایت کی ہے مسلم نے۔

الْبَابُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ

باب ایکسو چھیانوے کا ہنون اور نجومیون اور عرّاف

الْكُهَّانِ وَالْمُنَجِّمِينَ وَالْعَرَّافِ وَأَصْحَابِ الرَّمْلِ وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصَى وَ

اور رملوں اور کنکر اور جو اور اسکے مثل مار کر غیب کی باتیں بتانے والوں کے پاس

بِالشَّعِيرِ وَنَحْوِ ذَلِكَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَهْطٌ

جانے کہنے کے بیان میں روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ لوگون نے رسول

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کاہنون کا حال پوچھا تو آپنے فرمایا وہ کچھ شئے نہیں ہیں لوگون نے عرض کی

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ

کہ یارسول اللہ وہ بہت بار ایسی باتیں کہتے ہیں۔ کہ وہ سچ ہوتی ہیں رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ الْکَلِمَۃُ مِنَ الْحَقِّ یَخْطَفُہَا الْجِنِّیُّ فَیَقُرُّہَا فِی

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمہ ہے سچ کو جن اسکو ملا کر سے اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے

اُذُنِ وَلِیِّہٖ فَیَخْلِطُوْنَ مَعَہَا مِائَۃَ کَذْبَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیِّ

کان میں ڈالدیتا ہے۔ تب لوگ اسکے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں متفق علیہ اور بخاری کی ایک روایت میں

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

یَقُوْلُ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَنْزِلُ فِی الْعَنَانِ وَہُوَ السَّحَابُ فَتَذْکُرُ الْاَمْرَ قُضِیَ فِی

کہ فرشتوں کی ایک جماعت ابر میں اترتی ہے۔ اور وہ بادل ہے وہ اس کام کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جو آسمان میں

السَّمَآءِ فَیَسْتَرِقُ الشَّیْطَانُ السَّمْعَ فَیَسْمَعُہٗ فَیُوْحِیْہِ اِلَی الْکُہَّانِ فَیَکْذِبُوْنَ

مقدر کیا گیا ہے پس شیطان چوری اور پوشیدہ سنکر کاہنوں کو پہنچا دیتے ہیں

مَعَہَا مِائَۃَ کَذْبَۃٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِہِمْ قَوْلُہٗ فَیَقُرُّہَا ہُوَ بِفَتْحِ الْیَآءِ وَضَمِّ

کاہن اپنی طرف سے اسمیں سو جھوٹ ملاتے ہیں قولہ فیقرھا یہ ساتھ فتح یا ر

الْقَافِ وَالرَّآءِ اَیْ یُلْقِیْہَا وَالْعَنَانُ بِفَتْحِ الْعَیْنِ وَعَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ

اور ضمہ قاف اور را کے ہے یعنی ڈالتا ہے اسکو اور عنان ساتھ فتح عین کے اور صفیۃ بنت

اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

ابو عبید کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی سے روایت کرتی ہے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ فَصَدَّقَہٗ

کہ اسنے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کاہن و نجومی کے پاس جائے اور اس سے کچھ پوچھکر اس کی تصدیق کرے

لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ الْمُخَارِقِ

تو اس کی چالیس دن رات کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے قبیصہ بن مخارق

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعِیَافَۃُ

رضہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے عیافت

وَالطِّیَرَۃُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَقَالَ الطَّرْقُ

اور طیرہ اور طرق جبت میں سے ہیں۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے۔ اور کہا طرق

ہُوَ الزَّجْرُ اَیْ زَجْرُ الطَّیْرِ وَہُوَ اَنْ یَّتَیَمَّنَ اَوْ یَتَشَاءَمَ بِطَیَرَانِہٖ فَاِنْ

زجر ہے یعنی جانور کو زجر کرنا اور اڑانا اور یہ اصطلاح ہوتا ہے کہ اڑنے سے برکت یا نحوست سمجھی جائے۔ اگر

طَارَ إِلَى جِهَةِ الْيَمِينِ يَتَيَمَّنُ وَإِنْ طَارَ إِلَى جِهَةِ الْيَسَارِ تَشَاءَمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ

داہنی طرف کو اڑا تو مبارک سمجھا جائے اور اگر بائیں طرف کو اڑا تو نامبارک اور منحوس تصور کیا جائے۔ ابو داؤد نے کہا

وَالْعِيَافَةُ الْخَطُّ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ فِي الصِّحَاحِ الْجِبْتُ كَلِمَةٌ تَقَعُ عَلَى الصَّنَمِ

عیافہ خط یعنے لکیر کھینچنے کو کہتے ہیں۔ جوہری نے صحاح میں کہا ہے کہ جبت ایک ایسا کلمہ ہے کہ بت

وَالْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ وَنَحْوِ ذَلِكَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

اور کاہن اور ساحر اور ان کی مثل پر بولا جاتا ہے ۱۲ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا کہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے نجوم میں سے کچھ علم حاصل کیا۔ اُسنے جادو کی ایک

شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ

شاخ حاصل کی زیادہ کیا حاصل کیا جسقدر زیادہ۔ اہل کیا نجوم کا روایت کی ہے ابو داؤد نے اسناد صحیح سے ۱۲ روایت ہے معاویہ

ابْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ

ابن حکم رضہ سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ یا رسول میں جاہلیت سے قریب

بِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ

العہد ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ظاہر کر دیا ہے اور ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جایا کرتے ہیں۔

قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ

آپنے فرمایا تو اُن کے پاس نہ جایا کر میں نے عرض کی کہ ہم میں سے کچھ لوگ بدشگون لیتے ہیں فرمایا یہ ایک چیز ہے۔ کہ وے لوگ

فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ

اپنے دل میں پاتے ہیں پس چاہیئے کہ اُنکو باز نہ رکھے میں نے کہا اور ہم میں سے خط کھینچتے ہیں۔ فرمایا ایک نبی

مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

انبیاء میں سے خط کھینچا کرتا تھا سو پس جس شخص کا خط اُس پیغمبر کے موافق پڑے وہ صحیح ہے ۱۲ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو

مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسعود بدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کتے کے مول اور زنا کی اجرت اور کاہن کی شیرینی سے نہی فرمائی ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالتِّسْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّطَيُّرِ

باب اکیسو ستانوے بدشگون لینے سے نہی کے بیان میں۔

کھینچو لیکن جب معلوم نہ ہو تو رکا

فِيهِ الْاَحَادِيثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس مضمون میں وہی حدیثیں ہیں جو اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے بیماری کا لگنا اور نہ شگون بد لینا اور مجھے فال

الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

خوش آتا ہے۔ لوگوں نے کہا فال کیا ہے فرمایا کلمۂ خوب ؎ متفق علیہ ؎ اور ابن عمر

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ

رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بیماری ایک دوسرے کو لگنا ذاتی طور پر کچھ حقیقت نہیں اور شگون بد لینا کبھی کچھ نہیں۔

وَاِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

اور اگر کسی شیئے میں شومی اور نحوست ہے تو گھر اور عورت اور گھوڑے میں ہے۔ متفق علیہ اور

بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ رَوَاهُ

بریدہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شگون بد نہ لیا کرتے تھے ؎ روایت کی ہے ابوداؤد نے

اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ

اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے عروہ بن عامر رضؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ

طیرہ کا تذکرہ کیا گیا آپنے فرمایا اس میں سے فال لینا بہت اچھا ہے اور مسلمان کو اپنے راہ سے نہیں روکتا جب تم میں سے کوئی ایسا کام دیکھے

مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَاْتِي بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ

جو اسکو مکروہ لگتا ہو تو چاہیے کہ اسوقت یہ دعا پڑھے اے اللہ تعالیٰ تیرے سوا حسنات کوئی نہیں لاسکتا اور تیرے سوا برائیوں کو

اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

کوئی دفع نہیں کرسکتا اور نہ لگنا سے بچنے اور نہ نیکی کرنے پر قوت تیری مدد کے سوا نہیں۔ حدیث صحیح ہے ابوداؤد نے اسناد صحیح سے روایت کی ہے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيْمِ تَصْوِيْرِ الْحَيَوَانِ

باب ہے ایکسو اٹھانوے بجھونے یا چھپر یا کپڑے

فِي بِسَاطٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ ثَوْبٍ اَوْ دِرْهَمٍ اَوْ دِيْنَارٍ اَوْ مِخَدَّةٍ اَوْ وِسَادَةٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

یا درہم یا دینار یا ناز بالش اور بالیں وغیرہا میں جانوار کے تصویر بنانے کی حرمت کے

وَتَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ الصُّوْرَةِ فِي حَائِطٍ وَسَقْفٍ وَسِتْرٍ وَعِمَامَةٍ وَثَوْبٍ

بیان میں اور دیوار اور چھت اور پردہ اور پگڑی اور کپڑے۔

؎ یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی ۱۲

وَنَحْوِهَا وَالْأَمْرُ بِاتِّلَافِ الصُّوَرَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

اور اسکے مثل ہو جاندار کی تصویر بنانے کی تحریم اور تصویر کے مٹا ڈالنے کے حکم کے بیان میں ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اُن کو عذاب کیا جاوے گا اور انکو کہا جاویگا کہ جو تم نے بنایا تھا اب اس کو زندہ کرو۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے۔ اور میں نے صفہ کے

سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَوَّنَ

دہلیز پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا کہ اس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا تو آپ کا چہرہ

وَجْهُهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ

بدل گیا۔ اور فرمایا اے عائشہ قیامت کے دن سب لوگوں سے عذاب سخت تر ان کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کے ساتھ

بِخَلْقِ اللّٰهِ قَالَتْ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ مُتَّفَقٌ

مشابہ ہوتے ہیں کہا عائشہ رضہ نے کہ پھر ہم نے اسکو پھاڑ کر ایک یا دو تکیے بنا لیے متفق

عَلَيْهِ الْقِرَامُ بِكَسْرِ الْقَافِ وَهُوَ السِّتْرُ وَالسَّهْوَةُ بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَ

علیہ القرام ساتھ کسرہ قاف کے اور وہ پردہ ہے اور سہوۃ ساتھ فتحہ سین مہملہ کے اور

هِيَ الصُّفَّةُ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ وَقِيلَ هِيَ الطَّاقَةُ النَّافِذَةُ فِي

وہ سایہ دار جگہ ہے جو آگے گھر کے ہوتی ہے اور کہا گیا وہ طاق ہے نکلا ہوا

الْحَائِطِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

دیوار میں۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے۔ کہ کہا میں نے سنا رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا

اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر صورت کھینچنے والا دوزخ کی آگ میں ہے بنایا جاویگا اسکے لیے ہر صورت کی عوض جو اُسنے بنائی ہوگی۔

نَفْسٌ فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَا

ایک ساتھ پس وہ ہر ایک ساتھی مصور کو دوزخ میں عذاب کریگا۔ ابن عباس رضہ نے کہا اگر تجھے ضرور تصویر بنانی ہی ہو

صْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوحَ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

تو درخت اور اُس چیز کی جس میں جان نہ ہو بنا لیا کر۔ متفق علیہ وہ انہیں سے روایت ہے۔ کہ کہا میں نے سنا رسول اللہ صلے

وہ

بیع صورت بنانے کرنیوالوں کے واسطے لڑکیوں کے یعنی گڑیاں رخصت ہے۔ لیکن امام مالک نے مکروہ رکھا ہے خریدنا اُن کا مردوں کو

اور بعضوں نے کہا اباحت اس کی منسوخ ہے ۱۲ منظاہر۔ ح۔ ابواویس عفی عنہ

اللہ علیہ وسلم یقول من صور صورۃ فی الدنیا کلف ان ینفخ فیہا الروح

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے اسکو قیامت کے دن اس امر کی تکلیف دی جائے گی۔

یوم القیمۃ ولیس بنافخ متفق علیہ وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کہ اسمیں جان پھونکے اور وہ پھونک نہ سکیگا۔ متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اشد الناس عذابا

کہا کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے۔ سخت تر لوگوں کا از روے عذاب کے دن

یوم القیمۃ عند اللہ المصورون متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ

قیامت کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک تصویر بنانے والے ہیں۔ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے

عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالیٰ ومن

کہا کہ میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اظلم ممن ذھب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او

کہ اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو پیدا کرے مانند پیدا کرنے میرے کے اگر دعویٰ پیدا کرنیکا رکھیں تو چاہیئے کہ پیدا کریں ایک چیونٹی یا ایک دانہ

لیخلقوا شعیرۃ متفق علیہ وعن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ ان رسول

یا ایک جو متفق علیہ وعن ابو طلحہ رضہ سے روایت ہے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے اس گھر میں جسمیں

صورۃ متفق علیہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال وعد رسول

جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں جسمیں تصویر ہو متفق علیہ۔ وعن اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتیہ

کہا کہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا۔

فراث علیہ حتی اشتد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فلقیہ

کہ آپ کے پاس آوے گا۔ پھر اسنے دیر کی یہانتک کہ آپکو سخت ناگوار گذرا

جبرئیل علیہ السلام فشکا الیہ فقال انا لا ندخل بیتا

پس جب آپ گھر سے نکلے تو جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملے تو آپنے اُسکے نہ آنے کی شکایت کی اُس نے کہا

فیہ کلب ولا صورۃ رواہ البخاری راث ابطا ھو بالثاء

کہ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اسمیں ہم داخل نہیں ہوا کرتے۔ روایت کی یہ بخاری نے راث یعنی دیر لگائے یہ ساتھ ثا کے

المثلثة وعن عائشة رضی الله عنها قالت واعد رسول الله صلی الله

مثلثہ کے ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم جبرئیل علیہ السلام فی ساعة ان یاتیه فجاءت تلك

علیہ سلم سے جبرئیل نے وعدہ کیا ہے فلانی ساعت میں آپکے پاس آوں گا وہ ساعت

الساعة ولم یاته قالت وکان بیده عصا فطرحها من یده وهو

گئی اور جبرئیل نہ آئے عائشہ رضؓ نے کہا کہ آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی آپنے ہاتھ سے گرادی اور

یقول ما یخلف الله وعده ولا رسله ثم التفت فاذا جرو کلب تحت

فرمایا کہ اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول وعدہ کا خلاف نہیں کیا کرتے۔ پھر آپنے نظر کی تو چار پائی کے نیچے

سریر فقال متی دخل هذا الکلب فقلت والله ما دریت به فامر به

کتے کا بچہ (یعنی پلا) نظر آیا آپنے فرمایا یہ کتا کیسے یہاں آیا ہے بیبی نے کہا واللہ مجھے معلوم نہیں پس وہ آپکے حکم سے نکالا گیا۔

فاخرج فجاء جبرئیل علیه السلام فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم

پس جبرئیل آپکے پاس حاضر ہوئے آپنے اسکو کہا کہ

وعدتنی فجلست لك فلم تاتنی فقال منعنی الکلب الذی کان فی

تجھے مجھ سے وعدہ کیا تھا میں تمہارے لئے بیٹھا رہا اور تم نہ آئے جبرئیل نے کہا مجھے اس کتے نے روک رکھا تھا۔ جو آپ کے

بیتك انا لا ندخل بیتا فیه کلب ولا صورة رواه مسلم وعن

گھر میں تھا کہ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو ہم اس میں داخل نہیں ہوا کرتے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے ابو

ابی الهیاج حیان بن حصین قال قال لی علی بن ابیطالب رضی الله

الہیاج حیان بن حصین نے کہا کہ علی رضؓ نے مجھے کہا

عنه الا ابعثك علی ما بعثنی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان

کہ کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلعم نے بھیجا تھا آپنے مجھے اس کام پر بھیجا تھا

لا تدع صورة الا طمستها ولا قبرا مشرفا الا سویته رواه مسلم

کہ تو کسی تصویر کو نہ چھوڑے مگر یہ کہ تو مٹا دیوے اور نہ کسی قبر بلند کو چھوڑے مگر اسکو برابر کر دیوے۔ روایت کی یہ مسلم نے

الباب الثامن والتسعون بعد المائة فی تحریم اتخاذ

باب اٹھانوے سو کے کتا پالنے کی تحریم کے بیان میں

الکلب الا لصید او ماشیة او زرع عن ابن عمر رضی الله عنهما

مگر جو کتا شکار کے لیئے یا جو جانوروں یا زراعت کی حفاظت کیلئے پالا جاوے تو اس تحریم میں داخل نہیں روایت ہے ابن عمرؓ سے

وا

اس سے اللہ تعالی کے وعدہ کا وثوق سمجھا جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کے ذمہ میں فوراً جائے یا جہاد کے وقت میں تشویش ہو جائے تو اس کا سبب دریافت کر کے دور کرے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کو کتا نکلوا دیا ۱۲ ۱۲ شرح از من راللہم اغفر لنا اجمعین

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا

کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص کتا پالے سوا علیہ

كَلْبَ صَيْدٍ وَمَاشِيَةٍ فَاِنَّهٗ يُنْقَصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ

کتے شکاری کے یا مواشی کے حفاظت کے تو اسکے اجر میں سے ہر روز دو قیراط ناقص کیے جاتے ہیں۔ متفق علیہ

وَفِيْ رِوَايَةٍ قِيْرَاطٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اور ایک روایت میں ایک قیراط آیا ہے ۱۲ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يُنْقَصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کتا رکھے اُسکے عمل میں سے ہر دن ایک قیراط گھٹایا جاتا ہے۔

قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اقْتَنٰى

مگر کتا جو زراعت یا مواشی کے لیئے رکھا جائے۔ متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص کتا پالے

كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَّلَا مَاشِيَةٍ وَّلَا اَرْضٍ فَاِنَّهٗ يُنْقَصُ مِنْ اَجْرِهٖ

جو شکاری نہو اور نہ مواشی کی حفاظت کے لئے ہو اور نہ زمین کے واسطے ہو تو اسکے اجر میں سے

قِيْرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ

ہر دن دو قیراط گھٹائے جاتے ہیں۔

اَلْبَابُ الْمِائَتَانِ فِيْ كَرَاهَةِ تَعْلِيْقِ الْجَرَسِ فِي الْبَعِيْرِ وَ

باب دوسو اونٹ وغیرہ چوپاؤں کی گردن میں گھنٹ

غَيْرِهٖ مِنَ الدَّوَابِّ وَكَرَاهَةِ اسْتِصْحَابِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

باندھنے کی کراہت کے بیان میں اور کتا اور گھنٹ کو سفر میں ساتھ رکھنے کی کراہت کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ اَوْ جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس قافلہ کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔ اور گھنٹہ ہو روایت کی ہے مسلم نے رحہ

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ

اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھنٹال شیطان کے

الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مزامیر میں سے ہے۔ روایت کی ہے مسلم نے رحہ

واقیراط ایک مقدار معین ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے ۱۲ منہ مختصراً ۳

فرشتوں سے مراد وہی فرشتے رحمت کے ہیں نہ کتبہ اور حفظہ اور کتاب وہ جو حفاظت مال وغیرہ کے لیئے نہو اور جرس وہ ہے جو جانور وغیرہ کے گلا میں باندھا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے یعنے گھنٹا اور گھنگرو ۱۲ منہ ملخصاً ۳

مزامیر جمع ہے مزمار کی مزمار کہتے ہیں نے کو کہ بجائی جاتی ہے اور زمر اور تزمیر کہتے ہیں گانے کو ساتھ نے کے اور مزامیر لفظ جمع اسلیئے فرمایا کہ اس کی آواز منقطع نہیں ہوتی گویا اس کا ہر جزو مزمار ہے اور مزامیر شیطان اس کو اسلیئے فرمایا کہ ذکر و فکر سے باز رکھتا ہے ۱۲ منہ

انزع روح اللہم اغفرنا اجمعین ۱۲ ۳

اَلْبَابُ الْحَادِیْ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ رُکُوْبِ الْجَلَّالَةِ

باب دوسو ایکواں جلالہ پر سواری کرنے کی کراہت کے بیان میں

وَهِیَ الْبَعِیْرُ اَوِ النَّاقَةُ الَّتِیْ تَاْکُلُ الْعَذِرَةَ فَاِنْ اَکَلَتْ عَلَفًا

اور جلالہ وہ اونٹ یا اونٹنی ہے کہ گندگی کھائے اگر گھاس پاکیزہ کھائے

طَاهِرًا فَطَابَ لَحْمُهَا زَالَتِ الْکَرَاهَةُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور گوشت اسکا پاکیزہ ہوگیا تو کراہت زائل ہو جائے گی۔ ابن عمر رضہ سے روایت ہے

قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ مِنَ الْاِبِلِ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اونٹ پر سواری کرنے سے

اَنْ یُّرْکَبَ عَلَیْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

منع کیا ہے۔ روایت کی ابوداؤد نے ساتھ اسناد صحیح کے

اَلْبَابُ الثَّانِیْ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی النَّهْیِ عَنِ الْبُصَاقِ فِی

باب دوسو دوواں مسجد میں تھوکنے سے نہی کے بیان میں۔

الْمَسْجِدِ وَالْاَمْرِ بِاِزَالَتِهٖ مِنْهُ اِذَا وُجِدَ فِیْهِ وَالْاَمْرِ بِتَنْزِیْهِ الْمَسْجِدِ

اور جب مسجد میں تھوک پایا جائے تو اسکے زائل کرنیکے حکم کے بیان میں اور مسجد کو ناپاک چیزوں سے پاک رکھنے کے

عَنِ الْاَقْذَارِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حکم کے ذکر میں۔ انس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُصَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَّکَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

علیہ وسلم نے کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اور اسکا کفارہ اسکا دبا دینا ہے۔ متفق علیہ

وَالْمُرَادُ بِدَفْنِهَا اِذَا کَانَ مَا یُدْفَنُ بِهٖ فِی الْمَسْجِدِ تُرَابًا اَوْ رَمْلًا

اور اسکے دبا دینے سے مراد یہ ہے کہ جب مسجد میں مٹی یا ہالو

وَنَحْوَهٗ فَیُوَارِیْهَا تَحْتَ تُرَابِهٖ قَالَ اَبُوالْمَحَاسِنِ الرُّوْیَانِیْ فِیْ کِتَابِهٖ

وغیرہ موجود ہو تو اسکو اسکے نیچے دبا دے ابوالمحاسن روبانی نے اپنی کتاب میں جسکا نام بحر ہے اسطرح بیان کیا ہے۔

الْبَحْرِ وَقِیْلَ الْمُرَادُ بِدَفْنِهَا اِخْرَاجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ فَاِذَا کَانَ الْمَسْجِدُ

اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسکے دفن کرنے سے مراد مسجد سے نکال دینا ہے۔ لیکن جب مسجد کا فرش سنگین

مُبَلَّطًا اَوْ مُجَصَّصًا فَدَلْکُهَا عَلَیْهَا بِمِدَاسِهٖ اَوْ بِغَیْرِهٖ کَمَا یَفْعَلُهٗ کَثِیْرٌ مِّنَ

یا پختہ ہو تو اسکو جوتی وغیرہ سے مل دینا جیسا اکثر

الْجَاهِلِيْنَ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَفْنٍ بَلْ زِيَادَةٌ فِي الْخَطِيْئَةِ وَتَنْشِيْرٌ لِلْقَذَرِ

جاہل لوگ کرتے ہیں یہ دفن کرنا نہیں بلکہ خطاؤں میں زیادتی ہے اور مسجد میں ناپاکی کو

فِي الْمَسْجِدِ وَعَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَنْ يَّمْسَحَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَوْبِهٖ اَوْ بِيَدِهٖ

پڑا ہونا ہے اور جو شخص یہ کام کرے اسکو لازم ہے کہ کپڑے یا ہاتھ وغیرہ سے

اَوْ غَيْرِهٖ اَوْ يَغْسِلَهٗ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

پونچھ دے یا اسکو دھو ڈالے اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا اَوْ بُزَاقًا اَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهٗ

اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف دیوار میں ناک کا کپھا یا تھوک یا وہ آلایش جو کھانسی کے وقت چھاتی سے نکلتی ہے دیکھکر اسکو کھرچ دیا۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

متفق علیہ ۱۲ اور انس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا

وسلم نے کہ یہ مسجدیں بول اور ناپاک چیزوں کے

الْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ

لائق نہیں ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور قرآن پڑھنے کے لئے ہیں۔ یا جیسا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روایت کیا یہ مسلم نے ۱۲

اَلْبَابُ الثَّالِثُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ الْخُصُوْمَةِ فِي

باب دوسو تیسرا مسجد میں جھگڑنے اور آواز

الْمَسْجِدِ وَرَفْعِ الْاَصْوَاتِ فِيْهِ وَنَشْدِ الضَّالَّةِ وَالْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَ

بلند کرنے اور کھوئی ہوئی چیز کی تلاش کرنے اور خرید و فروخت کرنے اور

الْاِجَارَةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْمُعَامَلَاتِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ

اجارہ وغیرہا معاملات دنیوی کی کراہت کے بیان میں اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَّنْشُدُ ضَالَّةً فِي

کہ اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص مسجد میں کیکو کھوئی ہوئی چیز ڈھونڈھتا سنے

الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا رَوَاهُ

تو اسکو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ وہ چیز تجھے واپس نہ دے اسلیئے کہ مسجدیں اس کام کو نہیں بنائی گئیں۔ روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ

مسلم نے روا اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مسجد میں کسیکو

يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِى الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ

بیچتا یا خریدتا دیکھو تو اسکو کہو کہ خدا تجھ نیرے سودے میں تجھے نفع نہ دیوے اور اگر کسیکو تم

يَّنْشُدُ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرتے ہوئے دیکھو تو اسکو کہو اللہ تجھے وہ چیز واپس نہ دیوے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ

حسن ہے اور روایت ہے بریدہ رضہ سے کہ ایک شخص مسجد میں تلاش کرتا ہوا کہتا تھا

مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ کون ہے جو سرخ رنگ اونٹ کا بتہ بتائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

اللہ کرے تو اسکو نہ پاوے کہ مسجدیں تو جس کام کیلئے بنائی گئی ہیں اسی کام کیلئے ہیں روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے اپنے دادا رضہ سے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِى الْمَسْجِدِ وَاَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید فروخت کرنے اور گم شدہ چیز کے تلاش کرنے

ضَالَّةٌ وَاَنْ يُّنْشَدَ فِيْهِ شِعْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

اور شعر پڑھنے سے منع کیا ہے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ الصَّحَابِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ

حسن ہے رضہ اور روایت ہے سائب بن یزید صحابی رضہ سے کہا کہ میں

فِى الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِىْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

مسجد میں تھا کہ ایک آدمی نے مجھے کنکر مارا جب دیکھا تو عمر بن الخطاب رضہ تھے

فَقَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِىْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهٗ بِهِمَا فَقَالَ مَنْ اَيْنَ اَنْتُمَا فَقَالَا

انہوں نے مجھے کہا کہ ان دو آدمیوں کو میرے پاس لا میں ان دونوں کو لایا۔ عمر رضہ نے ان کو کہا تم کہاں سے ہو انہوں نے کہا

مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ فَقَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ

ہم طائف کے لوگوں میں سے ہیں۔ عمر رضہ نے کہا اگر تم شہر والوں سے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا تم

اَصْوَاتَكُمْ فِي مَسَاجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي نَهْيِ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا

باب دوسو چار لہسن اور پیاز

اَوْ كُرَّاثًا اَوْ غَيْرَهَا مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيْهَةٌ عَنْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ زَوَالِ

یا گندنا یا اسکے سوا کوئی اور چیز بدبودار کے کھانیوالے کو اسکی بو زائل ہونیسے پہلے

رَائِحَتِهِ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

بے ضرورت مسجد میں داخل ہونیسے نہی کے بیان میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہ جو شخص اس درخت یعنی لہسن سے کھاوے وہ

يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَسَاجِدَنَا

ہماری مسجد میں ہرگز نہ آوے۔ متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ ہماری مسجدوں میں نہ آوے

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انس رضؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا مُتَّفَقٌ

کہ جو شخص اس درخت سے کھاوے ہمارے پاس نہ آوے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے متفق

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ

علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے وہ ہماری مسجد کے پاس ہرگز

مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ وَعَنْ عُمَرَ

نہ آوے اسلیئے کہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے (یعنی بدبو والی چیز سے) اور روایت ہے عمر

ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ

ابن خطاب رضؓ سے کہ انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا۔ اور اس خطبہ میں فرمایا کہ

(۱) قولہ فان الملائکۃ الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیزیں کھا کر خالی مسجد میں جیسے خانقاہی کوئی نہ ہو جانا منع ہے کہ وہاں فرشتے موجود ہوتے ہیں اور جس کو مرض بخر یا کوئی پھوڑا پھنسی ہو جس سے بدبو آتی ہے اسکا بھی یہی حکم ہے کہ مسجد میں نہ جاوے اور عیدگاہ اور جنازہ کی نماز وغیرہ کا جہاں لوگ جماعت وذکر الٰہی کے لیئے جمع ہوں ہی یہی حکم ہے کہ وہاں بھی فرشتے نازل ہوتے ہیں اور مانا روغیرہ کا یہ حکم نہیں کہ وہاں ہر طرح کے لوگ دنیوی امور میں مشغول ہوتے ہیں اور ہر بدبو والی چیز کا یہی حکم ہے ۱۲ اشرفی ملخصا

ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ الْبَصَلَ

اے لوگو تم دو درخت کو کھاتے ہو کہ میں اُن دونوں کو خبیث جانتا ہوں (یعنی) پیاز

وَالثُّومَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا

اور لہسن میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ جب مسجد میں کسی شخص سے اُن دونوں کی بو

مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا

پاتے تھے تو فرما دیا کرتے کہ اسکو نکال دو آپکے فرمان سے بقیع کیطرف نکالا جاتا تھا جو اُن کو کھائے اُسکو لازم ہے کہ پکا کر ان کے بو زائل کر کے

طَبْخًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کھایا کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے ؎

اَلْبَابُ الْخَامِسُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ الْاِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب دو سو پانچوان مکروہ ہونے کے دن جمعہ

وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ لِأَنَّهُ يَجْلِبُ النَّوْمَ فَيَفُوتُ اسْتِمَاعُ الْخُطْبَةِ وَيُخَافُ

امام خطبہ پڑھتا ہو تو احتبا کی صورت پر بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں کہ اس صورت سے بیٹھنا نیند لاتا ہے اور نیند کے سبب خطبہ کا سننا فوت ہو جاتا ہے۔

اِنْتِقَاضُ الْوُضُوءِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ

اور وضو کے ٹوٹنے کا خوف ہے ؎ معاذ بن انس جہنی رض سے روایت ہے

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْجُلُوسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ پڑھنے کی حالت میں احتبا کی صورت بیٹھنے سے منع کیا ہے

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ

روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ

باب دو سو چھٹا جو شخص قربانی کا ارادہ کرے اور عشرہ

عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ عَنْ أَخْذِ شَيْءٍ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ مِنْ أَظْفَارِهِ

ذی الحجہ کا آجاوے تو اسکو بال منڈوانے اور ناخن کتروانے قربانی کرنے سے پہلے منع ہیں

حَتَّى يُضَحِّيَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

ام سلمہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو قربانی کرنی ہو تو ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے وقت سے

فاس سے سمجھا جاتا ہے کہ پیاز اور لہسن وغیرہ کھا کر جو شخص مسجد میں آتا ہو اسکو مسجد سے نکلوا دینا چاہیے اور جسکو بو کے نکالنے کی قدرت ہو اسکو چاہیے کہ ازالہ کر کے ہاتھ سے کیے۔ اشرح للخصاف و احتباء کی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنی دونوں رانوں کو پیٹ سے ملا کر رانوں اور پشت کو کپڑے سے باندھ دے یا ہاتھ سے پکڑ کر بیٹھ جائے۔ اس صورت سے بیٹھنا اس لئے منع ہے کہ اگر حرکت کرنے سے کپڑا یا ہاتھ چھوٹ جائے تو ننگا ہو جانے کا اندیشہ ہے کذا فی مجمع البحار ؎ اللھم اغفر لنا اجمعین

الْحَجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ رَوَاهُ

لمبے بال اور ناخن میں سے کچھ نہ کٹوا دے۔ یہاں تک کہ قربانی کرے روایت کی یہ مسلم نے ط

الْبَابُ السَّابِعُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ بِمَخْلُوقٍ

باب دو سو ساتواں مخلوق کی قسم کھانے کے بیان میں

كَالنَّبِيِّ وَالْكَعْبَةِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالسَّمَاءِ وَالْآبَاءِ وَالْحَيَاةِ وَالرُّوحِ وَ

جیسے نبی اور کعبہ اور فرشتوں اور آسمان اور باپ دادے اور زندگی اور روح اور

الرَّأْسِ وَحَيَاةِ السُّلْطَانِ وَنِعْمَةِ السُّلْطَانِ وَتُرْبَةِ فُلَانٍ وَالْأَمَانَةِ

سر اور بادشاہ کی زندگی اور بادشاہ کی نعمت اور فلانے کی تربت (یعنی قبر) اور امانت کی قسم کھانی

وَهِيَ مِنْ أَشَدِّهَا نَهْيًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اور اس کی بھی سب سے زیادہ سخت ہے۔ ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ

اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔ جس شخص کو

حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ فَمَنْ

قسم کھانی ہو تو چاہیئے کہ قسم کھائے ساتھ اللہ تعالیٰ کے یا چپ رہے۔ متفق علیہ اور صحیحین میں ایک روایت سے پس جو کوئی ہو۔

كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللّٰهِ أَوْ لِيَسْكُتْ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

قسم کھانیوالا پس نہ قسم کھائے مگر ساتھ اللہ تعالیٰ کے یا چپ رہے۔ اور عبد الرحمن بن

سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

سمرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم نہ

تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الطَّوَاغِي جَمْعُ طَاغِيَةٍ وَهِيَ

قسم کھایا کرو اور نہ اپنے باپوں کی قسم کھاؤ۔ روایت کی ہے مسلم نے طواغی جمع ہے طاغیہ کی وہ

الْأَصْنَامُ وَمِنْهُ الْحَدِيثُ هٰذِهِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ أَيْ صَنَمُهُمْ وَ

بت ہیں اور اس لغت کے موافق ہے جس میں ہے۔ یہ طاغیۃ دوس یعنی بت ان کا اور

مَعْبُودُهُمْ وَرُوِيَ فِي غَيْرِ مُسْلِمٍ الطَّوَاغِيتُ جَمْعُ طَاغُوتٍ وَهُوَ الشَّيْطَانُ

معبود ان کا اور مسلم کے سوا اور کتابوں میں طواغیت کا لفظ آیا ہے جو جمع ہے

وَالصَّنَمُ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور بت اور بریدہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

ط

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کرنی واجب نہیں اسلئے کہ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اگر قربانی کرنے کا ارادہ ہو۔ اگر واجب ہوتی تو ارادہ کی شرط نہ کرتے۔ اور اسی لیے ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی اسی واسطے قربانی نہ کیا کرتے تھے کہ لوگ دیکھ کر واجب نہ سمجھ لیں۔ بلکہ قربانی کرنی مستحب ہے۔ ابن عباس رضؓ کا یہی مذہب ہے اور شافعیؒ بھی اسی کے قائل ہیں ص ۲۰۰ ج ۲ اور ابو حنیفہؒ کے باپ کے نصاب پر جو کہ قائل ہیں بقول صلعم علی کل اہل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ۔ اور یہ حدیث باتفاق ضعیف ہے علاوہ اسکے عتیرہ کسی کے نزدیک واجب نہیں شرح ملخصاً ۱۲ ۱۲

وسلم قال من حلف بالأمانة فليس منا حديث صحيح رواه أبو داود

وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امانت کے ساتھ قسم کھائے وہ ہم سے نہیں ہے ۔ حدیث صحیح ہے ۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے

بإسناد صحيح وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف

اسناد صحیح سے اور اُنہیں سے روایت ہے ۔ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص قسم کھا وے

فقال إني بريء من الإسلام فإن كان كاذبا فهو كما قال وإن كان

اور کہے کہ میں اسلام سے بیزار ہوں اگر وہ جھوٹا ہو پس وہ ایسا ہی ہے جیسا اُس نے کہا اور اگر وہ

صادقا فلن يرجع إلى الإسلام سالما رواه أبو داود وعن ابن عمر رضي

سچا ہے تو اسلام کیطرف سلامت نہ پھرے گا ۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے

الله عنهما أنه سمع رجلا يقول لا والكعبة فقال ابن عمر لا تحلف بغير

کہ اُنہوں نے ایک شخص کو سنا کہ کہتا تھا لا والکعبۃ (یعنی کعبہ کی قسم کھاتا تھا) ابن عمر رضہ نے اسکو کہا کہ تو اللہ کے غیر کی قسم نہ کھا

الله فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حلف بغير الله

اسلئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے ۔ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قسم کھائے

فقد كفر أو أشرك رواه الترمذي وقال حديث حسن قال وفسر بعض

پس وہ کافر ہوا یا شرک ہوا ۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ۔ امام نے کہا کہ بعضے عالموں نے

العلماء قوله كفر أو أشرك على التغليظ كما روي أن النبي صلى الله

کفر اور شرک کو تغلیظ و تشدد سے تفسیر کیا ہے ۔ (یعنی یہ لفظ آپنے تشدداً فرمایا ہے) جیسا

عليه وسلم قال الرياء شرك

الریاء شرک ہے

الباب الثامن من بعد المائتين في تغليظ تحريم اليمين

باب دوسو آٹھواں جان بوجھکر جھوٹی قسم کھانے کی حرمت

الكاذبة عمدا عن ابن مسعود رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه

کاذبہ کی بیان میں ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم قال من حلف على مال امرئ مسلم بغير حقه لقي الله وهو عليه غضبان

نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان کے مال پر ، حق قسم کھائے تو دن قیامت کے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریگا اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ اُس پر غضبناک ہوگا ۔

قال ثم قرأ علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مصداقه من كتاب الله عز

کہا راوی نے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کے سچ کر بتلانے کے لئے اللہ عزوجل کی کتاب مجید سے

وَجَلَّ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ

یہ آیت پڑھی کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ مول تھوڑا خرید کرتے ہیں۔ آخر آیت تک

مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِیَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

متفق علیہ۔ اور ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضؓ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ اَمْرِیٍٔ مُسْلِمٍ

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مسلمان کا حق اپنے قسم کے ساتھ

بِیَمِیْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَ

کاٹ لیوے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے آگ واجب کی اور بہشت کو اسپر حرام کیا ایک شخص نے آپکو کہا۔

اِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا

کہ یا رسول اللہ اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو

مِّنْ اَرَاکٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ

فرمایا اگرچہ پیلو درخت کا ٹکڑا ہی ہو۔ (یعنی مسواک) روایت کی یہ مسلم نے ۱۲ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَبَائِرُ اِشْرَاکٌ

ابن عاص رضؓ سے کہ نقل کی اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کبیرے گناہ یہ ہیں۔

بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا روایت کی یہ بخاری نے

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

۱۲ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک جنگلی آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کی یا

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْکَبَائِرُ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْیَمِیْنُ

رسول اللہ کبیرے گناہ کون سے ہیں آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ کیساتھ شریک ٹھہرانا اس نے عرض کی پھر کونسا ہے آپنے فرمایا

الْغَمُوْسُ قُلْتُ وَمَا الْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ قَالَ الَّذِیْ یَقْتَطِعُ مَالَ اَمْرِیٍٔ

جھوٹی قسم کھانا میں نے کہا یمین غموس کونسی ہوتی ہے فرمایا یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جھوٹی قسم کھا کر

مُسْلِمٍ یَعْنِیْ بِیَمِیْنِ اللّٰهِ وَهُوَ فِیْهَا کَاذِبٌ ✣

مسلمان کا مال مالک سے اپنی طرف کاٹ لیوے۔

اَلْبَابُ التَّاسِعُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ نَدْبِ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ

باب دوسو نواں اس شخص کے قسم کھانے کے انتخاب میں

ف۱ یعنی جھوٹی قسم کھا کر دوسرے کا حق لیوے ۱۲

ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کا حق دبانا سخت حرام ہے اور تھوڑا بہت سرمست میں برابر ہیں اور ذمی کے مال کا حکم بھی وہی ہے جو مسلمان کا حکم ہے ۱۲ شرح ملخصاً۔

ف۳ اور یہ تو مرجانیوالے اور حلال جاننے والے کے حق میں وعید ہے اور اسکی توبہ ہے کہ اسکا حق اسکو دیدیوے یا بخشوالیوے ۱۲ شرح

ف۴ یہ حدیث باب الفتا لیس میں گذر چکی ہے ۱۲

فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ثُمَّ لْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ عَنْ

پس اب دیکھ کر قسم کھائی ہوئی اسکو علاوہ اس چیز کے جو اس سے بہتر ہے اسکو چاہیے کہ بہتر کام کرے پھر اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔ روایت ہے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ

عبدالرحمن بن سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتا ہے کہ کہا مجھ کو رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جب تو قسم کھائے پھر اس کام کا غیر اس سے بہتر معلوم ہو

فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تو جو بہتر ہے وہ کر لے اور قسم کا کفارہ دے دے۔ متفق علیہ ہے اور ابوہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص قسم کھائے

يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ

کسی چیز پر پھر دیکھے اس کے سوا اور بہتر اپنے قسم کا کفارہ دے دے اور جو کام بہتر ہو

خَيْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

وہ کرے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ

اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں نہ کھاؤں گا قسم پھر

أَرَى خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اس سے بہتر کام کو دیکھوں مگر کفارہ دوں قسم کا اور جو بہتر ہے وہ کروں گا متفق علیہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے

لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ فِي يَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ أَنْ يُعْطِيَ

کہ تم میں سے کوئی اپنے اہل و عیال یعنی گھر کے لوگوں کی شان میں اپنی قسم پر اصرار کرے اسکا اصرار کرنے اور قسم پر قائم رہنے میں اللہ تعالیٰ کی نزدیک جو عطا

كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ يَلَجَّ هُوَ بِفَتْحِ اللَّامِ وَتَشْدِيدِ الْجِيمِ

جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا ہے زیادہ گناہ ہوتا ہے۔ متفق علیہ ہے قولہ یلج ہو ساتھ فتح لام

أَيْ يَتَمَادَى فِيهَا وَلَا يُكَفِّرُ وَقَوْلُهُ آثَمُ هُوَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ أَيْ أَكْثَرُ إِثْمًا

یعنی جمی رہے اس پر اور کفارہ نہ دیوے اور قول اسکا آثم یہ ساتھ ثا مثلثہ کے ہے۔ یعنی بہت گناہ ہے

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي الْعَفْوِ عَنِ اللَّغْوِ الْيَمِيْنِ

باب دوسو دسواں یمین لغو کے عفو میں

وَاَنَّهُ لَا كَفَّارَةَ فِيْهِ وَهُوَ مَا يَجْرِيْ عَلَى اللِّسَانِ بِغَيْرِ قَصْدِ الْيَمِيْنِ

اور اس امر کے بیان میں کہ اس میں کفارہ نہیں۔ اور یمین لغو وہ ہے کہ بلا قصد عادۃً زبان پر جاری ہو۔

كَقَوْلِهِ عَلَى الْعَادَةِ لَا وَاللّٰهِ بَلٰى وَاللّٰهِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

جیسے اکثر لوگوں کی عادت ہے کہ کلام کرنے میں لا واللہ بلی واللہ وغیرہا کہنا بکثرت زبان پر جاری ہوتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ

نہیں پکڑتا تم کو اللہ تعالیٰ تمہاری سیغادہ قسموں پر لیکن پکڑتا ہے جو قسم کہ

الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

گرہ باندھی سو اس کا کفارہ کھلانا دس محتاجوں کو بیچ کا کھانا جو دیتے ہو

اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

اپنے گھر والوں کو یا ان کو کپڑا دینا یا ایک گردن آزاد کرنی پھر جس کو میسر نہ ہو تو روزہ تین دن کا رکھنا یہ

ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا اَيْمَانَكُمْ وَعَنْ

اتار ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھا بیٹھو اور تھامنے رہو اپنی قسموں

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ

اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ یہ آیت لا یؤاخذکم اللہ

بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اللہ باللغو فی ایمانکم آدمی کے لا واللہ بلی واللہ کہنے کے حق میں نازل کی گئی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الْحَادِيْ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ كَثْرَةِ الْحَلْفِ

باب دوسو گیارہواں سودا کرتے ہوئے بہت قسم کھانے کی

فِي الْبَيْعِ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

کراہت کے بیان میں اگرچہ وہ قسم سچی ہی ہو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ قسم جنس کے رواج کا سبب ہے اور کسب کے نقصان کا

لِّلْكَسْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ

سبب ہے۔ متفق علیہ اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول

ایک صاع یا جسکو
یہ نہ ملے تو گیہوں کا آدھا
صاع دیوے یہ مذہب ہر مسکین کی
ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے
لیکن یہ حدیث ضعیف ہے
معمولی کھانے سے اور یہ ہر
کے کھانے سے مراد یہ ہے
کہ جو قسم کہا تو اپنے اور اسکے اہل
بچے روزمرہ کھایا کرتے ہیں
نہ اعلیٰ قسم کا نہ ادنےٰ قسم
کا ۱۲ منہ کسی قسم کا کپڑا
ہو اگرچہ ہر مسکین کو ایک
ہی ایک کپڑا دیوے
بعضوں نے کہا اگر
مسکین کو تین
دن
تو کم
سے کم ہر عورت
کو ایک کرتہ اور ایک
اوڑھنی اور سر چھپانے کی
دیوے بعضوں نے کہا
ہر مسکین کو اتنا کپڑا دیوے
جسکو پہن کر وہ نماز پڑھ
سکے ۱۲ منہ جو مسلمان
ہو امام شافعی رح کا یہی
قول ہے اور بعضوں نے
کہا قسم کے کفارے میں
مسلمان برابر کی قید
نہیں ہے ہر قسم کا بردہ
آزاد کرنا درست ہے قسم کہا کر
توڑنے والے کو یہ اختیار ہے کہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایاکم وکثرۃ الحلف فی البیع فانہ ینفق

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بچو زیادہ قسم کھانے بیچنے میں اسواسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہے

ثم یمحق رواہ مسلم

پھر برکت کھو دیتی ہے روایت کی یہ مسلم نے ۱۲

الباب الثانی عشر بعد المائتین فی کراھۃ ان یسال

باب دو سو بارہواں اس امر کی کراہت کے بیان میں

الانسان بوجہ اللہ عزوجل غیر الجنۃ وکراھۃ منع من یسال

کہ انسان بوجہ اللہ عزوجل کے جنت کے سوا کچھ دنیاوی شئے کا سوال کرے اور جو شخص اللہ کا نام لے کر سوال کرے۔ اور اللہ کو وسیلہ

باللہ تعالی وتشفع بہ عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول

بنائے تو اسکو رد کرنے اور کچھ نہ دینے کی کراہت کے بیان میں جابر رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسال بوجہ اللہ الا الجنۃ رواہ ابوداود

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی کے موجہ کے ساتھ جنت کے سوا کچھ نہ مانگا جاے۔ روایت کی یہ ابوداود نے ۲

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے۔ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

سلم من استعاذ باللہ فاعیذوہ ومن سال باللہ فاعطوہ ومن دعاکم

سلم نے کہ جو شخص اللہ تعالی کے ساتھ پناہ طلب کرے تم اسکو پناہ دو اور اللہ تعالی کے نام سے مانگے اسکو عطا کرو اور جو تم کو کھانے کے لیئے بلاوے ۳

فاجیبوہ ومن صنع الیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما تکافئونہ

تم اسکی دعوت قبول کرو۔ اور جو شخص تمسے احسان کرے تم اسکا عوض دو۔ اگر تم کو اسکا عوض دینے کو نہ ملے

بہ فادعوا لہ حتی تروا انکم قد کافاتموہ حدیث صحیح رواہ ابوداود

تو اسکے لیے اتنی دعا کرو کہ تمہاری نظر میں اسکے احسان کا عوض ہو جاے۔ حدیث صحیح ہے۔ روایت کی یہ ابوداود

والنسائی باسانید الصحیحین

اور نسائی نے بخاری اور مسلم کی اسناد سے

الباب الثالث عشر بعد المائتین فی تحریم قولہ شاھنشاہ

باب دو سو تیرھواں بادشاہ کو شاہنشاہ کہنے کی تحریم کے

للسلطان لان معناہ ملک الملوک ولا یوصف بہ غیر اللہ سبحانہ

بیان میں کہ اسکے معنے بادشاہوں کا بادشاہ ہوں کا اور اس وصف سے اللہ تعالی کے سوا کوئی دوسرا متصف نہیں۔

وتعالیٰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

کیا جاتا ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ تَسَمّٰی مَلِكَ الْاَمْلَاكِ مُتَّفَقٌ

کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب ناموں سے ذلیل تر و بدتر و منحوس تر اس آدمی کا نام ہے۔ جو ملک الاملاک سے نام رکھا جائے۔ متفق

عَلَیْهِ قَالَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ مَلِكُ الْاَمْلَاكِ مِثْلُ شَاهَنْشَاهْ

علیہ۔ سفیان بن عیینہ نے کہا۔ ملک الاملاک جیسا شاہنشاہ۔ ۱۲

اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی النَّهْیِ عَنْ مُخَاطَبَةِ

باب دو سو چودہواں فاسق اور بدمتی

اَلْفَاسِقِ الْمُبْتَدِعِ وَنَحْوِهِمَا بِسَیِّدٍ وَنَحْوِهِ عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اور ان کے مثل کو سید اور اسکے مثل الفاظ سے خطاب کرنے کی ممانعت کے بیان میں۔ بریدہ رضہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدٌ فَاِنَّهٗ اِنْ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم منافق کو سید مت کہو۔ اگر وہ سید

یَكُنْ سَیِّدًا فَقُلْتُمْ سَخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

ہوا (یعنی اگر تم نے اسکو سید کہا) تو تم نے اپنے رب کو غضبناک کیا۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے بسند اسناد صحیح سے ۱۲

اَلْبَابُ الْخَامِسَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی كَرَاهَةِ سَبِّ الْحُمّٰی

باب دو سو پندرہواں تپ کو برا کہنے کی کراہت کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی

روایت ہے جابر رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اُمِّ السَّائِبِ اَوْ اُمِّ الْمُسَیَّبِ فَقَالَ مَا لَكِ یَا اُمَّ السَّائِبِ اَوْ یَا اُمَّ الْمُسَیَّبِ

ام السائب یا ام المسیب کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا۔ اے ام السائب یا ام

تُزَفْزِفِیْنَ قَالَتِ الْحُمّٰی لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّی الْحُمّٰی فَاِنَّهَا

المسیب تجھے کیا ہوا کہ کانپ رہی ہے اسنے کہا بخار رہے۔ فرمایا کہ اللہ فیہا آپنے فرمایا تو بخار کو برا مت کہہ۔ کہ یہ بنی

تُذْهِبُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ كَمَا یُذْهِبُ الْكِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

آدم کے گناہوں کو ایسا دور کرتا ہے۔ جیسا آہنگروں کی آتشدان لوہے کی میل کو دور کرتی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

تُزَفْزِفِیْنَ اَیْ تَتَحَرَّكِیْنَ حَرَكَةً سَرِیْعَةً وَمَعْنَاهُ تُرْتَعِدُ وَهُوَ بِضَمِّ التَّاءِ

تزفزفین کے معنے ہلتی ہے ہلنا جلدی جلدی۔ اور اسکا معنے ہے کانپ رہی ہے۔ اور یہ ساتھ ضمہ تاء

۱ا

سب بادشاہوں کا بادشاہ خدا ہے بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہے ۱۲ ت ابو ادریس عفی عنہ

۲ا

یعنی اگر وہ سید ہوا تو تم پر اسکی اطاعت واجب ہوگئی۔ اور جب تم نے اس کی اطاعت کی تو تمنے اپنے رب کو غضب

ناک کیا۔ یا یہ کہ تم منافق کو سید نہ کہو کہ اس سے اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے۔ اور یہ جو لوگ طبیب کا ذکر کرتا نا وغیرہ الفاظ سے خطاب کرتے ہیں یہ بھی اس نہی میں داخل ہے ۱۲ شرح ملخصاً

وَالزَّائِ الْمُكَرَّرَةِ وَرُوِيَ أَيْضًا بِالرَّاءِ الْمُكَرَّرَةِ وَالْقَافِ ۴

اور زاء مکررہ کے اور ایسا ہی ساتھ راء مکررہ اور ساتھ دو قافوں کے بھی مروی ہے۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ

باب دوسو سولھواں ہوا کو برا کہنے سے نہی کے بیان میں

وَبَيَانِ مَا يُقَالُ عِنْدَ هُبُوبِهَا عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ

اور اس بیان میں کہ ہوا کے چلنے کے وقت کیا کہنا چاہیے۔ ابی المنذر ابی بن کعب رضہ سے روایت ہے۔

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم ہوا کو نہ برا کہو پس جب

رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ

تم ایسی چیز کو دیکھو جسکو تم مکروہ جانتے ہو تو یہ دعا پڑھا کرو۔ اے اللہ ہم تجھ سے اس ہوا کی خیر اور جو اسمیں ہے۔

مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ

اسکی خیر اور جو اسکو امر کیا گیا ہے۔ اسکی خیر مانگتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں۔ ساتھ تیرے برائی اس ہوا کی سے اور برائی اس چیز کی سے

مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

جو اسمیں ہے اور برائی اس چیز کی سے کہ امر کی گئی ہے ساتھ اسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور روایت ہے۔ ابو ہریرہ رضہ سے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ

علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے۔ کبھی رحمت لیکر آتی ہے۔ اور کبھی عذاب لے کر آتی ہے۔

فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ

جب تم اسکو دیکھو تو اسکو برا مت کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اسکی خیر کا سوال کرو اور برائی سے پناہ مانگو

شَرِّهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طلب کرو۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے قولہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ بِفَتْحِ الرَّاءِ أَيْ رَحْمَتِهِ لِعِبَادِهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

من روح اللہ ساتھ فتح راء کے یعنے اسکی رحمت واسطے بندوں اپنے کے۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ

کہا کہ جب ہوا سخت چلتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ف

قولہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برا مت کہا کرو ہوا کو الخ یعنے ہوا کو برا مت کہو کہ وہ اپنے اختیار سے نہیں چلتی بلکہ حکم الٰہی سے چلتی ہے تو تم کو چاہیے کہ مالک الملک سے دعا مانگو اور اسی سے اس ہوا کی خیر مانگو ۱۲ منہ

اسی طرح جو سمندر اور گرمی اور سردی اور بارش وغیرہ کہ ان چیزوں کے سبب سے اگر آدمی کو سختی پہونچ جاوے تو آدمی کو چاہیے کہ انکو برا نہ کہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے انکی خیر مانگے ۱۲ عبدالاول الغزنوی ۱۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ

یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تجھ سے اسکی خیر اور جو اسمیں ہے اسکی خیر اور جسکے ساتھ یہ چلائی گئی ہے اسکی خیر مانگتا ہوں اور اسکی شرارت

مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور اس چیز کی شرارت سے جو اسمیں ہے اور جسکے ساتھ یہ چلائی گئی ہے اسکی شرارت سے میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ السَّابِعَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ كَرَاهَةِ سَبِّ الدِّیْكِ

باب دو سو سترہواں — مرغ خانگی کو — برا کہنے کی کراہت میں

عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

زید بن خالد جہنی رضہ سے — روایت ہے کہا — کہ فرمایا — رسول اللہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّیْكَ فَاِنَّهٗ یُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ — تم مرغ خانگی کو برا مت کہو — کہ وہ نماز کیواسطے جگاتا ہے۔ روایت کی یہ

اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

ابوداؤد نے — اسناد صحیح سے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ مِنْ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی النَّهْیِ عَنْ قَوْلِ

باب — دو سو اٹھارہواں — منع کرنا بیان میں — کہنے کے

اَلْاِنْسَانِ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

کہنے سے یہی کہ — بیان میں — روایت ہے زید بن خالد — جہنی رضہ سے

قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَیْبِیَةِ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے — حدیبیہ میں ایک بارش کے بعد جو رات کو — ہوئی تھی

فِیْ اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ

ہم کو فجر کی نماز پڑھائی جب نماز سے پھرے تو لوگوں کی طرف — متوجہ ہوکر فرمایا کہ آیا تم — جانتے ہو

مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ

کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہا صبح کیوقت میرے بندوں میں سے بعضے میرے

بِیْ وَكَافِرٌ بِیْ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ

ساتھ اور بعضوں نے کفر کیا جس شخص نے کہا کہ ہمپر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے مینہ برسایا گیا ہے وہ شخص میرے ساتھ ایمان لانیوالا ہے۔ اور ستاروں

بِیْ كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ

کیساتھ کفر کرنیوالا ہے اور جس شخص نے کہا کہ ہمپر بسبب ایک ستارے کے غروب ہونے اور ایک ستارے کے نکلنے کے مینہ برسایا گیا ہے تو وہ شخص میرے ساتھ کافر

ف۱ اسمیں اشارہ ہے کہ جو شیئے حرام ہے کا وسیلہ [illegible] ہو اسکو مجبور جاننا چاہیئے مفوض نہ سمجھنی چاہیئے ۱۲ اللہم اغفرلنا اجمعین

بِمُؤْمِنٍ بِالْكُوَاكِبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسَّمَاءُ هُنَا الْمَطَرُ

اور ستارے کے ساتھ ایمان لانے والا ہوا۔ متفق علیہ اور السماء سے مراد اسجگہ بارش ہے ۱۲

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ تَحْرِيْمِ قَوْلِهٖ لِمُسْلِمٍ

باب دوسو اٹہتر ان مسلمان کو اے کافر کہنے کے تحریم کے

يَا كَافِرُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیان ہیں ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا فَاِنْ كَانَ

وسلم نے کہ جب کوئی اپنے بھائی کو کہے اے کافر تو ان دونوں میں سے ایک پر کفر ضرور آتا ہے اگر وہ

كَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ویسا ہی ہے جیسا اسنے کہا تو اسپر گیا ورنہ اس کہنے والے پر الٹ کر آتا ہے متفق علیہ۔ اور ابو ذر رضہ سے روایت ہے

اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ

کہ اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے جو شخص کسی دوسرے کو کفر کے ساتھ بلاوے

اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ حَارَ رَجَعَ

یا اوسکو اللہ تعالیٰ کا دشمن کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ الفاظ الٹ کر اسی پر آتے ہیں متفق علیہ حار کے معنے لوٹا ۱۲

اَلْبَابُ الثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْفُحْشِ وَالْبَذَآءِ

باب دوسو اسی فحش اور بے ہودہ زبانی سے نہی کے

اللِّسَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بیان ہیں ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيْٓءِ

علیہ وسلم نے کہ مومن طعنہ مارنیوالا نہیں ہوتا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بدزبان ہوتا ہے۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ۱۲ اور انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَيَآءُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فحش جس چیز میں ہوتا ہے اسکو عیبناک کر دیتا ہے اور حیا

فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

جس چیز میں ہوتی ہے اسکو سنوار دیتی ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ

باب — دو سو اکیسواں — کلام کرنے میں — زبان کو ہلانے

التَّقْعِیْرِ فِی الْکَلَامِ بِالتَّشَدُّقِ فِیْهِ وَتَکَلُّفِ الْفَصَاحَةِ وَاسْتِعْمَالِ

اور تکلیف سے فصاحت ظاہر کرنے — اور الفاظ وحشی — غیر مستعمل اور اعراب دقیق

وَحْشِیِّ اللُّغَةِ وَدَقَائِقِ الْاِعْرَابِ فِیْ مُخَاطَبَةِ الْعَوَامِّ وَنَحْوِهِمْ عَنِ ابْنِ

مشکل مشکل عام لوگوں سے گفتگو — کرتے ہوئے — استعمال کرنے کی کراہت کے — بیان میں — ابن

مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ

مسعود رضی سے روایت ہے — کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے — کہ کلام میں بات سے تعمق کرنے والے

الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ الْمُتَعَمِّقُوْنَ فِیْ الْاُمُوْرِ وَ

ہلاک ہوئے آپنے یہ بات تین بار فرمائی۔ روایت کی یہ مسلم نے — متنطعون کے معنے کام میں حد سے بڑھنے والے لوگ امور

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

عبد اللہ بن — عمرو بن العاص — رضی سے روایت ہے — کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْبَلِیْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ کَمَا تَتَخَلَّلُ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے اس شخص کو بُرا جانتا ہے جو اپنی زبان کو کلام کرنے میں توڑ پھوڑ دیوے جیسے گائے زبان کو

الْبَقَرَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ

پیچ دیا کرتی ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ — اور جابر رضی سے

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَ

روایت ہے — کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — کہ تم میں سے — مجھکو بہت پیارا — اور

اَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ

قیامت کے دن میرے بہت ہی نزدیک بیٹھنے والا وہ شخص ہے جسکے اخلاق بہت ہی اچھے ہوں اور تم میں میرا مبغوض (یعنی دشمن) اور قیامت میں

مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْهِقُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

مجھسے بہت ہی دور رہنے والے وہ لوگ ہونگے جو بہت کلام کرتے ہیں اور جو کلام کرتے وقت زبان کو اِدھر اُدھر کرتے ہیں کہنے والے منہ بھر بھر کر کلام کرتے

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهٗ فِیْ بَابِ حُسْنِ الْخُلُقِ

اور کہا حدیث حسن ہے — اور اس کی شرح باب حسن — الخلق میں گذر چکی ہے

اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ

باب — دو سو بائیسواں — خشونت نفسی — کہنے کی

قَوْلِهٖ خَبُثَتْ نَفْسِیْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

کراہت کے بیان میں وہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

سَلَّمَ قَالَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ مُتَّفَقٌ

وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی خبثت نفسی (میرا نفس خبیث ہوا) ہرگز (اگر کہنا ہو) لقست نفسی کہا کرے وہ متفق

عَلَیْهِ قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنٰی خَبُثَتْ غَثَتْ وَهُوَ مَعْنٰی لَقِسَتْ وَلٰکِنْ کَرِهَ لَفْظَ الْخُبْثِ

علیہ۔ علماء نے کہا ہے کہ خبثت اور لقست کے معنے ایک ہی ہیں مگر خبثت کے لفظ کو آپنے مکروہ جانا وہ

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ تَسْمِیَةِ

باب دو سو تیئیسوان انگور کا نام کرم رکھنے کی

الْعِنَبِ کَرْمًا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

کراہت میں۔ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُمُّوا الْعِنَبَ الْکَرْمَ فَاِنَّ الْکَرْمَ الْمُسْلِمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَهٰذَا

اللہ علیہ وسلم نے کہ انگور کا نام کرم مت رکھا کرو کہ کرم مسلمان ہے متفق علیہ وہ اور یہ

لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاِنَّمَا الْکَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ

لفظ مسلم کے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کرم دل مومن کا ہے۔ اور ایک روایت میں بخاری اور مسلم کے ہے

یَقُوْلُوْنَ الْکَرْمُ اِنَّمَا الْکَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

کہتے ہیں کرم اور بات یہ ہے کہ کرم دل مومن کا ہے۔ اور وائل بن حجر رضہ سے روایت ہے

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوا الْکَرْمَ وَلٰکِنْ قُوْلُوا الْعِنَبَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کرم نہ کہا کرو۔ لیکن عنب

وَالْحَبَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْحَبَلَةُ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَالْبَاءِ وَیُقَالُ اَیْضًا بِاِسْکَانِ الْبَاءِ

اور حبلہ کہا کرو (یعنی انگور کو) روایت کی یہ مسلم نے وہ الحبلۃ ساتھ فتح حا اور با کے ہے اور ساتھ سکون با کے بھی ایسا مروی ہے۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی النَّهْیِ عَنْ وَصْفِ

باب دو سو چوبیسوان مرد کے پاس عورت کے

مَحَاسِنِ امْرَاَةٍ لِرَجُلٍ اِلَّا اَنْ یَّحْتَاجَ اِلٰی ذٰلِکَ لِغَرَضٍ شَرْعِیٍّ کَنِکَاحِهَا وَ

اوصاف بلا غرض شرعی مثل نکاح وغیرہ کے بیان کرنے سے نہی کے

نَحْوِهٖ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

بیان میں۔ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و

وا یعنی میرا نفس خبیث۔

ہوگیا ۱۲ ۲ یعنی میرا نفس خبیث پلید ہوگیا ہے ۱۲

۳ یعنی میرا نفس دین میں کامل اور درست ہوا ۱۲

۴ یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان کا نہیں بلکہ حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے ۱۲ ات ۵

کرم یعنی کریم مسلمان کو کہتے ہیں ۱۲

۶ کرم کے معنے سخاوت کے ہیں عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اسلئے کہ اسکی نبی شراب کے پینے سے آدمی کے مزاج میں سخاوت ہوتی ہے سو حضرت نے منع کیا کہ جس سے حرام پاک بنے اسکو عمدہ لفظ کرم کا بولنا ہرگز لائق نہیں بلکہ کرم مناسب ہے ایمان دار کے دل کو کہنا جس میں نور ایمان و سخاوت ہے۔ پھر آپنے فرمایا کہ انگور کے باغوں کو حدائق الاعناب کہا کرو معلوم ہوا کہ بری چیز کا اچھا نام نہ رکھے ۱۲ ات

سلم لا تباشر المرأة فتصفها لزوجها كأنه ينظر إليها متفق عليه

وسلم نے کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے اسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اسطرح کہ گویا اسکو دیکھتا ہے متفق علیہ و

الباب الخامس والعشرون بعد المائتين في كراهة

باب دوسو پچیسوان دعا میں

قول الإنسان في الدعاء اللهم اغفر لي إن شئت اللهم ارحمني إن شئت

اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ کو بخشدے اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحمت کر کہنے کی کراہت کے بیان میں

بل يجزم بالطلب عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

بلکہ انسان کو چاہیئے کہ مانگنے کیوقت عزم یا الجزم کرے ف ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی

لا يقولن أحدكم اللهم اغفر لي إن شئت اللهم ارحمني إن شئت ليعزم

اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی اسطرح ہرگز نہ کہا کرے (یعنی دعا میں) یا الٰہی بخشے مجھے بحیثیت اگر تو چاہیے یا الٰہی اگر تو چاہیئے تو مجھ پر رحمت کر بحیثیت

المسألة فإنه لا مكره له متفق عليه وفي رواية لمسلم ولكن ليعزم و

کہ مانگے کیوقت عزم یا الجزم کرے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ پر زبردستی کرنیوالا کوئی نہیں متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے لیکن طلب کرے تو یقین کرکے تحقیر شک کے اور

ليعظم الرغبة فإن الله لا يتعاظمه شيء أعطاه وعن أنس رضي الله

بڑی کرے رغبت اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں مشکل ہوتی اسکو کوئی چیز کہ دیتا ہے وہ اور انس رضہ سے روایت ہے

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دعا أحدكم فليعزم

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو چاہیئے کہ عزم یا الجزم سے

المسألة ولا يقولن اللهم إن شئت فأعطني فإنه لا مستكره له متفق عليه

مانگے اور یا الٰہی اگر تو چاہے مجھے عطا کر ہرگز نہ کہا کرے کہ اسپر زبردستی کرنیوالا کوئی نہیں متفق علیہ

الباب السادس والعشرون بعد المائتين في كراهة

باب دوسو چھبیس ماشاء اللہ

قول ما شاء الله وشاء فلان عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه

وشاء فلان کے کہنے کی کراہت کے بیان میں ف حذیفہ رضہ بن الیمان رضہ سے روایت ہے

أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقولوا ما شاء الله وشاء فلان

کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ماشاء اللہ وشاء فلان مت کہا کرو

ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء فلان رواه أبو داود بإسناد صحيح

لیکن ماشاء اللہ ثم شاء فلان کہو ف روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے ف

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ الْحَدِيْثِ

باب دو سو ستائیسواں — عشا کی نماز کے بعد — باتیں کرنے کی

بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ يَكُوْنُ مُبَاحًا فِيْ غَيْرِ

کراہت کے بیان میں — اور بات کرنی رہ مراد ہے۔ — جو اور وقت میں

هٰذَا الْوَقْتِ وَفِعْلُهُ وَتَرْكُهُ سَوَاءٌ فَاَمَّا الْحَدِيْثُ الْمُحَرَّمُ وَالْمَكْرُوْهُ فِيْ غَيْرِ

مباح ہو اور اُسکا کرنا — اور نکرنا — برابر ہو۔ — لیکن جو بات اسوقت کے سوا — دوسرے وقت

هٰذَا الْوَقْتِ فَهُوَ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ اَشَدُّ تَحْرِيْمًا وَّكَرَاهَةً اَمَّا الْحَدِيْثُ فِي

میں حرام اور مکروہ ہو تو اس وقت میں سخت حرام اور بہتا ہی مکروہ ہوگی — اور نیک بات

الْخَيْرِ كَمُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِيْنَ وَمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَالْحَدِيْثُ

جیسے علم کا تذکرہ کرنا — اور صالحین کی حکایتیں بیان کرنا — اچھے اخلاق کے ساتھ

مَعَ الضَّيْفِ وَمَعَ طَالِبِ حَاجَةٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَلَا كَرَاهَةَ فِيْهِ بَلْ هُوَ

بات کرنی اور کسی حاجتمند — اور اپنے اہل کے ساتھ — باتیں کرنی رہیں کچھ کراہت نہیں۔ — بلکہ

مُسْتَحَبٌّ وَّكُلُّ الْحَدِيْثِ لِعُذْرٍ وَّعَارِضٍ لَّا كَرَاهَةَ فِيْهِ وَقَدْ تَظَاهَرَتِ

مستحب ہے اور عذر یا کسی عارض کے سبب سے باتیں بھی جائز ہیں ہے اُنمیں — اور احادیث صحیحہ اس مضمون میں

الْاَحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةُ عَلٰى كُلِّ مَا ذَكَرْتُهُ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

جو میںنے ذکر کیا ہے بہت مدد کرتی ہیں — روایت ہے ابی برزہ رضہ سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ

کہ عشا کی نماز سے پہلے — سو جانے اور اُسکے پیچھے — باتیں کرنیکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکروہ

بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

جانتے تھے۔ متفق علیہ۔ — اور ابن عمر رضہ سے — روایت ہے — کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ اٰخِرِ حَيٰوتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر عمر میں ایکبار عشا کی نماز پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو فرمایا — بھلا تم تبلاؤ تو اپنی اس رات کے

هٰذِهٖ فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَّا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ الْيَوْمَ

حال کو۔ سو البتہ حال تو یہ ہے کہ اس رات سے — سو برس کے سرے تک جو آدمی آج زمین پر ہیں — کوئی باقی

اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ انْتَظَرُوا النَّبِيَّ صَلَّى

نہ رہیگا۔ متفق علیہ — اور روایت ہے — انس رضہ سے کہ لوگوں نے — نبی صلے

ف یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت میں کسی کی عمر نہو کی مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب عمر ایسی کم ٹھیری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہے اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہے کہ حضرت ۴ نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے جھوٹے لوگ میری محبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد بابا نانک حضرت ۴ کی صحبت کا دعوی کرتا تھا سو الحدیث سے اسکا دعوی غلط ہوگیا اس واسطے کہ حضرت ۴ کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے ۱۲ ت یعنی اس رات کی تاریخ یاد رکھو کہ اس میں جو زندہ ہے سو برس تک نہ رہ چکے گا۔ اس میں آپ کا معجزہ ہے کہ غیب کی خبر تبلائی سو اور اس رات کے بعد جو پیدا ہوگا۔ اسکی عمر کا حال اس سے نہیں معلوم ہوتا ۱۲ شرح ملخصا

اللّٰہ علیہ وسلم فجاءھم قریبا من شطر اللیل فصلی بھم یعنی العشاء

اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا۔ آپ آدھی رات کے قریب آئے اور ان کو عشا کی نماز پڑھائی

قال ثم خطبنا فقال الا ان الناس قد صلوا ثم رقدوا ولن تزالوا

کہا راوی نے پھر آپنے ہم کو وعظ فرمایا اور کہا لوگ نماز پڑھکر سوگئے ہیں اور تم جب تک

فی صلوٰۃ ما انتظرتم الصلوٰۃ رواہ البخاری

نماز کے منتظر رہے ہو۔ نماز میں ہی تھے ف۱ روایت کی یہ بخاری نے ف۲

الباب الثامن والعشرون بعد المائتین فی تحریم

باب دو سو اٹھائیسوان عورت کو

امتناع المرأۃ من فراش زوجھا اذا دعاھا ولم یکن لھا عذر شرعی

جب خاوند اپنے بچھونے پر بلائے تو بدون عذر شرعی کے ف۳ اسکو جائیسے انکار کرنے کی تحریم کے بیان مین

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم اذا دعا الرجل امرأتہ الی فراشہ فابت ان تجیء فبات غضبان

وسلم نے فرمایا جب مرد اپنی عورت کو اپنے بچھونے پر بلائے اور عورت آنیسے انکار کرے اور خاوند رات کو غضبناکی کی حالت میں گذارے

لعنتھا الملئکۃ حتی تصبح متفق علیہ وفی روایۃ حتی ترجع

تو صبح ہونے تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے ہیں متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ پھرے ف۴

الباب التاسع والعشرون بعد المائتین فی تحریم صوم

باب دو سو انتیسوان خاوند کے گھر میں حاضر ہو نیکے وقت

المرأۃ تطوعا وزوجھا حاضر الا باذنہ عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ

بدون اجازت خاوند کے عورت کے نفلی روزے رکھنے کی تحریم کے بیان مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرأۃ ان تصوم و

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خاوند کے گھر میں موجود ہونے کی حالت میں عورت کو بلا اجازت خاوند کے روزہ رکھنا حلال نہین۔

زوجھا شاھد الا باذنہ ولا تاذن فی بیتہ الا باذنہ متفق علیہ

اور نہ گھر میں کسی کو آنے کی اجازت دینی حلال ہے متفق علیہ

الباب الثلثون بعد المائتین فی تحریم رفع المأموم راسہ

باب دو سو تیسں ف۱ مقتدی کو امام سے پہلے رکوع

ف۱ یعنے اتنا وقت تمہارا نماز میں ہی محسوب ہو گا ۱۲ ف۲ یہ حدیث باب ایکیس پندرہ مین گذری ف۳ یعنی حیض وغیرہ ۱۲ ف۴ یعنے خاوند کی طرف ۱۲ اللھم اغفرلنا اجمعین ۱۲

مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ قَبْلَ الْإِمَامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

اور سجدہ سے سر اٹھانے کی تحریم کے بیان میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم میں سے کوئی ڈرتا نہیں جب کہ امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے

أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ

کہ نہ الٹا اللہ اسکے سر کو کہ ہے کے سر سے بدل ڈالے یا نہ الٹا اللہ اس کی صورت کو کہ ہے کی صورت کر ڈالے۔ متفق علیہ ۱۲

اَلْبَابُ الْحَادِي وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ وَضْعِ

باب دو سو اکتیسوان نمازیں

الْيَدِ عَلَى الْخَاصِرَةِ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى

پہلو پر ہاتھ رکھنے کی کراہت کے بیان میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ

باب دو سو بتیسوان طعام

الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَنَفْسُهُ تَتُوْقُ إِلَيْهِ أَوْ مَعَ مُدَافَعَةِ

حاضر ہو اور جی اسکا مشتاق خواہان ہو اسوقت یا اخبثان (پیشاب اور پاخانہ)

الْأَخْبَثَيْنِ وَهُمَا الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

روکی کر نماز پڑھنے کی کراہت کے بیان میں روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ پینے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کھانا کہ حاضر ہو چکے وقت

وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُ الْأَخْبَثَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور اخبثان (یعنی بول یا پاخانہ) کی مدافعت کیہوتے نماز عمدہ نہیں ہوتی روایت کی یہ مسلم نے ۱۲

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ

باب دو سو تینتیسوان نمازیں

عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

آسمان کیطرف آنکھ اٹھانے کی نہی کے بیان میں انس بن مالک رضہ سے روایت ہے۔

ف

یعنے جو سجدے سے اپنے امام کے پہلے سر اٹھاوے وہ نادان ہے حقیقت میں گدھا ہے اور ظاہر میں آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہیں کرتا یا یہ مطلب کہ ایسے آدمی کی صورت آخرت میں ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نکرے اسپر امام کی اطاعت واجب ہے

ف

جب کھانا تیار ہو پہلے کھانا کھاوے تب نماز پڑھے تاکہ نماز میں کھانیکی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب حاجت ضروری پیشاب زور کر آئے تو ان سے فراغت کر کے نماز پڑھے تاکہ نماز میں خلش باقی نہ رہے

ت

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو اپنے آنکھیں

أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلٰوتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ

نماز میں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ اس مضمون میں آپنے کڑائی فرمائی یہاں تک کہ فرمایا البتہ باز رہیں

عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

لوگ اس سے یا اُن کی آنکھیں اچکی جائیں روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ الْاِلْتِفَاتِ

باب دوسو چونتیسواں نماز میں بے عذر چپ و راست دیکھنے کی

فِي الصَّلٰوةِ لِغَيْرِ عُذْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ

کراہت کے بیان میں روایت ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ پوچھتے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے پوچھا آپنے فرمایا کہ وہ

اِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اُچک لیتا ہے کہ شیطان بندہ کی نماز سے اُچک لیتا ہے روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو نماز میں

سَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ

اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچتا رہ کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا ہلاک ہونیکا سبب ہے

فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ

اگر ضرورت ہی ہو تو نفلوں میں نہ فرضوں میں روایت کی یہ ترمذی نے

قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کہا حدیث حسن صحیح ہے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ

باب دوسو پینتیسواں قبروں کیطرف نماز پڑھنے سے

الصَّلٰوةِ إِلَى الْقُبُوْرِ عَنْ أَبِيْ مَرْثَدٍ كَنَّازِ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نہی کے بیان میں۔ ابی مرثد کناز بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

وا

حدیث کا حاصل یہ ہے کہ نفلوں میں اس فعل کی کراہت کہی ہے بہ نسبت فرضوں کے۔ منہ ح وع۔ ملخصا۔ اللھم اغفر لنا اجمعین۔

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا اِلَى الْقُبُوْرِ

وہ کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ تم قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو

وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور نہ اُنپر بیٹھو۔ روایت کی یہ مسلم نے ۱۲

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ تَحْرِيْمِ

باب دوسو چھبیسوان نماز

اَلْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ عَنْ اَبِي الْجُهَيْمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ

پڑھنے والے کے آگے سے گذرنے کی تحریم کے بیان میں ابو جہیم عبد اللہ بن حارث

اَبْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ابن صمۃ انصاری رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ

وسلم نے کہ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا اُس گناہ کو جان جائے جو اس فعل میں ہے تو وہ ٹھہرو

اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ الرَّاوِيْ لَا اَدْرِيْ

آگے سے گذرنے سے چالیس تک کھڑا رہنا بہتر ہو۔ راوی نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں

قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

آپنے چالیس دن فرمائے تھے۔ یا چالیس مہینے یا چالیس برس متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ

باب دوسو سینتیسوان مؤذن کی

شُرُوْعِ الْمَاْمُوْمِ فِيْ نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ فِيْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

نماز کی اقامت کہنے میں شروع ہونیکے بعد مقتدی کو نفل نماز شروع کرنے کی کراہت کے بیان میں

سَوَاءٌ كَانَتِ النَّافِلَةُ سُنَّةَ تِلْكَ الصَّلٰوةِ اَوْ غَيْرَهَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

برابر ہے کہ وہ نفل اسی نماز کی سنت ہو یا اسکی غیر دوسری نفل ہو۔ ابو ہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو

فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تو کوئی نماز درست نہیں سوائے فرض کے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ ۱۲

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ

باب دوسو اڑتیسواں جمعہ کے دن کو

تَخْصِيْصِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِالصَّوْمِ اَوْ لَيْلَتِهٖ بِصَلٰوةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

روزے سے یا جمعہ کی رات کو نماز سے خاص کرنیکے کراہت کے بیان میں ابو ہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخُصُّوْا لَيْلَةَ

رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم مت رکھو راتوں میں سے

الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ

جمعے کی رات کو شب بیداری اور نماز کیواسطے خاص نکرو اور سب دنوں میں سے جمعہ کیدن کو روزہ رکھنے کیواسطے

بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

خاص نکرو مگر اسطرح مضائقہ نہیں کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو اسمیں جمعہ بھی آپڑے۔ روایت کی یہ مسلم نے ف

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمَنَّ

اور اُسی راوی سے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے۔ تم میں سے

اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ مُحَمَّدِ

کوئی جمعہ کیدن فقط روزہ نہ رکھے۔ مگر یوں مضائقہ نہیں کہ جمعہ سے پہلے دو ۲ بھی ایکروزہ رکھے یا بعد اُسکے متفق علیہ اور روایت محمد

ابْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَهٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ابن عباد سے کہا کہ میں نے جابر رضہ سے پوچھا کیا نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمٍ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے نہی کی ہے اُسنے کہا ہاں۔ متفق علیہ اور روایت ہے ام المؤمنین

جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جویریہ بنت الحارث رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ قَالَ اَصُمْتِ اَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ

جمعہ کے دن میرے ہاں آئے اور وہ روزہ دار تھی (یعنی میں) آپنے فرمایا کیا تو نے کل روزہ رکھا تھا اُسنے کہا نہیں۔ آپنے فرمایا

تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِيْ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تیرا ارادہ ہے کہ کل کو روزہ رکھے اُسنے کہا نہیں۔ آپنے فرمایا پس افطار کر۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ تَحْرِيْمِ

باب دوسو انتالیسواں روزہ کی

ف جمعہ کے دن غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد میں جانا اور جمعہ کی نماز پڑھنا ضرور ہے اسواسطے اُسکی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہیں اُن کاموں میں خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ عبادت کیواسطے سب دن برابر ہیں اور بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہیں کسی کی درست نہیں کہ اپنی طرف سے کسی

ف ۲ یعنی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے تاکہ یہودیوں سے مشابہت نہ ہو کہ وہ ایک ہفتہ میں صرف ہفتہ کو روزہ رکھتے ہیں ۱۲

ت

اَلْوِصَالُ فِی الصَّوْمِ هُوَ اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمَیْنِ اَوْ اَکْثَرَ وَلَا یَاْکُلَ وَلَا

وصال کی تحریم تین اور وصال یہ ہے کہ دو دن یا زیادہ متواتر روزہ رکھے اور ان کے درمیان نہ کھائے اور نہ

یَشْرَبَ بَیْنَهُمَا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

سوئے۔ ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْوِصَالِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ

اللہ علیہ وسلم نے وصال سے بھی منع فرمایا ہے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے

عَنْهُمَا قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّكَ

کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وصل سے منع کیا لوگوں نے کہا آپ

تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ

وصال کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ میں تمہارے جیسا نہیں مجھے کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں

اَلْبَابُ الْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ تَحْرِیْمِ الْجُلُوْسِ عَلَی الْقَبْرِ

باب دو سو چالیسواں قبر پر بیٹھنے کی تحریم میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ

کہ تم میں کوئی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے۔ کہ اس کے کپڑے جلکر اسکے چمڑے تک آگ پہونچ جائے

خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یہ حالت اسکے حق میں قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی النَّهْیِ

باب دو سو اکتالیسواں ممانعت میں

عَنْ تَجْصِیْصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَیْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی

قبر کو چونہ گچ کرنے اور اسپر مکان بنانے سے بھی کہ بیان ہے جابر رضہ سے روایت ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْهِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر کو چونہ گچ کرنے یعنی پختہ بنانے اور اسپر بیٹھنے

وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور اسپر بنا یعنی مکان بنانے سے منع کیا ہے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّانِی وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ تَغْلِیْظِ التَّحْرِیْمِ

باب دو سو بیالیسواں — غلام کے موٹے سے

اِبَاقِ الْعَبْدِ عَنْ سَیِّدِہٖ عَنْ جَرِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

بھاگ جانے کی تحریم کی کڑائی کے بیان میں۔ — جریر رضی سے روایت ہے — کہا کہ فرمایا رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ رَوَاہُ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غلام بھاگا۔ — تو البتہ اس سے اتر گئی — اسلام کی پناہ — روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ

مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے وہ روایت کرتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو قت غلام — بھاگ جاوے — قبول کی جاوے گی

لَہٗ صَلٰوۃٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ فَقَدْ کَفَرَ

نماز اسکی روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ایک روایت میں ہے پس تحقیق کافر ہوگیا

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ تَحْرِیْمِ

باب دو سو تینتالیسواں — حد زنا میں

الشَّفَاعَۃِ فِی الْحُدُوْدِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا

شفاعت کرنے کی تحریم کے بیان میں۔ — فرمایا اللہ تعالیٰ نے — بدکاری کرنے والی عورت — اور مرد

کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِہِمَا رَاْفَۃٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ

سو مارو ایک ایک کو — دونوں میں سے — سو چوٹ پچھی اور نہ آوے — تم کو انپر ترس — اللہ تعالیٰ کے

اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

حکم چلانے میں اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر — اور عائشہ رضی سے — روایت ہے

عَنْہَا اَنَّ قُرَیْشًا اَھَمَّہُمْ شَاْنُ الْمَرْاَۃِ الْمَخْزُوْمِیَّۃِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا

کہ قریش کو فکر میں ڈالا عورت مخزومیہ کے حال نے — کہ اسنے چوری کی تھی پس آپس میں انہوں نے — گفتگو کی

مَنْ یُّکَلِّمُ فِیْہَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَنْ یَّجْتَرِیْٔ عَلَیْہِ

کہ اسکے مقدمہ میں پیغمبر — خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے — کون کلام کرے ؟

اِلَّا اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَہٗ اُسَامَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَتَشْفَعُ

پھر وے خود ہی کہنے لگے کہ اس کام پر اسامہ بن زید پیارے رسول اللہ صلعم کے پیارے کے سوا کون کلام کرسکتا ہے پس اسامہ نے اس مقدمہ میں آپ سے کلام کی

فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَھْلَکَ

حدوں میں سے ایک — سفارش کرتا ہے — پھر اپنے کھڑے ہوکر۔ — خطبہ پڑھا پھر فرمایا — کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے۔

وا یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ قریش سے تھے ۱۲

وہ یعنی شفاعت کرے ۱۲ اللھم اغفرلنا اجمعین ۱۲

اَلَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ

کہ جو لوگ تجھ سے پہلے تھے اُن کو اسی نے کھیا ڈالا کہ جب انمیں کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا ہو تو اُسکو بے سزا دیے چھوڑ دیتے اور جب انمیں کوئی

فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ

غریب چوری کرتا تو اُسپر سزا لگاتے اور مجھے قسم ہے کہ اگر فاطمہ محمد کی بیٹی

سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَتَاَوَّنَ وَجْهُ

چوری کرے تو میں اُسکا ہاتھ ضرور کاٹوں گا۔ متفق علیہ۔ ۱۲ اور ایک روایت میں ہے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ متغیر ہوگیا اور آپنے فرمایا کہ کیا تو حد اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد میں

اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ اَمَرَ

سفارش کرتا ہے۔ اسامہ نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے واسطے استغفار کریں راوی نے کہا پھر آپنے اس عورت کو

بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا

ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا پس اُسکا ہاتھ کاٹا گیا۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ

باب دو سو چوالیسواں لوگوں کے رستہ میں

التَّغَوُّطِ فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَظِلِّهِمْ وَمَوَارِدِ الْمَاءِ وَنَحْوِهَا قَالَ اللّٰهُ

اور سایہ اُنکے میں اور پانی کے گھاٹوں اور اُسکے مثل مکانوں میں پاخانہ پھرنے کے بھی کے بیان میں۔ فرمایا اللہ

تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا

تعالیٰ نے اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں۔ مسلمان مردوں کو اور عورتوں کو بن کیے کام کے

فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

تو اٹھایا انہوں نے بوجھ جھوٹھ کا اور صریح گناہ کا۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کرنے والی کاموں سے اصحاب نے کہا

اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ

یا رسول اللہ وہ لعنت کرنیوالے کام کون ہیں۔ آپنے فرمایا جو آدمی لوگوں کی راہ میں جلے ضرور بھرے

اَوْ ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یا اون کے سایہ کے مقام میں۔ روایت کی یہ مسلم نے ۱۲

---

۱۲ فاطمہ بنت قیس قریش میں شریف زادی تھی اس نے چوری کی لوگوں نے اس کی سفارش کی اسوقت یہ حدیث فرمائی اور کیسکی سفارش مانی اُسکا ہاتھ کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ شریف کے حکم میں کسی کی رورعایت نہ چاہیے۔ اگلی امتیں اسی سبب سے ہلاک ہوئیں

۱۲ اور معلوم ہوا کہ شریعت کے حکم میں سب برابر ہیں شریف رذیل کا کچھ فرق نہیں ۱۲ ات ملخصا

۱۲ راہ اور سایۂ درخت کے نیچے جلے ضرر پہنچانا سخت رسانی کا سبب ہے اس واسطے لوگ اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور بد کہتے ہیں ۱۲ ات

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ

باب دو سو پینتالیسواں کھڑے پانی میں

عَنِ الْبَوْلِ وَغَيْرِهٖ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

پیشاب وغیرہ کرنے سے نہی کے بیان میں جابر رضہ سے روایت ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے نہی کی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ

باب دو سو چھیالیسواں باب کا

تَفْضِيْلِ لِوَالِدٍ بَعْضَ اَوْلَادِهٖ عَلٰى بَعْضٍ فِيْ الْهِبَةِ عَنِ النُّعْمَانِ

تفضیل دینا اپنی اولاد میں سے بعضوں کو بعضوں پر ہبہ میں روایت ہے نعمان

ابْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن بشیر رضہ سے کہ اسکا باپ اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ

لیگیا اور کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو ایک غلام دیا ہے حضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے سب بیٹوں کو اسکے مثل دیا ہے اُسنے کہا نہیں حضرت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو بھی واپس کرلے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَا قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ

کہا کیا تو نے اپنی سب اولاد سے ایسا ہی کیا ہے اُسنے کہا نہیں آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَاعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ اَبِيْ فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ

اور اپنی اولاد میں عدالت کرو۔ پس میرے باپنے ہبہ سے رجوع کیا اور وہ صدقہ واپس کرلیا۔ اور ایک روایت میں ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بشیر کیا تیرے اور اولاد بھی ہے اُسنے کہا۔ ہاں ہے آپنے فرمایا

اَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا

کیا تو نے سب کو ایسا ہی دیا ہے اُسنے کہا نہیں۔ اُسنے فرمایا ایسے حال میں تو مجھے گواہ مت کر کہ میں

فاہ وانصاف کرو درمیان اولاد اپنی کے یعنے برابر سب کو دیا کرو بعضوں کو زیادہ اور بعضوں کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہیں اور امام احمدؒ کی روایت میں ہے مجھے گواہ مت کر ظلم پر اور تیرے بیٹوں کا تجھ پر حق ہے کہ تو برابری کرے ان کو دینے میں اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ جو تو دیا ہے وہ پھیر لے اور طبرانی اور بیہقی اور سعید بن منصور نے

نکالا

کر برابری کرو عطا میں اپنی اولاد میں اور اگر میں کسی کو زیادہ دلاتا تو لڑکیوں کو زیادہ دلاتا کیونکہ وہ قادر نہیں میں کسب پر اسکی اسناد میں سعید بن یوسف ضعیف ہے حافظ نے فتح میں کہا اسکا اسناد اچھا ہے۔ ان حدیثوں سے بھی نکلتا ہے کہ اولاد کو کم و بیش دینا ظلم ہے اور برابری واجب ہے ۱۲ ۱۲

أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ وَّفِي رِوَايَةٍ لَّا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ وَّفِي رِوَايَةٍ أَشْهَدُ

ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔ اور ایک روایت میں ہے مت گواہ کر مجھ کو ظلم کے کام پر اور ایک روایت میں ہے۔ کہ اس کام پر

عَلَى هٰذَا غَيْرِي ثُمَّ قَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ يَّكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ

میرے سوا کسی غیر کو گواہ کر پھر فرمایا کیا تجھے خوش آتا ہے کہ تیری اولاد تجھ سے نیکی کرنے اور فرمانبرداری میں یکساں ہوں۔ اُسنے کہا

بَلٰى قَالَ فَلَا إِذًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہاں آپنے فرمایا پس اس حال میں نہیں ہوں متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ الْحِدَادِ

باب دوسو سینتالیسواں میت پر تین دن سے زیادہ

الْمَرْأَةِ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

سوگ کرنے کی تحریم کے بیان میں مگر اسکی عورت کو چار مہینے دس دن تک سوگ کرنا

أَيَّامٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى

چاہیئے۔ زینب بنت ابی سلمہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ میں

أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ

ام حبیبہ رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے پاس آئی جب

أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ

ابوسفیان بن حرب رضہ ان کا باپ فوت ہوگیا تھا۔ انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں زردی

خَلُوقٍ أَوْ غَيْرِهِ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ

خلوق کی تھی عہ یا اور کسی خوشبو کی زردی تھی۔ انہوں نے اسمیں سے ایک لڑکی کو تیل لگایا۔ پھر اپنے رخساروں پر مل لیا اور

قَالَتْ أَمَا وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

فرمایا کہ واللہ مجھے خوشبو لگانیکے کچھ حاجت نہیں۔ مگر میںنے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا۔ کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہے۔

الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

اُسکو حلال نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا

کہا زینب کہ جب زینب بنت جحش کا بھائی فوت ہوا تو میں انکے پاس آئی۔

تو اور مبتدیوں کے لئے تیار النفس اقوام کے بگڑنے کی بنیاد بس ہنس دیا پس ہنس دیا کے بعد بیشمار بگاڑ اور فساد کرنا بہت مشکل وقت پیدا ہوگا اور وہ بڑے ہوکر تیرے ساتھ بھلائی نہ کرینگے

الحدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو کم و بیش دینا ظلم ہے اور جس نے ایسا کیا تو رجوع کرے طاؤس اور شوریؒ اور احمدؒ اور اسحاق اور بعض مالکیہ اسی کے قائل ہیں اور جمہور کے نزدیک برابری مستحب ہے اور شافعی رہ اور ابوحنیفہؒ نے کہا برابری نہ کرنا مکروہ ہے لیکن تصرف نافذ ہو جاوے گا اور ابوبکر نے حضرت عائشہؓ کو اور اولاد سے زیادہ دیا اور الحدیث کہتے ہیں کہ برابری کرنا واجب ہے اور الحدیث سے یہ بھی نکلا کہ والدین جو اپنی اولاد کو دیویں اس میں انکو رجوع کرنا درست ہے اسی طرح دادا اور دادی اور نانا اور نانی کو بھی لیکن ان کے سوائے اور لوگوں کو رجوع کرنا بیہ میں جائز نہیں ۱۲ اللھم اغفرلنا اجمعین عہ جو ایک قسم خوشبو کی ہے ۱۲

فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ

انہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی اور کہا واللہ مجھے خوشبو کی نہ لگانے کی کچھ

حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ

حاجت نہیں مگر میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ منبر پر فرما رہے تھے۔

لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ

کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہے اُسکو حلال نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ

ثَلٰثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سوگ کرے مگر اپنے خاوند پر۔ تو چار مہینے دس دن سوگ کرے۔ متفق علیہ ۱۲

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ بَيْعٍ

باب دو سو اڑتالیسواں شہر کے رہنے والوں کو

الْحَاضِرِ لِلْبَادِي وَتَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَالْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ وَالْخِطْبَةِ

سودا کے رہنے والے کے لئے کوئی چیز بیچنے اور تلقی رکبان کی تحریم میں اور ایک بھائی کے سودے پر سودا کرنے اور اُسکے خطبہ پر

عَلٰى خِطْبَتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ أَوْ يَرُدَّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى

کرنے کی تحریم کے بیان میں مگر یہ کہ وہ اجازت دے یا رد کرے۔ ۱۲ انس رضہ سے روایت ہے کہا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ الْحَاضِرُ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر کے رہنے والے کو باہر کے رہنے والے کیلئے بیچنے سے منع کیا ہے اگرچہ

أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

بھائی ہو اُسکا ماں باپ (یعنی حقیقی) متفق علیہ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسباب کو آگے جا کر نہ ملو ۱۲ یہاں تک کہ بازاروں میں

إِلَى الْأَسْوَاقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

اتارا جائے۔ متفق علیہ۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قافلے سے جو غلہ وغیرہ لایا ہوا آگے جا کر نہ ملو ۱۲ اور شہری جنگلی کے لئے

لِبَادٍ فَقَالَ لَهُ طَاوُسٌ مَا لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

نہ بیچے طاؤس نے اُسکو کہا کہ لا یبع حاضر لباد کا مطلب کیا ہے اُسنے کہا کہ اُسکے لئے دلال نہ ہو۔ ۱۲

کور نیز اس سے معلوم ہوا کہ علم والے کو چاہیئے کہ بے علموں کے سمجھانے کو ان کو وہ کھا کر مسئلہ پر خود عمل کرے اور زبان سے بھی وہ مسئلہ بیان کر دیا کرے ۱۲ ات وغیرہ ۱۲ یعنی اس عورت سے میں نکاح نہیں کرتا ۱۲ ۳ یعنی قافلہ کو جو تجارت کا مال لے کر شہر کو آتا ہے۔ تم اس کو شہر سے باہر جا کر نہ ملو ۱۲۔ ۴ یعنی واسطے مول لینے کے ۱۲ ۱۲

تلقی رکبان کی یہ صورت ہے کہ شہری آدمی باہر سے غلہ وغیرہ لانیوالوں کو شہر سے باہر جا کر ملے اور کہے کہ اس چیز کی شہر میں کچھ قدر نہیں تاکہ وہ لوگ فریب میں آ کر وہ چیز اس نرخ سے یہ کہنے کی وجہ سے اُسکے ہاتھ فروخت کر دیں اپنے اس حیلے کیلئے منع فرمایا کہ اس میں فریب دینا اور شہری جنگلی کیلئے نہ بیچے یعنی ایک شخص جنگل غلہ وغیرہ شہر میں اس لئے بھیجا کہ آج کے نرخ

متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال نہی رسول اللہ صلی

متفق علیہ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ علیہ وسلم ان یبیع حاضر لباد ولا تناجشوا ولا یبع الرجل علی

نے منع فرمایا ہے اس سے کہ شہری جنگلی کے لئے بیچے اور نجش نہ کرو اور نہ بیچے آدمی اوپر

بیع اخیہ ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ ولا تسال المرأۃ طلاق اختہا

بیچنے بھائی اپنے کے اور ایک آدمی دوسرے بھائی کہ خطبہ پر خطبہ نہ کرے اور عورت اپنی بہن کی طلاق نہ چاہے

لتکفا ما فی اناءہا وفی روایۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تاکہ جو کچھ اسکے برتن میں ہے اُنڈیل دے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عن التلقی وان یبتاع المہاجر للاعرابی وان تشترط المرأۃ طلاق

تلقی کرنے سے منع فرمایا ہے اور مہاجر کے اعرابی کے لئے خریدنے سے اور عورت کی اپنی بہن (یعنی سوت) کی طلاق کی

اختہا وان یستام الرجل علی سوم اخیہ ونہی عن النجش والتصریۃ

شرط کرنے سے اور ایک بھائی کے دوسرے بھائی پر سودا کرنے سے منع کیا ہے۔ اور نجش اور تصریہ سے بھی منع کیا ہے۔

متفق علیہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ

متفق علیہ اور ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

علیہ وسلم قال لا یبع بعضکم علی بیع بعض ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ

وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بعضے بعضوں کے بیچنے پر نہ بیچے اور نہ نکاح کا پیغام دیوے اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر

الا ان یاذن لہ متفق علیہ ہذا لفظ مسلم وعن عقبۃ بن عامر

مگر یہ کہ وہ اسکو پروانگی دیوے۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ مسلم کا ہے ۱۲ اور عقبہ بن عامر

رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن اخو

رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن

المؤمن فلا یحل لمؤمن ان یبتاع علی بیع اخیہ ولا یخطب علی

مومن کا بھائی ہے مومن کو حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے سودا پر سودا کرے۔ اور نہ اپنے بھائی کے خطبہ پر

خطبۃ اخیہ حتی یذر رواہ مسلم

خطبہ کرنے سے پہلے کہ وہ چھوڑ دے۔ روایت کی یہ مسلم نے

الباب التاسع والاربعون بعد المائتین فی النہی عن

باب دو سو انچاسواں ممانعت کے

جاہون میں

کی خواہش نہ ہووے ف۱ تصریہ یہ کہ اونٹنی یا گائے یا بکری وغیرہ جانور کا ایک دن دو دو وقت دوہنا تا خریدار کے دیکھے دودھ آوے جائے اور خریدار دودھ زیادہ دیکھکر فریب میں آجائے اور نجش یہ کہ ایک شخص کوئی چیز خریدتا ہو دوسرا اگر اس چیز کی مدح کرے یا مول زیادہ لگا دیوے اور خریدنا منظور نہ ہو بلکہ یہ چاہتا ہو خریدار زیادہ دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے اس سے اس لئے منع فرمایا ہے کہ اس میں فریب پایا جاتا ہے ۱۲ منہ ف۲ بیع کا لفظ یہاں بیچنے کے معنے میں مستعمل ہے جیسا اہلی حدیث میں اسکی صورت بیان کی گئی ہے اور بعضوں نے بیع کے معنے خریدنے کے کئے ہیں یعنی کوئی اگر کسی چیز کو خریدتا ہو دوسرا اُسکا سودا نہ لگائے

اور خود اُسکا خریدار ہو جاوے اگر پہلے خریدار کی اجازت سے تو درست ہے ۱۲ منہ ف۵ یعنی اُسکے جواب دینے کے بعد اگر خطبہ کرے گا تو کچھ مضائقہ نہیں ۱۲

إِضَاعَةِ الْمَالِ فِي غَيْرِ وُجُوهِهِ الَّتِي أَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ فِيهَا عَنْ أَبِي

ضائع کرنے کی نہی کے بیان میں جہاں شریعت نے اذن نہ دیا ہو۔ ابی

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ

اللّٰهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ

تمہارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہے اور تین کام تمہارے واسطے مکروہ جانتا ہے پسند کرتا ہے تمہارے واسطے کہ تم اسکی بندگی کرو۔

وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَأَنْ

اور کسی کو اسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسرے یہ کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو اور تیسرے یہ کہ

تُنَاصِحُوا مَنْ وَلَّاهُ أَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ

خیر خواہی کرو اسکی جسکو خدا نے تمہارا حاکم کیا ہے اور مکروہ رکھتا ہے تمہارے واسطے بیفائدہ باتیں کرنا اور دوسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا اور تیسرے

الْمَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ وَعَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ أَمْلَى

بے موقع مال کو ضائع کرنا حدیث روایت کی یہ مسلم نے اور اسکی شرح پہلے گذر چکی ہے۔ اور روایت ہے وراد مغیرہ کے کاتب سے

عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک خط میں جو معاویہ رضؓ کو لکھا تھا۔ مجھ سے لکھوایا کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز فریضہ کے پیچھے یہ کلام پڑھا کرتے تھے نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر اللہ تعالیٰ

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اکیلا اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہ ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ

اے بار خدایا نہیں روکنے والا اسچیز کو کہ تو نے دی تو نے اور نہیں دینے والا اسچیز کو کہ تو روکا تو نے اور نہیں نفع دیتا دولتمند کو عذاب تیرے سے

الْجَدُّ وَكَتَبَ لَبِيدٌ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلٍ وَقَالٍ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَثْرَةِ

دولتمندی نہ ہوا اور اسکو کہا یا کہ رسول اللہ صلعم قیل و قال اور مال کے ضائع کرنے اور بہت

السُّؤَالِ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ

سوال کرنے اور ماؤں کے عقوق اور زندہ لڑکیوں کے دبانے اور جو دینا واجب ہے اسکے نہ دینے سے اور جو حق نہ ہو اسکے طلب کرنے سے منع کیا کرتے تھے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَبَقَ شَرْحُهُ

متفق علیہ اور اسکی شرح گذر چکی ہے۔

ف۱ یعنے قرآن اور حدیث ہی پر چلو ۱۲ ف۲ یعنی قرآن و حدیث کے خلاف راہ نہ نکالو ۱۲ ف۳ یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو ۱۲

ف۴ یا ناحق باتیں بنانا یا فضول پوچھنا ۱۲ ف۵ جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا تاج رنگ تشبہ زری میں مال برباد کرنا ۱۲ اللھم اغفرلنا اجمعین

اَلْبَابُ الْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِشَارَةِ

باب دو سو پچاسوان مسلمان کیطرف ہتھیار اور اسکے مانند سے

اِلٰى مُسْلِمٍ بِسِلَاحٍ وَّنَحْوِهٖ سَوَاءٌ كَانَ جَادًّا اَوْ مَازِحًا وَّالنَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي

اشارہ کرنے سے نہی کے بیان میں چاہے قصد سے کرے یا ہنسی سے اور ہتھیار نکالی کرکے ہاتھ میں

السَّيْفِ مَسْلُوْلًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيْرُ

لینے سے نہی کے بیان میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے

اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ

کوئی اپنے بھائی مسلمان کیطرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ اس واسطے کہ نہیں معلوم کسی کو شاید شیطان اُسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے

فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر آگر پڑے دوزخ کے گڑھے میں۔ متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہا ابو القاسم صلعم نے فرمایا

مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَ

جو شخص اشارہ کرے طرف بھائی اپنے کے ساتھ لوہے کے پس فرشتے لعنت کرتے ہیں اُسکو اگرچہ اسکا بھائی ماں باپ سے (سگا حقیقی)

اُمِّهٖ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِعُ ضُبِطَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ مَعَ كَسْرِ الزَّآءِ وَبِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ

یہ قول صلعم کا ینزع ضبط کیا گیا ہے۔ ساتھ عین مہملہ کے سمیت کسرہ زا کے اور ساتھ غین نقطہ والے کے

مَعَ فَتْحِهَا وَمَعْنَاهُمَا مُتَقَارِبٌ وَمَعْنَاهُ بِالْمُهْمَلَةِ يَرْمِيْ وَبِالْمُعْجَمَةِ اَيْضًا يَرْمِيْ وَ

سمیت فتحہ زا کے اور معنی دونوں کا قریب ہے اور معنے ساتھ غین نقطہ کے پہنچنا ہے اور نقطہ والے کے بھی یہی معنے ہے پھینکنا ہے اور

يُفْسِدُ وَاَصْلُ النَّزْغِ الطَّعْنُ وَالْفَسَادُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

بگاڑتا ہے اور اصل معنی نیزع کے طعنہ مارنا ہے اور بگاڑنا ہے۔ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہا

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

کہ رسول اللہ صلعم نے تلوار ننگی ہاتھ میں لینے سے منع کیا ہے روایت کی اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ

باب دو سو اکاون اذان کے بعد

مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا لِعُذْرٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ عَنْ اَبِي

مسجد سے بلا عذر دون نماز فریضہ پڑھنے کے نکلکر چلے جانے کی کراہت میں روایت ہے۔ ابو

الشَّعْثَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

الشعثاء رضہ سے کہ ہم مسجد میں ابو ہریرہ رضہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

ف

اگرچہ ہو بھائی اسکا حقیقی لینے سے بھائی کیساتھ ہر چند ظاہر میں ہتھیار قتل کا نہیں تو بھی اس کیطرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہیں اور جبکہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے لعنت کرتے ہیں تو خیال کیسا

فِی الْمَسْجِدِ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ یَمْشِیْ فَاَتْبَعَهٗ اَبُوْهُرَیْرَةَ

کہ مؤذن نے اذان کہی ایک شخص اذان کے بعد مسجد میں سے اٹھ کر چلا گیا۔ ابو ہریرہ اس کو دیکھتا رہا تاکہ وہ مسجد سے نکل جائے

بَصَرَهٗ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پھر ابو ہریرہ رضؓ نے کہا کہ اس شخص نے ابو قاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ رَدِّ

باب دوسو باون خوشبو دار گھاس یا پھول وغیرہ عذر کے

الرَّیْحَانِ لِغَیْرِ عُذْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

رد کرنیکی کراہت کے بیان میں۔ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِیْفُ

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو خوشبو دار گھاس یا پھول دیا جائے تو اسکو رد نکرے کہ یہ ہلکی

الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ

شئے ہے اور خوشبو دار چیز ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ نبی

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو دار کو رد نکیا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ الْمَدْحِ

باب دوسو تریپن جس شخص پر خود پسندی وغیرہ

فِی الْوَجْهِ لِمَنْ خِیْفَ عَلَیْهِ مَفْسَدَةٌ مِّنْ اِعْجَابٍ وَّنَحْوِهٖ وَجَوَازِهٖ لِمَنْ

بداخلاقی کا خوف ہو اسکے روبرو اسکی مدح کرنے کی کراہت میں اور جس شخص کے حق میں ایسے خوف سے

اُمِنَ ذٰلِکَ فِیْ حَقِّهٖ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ

امن ہو اسکی مدح کرنے کے جواز کے بیان میں۔ روایت ہے ابو موسےٰ رضؓ سے کہا کہ نبی

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُثْنِیْ عَلٰی رَجُلٍ وَیُطْرِیْهِ فِی الْمَدْحِ فَقَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے کی ثنا کرتے اور اسکی مدح میں مبالغہ کرتا سنکر فرمایا

اَهْلَکْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ الْاِطْرَاءُ الْمُبَالَغَةُ فِی الْمَدْحِ

کہ تمنے اس آدمی کو ہلاک کر دیا۔ یا اس کی پشت تمنے توڑ دی۔ متفق علیہ اطراء کا معنے مبالغہ کرنا مدح میں سے

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

اور روایت ہے ابو بکرہ رضؓ سے کہ نبی صلے اللہ

ف یعنے خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہیں کہ اس کا عوض دینا مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیوں رد کی جائے ہوت اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سمع فیہ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى رَجُلٌ عَلَيْهِ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ

علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا ایک شخص نے اسکی تعریف کی (یعنی اسکے روبرو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وائے تجھ کو

قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُهُ مِرَارًا إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ

تو نے اپنے دوست کی گردن کاٹ دی آپنے کئی بار یہ لفظ فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کو کسی کی مدح ضرور ہی کرنی ہو

فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيبُهُ

تو چاہیئے کہ کہا کرے میں اسکو ایسا ایسا گمان کرتا ہوں اگر اسکو جیسی اُسنے تعریف کی ہے ویسا ہی سمجھتا ہے اور حساب کرنیوالا اسکا

اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ

اللہ تعالیٰ ہے ۱۲ اور اللہ تعالیٰ پر کسی کی تعریف میں حکم نکرے ۱۲ متفق علیہ ۳ اور روایت ہے ہمام بن حارث سے کہ نقل کی اُسنے

عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مقداد سے کہ ایک آدمی نے عثمان رضؓ کی مدح شروع کی

عَنْهُ فَعَمَدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِ الصِّبْيَانِ

مقداد گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اور اسکے منہ پر کنکر مارنے شروع کر دیے

فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عثمان رضؓ نے مقداد کو کہا مجھے کیا ہوا تو کیا کرتا ہے ؟ مقداد نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فَهٰذِهِ

نے فرمایا ہے کہ جب تم مدح کرنیوالوں کو دیکھو تو انکے منہ میں مٹی ڈالو۔ روایت کی یہ مسلم نے ۱۲ یہ حدیثیں نبی

الْأَحَادِيثُ فِي النَّهْيِ وَجَاءَ فِي الْإِبَاحَةِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ صَحِيحَةٌ قَالَ الْعُلَمَاءُ

کے بیان میں ہیں جو تم کو معلوم ہوئیں اور مدح کی اباحت و جواز میں بھی بہت حدیثیں صحیح آئی ہیں علماء نے کہا ہے۔

وَطَرِيقُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأَحَادِيثِ أَنْ يُقَالَ إِنْ كَانَ الْمَمْدُوحُ عِنْدَهُ كَمَالُ

کہ ان حدیثوں میں جمع کا طریق یہ ہے کہ کہا جائے کہ ممدوح اگر ایمان و یقین کامل

إِيمَانٍ وَيَقِينٍ وَرِيَاضَةِ نَفْسٍ وَمَعْرِفَةٍ تَامَّةٍ بِحَيْثُ لَا يَفْتِنُ وَلَا يَغْتَرُّ

والا اور نفس کی ریاضت اور معرفت کامل والا ایسا ہے کہ مدح کرنے سے مفتون و مغرور

بِذٰلِكَ وَلَا تَلْعَبُ بِهِ نَفْسُهُ فَلَيْسَ بِحَرَامٍ وَلَا مَكْرُوهٍ وَإِنْ خِيفَ عَلَيْهِ

نہیں ہوتا اور نہ اسکا نفس اس سے بازی کرتا ہو۔ تو اسکی مدح نہ حرام ہے نہ مکروہ اور اگر ممدوح پر

شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمُورِ كُرِهَ مَدْحُهُ فِي وَجْهِهِ كَرَاهَةً شَدِيدَةً وَعَلَى

امور مذکورہ میں سے کسی امر کا خوف ہو تو اسکے روبرو اسکی مدح کرنی سخت مکروہ ہے اور

اچھے کاموں کی رغبت ہو اور سننے والوں کو اُسکے اقتدا کی ترغیب ہو تو یہ مدح بر الیقین ۱۲ منہ ملخصاً ع۔

هٰذا التفصيل تنزل الاحاديث المختلفة في ذلك ومما جاء في الاباحة

احادیث مختلفہ جو منع کی ہیں اور جو اباحت میں آئی ہیں اس تفصیل پر حمل کرنی چاہیے۔ اور منجملہ ان احادیث کے

قوله صلى الله عليه وسلم لابي بكر رضي الله عنه ارجو ان لا تكون منهم

جو اباحت میں آئی ہیں یہ آپکا قول ہے کہ اپنے ابوبکر رضؓ کو فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تو انمیں سے نہو

اي من الذين يسبلون ازرهم خيلاء وقال صلى الله عليه وسلم لعمر رضي

یعنی اُن لوگوں میں سے جو اپنے تہبند تکبر سے نیچے کرتے ہیں اور آپنے عمر رضؓ کو فرمایا

الله عنه ما راك الشيطان سالكا فجا الا سلك فجا غير فجك والاحاديث

کہ تجھے میں دیکھا تجھ کو شیطان نے کسی رستہ میں چلتا مگر حال یہ ہے کہ شیطان وہ رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ کو چلا گیا

في الاباحة كثيرة وقد ذكرت جملة من اطرافها في كتاب الاذكار

اور اباحت میں حدیثیں بہت ہیں میں سے کچھ کتاب الاذکار میں ذکر کی ہیں۔

الباب الرابع والخمسون بعد المائتين في كراهة الخروج

باب دوسو چونسٹھ

من بلد وقع فيه الوباء فرارا منه وكراهة القدوم عليه قال

شہر میں وبا پھری ہو وبا سے بھاگ کر انمیں سے نکل جانے کی کراہت اور باہر سے اس شہر میں آکر داخل ہونیکی کراہت کے بیان میں

الله تعالى اينما تكونوا يدركم الموت ولو كنتم في بروج مشيدة

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم جہاں ہوگے موت تم کو آپکڑے گی اگرچہ تم مضبوط برجوں میں ہو

وقال تعالى ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة وعن ابن عباس

اور فرمایا ہے اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں اور روایت ہے ابن عباس

رضي الله عنهما ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه خرج الى الشام حتى

رضؓ سے کہ عمر بن خطاب رضؓ نے شام کی طرف کوچ کیا جب

اذا كان بسرغ لقيه امراء الاجناد ابو عبيدة بن الجراح واصحابه

سرغ میں پہنچے تو لشکر کے امیر ابو عبیدہ بن جراح اور اُسکے ساتھی عمر رضؓ کو آگے سے آملے

فاخبروه ان الوباء قد وقع بالشام قال ابن عباس فقال لي عمر

تو اُسکو خبر دی کہ شام کے ملک میں وبا پھیل رہی ہے کہا ابن عباس رضؓ نے کہ عمر رضؓ نے

ادع لي المهاجرين الاولين فدعوتهم فاستشارهم فاخبرهم ان

مجھے کہا کہ مہاجرون پہلوں کو بلا لا میں انکو بلا لایا حضرت عمر رضؓ نے مشورہ کیا اور کہا

وا کو تبوک کے قریب شام کے رستہ میں مدینہ سے تیرہ منزل پر ایک شہر ہے ۱۲ منہ غفرلہ

الجزء الخامس عشر النساء ۱۱

الوباء قد وقع بالشام فاختلفوا فقال بعضهم خرجت لامر ولا نرى

کہ شام میں وبا پھیل رہی ہے ۱؎ بعضوں نے کہا کہ تو ایک کام کو آیا ہے ہماری رائے نہیں

ان ترجع عنه وقال بعضهم معك بقية الناس واصحاب رسول الله

کہ تو اسکو چھوڑ کر واپس لوٹ جائے اور بعضوں نے کہا کہ تیرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

صلى الله عليه وسلم ولا نرى ان تقدمهم على هذا الوباء فقال ارتفعوا

اصحاب کا بقیہ ہے ہم یہ رائے نہیں دیتے کہ تو ان کو اس وبا میں لیجائے عمر رضؓ نے ان کو کہا اٹھ جاؤ

عني ثم قال ادع لي الانصار فدعوتهم فاستشارهم فسلكوا سبيل

پھر مجھے کہا کہ انصار کو بلا میں انکو بلا لایا انہوں نے ان سے مشورہ لیا وے بھی مہاجروں کی

المهاجرين واختلفوا كاختلافهم فقال عمر رضي الله عنه ارتفعوا عني

راہ چلے اور اُن کے طرح ہی انہوں نے بھی اختلاف کیا۔ عمر رضؓ نے ان کو بھی اُٹھا دیا

ثم قال ادع لي من كان ههنا من مشيخة قريش من مهاجرة

اور مجھے کہا کہ بلا کے لے مہاجروں میں سے بوڑھے بوڑھے قریشیوں کو بلا

الفتح فدعوتهم فلم يختلف عليه منهم رجلان فقالوا نرى ان ترجع

میں ان کو بلا لایا ان میں سے دو آدمیوں نے اختلاف نہ کیا۔ سبھوں نے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ آپ لوگوں کو لے کر واپس

بالناس ولا تقدمهم على هذا الوباء فنادى عمر في الناس اني مصبح

لوٹ جائے۔ اور انکو اس وبا میں نہ لیجائے۔ عمر رضؓ نے منادی کروا دی کہ میں صبح کو

على ظهر فاصبحوا عليه فقال ابو عبيدة بن الجراح افرارا من قدر الله

پیچھے کو لوٹنے والا ہوں لوٹ چلو تم بھی صبح کو۔ ابو عبیدہ بن جراح نے کہا کیا تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگ کر جاتا ہے۔

فقال عمر لو غيرك قالها يا ابا عبيدة وكان عمر يكره خلافه نعم نفر من

عمر رضؓ نے اسکے جواب میں کہا کہ اے ابو عبیدہ اگر تیرے سوا کوئی اور یہ بات کہتا تو میں اسکا جواب دیتا اور عمر رضؓ اسکا خلاف کرنا مکروہ جانتے تھے پھر کہا کہ

قدر الله الى قدر الله ارايت لو كانت لك ابل فهبطت واديا له عدوتان

ایک تقدیر سے دوسری تقدیر کی طرف جاتے ہیں تو جانتا نہیں کہ اگر تیرے پاس اونٹ ہوں اور تو ایک میدان میں اترے کہ جسکے

احداهما خصبة والاخرى جدبة اليس ان رعيت الخصبة رعيتها بقدر الله وان رعيت الجدبة

ایک طرف تازی گھاس بہت ہے اور دوسری طرف خشکی و قحط ہے کیا یہ نہیں کہ اگر تو گھاس والی طرف چرائے تو بھی اللہ تعالیٰ کی

رعيتها بقدر الله قال فجاء عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه وكان متغيبا

تقدیر سے ہے اور اگر تو دوسری طرف چرائے تو بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے۔ کہا راوی نے پھر عبد الرحمن بن عوف رضؓ کہ اپنے کسی کام کے لئے۔

۱؎ یعنی باوجود علم کے تو یہ بات کہتا ہے ۱۲ اللھم اغفرلنا اجمعین۔

باب ۲۰۴ الخروج من بلد الوبا

فِي بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

فارغ ہوئے آگئے انہوں نے یہ حال سنکر کہا کہ مجھے اسکا علم ہے میں نے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ

اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب تم کسی زمین میں وبا کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ اور اگر جہاں تم ہو

بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ انْصَرَفَ

وہاں وبا پھیل جائے تو اس سے بھاگ کر مت نکلو پس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور پیچھے کو پھر گئے۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلْعُدْوَةُ جَانِبُ الْوَادِيْ وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

متفق علیہ عدوہ کسی کے کنارے کو کہتے ہیں اور اسامہ رضہ سے روایت ہے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ اَلطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی زمین میں طاعون کی خبر سنو۔ تو وہاں مت جاؤ۔

وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ فِيْهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور جب اس زمین میں طاعون پھیل جائے جہاں تم ہو تو اس سے مت نکلو۔ متفق علیہ ۱۲

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي التَّغْلِيْظِ فِي

باب دو سو پچپن جادو کی تحریم کی کڑائی

تَحْرِيْمِ السِّحْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا

کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور سلیمان کافر نہیں ہوا۔ لیکن شیاطین کافر ہوئے

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ اَلْاٰيَةَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

جنہوں نے لوگوں کو جادو کی تعلیم کی اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہوں سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ وہ کون گناہ ہیں

قَالَ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ

فرمایا خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اس جان کو مار ڈالنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہے اور بیاج

الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ

کھانا اور یتیم (یعنی بے باپ لڑکے) کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا۔ اور خاوند والی ایماندار

الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عورتوں کو جو بدکاری سے واقف نہیں زنا کا عیب لگانا۔ متفق علیہ۔

ف

جس ملک میں وبا ہو نہ جاوے۔ کیونکہ اپنے تئیں بلا کی اور بلا میں ڈالے اور اگر اسی ملک میں وبا ہو تو اس سے بھاگے صبر اور توکل خدا پر ہے خدا سے بھاگ کر کہاں پھرے گا ۱۲ منہ اللھم اغفرلنا اجمعین

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ

باب دوسو پچپن قرآن کو

الْمُسَافَرَةِ بِالْمُصْحَفِ اِلٰى بِلَادِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيْفَ وُقُوْعُهٗ بِاَيْدِي الْعَدُوِّ

کفار کے شہروں میں لیجانے سے نہی بیان میں جب دشمن کے ہاتھ میں اُسکے آجانے کا خوف ہو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

قرآن ساتھ لیکر دشمن کے ملک میں جانے سے نہی کی ہے متفق علیہ ؎

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ

باب دوسو ساون سونے اور چاندی کے

اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوْهِ

برتنوں کے کھانے اور پینے اور طہارت وغیرہا کا موقعوں میں استعمال کرنے کی تحریم کے

الْاِسْتِعْمَالِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیان میں ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے اور چاندی کے برتن میں کھاتا اور پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ

نَارَ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ

غٹ کرنے والا ہے۔ متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے وہ جو کھاتا ہے اور پیتا ہے

فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ

بیچ برتنوں چاندی اور سونیکے اور روایت ہے۔ حذیفہ رضہ سے کہا کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِيْ

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو ریشم اور دیباکے کپڑے پہننے اور سونے اور

اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ چیزیں دنیا میں انکے لئے ہیں (یعنی کافروں کیلئے) اور آخرت میں تمہارے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

لئے ہیں۔ متفق علیہ۔ اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ حذیفہ رضہ سے مروی ہے

؎ قولہ نہی کی الخ اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں مرفوعاً ہے کہ نہ سفر کرو قرآن کیساتھ اسلئے کہ تحقیق نہیں امن اس سے کہ عزتی کرے اس کی دشمن والہم نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ علت کی وجہ یہی ہے کہ دشمن اسکی بے ادبی نہ کریں اور اگر یہ ڈر نہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے ۱۲ غزنوی رح

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ

کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتا ہے کہ فرماتے تھے کہ تم ریشم

وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا

اور دیبا نہ پہنا کرو اور سونے چاندی کے برتن میں نہ پیا کرو اور ان کے پیالوں میں نہ کھایا کرو ف

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور روایت ہے انس بن سیرین سے کہا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ

عِنْدَ نَفَرٍ مِّنَ الْمَجُوْسِ فَجِيْءَ بِفَالُوْذَجٍ عَلٰى اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَلَمْ يَاْكُلْهُ

مجوسیان کی جماعت میں بیٹھا تھا کہ جانمی کے برتن میں فالودہ

فَقِيْلَ لَهٗ حَوِّلْهُ فَحَوَّلَهٗ عَلٰى اِنَاءٍ مِّنْ خَزَفٍ وَّجِيْءَ بِهٖ فَاَكَلَهٗ رَوَاهُ

اسکو کہا گیا کہ تو اسکو بدل لے دوسرے برتن میں اسکو الٹ کر مٹی کے پاس جانمی لیا گیا تو اسنے کھالیا۔ روایت کی یہ

اَلْبَيْهَقِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ لٰكِنْ فِيْ اٰخِرِهٖ اَلْجَفْنَةُ

بیہقی نے اسناد حسن سے لیکن اسکے آخر میں کاسنے کا لفظ ہے پیالہ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ تَحْرِيْمِ لُبْسِ

باب دو سو اٹھاون مرد کو زعفران سے

الرَّجُلِ ثَوْبًا مُّزَعْفَرًا عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ

رنگا ہوا کپڑا پہننے کی تحریم کے بیان میں روایت ہے انس رضی سے کہا کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ کرنے سے بھی فرمائی ہے متفق علیہ۔ اور روایت ہے

اِبْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عمرو بن عاص رضی سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا فَقُلْتُ اَغْسِلُهُمَا

مجھپر دو کپڑے کسم کے رنگے ہوئے دیکھکر فرمایا تیری ماں نے تجھے انکے پہننے کا حکم دیا ہے میں نے کہا کہ میں انکو دھو ڈالوں

قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ مِنْ ثِيَابِ

فرمایا بلکہ تو ان کو جلا دے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ دونوں کافروں کے کپڑوں میں سے ہیں۔

اَلْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تو انکو مت پہنا کر روایت کی یہ مسلم نے

و۱ دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہیں ۱۲ ت

ف یعنے دوسرے برتن میں ڈال لے ۳ اللھم اغفرلنا اجمعین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ صَمْتٍ

باب دو سو انسٹھ — دن میں رات تک — چپ رہنے سے

يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

نہی کے بیان میں — روایت ہے علی رضہ سے — کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَّلَا صُمَاتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ

یاد رکھا ہوا ہے کہ (آپنے فرمایا) غلام کے بعد یتیم نہیں — اور دن میں رات تک چپ رہنا وا — نہیں — روایت کی یہ

اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ قَالَ الْخَطَّابِيُّ فِي تَفْسِيْرِ الْحَدِيْثِ كَانَ مِنْ

ابوداؤد نے اسناد حسن سے — خطابی رحمہ نے اس حدیث کی تفسیر میں کہا ہے — کہ چپ رہنا تھا

نُسُكِ الْجَاهِلِيَّةِ الصُّمَاتُ فَنُهُوْا فِي الْاِسْلَامِ عَنْ ذٰلِكَ وَاُمِرُوْا

جاہلیت کی عبادت میں سے تھا — اسلام میں اس سے منع کیے گئے — اور اللہ تعالیٰ کا ذکر

بِالذِّكْرِ وَالْحَدِيْثِ بِالْخَيْرِ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْ

اور نیک بات کرنے کا حکم کیا گیا — اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہا کہ — ابو

بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى اِمْرَاَةٍ مِّنْ اَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ

بکر صدیق رضہ — ایک عورت زینب نام پر — کہ قبیلہ احمس میں سے تھی — آئے

فَرَاٰهَا لَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ فَقَالُوْا حَجَّتْ مُصْمِتَةً فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِيْ

اور اسکو دیکھا کہ کلام نہیں کرتی، ابو بکر رضہ نے فرمایا اسکو کیا ہوا ہے کہ کلام نہیں کرتی لوگوں نے کہا کہ اسنے خاموشی کی حالت میں حج کیا ہے ابو بکر نے

فَاِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہ یہ کام جاہلیت کے کاموں میں سے ہے پس وہ کلام کرنے لگ گئی۔ — روایت کی یہ — بخاری نے

اَلْبَابُ السِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيْمِ انْتِسَابِ الْاِنْسَانِ اِلٰى

باب — دو سو ساٹھوان — آدمی کو اپنے — باپ کے غیر کیطرف

غَيْرِ اَبِيْهِ وَتَوَلِّيْهِ غَيْرَ مَوَالِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَّضِيَ اللّٰهُ

منسب ہونے یا طرف غیر مالکون اپنے کے تحریم کے بیان میں — سعد بن ابی وقاص رضہ سے — روایت ہے

عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو — چھوڑ کر کسی اور سے نانا رشتہ لگاوے — اور

هُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

وہ جانتا ہو کہ وہ اسکا باپ نہیں — تو اسپر بہشت حرام ہے — متفق علیہ ص۴ — اور ابو ہریرہ

ف یعنی چپ کا روزہ رکھنا ۱۲

ف۲ یعنی کلام نہ کرنا حلال نہیں ۱۲ ف۳

یعنی جو جان بوجھکر اپنا باپ چھوڑے دوسرے کو باپ بتلاوے

ف۴ یہ حدیث بہشت سے نصیب ہونے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا نسل آپکو سید بتلاتے ہیں بسا کرتے ہیں کہ بہشت چھوڑ کر دوزخ کی تیاری کرتے ہیں ۱۲

ت

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترغبوا عن آبائکم

رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے باپ دادا سے مونہہ نہ پھیرو

فمن رغب عن أبیہ فھو کفر متفق علیہ وعن یزید بن شریک

کہ جو شخص اپنے باپ سے مونہہ پھیرے وہ کافر ہوا۔ متفق علیہ اور روایت ہے یزید بن شریک

ابن طارق قال رأیت علیا رضی اللہ عنہ علی المنبر یخطب فسمعتہ

ابن طارق سے کہا کہ میں نے علی رضؓ کو منبر پر خطبہ پڑھتے دیکھا۔ اور میں نے سنا

یقول لا واللہ ما عندنا من کتاب نقرأہ الا کتاب اللہ وما فی ھذہ

کہ فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں کہ ہم اسکو پڑھتے ہوں مگر کتاب اللہ (یعنی قرآن) اور جو کچھ اس

الصحیفۃ فنشرھا فاذا فیھا اسنان الابل واشیاء من الجراحات

صحیفے میں ہے پھر آپنے اس صحیفے کو نشر پھیلا دیا (یعنی کھولا) پس اسمیں دیت کے اونٹوں کی عمر کے بیان اور کچھ زخموں کی دیت کے مسائل تھے

وفیھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرم ما بین عیر

اور اسمیں تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدینہ حرم ہے عیر

الی ثور فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ و

اور ثور کے درمیان جو زمین ہے وہ حرم ہے۔ جو شخص مدینہ میں بدعت نکالے یا بدعتی کو اس میں جگہ دے اُس پر اللہ تعالیٰ کی اور

الملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا

فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اُس سے توبہ قبول کرے گا۔ اور نہ

عدلا ذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بھا ادناھم فمن اخفر مسلما فعلیہ

فدیہ اور مسلمانوں کا عہد ایک ہے۔ جسکی کوشش حاصل کر سکتا ہے اُسکی ادنیٰ انمیں سے پس جو شخص مسلمان کے عہد کو توڑے اُسپر

لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ نہ اُسکی توبہ قبول کرے گا۔

صرفا ولا عدلا ومن ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ

اور نہ فدیہ اور جو شخص اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے نسب کا دعویٰ کرے یا نسبت کرے اپنے کو طرف غیر مالکوں اپنے کے پس اُسپر

لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی لعنت ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اُسکی توبہ قبول کرے گا۔

صرفا ولا عدلا متفق علیہ ذمۃ المسلمین ای عھدھم وامانتھم و

اور نہ فدیہ متفق علیہ۔ ذمۃ المسلمین یعنے عہد ان کا اور امانت ان کی اور

تعلیقے میں ہے قرآن
بین نہیں حضرت علی رضؓ
نے فرمایا کہ میں نے رسول
اللہ صلعم سے سوائے قرآن
اور اس صحیفے یعنے
ورق کاغذ کے سوا
کچھ نہیں لکھا اور آپنے
کہو لکر دکھلایا۔ اسمین
دیات وغیرہ کے کچھ
احکام لکھے ہوئے تھے
اور حضرت صلعم کی تلوار
کے غلاف میں رکھا رہتا
تھا اسمین یہ مسائل
جو اس حدیث
میں
بیان ہوئے
ہیں لکھے ہوئے تھے
عیر اور ثور دو پہاڑ ہیں مدینہ
منورہ کے دونوں طرف صرف
کے معنے فرض یا نفل یا
توبہ یا شفاعت کے ہیں اور
عدل کے معنے نفل یا فرض
یا فدیہ ہیں۔ اور مسلمانوں کا
عہد ایک ہے یعنی مسلمانوں کا
عہد امان ایک ہے اگر انمیں سے
ادنیٰ مسلمان مثل عورت اور
غلام کے بھی کسی سے عہد کرے یا
امن دیوے تو سب مسلمانوں پر
اسکا پورا کرنا لازم ہو جاتا ہے

اَخْفَرَہٗ نَقَضَ عَھْدَہٗ وَالصَّرْفُ التَّوْبَۃُ وَقِیْلَ الْحِیْلَۃُ وَالْعَدْلُ الْفِدَاءُ

اخفرہ کا معنے توڑ دیا عہد اسکا اور صرف کا معنے توبہ ہے اور کہا گیا حیلہ اور عدل کا معنے فدیہ دینا

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

اور ابوذر رضہ سے روایت ہے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا

سَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ مِنْ رَّجُلٍ دَعٰی لِغَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُہٗ اِلَّا کَفَرَ وَمَنِ

کہ فرماتے تھے کہ کوئی شخص نہیں کہ اپنا باپ چھوڑ کر غیر کو باپ بنائے جان بوجھکر مگر وہ کافر ہو گیا اور جو شخص

اِدَّعٰی مَا لَیْسَ لَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ رَّمٰی رَجُلًا

ایک چیز کی نسبت کا دعوے کرے حالانکہ وہ چیز اسکی نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو بنیرلے اور جو کسی کو

بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰہِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَّا حَارَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

کہ کافر ہے یا اسکو اللہ تعالیٰ کا دشمن کہے اور حال آنکہ وہ ایسا نہ ہو۔ تو کہنے والے پر پلٹ پڑے گا متفق علیہ ف۲

وَھٰذَا لَفْظُ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ

اور یہ لفظ مسلم کی روایت کے ہیں

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی التَّحْذِیْرِ

باب دو سو اکسٹھ اللہ تعالیٰ

مِنِ ارْتِکَابِ مَا نَھَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلْیَحْذَرِ

اور رسول نے کی منع کی ہوئی چیزوں سے تحذیر کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو ڈرتے رہیں

الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

جو لوگ خلاف کرتے ہیں اُسکے حکم کا کہ پڑے اُنپر کچھ خرابی یا پہونچے ان کو دکھ کی مار

وَقَالَ تَعَالٰی وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ

اور ڈرایا اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈاتا ہے۔ اور فرمایا بیشک تیرے رب کی پکڑ

لَشَدِیْدٌ وَقَالَ تَعَالٰی وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ

سخت ہے۔ اور فرمایا اور ایسی ہے پکڑ تیرے رب کی جب پکڑتا ہے بستیوں کو اور وہ

ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ

ظلم کرتے ہیں بیشک اسکی پکڑ دکھ دینے والی ہے زور کی اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَغَارُ وَغَیْرَۃُ اللّٰہِ اَنْ یَّاْتِیَ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ آدمی

ف۱ یعنی اُسکو جانتے تو کافر ہوا اور نعمت کی ناشکری کی ہے

ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمانی کو کافر کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جسمیں کفر کا خوف ہے، اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر کیسکو کافر کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا اپنے اوپر نہ پلٹ پڑے ۱۲ ق

النور ۶۲ آل عمران ۶۳ ۶۴

الْمَزْمَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اس کام کو کرے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ مَا يَقُوْلُهُ وَيَفْعَلُهُ

باب دو سو باسٹھ یہ شخص منہیات کا

مَنِ ارْتَكَبَ مَنْهِيًّا عَنْهُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ

مرتکب ہو وہ کیا ہے اور کیا کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جب کبھی ابھارے تجھ کو شیطان کی

نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ

چھیڑ تو پناہ پکڑ اللہ تعالیٰ کی۔ اور فرمایا اور جو لوگ ڈر رکھتے ہیں جہاں پڑ گیا اُنپر

مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ

شیطان کا کچھ سوچ کر چونک گئے پھر بھی ان کو سوجھ آگئی اور فرمایا اور وہ لوگ

اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ

کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا بار کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ تعالیٰ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

اور کون ہے گناہ بخشتا سوا اللہ تعالیٰ کے اور اڑ نہ رہیں اپنے کیے پر جانتے ہوتے

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ان کی جزا ہے بخشش انکے رب کی اور باغ جنکے تلے بہتی ہیں نہریں ان میں

خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا

رہا کریں انمیں اور خوب مزدوری ہے کام کرنیوالوں کی اور فرمایا اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع کرو

اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

تاکہ تم مجات حاصل کرو۔ اور فرمایا توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل کی توبہ

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھولکر

حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ بِاللّٰتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ

لات اور عزیٰ کی قسم کھائے تو چاہیئے کہ اسکے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جسنے اپنے ساتھی کو کہا

لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

آ میں تجھ سے قمار بازی کر لوں اسکو چاہیئے کچھ صدقہ دیوے متفق علیہ

لات اور عزیٰ عرب میں دو بت تھے کہ کافر ان کی قسم کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو جو جب عادت کے بعضے لوگ بھول کر انہوں کی قسم کھا جاتے حضرت نے اسکا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کریں تو کفر کا شبہ دور ہو جائے ۱۲

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي الْمَنْثُوْرَاتِ وَ

باب دوسو تریسٹھ منتشرقات اور تکمیل مضامین

اَلْمُلْحِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

کے بیان میں روایت ہے نواس بن سمعان رضؓ سے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن دجال کا ذکر کیا آپنے آواز پست اور بلند کی اسکا فتنہ بیان فرمایا یہاں تک ہمنے گمان کیا کہ وہ

طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا

کھجوروں میں ہے ہم جب پھر آپکے پاس گئے تو آپ ہمارا حال دیکھکر پہچان گئے اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے۔ ہمنے عرض کی یا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ

رسول اللہ کل آپنے آواز پست اور بلند سے دجال کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہمنے گمان کیا کہ وہ

فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ

کھجوروں کے طائفہ میں ہے آپنے فرمایا تمہارے پر دجال کے سوا کا خوف مجھے زیادہ ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا۔

فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ

تو تم سے پہلے میں اسکو الزام دونگا اور تمکو اسکے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اسکو الزام دیگا

خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِيَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ

ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہے البتہ وہ جوان گھنگرالے بالوں والا ہے اسکی آنکھ نیٹ ہوگی میں اسکی مشابہت دیتا ہوں عبد

اَلْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ اِنَّهٗ

العزی بن قطن کے ساتھ ہے جو شخص تم میں سے اسکو پائے تو چاہیئے کہ سورۂ کہف کے کی آیتیں اسپر پڑھے متفرد ہے

خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ

نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اٹھائے گا بائیں اے خدا کے بندو

فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ

ایمان پر ثابت رہیو۔ اصحاب بولے یا رسول اللہ اور کسی قدر اسکو زمین میں رہنا اور اقامت ہوگی حضرت ؐ نے فرمایا چالیس دن تک ہے

كَسَنَةٍ وَّيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَّيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَّسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ایک دن تو سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے تمہارے دن ہیں۔ اصحاب بولے یا رسول اللہ

فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوْا

سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہم کو ایک دن کی نماز کفایت کرے گی حضرت ؐ نے فرمایا نہیں تم اندازہ کر لینا۔

وا

یعنے دجال کے سوائے مجھ کو تمہارے حق میں اور فسادوں کا زیادہ خوف ہے

عبد العزی ویک کافر تھا واللہ اعلم

لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ

اسدن میں بقدر اسکے ۱۲ اصحاب بولے یارسول اللہ اسکی شتاب مدوی زمین میں کیونکر ہوگی آپنے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچھے سے

الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ

اڑائی ہو وہ ایک قوم کے پاس آویگا انکو کفر پر بطرف بلاویگا سو وے اسپر ایمان لاوینگے اور اسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا

السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا

وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا وہ گھاس اور اناج اگادے گی تو شام کو انکے مواشی آویگے بہ نسبت سابق کے دراز

كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ

کوہان ہوکر اور کھنڈاوہ تھن ہوکر اور کوکھیں خوب تنکر کے پھر دجال دوسری قوم کے پاس آویگا تو انکو کفر کی طرف بلاوے گا۔

فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ

تو وے اسکے قول کو رد کرینگے وہ تو ان کی طرف سے ہٹ جاوے گا۔ تو انپر قحط اور کھلی پڑے گی اور انکے مالوں سے

شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ

ان کے ہاتھوں میں کچھ نہ رہیگا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا اور اس سے کہیگا کہ اے زمین تو اپنے خزانے نکال وہ اسکے مال

كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ

اور خزانے ظاہر ہوکر اسکے پاس جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد جمع کرتی ہیں پھر دجال ایک جوان کو بلاوے گا اور اسکو تلوار سے مار

فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ

اور اسکو قتل کرکے دو ٹکڑے کردیگا جیسا نشانہ دو ٹکڑے ہو جاتا ہے پھر اسکو زندہ کرکے بلاویگا وہ جوان سامنے آویگا رجھو دمکتا ہوا

يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ

اور ہنستا ہوا دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ خدا تعالیٰ عیسےٰ بن مریم کو بھیجیگا عیسےٰ سفید

الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى

مینار پاس شہر دمشق کی مشرق کی طرف زرد رنگین جوڑا پہنے اپنے دونو ہاتھ

أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ

دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے اتریںگے جب عیسےٰ اپنا سر جھکا دیںگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب اپنا سر اٹھا دیںگے تو موتی سی بوند

فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي إِلَى حَيْثُ يَنْتَهِي

سو جس کافر پاس عیسےٰ کے اتریںگے اور اسکو دم کی بھاپ لگیگی وہ مر جاویگا۔ اور ان کا دم اپہونچیگا جہانتک ان کی نظر

طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہوگی پھر عیسےٰ دجال کی تلاش کرینگے یہانتک کہ اسکو باب لد پاس پاوینگے وہ سو اسکو قتل کرینگے۔ پھر جن لوگو کو خدا نے دجال سے بچا

ف۱ یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اس دن بھی نکال کر کے پڑھیو ۱۲

ف۲ یعنے ۲ نمازے ہو جاوینگے ۱۲

ف۳ یعنی اس کی بات نہ مانینگے ۱۲ ف۴ الہ شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

وَسَلَّمَ قَوْمًا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ
وہ جیسے ابن مریم پاس آویگے جیسے مشقت سے انکے چہروں کو سہلا دیگے اور انکو اُن کے بہشت کے درجات کی

فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰى عِيسٰى صَلَّى اللّٰهُ
خبر دیگے اسی حال میں ہونگے کہ ناگاہ حق تعالیٰ عیسےٰ کو حکم کرے گا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ
کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسیکو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے

فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ
سو پناہ میں لیجا میرے مسلمان بندوں کو طور کیطرف اور خدا یاجوج ماجوج کو نکالیگا اور وے ہر ایک

حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا
بلندی سے نکل پڑینگے تو انکے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گذرینگے اور جتنا پانی اس میں ہوگا پی جاوینگے

وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى
اور جب ان کے پچھلے لوگ وہاں آویگے تو کہیں گے۔ کبھی اس دریا میں بھی پانی تھا اور خدا کا پیغمبر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا
عیسےٰ اور اُسکے یار گھیرے رہینگے یہانتک کہ اُنکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا

مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک پھر خدا تعالیٰ کا رسول عیسےٰ اور اُسکے یار

وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيَصْبِحُونَ فَرْسٰى مَوْتٰى
دعا کرینگے خدا تعالیٰ یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجاوینگے ایک جان کا سا

نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ
مرجانا۔ پھر خدا کا رسول عیسےٰ اور اُسکے یار زمین پر اتریںگے

إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ
تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ ان کی سڑاند اور گندگی سے خالی نہ پاوینگے عملہ

وَنَتْنُهُمْ فَيَدْعُو نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ
پھر خدا کے رسول عیسےٰ اور اُسکے یار خدا تعالیٰ سے دعا کرینگے۔

فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ
تو حق تعالیٰ یاجوج ماجوج پر ایسے بھیجیگا جیسے بڑے اونٹوں کی گردنیں سو وے انکو اٹھا لیجاوینگے اور انکو پھینک دیوینگے جہاں

عہ یعنی کھانیکی نہایت تنگی ہوگی ۱۲ صہ یعنی تمام زمین پر انکی سڑی لاشیں پڑی ہونگی ۱۲ صہ دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا تعالیٰ اتنی طاقت دیگا ایمان والوں اور ایمانوں کو امتحان کریگا اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر کو خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اسکا اعتقاد ہرگز نہ کرے کہ وہ دجال کا نائب ہے اپنے ایمان اور نقصان پر نظر رکھے شیعہ

ہدی پر
دجال
کرے کہ اسکا
نام ہے جو مومن منتقی
ہو اور جو کافر بیدین
فاسق ہو اسکو استدراج
کہتے ہیں اور مومن اور
مسلم دونوں ایک ہی
مراد ہے جو مومن ہے
وہ مسلمان ہے اور جو مسلمان
ہے وہ مومن ہے ایک
ہی شخص کو تصدیق
قلبی کے اعتبار سے مومن
کہہ جاتا ہے اور انقیاد ظاہری
کے اعتبار سے مسلم کہتے ہیں

۱۲ و یہاں مقصود تاکید نعم ہے تاکوئی انسے باہر نہ ہے ۱۲ ف ومنہ

اللّٰہ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مَطَرًا لَا یَکُنُّ مِنْہُ بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَیَغْسِلُ

خدا کو منظور ہوگا پھر خدا تعالیٰ ایسا پانی برسائے گا کہ کوئی کچا مٹی کا اور اون کا اس پانی سے باقی نہ رہیگا۔ سو خدا تعالیٰ زمین کو

الْاَرْضَ حَتّٰی یَتْرُکَھَا کَالزَّلَقَۃِ ثُمَّ یُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِیْ ثَمَرَتَکِ وَرُدِّیْ

دھو ڈالیگا یہاں تک کہ زمین کو آئینہ کی مانند صاف کردے گا۔ پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل بھار اور اپنی برکت کو

بَرَکَتَکِ فَیَوْمَئِذٍ تَاْکُلُ الْعِصَابَۃُ مِنَ الرُّمَّانَۃِ وَیَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِھَا وَیُبَارَکُ

پھیر دے تو اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھا دیگا اور اسکے چھلکے کو جنگل سا بنا کر اسکے سائے میں بیٹھینگے

فِی الرِّسْلِ حَتّٰی اَنَّ اللِّقْحَۃَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَکْفِی الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَۃَ

برکت ہوگی یہاں تک کہ دودھار اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور

مِنَ الْبَقَرِ لَتَکْفِی الْقَبِیْلَۃَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَۃَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَکْفِی الْفَخِذَ

دودھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کرے گی اور دودھار بکری ایک

مِنَ النَّاسِ فَبَیْنَمَا ھُمْ کَذٰلِکَ اِذْ بَعَثَ اللّٰہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَاْخُذُھُمْ

بڑی جماعت کو کفایت کرے گی سو اسی حالت میں لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالیٰ ایک باد بھیجیگا کہ ان کے

تَحْتَ اٰبَاطِھِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّکُلِّ مُسْلِمٍ وَّیَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ

بغلوں کے نیچے لگیگی اور اثر کرجائے گی کہ ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرلے گی۔ اور برے بدذات لوگ باقی رہجاویں گے

یَتَھَارَجُوْنَ فِیْھَا تَھَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَیْھِمْ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ قَوْلُہٗ خَلَّۃٌ

آپس میں پھر جینگے کہ جوں کی طرح ۔ سو انہر قیامت آوے گی۔ روایت کی یہ مسلم نے قولہ خلۃ

بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ اَیْ طَرِیْقًا بَیْنَھُمَا وَقَوْلُہٗ عَاثَ بِالْعَیْنِ الْمُھْمَلَۃِ

بین الشام والعراق یعنے رستہ ان دونوں کے درمیان اور قول اسکا عاث سادہ عین مہملہ کے

وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَۃِ وَالْعَیْثُ اَشَدُّ الْفَسَادِ وَالذَّرَارِیُّ الْاَسْنِمَۃُ وَالْیَعَاسِیْبُ ذُکُوْرُ

اور ثا عین نقطہ والی کے اور عیث کا معنے سخت فساد اور ذری کا معنے کوہان اور یعاسیب کا معنے نر

النَّحْلِ وَجَزَلَتَیْنِ اَیْ قِطْعَتَیْنِ وَالْغَرَضُ الْھَدَفُ الَّذِیْ یُرْمٰی اِلَیْہِ

نحل کا اور جزلتین کا معنے یعنے دو ٹکڑے اور غرض کا معنے نشان وہ جو مارا جاوے اسکو

بِالنُّشَّابِ اَیْ یَرْمِیْہِ رَمْیَۃً کَرَمْیَۃِ النُّشَّابَۃِ اِلَی الْھَدَفِ وَالْمَھْرُوْدَۃُ بِالدَّالِ الْمُھْمَلَۃِ وَالْمُعْجَمَۃِ وَھِیَ الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ قَوْلُہٗ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ لَا طَاقَۃَ

ساتھ تیر کے یعنے پھینکیگا اسکو مانند پھینکنے تیر انداز کے نشان کی طرف اور مہرودہ سادہ دال مہملہ اور معجمہ کے اور وہ رنگا ہوا کپڑا ہے قول اسکا لا یدان یعنے نہیں طاقت

وَالنَّغْفُ دُوْدٌ وَّفَرْسَى جَمْعُ فَرِيْسٍ وَّهُوَ الْقَتِيْلُ وَالزَّلَقَةُ بِفَتْحِ الزَّاءِ وَ

اور نغف کیڑے ہیں اور فرسے جمع ہے فریس کی اور وہ مارا گیا ہے زلقہ ساتھ فتح زاء اور

اللَّامِ وَبِالْقَافِ وَرُوِيَ الزُّلْفَةُ بِضَمِّ الزَّاءِ وَإِسْكَانِ اللَّامِ وَبِالْفَاءِ

لام اور قاف کے اور بعض نے روایت کیا زلفۃ ساتھ ضمہ زاء اور سکون لام کے اور ساتھ فاء کے

وَهِيَ الْمَرْأَةُ الْعَصَابَةُ الْجَمَاعَةُ وَالرِّسْلُ بِكَسْرِ الرَّاءِ اللَّبَنُ وَاللِّقْحَةُ اللَّبُوْنُ

اور وہ شیشہ ہے۔ اور عصابۃ جماعت ہے اور رسل ساتھ کسرہ راء کے دودھ ہے اور بقحہ دودھ والی

وَالْفِئَامُ بِكَسْرِ الْفَاءِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ الْجَمَاعَةُ يُؤْخَذُ مِنَ النَّاسِ وَزْنَ الْقَبِيْلَةِ

اور فئام ساتھ کسرہ فا کے اور اسکے بعد ہمزہ ہے جماعت کو کہتے ہیں۔ اور مخذ لوگوں میں سے قبیلے سے کم ہوتا ہے۔

وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى حُ

اور روایت ہے ربعی بن حراش سے کہ میں ابو مسعود انصاری کے ساتھ

حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدِّثْنِيْ مَا

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا ابو مسعود نے اسکو کہا کہ جو کچھ تو نے

سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَّالِ قَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دجال کا سنا ہے میرے پاس بیان کر اسکے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال

يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَّنَارًا فَأَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا

نکلیگا اور اسکے ساتھ پانی اور آگ ہونگے لیکن جسکو لوگ پانی دیکھینگے حقیقت میں وہ آگ ہوگی کہ جلا دے گی اور جسکو

الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي

لوگ آگ تصور کرینگے وہ پانی ہوگا ٹھنڈا اور شیریں پس جو شخص تم میں سے اسکو (یعنی دجال کو) پاوے تو چاہیئے کہ پڑے

الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَأَنَا قَدْ

اس چیز میں جسکو آگ تصور کرے کہ وہ پانی شیریں طیب ہے (یعنی حقیقت میں) ابو مسعود نے کہا کہ بیشک میں نے بھی یہ بات آپ سے

سَمِعْتُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ

سنی ہے متفق علیہ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی سے

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ أُمَّتِيْ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں دجال نکلیگا (یعنے ظاہر ہوگا)

فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ لَا أَدْرِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ

اور چالیس عجیب سے گویا کہا راوی عبد اللہ بن عمرو نے کہ میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلعم کی مراد چالیس سے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس

ف

دیکھے اسکو آگ یعنے پس اختیار کرے تکذیب اس کی اور نہ پرواکرے ڈالنے اسکے کے

ق

اس چیز میں کہ دیکھے اسکو آگ ۱۲ اللھم اغفرلنا اجمعین ۱۲

عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ

برس میں پھر اللہ تعالیٰ عیسےٰ بن مریم کو بھیجیگا عیسےٰ اسکو (یعنے دجال کو) تلاش کرکے قتل کریگے پس

يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ

عیسیٰ لوگوں میں سات برس ٹھہریگے اس حال میں کہ دو آدمی میں کسی طرح کی عداوت و مخالفت نہوگی پھر اللہ تعالیٰ

عَزَّ وَجَلَّ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ

شام کیطرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائے گا۔ اُس ہوا کی تاثیر سے زمین پر ایسا کوئی نہ رہیگا

فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ

جسکے دل میں ایک ذرہ نیکی یا ایمان ہوگا ہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی

دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي

پہاڑ کے اندر گیا ہوگا تو وہاں بھی ہوا پہنچکر اُس کی روح کو قبض کرے گی۔ تاکہ شریر و بدترین لوگ

خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا

پرندوں کے سے اور تیزی والے اور درندوں کی سمجھ والے باقی رہ جاوینگے نہ نیکی کو نیکی سمجھینگے اور نہ گناہ اور برائی پر انکار کرینگے

فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا ذَا تَأْمُرُنَا

پس اسوقت شیطان صورت پکڑ کر انکے پاس آویگا اور کہیگا کیا تم میرا کہا نہیں مانتے وہ کہینگے تو ہم کو کیا امر کرتا ہے

فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ

پس انکو بت پوجنے کا حکم کرے گا۔ اور اسوقت اُنپر رزق کی کشائش اور ان کی گذران بہت ہی خوب ہوگی۔

ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا وَأَوَّلُ

پھر صور میں پھونکا جائے گا۔ جو شخص اسکی آواز کو سنے گا اپنی گردن کے ایک طرف کو جھکا دیگا اور دوسری طرف اونچی کریگا اور اسکی

مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ

آواز سے پہلے ایسا شخص سنیگا جو اپنے اونٹ کو پانی پلانیکے لئے حوض کو لیپتا اور درست کر رہا ہوگا پس وہ اسی حال میں مر جاویگا اور سب لوگ

يُرْسِلُ اللّٰهُ أَوْ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ فَتَنْبُتُ

اللہ تعالیٰ ایک مینہ ایسا برسائیگا جیسا (یعنی ہلکا سا) برسا دے گا۔ اوس سے لوگوں کے بدن

مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ

اگینگے پھر دوبارہ دوسری بار صور پھونکا جائے گا۔ ناگہان وہ لوگ کھڑے دیکھتے ہوئے ہونگے

يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ثُمَّ يُقَالُ

کہا جائیگا اے لوگو اپنے رب کیطرف چلو پھر فرشتوں کو کہا جائیگا کہ ان کو ٹھہراؤ کہ انسے کچھ پوچھا جائیگا پھر فرشتوں کو کہا جائے گا۔

فسق و فساد کے تقاضا شہوت نفسانی میں ایسے شہوت میں ایسے بیباک اور تیز رو ہونگے جیسے پرندے اور ظلم اور خونریزی اور فساد میں ایسے ازلی ہونگے جیسے درندے یعنی علم و حلم سے خالی اور ظلم اور فساد اور بیرحمی اُنپر غالب ہوگی ۱۲ ف یعنے فسق و فجور فساد کرنے ہوا اسطرح کی تقریر سے ان کو بہلا کر بت پرستی کیطرف بلائیگا ۱۲ ف یعنی اُس آواز کی دہشت سے لوگوں کے دل پھٹ جاوینگے اور قوت حیوانی زائل ہوجائے گی اور اسکا اثر لوگوں میں پیدا ہوگا جیسا دہشت میں ہوا کرتا ہے کہ ہر ایک طرف کو جھک جاتا ہے اس صورت میں ایکطرف جھکی ہوگی دوسری طرف اٹھی

اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّ

کہ دوزخ کی آگ کا لشکر انہیں سے الگ کرو۔ پس کہا جائیگا کہ کتنوں میں سے کتنے کہا جائیگا کہ ہزار میں سے نو سو

تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَّذٰلِكَ يَوْمٌ يُّكْشَفُ

ننانوے یہ دن ہے کہ لڑکوں کو بڈھا کردے گا۔ اور یہ دن ہے کہ کھولی جاوے گی

عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَللَّيْثُ صَفْحَةُ الْعُنُقِ وَمَعْنَاهُ يَضْرِبُ صَفْحَةَ عُنُقِهٖ

پنڈلی۔ روایت کی یہ مسلم نے واللیث گردن کی طرف ہے اور معنے اسکے یہ ہے۔ کہ رکھیگا ایک جانب گردن کی

وَيُرْفِعُ صَفْحَةً اُخْرٰى وَعَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اور اوپر رکھیگا دوسرا اور انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں جسکو دجال نہ روندے گا مگر مکہ اور

الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ صَافِّيْنَ تَحْرُسُهَا

مدینے کے کہ اور مدینے کے دروازوں سے کوئی دروازہ ایسا نہ ہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی نہ کرتے ہونگے۔

فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ يُّخْرِجُ اللّٰهُ مِنْهَا كُلَّ

سو دجال مدینہ کے قریب شورہ زار زمین میں اترے گا پھر مدینہ اپنے سب لوگوں کیساتھ تین دفعہ کانپے گا پس سب کافر اور منافق

كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

دجال کی طرف نکل جائینگے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَّهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اصبہان کے ستر ہزار یہودی جنپر سیاہ چادریں

عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا

ہونگی دجال کے تابع ہونگے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ام شریک رضہ سے روایت ہے۔ کہ اُس نے

سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا کہ فرماتے تھے۔ کہ دجال سے لوگ بھاگیں گے یہاں تک

فِي الْجِبَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

کہ پہاڑوں پر پہونچینگے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے عمران بن حصین رضہ سے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ

کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ آدم کی پیدائش

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور قیامت کے قائم ہونے کے درمیان دجال سے بہت بڑا امر کوئی نہیں ف۱ روایت کی یہ مسلم نے اور

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی اسنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَتَلَقَّاهُ

سے کہ فرمایا آپنے کہ دجال نکلیگا پس ایک مرد مومن اسکی طرف متوجہ ہوگا۔ اور کئی شخص

الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ لَهُ إِلٰى أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلٰى هٰذَا

ہتھیاروں والے جو دجال کی فوج ہونگے اور اسکو کہینگے کہ تو کہاں جانیکا ارادہ کرتا ہے۔ وہ کہیگا میں اس شخص کے پاس جانیکا ارادہ

الَّذِي خَرَجَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ

رکھتا ہوں جو نکلا ہے لوگ کہنے لگ جائینگے اسکو کہینگے کہ تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لاتا وہ کہیگا کہ ہمارے پروردگار کے صفات میں کچھ پوشیدگی نہیں ہے تب کہینگے

اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا

اسکو مار ڈالو۔ پھر ایک دوسرے سے کہینگے کیا تم کو تمہارے رب نے منع نہیں کیا کہ اسکے حکم سوا کسی کو

دُونَهُ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

نہ قتل کرو۔ پھر اس شخص کو دجال کی طرف لیجائینگے۔ جب مومن اسکو دیکھیگا تو پکارے گا۔ اے لوگو

هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ

یہ وہی دجال ہے جسکا بیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے۔ پس دجال حکم کرے گا۔

بِهِ فَيُشَجُّ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوَسَّعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا فَيَقُولُ أَوَ

اسکو پھاڑ ڈالنیکا زمین پر پس دجال حکم کرے گا کہ اسکو پکڑلو اور اسکا سر توڑ دیں لہذا بہت مارینگے اسکی پیٹھ اور پیٹ فراخ اور نرم کیے جائینگے پھر دجال اسکو

مَا تُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ

کہیگا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا وہ مومن کہیگا تو ہی مسیح جھوٹا ہی پھر دجال اسکو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کرنے اور پراگندہ کرنیکا حکم کریگا پس وہ آرہ کیطرف آرہ سے چیرا

مَفْرِقِهِ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ

جائے گا یہانتک کہ فرق کیا جائے گا درمیان دونوں پاؤں اسکے لگے پس دجال ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلیگا (یعنی اترا تا ہوا)

ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ

پھر اسکو کہیگا کہ اٹھ کھڑا ہو پس وہ سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا۔ دجال اسکو کہیگا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ کہیگا کہ تیری پہچان میں مجھے خلل

فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِّنَ

واقع نہیں ہوا آج مجھ زیادہ نہیں ہوا آج پھر وہ مومن کہیگا اے لوگو جو کچھ اسنے میرے ساتھ کیا ہے۔ اب میرے بعد کسی سے

ف۱ یعنی دجال کا نکلنا بہت ہی بڑا حادثہ ہے اس سے بڑا اور کوئی حادثہ نہ ہوگا ۱۲

ف۲ یعنی دجال کے کچھ سپاہی متعینہ حفاظت حدود ۱۲

ف۳ یعنی دجال کے سپاہی ۱۲

ف۴ یعنی اسکے رب ہونیکے دلائل مثل پیدا کرنے اور رزق دینے وغیرہا کے ظاہر ہیں ۱۲ ۱۲

ف۵ بعضوں نے کہا زمین پر پیٹ پر لٹائیگا حکم کریگا وہ شخص لٹایا جاویگا ۱۲ ف۶ یعنی جھوٹا ہونے کا علم مجھے خوب ہی ہوگیا ہے ۱۲ ف۷ یعنے دجال پر ۱۲ ۱۲ ۱۲

النَّاسِ فَيَأْخُذُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلٰى تَرْقُوَتِهِ

یہ معاملہ نکریگا پھر دجال اسکو پکڑے گا تاکہ ذبح کر ڈالے اللہ تعالیٰ اسکی گردن کو اس بڑی تنگ جو منحر اور کندھے کے درمیان ہے۔

نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ

تانبا کردے گا پس اسکو قتل وغیرہ کی مضرت کی راہ نہ پاسکیگا پھر اسکے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں پکڑ کر اسکو پھینک دے گا۔

فَيُحْسَبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

لوگ یہ خیال کرینگے کہ اسکو آگ میں پھینک دیا ہے۔ اور وہ بہشت میں گرایا جائے گا۔ رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِينَ رَوَاهُ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رب العالمین کے نزدیک یہ شخص شہادت میں سب سے بڑے درجے والا ہوگا یہ روایت کی

مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ بِمَعْنَاهُ الْمَسَالِحُ هُمُ الْخَفَرُ أَوِ الطَّلَائِعُ وَ

مسلم نے اور بخاری نے اسکا کچھ مضمون روایت کیا ہے ساتھ معنے اسکے مسالح محافظوں کو کہتے ہیں

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضہ سے کہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھ سے زیادہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ

دجال کا حال کسی نے نہیں پوچھا۔ اور حضرت مجھ سے فرماتے تھے مجھکو ضرر نہ کرے گا۔ میں نے کہا

إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ

وہ کہتے ہیں کہ اسکے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی حضرت نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے

ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ذلیل تر ہے۔ متفق علیہ۔ اور انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں گزرا جسنے اپنی امت کو کانے بڑے جھوٹے سے ڈرایا ہے خبردار ہو کہ مذکور وہ

أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ

کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں اسکے دونوں آنکھوں کے درمیان۔ ک ف ر (یعنی کفر کا لفظ) لکھا ہوا ہوگا۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

متفق علیہ۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میں تم کو وہ دجال کی وہ بات بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو

ف ۱ یعنی اب اسکی قدرت تمہارے جیسے جاتی رہی جو تم مٹی رکھو اب یہ کام کسی سے نہ ہوسکیگا ۱۲ منہ ف ۲ یعنے تانبے جیسی سخت ہوجاوے کی تاکہ کاٹ وغیرہ کچھ نہ کرسکے ۱۲ منہ ف ۳ یا اللہ تعالیٰ کے حضور میں دجال کے جھوٹے ہونے کی گواہی دینے میں سب سے زیادہ ہوگا یعنی سب سے بڑھکر گواہی دیگا ۱۲ منہ ف ۴ حضرتؐ نے ایکبار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر میں تم کو تبلاتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنے ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہیں تبلایا کہ جس سے اسکا جھوٹھ ہر ایک کو معلوم جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور اسکے کفر کا دوسرا نشان یہ کہ اسکے ماتھے پر کفر کا لفظ موجود ہوگا مسلمان کو نظر آویگا کافروں کو کچھ نہ سوجھیگا ۱۲ منہ

ف ۵ یعنے دجال سے دور رہا ہے ۱۲

قومہ انہ اعور وانہ یجئ بمثال الجنۃ والنار فالتی یقول انہا الجنۃ

ہی النار متفق علیہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم ذکر الدجال بین ظہرانی الناس فقال ان اللہ لیس

باعور الا ان المسیح الدجال اعور العین الیمنی کان عینہ عنبۃ

طافیۃ متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الیہود

حتی یختبئ الیہودی من وراء الحجر والشجر فیقول الحجر والشجر یا

مسلم ہذا یہودی خلفی فتعال فاقتلہ الا الغرقد فانہ من شجر

الیہود متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یمر الرجل بالقبر فیتمرغ

علیہ فیقول یا لیتنی مکان صاحب ہذا القبر ولیس بہ الدین ما بہ

الا البلاء متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذہب یقتتل

فرقہ ایک بڑا خطرناک
دار ہے اور یہودیوں سے
اسکی مناسبت کی حقیقت
اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول
کے سوا کوئی نہیں
جانتا یہ حال قیامت
کے قریب دجال
کے نکلنے پر ہوگا
کہ اکثر یہودی لوگ
اس کا لشکر
ہونگے جب عیسیٰ
کے ذریعہ دجال
مارا جاوے گا
تو مسلمان اس
وقت یہودیوں
کو
مارینگے
گے ۱۲ منہ
منہ ۲ نہیں
ہوگا وہ ٹوٹتا اور
آرزو کرنا بسبب
اور فتنہ کے کہ
یونہی ہوا ہوتا بیچین ہیں
بلا بیحد بلا اور تنگ
کے کہ دنیا کب ہیسے
پہنچی ہوگی ۱۲ منہ
دو پس ۵ یعنے
اس میں نمود ہوگا
۱۲ ۱۲ ۱۲

عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ

سو قتل ہونگے ہر سیکڑے سے تمانوے ۹۹ اور ہر ایک شخص ان میں کہیگا۔

لَعَلِّيْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا اَنْجُوْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُوْشِكُ اَنْ يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ كَنْزٍ

کہ شاید میں قتل سے بچ رہوں ف۱ اور ایک روایت میں ہے قریب ہے۔ کہ فرات کہلا دے سونیکے

مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ

خزانے سے ف۲ پس جو شخص وہاں حاضر ہو چاہئے کہ اسمیں سے کچھ نہ لے متفق علیہ ف۳ اور اسی سے روایت ہے کہا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى

کہ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ مدینہ کو لوگ اچھی حالت پر

خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَ

چھوڑ جاوینگے کہ نہ رہینگے وہاں مگر وحشی جانور اور پرندے اور پچھلے

اٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا

مجتمع ہونیوالوں میں دو چرواہے ہونگے مزینہ کی قوم سے کہ وے ارادہ کرینگے مدینے کا آواز دیکر ہانکینگے اپنی بکریوں کو

فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا مُتَّفَقٌ

پس پاوینگے مدینہ میں وحشی جانوروں کو یہانتک کہ جب وے ثنیۃ الوداع تک پہنچینگے تو وے منہ کے بل گر پڑینگے (یعنی مرجاوینگے) متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَكُوْنُ خَلِيْفَةٌ مِّنْ خُلَفَائِكُمْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَحْثِيْ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں تمہارے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ ہوگا۔ کہ لپیں بھر بھر کر لوگوں کو مال دیوے گا۔

الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور اسکو نہ گنے گا۔ روایت کی یہ مسلم نے ف اور ابی موسے اشعری رضہ سے روایت ہے۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّطُوْفُ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا وقت آوے گا۔

الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّاْخُذُهَا مِنْهُ

کہ آدمی سونا صدقہ کرنے کو ہاتھ میں لیکر پھرے گا۔ کوئی صدقہ لینے والا اسکو نہ لیگا۔

وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةٍ

اور دیکھا جاوے گا کہ چالیس عورتیں ایک مرد کے تابع اور اس کی حمایت میں ہونگی بسبب قلت

ف۱ یعنی تو سب سونا میں بلا شرکت غیرے پاوں ف۲ یعنی فرات کا پانی خشک ہو جائیگا اور اسکے نیچے سے سونیکا خزانہ نکلیگا ۱۲ ف۳ اس لئے کہ اسکا لینا تنازع اور قتال کا باعث ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ اسکا لینا بالخاصیت اخلاق ذمیمات کے زائل ہونے کا باعث ہے ۱۲ منہ ف۴ اس حدیث میں خبر ہے کہ قیامت کے قریب مدینہ اجاڑ اور ویران ہو جاویگا اور ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہے مدینہ کے پاس ۱۲ ف۵ اس حدیث میں فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہے۔ یا عمر فاروق رضہ مراد ہیں کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انہوں نے ہاتھوں سے لپ بھر بھر بیشمار بانٹا یا امام مہدی مراد ہیں ۱۲ مختصرا

الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مردوں کے اور بہتات عورتوں کے روایت کی یہ مسلم نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا فَوَجَدَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین مول لی مول لینے والے نے

الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ

اس زمین میں ایک گھڑا پایا جسمیں سونا تھا تو بیچنے والے سے خریدار نے کہا

خُذْ ذَهَبَكَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَشْتَرِ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ

کہ اپنا سونا مجھ سے لے میں نے تو تجھ سے زمین مول لی تھی اور سونا مول نہیں لیا

الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ

تو بیچنے والے نے مول لینے والے کو کہا کہ میں نے زمین اور جو کچھ زمین کے اندر تھا سب تجھ کو ہم دیا تو سو دونوں ایک شخص کے پاس اپنا

الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ

جھگڑا فیصل کرانے گئے۔ فیصل کرنے والے نے ان دونو کو کہا کہ تمہاری اولاد بھی ہے۔ ایک نے کہا میرے ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا

قَالَ أَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ فَتَصَرَّفَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

میرے ایک لڑکی ہے۔ اسنے کہا تم دونوں اس لڑکے کا نکاح لڑکی کیساتھ کردو اور وہ مال دونوں پر خرچ کرو پس صرف کیا انہوں نے

وَعَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ

وہ مال اپنے متفق علیہ۔ اور اسی راوی سے روایت ہے کہ اسنے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا

دو عورتیں تھیں انکے ساتھ انکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا۔ تو وہ عورت

إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَا

اپنے ساتھ والی عورت کو کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا۔ اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے بیٹے کو بھیڑیا لیگیا ہے۔

إِلَى دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ

سو دونوں داؤد کے پاس قصہ فیصل کرانے کو آئیں داؤد نے لڑکا بڑی عورت کو دلوایا سو دونوں وہاں سے نکلکر

بْنِ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ

سلیمان بن داؤد کے پاس آئیں اور اس کا حال بیان کیا سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ چھری

أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ هُوَ

تجھکو دونگا کہ میں اس لڑکے کو کاٹ کر دونوں کو دوں تو چھوٹی عورت نے کہا کہ خدا تجھ پر رحم کرے یہ کام مت کر وہ

ف۱ یعنی وہ تیرا حق ہے میرا حق نہیں ۱۲

ف۲ اس حدیث میں خوش نیتی اور دیانت داری کا ذکر ہے اور حاکم نے جب ان دونوں کو خوش نیت دیکھا تو امن میں بلا پھر دلوا دیا۔ اور مال کے خرچ کرنے کا کیا اچھا طریقہ بتا دیا ۱۲ منہ

باب ما جاء في المشورات والملاطفات

ابنہا فقضی بہ للصغری متفق علیہ وعن مرداس الاسلمی رضی اللہ

لڑکا اس بڑی عورت کا ہے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا متفق علیہ ۲ مرداس اسلمی رضہ سے

عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذہب الصالحون الاول

روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پرہیزگار لوگ ایک دوسرے کے پیچھے چلے جاویں گے ۳

فالاول وتبقی حثالۃ کحثالۃ الشعیر او التمر لا یبالیہم اللہ بالۃ

اور ناکارے لوگ مثل جو یا چھوارے ناکارے جیسے رہ جائیں گے خدا تعالیٰ ان کی کچھ پرواہ نہ کریگا

رواہ البخاری وعن رفاعۃ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ قال

روایت کی یہ بخاری نے اور رفاعہ بن رافع زرقی رضہ سے روایت ہے کہا

جاء جبریل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما تعدون اہل بدر

کہ جبریل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ تم بدر میں حاضر ہونیوالوں کو اپنے میں کیسے سمجھتے ہو۔

فیکم قال من افضل المسلمین او کلمۃ نحوہا قال وکذلک من شہد

حضرت نے فرمایا کہ ہم میں سے ان کو بہتر سمجھتے ہیں یا آپنے اسکے مثل کوئی اور کلمہ کہا جبریل نے کہا جو فرشتوں میں سے

بدرا من الملئکۃ رواہ البخاری وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال

بدر میں حاضر ہوئے ہیں وہ بھی ایسے ہی ہیں ۴ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اتارتا ہے۔

العذاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم متفق علیہ وعن جابر

تو جتنے اوس قوم میں ہوتے ہیں سب پر عذاب ہوتا ہے پھر قیامت میں اپنے اپنے عملوں پر اٹھائے جاوینگے متفق علیہ ۵ اور جابر رضہ

رضی اللہ عنہ قال کان جذع یقوم الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کے وقت ایک ستون کھجور کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے

یعنی فی الخطبۃ فلما وضع المنبر سمعنا للجذع مثل اصوات العشار

جب منبر رکھا گیا تو ہم نے اس ستون سے آواز سنی مثل اس مہینے کی حاملہ اونٹنی کے

حتی نزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ علیہ وفی روایۃ فوضع

یہانتک کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر سے اتر کر اپنا ہاتھ مبارک اسپر رکھا ۶ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلعم نے

یدہ علیہ فسکن وفی روایۃ فلما کان یوم الجمعۃ قعد النبی صلی

اپنا ہاتھ باقی اسپر رکھا پس وہ ٹھیر گیا اور ایک روایت میں ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوا۔ نبی صلے

ف۱ یعنی اب میں دعوے نہیں کرتی دوسری کا بچہ دیکھئے

ف۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہ ہو تو حاکم کو لازم ہے کہ قرآن اور قیاس پر عمل کرے ۱۲

ف۳ یعنی فوت ہو جاویں گے ۱۲

ف۴ یعنی فرشتوں میں سے افضل شمار کیے جاتے ہیں ۱۲ ف۵ یعنی جب کسی قوم پر عذاب نازل ہوتا ہے تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہیں لیکن نیکوں پر یہ عذاب فقط دنیا ہی میں ہوتا ہے آخرت میں نیک لوگ اپنی نیکیوں کا ثواب پاویں گے نیک لوگ اس واسطے عذاب میں شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہوں سے کیوں نہ روکا اور بگڑی کو کہنا نہ مانتے تھے تو ان کے ساتھ کیوں رہے ۱۲

ف۶ اور آپ منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے لگے ۱۲

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَۃُ الَّتِیْ کَانَ یَخْطُبُ عِنْدَھَا

اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ گئے جس کھجور کے ستون کے پاس آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ وہ چلایا یہاں تک

حَتّٰی کَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَصَاحَتْ صِیَاحَ الصَّبِیِّ فَنَزَلَ النَّبِیُّ

کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ ستون چلایا جیسا بچہ کا چلایا کرتا ہے نبی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخَذَھَا وَضَمَّھَا اِلَیْہِ فَجَعَلَتْ تَاَنُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اترے اور اسکی طرف گئے تاکہ اسکو پکڑ لاویں اور اپنے سینے سے لگا لیا پس اس نے لڑکے کی طرح رونا شروع کیا۔

الَّذِیْ یُسَکَّتُ حَتّٰی اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَکَتْ عَلٰی مَا کَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ

جسکو گریہ وزاری سے چپ کرایا جائے اور وہ چپ نہ کرے یہاں تک کہ اسنے آرام پکڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ اذکار الٰہی کے سننے پر رویا جو پہلے سنا کرتا تھا۔

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ

روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابو ثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضہ سے روایت ہے

عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرائض مقرر فرمائے ہیں۔

تُضَیِّعُوْھَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَحَرَّمَ اَشْیَاءَ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا وَسَکَتَ

تم انکو ضائع نکرو اور کئی حدیں مقرر فرمائی ہیں تم ان سے بڑھو نہ جاؤ اور کئی چیزیں حرام کی ہیں یعنی زنا وغیرہ تم انکے نزدیک نہ جاؤ اور تحقیق

عَنْ اَشْیَاءَ رَحْمَۃً لَّکُمْ غَیْرَ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَاہُ

رحمت کرکے کئی چیزوں سے سکوت فرمایا ہے نہ بھولنے کے تم انمیں بحث نہ کرو۔ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہے یہ

الدَّارَقُطْنِیُّ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ غَزَوْنَا

دارقطنی وغیرہ نے۔ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفے رضہ سے کہا کہ ہم

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَاْکُلُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سات لڑائیوں میں شامل ہوئے ہیں۔ وہ ایک روایت میں ہے کہ وہ ایک روایت میں ہے کہ ہم ٹڈی کھاتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ ایک روایت میں ہے کہ ہم

مَعَہُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

آپکے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے۔ متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَّرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْہُ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار ایک سوراخ سے دو بار نہیں کاٹا جاتا۔ متفق علیہ۔ اسی راوی سے روایت ہے کہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَّا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا تعالیٰ قیامت میں نہ بولے گا۔ اور نہ

و یعنی چھوڑ رہو یا ان کے شروط و ارکان پورے پورے ادا کرو یا رہا سہنا عجب غرور انمیں نہ کرو ۱۲ ا ۳

یعنی قصاص وغیرہ ۱۲ ا ۳

یعنی انمیں کمی زیادتی نکرو ۱۲ ا ۴

یعنی انکا ذکر نہیں کیا کہ حرام ہیں یا حلال واجب ہیں یا غیر واجب ۱۲ ا ۵

اس حدیث میں خشونت معیشت کا ذکر ہے ۱۲ ا ۶

یعنی ایماندار دین کے کام میں ایکبار دھوکا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہیں کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اس سے ہوگیا۔ اور پھر پہچانکر اسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اس گناہ کے گرد نہیں جاتا یہ ایماندار کامل کی تعریف ہے روایت ہے کہ ابو غرہ شاعر جنگ بدر میں پکڑا آیا حضرت سے اسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب میں دوسری بار کافروں کا ساتھ نہ دونگا حضرت نے اسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ کافروں کے ساتھ جنگ احد میں پھر آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے

يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ

اُن کو دیکھیگا اور نہ اُنکو گناہوں سے پاک کریگا اور اُن کے لئے عذاب دردناک ہے۔ ایک تو وہ شخص ہے جو بیابان میں حاجت سے زیادہ پانی پر ہو کے

مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ

اور مسافر کو اُس پانی سے روکے اور دوسرا وہ مرد ہے جسنے کسی شخص سے ایک جنس کو عصر کے بعد فروخت کیا پھر اُس سے خدا کی قسم کھائی کہ

لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا

مجھے اُس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا تھا اور اُس خریدار نے اُسکو سچا جانا اور حال آنکہ اسنے اتنی قیمت کو نہ لیا تھا ف اور تیسرا وہ آدمی

يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ

اور اُسنے بیعت نہیں کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اُسکو کچھ دیا تو اُسنے عہد پورا کیا اور اگر اُسنے دنیا سے کچھ نہ دیا تو اُسنے عہد پورا نکیا

متفق علیہ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین النفختین

متفق علیہ ف اور اسی راوی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو نفخوں کے درمیان ف

اربعون قالوا یا ابا ھریرۃ اترجون یوما قال ابیت قالوا اربعون سنۃ

چالیس ہیں۔ لوگوں نے کہا اے ابو ہریرہ آیا مدت تو دو یا چالیس دن کی ہے۔ ابو ہریرہ رضہ نے کہا میں نہیں جانتا لوگوں نے کہا چالیس برس ہیں

قال ابیت قالوا اربعون شھرا قال ابیت ویبلی کل شیء من الانسان

فرمایا میں نہیں جانتا لوگوں نے کہا چالیس مہینے ہیں کہا میں نہیں جانتا ف اور انسان کی ہر شے بوسیدہ ہو جائے گی۔

الا عجب ذنبہ فیہ یرکب الخلق ثم ینزل اللہ من السماء ماء فینبتون

مگر ایک ہڈی جسکو عجب الذنب کہتے ہیں ف بس اسی سے پیدائش کی ترکیب کی جائے گی پھر اللہ تم آسمان سے پانی برسائیگا پس لوگ اگینگے

کما ینبت البقل متفق علیہ وعنہ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ و

جیسا سبزہ اور ترکاری اگتی ہے متفق علیہ ف اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

سلم فی مجلس یحدث القوم جاء اعرابی فقال متی الساعۃ فمضی

بسلم ایک مجلس میں لوگوں سے باتیں کرتے تھے۔ کہ ایک جنگلی نے آکر کہا قیامت کب ہے۔ رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث فقال بعض القوم سمع ما قال فکرہ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدنظر باتیں کرتے رہے ف لوگوں میں سے بعض نے کہا کہ آپنے اسکی بات سن کر مکروہ جانی ہے ف

ما قال وقال بعضھم بل لم یسمع حتی اذا قضی حدیثہ قال این

اور بعضوں نے کہا کہ نہیں ہی نہیں۔ یہاں تک کہ آپ بات سے فارغ ہوئے تو اور فرمایا

السائل عن الساعۃ قال ھا انا یا رسول اللہ قال اذا ضیعت الامانۃ

قیامت کا سوال کرنیوالا کہاں ہے اسنے کہا یا رسول اللہ میں ہوں۔ آپنے فرمایا جب امانت ضائع کی جائے گی۔

ف یعنی اُسنے جھوٹی قسم
کھائی ۱۲ ف ۲ بائع کو
جھوٹی قسم کھانا ہر وقت
گناہ ہے لیکن عصر کے بعد
زیادہ تر گناہ ہے کہ اُس وقت
فرشتے حاضر ہوتے ہیں ۱۲
ف ۳ یعنی مارنے اور زندہ
کرنیکی ۱۲ ف ۴ یعنی چونکہ
آنحضرت سے مجمل سنا ہے
یا آپنے مفصل فرمایا مگر
میں بھول گیا ہوں
اس لیئے جزم نہیں
کہہ سکتا کہ مراد کیا ہے
یہاں مجمل ہے دوسری
حدیث میں مفصل
ہے کہ
چالیس برس ہیں
ف ہڈی نیچے
ڈیڑھ کے دو جہان دو
سرین کے ہے ۱۲ منہ
ف پرانا اور بوسیدہ
ہو جانا یہ اُن لوگوں کا
ذکر ہے جنکے بدن کل
جائینگے اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ
نے انبیا کے بدن زمین
پر حرام کیئے ہیں ۱۲ اور
ایسا ہی شہدا اور لیسا
منہ کے یعنی مسکے حو یہ
کی طرف توجہ نہ کی ۱۲ ف
نہی اسلیئے حواب نہیں

فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ

اُس سے تو قیامت کا انتظار کر۔ اُس نے کہا امانت کا ضائع کرنا کس طرح ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا جب کاموں نا اہلوں کے سپرد کیا جائے

فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو اُسوقت تو قیامت کا انتظار کر۔ روایت کی یہ بخاری نے ف۲ اور اُسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَالَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ

نے فرمایا کہ امام تم کو نماز پڑھائیں گے اگر اچھی طرح نماز پڑھائی تو تمہارے واسطے فائدہ ہے۔ ف۱ اور اگر انہوں نے خطا کی ف۲ اور اُنپر وبال ہے۔

الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُمْ خَيْرَ

روایت کی یہ بخاری نے ف اور اُسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم

اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ يَاْتُوْنَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ

بہترین امت ہو جو لوگوں کے واسطے لوگوں میں سے نکالے گئے ف۱ فرمایا بہترین لوگ وہ لوگوں کے واسطے لوگوں میں سے ہیں کہ ان کی گردنوں میں زنجیر کا طوق

فِيْ اَعْنَاقِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلُوْا فِي الْاِسْلَامِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ڈالے جائیں تاکہ اسلام میں داخل ہوں اور اُسی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ رَوَاهُمَا

وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا ہے ف ان لوگوں سے جو داخل ہوتے ہیں بہشت میں ہتھ زنجیر طوق سے روایت کیا ان دونوں

الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ يُؤْسَرُوْنَ وَيُقَيَّدُوْنَ ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ فَيُدْخَلُوْنَ الْجَنَّةَ

کو بخاری نے یعنی پکڑے جاتے ہیں اور قید کئے جاتے ہیں پھر اسلام لاتے ہیں تو بہشت میں داخل کیے جاتے ہیں۔

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

اور اُسی راوی سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شہروں کے مکانات میں حد کے نزدیک

مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَسْوَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

مسجدیں دوست تر ہیں اور شہروں کے مکانات میں خدا تعالیٰ کے نزدیک دشمن تر بازار ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے ف اور روایت ہے

سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ لَا تَكُوْنَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اُسکے قول سے ف کہ اُسنے کہا اگر

اَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنْهَا فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطٰنِ

تجھے طاقت ہے دانا ہمیں سب سے پہلے داخل ہونے والوں میں سے مت ہو اور اُن میں سے نکلنے والوں میں بھی سب سے آخر مت ہو کہ وہ (یعنی) بازار شیطان کی میدان ہے

وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا وَرَوَاهُ الْبَرْقَانِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ سَلْمَانَ

اور اس میں وہ اپنا جھنڈا گاڑتا ہے۔ اسی طرح روایت کی ہے مسلم نے اور برقانی نے اپنے صحیح میں سلمان سے

ف۱ یعنی حکومت کا کام ۱۲ ف۲ یعنی جو کام دین سے متعلق ہے مثلاً خلافت اور قضا اور تدابیر ملکوں کے سپرد ہونگے اس سے معلوم ہوا کہ جب کہ عمر ظالم کا حاکم ہونا قیامت کی نشانی ہے ۱۲ صحیح ف۳ یعنی اور ان کے پیچھے بھی فائدہ ہے ۱۲ ف۱ یعنی بے طرح نماز پڑھائے تو تمہارے لئے ثواب ہے ۱۲ ف تمہارے لیئے ثواب ہے اس لیے کہ تمنے اچھی طرح پڑھی اور نیت جماعت کی کی اور انپر وبال ہے بسبب تقصیر کرنیکے نماز کے ادا کرنے

باب الترغیب فی الجماعات والتشدید فی التخلف عنہا

بیان ۱۲ منہ

ف یعنی کفار زبردستی پکڑے جاتے ہیں اور زنجیروں اور بیڑیوں میں قید کرکے دار الاسلام میں داخل کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نصیب کرتا ہے جسکے سبب وہ بہشت میں داخل ہونگے ۱۲ منہ مختصراً ف مسجد میں اسلیئے زیادہ پسند ہیں کہ وہ جہاد گاہ میں اُن میں منادی آتا ہے اور بازار اسواسطے ناپسند ہیں کہ ان میں دنیا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ

اس طرح روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو بازار کے داخل ہونیوالوں کا پہلا

وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا بَاضَ الشَّيْطَانُ وَفَرَّخَ وَعَنْ عَاصِمِ الْأَ

اور اس سے نکلنے والوں کا پچھلا مت ہو اکر۔ اس میں (یعنی بازار میں) شیطان انڈے دیتا ہے۔ اور بچے نکالتا ہے۔ اور روایت ہے عاصم احول سے

حْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ

کہ نقل کی اُس نے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے کہا اُس نے (یعنی عبداللہ نے) کہ میں نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ قَالَ وَلَكَ قَالَ عَاصِمٌ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپکو بخشے۔ حضرت نے فرمایا اور تجھے بھی بخشے کہا عاصم نے

فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ

کہ میں نے اُسکو کہا بتیرے لیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخشش مانگی ہے۔ اُس نے کہا ہاں اور تیرے لئے بھی

ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاهُ

پھر اُسنے یہ آیت پڑھی۔ اور تو اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کی بخشش مانگ روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

مسلم نے۔ اور ابو مسعود انصاری رضی سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے نبوت کے کلام سے جو لوگوں نے پایا ہے

إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِ

کہ جب تو شرم نہ کرے تو پھر جی چاہے کر۔ روایت کی بخاری نے اور ابن مسعود رضی سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ

کہ کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

اول یہ فیصلہ خون میں ہوگا۔ متفق علیہ ہے اور عائشہ رضی سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور جن

الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوئے۔ اُس سے جو تم سے قرآن میں بیان ہوا (یعنی مٹی سے) روایت کی یہ مسلم نے

ف۱ مقصود اصلی دنیا میں انسان کی زندگی ہے اسکی کثرت و فروغ اسکے مخالف ہے اور یہ گناہ بعد شرک و کفر اس سے پیچھے ہیں لہٰذا قتل خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث ف۲ میں اشارہ ہے کہ قتل کو آسان نہ سمجھنا چاہیئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت میں اول اسی کا فیصلہ ہوگا ۱۲ ت

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ خُلُقُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق

الْقُرْاٰنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

قرآن تھا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور اُسی حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو

اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقُلْتُ

خدا کو ملنا چاہتا ہے خدا اُسکے ملنے کو چاہتا ہے اور جو خدا کے ملنے کو بُرا جانے خدا اُسکے ملنے کو بُرا جانتا ہے۔ عائشہ رضہ کہتی ہیں میں نے کہا یا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ

رسول اللہ کیا موت کو مکروہ جانتا آپ مراد رکھتے ہیں موت کو ہم سب مکروہ جانتے ہیں۔ حضرت صلعم نے فرمایا ایسا نہیں

وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ

لیکن مومن کو جب اللہ تم کی رحمت اور خوشنودی اور بہشت کی بشارت دیجاتی ہے (موت کیوقت) تو مومن اللہ کے ملنے کو چاہتا ہے

فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ

پس اللہ تعالیٰ اسکے ملنے کو چاہتا ہے اور کافر کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اُسکے غضب کی خبر دیجاتی ہے (یعنے موت کیوقت) تو وہ خدا تعالیٰ کے

اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ

ملنے کو برا جانتا ہے خدا تعالیٰ اُسکے ملنے کو بُرا جانتا ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے ام المومنین صفیہ بنت حیی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهٗ

رضہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف میں بیٹھے تھے میں رات کو

اَزُوْرُهٗ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهٗ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ فَمَرَّ رَجُلَانِ

اُنکی زیارت کرنے کو۔ یعنی ملنے اور آپ سے باتیں کرکے واپس آنیکو اُٹھ کھڑی ہوئی آپ مجھے رخصت کرنیکو میرے ساتھ کھڑے ہوگئے دو مرد

مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ

انصار میں سے وہاں گذرے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر جلدی جلدی چلے نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو فرمایا تم اپنی چال پر چلے جاؤ۔ یہ تو صفیہ بنت حیی ہے۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ

اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ

یارسول اللہ صلعم آپنے فرمایا کہ شیطان آدمی میں خون کی طرح پھرتا ہے

وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا اَوْ قَالَ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور میں ڈرتا ہوں کہ شیطان تمہارے دلوں میں برا یا کچھ سنے ڈال دے متفق علیہ

ولہ

یعنی جنت اور آخرت کی نعمتوں کو ۱۲

یعنی زندگی میں جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہے اس کا کچھ مضائقہ نہیں مرنے وقت کا اعتبار ہے

اُس وقت ایماندار خدا کے ملنے کا مشتاق ہوتا ہے اور کافر گھبراتا ہے ۱۲ منہ

یہ بات آپنے کیا فرمائی آپکی نسبت ہم کیا برا خیال کرینگے ۱۲

وَعَنْ اَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ شَہِدْتُّ

اور روایت ہے ابو الفضل عباس بن عبد المطلب رضہ سے کہا کہ حنین کے دن

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْیَانَ

میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میں اور ابو سفیان

ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْہُ

ابن حارث بن عبد المطلب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی رہے۔ اور کسی وقت آپ سے علیحدہ نہیں ہوئے

وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَۃٍ لَہٗ بَیْضَاءَ فَلَمَّا الْتَقَی الْمُسْلِمُوْنَ

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پھر سفید رنگ پر سوار تھے جب مسلمان

وَالْمُشْرِکُوْنَ وَلّٰی الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِیْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اور مشرک لڑائی میں ایک دوسرے سے مل گئے ف۱ تو مسلمان پشت پھیر کر بھاگ نکلے اسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ یَرْکُضُ بَغْلَتَہٗ قِبَلَ الْکُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

وآلہ وسلم نے اپنے خچر کو کفار کی طرف ڈالنا اور اسکو ایڑ لگا کر شروع کیا۔ اور میں آپکے خچر کی لگام

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکُفُّہَا اِرَادَۃَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْیَانَ اٰخِذٌ بِرِکَابِ رَسُوْلِ

پکڑے ہوئے اسکو تیز چلنے سے روکتا تھا۔ اور ابو سفیان حضرت کی رکاب

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْ عَبَّاسُ

پکڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عباس

نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَۃِ قَالَ الْعَبَّاسُ وَکَانَ رَجُلًا صَیِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰی

اصحاب سمرہ کو پکار ف۲ اور عباس رضہ آواز بلند والا مرد تھا۔ کہتا ہے کہ میں

صَوْتِیْ اَیْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَۃِ فَوَاللّٰہِ لَکَاَنَّ عَطْفَتَہُمْ عَلٰی حِیْنَ سَمِعُوْا

بلند آواز سے پکارا کہ اصحاب السمرہ کہاں ہیں ف۳ مجھے اللہ کی قسم ہے البتہ گویا کہ پھرنا اصحاب السمرہ کا اسوقت کہ سنی آواز میری

صَوْتِیْ عَطْفَۃُ الْبَقَرِ عَلٰی اَوْلَادِہَا فَقَالُوْا یَا لَبَّیْکَ یَا لَبَّیْکَ فَاقْتَتَلُوْا وَ

گھما مانند پھرنے گھاؤں کے اپنے بچوں پر ف۴ پس کہا انہوں نے لبیک حاضر ہیں لبیک حاضر ہیں اور کفار سے لڑائی کرنے لگے۔

الْکُفَّارُ وَالدَّعْوَۃُ فِی الْاَنْصَارِ یَقُوْلُوْنَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ

اور انصار سے پکارنا تھی کہ یا معشر الانصار یا معشر الانصار کہتے تھے۔

ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَۃُ عَلٰی بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

پھر بس حارث بن الخزرج یہاں کی پکار ٹھہر گئی ف۵ اور رسول اللہ

ف۱ پہلے لڑائی ہونے لگی ۱۲ و۲ یعنی جنہوں نے کمر کے نیچے پیٹ کی تھی ان کو پکارا ۱۲

ف۳ یعنی کو ہر پہلے گئے ادھر آ ۱۲

ف۴ یعنی کمال تیز محبوب محبت اور شوق کے آتی ہیں ویسے ہی وہ آسکے ۱۲

ف۵ یعنی بنا بنی الحارث ابن نقیح کہ کر ایک دوسرے کو پکارنے لگے ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے — پھر پر سواری کی حالت میں — انکی لڑائی دیکھ کر فرمایا

حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ

اب تنور گرم ہوا ہے — اور پھر آپنے — کچھ کنکر — کفار کے مونہہ پر

فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزِمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ

پھینکے — اور فرمایا محمد صلعم کے رب کی قسم ہے — کہ بھاگ گئے — میںنے دیکھا کہ کیا تو

فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فِيْمَا اَرٰى فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ

لڑائی اپنی اسی صورت پر قائم تھی — مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے۔ — جب آپنے کنکر ان کی طرف پھینکے

فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْوَطِيْسُ التَّنُّوْرُ

یعنی دیکھتا تھا کہ ان کی لڑائی کم ہو نی شروع ہوئی۔ — اور انکا کام اٹھتا گیا۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ الوطیس تنور ہے

وَمَعْنَاهُ اشْتَدَّتِ الْحَرْبُ قَوْلُهٗ حَدَّهُمْ هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ اَيْ بَاْسُهُمْ

اور معنے اسکا سخت ہو گئی لڑائی — اور قول اسکا حدہم یہ ساتھ حا بہملہ کے ہے۔ یعنے لڑائی ان کی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا — کہ رسول اللہ — صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اے لوگو بیشک خدا پاک ہے۔ — نہیں قبول کرتا مگر عمل پاک اور مال پاک کو — مقرر خدا نے حکم کیا۔

بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ

اپنا فرمان کو جس کا حکم کیا پیغمبروں کو — قرآن میں فرمایا اے پیغمبرو کھاؤ

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جانتا ہوں۔ اور خدا نے قرآن میں فرمایا اے لوگو

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ

اپنا مارو کھاؤ حلال اور پاک چیزوں کو جو بخشے تم کو دیں۔ پھر حضرت نے ذکر کیا اس مرد کا جسنے بڑا لمبا — چوڑا سفر کیا۔

اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَ

بکھرے بال خاک آلودہ پہنتا ہے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کیطرف اور کہتا ہے اے میرے رب اے میرے رب اور حلال نکلا اسکا کھانا حرام ہے

مَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ

پینا حرام ہے اور لباس اسکا حرام ہے اور اسکا بدن پالا گیا حرام غذا سے پھر کہاں سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو گی

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّا

روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں

يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ

جن سے قیامت کے دن خدا کلام نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھیگا اور ان کو سخت

اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ

مار ہوگی ۔ ایک بڈھا حرام کار دوسرا بادشاہ جھوٹا تیسرا مفلس تکبر کرنے والا روایت کی یہ مسلم نے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَ

اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیحان اور

جَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ

جیحان اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہروں میں سے ہے روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے ۔

قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو

التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ

ہفتہ کے دن پیدا کیا اور یکشنبہ کے دن پہاڑ بنائے ۔ اور دوشنبہ کے دن درخت پیدا کیئے

يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ

اور سہ شنبہ کے دن سختی اور مصیبت کو پیدا کیا اور چہارشنبہ کے دن روشنی پیدا کی

وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور پنجشنبہ کے دن زمین پر جانور پھیلائے اور آدم ؑ کو پیدا کیا

بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ

عصر کے بعد جمعہ کے دن پچھلی پیدائش تھی دن کے پچھلے ساعت میں

فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ سُلَيْمَانَ خَالِدِ بْنِ

عصر سے رات تک روایت کی مسلم نے اور روایت ہے ابوسلیمان خالد بن ولید

الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِيْ يَدِيْ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ

رضہ سے کہا کہ جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹ گئیں

اَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِيْ يَدِيْ اِلَّا صَفِيْحَةٌ يَّمَانِيَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ

میرے ہاتھ میں ایک صفیحہ یمنی کے سوا کچھ نہ رہا تھا روایت کی یہ بخاری نے اور عمرو بن

الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا

عاص رضہ سے روایت ہے کہ اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے

حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِنْ حَكَمَ وَاجْتَهَدَ

جب حاکم نے کسی مقدمہ میں حکم کرنیکا ارادہ کیا سو غور و فکر بہت اُس بات کے دریافت کرنے میں محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پہنچا تو اسکو دو ثواب ہیں اور جب حکم کا

فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ

پھر اُسمیں چوک گیا تو اُسکو ایک ثواب ہے متفق علیہ وعن عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تپ دوزخ کی گرمی سے ہے اسکو پانی سے سرد کرو متفق علیہ

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ

اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرگیا اور

وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْمُخْتَارُ جَوَازُ الصَّوْمِ

اُسکے ذمہ کچھ روزہ ہو تو اُسکا ولی اُسکی طرف سے روزہ رکھے متفق علیہ مراد ہو اُسکے ذمہ روزہ ہو

عَمَّنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِهٰذَا الْحَدِيثِ وَالْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ الْقَرِيبُ وَارِثًا

اُسکی طرف سے روزہ رکھنے میں ظاہر یہ سمجھا ہے کہ جائز ہے کہ اُسکی طرف سے اُسکا قریبی روزہ رکھے وارث

كَانَ أَوْ غَيْرَ وَارِثٍ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ أَنَّ عَائِشَةَ

ہو یا نہ ہو اور عوف بن مالک بن طفیل رضہ سے روایت ہے کہ عائشہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

رضہ کے پاس ذکر کیا گیا کہ عبداللہ بن زبیر نے ایک

فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ

ایک بیع یا عطا میں جو عائشہ رضہ نے کی تھی کہا ہے کہ عائشہ رضہ ایسے کاموں سے باز آجائے

أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا قَالَتْ أَهُوَ قَالَ هٰذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَتْ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ

اور زبردستی اُسکے تصرف سے منع کردونگا عائشہ رضہ نے کہا گیا اُسنے یہ بات کہی ہے لوگوں نے کہا ہاں عائشہ رضہ نے کہا میرے

لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ

نذر کی کہ ابن زبیر سے کبھی کلام نہ کرونگی جب جدائی لمبی ہوگئی تو ابن زبیر نے سفارش کروائی۔

فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا أَشْفَعُ فِيهِ أَبَدًا وَلَا أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِي فَلَمَّا طَالَ

عائشہ رضہ نے کہا واللہ میں کبھی سفارش قبول نہ کروں گی اور نہ اپنی نذر (یعنی قسم) توڑوں گی جب

بیع = خرید و فروخت کرنا
عطا = بخشش
حجر = روکنا
نذر = منت ماننا
تحنث = توڑنا

ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ

ابن زبیر پر اُسکو دیر ہوگئی۔ تو مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود

ابْنَ عَبْدِ يَغُوثَ وَقَالَ لَهُمَا أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ لَمَا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ

ابن عبد یغوث سے اس امر میں کلام کیا اور کہا کہ میں تم دونوں کو قسم دیکر کہتا ہوں کہ مجھے عائشہ رضہ کے پاس لے چلو

فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

اس لیے کہ عائشہ رضہ کو مجھ سے قطع رحمی کرنی حلال نہیں مسور اور عبدالرحمن اُسکو اپنے ساتھ لے کر

حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ

حضرت عائشہ کے گھر آئے اور اذن طلب کیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور پوچھا کہ ہم اندر آجائیں۔

قَالَتْ عَائِشَةُ ادْخُلُوا قَالُوا كُلُّنَا قَالَتْ نَعَمْ ادْخُلُوا كُلُّكُمْ وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا

عائشہ رضہ نے کہا آجاؤ۔ انہوں نے کہا ہم سب آجائیں اُس نے کہا ہاں سب آجاؤ اور اُسکو معلوم نہ تھا۔

ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ

کہ ابن زبیر ان کے ساتھ ہے۔ جب اندر آگئے تو ابن زبیر بھی اُن کے ساتھ پردہ کے اندر آگیا۔ اور عائشہ رضہ کے گلے چمٹ گیا اور اُسکو

يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا كَلَّمَتْهُ

قسمیں دیتا تھا۔ اور رو تا تھا۔ اور مسور اور عبدالرحمن بھی اُسکو قسمیں دیکر کہتے تھے۔ کہ اُس سے کلام کر

وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ

اور اُسکی توبہ قبول کر۔ اور کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی جدائی سے جو تو نے کی ہے۔

مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَمَّا أَكْثَرُوا

منع فرمائی ہے اور مسلمان کو تین رات سے زیادہ اپنے بھائی سے جدائی رکھنی حلال نہیں جب انہوں نے صلہ رحم کی

عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِي وَتَقُولُ إِنِّي

نصیحت کی اور بہت ہی تنگ کیا تو عائشہ رضہ نے رونا شروع کردیا اور کہنے لگی کہ میں نے قسم کھائی ہے۔

نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتَّى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا

اور قسم کا توڑنا سخت ہے۔ غرض انہوں نے بھی بہانہ جھوڑا یہاں تک کہ عائشہ رضہ نے ابن زبیر کے ساتھ کلام کیا اور اپنے نذر کے کئی رہ میں

ذٰلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِي حَتَّى تَبُلَّ

بائیس غلام آزاد کئے۔ اور اسکے بعد اس نذر کو یاد کرکے ایسی روپڑتی تھی کہ اُس کی چادر

دُمُوعُهَا خِمَارَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

آنسوؤں سے تر ہو جایا کرتی تھی۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عقبہ بن عامر رضہ سے

وا عائشہ رضہ ان دونوں کی خالہ تھی وا وہ تو رویا کرتی تھی اگر عائشہ رضہ اسی سے رویا کرتی تھی کہ انہوں نے نذر مانی تھی اور کہا تھا واللہ علی نذر یعنے میرے ذمہ اللہ تعالیٰ کے لئے نذر ہے اور بالقصور کسی چیز کا نام نہیں چاہتا کہ اتنے غلام آزاد کرونگی یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤنگی یا ان کو پوشاک دیونگی تو ان کو اسبات کا بڑا غم تھا کہ شاید میں اس سے زیادہ کے اتنا دکرنیسے بھی میرا نذر پورا نہ ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ وہ حدیث نہیں پہونچی جس میں یہ مذکور ہے کہ نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور علما ایسی کہتے ہیں کہ مطلق نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ اور اس سے عائشہ رضہ کا کمال تقوے اور خشیۃ الٰہی معلوم ہوا۔ عبدالاول الغزنوی السلفی۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی قَتْلٰی اُحُدٍ فَصَلّٰی عَلَیْہِمْ بَعْدَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احد کے مقتولوں کیطرف تشریف لیگئے پس نماز پڑھی

ثَمَانِ سِنِیْنَ کَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْیَآءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ

آٹھ برس کے بعد آٹھ برس کے مانند رخصت کرنیوالے کے واسطے زندوں اور مردوں کے ف۱ اور منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا۔

اِنِّیْ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ فَرَطٌ لَّکُمْ وَاَنَا شَہِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْحَوْضُ

کہ میں تمہارے آگے پہنچ منزل ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور تمہارے وعدہ کی جگہ حوض ہے ف۲ اور

وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَیْہِ مِنْ مَّقَامِیْ ھٰذَا وَاِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا

اس جگہ سے کہ یہاں سے دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے بارے میں ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگجاؤ گے

وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا اَنْ تَنَافَسُوْھَا قَالَ فَکَانَتْ اٰخِرَ نَظْرَۃٍ نَظَرْتُھَا

راوی نے کہا یہ پچھلی بار تھی جو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ

تھا ف۳ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے اور لیکن میں ڈرتا ہوں کہ تم

اَلدُّنْیَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْھَا وَتَقْتَتِلُوْا فَتَھْلِکُوْا کَمَا ھَلَکَ مَنْ قَبْلَکُمْ قَالَ عُقْبَۃُ فَکَانَتْ

دنیا کی رغبت کرو۔ اور آپس میں لڑائی کرکے ہلاک ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔ عقبہ نے کہا پچھلی بار تھی کہ میں نے

اٰخِرَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِنِّیْ فَرَطٌ

حضرت صلعم کو منبر پر دیکھا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں تمہارے واسطے میرِ منزل ہوں

لَّکُمْ وَاَنَا شَہِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیْ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ

اور تمہاری گواہی دینے حاضر ہوں مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں اپنے حوض کو اب دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین

مَفَاتِیْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ

کے خزانوں کی تالیاں عطا کی گئی ہیں یا زمین کی تالیاں اور اللہ کی قسم ہے کہ میں تمہارے مشرک ہونے کا

تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْھَا وَالْمُرَادُ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی قَتْلٰی

غم نہیں ہے لیکن یہ خوف ہے کہ تم دنیا کی رغبت کرنے لگجاؤ (راوی کہتا ہے خوف نہ تھا) اور صلوٰۃ سے مراد

اُحُدٍ الدُّعَآءُ لَھُمْ لَا الصَّلٰوۃُ الْمَعْرُوْفَۃُ وَعَنْ اَبِیْ زَیْدٍ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِیِّ

احد کے لئے دعا ہے کہ اُن کے لئے کی گئی نہیں نماز معروف ف۴ اور روایت ہے ابوزید عمرو بن اخطب انصاری

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ

رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے۔

ف۱ پھر آپ اوپر تشریف لائے ۱۲ منہ

ف۲ یعنی تمہارے ملنے کے وعدہ کی جگہ ۱۲ منہ یعنی اس سے بہتر پینے کا پانی نہیں کہ حوض کوثر ہے ۱۲

ف۳ یعنی نماز جنازہ کی مراد نہیں ۱۲ ش

کہا بعضے علماء نے کہ بڑھی حضرت نے اُن پر نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہے اور حضرت شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہے کہ مراد صلوٰۃ سے نماز جنازہ کی ہے اور یہ مؤید ہے مذہب حنفیہ کی کہ وہ قائل ہیں نماز پڑھنے کی شہداء پر اور شافعیہ کے نزدیک کہ وہ قائل نہیں ان کی مراد دعا ہے جیسے کہ امام نووی نے خود کہا اس حدیث کے آخر میں کہ مراد صلوٰۃ سے دعا ہے ۱۲

حررہ ابوادریس عبدالغفور النزوی عفی عنہ

فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ حَتّٰى حَضَرَتِ

اور ہم کو خطبہ سناتا رہا یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا آپ منبر پر سے اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ سناتا رہا یہاں تک کہ

الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ

عصر کا وقت ہو گیا پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ پڑھتا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا پس آپ نے ہم کو جو ہوا ہے اور

وَمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

جو آئندہ ہونیوالا ہے سب کی خبر دی پس ہم میں سے زیادہ علم والا زیادہ وہ ہے جو یاد رکھنے والا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور عنترین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اسکو ادا کرے اور جسنے

نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ

نذر مانی ہو خدا کی نافرمانی کی وہ اسکو نہ کرے۔ روایت کی بخاری نے ۱۲ اور ام شریک رضی سے

اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ وَقَالَ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو گرگٹوں کے قتل کرنے کا امر فرمایا اور فرمایا

كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کہ یہ ابراہیم پر آگ کو پھونک مارتا تھا متفق علیہ۔ ۱۲ اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گرگٹ کو پہلی چوٹ میں مار ڈالے گا

كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً

اسکو اتنا اتنا ثواب ہے۔ اور جو اسکو دوسری چوٹ میں مارے گا اسکو اتنا اور اتنا

لِدُونِ الْأُولٰى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً

ثواب ہے کم پہلی سے اور جو تیسری چوٹ میں مارے گا۔ اسکو اتنا اور اتنا ثواب ہے۔

لِدُونِ الثَّانِيَةِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ

لیکن دوسری بار سے کم اور ایک روایت میں ہے کہ جو گرگٹ کو پہلی چوٹ میں مارے

لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ

اسکے لیے سو نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور دوسری چوٹ میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی

ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ الْوَزَغُ الْعَظَامُ مِنْ سَامٍ أَبْرَصَ

کم روایت کی یہ مسلم نے اہل لغت نے کہا کہ وزغ نہ ہری گرگٹ ہے۔

ف۱ قوا جو ہوا ہے الخ یعنی قائل اور فاعل حادثہ اور مجائب غرائب قیامت کے مجمل یا مفصل بیان فرمائے پس آپ میں بہت سے جو تھے ہوئے تھا اور ریس یعنی عند ۱۲ یعنی نذر اگر معاصی شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج قائل کی ادا کرنا واجب ہے اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے مانا ہے نہ بولوں دعوت قبول نہ کرنا قبروں پر جھنڈی نشان چڑھانا دیوان چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی پڑھ کہنا محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا تعزیے کو سامنے ایک باؤں پر رات بھر کھڑے رہنا ڈھول بجا کر رات جگنا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر شریعت کے خلاف ہیں اول تو ان کا موکی سنت مانی ہو تو ہرگز ادا نہ کرے ۱۲ یعنی خلاصہ یہ ہے کہ طاعت کی نذر کی وفا لازم ہے اور معصیت کی نذر کی وفا ہرگز جائز نہیں اور اسکا کفارہ بھی لازم نہیں تا ۱۲ شرح ملخصاً وف ۴ یعنی جب بسم اللہ کہہ کر

ف ۳ میں ذالک تو یہ اک

کو نمرود نے آگ جلانے کو پھونک مارتا تھا اس نے اس نہ ذات کے مارنے میں ثواب ہے ۱۲ ات

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّیْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا

فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ میں آج رات کو صدقہ کروں گا۔ سو اپنا صدقہ لیکر نکلا اور ہمدرد کے

فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

ہاتھ میں رکھ آیا تو صبح کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو چور پر صدقہ کیا گیا اُسنے کہا الٰہی

لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ

تیرا ہی شکر ہے۔ میں اور خیرات کرونگا۔ وہ اپنی خیرات لیکر نکلا اور عمدت حرامکار کے

زَانِیَةٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ

ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرامکار عورت کو خیرات ملی سو اس مرد نے کہا الٰہی تیرا ہی شکر ہے۔

الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ

حمد ہے میں رات کو پھر خیرات کرونگا۔ وہ اپنی خیرات لیکر نکلا۔ اور غنی کے ہاتھ میں

غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

رکھ آیا صبح کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات مالدار کو خیرات دی گئی۔ اسنے کہا الٰہی تیرا ہی شکر ہے۔

عَلٰی سَارِقٍ وَّعَلٰی زَانِیَةٍ وَّعَلٰی غَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰی سَارِقٍ

کہ چور اور زانیہ اور مالدار کو خیرات دی گئی تو اسکو خواب میں کہا گیا کہ تیری خیرات قبول ہوگئی۔ تیری خیرات تو

فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ یَّسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا

اسلئے کہ شاید چوراں سبب چوری سے باز رہے اور حرامکار عورت کی خیرات اسلئے کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر دام کاری سے باز رہے

وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهٗ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ بِلَفْظِهٖ وَ

اور مالدار کی خیرات اسلئے کہ شاید وہ مالدار سوچے اور شرماوے اور بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اُس مال میں سے جو اللہ نے اسکو دیا ہے خرچ کرے۔ روایت

مُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ وَعَنْهُ قَالَ لَنَا مَعْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ مضمون روایت کیا ہے اور بھی ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک دعوت میں حضرت صلعم کے

فِیْ دَعْوَةٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ اَنَا

ساتھ تھے لکھا ہوا دست آگے رکھا گیا اور بازو کا گوشت آپکو بھاتا تھا۔ حضرت نے اُسمیں سے دانت سے نوچ کر کھایا۔ پھر فرمایا کہ میں

سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذٰلِكَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الْاَوَّلِیْنَ وَ

قیامت کے دن سب لوگوں کا سردار ہونگا تم جانتے ہو اسکا کیا سبب ہے اللہ تعالیٰ پہلوں اور پچھلوں کو

ف۱ معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقہ کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا اگر چہ ناواقفی سے بیموقع خرچ ہو جاوے نیت خالص چاہیئے ۱۲ منہ

ف۲ یعنی اسلئے کہ سب میرے ہی علقات کے محتاج ہونگے اور میں قیامت کے دن سب لوگوں کا سردار ہونگا والخ غرض سید کے دو معنی ہیں اوّل مالک تصرف کہ جو چاہے سو کرے اس معنی کر رسول خدا صلعم کسی چیز کے سید نہیں بلکہ سوائے باری تعالیٰ کے یہ معنی کسی کو نہیں حاصل ہیں جانے اسمعنی کے حدیث میں آیا ہے انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی اللہ ہی سید ہے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ جس کا حکم سب لوگوں کی طرف نافذ ہو اس میں پڑتے اور وہ سب لوگوں کو سنا دیوے اس معنی کر رسول خدا صلعم سید ہیں آدم اور تمام اولاد آدم سے سوا۔ ہیں پانچواں حدیث میں اسی معنی کی تفصیل مذکور ہے ۱۲

الْآخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيَنْظُرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَتَدْنُوْ

پچھلوں کو ایک میدان میں جمع کریگا اسطرح کہ ایک دیکھنے والا ان سب کو دیکھ سکیگا اور ایک بلانیوالا ان سب کو آواز سنا سکیگا - اور سورج

مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ

ان کے نزدیک ہو جائیگا پس لوگ اس غم اور رنج کو جو جس کی اُن کو طاقت نہ ہوگی اور نہ اسکی برداشت کر سکینگے

فَيَقُوْلُ النَّاسُ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيْهِ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُوْنَ

پس آپس میں کہینگے کیا تم دیکھتے نہیں اس مصیبت کو جس میں تم سب مبتلا ہو کیا تم دیکھتے نہیں کس نوبت کو پہنچ گئے ہو - ایسے شخص کو کیوں

إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ ائْتُوْا آدَمَ فَيَأْتُوْنَهُ

نہیں دیکھتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری سفارش کرے - پھر ایک دوسرے کو کہینگے کہ اپنے باپ آدم کے پاس چلو پھر اُسکے پاس آویں گے

فَيَقُوْلُوْنَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ

اور کہینگے اے آدم تو سب انسانوں کا باپ ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے اور اپنی روح تجھ میں پھونکی

وَأَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا

اور فرشتوں کو حکم کیا کہ تجھے سجدہ کریں انہوں نے سجدہ کیا اور تجھے بہشت میں جگہ دی کیا تو اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہیں کرتا کیا

تَرٰى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ إِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ

تو اس رنج کو نہیں دیکھتا جسمیں ہم مبتلا ہیں اور جو ہم کو پہونچا ہے آدم علیہ السلام کہیگا کہ آج میرا رب ایسا غضبناک ہوا ہے

قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَإِنَّهٗ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ

کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضبناک ہوا اور نہ آئندہ کو ہوگا اور میرے رب نے مجھ کو ایک درخت سے منع کیا تھا میں نے نافرمانی کی

نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِيْ اذْهَبُوْا إِلَى نُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا

آج مجھے اپنی جان کا فکر ہے اپنی جان کا فکر ہے اپنی جان کا فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ - لوگ نوح کے پاس آویں گے

فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا

اور کہینگے اے نوح تو زمین والوں کی طرف سب سے پہلا رسول ہے اور اللہ تعالیٰ نے بندہ بہت

شَكُوْرًا أَمَا تَرٰى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرٰى إِلَى مَا بَلَغَنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ

شکر گزار تیرا نام رکھا ہے کیا تو دیکھتا نہیں اس رنج کو جس میں ہم مبتلا ہیں کیا تو دیکھتا نہیں جس حالت کو ہم پہنچے ہیں کیا تو اپنے رب کے پاس

فَيَقُوْلُ إِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ

ہماری سفارش نہیں کرتا - وہ کہیگا آج میرا رب ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ ایسا کبھی اگلے ہوا ہے اور نہ آئندہ کو

بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَإِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ

ہوگا - اور میں نے اپنی قوم پر ایک دعا کی تھی مجھے اپنی جان کا فکر ہے مجھے اپنی جان کا فکر ہے -

نَفْسِي اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ

مجھے اپنی جان کا فکر ہے۔ تم کسی اور پاس جاؤ تم اِبراہیم کے پاس جاؤ لوگ اِبراہیم کے پاس آکر کہینگے۔

يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ

اے ابراہیم تو زمین والوں میں سے اللہ تعالیٰ کا نبی اور اسکا خلیل ہے اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کر

اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ

کیا تو نہیں دیکھتا اُس مصیبت کو جس میں ہم مبتلا ہو رہے ہیں۔ ابراہیم ؑ کو کہیگا کہ آج میرا رب ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ

يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّيْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلٰثَ

کبھی پہلے ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے۔

كَذَبَاتٍ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى

مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کی ہے۔ تم کسی اور پاس جاؤ۔ تم موسیٰ ؑ پاس جاؤ۔ لوگ موسیٰ کے پاس آکر کہینگے

فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلٰى

اے موسےٰ ؑ تو اللہ تعالیٰ کا رسول ہے تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے سبب لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ

تو اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کر کیا تو نہیں دیکھتا اُس حال کو جس میں ہم مبتلا ہیں۔ موسیٰ ؑ کہیگا کہ آج میرا رب ایسا

غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ

غضبناک ہوا ہے کہ نہ کبھی پہلے ایسا ہوا تھا اور نہ آئندہ کو ہوگا

وَاِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَّمْ اُؤْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ

میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا جسکے قتل کرنیکا مجھے حکم نہ تھا مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کی فکر ہے تم کسی اور پاس جاؤ تم

اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ اِلٰى عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ

عیسےٰ ؑ پاس جاؤ۔ لوگ عیسےٰ ؑ کے پاس آکر کہینگے تو اللہ تعالیٰ کا رسول اور

كَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا

اسکا کلمہ ہے جو مریم کیطرف ڈالا تھا اور اُس کی روح ہے اور تو نے جھولے میں لوگوں سے کلام کیا تو اپنے رب کے پاس ہماری

اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ

سفارش کر کیا تو اس مصیبت کو نہیں دیکھتا جسمیں ہم مبتلا ہو رہے ہیں۔ عیسیٰ ؑ کہیگا کہ آج میرا رب ایسا غضبناک ہوا ہے

غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِيْ

کہ نہ کبھی پہلے ایسا غضبناک ہوا ہے نہ ہوگا۔ اور کوئی گناہ ذکر نہیں فرمایا۔ اور کہیگا مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔

فی الحدیث دلیل علی ان

نَفْسِي نَفْسِي اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ

مجھے اپنی جان کی پڑی ہے مجھے اپنی جان کی پڑی ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ تم محمد کے پاس جاؤ لوگ محمد صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَاْتُوْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ

علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونگے اور کہینگے اے محمد تو اللہ تعالیٰ کا رسول اور نبیوں کا

الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى

تو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے پہلے اور پچھلے گناہ بخشدیئے ہیں تو اپنے رب کے پاس

رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَانْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا

ہماری سفارش کر کیا آپ دیکھتے نہیں اس سخت کو جس ہم مبتلا ہیں اسی وقت چلکر عرش کے نیچے آؤنگا اور اپنے رب کے آگے سجدے

لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى

میں پڑا جاؤنگا پھر اللہ تعالیٰ اپنے حمد و ثنا میرے دل میں ایسی القا کرے گا کہ آجتک کسی کے دل میں

اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَ

القا نہیں کی پھر کہا جائے گا اے محمد تو اپنا سر اٹھا مانگ تجھے عطا کیا جائیگا اور تو سفارش کر تیری سفارش قبول کی جائے گی۔

رْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ

میں سر اٹھاؤنگا عرض کرونگا اے میرے رب میری امت اے میرے رب میری امت اے میرے رب (یعنی انکو بخش اپنے کہا جائے گا۔ اے محمد تو

اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

اپنی امت میں سے جن پر کچھ حساب نہیں جنت کے داہنی طرف کے دروازوں میں سے داہنی دروازے سے بہشت میں داخل کر دے

وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

اور وہ لوگ دوسرے دروازوں میں سب لوگوں کے شریک ہونگے پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی

بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ اَوْ

جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ بہشت کے دونوں کواڑوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر

كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مکہ اور بصرے میں ہے (متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ سے

قَالَ جَاءَ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ اِسْمٰعِيْلَ وَبِابْنِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَ

فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اسمٰعیل کی والدہ اور اسمٰعیل کو (یعنی اپنی بی بی ہاجرہ کو جب اپنی والدہ

هِيَ تُرْضِعُهٗ حَتّٰى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ اَعْلَى

اسکو دودھ پلاتی تھی لا یا دونوں کو مسجد کے اوپر کی طرف زمزم کی اوپر

ف یعنے جنت کے دروازے

باب ۲۶۳ فی المشورات والملہ

اسفدر کشادہ ہیں ۱۲

الْمَسْجِدُ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَاكَ وَ

درخت کے پاس بیت اللہ کے قریب مسجد کہہ لیا جاتا تھا مکہ میں کوئی آدمی نہ تھا اور نہ وہاں پانی تھا ان دونوں کو وہاں چھوڑ کر ان کے پاس

وَضَعَ عِنْدَ ذٰلِكَ جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا

ایک تھیلا جس میں کچھ کھجور ہیں تھیں اور ایک مشکیزہ جس میں پانی تھا رکھ کر واپس چلا گیا۔ اسمٰعیل کی والدہ اسکے

فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي

پیچھے پیچھے ہولی اور کہا کہ اے ابراہیم تو ہم کو اس جنگل میں جہاں نہ کوئی انیس

لَيْسَ فِيهِ أَنِيسٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ مِرَارًا وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ قَالَتْ لَهُ آللّٰهُ

اور نہ کوئی چیز ہے چھوڑ کر جاتا ہے اسے کئی بار پکار کر کہا مگر ابراہیم نے اسکی طرف منہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا اسمٰعیل کی والدہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے تجھے

أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ إِذًا لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ وَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ

یہ حکم کیا ہے۔ بولے ہاں تو ہم کو اللہ تو ضائع نہ کرے گا یہ کہکر واپس چلی آئی۔ اور ابراہیم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ

چلا گیا۔ جب ثنیہ کے پاس پہاڑ سے ان کو نظر نہ آتا تو منہ کعبہ کی طرف کر کے

ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي

دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ اے میرے رب میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایسی زمین میں بسایا ہے۔

بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ حَتّٰى بَلَغَ يَشْكُرُونَ وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمٰعِيلَ

کہ کھیتی نہیں ہوتی یہاں تک کہ یہ دعا کی اور اسمٰعیل کی ماں اس کو دودھ پلاتی

وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ حَتّٰى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ وَعَطِشَتْ وَعَطِشَ

اور اس پانی میں سے پیتی رہی یہاں تک کہ مشک کا پانی تمام ہو گیا اور اسکو اور اسکے بیٹے کو پیاس

ابْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ

لگی اور وہ اسے لڑکے کو دیکھتی تھی کہ تڑپ رہا ہے یا زمین پر لوٹنی کھا رہا ہے یہ حالت دیکھنی اسکو ناگوار ہوئی

تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ

اس لئے وہاں سے چل کھڑی ہوئی۔ اور جبل صفا کو نزدیک دیکھ کر اسپر چڑھی پھر

اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا

میدان کی طرف منہ کر کے دیکھا کہ کوئی آدمی نظر آئے۔ مگر اس کو کوئی آدمی نظر نہ آیا

حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ

جب میدان میں آئی اپنے کرتہ کا دامن اٹھایا اور بھاگی آدمی

الْمَجْهُودِ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ ثُمَّ اَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا فَنَظَرَتْ هَلْ

تکلیف اٹھا کر نشیب میں بھاگتی ہے۔ یہاں تک کہ میدان سے گذر کر مروہ پر آئی اور اُس پر کھڑی ہو کر چاروں طرف

تَرٰى اَحَدًا فَلَمْ تَرَ اَحَدًا فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ

دیکھا کہ کوئی نظر آتا ہے اسی طرح سات دفعہ وہاں آئی گئی ف۱ ابن عباس رضی

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا

کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی پھرنا لوگوں کا ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان بھاگتے ہیں ف۲ پھر جب

اَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهٍ تُرِيْدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ

مروہ پر چڑھی تو ایک آواز سنی اور آپکو کہا چپ رہو۔ پھر کان لگا کر سنا۔

فَسَمِعَتْ اَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ اَسْمَعْتَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثٌ فَاِذَا

تو پھر وہی آواز آئی۔ اُسنے کہا تو نے بیشک سنا دیا اگر تیرے پاس فریاد رسی ہے۔ (یعنی فریاد رسی کر تو ناکافی دیکھتی کہا ہے۔ کہ

هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهٖ اَوْ قَالَ بِجَنَاحِهٖ حَتّٰى ظَهَرَ الْمَاءُ

زمزم کی جگہ کے نزدیک ایک فرشتہ ہو کہ اُسنے اپنی ایڑی یا بازو سے زمین کو کھودا یہاں تک کہ پانی نکل آیا

فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهٗ وَتَقُوْلُ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي

اسمٰعیل کی والدہ وہاں حوض بنا کر پانی کو بھرتی تھی۔ اور ہاتھ سے اشارہ کرتی تھی۔ اور چلو بھر بھر کر

سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُوْرُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِقَدْرِ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

مشک میں ڈالتی جاتی تھی اور اُسکے چلو بھرنیکے بعد پانی فوارہ کی طرح جوش مارتا چلا آتا تھا۔ ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ

رضی نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسمٰعیل کی ماں پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتی تو زمزم چشمہ

زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا قَالَ فَشَرِبَتْ

ہو جاتا یا فرمایا اگر سے پانی نہ اٹھاتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسنے پانی پیا اور لڑکے کو دودھ دیا

وَاَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَاِنَّ هٰهُنَا بَيْتًا لِلّٰهِ تَعَالٰى

اور فرشتے نے اسکو کہا کہ تو ضائع ہونیکا خوف مت کر کہ یہ لڑکا اور اُسکا باپ یہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت

يَبْنِيْهِ هٰذَا الْغُلَامُ وَاَبُوْهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَهْلَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا

کے لئے ایک گھر بنائینگے اور اللہ تعالیٰ یہاں کے لوگوں کو ضائع نہ کریگا۔ اور بیت کی جگہ ٹیلے کی طرح

مِنَ الْاَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَاْتِيْهِ السُّيُوْلُ فَتَاْخُذُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ

اونچی تھی اور زور کا پانی۔ اُسکے داہنے بائیں سے نکل جایا کرتا تھا۔ اسمٰعیل کی

ف۱ یعنی صفا اور مروہ کے درمیان سات دفعہ پھرتی

ف۲ یعنی حج وعمرہ کرتے ہوئے اللّٰھم اغفر لکما تیسر من سعی فیہ

حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِّنْ جُرْهُمٍ اَوْ اَهْلُ بَيْتٍ مِّنْ جُرْهُمٍ مُقْبِلِيْنَ مِنْ

ماں اسی طرح رہتی رہی کہ جرہم کے قبیلے میں سے کچھ مسافر یا جرہم میں سے ایک گھر کے لوگ

طَرِيْقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوْا فِيْ اَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَاَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوْا اِنَّ هٰذَا

کدا کے رستے سے آئے اور مکہ کے نیچے کی طرف ڈیرا کیا۔ اور ایک جانور کو اڑتا دیکھکر کہنے لگے کہ یہ جانور

الطَّائِرَ لَيَدُوْرُ عَلٰى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِيْ وَمَا فِيْهِ مَاءٌ فَاَرْسَلُوْا جَرِيًّا اَوْ

پانی کے گرد پھرا کرتا ہے۔ بہت مدت سے ہم اس میدان میں آتے جاتے ہیں کبھی پانی یہاں نظر نہیں آیا۔ انہوں نے ایک دو آدمی خبر لانے کو بھیجے

جَرِيَّيْنِ فَاِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوْا فَاَخْبَرُوْهُمْ فَاَقْبَلُوْا وَاُمُّ اِسْمٰعِيْلَ عِنْدَ الْمَاءِ

وہ اس جگہ پانی دیکھ آئے اور آکر خبر کی پانی کی خبر سنکر سب لوگ آئے اور اسمٰعیل کی ماں کو پانی کے پاس دیکھا کہا۔

فَقَالُوْا اَتَاْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ نَّنْزِلَ عِنْدَكِ قَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَّا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ

کہ تو ہم کو اذن دیتی ہے کہ ہم تیرے پاس اُتریں۔ اُسنے کہا ہاں مگر اس شرط سے اذن دیتی ہوں کہ اس پانی میں تمہارا دعوے کچھ نہ ہوگا

قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْفٰى ذٰلِكَ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ

انہوں نے منظور کرکے کہا کہ ابن عباس کہتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی خبر لانے والے نے اسمٰعیل کی

وَهِيَ تُحِبُّ الْاُنْسَ فَنَزَلُوْا فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اَهْلِهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا

ماں کو اس حالت میں پایا کہ وہ انس کو چاہتی تھی سلے لوگ۔ وہاں اتر پڑے اور آدمی بھیجکر گھر کے لوگ بھی منگا لیئے اور وہاں سقیم ہو گئے۔

بِهَا اَهْلَ اَبْيَاتٍ وَّشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَاَنْفَسَهُمْ وَاَعْجَبَهُمْ

تاکہ وہاں کئی گھر ہو گئے۔ اور لڑکا بھی جوان ہو گیا اور ان لوگوں سے اُسنے عربی زبان سیکھ لی۔ جب وہ جوان ہو گیا تو ان لوگوں

حِيْنَ شَبَّ فَلَمَّا اَدْرَكَ زَوَّجُوْهُ امْرَاَةً مِّنْهُمْ وَمَاتَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَجَاءَ

کو اس سے محبت پیارہ ہو گیا۔ جب بالغ ہوا تو انہوں نے اپنے خاندان میں سے ایک عورت سے اسکا نکاح کر دیا اور اسکی ماں فوت ہو گئی

اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ اِسْمٰعِيْلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ اِسْمٰعِيْلَ فَسَاَلَ

اسمٰعیل کی شادی ہونیکے بعد ابراہیم اپنی چھوڑی ہوئی چیز کو تلاش کرنا آیا۔ اور اسمٰعیل کو گھر میں نہ پاکر

امْرَاَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَّصِيْدُ لَنَا ثُمَّ سَاَلَهَا

اسکی عورت سے پوچھا۔ عورت نے کہا کہ ہمارے لیئے کچھ لینے گیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہمارے لیئے شکار کرنے گیا ہے

عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِيْ ضِيْقٍ وَّشِدَّةٍ وَّ

ابراہیم نے عورت سے ان کی معاش کا حال پوچھا۔ عورت نے شکایت کرکے کہا کہ ہم تنگی اور سختی میں ہیں

شَكَتْ اِلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُوْلِيْ لَهُ

ابراہیم نے کہا جب تیرا خاوند آئے تو اسکو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے

ف۱ یعنی پانی میں ہمارا دعوے کچھ نہ ہوگا ۱۲

ف۲ مہینے تنہائی کی وحشت سے

ف۳ اکثر اوقات یعنی اہل عیال ف۴ بیٹے کو اسمٰعیل ۱۲

اللھم اغفرلنا والمسلمین اجمعین

تُغَيِّرُ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمٰعِيلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَكُمْ

دروازہ کی دہلیز بدل دے جب اسمٰعیل آیا تو کچھ قرائن دعلامات سے معلوم کرکے پوچھا کہ یہاں کوئی

مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَسَأَلَنِي

آیا تھا عورت نے کہا ہاں ایک بوڑھا آدمی ایسا اور ایسا آیا تھا۔ مجھ سے تیرا حال پوچھتا تھا۔ مجھے اسکو حال بتایا پھر اُسنے

كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ

معاش کا حال پوچھا میں نے کہا ہم تنگی و سختی میں ہیں۔ اسماعیل نے کہا وہ تجھ کو کچھ کہہ بھی گیا ہے

عورت نے کہا

نَعَمْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ

ہاں تجھے سلام کہتا تھا اور کہتا تھا کہ تو اپنے دروازہ کی دہلیز بدل ڈال۔ اسمٰعیل نے کہا وہ میرا

أَبِي وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ

باپ تھا اور مجھے کہہ گیا ہے کہ تجھ سے جدائی کردوں تو اپنے گھر میں جا پس اسکو طلاق دیکر ان میں سے دوسری عورت سے

أُخْرَى فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ

نکاح کر لیا۔ پھر جتنی مدت اللہ تعالیٰ نے چاہا ابراہیم ان کے پاس نہ آیا۔ و بعد ہ پھر آیا اور اسمٰعیل کو گھر میں موجود نہ پاکر اسکی

عَلَى امْرَأَتِهِ فَسَأَلَ عَنْهُ قَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا

عورت کے پاس آیا اور اسکا حال پوچھا عورت نے کہا ہمارے لئے کچھ ڈھونڈنے گیا ہے۔ ابراہیم نے کہا تم کس طرح ہو اور

عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ

تمہاری گذران کسطرح ہے عورت نے کہا ہم خیر بت سے خوش گذران ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی تو ابراہیم نے کہا

فَمَا طَعَامُكُمْ قَالَتِ اللَّحْمُ قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ

تمہارا کھانا کیا ہے۔ عورت نے کہا گوشت۔ ابراہیم نے کہا تم کیا پیا کرتی ہو۔ عورت نے کہا پانی۔ ابراہیم نے دعا کی یا الٰہی تو

لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ

اسکے گوشت اور پانی میں برکت کر۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور اُن دنوں میں غلہ انکے استعمال میں نہ تھا۔

حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ قَالَ فَهُمَا لَا يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ

اگر ہوتا تو ضرور اُنکے لئے غلہ کی برکت کی دعا بھی کرتے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مکہ کے سوا یہ دونوں چیزیں اور جگہ

مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَجَاءَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمٰعِيلُ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ

کسی سے موافق نہیں آتیں اور ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم آئے اور کہا اسمٰعیل کہاں ہے اسکی عورت سے کہا

ذَهَبَ يَصِيدُ فَقَالَ لَهَا أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمُ وَتَشْرَبُ قَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ

شکار کو گیا ہے اور کہا تم اتر کر کھانا کھاؤ اور پانی پیو۔ ابراہیم نے کہا

وہ یعنی خدا تعالیٰ کا سب کچھ دیا ہوا ہے کسی چیز کی کمی نہیں ۱۲

و۲ گوشت اور پانی ۱۲

یعنی اور جگہ اگر کوئی

ان دونوں کو آپس میں کیا چاہئے تو نہیں کر سکتا

و۴ یعنی پھر وہ بھی آجائے گا ۱۲

وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي

پینا کیا ہے عورت نے کہا ہم گوشت کھاتے ہیں اور پانی پیتے ہیں ابراہیم نے کہا یا اللہ برکت کر ان کے

طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَرَكَةُ دَعْوَةِ

کھانے اور پینے میں فرمایا کہ یہ تمہارے ابراہیم کی دعا کی برکت ہے

إِبْرَاهِيمَ قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ

پھر ابراہیم نے کہا جب تیرا خاوند آوے تو میرا سلام کہہ اور پھر کہہ تا کہ اپنے دروازہ کی دہلیز قائم

بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَعِيلُ قَالَ هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنٌ

رکھے جب اسمٰعیل آیا تو پوچھا کہ یہاں کوئی آیا تھا۔ عورت نے مدح وثنا کر کے کہا کہ ہاں ایک بوڑھا خوش

الْهَيْئَةِ وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا

شکل خوش منظر آیا تھا۔ اور مجھ سے تیرا حال پوچھا تھا۔ اور کہا تھا کہ تمہاری گذران کس طور سے ہے۔

فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا بِخَيْرٍ قَالَ فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يُقْرِئُ عَلَيْكَ

میں نے اسکو حال سنا دیا اور کہا کہ ہم خوش و خرم ہیں اسمٰعیل نے کہا تجھے کچھ کہہ بھی گیا ہے عورت نے کہا ہاں تجھے سلام کہتا تھا۔

السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ أَمَرَنِي أَنْ

اور فرمایا تھا کہ تو اپنے دروازہ کی دہلیز قائم رکھ اسمٰعیل نے کہا وہ میرا باپ تھا اور تو دہلیز ہے مجھے حکم کر گیا ہے۔

أُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِسْمَعِيلُ يَبْرِي

کہ تجھے اپنے ساتھ رکھوں پھر جتنا مقدر تھا ابراہیم نے آنے میں دیر کی پھر مدت بعد آیا۔ اور اسمٰعیل

نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ

زمزم کے پاس نیچے درخت کے تیر بنا رہا تھا اسمٰعیل نے انکو دیکھکر کھڑا ہو گیا اور جس طرح سے ملے

الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ قَالَ يَا إِسْمَعِيلُ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ قَالَ

جیسے باپ بیٹے ملا کرتے ہیں پھر ابراہیم نے کہا اے اسمٰعیل اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حکم کیا ہے۔ اسمٰعیل نے کہا

فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِينُنِي قَالَ وَأُعِينُكَ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي

جو کچھ تیرے رب نے امر کیا ہے وہ بجا لا ابراہیم نے کہا تو میری مدد کریگا تو میں تیری مدد کرونگا ابراہیم نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا ہے۔

أَنْ أَبْنِيَ بَيْتًا هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ

کہ یہاں ایک گھر بناؤں اور ایک بلند ٹیلے کی طرف اشارہ کیا جو پس اسوقت

رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ إِسْمَعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي

گھر کی دیواریں بنائی گئیں۔ اسمٰعیل پتھر لاتے تھے۔ اور ابراہیم بناتا تھا۔

حَتّٰی اِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَآءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهٗ لَهٗ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِيْ وَ

تاکہ بنا بلند ہوگئی پھر اس پتھر کو اسکے لیئے رکھدیا ابراہیم اسپر کھڑا ہوکر بناتا تھا۔ اور

اِسْمٰعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُوْلَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ

اسمٰعیل اسکو پتھر پکڑاتا جاتا تھا، اور دونوں دعا کرتے تھے۔ یا الٰہی ہمسے قبول کر بیشک تو سنتا

الْعَلِيْمُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَرَجَ بِاِسْمٰعِيْلَ وَاُمِّ اِسْمٰعِيْلَ مَعَهُمْ شَنَّةٌ

جانتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم اسمٰعیل اور اسکی ماں کو لے کر نکلا اور اُسکے ساتھ ایک۔

فِيْهَا مَآءٌ فَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا

مشک پانی کی تھی۔ اسمٰعیل کی ماں مشک سے پانی پیتی تھی اور لڑکے کو دودھ پلاتی تھی تاکہ

حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاتَّبَعَتْ اُمُّ

مکہ میں پہنچے اسکو درخت کے نیچے بٹھا کر ابراہیم اپنے گھر کو لوٹ گیا۔ اسمٰعیل کی ماں اسکے پیچھے پیچھے

اِسْمٰعِيْلَ حَتّٰى لَمَّا بَلَغُوْا كَدَآءً نَادَتْهُ مِنْ وَّرَآئِهٖ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى مَنْ تَتْرُكُنَا

جاتی تھی جب کداء میں پہنچے تو اس نے پیچھے سے پکارا کہ اے ابراہیم تو ہم کو کس کے پاس چھوڑ کر چلا ہے۔

قَالَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَتْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ فَرَجَعَتْ وَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ

ابراہیم نے کہا اللہ تعالیٰ کے پاس عورت نے کہا میں اللہ تعالیٰ پر خوش خورم ہوں یہ سنکر واپس لوٹ آئی اور مشک سے پانی

الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى لَمَّا فَنِيَ الْمَآءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ

پیتی اور اپنے لڑکے کو دودھ پلاتی رہی یہاں تک کہ پانی تمام ہوگیا۔ اُسنے دل میں خیال کیا کہ اگر میں جاکر دیکھوں

لَعَلِّيْ اُحِسُّ اَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ

تو شاید کوئی آدمی نظر آجائے۔ راوی نے کہا وہ صفا پر چڑھ گئی اور دیکھنے لگی کہ کوئی دکھائی دے

تُحِسُّ اَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ وَاَتَتِ الْمَرْوَةَ وَفَعَلَتْ

مگر اسکو کوئی دکھائی نہ دیا۔ جب میدان میں آئی تو بھاگ کر مروہ پر چڑھی اور کئی مرتبہ

ذٰلِكَ اَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ الصَّبِيُّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ

اسی طرح کیا۔ پھر اُسنے خیال کیا کہ میں جاکر دیکھوں کہ لڑکے کا کیا حال ہے۔ جب دیکھا تو لڑکا

فَاِذَا هُوَ عَلٰى حَالِهٖ كَاَنَّهٗ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ فَلَمْ تَقَرَّ نَفْسُهَا فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ

بدستور اپنے حال پر تھا گویا موت کو آواز دے رہا تھا۔ اُسکے جی کو آرام نہ آیا۔ اور کہا کہ میں پھر جاکر

فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ اَحَدًا فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ

دیکھوں شاید کوئی نظر آجائے پھر صفا پر جا چڑھی۔ اور چاروں طرف نظر دوڑائی۔

فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا حَتَّى تَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ فَإِذَا

مگر اسکو کوئی نظر نہ آیا یہاں تک کہ سات دفعہ صفا اور مروہ میں آئی گئی پھر دل میں خیال آیا کہ چلکر لڑکے کو دیکھوں کہ اسکا کیا حال ہے۔ اسوقت

هِيَ بِصَوْتٍ فَقَالَتْ أَغِثْ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَإِذَا جِبْرَئِيلُ صَلَّى

اسکو ایک آواز سنائی دی اسنے کہا کہ اگر تیرے پاس کچھ بھلائی ہے تو فریاد رسی کر۔ کہ ناگاہ جبرئیل آئے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِعَقِبِهِ هٰكَذَا وَغَمَزَ بِعَقِبِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَانْبَثَقَ الْمَاءُ

اپنی ایڑی سے اشارہ کرکے ایڑی زمین پر ماری اسی وقت پانی جاری ہوگیا۔

فَدَهِشَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِرُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور اسمٰعیل کی ماں نے دہشت کھائی اور دہان کرنا کھودنا شروع کردیا۔ اور تمام حدیث ذکر کی یہ سب بخاری کی

بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ كُلِّهَا الدَّوْحَةُ الشَّجَرَةُ الْكَبِيرَةُ قَوْلُهُ تَفِي وَلِي وَالْجَرِيُّ

روایتیں ہیں۔ دوحہ بڑے درخت کو کہتے ہیں۔ قول آپکا تفی پیٹھ پیچھے پھیر دے اور جری

الرَّسُولُ وَالْغَيُّ مَضَاهُ وَجَدَ قَوْلُهُ يَنْشَغُ أَيْ يَشْهَقُ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ

بھیجے ہوئے کو کہتے ہیں۔ اور غی کا معنے پالیا قول اسکا ینشغ یعنے آواز کرتا تھا۔ اور روایت ہے سعید بن

زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

زید رضہ سے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے۔

الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ کھمبی از قسم من ہے اور اسکا پانی آنکھ کی شفا ہے متفق علیہ ۱۲

الْبَابُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي الْاِسْتِغْفَارِ

باب دوسو چونسٹھ استغفار کے بیان میں ۱۲

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَقَالَ تَعَالٰى وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور تو اپنے گناہ کی بخشش مانگ اور فرمایا تو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ بیشک اللہ تعالیٰ

غَفُورًا رَحِيمًا وَقَالَ تَعَالٰى فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا

بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور فرمایا اپنی رب کی حمد سے اسکی تسبیح کہہ اور اس سے بخشش مانگ وہ تو بہ قبول کرنیوالا ہے

وَقَالَ تَعَالٰى لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ إِلٰى قَوْلِهِ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ

اور فرمایا واسطے اُن لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں نزدیک رب ان کے کے بہشتیں ہیں۔ والمستغفرین

بِالْأَسْحَارِ وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

بالاسحار تک۔ اور فرمایا جو کوئی برا عمل کرے۔ یا اپنے نفس پر ظلم کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے

ف

یعنی جس طرح حضرت موسیٰ کیوقت میں من اور سلوٰی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی کھمبی بھی بن جوتے زمین سے نکلتی ہے پھر اسکا فائدہ فرمایا کہ اسکا پانی آنکھ کی بیماری کا شفا ہے چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے قانون میں لکھا ہے ۱۲ ف ۲

یعنی بخشش مانگنے کو بیان میں ۱۲

يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَقَالَ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَ

اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا رحم کرنیوالا پائے گا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جب تک تو انمیں ہے اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کرنے والا نہیں

مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا

اور جب تک وہ بخشش مانگتے رہینگے تو اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کرنے والا نہیں ۔ اور فرمایا اور جو لوگ جب گناہ

فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ

کرتے ہیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا

الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ وَالْاٰيَاتُ فِي

کون گناہ بخشتا ہے ۔ اور اپنے کیئے پر اصرار نہیں کرتے جان بوجھکر اور اس مضمون میں آیتیں

الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

بہت ہیں ۔ اور اغر مزنی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہے ۔ اور میں ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا اُسنے کہ میں نے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میں خدا سے بخشش مانگتا ہوں اور اسکی طرف توبہ کرتا ہوں دن میں ستر بار سے

سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

زیادہ روایت کی یہ بخاری نے ۔ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر دیوے اور

بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ

ایسے لوگ پیدا کرے جو گناہ کرکے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ ان کو

مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

بخشے ۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے ۔ کہ ہم ایک مجلس میں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ فَاِنَّكَ

شمار کیا کرتے تھے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رب اغفر لی سے آخر تک سو بار ۔

أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کہا کرتے تھے وہ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ

فرمایا کہ جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لیوے۔ اللہ تعالیٰ اسکو ہر تنگی سے نکلنے کی راہ اور ہر غم سے

فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

خلاصی کر دیتا ہے اور اسکو ایسی جگہ سے روزی عطا کرتا ہے کہ وہ گمان نہیں کرتا ۲ روایت کی یہ ابوداؤد نے ۳ اور ابن مسعود رضہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي

روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہے میں بخشش مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے وہ اللہ

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ

کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے خبردار کرنے والا ہے اور میں اسکی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ وہ کفار کی لڑائی سے

الزَّحْفِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ

بھاگ کر آیا ہو۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم نے اور کہا حدیث صحیح ہے۔

الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

بخاری اور مسلم کی شرط پر ۴ اور روایت ہے شداد بن اوس رضہ سے کہ نبی صلے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی کے نہیں سوا

أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ

تیرے۔ تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے قول اور تیرے وعدہ پر ہوں اپنے مقدور کے موافق میں تیری

بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ

پناہ مانگتا ہوں اپنے کرتوت کی برائی سے۔ میں اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا جو مجھ پر ہے اور اپنے گناہ کا تجھ سے اقرار کرتا ہوں سو مجھ کو بخش دے کہ

لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ

تیرے سوا کوئی دوسرا گناہ نہیں بخش سکتا جو شخص دل کے یقین سے اسکو دن میں کہے

قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ

پھر اسی دن شام سے پہلے مر جاوے تو وہ شخص بہشتی ہے اور جو دل کے یقین سے رات کو کہے

وَالْعَنِي اے میرے رب
مجھے بخش دے میری توبہ
قبول کر بیشک تو توبہ
قبول کرنے والا ہے ۱۲ وَالْعَنِي یعنی
روزی حلال طیب ۱۲
وَالْعَنِي اپنے پر لازم کرے
یعنی جب گناہ سرزد
ہو اسی وقت استغفار
کرے۔ یا اس پر
مداومت کرے کہ
بندہ ہر وقت محتاج
ہے ۱۲ منہ مختصراً

اور پیش وطون سے دوست
ہیں مگر زیادہ تر روایتوں
میں مشہور ترتیب استغفار
صدق دل اور صفائی
باطن سے کرنا چاہیئے
مخلوق کے دکھلاوے سے
وَالْعَنِي تک صبح و شام
پڑھ کر یا اثنا دن رات
آ گئے یا دن میں
جو کہیگا اس عمدہ
بشارت میں داخل
ہے اس کو بیدار
استغفار کہتے ہیں ۱۲ منہ

بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ أَبُوءُ بِيَاءٍ مَضْمُومَةٍ

پھر مجھ سے پہلے مرجائے تو وہ شخص اہلی ہے روایت کی یہ بخاری نے ابوء ساتھ بے مضموم کے

ثُمَّ وَاوٌ وَهَمْزَةٌ مَمْدُودَةٌ مَعْنَاهُ أُقِرُّ وَاعْتَرِفُ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

پھر واو اور ہمزہ ممدودہ کے معنے اسکا اقرار کرتا ہوں۔ اور قائل ہوتا ہوں اور روایت ہے۔ ثوبان رضہ سے

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے پھرتے تو تین بار

اللّٰهَ ثَلٰثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ

استغفار کرتے اور کہتے یا الٰہی تو ہی سلام ہے اور تجھ ہی سے ہے سلامتی بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور

الْإِكْرَامِ قِيلَ لِلْأَوْزَاعِيِّ وَهُوَ أَحَدُ رُوَاتِهِ كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ يُقَالُ أَسْتَغْفِرُ

بخشش کے۔ اوزاعی کو جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہے کہا گیا کہ استغفار کس طرح کرے اس نے کہا

اللّٰهَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ

استغفر اللہ استغفر اللہ کہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے۔ عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ مَوْتِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہونے سے پہلے سبحان اللہ و بحمدہ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

استغفر اللہ و اتوب الیہ بہت کہا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔ اور انس رضہ سے روایت ہے کہا

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ آدَمَ

کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے

إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِي يَا

بیشک جبتک تو مجھ سے مانگیگا اور مجھ سے امید رکھیگا میں تجھکو بخشونگا کسی عمل پر کہ ہو تو۔ اور میں کچھ پرواہ نہیں رکھتا اے آدم کے

ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ يَا

بیٹے اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہونچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش مانگے میں تجھ کو بخش دونگا اور میں کچھ پرواہ نہیں رکھتا اے آدم کے بیٹے

ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي

اگر تو میرے پاس اسقدر گناہ لیکر آوے کہ اتنے زمین پر ہو جاوے پھر تو مجھ سے ملے اسحال میں کہ میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ ٹھیراتا ہو۔

شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ عَنَانَ

تو میں تیرے پاس اسقدر بخشش لیکر آؤنگا جس سے تمام زمین بھر جاوے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے عنان

ف۲ یہ حدیث باب امید میں گذر بھی ہے وہاں معافی یعنی تجھے بخشدینا میرے نزدیک کچھ بڑی بات نہیں

ف۳ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

ف۱ صبح و شام پڑھا کرے۔ رات اور دن دونوں آگئے رات یا دن میں جب مرگیا اس کلمہ بشارت میں داخل ہے۔ اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہیں۔ ۱۲

السَّمَاءِ بِفَتْحِ الْعَيْنِ قِيلَ هُوَ السَّحَابُ وَقِيلَ هُوَ مَا عَزَّ لَكَ مِنْهَا أَيْ ظَهَرَ

السماء ساتھ فتح عین کے بعض نے کہا بادل ہے اور بعض نے کہا وہ ہے جو ظاہر ہو تیرے لیئے آسمان سے

وَقُرَابُ الْأَرْضِ بِضَمِّ الْقَافِ وَرُوِيَ بِكَسْرِهَا وَالضَّمُّ أَشْهَرُ وَهُوَ مَا

اور قراب الارض ساتھ ضمہ قاف کے اور روایت کیا گیا ہے ساتھ کسرہ اسکے کے اور ضمہ بہت مشہور ہے اور یہ وہ چیز ہے

يُقَارِبُ مِلْأَهَا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

جو قریب ہے بھرنے اسکے کے اور ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و

سَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ

سلم نے فرمایا اے عورتوں کی جماعت تصدق کیا کرو اور استغفار بہت کیا کرو کہ میں دوزخیوں میں

أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ مَا لَنَا أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ قَالَ تُكْثِرْنَ

تم کو بہت دیکھتا ہوں انمیں سے ایک عورت نے کہا کیا سبب ہے کہ ہم اکثر دوزخی ہونگے فرمایا تم لعنت

اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي

بہت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتے ہو میں نے عقل اور دین کی ناقصوں میں سے دانا پر غلبہ پانے

لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ مَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ

والا۔ تمسے زیادہ کوئی نہیں دیکھا اس عورت نے کہا عقل اور دین کا کیا نقصان ہے فرمایا دو عورت کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے

رَجُلٍ وَتَمْكُثُ الْأَيَّامَ لَا تُصَلِّي وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَهٰذَا نُقْصَانُ الدِّينِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

برابر ہوتی ہے اور کئی دن تک نماز نہیں پڑھتی اور روزے چھوڑ دیتی ہے رمضان میں یہ نقصان دین کا ہے روایت کی اسکو مسلم نے

الْبَابُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي بَيَانِ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ

باب دو سو پینسٹھ اس چیز کے بیان میں جو اللہ تعالیٰ نے

تَعَالَى لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ

مومنوں کیلئے بہشت میں تیار کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ حجر میں فرمایا ہے جو پرہیزگار ہیں۔

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا

باغوں میں جاؤ امن سے رہو سلامتی سے داخل ہو اور نکال ڈالی ہم نے جو جیوں میں انکے

عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ وَ

بھائی ہو گئے تختوں پر بیٹھے سامنے نہ ہوگی ان کو وہاں کچھ تکلیف اور نہ وہاں سے کوئی نکالے جائے گا اور

قَالَ تَعَالَى يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ الَّذِينَ

سورہ زخرف میں فرمایا ہے اے میرے بندو نہ ڈر ہے تمپر آج کے دن اور نہ تم غم کھاؤ جو

اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ

یقین لائے ہماری باتوں پر اور رہے حکم بردار چلے جاؤ بہشت میں تم اور تمہاری عورتیں کہ تمہاری عزت کریں ۱۲

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ

لیئے پھرتے ہیں ان پاس روبرو بیان سونے کی اور آبخورے اور وہاں ہے جو دل جاہے اور

تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا

جس سے آنکھیں آرام پاویں اور تم کو انہیں ہمیشہ رہنا ہے۔ اور یہ وہی بہشت ہے جو میراث پائی تم نے بدلے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَقَالَ تَعَالٰٓى اِنَّ

ان کاموں کے جو تم کرتے تھے۔ تم کو انہیں میوے ہیں بہت انہیں سے کھاتے ہو۔ اور فرمایا ہے۔ بیشک متقی

الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ

ان کے گھر ہیں امن چین کے باغوں میں اور چشموں میں پہنتے ہیں پوشاک ریشمی باریک

وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ يَدْعُوْنَ فِيْهَا

اور گاڑھی ایک دوسرے کے سامنے ہی طرح اور بیاہ دیں ہم نے ان کو گوریاں بڑی آنکھوں والیاں منگواتے ہیں وہاں پر

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ

ہر میوہ خاطر جمع سے کہ نہ جانیں گے وہاں مرنا مگر جو پہلے ہو چکے اور بچا لیا ان کو

عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَقَالَ تَعَالٰى

دوزخ کی مار سے۔ فضل سے تیرے رب کے وہی ہے بڑی مراد ملنی اور فرمایا ہے

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ

بیشک نیک لوگ ہیں آرام میں تختوں پر دیکھتے ہوں گے پہچانے تو ان کے مونہہ پر تازگی

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۚ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ

آرام کی ان کو پلائی جاتی ہے شراب خالص بند بوتلوں میں جس کی مہر لگی ہے مشک پر اور اس پر چاہیئے ڈھونڈھ کر لینے والے

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ وَاٰيَاتٌ فِي الْبَابِ

اور اس کی ملونی ہے بہت بڑی ایک چشمہ کہ جس سے پیتے ہیں نزدیک والے۔ اور اس

كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ ۝ وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

مضمون میں بہت آیتیں ہیں اور جابر رضی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتی لوگ بہشت میں کھایا کریں گے اور پیا کریں گے۔ نہ جائے ضرور جاویں گے

اور خاص لوگ جو مقربین بارگاہ الٰہی ہیں ان کو ایسا خاص جام شراب پلائیں گے جس کی مہر مشک کی ہوگی اور اس جام شراب میں ملونی تسنیم کی ہوگی جو عام بہشتیوں کو ملا کر دیا جائے گا۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ یہ چشمہ عرش کے تلے بہتا ہے ۱۲

وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ

اور نہ زینت چھوڑینگے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن انکا کھانا ڈکار ہو جاویگا۔ اور عرق جیسے مشک کی خوشبو ہوگا

يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

انکو الہام ہوا کرے گی تسبیح اور تکبیر جیسا ان کو سانس کا الہام ہوتا ہے اور ابو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے

تَعَالٰى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ

فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے تیار کر رکھا ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا

وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ

اور نہ کسی آدمی کے دل میں خیال گذرا اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو کوئی آدمی نہیں جانتا جو انکے لئے مخفی رکھا گیا ہے جس سے آنکھیں

أَعْيُنٍ مُتَّفَقٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ

ٹھنڈی ہو جائیں متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلٰى

گروہ جو بہشت میں جاویگا وہ جو ہوں گے چاند کی صورت ہوگا۔ پھر وہ لوگ کہ اس صورت کے قریب ہونگے

أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ

بہشت میں جاویگے اور صورت اس ستارے کی ہونگے جو آسمان میں بہت ہی روشنی سے چمکنے والا ہو گا اور نہ بول کرینگے اور نہ پاخانہ پھریں گے اور نہ

وَلَا يَمْتَخِطُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ

تھوکینگے اور نہ رینٹ سنیگے انکی کنگھیاں سونے کی ہونگی اور انکا پسینا مشک کی مانند خوشبودار ہوگا۔ اور ان کی انگیٹھیاں اگر

وَعُودُ الطِّيبِ أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُورَةِ

اور عود خوشبودار کی ہونگی ف ۱۲ انکی بیبیاں حور عین ہونگی ف سب ایک مرد کے خلق اور سیرت پر ہونگے ف

أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ

اپنے باپ آدم کی صورت پر ساٹھ گز کے آسمان کی جانب متفق علیہ۔ اور بخاری و مسلم کی ایک روایت ہے

أَنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمْ فِيهَا الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ

انکے ہر منزل میں ہونگے ہونگے۔ اور انکا پسینا مشک و عنبر کی مثل خوشبودار ہوگا ہر ایک آدمی کے لئے دو دو عورتیں ہونگی ف

يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ

ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پرے سے نظر آئیگا۔ آپس میں اختلاف اور ایک دوسرے سے بغض نہ ہوگا۔

قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَّاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا قَوْلُهُ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ

انکے دل ایک دل ہونگے وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح کہیں گے۔ قول آپکا علی خلق رجل واحد

رَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِفَتْحِ الْخَاءِ وَإِسْكَانِ اللَّامِ وَبَعْضُهُمْ بِضَمِّهِمَا وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ

روایت کیا بعضوں نے ساتھ فتح خا کے اور سکون لام کے اور بعضوں نے ساتھ ضمہ دونوں کے اور دونوں صحیح ہیں

وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور مغیرہ بن شعبہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَلَّمَ قَالَ سَأَلَ مُوسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ مَا أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ بہشت میں سب سے کم رتبہ والا کون ہوگا۔

قَالَ هُوَ رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ

خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسا ایک آدمی ہوگا کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں جا چکینگے پیچھے سے آویگا اسکو کہا جاویگا کہ تو بہشت میں داخل ہو جا

فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ

وہ عرض کریگا کہ یا الٰہی میں بہشت میں کس طرح جاؤں وہاں تو لوگوں نے اپنی اپنی جگہیں روک کی ہیں ۱۲

فَيُقَالُ لَهُ أَتَرْضٰى بِأَنْ يَّكُونَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِّنْ مُّلُوكِ الدُّنْيَا

اسکو کہا جاویگا تو اس پر خوش ہے کہ تجھ کو دنیا کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے ملک کے برابر دیا جائے۔

فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُولُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ

وہ عرض کریگا یا الٰہی میں خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ یہ اور اسکی مثل اور اسکی مثل اور اسکی مثل اور اسکی مثل تجھ کو دیا گیا۔

وَيَقُولُ فِي الْخَامِسَةِ رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُولُ هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةٌ أَمْثَالِهِ

وہ پانچویں دفعہ کہیگا اے میرے رب میں خوش ہو گیا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا تیرے لیئے یہ اور اس سے دس گنی عطا ہوا

وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّ قَالَ

اور تیرے لیئے وہ چیز ہے جو تیرا جی چاہے اور تیری آنکھ دیکھ کر خوش ہو جائے۔ وہ عرض کریگا یا الٰہی میں خوش ہو گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔

رَبِّ فَأَعْلٰهُمْ مَنْزِلَةً قَالَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ

یا الٰہی سب سے بڑے رتبے والا کیسا ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لوگ ہیں جنے اپنے ہاتھ سے ان کی کرامت کا درخت لگایا ہے

بِيَدِي وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ

اور میں نے اس پر مہر کر دی ہے نہ کسی آنکھ نے وہ دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی آدمی کے دل میں دیا

بَشَرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

گزرا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے ج۳ اور ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ کہا کہ رسول

لہ یعنی باہم متفق ایک دل اور ایک جان ہونگے ۱۲ ۲ یعنی وہاں جگہ خالی کوئی نہیں ۱۲ ۳ کرامت کا درخت لگایا ہے یعنی انکے لئے خاص بہشت جو بہشتوں سے اعلیٰ و افضل ہر ہر ہے بنا کر انکے نام کی مہر لگا دی ہے جس پر بہشت دوسرے بہشتوں میں ایسی ہوگی جیسا حیوان کی نوع میں انسان ہے ۱۲ شرح

اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انی لاعلم اٰخر اھل النار خروجا منھا واٰخر اھل الجنۃ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ضرور جانتا ہوں کہ دوزخ والوں میں سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلیگا۔ اور بہشتیوں میں سے

دخولا الجنۃ رجل یخرج من النار حبوا فیقول اللّٰہ عزوجل لہ اذھب

جو سب سے پیچھے بہشت میں جاویگا اسحالت میں ہوگا کہ دوزخ سے نکلیگا گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا۔ سو خدا تعالیٰ اسکو کہیگا جا۔

فادخل الجنۃ فیاتیھا فیخیل الیہ انھا ملاٰی فیرجع فیقول یا رب

بہشت میں داخل ہو تو وہ بہشت میں آویگا اسکے خیال میں ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہے وہ سو پھر آویگا اور کہیگا یا رب

وجدتھا ملاٰی فیقول اللّٰہ عزوجل لہ اذھب فادخل الجنۃ فیاتیھا

بیشک تو اسکو بھرا پایا خدا تعالیٰ اسکو فرماویگا کہ جا بہشت میں داخل ہو۔ پھر وہ بہشت میں آویگا۔

فیخیل الیہ انھا ملاٰی فیرجع فیقول یا رب وجدتھا ملاٰی فیقول اللّٰہ

اور اسکے خیال میں پھر بھی معلوم ہوگی تو وہاں سے پھر پلٹ آویگا۔ اور کہیگا اے میرے رب میں نے اسکو بھرا پایا خدا تعالیٰ

عزوجل لہ اذھب فادخل الجنۃ فان لک مثل الدنیا وعشرۃ

اس سے فرماویگا جا بہشت میں سو البتہ تیرے لیئے تو دنیا برابر جگہ ہے اور دس گنی

امثالھا او ان لک مثل عشرۃ امثال الدنیا فیقول اتسخر لی او تضحک

دنیا کی۔ یا یوں فرمایا کہ مقدر تیرے لیئے دنیا کی دس گنی جگہ موجود ہے وہ کہیگا اے رب کیا تو مجھ سے کھیل کرتا ہے یا تو مجھ سے ہنستا ہے۔

بی وانت الملک قال فلقد رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ضحک

بلکہ شاہ ہو کر۔ عبداللہ بن مسعود راوی حدیث کے راوی ہیں انکے کہا کہ البتہ میں نے دیکھا حضرت ﷺ کو کہ یہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے

حتی بدت نواجذہ فکان یقال ذلک ادنی اھل الجنۃ منزلۃ

یہاں تک کہ ڈاڑھ کے دانت حضرت کے کھل گئے۔ سو حضرت ﷺ کے زمانہ میں یہ مثل تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص رتبہ میں ادنے بہشتی ہے ۱۲

متفق علیہ وعن ابی موسی رضی اللّٰہ عنہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ و

متفق علیہ۔ ۱۲ اور ابو موسیٰ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلم قال ان للمؤمنین فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ

نے فرمایا کہ بہشت میں مومنوں کے لئے ایک خیمہ ہوگا۔ ایک موتی کا خالی درمیان سے

طولھا فی السماء ستون میلا للمؤمن فیھا اھلون یطوف علیھم

اسکا طول آسمان میں ساٹھ میل ہوگا۔ اس خیمہ میں اسکے اہلخانہ ہونگے پھرا کرے گا ان سب گھر والوں پر

المؤمن فلا یری بعضھم بعضا متفق علیہ المیل ستۃ الاف ذراع

مسلمان ۱۲ پھر نہ دیکھیں گے بعضوں کو نہ دیکھیں گے متفق علیہ۔ میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے۔

وا

یعنے جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہے ۱۲ منہ

یعنی کہیں اسمیں جگہ نہیں ۱۲ منہ یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ اس جہان کا دس گنا اسکا مکان ہوگا تو جو مرتبے والوں کے مکان خدا تعالیٰ جانے کتنے بڑے اور کیسے ہونگے

وفی الحدیث دلیل علی ان اللّٰہ تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہوں کے سبب دوزخ میں پڑے گا لیکن آخر کو اسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بیحد ہے جسکا بیان آدمی کے خیال میں نہیں آسکتی ۱۲ منہ یعنی جیسوں سے جماع کرے گا ۱۲

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ

وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ایک ایسا درخت ہے کہ موٹے تازہ تیز قدم گھوڑے کا سوار سو

مِائَۃَ سَنَۃٍ مَا یَقْطَعُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَرُوِیَاہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ اَیْضًا مِنْ

برس چلے تو اسکو تمام نہ کرسکے۔ متفق علیہ اور صحیحین میں ابو ہریرہ رضہ سے

رِّوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَالَ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّھَا مِائَۃَ

روایت ہے کہ سوار اسکے سایہ میں اگر سو برس چلے تو اسکو تمام نہ

سَنَۃٍ لَا یَقْطَعُھَا وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ

کرسکے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ

الْجَنَّۃِ لَیَتَرَآءُوْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِھِمْ کَمَا تَتَرَآءُوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ

دیکھتے ہیں اونچے محل والوں کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان

الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ دَرَجَاتِھِمْ قَالُوْا

کے کنارے پر مشرق اور مغرب کیطرف اتنا فرق انمیں زیادتی مراتب کے سبب سے ہے اصحاب نے

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ لَا یَبْلُغُھَا غَیْرُھُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ

عرض کی رسول اللہ صلے ایسے عمدہ مکان تو پیغمبروں ہی کے ہونگے اوروں کو نہ پہنچ سکیگا حضرت نے فرمایا کیوں نہیں قسم ہے

نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ

اسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ ان مکانوں میں وہ مرد ہونگے جو ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور سچا جانا ہے پیغمبروں کو متفق علیہ اور

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں

قَوْسَیْنِ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَیْہِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

کمان کی مقدار جگہ بہتر ہے اس چیز سے کہ نکلتا ہے اسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہے متفق علیہ اور

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ سُوْقًا یَاْتُوْنَھَا کُلَّ جُمُعَۃٍ فَتُھَبُّ رِیْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ

کہ بہشت میں ایک بازار ہے بہشتی لوگ ہر جمعہ اسمیں جمع ہوا کرینگے پس شمال کی ہوا چلیگی پس ڈالے گی

ف

مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہیٰ ہے جسکے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہیں اور بعضے اسکو طوبےٰ کہتے ہیں ۱۲

ق

یعنی دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے اور کمان کی مقدار سے مراد کمان کی مقدار جگہ ہے ۱۲ طبع ۲ یعنی مشک اور طرح طرح کی خوشبوئیں ۱۲

وجوھھم وثیابھم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اھلیھم وقد

ان کے مونہوں اور کپڑوں میں پس وہ بڑھ جائیگا پس وہ بازار سے گھر کے لوگوں کے پاس آوینگے۔

ازدادوا حسنا وجمالا فیقول لھم اھلوھم واللہ لقد ازددتم حسنا و

کہ ان کی خوبصورتی اور جمال زیادہ ہوگئی ہوگی پس گھر کے لوگ ان کو کہینگے کہ خدا کی قسم پہلے سے بڑا ہو پہنچے بعد تمہارا حسن و

جمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا رواہ مسلم

جمال بڑھ گیا ہے ویسے لوگ جواب دینگے خدا کی قسم ہے کہ ہمارا پیچھے تم بھی خوبصورتی اور جمال میں بڑھ گئی ہو۔ روایت کی یہ مسلم نے

وعن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

قال ان اھل الجنۃ لیتراؤن الغرف فی الجنۃ کما تراؤن الکوکب

کہ بہشتی لوگ بہشت میں ایک دوسرے کو بالا خانوں میں دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستاروں کو

فی السماء متفق علیہ وعنہ رضی اللہ عنہ قال شھدت من النبی

دیکھتے ہو۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ کہا کہ میں نے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم مجلسا وصف فیہ الجنۃ حتی انتھی ثم قال فی آخر

صلعم کیساتھ ایک مجلس میں حاضر ہوا آپنے وہاں بہشت کا بیان فرمایا یہاں تک کہ نہایت کو پہنچے پھر اپنے کلام کے اخیر میں

حدیثہ فیھا ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب

فرمایا اسمیں وہ چیزیں ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی آدمی کے دل میں

بشر ثم قرأ تتجافی جنوبھم عن المضاجع الی قولہ تعالی فلا تعلم نفس ما

آئی ہیں۔ پھر آپنے تتجافی جنوبھم عن المضاجع فول اللہ تعالیٰ تک فلا تعلم نفس ما

اخفی لھم من قرۃ اعین رواہ البخاری وعن ابی سعید وابی ھریرۃ

اخفی لھم من قرۃ اعین تک پڑھی روایت کی یہ بخاری نے اور ابو سعید اور ابو ہریرہ

رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل اھل الجنۃ

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں

الجنۃ نادی منادٍ ان لکم ان تحیوا ولا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا

داخل ہو جائیں گے تو پکارنیوالا پکارے گا کہ تمہارے لئے ہے کہ تم زندہ رہو اور نہ مرو کبھی اور تمہارے لئے ہے کہ جوان میں رہو

فلا تباسوا ابدا رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول

اور مفلسی کبھی نہ دیکھو۔ روایت کی مسلم نے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ادنے مرتبہ اور جگہ تمہاری بہشت میں سے

اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ

استدعا رہو گی کہ اسکو اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ تو آرزو کر ے گا اور چاہیگا پس اللہ تعالیٰ اسکو فرماویگا تو نے آرزو کی ویگا ان کی ہو اللہ تعالیٰ اسکو

لَهٗ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ

کہیگا کہ تیرے لیے ہے جو تو نے آرزو کی اور اسکی مثل اسکے ساتھ اور روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور ابو سعید خدری

رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ

يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ

بہشتیوں کو فرمے گا کہ اے بہشتیو وے کہینگے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں

وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا

اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے خدا تو فرماویگا کیا تم راضی ہوئے وے کہینگے کیوں نہ ہم راضی ہوں اے رب

رَبَّنَا وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ

اور تو نے ہم کو اتنا کچھ دیا ہے کہ کسیکو نہیں دیا پھر خدا فرماوے گا کہ بھلا ہم تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز

مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ وَاَىُّ شَىْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ يَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ

دونگے کہینگے اے رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہے پھر خدا فرماویگا اب میں اتاری تم پر اپنی رضامندی

رِضْوَانِىْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

سو اسکے بعد اب میں پھر کبھی غصہ نہ ہوں گا متفق علیہ ۔ اور جریر بن عبداللہ رضہ سے

رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ

روایت ہے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے آپنے چودہویں رات کی چاند کی طرف

لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ

دیکھا اور فرمایا کہ تم بیشک اپنے رب کو دیکھوگے سامنے جیسا تم اس چاند کو دیکھتے ہو اسکے دیکھنے میں ہجوم اور ازدحام

فِىْ رُؤْيَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

نہ کروگے متفق علیہ ۔ اور صہیب رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں داخل ہو چکینگے اللہ تعالیٰ فرماوے گا۔

ف۱ یعنی اسی قدر اور بھی تجھکو عطا ہوئی ۱۲

ف۲ معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتوں سے عمدہ خدا تعالیٰ کی رضامندی ہے اور سب نعمتوں کے بموجب ملیگی ۱۲ ات

ف۳ یعنی جو ہم اسکے دیدار کو کچھ حجاب اور آڑ نہ ہوگی ۱۲